APRIL 1936

EST D 1927 REGD No. L 22

HAYAT

بنات

دہلی۔

[illegible] کے لئے ماہوار رسالہ جسے حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۲۶ء میں جاری فرمایا۔

[illegible] سال	بابت ماہ اپریل ۱۹۳۶ء عیسوی	جلد ۱۷ نمبر

[illegible]ست کا راشد الخیری نمبر

ہر سال عصمت کا سالگرہ نمبر نہایت اہتمام سے شائع ہوتا ہے لیکن اس سال مصور غم [illegible] راشد الخیری کی رحلت کی وجہ سے عصمت کا اپنے سرپرست کی یاد میں راشد الخیری نمبر شائع ہوگا۔ حضرت علامہ زندہ جاوید [illegible] ہندوستان میں مختلف حیثیتوں سے مشہور رہے۔ موصوف اردو زبان کے سب سے بڑے حزن نگار انشا پرداز عورتوں کے محسن اعظم [illegible] دوست لکچرار تھے۔ اس نمبر میں ان ہی حیثیت اور دوسرے پہلوؤں پر حضرت علامہ کے متعلق مفصل اور مدلل مضامین [illegible]ے۔ تمام مضامین نظم ونثر ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک موصول ہو جانے چاہئیں۔

مینیجر

اباجان کی یادگاریں

عصمت۔ بنات اور جوہرنسواں کے ماتمی نمبروں میں جو مضامین اور تعزیت نامے اور زنانہ اور مردانہ جلسوں کے جو حالات شائع اخبارات و رسائل کے جو نوٹ نقل کئے گئے ہیں ان میں اباجان کے کام جاری رکھنے اور نئی یادگاریں قائم کرنے کے سلسلہ میں جو تجویزیں کی گئی ہیں وہ یہ ہیں ۔

علامہ مغفور کے تینوں رسالوں بالخصوص عصمت کی ترقی کی کوشش کی جائے۔ ہر سال ماہ فروری میں طبقہ نسواں کے محسن اعظم کی یاد میں مضامین شائع کئے جائیں۔ مصور غم کی تصانیف کی طباعت کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ مختلف مضامین کتابی صورت میں جمع کئے جائیں۔ لڑکیوں کا نصاب تعلیم مکمل کر کے شائع کیا جائے۔ سوانح عمری مرتب کی جائے۔ مکتب بنات کو ہائی سکول بنایا جائے راشد اکیڈمی قائم کی جائے۔ بڑے بڑے شہروں میں علامہ مرحوم کے نام پر زنانہ کتب خانے کھولے جائیں اور زنانہ لائبریریوں اور مدرسوں میں محسن نسواں کی تصویر آویزاں کی جائے۔ ان میں بعض تجویزیں تو ایسی ہیں جن کا عملی جامہ پہنایا نہ پہنانا قوم کی توجہ یا بے توجہی پر منحصر ہے البتہ جو تجویزیں ایک حد تک مجھ سے تعلق رکھتی ہیں ان کی بابت مختصراً عرض کرتا ہوں

اباجان کے زیر سایہ طبقہ نسواں اور ادب اردو کی جو ناچیز خدمات میں انجام دے رہا تھا۔ میری ہر ممکن کوشش ہوگی کہ دم واپسیں تک انجام دیتا رہوں۔ جن بہنوں نے یہ لکھا۔ بالکل صحیح لکھا ہے کہ عصمت علامہ مغفور کی بہترین یادگار ہے اور عصمت کی ترقی سے یقیناً ان کی روح خوش ہوگی۔ ضرورت یہ تھی کہ ذرا تفصیل سے بیان کرتا کہ عصمت کے یہ ۲۸ سال کس طرح گذرے ہیں اور اباجان نے کیسی کیسی مالی روحانی اور جسمانی قربانیاں کرنے اور تکلیفیں اٹھانے کے بعد عصمت کو موجودہ حالت میں چلایا ہے لیکن میں اسوقت تک کام کے قابل نہ ہوا۔ ممکن ہے۔ آئندہ اس بارے میں کچھ لکھ سکوں۔ میں ۱۹۲۶ء سے دفتر کا کام کر رہا ہوں۔ اور ۱۹۲۳ء سے عصمت کا بار ادارت میرے کمزور کندھوں پر ہے۔ اس تیرہ سال کے عرصہ میں بڑی بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن اس بابرکت وجود کی موجودگی میں پرچہ کی شان میں کبھی رتی برابر فرق نہ آیا۔ اب آئندہ کیا ہوگا خدا ہی کو معلوم ہے۔ وہی ہمت دینے اور لاج رکھنے والا ہے ۔

۱۹۲۳ء میں محترمہ خاتون اکرم دنیا سے رخصت ہوئی تھیں اس وقت سے اب تک ہر سال ان کی یاد میں عصمت نومبر کے مہینہ میں مضامین شائع کرتا ہے۔ آئندہ ان کے پرچہ جوہر نسواں میں نومبر کے مہینہ میں ان کے متعلق مضامین شائع ہوا کرینگے اور عصمت ہر سال فروری کے مہینہ میں اپنی یتیمی پر آنسو بہاتا رہے گا ۔

میں عصمت کو بلند معیار پر لے جا رہا تھا۔ ۱۹۲۶ء میں بچیوں کے لئے بنات جاری فرمایا اور اس کا کام بھی میرے سپرد کیا۔ بنات اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوا۔ لیکن آمدنی کے مقابلے میں اخراجات بہت زیادہ رہے اور کئی ہزار روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک دفعہ بد دل ہو کر بند کر دینے کا ان کی زندگی میں ارادہ ہوا لیکن اب انکے بعد عصمت کیطرح بنات بھی جاری رہیگا

جوہر نسواں خاتون اکرم مرحومہ کی یادگار کے لئے میدان اباجان ہی کے مضامین اور تصانیف نے تیار کیا تھا جس طرح ان کی زندگی میں جوہر نسواں خواتین ہند کو سلیقہ شعار۔ سگھڑ ہنر مند دستکار بنانے کی کوشش کر رہا تھا اور یہی کرتا رہے گا ۔

اباجان کی تصانیف حیات جاوید حاصل کر چکی ہیں۔ انشاء اللہ ان کی اشاعت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا انکے ساتھ ساتھ

ہوتی رہیں گی۔ آئندہ بھی دفتر عصمت سے شائع ہوتی رہیں گی۔
ہندوستانی خواتین کے لئے جس معیار کی کتابیں ان کے سامنے پیش کر رہا تھا۔ آئندہ بھی دفتر عصمت سے شائع
اور زنانہ نصاب جو مضامین اور افسانے ابھی کتابی صورت میں نہیں آئے۔ ان کے مجموعے اور آخری تصنیف دعاؤں کی کتاب
علیہ سب چیزیں شائع ہوں گی۔ مگر کب تک یہ ابھی نہیں کہہ سکتا طبیعت ذرا ٹھہرے پھر یہ کام شروع کروں۔
جس دل میں ان زندگی میں بہت سی خواہشیں پیدا ہو کر پوری ہوتی تھیں۔ وہی دل اب بہت سے ارمانوں کا مدفن
۔ کئی بار عرض کیا کہ سوانح حیات قلمبند فرما دیجئے۔ لیکن مسکرا کر ٹالتے رہے۔ بڑی کوششوں۔ بڑی سفارشوں۔ بڑی
منتوں التجاؤں کے بعد شروع نومبر میں کچھ کچھ رضامند ہوئے۔ تو نومبر ہی میں بیمار پڑ گئے۔ اور ایسے پڑے کہ پھر اٹھنا
نصیب نہ ہوا۔ اب ان کی سوانح عمری کون لکھ سکتا ہے۔ اگر کوئی ہمت بھی کرے تو انداز بیان کی وہ دلچسپی کہاں اب ہم عمل
سوانح عمری شائع کرنی ہے اور کی جائے گی اور واقعات جمع کئے جا رہے ہیں۔
کاموں کا میری ذات سے تعلق ہے۔ وہ میں نے اوپر بیان کر دیئے ہیں۔ میں اور میرے ساتھ صادق میاں ہم دونوں
بھائی اپنے ابا جان کی جو ہمیں اب رونے کے لئے دنیا میں چھوڑ گئے ہیں۔ یادگاریں قائم رکھنے کی ہر امکانی کوشش کرتے
رہیں گے۔ اب جو دوسری تجویزیں ہیں۔ وہ ہم سے زیادہ ہماری قوم سے متعلق ہیں۔ مکتب بنات جن مجبوریوں کی وجہ سے
بند کرنا پڑا۔ ان کی تفصیل پچھلے پرچہ میں لکھ چکا ہوں۔ مسلمان لڑکیوں کے لئے ہائی اسکول قائم کرنے کا ارمان جیسا کہ
خود ہی ستمبر کے پرچوں میں تحریر فرما گئے تھے۔ "اپنے ساتھ قبر میں لے گئے"۔ اب آپ چاہیں تو راشد الخیری
زنانہ ہائی سکول قائم کیجئے۔ راشد اکیڈمی قائم کیجئے۔ اپنے اپنے شہروں اور قصبوں میں راشد الخیری زنانہ کتب خانے
کیجئے۔ اور زنانہ مدرسوں اور کتب خانوں میں اپنے محسن اعظم کی تصویر آویزاں کیجئے۔ کرنا چاہیں تو کچھ کیجئے۔ ورنہ خاموش
ہو جائیے۔ علامہ راشد الخیری سے قبل بدنصیب ہندوستان اس صدی میں اور بھی بڑے بڑے آدمیوں کے سایہ سے
محروم ہوا ہے۔ مگر ہندوؤں اور پارسیوں اور سکھوں کا ذکر نہیں مسلمانوں نے اپنے محسنوں کی جدائی پر لیپٹ فارم پر خوب
تقریریں کیں اور اخبارات میں زور شور کے مضامین شائع ہوئے۔ مگر زبانی واہ اور آہ کے ساتھ لمبے چوڑے دعوؤں اور بڑی
بڑی تجویزوں کے بعد نتیجہ کیا نکلا اور عمل کیا ہوا؟ حضرت علامہ راشد الخیری نے کبھی غل غپاڑہ۔ چیخم دھاڑ اور پروپگنڈے کو پسند
نہ فرمایا۔ ساری عمر خاموشی سے کام کیا اور ٹھوس کام اور عملی کام جو کہا وہ لکھا اور کر کے بھی دکھا دیا۔ اگر آپ واقعی ان کی یادگار
قائم کرنی چاہتی ہیں تو خالی خولی زبانی جوش نہ ہونا چاہئے اپنی عقیدت و محبت اور قدردانی اور اس صدمہ عظیم کے احساس کا عملی ثبوت دیجئے
اس سلسلہ میں تینوں پرچے اور ہم دونوں بھائی کوئی خدمت کر سکتے ہیں تو اسکے لئے حاضر ہیں۔

رازق الخیری

آہ علامہ راشد الخیری!

از افسر الشعرا حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی

سال یہ انیس سو چھتیس کس قیامت کا ہے سال
ہو رہی ہے آئے دن جس میں کمی تقلیل کمال
جنوری تیئیس کو تھا ہز مجسٹی کا وصال
فروری کی تین کو۔ وہ اٹھ گیا نازک خیال
ایک دم سے جسکے ساری بزم ویراں ہو گئی
اجڑی دلی جس کے۔ مرتے ہی بیابان ہو گئی

ملک میں فرقت سے جسکی شعلہ زن ہے سوز دل
اہل علم و فضل پر۔ صدمہ پڑا ہے جانگسل
بزم قدرت کا مصور۔ چھوڑ کر یہ آب و گل
راہی جنت ہوا۔ جان ادب ہے مضمحل
کس کا دل لائیں مصیبت یہ سنانے کے لئے
ایک عالمگیر نقصان ہے زمانے کے لئے

بعد ستتر سال کے علامہ راشد کی وفات
ان ہونی جیسی کہ عجلت میں ہو کوئی واردات
جس کا دل سارے جہاں کا درد لیکر اپنے ساتھ
ہائے! کیا جلدی سے ڈوبا ہے نہ کی پھر کوئی بات؟
دشمنوں کو چین دیدینا۔ جسے آرام تھا
دوسروں کی آگ میں جل جانا جسکا کام تھا

بلبلیوں ہوائیں جس کے خوان نعمت میں شریک
وہ زدہ حالت مسلماں۔ موت تھی جنکو بھیک
مونھ چھپائے آتے۔ کیا کیا عالیں ہوتیں رکیک
نوٹ کی گرمی سے راشد ان کو کر دیتا ٹھیک
کوئی بیٹے۔ بھائی کی آتا سفارش کے لئے
وہ خدا کا بندہ تھا۔ موجود کاوش کے لئے

مرتے مرتے ملک کی خدمت کا تھا اتنا خیال
فرقۂ نسواں کی حالت پر وہ دل تھا پائمال
آج بھی جتنی ترقی ہے۔ یہ با حد کمال
صنف نازک پر اسی کے رنگ کا ہے یہ جمال
ایسی خدمت ملک کی اب کوئی کر سکتا نہیں
عورتوں کے سر سے یہ احساں اتر سکتا نہیں

کیا مصور غم کا تھا۔ اللہ رے زور قلم
کوئی سا مضموں اٹھا لو چشم ہو جائیگی نم
نغمۂ خوں ناب کی اک چھیڑ تھی وہ دم بدم
دل کے ٹکڑے رکھ گیا کاغذ پہ اس کا زیر و بم
داغ ہجر راشد نغمہ سرا ہے قوم کو
آج اس کا مرثیہ پڑھنا پڑا ہے قوم کو

خود سخن گو ہو نہ ہو۔ لیکن سخن فہموں کا شاہ
ناکسوں کو داد دینا جانتا تھا وہ گناہ
شعر کو ایسا سمجھتا تھا کہ نکلے دل سے آہ
اس کے مرنے سے ہوئی بزم سخن گستر تباہ
علم کا وہ دیوتا تھا۔ فضل کی وہ جان تھا
سچ یہ ہے اس کا عہد سب سے بڑا انسان تھا

بے تعصب۔ بے غرض۔ انسان کامل لاجواب
صلح کل۔ قانع۔ خدا کے فضل سے بھی کامیاب
حق جہاں کہنا ہو۔ علامہ وہاں رکتا نہ تھا
خوبیوں کا اس کے شاعر ہو کہاں تک اختصار
دیکھ کر مجھ کو لپٹ جانا وہ اس کا بار بار
ہائے مرنے والے اب بیتا کسے ہم یہ سنائیں!
تیرے بچوں کو جو دیکھیں جا کے وہ ہیں سوگوار
بی۔ اے صادق کو کیا تھا کس لئے اے مرد کار
اپنوں کا کیا ذکر سب کو غمزدہ دل کردیا

یہ ہی باعث تھا۔ قضا نے کرلیا جو انتخاب
نقص عزت ہو جہاں لالچ سے اسکو اجتناب
سامنے گو یا سلاطیں کے وہ سر جھکاتا نہ تھا
اک محبت ہی وہ تھی جس کا نہیں کوئی شمار
بے سواری بھیجنا۔ مجھ کو جسے تھا ناگوار
دفتر عصمت میں جائیں بھی تو کیسے پاس تیرا!
راجدھانی لٹ گئی رازق میاں کی ہر پکار
روتا ہے دفتر میں بیٹھا ایک طرف زار و قطار
تونے غیروں کو بھی راشد نیم بسمل کردیا

*

پیامِ مرگ ادب، مرگ راشد الخیری!

مرقع ابی کا جو تھا مصور غم
صباح و شام و شب زندگی تمام ہوئی
وہ عورتوں کا مددگار پردہ دار اٹھا
شبانہ روز وہ تھا اور خدمت نسواں
وہ عہد کہنہ کی تہذیب کا علمبردار
نہ کہیئے کیوں اسے مجموعہ جامعیت کا
اگرچہ اس کی جوانی نہ تھی بڑھاپا تھا
پسند عام سب اس کا بیان اردو تھا
وہ بے نظیر روانی کہیں نہ پاؤ گے
مثال بحر رواں فیض عام باقی ہے
جگر خراش و غم افزا ہے انتقال اسکا
بچھے نہ کیوں صف ماتم تمام ادیبوں میں
وفور حزن سے احسن جو انتشار ہوا
کہا یہ دل نے جو کچھ طبع مضطرب ٹھیری

وہ سب کے رنج کے مجسم بنا مفسر غم
جو سانس تھی سبب زندگی تمام ہوئی
وہ بے کسوں کا خبردار جاں نثار اٹھا
پناہ بخش و نگہبان عصمت نسواں
وہ عاجزوں کا معاون وہ دشمن پندار
کہ بہترین نمونہ تھا آدمیت کا
مگر مجسمہ ہمت کا وہ سراپا تھا
ادب نواز و ادیب زبان اردو تھا
نذیر احمد ثانی کہیں نہ پاؤ گے
نہیں وہ زندہ مگر اس کا نام باقی ہے
صد آہ! وہ نہ رہا رہ گیا ملال اسکا
کہ تھا وہ ہمسے غریبوں کے بھی جہیوں میں
کمال رنج ہوا بے حد اضطرار ہوا
پیام مرگ ادب۔ مرگ راشد الخیری

احسن مارہروی لکچرار مسلم یونیورسٹی ۲ ۶ ۳۶

(عصمت)

طبقۂ نسواں کا ہمدرد

(از جناب خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی)

ہندوستان کے پایۂ تخت دہلی میں ایک شریف النسب اور شریف خاندان میں اب سے سٹر سٹھ برس پہلے ایک ننھا بچہ پیدا ہوا تھا جس کے کان میں اذاں کی آواز پہنچی تو اس نے ہمدردی نسواں کا ان کلموں سے سبق حاصل کیا۔

وہ آغوں آغوں کرتا تو لوگ گمان کرتے کہ طبقۂ نسواں کی حالِ زار پر فریاد کر رہا ہے اور روتا تو معلوم ہوتا کہ تعلیم نسواں کا نوحہ خواں ہے۔ اس کی گھٹی میں تربیت کا درد کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا۔ وہ ماں کا دودھ پی کر خوش ہوتا تھا۔ اور دل میں کہتا کہ اس آب حیات کا معاوضہ میں طبقۂ نسواں کی ہمدردی میں ادا کروں گا۔

خدا نے اس کو ایسے خاندان میں پیدا کیا تھا۔ جہاں ہر وقت علم کا چرچا تھا۔ اس لئے اس کی اعلےٰ تعلیم مسلمانوں کے رسم و رواج کے موافق بہت اچھی ہوئی۔ جب اس نے ہوش سنبھالا تو دیکھا کہ شمس العلماء مولوی نذیر احمد کتاب مراۃ العروس و بنات النعش محض عورتوں کی خانہ داری اور تربیت کے موافق لکھ رہے ہیں۔

مولانا محمد حسین آزاد کو دیکھا کہ اردو زبان میں فصاحت کے دریا بہا رہے ہیں۔

سر سید احمد کو کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا دروازہ کھول رہے ہیں۔ غرض تمام اہل علم اہل کمال اپنے اپنے مفروضہ خدمتوں میں ایسے مصروف ہیں کہ کسی کو کسی کی خبر نہیں۔

اس بچے نے بھی اپنے واسطے سب سے جدا شاہراہ تجویز کی اور خیال کیا کہ اگر سر سید کے واسطے مسلمان بچوں کی تعلیم موزوں ہے تو میرے لئے مسلمان بچیوں کی تربیت اور تعلیم اور دستکاری کا کام مفید ہے۔ اس خیال راسخ کو دل میں لئے ہوئے سیدھا عربک اسکول کا رخ کیا۔ عربی و فارسی تو گھر سے لے کر نکلی تھی۔ عربک اسکول سے انٹرنس پاس کر کے صورت معاش پیدا کرنے کے لئے محکمہ بندوبست میں ملازمت حاصل کی۔ اس کے بعد ناول نگاری اور پھر اخبار نویسی کا زمانہ آیا۔ مخزن لاہور سے دہلی آیا اور اس کی اہم خدمتوں کو انجام دیا۔ اور علامہ راشد الخیری کے نام سے مشہور ہونے لگے۔ مگر دل میں جو تربیت اور تعلیم نسواں کی جو آگ لگی ہوئی تھی وہ کس طرح بجھ سکتی تھی۔ مولانا کو اب موقع ملا کہ مسلمان بچیوں کی خدمت کریں ۱۹۰۸ء میں اسی ارادے سے ایک ماہوار رسالہ جاری کیا جس کو طبقۂ نسواں نے بہت پسند کیا اور ہندوستان کی ہر طرف سے اس کی مانگ ہونے لگی۔ اس رسالہ کے ذریعہ چالیس برس کے تجربے سے مولانا نے علمی موتی اگلنا شروع کئے اور کچھ ایسے دلچسپ پیرایہ سے بیان کئے کہ طبقۂ نسواں کو کڑوی باتیں شربت کے گھونٹ معلوم ہونے۔ سمجھدار اور انگریزی تعلیمیافتہ عورتوں نے بھی عصمت کو اپنا پردۂ عصمت بنایا کیونکہ ہم کو رسالہ عصمت کے خریداروں میں ایسی بیبیاں بھی نظر آئی ہیں جو ماشاء اللہ انگریزی تعلیمیافتہ ہیں اور انکے مضامین سے عصمت کی زینت بڑھاتی ہیں۔

عصمت کے ساتھ ساتھ مولانا نے ناول نویسی میں نام پیدا کیا۔ اور ایسے بیش بہا خیالات عورتوں کی آئندہ زندگی کے واسطے اس خاص پیرائے میں بیان کرنا شروع کئے جو انکے لئے کارنامہ زندگی بن گئے۔ انہیں کی زبان میں انہیں کا بیان اور پھر تاثیر والا بیان کہ دل پر نقش ہو جائے۔ اسکی ضرورت ہندوستان بھر کو تھی۔ قصہ کے پیرائے میں ایسی کارآمد نصیحتیں ایسے مفید مشورے ملنے لگے کہ ان ناولوں کو بیبیوں نے آنکھوں سے لگایا اور دلوں میں جگہ دی لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ مولانا کی دلی ہمدردی رنگ لائی

مولانا کو مصورِ غم کا خطاب دیا کیونکہ ہر ناول کا انجام غم پر ہوتا تھا۔ جس سے نازک طبقہ نسواں کے دلوں پر چوٹ لگتی تھی۔ اہل ملک انکو مفید عام بتاتا۔ یہ ناول بار بار چھپ کر اطراف عالم میں پھیل گئے۔

عورتوں کے حقوق کے لیے سنہ میں تمدن جاری کیا جسے ملک نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ سال ۱۹۲۶ء میں کمسن لڑکیوں کے لیے رسالہ بنات جاری کیا جس کو آسانی سے پڑھنا لکھنا آجائے اور ان کے سن کے مطلب کی خبریں اور مضامین ہوں جو معصوم بچیوں کو نیک راستہ پر لگائیں۔ اس رسالہ کی بھی قدردانی ہو۔ عصمت کی طرح یہ رسالہ بھی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ بنات کے بعد زنانہ دستکاری کا رسالہ جوہر نسواں نکالا جسکے سبب سے بیکار خانہ نشین عورتیں گھر بیٹھے فکر معاش سے آزاد ہو گئیں۔ اور دستکاری سے پیسہ پیدا کرنے لگیں۔ گوٹہ پٹھا اور بچکا بننے لگیں۔ باورچی کا کام گھر میں سیکھنے لگیں۔ سوئی کا کام ایسا ایسا بتایا جو اچھے اچھے کاریگروں کو معلوم نہ تھا۔ کشیدہ کاڑھنا موتیوں کا کام بنانا۔ مٹھائیاں گھر بیٹھے بنانا سکھائیں۔ سلمہ ستارہ کا کام۔ کاچوب کا کام۔ نہایت عمدہ طریقے سے سکھایا۔

مولانا چاہتے تھے کہ اپنی بساط سے زیادہ تعلیم طبقہ نسواں کا بار اٹھائیں تاکہ تربیت و تعلیم کے کسی طریقہ میں انکو محتاجی نہ رہے۔ آخر اپنی حیثیت اور طاقت سے زیادہ ایک بچیوں کی تعلیم کا یتیم خانہ کھولا جسمیں ان بیکس لڑکیوں کو تعلیم دی جائے اور ان کی پرورش بھی کی اس کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ چنانچہ جسطرح بھی ہو سکا۔ ایک چھوٹا موٹا اسکول کھولا اور اپنے ذاتی خرچ سے اس کی پرورش کی اپنی لڑکی اور بی بی کو ان کی تعلیم پر مقرر کیا اور اس سلسلہ میں دورے پر نکلے۔ بڑھاپے کا سفر بے زری کا غم دلی کا چھٹنا بال بچوں کا الم۔ لمبا سفر لیکن اس مرد خدا نے قوم کی بچیوں کے لئے سب کچھ گوارا کیا اور جب ایک دفعہ لکھنؤ کی طرف ہوتے ہوئے گئے۔ ہم سے بھی ملاقات ہوئی۔ کبھی انہوں نے قوم کی شکایت نہیں کی۔ نہ ان کے ارادے میں پستی معلوم ہوئی ہم نے اندازہ کیا۔ یہ قوم کا دیوانہ ایک دن ضرور کامیابی کا منہ دیکھے گا۔ اور کچھ زمانے کے بعد یہ مدرسہ بنات جس کے پردہ میں یتیم بچیوں کی پرورش اور تربیت مقصود تھی جب حسب ارادہ ترقی نہ پا سکا۔ بانی کا دل ٹوٹ گیا اور مدرسہ کا حال ہم کو زیادہ معلوم نہ ہوا۔ مولانا نے عرصہ سے۔۔ خانہ نشینی اختیار کی تھی طبیعت میں اضمحلال پیدا ہو گیا تھا آخر نمونیا میں مبتلا ہو کر دو ماہ کے بعد اپنی جان نثار کر دی۔ بلا شبہ اس شہید قوم نے قوم کے غم میں اپنی جان قربان کر دی اور انکے واسطے کافی سرمایہ جمع کر گیا۔

مولانا کی وفات ۳ فروری یوم دوشنبہ ۱۹۳۶ء کو واقع ہوئی۔ جس کا غم طبقہ نسواں میں برسوں رہے گا۔ اس لئے کہ ان جیسے بلند حوصلہ خدمتگار دستیاب ہونا اور ایسے علم ادب کے ماہر کا اٹھ جانا۔ جس کا بدل میسر نہ ہو سکے اسکا ماتم ملک میں جتنا ہو کم ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ مردوں سے زیادہ حق طبقہ نسواں پر ہے۔ کوئی ایسی یادگار قائم کی جائے کہ مرحوم کی روح خوش ہو وہ یہی ہے کہ ایک عمارت میں ایسا کتب خانہ قائم کیا جائے کہ جس سے صرف عورتیں فائدہ اٹھایا کریں۔ ہندوستان میں آج تک کوئی ایسا کتب خانہ نہیں ہے۔ جس سے محض عورتوں کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ یہ کام ہندوستان کی مقتدر عورتوں کا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان کے قائم کئے ہوئے رسائل کو تا حد امکان ترقی دی جائے ؛

معراج غم

حضرت علامہ راشد الخیری جنت مکانی کی وفات درحقیقت بے زبان طبقہ بنات کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے کاش حضرت علامہ مرحوم ہم بیکسوں کا سہارا بنکر اس سرائے فانی میں چند روز اور قیام فرماکر ہمارے لئے جس شمع ہدایت کو مستقل اور ابدی طریقہ پر روشن کرنا چاہتے تھے۔ اس کو بدر منیر کی طرح ابد الاباد تک روشن کر سکتے۔ مگر صد حیف کہ مرحوم کی اس بے وقت کی موت کو سوائے اس کے کہ ہمارے فرقہ کی انتہائی بدنصیبی پر محمول کیا جائے اور کیا ہو سکتا ہے۔

گلشن اردو میں مولانا مرحوم نے جس دماغ سوزی اور کاوش کے ساتھ ننھے ننھے پودے نصب کئے تھے اب انکا سینچنے والا کوئی نہیں رہا۔ کاش مولانا اپنے مبارک ہاتھ سے لگائے ہوئے پودوں کو ایک . . . بار آور درختوں کی صورت میں دیکھ سکتے۔ اور ان کے خوش ذائقہ اور لذیذ پھل اپنی عصمتی و بناتی بیٹیوں کو کھلا سکتے۔ یعنی مولانا مرحوم جو حقوق جائز نسوانی دنیا کو دلانا چاہتے تھے اُس میں کما حقہ کامیابی حاصل فرماتے۔ خدائے تعالےٰ مرحوم کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ عنایت فرمائے

میں اپنی تمام بہنوں سے مخلصانہ طور پر استدعا کرتی ہوں کہ دامے۔ درمے۔ قدمے غرضیکہ ہر ممکن صورت سے رسالہ عصمت و بنات کے بقا کی (جو مرحوم کی زندہ اور دیرپا یادگار ہے) کوشش کریں اور عصمت و بنات کی اشاعت اپنے درماندہ اور تاریک طبقہ میں بڑھانے کی کوشش کریں اس لئے کہ میرے خیال میں رسالہ عصمت و بنات کی

دل کا ماتم

(۱)

مصورِ غم کا ماتم کر . . . . . وہ مرچکا ہے —— رنجیدہ اور خاموش! اٹھ —— بیدار ہو . . . اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اس کی مقدس آرامگاہ میں جذب کردے۔ اور اپنے نالہ و شیون کرنے والے دل کو اس کی طرح ایک خاموش اور نہ شکایت کرنے والی نیند میں مبتلا کردے۔ کیونکہ وہ وہاں جا چکا ہے۔ جہاں عقل بھٹک جاتی ہے۔

(۲)

دنیائے ادب تیرا سب سے بڑا امید عزیز بچہ فنا ہو چکا ہے مگر تیری پیدا ہونے والی نسلوں کیلئے انمول موتی ہے۔ جو ایک پھول کی طرح بڑھا جسکی قدر ہمارے علاوہ دنیائے ادب پسند خواتین نے ہزار ہا امیدوں اور نہایت شکریہ کے ساتھ کی اور جس کی غذا بجائے شبنم کے وطنی اور قومی محبت کے آنسو تھے۔

(۳)

اے دنیا پھر آہ و زاری شروع کر۔ تیرا گل امید جو نہایت شاندار تھا۔ اور آخری بھی۔ وہ گل حیات جسکی عظیم اور حوصلہ افزا پتیاں دنیا والوں کو اپنا دلدادہ بنا چکنے کے بعد پریشان ہوگئیں اور جو ادبی علمی۔ اور شاعرانہ تخیل میں ہلاک ہو گیا۔ اے بھیانک موت! دنیائے ادب کا سب سے خوبصورت پھول مرجھا گیا۔

سلام مچھلی شہری

طبقۂ نسواں کے محسن اعظم کا گھر گھر کہرام

(بسلسلۂ جوہر نسواں فروری و عصمت مارچ و بنات فروری مارچ ۱۹۳۶ء)

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری نور اللہ مرقدہٗ کا ماتم
...ضی ماتم نہیں ہے۔ اگر موت العالِم موت العالَم کا مصداق
...ح ہو سکتا ہے تو مولانا کی موت فی الحقیقت ادب اردو
...موت ہے۔ ندرت تحریر کی موت ہے۔ رعنائی خیال کی
...وت ہے۔ یتیموں کی غمگسار۔ بیواؤں کی نوحہ خوانی کی موت
ہے اور یہ ماتم عالمگیر ہے

آپ ان مربیان علم و ادب میں سے تھے جن کی خدمتیں
تاریخ ادب میں غیر فانی اور لازوال شہرت کی مالک ہیں۔
نظام کائنات کی صد سالہ گردشیں کہیں ایسا قابل فخر انسان
پیدا کرتی ہیں۔ جس شخص نے مولانا کی دلگداز و جگرخراش تحریرو
کی زیارت کی ہوگی وہ آپ کے تبحر علمی وسعت معلومات
زور قلم اور جادو نگاری کی قسم کھائے گا۔ آپ کی تحریر
سنگدل انسان سے آنسوؤں کا خراج حاصل کر لیتی ہے۔
آپ نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کے لئے جو نہ مٹنے والی علمی
خدمتیں اور طبقۂ مظلوم کے لئے جو نہ بھولنے والی اصلاحی
کوششیں کی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں جن کو قوم اور ملک کبھی
بھول سکے۔ مولانا صاحب مشرقی تہذیب کی جامعیت
کا معجزہ۔ فضل و کمال کا مجسمہ۔ زہد و اتقا کی تصویر۔ اور
خیر الناس من ینفع الناس کی عملی تفسیر تھے۔ مولانا راشد الخیری
صحیح معنوں میں اسم با مسمیٰ راشد الخیر تھے۔
اس قحط الرجال میں جبکہ مادر گیتی نے قابل افراد پیدا کرنے
بند کر دیئے ہیں۔ انسانی پیکر میں اسلام کی عملی تاریخ
علامہ راشد الخیری کی ذات گرامی تھی۔ افسوس کہ موت نے
ہم سے ایک ایسی ہستی چھین لی جس کی تلافی ناممکن ہے۔
علامہ محترم گو اب اس عالم آب و گل میں نہیں لیکن
ان کا فسانۂ درد دنیا میں باقی رہے گا۔

حشر تک راشد مرحوم کا ماتم ہوگا
اُنکے مرجانے پہ خود موت کو بھی غم ہوگا

آمنہ کے لال کا مصنف۔ دلی کی سرزمین کا ایک بے بہا
لال تھا۔ افسوس کہ بدقسمت دلی اپنے رشتائی اور بے مثل
ادیب کی خدمتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم اور ارباب
کمال سے بالکل خالی ہو گئی۔

(حکیم) عبد المستقر خان تبسم مولوی فاضل بنگلور

جس بات کا دھڑکا اتنے عرصہ سے لگا ہوا تھا وہ
اب کے مارچ کے پرچہ عصمت سے ظاہر ہو گیا۔ آہ!
افسوس صد افسوس۔ یہ کیا ہو گیا۔ دل کو یقین نہیں آتا کہ یہ
خبر سچ ہے۔ یا اللہ تو نے ہم بدقسمتوں سے یہ انمول ہستی
کیوں چھین لیا آہ کیسے یقین آئے کہ ہمارا حامی نسواں اس
دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ ہمارے دل اس نادر ہستی کیلئے
بے چین ہیں۔ ہماری آنکھیں اشک حسرت بہا رہی ہیں
دل بے قرار ہے! آہ میں اسی سال سے عصمت کی خریدار
ہوئی ہوں مگر مجھے اپنے والدین کی سی محبت اپنے ان
سچے بزرگ۔ ہمدرد قوم مولانا راشد الخیری صاحب سے تھی
ہائے افسوس کیا تھا اور کیا ہو گیا۔
جو ہاتھ کل تک کیسی بے بہا قیمتی ہستی کے لئے صحت کی
دعائیں مانگتے تھے۔ افسوس وہی بدنصیب ہاتھ آج مغفرت
کی دعائیں مانگتے ہیں۔ اور یہ دلخراش الفاظ لکھ رہے ہیں۔
میں نے کچھ دنوں بھی تو بزرگ ممدوح کی برکت حاصل
نہ کی۔ افسوس صد افسوس۔ ہزار صد افسوس

ہمشیرہ پیارے۔ جے پور

پدر بزرگوار حضرت علامہ راشد الخیری کی وفات حسرت آیات کی اطلاع نے میرے اور میری اہلیہ کے دل پر ایک قیامت بپا کر دی۔ ہم دونوں پہلے اس واقعہ کو جھٹلاتے رہے۔ اور کسی طرح طبیعت یہ نہ قبول کرتی تھی کہ علامہ خیری کی دائمی مفارقت کو گوارا کیا جائے۔ لیکن خبر کے تواتر نے مجبوراً تصدیق کرا دی۔ اور آخر کار مارچ کا سیاہ پوش پرچہ ہماری دونوں کی نظر سے گذرا۔ پرچہ کا پہلا مضمون آہ دل ہلا دینے والے واقعات تھے۔ اندازہ مرحوم کی دائمی جدائی کے تصور سے اب ہو رہا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ مولانا مرحوم کی موت ایک عالم کی موت ہے۔ جیسا کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ارشاد فرمایا ہے۔

"موت العالِم موت العالَم"

مولانا کی حیات کا آخری باب۔ دیکھا تو نہ جاتا تھا مگر دیکھا ایک ایک جملہ اور ایک ایک فقرے پر دل بھر آتا تھا آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا امنڈے چلے آتے تھے۔ تھوڑا سا مضمون گھنٹوں میں پورا ہوا۔ واقعات حقیقی۔ اور حضرت مرحوم کی محبت و شفقت کے جذبات جو ان کلمات میں پوشیدہ تھے۔ دیکھکر حد درجہ صدمہ اور بے انتہا قلق ہوا۔ یوں تو ایک عرصہ سے ہم لوگ حضرت علامہ کے مضامین اور تصنیفات سے دلی وابستگی رکھتے ہیں۔ لیکن آج سے دو سال قبل جبکہ میں مع اہلیہ کے دہلی حاضر ہوا تھا اور دو چار مرتبہ ملاقات سے سرفراز ہوا تھا اور مولانا نے میرے حال پر جو شفقت فرمائی تھی وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ اسوقت سے جو تعلق خاطر تھا۔ اس کا اور ہمیں مولانا سے اور مولانا کے مضامین سے جو دلچسپی تھی اس کے واسطے صرف یہ عرض کرنا کافی ہے۔ جب رسالہ آتا تو سب سے پہلے ہم لوگ فہرست میں حضرت علامہ کا اسم نامی تلاش کیا کرتے تھے اور جو مضمون انکا ہوتا اس کو بڑی محبت سے بار بار دہراتے افسوس صد افسوس کہ ایک بیش بہا عزیز ہستی عالم سے سدھار گئی۔

حضرت مولانا ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے جو اشاعت دین کی فرمائی اور اس سے مذہب و ملت کو جو استحکام اور تقویت ہوئی وہ اظہر من الشمس ہے

سرسید مرحوم نے فضائے ماحول اور تغیرات زمانہ کو دیکھ کر ہماری ترقی و بہبودی کے جو وسائل اور ذرائع بہم پہنچائے اور اصلاح معاشرت۔ آج ہر کہ و مہ ممنون احسان ہے۔ ان دونوں کے علاوہ جو کچھ جس نے کیا بہت کیا۔ آزاد۔ حالی شبلی۔ سب نے علم ادب اور اصلاح قوم کی سعی بلیغ تمام عمر آخری وقت تک کی جو ہرگز ہرگز فراموش نہیں کی جا سکتیں مگر طبقۂ نسواں کی تعلیم و تربیت اور حمایت کا جو سنگ بنیاد ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے رکھا تھا۔ اس پر سر بفلک عمارت جو علامہ راشد الخیری نے پایۂ تکمیل کو پہنچائی وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔

قدیم اور جدید تہذیب و ادب کو اس خوش اسلوبی سے آمیز کیا ہے کہ کسی مخالف کو بھی بجز سر تسلیم خم کرنے کے چارہ نہیں مثلاً آپ عورتوں کی اعلیٰ التعلیم اور ہر مفید ترقی کے حامی بلکہ ہر طرح ساعی۔ مگر نہ ایسی تعلیم و تربیت کہ جس سے مذہبی احساس جاتا رہے۔ شرعی پردہ کے آپ مؤید اور عامل مگر نہ اس قدر جس پر قید تنہائی اطلاق آ سکے اور مضر صحت ہو۔ تعلقات خانہ داری میں بزرگوں۔ رشتہ داروں۔ بالخصوص شوہر کی اطاعت و فرماں برداری لازمی۔ مگر اس حد تک جہاں تک شریعت نے اجازت دی ہے۔

ایک تصنیف میں متعلقین کے ربط ضبط اور خانہ داری حسن معاشرت کے اصول مرتب فرمائے ہیں۔ تو دوسری اخلاق جمال محمدی کا آئینہ۔ آمنہ کا لال۔ سامنے رکھدیا کہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور شفقت خلق عظیم سے بے خبر نہ رہیں۔

غرضیکہ جدید اور قدیم تہذیب کے موتی کچھ اسطرح منسلک کئے کہ منظور نظر اور آویزۂ گوش ہو گئے

کی میں قدردانی کیسی محسوس ہوتی جو کارساز حقیقی نے ایسی نعمت غیرمترقبہ اور گرانبہا امانت ہم سے واپس لے لی۔ مرحوم مجمع صفات تھے۔ ایثار۔ ہمدردی۔ خلق مروت علم وفضل کونسی خوبی ہے جو اس پنج عناصر میں نہ تھی۔ قدمے۔ درمے۔ سخنے۔ ہر قسم کی اعانت طبقۂ نسواں کی فرماتے تھے۔

صنف نازک کی کمزوری اور ان کے مصائب پر ہمیشہ روتے اور رلاتے رہے۔ ہمارا طبقہ جہالت کی تاریکی میں بھٹک رہا تھا۔ طرز تمدن۔ معاشرت سے ناآشنا۔ رسم ورواج کی سلاسل میں مقید۔ حقوق شریعت سے بیخبر آپ نے ہر عنوان پر رہبری اور دستگیری کی زبان سے قلم سے تقریر سے تحریر سے ہر موقع پر ہماری مشکلات حل کیں۔ غرضیکہ اس بے کس طبقہ کے آپ ہی ملجاوماویٰ تھے۔ آہ ایسے غمخوار سرپرست کو اب ہم کہاں پائیں گی۔

کشور سلطانہ دہرہ دون

دنیا سرائے فانی ہے ہر ذی حیات کے لئے موت لازمی امر ہے سینکڑوں ہستیاں منازل حیات طے کرکے روزانہ فنا سے ہم آغوش ہوتی رہتی ہیں۔ اگرچہ کسی کی موت سے دنیا کے کارخانہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ لیکن اس شخص کی ذات جس کے وجود سے بنی نوع انسان کو بہت کچھ فیض پہنچتا رہتا ہے۔ درحقیقت اس کی موت دنیا کے لئے نقصان عظیم ہے۔ چنانچہ علامہ راشد الخیری صاحب کا انتقال آپ کے ذاتی احسانات کے لحاظ سے مسلم عورت کے لئے وہ خسارہ ہے کہ اس پر جس قدر بھی تاسف اور غم کیا جائے کم ہے۔ ہمارے وہ حقوق جو کہ خودغرض لوگوں نے شرع اسلام کے خلاف غصب کررکھے ہیں۔ اس کی حمایت میں آپ نے ہم بے کسوں کا تمام عمر ساتھ دیا۔ جابر مردوں کے جور وظلم پر آپ ہمارے ساتھ خون کے آنسو روتے رہے۔ بیواؤں کی بے بسی پر آپ نے مقدور بھر آنسو بہائے۔ اور آخر عمر میں ہم عورتوں کی ہمدردی کا انتہائی ثبوت اس طرح دیا کہ باوجود اس قدر گرانی اور کس مپرسی کے زمانے کے یتیم مسکین۔ اور لاوارث لڑکیوں کی حالت زار سے متاثر ہوکر محض خدا کے بھروسے پر یتیم بچیوں کی سرپرستی اپنے ذمہ منظور فرمائی۔ اگرچہ بعض ہمدرد بھائی بہنیں اس کار خیر میں وقتاً فوقتاً حصہ لیتے رہتے تھے مگر اللہ رے آپ کی غیرت کہ آپ نے کبھی کسی کو مجبور نہیں کیا۔ آہ یہ دنیا جس نے ہم سے ایسے محسن صادق کو چھین لیا وہ خلوص اور ہمدردی کی ایسی مثال پیدا نہیں کرسکتی۔ پیاری بہنوں علامہ ممدوح جنہوں نے کہ ہم پر اس درجہ احسان کئے ہیں اس کا بدل ہم پر لازم ہے۔ اب وہ ہماری کثیف دنیا سے گذر کر لطیف جگہ چلے گئے ہیں اب تو سوائے ثواب کے تحائف دیگر تمام چیزوں سے ان کی روح بے نیاز ہوگئی ہے۔

ح۔ ا۔ ابو بیگم رنگون

مولانا صاحب کے احسانات کو طبقۂ نسواں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ انہوں نے اس بے کس مظلوم طبقہ کو وہ عروج دلایا جس کا وہ حقدار تھا۔ ظلم وستم کے پنجہ سے آپ ہی نے نجات دلائی۔ ان کے حقوق کے مطالبہ کا ڈنکا آپ ہی نے تمام ہند میں بجاکر ان کو اصل مقصد پر پہنچادیا ان کے دلوں میں وہ روح پھونکی جس سے وہ مکمل ترین عورت بن سکیں۔ آہ ہم اپنی بدقسمتی پر روئیں نہ تو پھر کیا کریں۔ آہ افسوس کہ ہمارا ہمدرد اور سچا ہمدرد دنیا سے چل بسا۔ ہم بے مددگار رہ گئے۔ اب ہماری کون خبرگیری کریگا کون یتیموں کی سرپرستی دلگیری کرے گا۔ بیواؤں کا کون پرسان حال ہوگا۔ آپ کی ذات والاصفات سے جو نقصان عظیم طبقۂ نسواں کا ہوا ہے۔ اس کی تلافی غیرممکنات سے ہے۔ آپ کی متبرک ہستی کے چل بسنے سے دہلی ہی کی سرزمین سے نہیں بلکہ دنیا کے چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ

صدائے ماتم اٹھ رہی ہے اور تا قیامت اٹھتی رہے گی۔
آپ نے وہ وہ کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ جن کا اعتراف دنیا کے بڑے بڑے حکما اور ادبائے کیا ہے۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ بہشت بریں مرحوم کا مقام ہو۔ میں نہیں سمجھ سکتی کہ اپنے برادر محترم رازق الخیری صاحب و برادر محترم صادق الخیری صاحب کو صبر کی تلقین کیونکر کروں جبکہ اپنا ہی دل سنبھالے نہیں سنبھلتا۔

مس طاہرہ بیگم بریلوی۔

یہ خوب سمجھی سوچی ہوئی بات ہے کہ جو پیدا ہوا ہے۔ وہ اپنی موت کا اعلان کرتا آیا ہے۔ مگر کیا کیا جائے کہ جو مفید ہستیاں رخصت ہوتی ہیں تو دلوں کا سوگوار اور آنکھوں کا اشکبار ہونا اختیاری نہیں۔ موت العالِم موت العالَم۔ کا مترادف ہے پھر وہ ہستیاں جو اپنی نظیر آپ ہوں۔ مردوں میں۔ مدد دینے والے اور بہت سے ہیں۔ لیکن علامہ راشد الخیری نے (اللہ ان کی تربت کو ٹھنڈی رکھے) کوئی اپنی نظیر ہی نہیں چھوڑی بلکہ صنف نازک کا کوئی نہ فریاد سننے والا اور رو رو کے رلانے اور روایات قدیمہ کی تعلیم دینے والا نہ رہا۔

عورتیں تو عورتیں بڑے بڑے سنگدل مرد حضرت علامہ کی تصنیفات سے پڑھتے روتے بیخود ہو گئے کسی تصنیف کی قبولیت کی اگر یہ پہچان ہے کہ مصنف کی حیات میں مقبول ہو جائے تو حضرت مرحوم کی ایک نہیں۔ ہر تصنیف انکی زندگی میں ایک ایک دو دو دفعہ نہیں کئی کئی بار شائع ہوئی اور اب تک مانگ جاری ہے۔ علامہ کے احسان جلیلہ میں ایک خاص خوبی یہ ہے جس طرح آج کل کے لڑکے مغربی سیلاب کی لہروں میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ لڑکیاں باوجود جدید تعلیم کے اپنے بزرگوں کی روایات سے وحشی اور بے پرواہ نہیں ہونے پاتیں۔ اور جس لڑکی نے حضرت علامہ کی کوئی ایک تصنیف پڑھ لی۔ اس کی زبان اپنے آباؤ اجداد کی نکتہ چینی کے لئے نہ کھلی اور اپنے گذرے ہوؤں کو بے وقوف۔ جاہل۔ کا خطاب نہ دیا۔ مرحوم کے کمالات عالیہ میں سے یہ ایک ادنیٰ کمال تھا۔ آہ! ان باتوں کو اب آنکھیں ڈھونڈیں گی۔ اور نہ پائیں گی۔ دل تلاش کرینگے اور رہ جائیں گے۔ کیا اچھی تھیں وہ نیک ہستیاں جو اپنے پیچھے اپنے اچھے نام چھوڑ گئیں۔ اور کیسے خوش قسمت تھے وہ بزرگ جن کا نام ہمیشہ نیکی کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔

صالحہ خاتون بریلی

علامہ مرحوم جیسا کہ بارہا ان کی تصانیف میں دیکھا گیا ہے۔ ایک بلند پایہ ادیب ہی نہیں بلکہ فطرت نگار بھی تھے۔ اُن کا ہر موضوع تصنع اور بناوٹ سے پاک ہے۔ آپ نے کم و بیش ساٹھ۔ ستر کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ تر طبقۂ نسواں کی فلاح و بہبودی پر لکھی گئیں ہیں یہ تصانیف ملک میں کس قدر مقبول ہوئیں اس کے ظاہر کرنے کی چنداں کوئی ضرورت نہیں۔ ملک کا بچہ بچہ علامہ موصوف کے رشحات قلم سے فیضیاب ہو رہا ہے آپ کی تصانیف میں ایک بڑی زبردست خوبی جو خاص طور پر نمایاں ہے۔ وہ واقعات کا تسلسل۔ زبان کی لطافت۔ جذبات کی فراوانی ہے۔ حزن نگاری میں علامہ موصوف نے جو روش اختیار کی وہ اپنی نظیر آپ ہے یہی نہیں بلکہ جس موضوع پر قلم اٹھایا اسے اختتام کو پہنچا دیا۔ اسلام سے متعلق "آمنہ کا لال"۔ "سیدہ کا لال"۔ "عروس کربلا" جیسی کتابیں تصنیف کیں۔ دنیاوی زندگی کے نشیب فراز دکھاتے ہوئے نوحۂ زندگی شب زندگی۔ شام زندگی جیسی بے بہا تصانیف یادگار چھوڑیں۔ مزاحیہ نگاری میں "نانی عشو" جیسی پر لطف کتاب تصنیف فرمائی۔

علامہ موصوف کی وفات دنیائے صحافت میں ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ملک نے آپ کو مصور غم کا خطاب دیا تھا۔ حقیقت میں آپ مصور غم تھے۔ لوگ

کہتے ہیں کہ علامہ راشد الخیری وفات پا گئے۔ نہیں! ہرگز نہیں! وہ زندہ جاوید ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ جاوید رہیں گے۔

پریشان۔۔ شملہ

حضرت علامہ کے انتقال پر ملال کی روح فرسا خبر سے میں نہیں کہہ سکتی کہ میرے دل پر کیا اثر ہوا۔ آہ اس وقت میرا دل دھک سے رہ گیا۔ اور کلیجہ شق ہو گیا۔ افسوس صد افسوس ہماری آس ٹوٹ گئی۔ ہماری امید دل پر پانی پھر گیا۔ اور ہمارے طبقۂ نسواں کا زبردست حامی ہم سے اسقدر جلد چھن گیا۔ جناب قبلہ کی ہستی نسوانی طبقہ میں مایۂ ناز تھی ہم جس قدر بھی اپنے مخلص سرپرست کا ماتم کریں کم ہے۔ کیونکہ بدنصیبوں کا دُرِ نایاب گم ہو گیا۔ ہائے یتیموں کا والی۔ بیواؤں کا وارث اس ناپائیدار دنیا سے منہ موڑ لیا۔ اس جہان فانی میں یتیموں اور بیواؤں ہم بے کس کنواری لڑکیوں کا ایسا مددگار و غمگسار کا پیدا ہونا ناممکن بلکہ محال ہے۔ مالک حقیقی ہمارے مونس و غمخوار کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور آپ سب کے بے قرار دلوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

میری والدہ صاحبہ نے جس وقت حضرت علامہ کی وفات کی خبر سنی تو آب دیدہ ہو گئیں۔ اور بول اٹھیں کہ معلوم مسلم خواتین کا حقیقی شہنشاہ اعظم اس جہان سے اٹھ گیا۔

سلطان جہاں بیگم

آہ جس وقت میں نے یہ منحوس خبر سنی۔ دل دھڑکنے لگا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ خوب ہے آہ! تا زندگی ان کی یاد میں تڑپتی اور روتی ہیں موت کے زبردست کے تحفے نذر کرتی رہوں گی۔ یہی اٹھانے نہ دیا۔ آہ اب ہم اتنا ہی رویا جائے۔ ماتم کریں جسقدر کم ہو۔ شاید بندی کے اور آنکھیں خون کا دریا بہا دیں تو بھی میں اس خوبصورت کم ہے۔ کیونکہ یہ صورتیں تمام عمر نظر نہ آئیں گی! وہ طبقہ نسواں میں مل گئے انکی شادابی کبھی میسر نہ ہو گی تمام خلق ۔۔

بے مثل ہستی ہماری آنکھوں سے اتنی جلد روپوش ہو۔ اے خداوند کریم! فردوس بریں کے سدھارنے والے تو اپنی آغوش رحمت میں لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا

زبیدہ خاتون ...

قبلہ علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال معلوم کر کے دل پاش پاش ہو گیا۔ آہ! ظالم موت نے سب سے بڑے ہمدرد و مونس غمگسار کو ہم سے چھین لیا افسوس صد ہزار افسوس جن کی صحت کا مژدہ سننے کیلئے طبیعت بے چین رہا کرتی تھی۔ ہائے اس کے متعلق کانوں سے وہ سنا جس کے سننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھی۔

یا ارحم الراحمین قبلہ علامہ محترم کو جنت الفردوس میں بہترین عنایت فرما۔

رقیہ خاتون راشی

مصور غم مولانا راشد الخیری کے انتقال پر ملال کی خبر نہایت ہی افسوس اور زبردست قلق کے ساتھ سنی گئی۔

مولانا کی وفات سے اردو ادب اور طبقۂ نسواں کی تحریکات کو جو نقصان پہنچا وہ ناقابل تلافی ہے۔ مولانا نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ۔ عورتوں میں علمی۔ ادبی شوق پیدا کرنے میں صرف فرمایا۔ مرحوم کی کتابوں سے عورتوں نے استفادہ کیا اور قیامت تک مستفید ہوتی رہیں گی۔ اگرچہ مولانائے مرحوم کا تعلق جسمانی طور سے اس دنیا سے جدا ہو گیا لیکن روحانی طور پر کبھی جدا نہیں ہو سکتا۔ اردو ادب پر ان کا احسان عظیم ہے جو اپنے ساتھ ان کی یاد ہمیشہ وابستہ اور ہر دم تازہ رکھیگا والد کا غم کوئی معمولی سانحہ نہیں ہوتا۔ لیکن بجز صبر کے چارہ نہیں۔ مرضی مولا میں کسے مجال ہے کہ چون و چرا کر سکے۔ اللہ تعالے آپ حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو غریق رحمت کرے۔

اس محسن مطلق کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کہ جس نے مولانا کے بعد ان کے فرزندوں کو اس لائق کیا کہ وہ مولانا کی تحریکات کو بخوبی جاری رکھ سکتے ہیں اور قوم و ملک کی خدمت

ح انجام دے سکتے ہیں جس طرح مولانا نے اپنی زندگی
انجام دیں - اب قوم کی نظریں آپ کی جانب ہیں اور
اس صدمۂ عظیم کو دل سے بھلا کر قومی خدمات میں
بن مشغول ہو جائیں -

اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے کہ مولانا کی کوئی یادگار
م کی جائے اور میرے خیال میں یہی بہتر ہوگا کہ ان کی
نح عمری قلمبند کی جائے اور ہر شخص اسے خریدے خصوصاً
لرین عصمت و بنات ضرور خریدیں - خود پڑھیں اور
بنی اولاد کو پڑھائیں -

ایک خریدار   از برہان پور

فی زمانہ اردو جن دشوارگذار وادیوں سے گذر رہی ہے
وہ اظہر من الشمس ہے - اگر ایک طرف کم تعلیم یافتہ و بدذوق
حضرات ادعائے شاعری کو نیشن خیال کرتے ہوئے اردو کے
شاعر یا مضمون نگار بن کر منظر عام پر آتے ہیں اور اپنے رطب
یابس سے ملک کے مذاق کو خراب کرتے ہیں تو دوسری طرف
بعض لوگوں نے ہند و ریاستوں میں ملک کی مشترکہ زبان اردو کو
کالعدم کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا گیا ہے - ایسے مسموم ماحول - ایسے
نازک وقت اور ایسی تاریک فضا میں بلا مبالغہ آنجناب کے
والد محترم ادیب شہیر مستورغم حضرت علامہ راشد الخیری (فردوس
آشیان) کا دم لبا غنیمت تھا - ایسے عالی دماغ - شریف النفس
انسان دنیا میں پیدا ضرور ہوتے ہیں مگر شاذ و نادر طبقۂ اناث کی
اصلاح - ان کے حقوق کے تحفظ اور ان میں اسلامی تہذیب
کی تبلیغ کے سلسلے میں مرحوم نے جو بیش بہا و زرین خدمات
اپنی بجا لائیں - ساتھ مستقل تصانیف کے ذریعہ انجام دی ہیں
وہ رہتی دنیا تک قوم کے ہر اہل درد اور مشرقی تہذیب کے
پرستار سے خراج تحسین حاصل کرتی رہیں گی -

افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں جب قوم میں پہلے
ہی قحط الرجال ہو رہا ہے - قوم کا وہ بلند پایہ سحر نگار ادیب
و بہی خواہ دنیا کو خیرباد کہہ گیا - جو اپنی شعلہ بیانی - زور کلام

اور بے مثل انشاپردازی سے خوابیدہ جذبات کو بیدار کر دیتا
ملکہ رکھتا تھا جسکے دل میں قسام ازل نے قوم کا درد کوٹ کوٹ
کر بھر دیا تھا - مجال نہ تھی کہ سنگدل سے سنگدل آدمی اسکی
کوئی ایسی تحریر پڑھے اور نہ رو اٹھے - آہ! رانڈوں کا حامی
بیواؤں کا وارث اٹھ گیا - اور ادب کا مایۂ ناز سرپرست اٹھ گیا
اردو کا چراغ گل ہو گیا - نسوانی دنیا کا فقید المثال محسن و رہنما
اٹھ گیا - مادر گیتی کا مایہ ناز سپوت اٹھ گیا - عروس ادب کا سہاگ
لٹ گیا وہ بے نظیر ہستی اٹھ گئی جسکی جگہ پر کرنے والا فی الحال تو
کوئی نظر نہیں آتا - ایسے جامع و مکمل انسان کی موت پر ہندوستان
میں جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے - آج سر اقبال کی زبان میں
زمین دہلی سے یہ پوچھنے کو جی چاہتا ہے - ~

دفن تجھ میں کوئی فخر روزگار ایسا بھی ہے ؟
تجھ میں پنہاں کوئی موتی آبدار ایسا بھی ہے ؟

عروج زیدی بدایونی

بھائی رازق کا مضمون بعنوان (حیات راشد کا آخری باب)
کے پڑھتے ہی دل میں ایک برچھی اتر آئی - کلیجہ پر چھریاں چل گئیں
آہ کسکو یہ خبر تھی کہ ۳ فروری کا منحوس دن ایسا آئے گا کہ حقوق
نسواں کے حامی کیلئے ہمیں رونا پڑے گا - علامہ مرحوم نے اپنی
زندگی طبقۂ نسواں کیلئے وقف کر دی تھی آہ ایک طبقۂ نسواں ہی
نہیں ہر مخلوق خدا کی خدمت اپنا فرض سمجھ رکھا تھا کون جانتا
تھا کہ ایسی مایہ ناز ہستی ہم سے اتنی جلد چھن جائیگی - زبان اردو کا
مالک - طبقۂ نسواں کا حامی - یتیموں اور بیواؤں کا سرپرست یعنی
اپاہجوں اور محتاجوں کا مددگار - شریف النفس اور ... دکھاتے ہو
سرپرست - بلبل نغمہ گو - اگر چراغ لیکر تمام ہند کی جیسی بے بہا
علامہ مرحوم جیسی مایۂ ناز ہستی اگر ... نگاری ہیں - ثانی عشوۂ
... تصنیف فرمائی -

آہ اردو کا ... علامہ موصوف کی وفات دنیائے
ہائے کیسی ... ناقابل تلافی نقصان ہے - ملک نے آپ
بڑے محسن ... خطاب دیا تھا - حقیقت میں آپ مصور غم

صدمہ ہے۔ آہ کس طرح قلب کو تسکین ہو سکتی ہے کہ قوم کا
بہت بڑا ہمدرد رخصت ہوگیا۔ مولانا صاحب کی موت معمولی
موت نہیں ہے۔ ہزاروں دل ٹوٹ گئے بہت سی امیدیں
خاک میں مل گئیں۔ کیوں نہ ملیں مظلوموں کا والی۔ یتیموں کا
حامی رخصت ہوگیا۔ آہ! اب کہاں تلاش کریں۔ ہمارے
دل تڑپ رہے ہیں کہ وہ مقدس صورت جو پاکیزگی سے
بھری ہوئی تھی اب کہاں۔ ہمارے محسن اس دنیائے فانی سے
رخصت ہوگئے۔ مگر آپ کی خوبیاں آپ کی یاد تاقیامت تک
قائم رکھیں گی کوئی دل ایسا نہیں ہے کہ آپ کی خوبیاں
یاد کرکے خون کے آنسو نہ بہائے۔ آپ نے جو سلوک طبقۂ نسواں
کے ساتھ کئے ہیں۔ وہ کبھی فراموش نہیں ہو سکتے۔ خداوند کریم
دونوں محترم بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے
نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مس اختر جمیل

آہ علامہ راشد الخیری کی وفات حسرت آیات کو سنکر جسقدر
رنج وغم، حزن وملال ہوا اسکے لئے نہ تو دل میں تاب ہے۔
نہ قلم میں طاقت ہے کہ بیان ہو سکے۔ آہ! بھائی چند ماہ ہوئے
کہ ایسا ہی داغ حسرت میں نے بھی کھایا ہے ......
....
...... آہ بھائی والدین سے بالاتر
ہستی کوئی نہیں۔ دنیا کی تمام دولت وحکومت ایک طرف
اور غریب وفقیر والدین کی شفقت کا ہاتھ اُس سے بدرجہا
ہے آہ افسوس کہ جس سے آپ اور میں بے بہرہ ہوگئے
ہیں۔ موت کے زبردست ہاتھ نے ہمیں اس کا لطف
اٹھانے نہ دیا۔ آہ اب ہم یتیم کہلانے لگے۔ روئیں جسقدر
رویا جائے۔ ماتم کریں جسقدر ہو سکے۔ دل ٹکڑے ہوجائے
اور آنکھیں خون کا دریا بہادیں تو بھی اس واقعہ جانگداز کیلئے
کم ہے۔ کیونکہ یہ صورتیں تمام عمر نظر نہ آئیں گی۔ یہ پھول جو مٹی
میں مل گئے انکی شادابی کبھی میسر نہ ہوگی۔ تمام خوشیاں دفن
ہوگئیں۔ انکا وجود باعث ہزار برکت تھا۔ بھائی علامہ کا غم
تو صنف نازک کا ماتم ہے آہ طبقۂ نسواں کا ہمدرد محسن۔ بے وارثوں
کا وارث۔ غریبوں کا حاجت روا چلدیا۔ آہ اجڑی ہوئی
محفل کا چراغ گل ہوگیا۔ برباد باغ کا مالی چل بسا۔ بزم اردو
کا پھول مٹی میں مل گیا۔ پرانی فضا کی یادگار مٹ گئی۔ بیگماتی اخلاق کا
کا بادشاہ چل دیا۔ ؟ آہ آپ کی ہمشیرگان ایک بہت بڑی
شفقت سے محروم ہوگئیں۔ جسقدر سینہ کوبی کریں بجا ہے۔
بھائی اب آپ کو ان کا بھائی بننا چاہیئے۔ انکی دلجوئی کا خیال
ہر وقت آپ کے دل میں ہونا چاہیئے۔ بیگم راشد الخیری کی
خوشنودی تمام چیزوں سے افضل خیال کریں کیونکہ انکا دل
ٹوٹ گیا ہے۔ ان کو ایسا داغ لگا ہے جو تمام عمر مندمل نہ ہوگا
بلکہ ہر نئے موقعہ پر تازہ ہوتا رہے گا۔ بیشک بھائی آپکے
ناتجربہ کار کندوں پر قدرت نے بوجھ ڈالدیا ہے۔ خدا آپکو
عہدہ برآ ہونے کی توفیق عنایت کرے اور علامہ صاحب کو
خدا جوار رحمت میں جگہ دے۔

اکرم خاتون منٹگمری

ہم عورتوں کے سرپرست اور دل سے جہالت کی تاریکی
دور کرکے علم کی روشنی دلوں میں بھر دینے والے ہنستیوں
کو رلا دینے والے اور رونے والوں کو ہنسانے والے جناب
مولانا راشد الخیری صاحب مرحوم ومغفور کے بڑے صاحبزادے
جناب رازق الخیری صاحب کی خدمت بابرکت میں بہت
بہت سلام پہونچے۔ افسوس ہم لوگوں کے مربی مولانا موصوف
کے وصال کی خبر نے دل کو پاش پاش اور کلیجہ کو چھلنی کردیا ہے۔
کس ہاتھ اور کس قلم سے آپ لوگوں کو صبر کی تلقین کروں۔
زبان قلم کا جگر شق ہوا جاتا ہے۔ خدا آپ لوگوں کو صبر جمیل
عطا کرے "ان اللہ مع الصابرین" اب ہم فرقۂ اناث
کے لئے انکا نعم البدل ملنا تو سخت مشکل بلکہ ناممکن کے قریب
ہم لوگوں کے آنسو پونچھنے والے۔ ان کے بعد بس آپ کی
مبارک اور بابرکت ذات ہے۔ خدا آپ کے دل کو مضبوط

علامہ راشد الخیری کی قومی خدمات

(یہ مضمون سالنامہ شاہجہاں میں مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری فردوس آشیاں کی زندگی میں ہی شائع ہوا تھا۔)

علامہ راشد الخیری کو مسلمان لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں خدمت کرنے کے سبب اس دور کا سرسید کہا جائے تو بجا ہے۔ سرسید نے جو کام مسلمان لڑکوں کیلئے کیا وہی کام لڑکیوں کیلئے مولانا محترم نے کیا ہے۔ اگرچہ سرسید کے ساتھ اسوقت بھی ایک کثیر جماعت کام کرنیوالوں کی تھی اور بعد میں انکے تعلیمی مشن کیلئے ساری مسلمان قوم اٹھ کھڑی ہوئی لیکن لڑکیوں کی تعلیم کیلئے مولانا نے ممدوح نے جو کام کئے ہیں اور گذشتہ تیس سال سے اپنی قلم سے جس قدر لٹریچر لڑکیوں کی تربیت کیلئے لکھا ہے وہ بڑی بڑی انجمنیں اور بڑے بڑے لوگ مشترکہ کوششوں سے بھی نہیں کرسکتے تھے اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ مولانا نے محترم کے ساتھ نہ کوئی انجمن ہے نہ کسی جماعت کا خزانہ ہے۔ نہ کارکن ہیں۔ نہ وہ کبھی پلیٹ فارم پر آئے اور نہ اپنی مشن کیلئے کبھی اپیل کی۔ بلکہ سارا کام محض اپنی الوالعزمی خدمت خلق، خلوص نیت کے بھروسے اور وسیلہ سے کرتے رہتے۔

مولانا راشد الخیری کی قلم تقریباً ایک ربع صدی سے بزبان مسلمان عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور انکی صحیح تعلیم کے اصول وضروریات کو دکھانے اور بتانے کیلئے وقف ہی اگر مولانا چاہتے تو دوسرے مصنفوں کی طرح اپنا رنگ اور مقصد تحریر رکھ سکتے تھے۔ قدرت نے انکے قلم کو نہایت فیاضی کیساتھ نوازا ہے جس حیثیت سے بھی مولانا کام کرتے انکا قلم اپنا لوہا منوالیتا آپنے قومی درد سے متاثر ہوکر اور مسلمان قوم کی عورتوں کی بری حالت دیکھکر جس ایثار ادبی سے کام لیا اسکے لئے قوم ہمیشہ ممنون رہے گی۔

مسلمان عورتوں کی تعلیم ابتدائی زمانہ میں جس نہج کی ہوئی تھی وہ آپکو معلوم ہے۔ پھر جب عیسائی مدرسوں کا رواج ہوا اور مسلمان لڑکیوں نے غیروں کے اسکولوں میں جاکر جو روش اختیار کی اسکا داغ بھی حساس دلوں پر موجود تھا۔ ضرورت تھی کہ مسلمان عورتوں کی تعلیم کیلئے انکی صحیح اسلامی زندگی کو استوار و برقرار رکھنے کیلئے ان کو اچھی مائیں اچھی بیٹیاں بنانے کیلئے ایک ایسا زبردست جہاد کیا جائے کہ ایک طرف تو وہ نیم تعلیمی کیفیت سے نجات حاصل کریں اور دوسری طرف اغیار کے مدرسوں کی زہریلی ہوا سے محفوظ رہیں۔ پھر مسلمان قوم نے صدیوں سے اپنی عورتوں کے حقوق پر جیسا غاصبانہ قبضہ کر رکھا تھا انکو غیر اسلامی پردہ اور غیر اسلامی نسائیت کے پندار میں جس طرح بجل رکھا انکی ذہنی عقلی تمدنی اور اسلامی حس کو جس طرح مار کیا تھا اسکا حال سب پر روشن تھا لیکن اس درد کا درماں کرنے والا کوئی نہ تھا۔ یہ کام۔ یہ اصلاحی جہاد۔ یہ تحریک عمل۔ لیڈروں کی لیڈری۔ واعظوں کی شعلہ بیانی اور انجمنوں کی گرم بازاری سے حاصل نہیں ہوسکتی تھی۔ اس کیلئے ایک ایسے خاموش ذہنی انقلاب کی ضرورت تھی جو مسلمان مردوں میں اپنی عورتوں کیساتھ انصاف کا جذبہ پیدا کردے اور عورتوں میں صحیح اسلامی تعلیم وتربیت کی روح پیدا ہوجائے۔

مولانا راشد الخیری نے مسلسل قلمی جہاد کے ذریعہ اپنے اس مقصد کو حاصل کرلیا اور خدا کا شکر ہے کہ آپ کی تعلیمات و پیغام

سے مسلمان عورتوں کی آزادی اور حقوق کی حفاظت کا احساس و انتظام قوم کے افراد میں پیدا ہوگیا۔

مولانا کی سب کتابوں پر نظر ڈالی جائے تو مسلمان لڑکیوں کو جن جن امور کی ضرورت پڑسکتی ہے۔ آپ نے اپنے قلم سے ان کو ایک معقول لائحہ حیات کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ آپ کے سامنے مغربی تمدن کی حیاسوزی کی جھلک موجود ہے۔ آپ اس سے بھی واقف ہیں کہ ہمارے مغرب زدہ نوجوان مغرب کی اُن خیرہ کن ضیا پاشیوں سے متاثر ہو کر اپنی عورتوں کو بھی اطوار مغربی میں ڈوبا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان حرکات کی مضرتوں اور مسلمان قوم کی کمزوریوں اور اس کی عورتوں کی حفاظت کے اصول و متعلقات سے بخوبی واقف ہیں۔ اسی لئے آپ نے بیسیوں کتابوں میں اُن مسائل کا صحیح حل کیا ہے۔ اور مسلمان عورتوں اور مردوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ مغرب کے سیلاب میں بہ نہ جائیں۔

خلع و طلاق کے مسائل۔ بیواؤں کی شادی کمسنی کی شادیاں کرینکی تباہ کاریاں۔ حقوق زوجیت ادا کرنیکی ضرورت۔ اور طریقے۔ لڑکیوں کو ورثہ نہ دینے کی غیر اسلامی حرکت اور دوسرے معاشرتی و مذہبی نقائص جو بدقسمتی سے مسلمان قوم میں پیدا ہوگئے ہیں اُن سب پر مولانا ممدوح نے روشنی ڈالی ہے اور دلسوز واقعات و تصورات کے ذریعہ مسلمان لڑکیونکی تعلیم و حقوق کیلئے اتنا زبردست ذخیرۂ معلومات اور تعمیری تجاویز کا خزانہ ملک کیلئے پیش کرایا ہے کہ صدیوں تک مسلمان قوم کیلئے امور نسائیت کے باب میں لفظ آخر کا مرادف رہے گا۔

عصمت و بنات کے ذریعہ آپ نے اور آپکے لائق فرزند نے مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کیلئے بالخصوص اور تمام خواتین ہند کے لئے بالعموم جو خدمات تیس سال سے انجام دی ہیں اُن کو مسلمان قوم اور ہندوستان کبھی نہیں بھول سکتا۔ اس وقت عورتوں میں جو تھوڑا بہت بیدار اور احساس حقوق اور احساس اسلام پایا جاتا ہے۔ وہ سب مولانا موصوف کے قلمی اور عملی جہاد کا طفیل ہے۔

اس ضعیفی اور پیری میں بھی آپنے مسلمان لڑکیوں کی خدمت کے کام سے پہلو تہی نہیں کی ورنہ یہ عمر وہ ہوتی ہے کہ بڑے بڑے جبری کام کرنیوالے گوشۂ عافیت کا رخ کرتے ہیں مگر مولانا تو دیکھ رہے ہیں کہ اپنی قوم کے لیڈر اپنی لیڈری کی دکانیں سجانے میں مصروف ہیں بڑے بڑے لوگ بڑی بڑی باتوں میں مصروف ہیں اور چھوٹے لوگ بے خبر اور بے حس ہیں۔

عیسائی آریہ اور دیگر عناصر اپنا کام کر رہے ہیں اور چپکے چپکے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمان لڑکیوں کو اسلام اور تعلیم اسلام سے برگشتہ کر دیں۔ ان معاملات کو دیکھ کر مولانا کو کب اطمینان ہو سکتا تھا۔ آپکے دل کی تڑپ اور ہمدردی نسواں کا جذبہ ضعیف پیری اور راحت کے خیال پر غالب آیا اور ایک عورتوں کے مدرسہ کا انتظام اپنے کندھوں پر لے لیا۔ تربیت گاہ بنات جو کئی سال سے مولانا کی سرپرستی میں قائم ہے مع اپنے بورڈنگ ہاؤس کے ایسی خدمات انجام دے رہی ہے کہ دہلی اور بیرون دہلی کے ہر شخص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے علمی جہاد اور اصلاح کیلئے مولانا کا مدرسہ اور انکی خدمات ایسی ہیں کہ آپکی خدمات ہمیشہ یادگار رہیں گی اور مسلمان قوم انکے احسانات اور کاموں کو کبھی فراموش نہ کریگی دعا ہے کہ مولانا مسلم قوم کی خدمت کیلئے بہت عرصہ تک زندہ و سلامت رہیں۔ آمین۔

سید وصی اشرف - ایڈیٹر شاہجہاں

شہادت کا بیان

یہ وہ ماہ محرم ہے جس میں رسولؐ مقبول کے نواسے کا بڑا گھر لٹ گیا۔ ننھے ننھے بچے بھوکے اور پیاسے راہ خدا میں لڑ کر شہید ہوئے۔ اور نبی زادیوں نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

دنیا میں اتنے بڑے بڑے شجاع اور بہادر گذرے مگر نواسۂ رسول کی شجاعت کی برابری کوئی کر سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اس خاندان کا بچہ بچہ ایسا بہادر و جری تھا کہ تین دن کی بھوک اور پیاس میں دشمنوں سے مقابلہ کیا۔ یقیناً دنیا نواسۂ رسولؐ جیسا بہادر پیدا نہ کر سکیگی۔

جب میدان کربلا میں لڑائی چھڑی تو اس شب میدان کربلا میں ایک ہو کا عالم تھا۔ جنگل اداس، چرند پرند بدحواس تھے۔ اور زمین کا سینہ شق ہوا جاتا تھا کہ کاش صبح کی نوبت نہ آئے اور ساری خاک پانی ہو کر بہ جائے۔

اسی شب کو امام حسین علیہ السلام نے تمام انصار کو جمع کر کے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں کس بلا میں گھر گیا ہوں۔ یہ قوم میری جان کے سوا اور کسی کی دشمن نہیں ہے۔ پس میں تم سب کو بخوشی چلے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ صرف میرے لئے جو کچھ ہونا ہے ہوگا۔ سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم سے ہرگز نہ ہوگا۔ تب فرمایا کہ صبح تم سب مارے جاؤ گے۔ انھوں نے عرض کی۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی اگر ہم فرزند رسولؐ پہ نثار ہوں۔ یہ سنکر حضرت نے دعا خیر دیکر فرمایا کہ یہ شب اگرچہ ہولناک ہے لیکن لیلۃ القدر سے کم نہیں۔ ہم سب کو لازم ہے کہ اسے خدا کی تعریف میں بسر کریں۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہوئے اور اپنا سر گھٹنے پہ جھکا کر زمین پر لیٹ گئے۔ اور غنودگی طاری ہو گئی۔ پھر قبل از صبح امام مظلوم داخل خیمۂ اطہر ہوئے تو حضرت زینبؑ کو دیکھا کہ چہرہ زرد ہے اور رو رہی ہیں۔ حضرت بھی قریب بیٹھ کر رونے لگے۔ حضرت زینبؑ نے جونہی اپنے مظلوم بھائی کو روتے دیکھا، اشکبار ہو گئیں۔ حضرت نے ارشاد صبر و شکر کیا۔ جونہی جناب زینبؑ جدا ہوئیں۔ جناب سکینہؑ گود میں آئیں اور کہنے لگیں کہ اے بابا آج کی شب عجب ہولناک ہے تمام شب تڑپ تڑپ کر کاٹی ہے اور آپ نے میری خبر نہ لی۔ بابا دیکھو میرا کلیجہ دھڑکتا ہے۔ اے بابا جان تم مجھ سے جدا نہ ہونا۔ وہ معصوم یہ کہہ رہی تھی کہ صبح ہو گئی۔ حضرت نے بی بی سکینہ کو بٹھا دیا اور مشغول عبادت ہوئے۔ اذان کی آواز سنکر حضرت زینبؑ رونے لگیں اور بولیں آہ یہ آخری اذان میرے بھائی کی ہے آج کے بعد پھر یہ آواز نہ سنوں گی۔ حضرت عبادت میں مشغول تھے اور گود میں سر رکھے سکینہؑ آرام فرما رہی تھیں جب صبح ہو گئی تو حضرت نے فرمایا بچی اب جاؤ اور گلے مل لو۔ یہ سنکر حضرت سکینہؑ اٹھ بیٹھیں۔ اسوقت اس ننھی سی جان کی گریہ و زاری۔ ننھے دل کا سنبھلنا ...

رے مصنفوں کی طرح پیار ...

[illegible]یں بلکنا کوئی باپ کے دل سے پوچھے کیونکہ [illegible]تے کہ میرے بعد ان غریبوں پر کیا کیا مصیبتیں [illegible] اہل حرم حضرت کو گھیرے کھڑے تھے۔ حضرت [illegible]ے بی بی شہر بانوؓ سے فرمایا کہ تم شاہزادی عجم ہو [illegible] وقت مہر بخش دو تو کرم ہوگا۔ حضرت شہر بانوؓ نے [illegible] کی کہ میرے والی جب کہ میں نے اکبر و اصغر کو امت [illegible]ا کر دیا تو مہر کیا شے ہے۔ حضرت نے دعائیں دیں [illegible] سبھوں سے رخصت ہو کر باہر آئے تو جملہ انصار کو جنگ پر آمادہ پایا۔ غرضیکہ حضرت سے لڑائی شروع ہوئی۔ اور انجام کار علی اکبر نوجوان اور اصغر شیر خوار تک شہید ہو گئے۔ تو امام حسین میدان کارزار میں تشریف لائے اور بے دین فوج کو بہت سمجھایا لیکن کسی کے خیال میں آپ کا فرمانا نہ آیا اور ظالموں نے نیزہ و تیر برسانے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ تلوار سے بری طرح زخمی کر دیا۔ کہ ناگاہ حضرت سکینہ کے رونے کی آواز گوش مبارک میں پہونچی اور شفقت پدری نے جوش کیا اور خیمے کی طرف مڑے۔ ان کے خیمے تک پہنچتے ہی سب گھر والے جمع ہو گئے۔ لیکن حضرت امام اس قدر مجروح ہو گئے تھے کہ کسی نے آپ کو نہ پہچانا۔ حضرت سکینہ چونکہ نہایت چھوٹی تھیں اس لئے پوچھنے لگیں "کیا آپ میرے بابا کی خبر لائے ہیں؟" جناب امام نے فرمایا "اے پیاری بیٹی سکینہ میں ہی تیرا باپ حسین ہوں۔ اس وقت خدا کے راستے میں حاضر ہونے کو تیار تھا۔ تیرے رونے کی آواز سنکر چلا آیا تاکہ پھر ایک بار تجھے دیکھ لوں" یہ فرماکر آخری بار حضرت رخصت ہوئے اور کافروں کے مقابلے میں تشریف لائے۔ جب سینکڑوں کافروں کو سزا دے چکے تو ہر طرف سے دشمنوں کی فوج نے گھیر لیا۔ اور تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ کسی نے نیزے مارے کسی نے تلوار۔ کوئی پتھر برسانے لگا۔ آہ! آہ! جس وقت فاطمہؑ زہرا کا نور عینی غریب بیکس حسینؑ زخموں سے چور چور ہو گیا اور مارے غشی کے ذوالجناح (گھوڑے کا نام) پر بیٹھنے کی طاقت نہ رہی تو اس وقت کوئی نہ تھا مظلوم کربلا کو ذوالجناح پر سے سہارا دے کر اتار دے۔ وفادار گھوڑا سمجھ گیا اور گھٹنے زمین پر ٹیک کر بیٹھ گیا حضرت آہستہ سے ذوالجناح پر سے اتر پڑے اور لہو بھرا عمامہ ہاتھوں پر رکھکر آسمان کی طرف نظر کر کے عرض کی کہ "پروردگار اب تو تو حسین سے راضی ہوا تو نے آج وعدہ پورا کیا۔ اے پروردگار کنبہ کی اور میری شہادت قبول فرما کر میرے نانا کی گنہگار امت کو بخشدے۔ حضرت ادھر دعا فرما رہے تھے ادھر فوج نے عمر سعد سے کہا کہ ہم نے حسینؑ کو گھوڑے سے گرا دیا ہے لیکن سر اپنے ہاتھ سے نہ جدا کریں گے۔ عمر سعد بولا اگر تم سر جدا کرنے سے انکار کرتے ہو تو لشکر میں کسی اور مرد کو مال و زر دیکر سر کٹوا لو اتفاقاً اس روز ایک تاجر نصرانی لشکر عمر سعد میں وارد ہوا چند لوگ اس کے پاس گئے۔ اور کہا کہ ایک کام کرو تمہیں بہت سا مال و زر ملے گا۔ وہ بولا کونسا کام؟ بتاؤ میں ضرور کروں گا۔ انہوں نے کہا ایک شخص نے حاکم پر حملہ کیا تھا۔ اب وہ مجروح پڑا ہے چل کر اس کا سر کاٹ دو۔ اور سر کے برابر مال و زر لے لو۔

نصرانی نے دریافت کیا کہ اس کے خون کا کوئی

اسلامی تاریخ

شہادت کا بیان

یہ وہ ماہ محرم ہے جس میں رسول مقبولؐ کے نواسے
کا بڑا گھر لٹ گیا۔ ننھے ننھے بچے بھوکے اور پیاسے راہ خدا
میں لڑکر شہید ہوئے۔ اور نبی زادیوں نے بڑی بڑی
تکلیفیں اٹھائیں۔

دنیا میں اتنے بڑے بڑے شجاع اور بہادر گذرے
مگر نواسۂ رسول کی شجاعت کی برابری کوئی کرسکتا ہے؟
نہیں ہرگز نہیں۔ اس خاندان کا بچہ بچہ ایسا بہادر و جری
تھا کہ تین دن کی بھوک اور پیاس میں دشمنوں سے
مقابلہ کیا۔ یقیناً دنیا نواسۂ رسولؐ جیسا بہادر پیدا نہ کریگی۔
جب میدان کربلا میں لڑائی ٹھیری تو اس شب میدان
کربلا میں ایک ہو کا عالم تھا جنگل اداس چرند پرند
بدحواس تھے۔ اور زمین کا سینہ شق ہوا جاتا تھا کہ کاش
صبح کی نوبت نہ آئے اور ساری خاک پانی ہو کر بہ جائے۔

اسی شب کو امام حسین علیہ السلام نے تمام انصار کو
جمع کرکے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں کس بلا میں گھر
گیا ہوں۔ یہ قوم میری جان کے سوا اور کسی کی دشمن
نہیں ہے۔ پس میں تم سب کو بخوشی چلے جانے کی
اجازت دیتا ہوں۔ صرف میرے لئے جو کچھ ہونا ہے
ہوگا۔ سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہم سے
یہ ہرگز نہ ہوگا۔ تب فرمایا کہ صبح تم سب مارے جاؤگے
سبھوں نے عرض کی۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی اگر ہم
فرزند رسولؐ پہ نثار ہوں۔ یہ سنکر حضرت نے دعاء خیر
دیکر فرمایا کہ یہ شب اگرچہ ہولناک ہے۔ لیکن لیلۃ القدر
سے کم نہیں۔ ہم سب کو لازم ہے کہ اسے خدا کی تعریف
میں بسر کریں۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہوئے اور ہاتھ کو
سر کے نیچے رکھکر زمین پر لیٹ گئے۔ اور غنودگی طاری
ہوگئی۔ پھر قبل از صبح امام مظلوم داخل خیمۂ اطہر ہوئے
تو حضرت زینبؑ کو دیکھا کہ چہرہ زرد ہے اور رو رہی ہیں
حضرت بھی قریب کھڑے ہوکر رونے لگے۔ حضرت زینبؑ
نے جونہی اپنے مظلوم بھائی کو روتے دیکھا۔ اٹھکر لپٹ گئیں
حضرت نے ارشاد صبر و شکر کیا۔ جونہی جناب زینبؑ
جدا ہوئیں۔ جناب سکینہؑ گود میں آئیں اور کہنے لگیں
کہ اے بابا آج کی شب عجب ہولناک ہے تمام شب
تڑپ تڑپ کر کاٹی ہے اور آپ نے میری خبر نہ لی۔ بابا
دیکھو میرا کلیجہ دھڑکتا ہے۔ اے بابا جان تم مجھ سے جدا نہ
ہونا۔ وہ معصوم یہ کہہ رہی تھی کہ صبح نمودار ہوئی تب
حضرت نے بی بی سکینہ کو بٹھا دیا اور مشغول عبادت ہوئے
آذان کی آواز سنکر حضرت زینبؑ رونے لگیں اور
بولیں آہ یہ آخری آذان میرے بھائی کی ہے آج کے
بعد پھر یہ آواز نہ سنوں گی۔ حضرت عبادت میں مشغول
تھے اور گود میں سر رکھے سکینہؑ آرام فرما رہی تھیں جب
صبح ہوگئی تو حضرت نے فرمایا۔ بیٹی اب جاگو اور گلے
مل لو۔ یہ سنکر حضرت سکینہؑ اٹھ بیٹھیں۔ اسوقت اس
ننھی سی جان کی گریہ وزاری۔ ننھے دل کا سینہ میں دھڑک

عالم ہراس میں بلکنا کوئی باپ کے دل سے پوچھے کیونکہ
وہ واقف تھے کہ میرے بعد ان غریبوں پر کیا کیا مصیبتیں
آئیں گی۔ اہل حرم حضرت کو گھیرے کھڑے تھے۔ حضرت
امام نے بی بی شہر بانوؓ سے فرمایا کہ تم شاہزادی عجم ہو
اگر اس وقت مہر بخش دو تو کرم ہوگا۔ حضرت شہر بانوؓ نے
عرض کی کہ میرے والی جب کہ میں نے اکبر و اصغر کو امت
پر فدا کر دیا تو مہر کیا شے ہے۔ حضرت نے دعائیں دیں
اور سبھوں سے رخصت ہو کر باہر آئے تو جملہ انصار کو
جنگ پر آمادہ پایا۔ غرضیکہ حضرت سے لڑائی شروع
ہوئی۔ اور انجام کار علی اکبر نوجوان اور اصغر شیر خوار تک
شہید ہوگئے۔ تو امام حسین میدان کارزار میں تشریف
لائے اور بے دین فوج کو بہت سمجھایا۔ لیکن کسی کے خیال
میں آپ کا فرمانا نہ آیا اور ظالموں نے نیزہ و تیر برسانے
شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ تلوار سے بری طرح زخمی
کر دیا۔ کہ ناگاہ حضرت سکینہ کے رونے کی آواز گوش
مبارک میں پہونچی اور شفقت پدری نے جوش کیا اور
خیمے کی طرف مڑے۔ ان کے خیمے تک پہنچتے ہی سب
گھر والے جمع ہوگئے۔ لیکن حضرت امام اس قدر مجروح
ہوگئے تھے کہ کسی نے آپ کو نہ پہچانا۔ حضرت سکینہ چونکہ
نہایت چھوٹی تھیں اس لئے پوچھنے لگیں "کیا آپ
میرے بابا کی خبر لائے ہیں؟" جناب امام نے فرمایا "اے
پیاری بیٹی سکینہ میں ہی تیرا باپ حسین ہوں۔ اس وقت
خدا کے راستے میں حاضر ہونے کو تیار تھا۔ تیرے رونے
کی آواز سنکر چلا آیا تاکہ پھر ایک بار تجھے دیکھ لوں" یہ فرماکر
آخری بار حضرت رخصت ہوئے اور کافروں کے مقابلے
میں تشریف لائے۔ جب سینکڑوں کافروں کو سزا دے
چکے تو ہر طرف سے دشمنوں کی فوج نے گھیر لیا۔ اور
تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ کسی نے نیزے مارے کسی نے
تلوار۔ کوئی پتھر برسانے لگا۔ آہ! آہ! جس وقت فاطمہ زہرا
کا نور عینی غریب بیکس حسینؓ زخموں سے چور چور ہوگیا اور
مارے غشی کے ذوالجناح (گھوڑے کا نام) پر بیٹھنے کی
طاقت نہ رہی تو اس وقت کوئی نہ تھا مظلوم کربلا کو ذوالجناح پر
سے سہارا دے کر اتار دے۔ وفادار گھوڑا سمجھ گیا اور گھٹنے
زمین پر ٹیک کر بیٹھ گیا حضرت آہستہ ذوالجناح پر سے اتر پڑے
اور لہو بھرا عمامہ ہاتھوں پر رکھکر آسمان کی طرف نظر کرکے
عرض کی کہ پروردگار اب تو تو حسین سے راضی ہوا بندہ نے
آج وعدہ پورا کیا۔ اے پروردگار کنبہ کی اور میری شہادت
قبول فرماکر میرے نانا کی گنہگار امت کو بخشدے۔ حضرت
ادھر دعا فرما رہے تھے ادھر فوج نے عمر سعد سے کہا کہ
ہم نے حسینؓ کو گھوڑے سے گرا دیا ہے۔ لیکن سر اپنے ہاتھ
سے نہ جدا کریں گے۔ عمر سعد بولا اگر تم سر جدا کرنے سے
انکار کرتے ہو تو لشکر میں کسی اور مرد کو مال و زر دیکر سر کٹوا لو
اتفاقاً اس روز ایک تاجر نصرانی لشکر عمر سعد میں وارد ہوا
چند لوگ اس کے پاس گئے۔ اور کہا کہ ایک کام کرو
تمہیں بہت سا مال و زر ملے گا۔ وہ بولا کونسا کام؟
بتاؤ میں ضرور کروں گا۔ انہوں نے کہا ایک
شخص نے حاکم پر حملہ کیا تھا۔ اب وہ مجروح پڑا ہے
چل کر اس کا سر کاٹ دو۔ اور سر کے برابر مال و زر
لے لو۔
نصرانی نے دریافت کیا کہ اس کے خون کا کوئی

فریادی تو نہیں ؟ وہ بولے ۔ تجھ پر اب کوئی بھی نہ
رہا ۔ نصرانی خنجر برہنہ لے کر قتل گاہ میں آیا ۔ اور
جب قریب امام عالی مقام پہونچا تو دیکھا کہ آپ فرما
رہے ہیں ۔ کہ "اے پروردگار میرے نانا کی امت کو
بخشدے ۔ پروردگار تو ان کی خطاؤں کو معاف کر" ۔
یہ دیکھ کر اس نصرانی نے خیال کیا کہ یہ تو کوئی خدا رسیدہ
معلوم ہوتا ہے ۔ اس نے حضرت کو سلام کیا ۔ اور عرض
کی کہ اے شخص تم کون ہو ۔ خدا کے لئے مجھے اپنے نام سے
آگاہ کرو"

حضرت نے سجدے سے سر اٹھا کر سلام کا جواب
دے کر فرمایا ۔ کہ "اے بھائی خدا کے لئے ایک لحظہ ٹھہر جا
خدا گواہ ہے تین روز سے پانی نہیں پیا ۔ زبان تالو سے
لگ گئی ہے ۔ پھر خشک لبوں پر زبان پھیر کر فرمایا بھائی
میرے نانا رسول محمد مصطفٰےؐ ہیں ۔ میری والدہ فاطمہ زہرا
بنت رسولؐ ہیں ۔ میرے باپ علی مرتضٰےؑ ہیں میرے بھائی
حسن مجتبٰےؑ ہیں ۔ میں حسینؑ امام ہوں ۔ مگر اس وقت
غریب الوطن تین روز کا پیاسا ہوں ۔ اے بندۂ خدا!
میرے عزیز و انصار اس لشکر کفار نے شہید کئے ۔
قاسم سا بھتیجا ۔ اکبر سا بیٹا ۔ اصغر صغیر کو تیروں سے مارا اور
میں نے خدا کا شکر ادا کیا ۔ لیکن تو کون ہے جو تو نے اسوقت
مجھے سلام کیا ۔

اس نصرانی نے عرض کی کہ "اے امام المومنین یہ
گنہگار آپ کو ذبح کرنے آیا تھا ۔ لیکن اب میں چاہتا
ہوں کہ آپ پر سے قربان ہونے کی سعادت حاصل
کروں ۔ آپ مجھے کلمہ پڑھا دیجئے ۔ حضرت نے
اسے مسلمان کیا ۔ اور اس نے اجازت لے کر کافروں سے
لڑنا شروع کیا ۔ اور بہت سے کافروں کو جہنم واصل
کر کے آپ بھی جام شہادت پی کر داخل جنت ہوا ۔
جب وہ تازہ مسلمان بھی شہید ہو گیا تو عمر سعد نے فوج
سے کہا کہ اب حسینؓ کا سر کاٹ لو ۔ یہ سنتے ہی شمر لعین آگے
بڑھا ۔ آہ ! اس ظالم نے رسول مقبولؐ کے نواسے سے
وہ بے ادبی کی کہ جس کے تحریر کرنے کی تاب نہیں یعنی وہ
ظالم حضرت کے سینے پر سوار ہو کر کند چھری خرق مبارک
پر پھیرنے لگا ۔

حضرت نے فرمایا "تین روز کا پیاسا ہوں ۔ ایک
بوند پانی حلق میں ٹپکا دے ۔ شمر لعین نے کہا بیعت کرو
تو سب کچھ ورنہ ایک قطرہ پانی نہ ملے گا ۔ حضرت نے
ارشاد فرمایا ۔ اچھا پانی نہ دے ۔ مگر خیمہ کی طرف
دیکھ کوئی بی بی تو نہیں آتیں ۔ اس ملعون نے جواب
دیا کہ اے حسینؓ ایک بی بی ننگے سر چلی آتی ہے تب
امام نے فرمایا کہ

"اے شمر یا تو جلدی گلے پر خنجر پھیر دے کہ زینب
گلا کٹتا نہ دیکھے ۔ یا ایک دم توقف کر کہ بہن سے
مل لوں ۔ اور مجھے آخری سجدہ خدا کے سامنے
بجالانے دے"

شمر سے مہلت لے کر حضرت سجدہ میں
گئے ۔ ابھی سجدہ ختم نہ ہوا تھا کہ شمر نے غنیمت جان کر
خرق مبارک پر خنجر پھیر دیا ۔ اور خاندان نبی کا خاتمہ ہو گیا

ایس کے صغرا سبزواریہ

کلکتہ

افسانہ

صبر کا انعام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہندوستان میں قحط پڑا۔ ایک روز گاؤں کے سب بچے جمع ہو کر ایک امیر کے ہاں آئے اور کھانا مانگا۔ امیر کو غریب بچوں پر ترس آیا اور وہ بولا۔ عزیز بچو میں تمہارے لئے روٹی منگاتا ہوں۔ اور جب تک قحط ختم نہ ہو تم روز آیا کرو۔ میں تمہیں ایک ایک روٹی روز دیا کروں گا۔ یہ کہکر ملازموں کو روٹی لانے کا حکم دیا۔ وہ روٹیوں کی ایک بڑی سی چنگیر بھر لائے اور بچوں کو بانٹنے لگے۔ بچے روٹیاں دیکھتے ہی ٹوٹ پڑے۔ لیکن ایک چھوٹی سی لڑکی اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔ جب بچے ہٹ گئے تو وہ آگے بڑھی۔ اور ایک چھوٹی سی روٹی جو باقی رہ گئی تھی۔ اٹھا کر چلدی۔ امیر اس کے حوصلے اور صبر سے نہایت خوش ہوا۔ پھر اگلے روز جب بچے روٹی لینے آئے تو پھر وہی واقعہ پیش آیا۔ سب بچے بڑی بڑی روٹیاں لے کر چلے گئے۔ تو یہ لڑکی آگے بڑھی اور سب سے چھوٹی روٹی لے کر گھر چلی گئی۔ جب گھر جاکر روٹی کھانے لگی۔ اور اسے توڑا تو اس میں سے ایک روپیہ نکلا۔

ماں :۔ بیٹی تم بڑی خوش قسمت ہو۔ روٹی کے ساتھ روپیہ بھی مل گیا ہے"۔

بیٹی :۔ لیکن امی جان . . . . . . "

ماں : لیکن کیا؟ اب چاؤ اس کا کیا لوگی ؟

بیٹی :۔ (حیرت سے ماں کو تکتے ہوئے) امی جان یہ روپیہ شاید غلطی سے آگیا"۔

یہ سنتے ہی ماں نے بیٹی کو جھٹ گلے لگایا۔ "شاباش میری بچی۔ میں تمہارا امتحان لے رہی تھی۔ اب تم روٹی کھالو۔ اور پھر یہ روپیہ واپس دے آؤ"۔

بیٹی :" امی جان میں نے روٹی کھائی ہے۔ باقی کی آپ کھائیے میں اب جاتی ہوں"۔

ماں "بیٹی تو نے تو ذرا سا ٹکڑا کھایا ہے"۔

"نہیں امی جان میں نے کافی کھائی ہے"۔ کہکر وہ روپیہ لے کر چلی گئی۔ امیر پہلے ہی سے اس کا منتظر بیٹھا تھا۔ جونہی لڑکی نے روپیہ سامنے رکھا۔ اس نے اسے .... سینے سے لگایا اور بولا۔ "واپس کیوں کرتی ہو بیٹی۔ لے جاؤ۔ یہ تمہارے صبر کا انعام ہے۔ اور ہاں (جیب سے ایک روپیہ نکال کر) یہ لو تمہاری ایمانداری کا انعام"۔

لڑکی :۔ جناب کی مہربانی کا شکریہ۔ لیکن امی جان کہتی تھیں کہ بغیر محنت کے روپیہ لینا جائز نہیں ہے۔ اس لئے مجھے معاف کیجئے۔ "پھر جھکتے ہوئے" اگر آپ اتنے ہی مہربان ہیں تو یہ روپیہ کسی حکیم کو دیکر میری امی کا علاج کرا دیجئے"۔

امیر :۔ کیوں تمہاری امی کیسی ہے؟

لڑکی :۔ وہ بیمار ہیں۔

امیر :۔ اور تمہارے والد ؟

لڑکی :- وہ نہیں ہیں ۔ اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے " امی بیمار ہیں ۔ لیکن علاج کچھ نہیں کرتیں ۔ شاید ان کے پاس پیسے نہیں ہیں ۔ میں بیمار ہوئی تھی تو انہوں نے کتنے ہی پیسے خرچ کر ڈالے اور حکیم کو بلاتی تھیں ۔ اور دوا منگاتی تھیں ۔ اب چونکہ خود سلائی نہیں کرسکتیں ۔ اس لئے ان کے پاس پیسے بھی نہیں ہیں ۔ اتنی کمزور ہوگئی ہیں کہ اٹھکر بیٹھا نہیں جاتا تو کمائیں کیسے ۔ مجھے سلائی کرنی آتی نہیں ورنہ میں پیسے کمالیتی ۔ اور ان کی دوا لاتی ہاں میں چھوٹے چھوٹے کام کرسکتی ہوں آپ مجھے اپنے ہاں نوکر رکھ لیں اور میری امی کا علاج کرا دیں ۔

لڑکی کی یہ گفتگو سنکر امیر کے آنسو نکل پڑے وہ اس کا ہاتھ پکڑے اندر چلا گیا ۔ بیگم صاحبہ بچوں کے ہمراہ بیٹھی کھانا کھا رہی تھیں ۔ انہوں نے یہ داستان سنکر کھانا چھوڑ دیا اور لڑکی کے منہ ہاتھ دھلوائے ۔ کپڑے تبدیل کروائے اور اپنے ہمراہ کھانا کھلایا ۔ پھر اپنے بھائی کو جو ڈاکٹر تھے بلا بھیجا ۔ اور انہیں ساتھ لے کر لڑکی کے ہاں گئیں ۔ اس کی ماں کا علاج شروع کرایا ۔ اور تیمارداری کے لئے ایک ماما مقرر کر دی ۔ جب وہ تندرست ہوگئی تو اسے سمجھا بجھا کر اپنے ہاں لے آئیں ۔ اور اسے بچوں کی اتا مقرر کر دیا ۔ اور لڑکی کی اپنے بچوں کی طرح پرورش کی ۔

ر ۔ س ۔ امرتسر

مضمون نگار متوجہ ہوں

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جن بہنوں کے مضامین سال بھر میں سب سے زیادہ اور سب سے عمدہ شائع ہوں انکو انعامات دیئے جائیں اس لئے مضمون نگار بہنیں اور بھائی بنات کیلئے اپنے بہترین مضامین (نظم یا نثر) ہر مہینے کی بیس تاریخ تک ضرور بھیجدیا کریں مضامین بھیجتے وقت اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے تو مضمون نگاروں کی محنت ضائع نہ ہو ۔ ۔

۱۔ مضمون مختصر ہوں ۔ بڑے بڑے مضمونوں سے طبیعت اُکتا جاتی ہے اسکے علاوہ شائع بھی بہت دنوں میں ہوتے ہیں

۲۔ مضمون کسی نہ کسی پہلو سے مفید ہونا ضروری ہے ۔ خواہ مخواہ کی باتیں اور طویل عبارت ہمیں ناپسند ہے ۔

۳۔ افسانے ۔ قصے ۔ کہانیاں اور ڈرامے سبق آموز ہونے چاہئیں ۔ جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا یا جن سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ۔ ہم شائع نہیں کرتے ۔

۴۔ تفریحی مضامین بشرطیکہ وہ اچھے ہوں اور انکا مذاق کم عمر کی لڑکیاں بھی سمجھ سکیں ۔ خوشی سے شائع کئے جاتے ہیں ۔

۵۔ مذہبی ۔ تاریخی ۔ جغرافیائی اور ایسے مضامین جن سے معلومات بڑھیں خاص طور پر بھیجنے چاہئیں ۔

۶۔ اخلاقی ۔ تعلیمی ۔ اور دلچسپ نظمیں بنات کے لئے پسندیدگی سے قبول ہوں گی ۔

۷۔ مضمون کی زبان آسان ہونی لازمی ہے مشکل فقروں اور ٹھیٹھ محاوروں کو بچیاں نہیں سمجھ سکتیں ۔

۸۔ مضمون صاف کرکے موٹے سفید کاغذ کے ایک ہی رخ پر کھلا کھلا لکھا جائے تاکہ پڑھنے اور مناسب تصحیح کرنے میں آسانی ہو ۔

۹۔ مضمون کے آخر میں اپنا پورا نام و مکمل پتہ لکھنا ہرگز نہ بھولئے ۔

ایڈیٹر

مرحوم مولینا راشد الخیری

حضرت عبدالتواب ایم اے اور عبدالحی بی اے لکھتے ہیں

علامہ راشد الخیری اب ہم میں نہیں رہے۔ تمام قوم کی دعائیں بے سود ثابت ہوئیں اور جس وقت آفتاب عالمتاب طلوع ہو رہا تھا وہ نذر، روح عظیم ہم سے جدا ہو گئی جس کی وجہ سے عالمگیر ماتم ہو رہا ہے۔ مولانا کے انتقال سے ایک ایسی ہستی اٹھ گئی جس کا دل ملک میں اصلاحی انقلاب پیدا کرنے کے جوش سے بھرا ہوا تھا۔

علامہ راشد الخیری نے اپنے جادو نگار قلم سے بے جان اردو میں اپنے سحر کار اور اصلاحی ناولوں کے ذریعہ نئی زندگی ڈالدی اور ادب میں قابلِ قدر اضافہ کیا جس جوش و خروش سے انھوں نے عورتوں کے لئے آخر دم تک جدوجہد کی اس نے تمام ہندوستانی دلوں میں اُن کی عظمت و احترام پیدا کر دیا ہے۔

بہترین یادگار

ہمنے اپنے مرحوم رہنماؤں کے لئے یادگاریں قایم کی ہیں اور ہم علامہ راشد الخیری کے لئے بھی ایسی یادگار قائم کرنا چاہتے ہیں جو اُن کے شایانِ شان ہو۔ انکا نصب عین خاص طور پر عورتوں کی بہبودی اور اُردو کی خدمت رہا ہے۔ چند سال پہلے جو مدرسہ انہوں نے یتیموں کے تحفظ اور پناہ کے لئے قائم کیا تھا وہ ہمیشہ ان کے عظیم قلب اور پرجوش روح کی یادگار رہیگی۔ اس لئے بہترین طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ اُن کی یاد میں محتاج بیکسوں کے لئے بہتری کی کوشش کی جائے۔ جنکے واسطے انہوں نے اپنی طاقت اور زندگی صرف کی۔ ہمیں ان کے لائق فرزند مسٹر رازق الخیری اور دوسرے افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور قلبی رنج ہے۔ خدا مرحوم کی روح کو سکون اور آرام دے

(ترجمہ از ایسٹرن ٹائمز لاہور)

مولانا راشد الخیری کی یادگار قایم کرو

مولانا راشد الخیری نے اُردو زبان کی جو خدمت انجام دی ہے۔ اس کی یاد بھی آیندہ نسلوں کے لئے باعثِ فخر ہوگی۔ آپ نہ صرف اعلیٰ پایہ کے مصنف اور قابلِ قدر ادیب تھے۔ بلکہ آپ نے عورتوں کی تعلیم کے اعتبار سے بھی مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا۔ مرحوم کے انتقال کے بعد مسلمانوں اور اُردو زبان کی ترقی چاہنے والوں کو اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ آپ کی بہترین یادگار کیا ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ میں پبلک کو کیا کرنا چاہیئے۔

ہمارے خیال میں مرحوم مولانا کی بہترین یادگار آپ کے زنانہ مدرسہ کو ہائی اسکول تک ترقی دینا اور آپ کے رسائل کو موجودہ سے زیادہ بہتر حالت تک پہنچانا ہے اور سکول کے لئے اگر کوئی باثر اصحاب کی کمیٹی بن جائے تو زیادہ بہتر ہوگا تاکہ متعدد اصحاب اس میں مستقل طور پر دلچسپی لے سکیں۔

مرحوم مولانا کی یادگار قائم کرنے کے سلسلہ میں ہم واحدی صاحب ایڈیٹر "نظام المشائخ" کو توجہ دلاتے ہیں۔ جو مرحوم مولانا کے دیرینہ اور مخلص دوستوں میں سے ہیں جنکا علاوہ دہلی کے مسلمانوں میں بہت قابل عزت اور با اثر شخصیت تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر آپ اس کے متعلق قدم اٹھائیں تو آپ نہ صرف مرحوم کی ایک مفید یادگار قائم کر سکیں گے۔ بلکہ یہ پبلک کی بھی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

(ریاست)

ہب

ایک غیر مسلم کے اسلامی خیالات

ایک ہندو اخبار نویس پنڈت بشمبر دیال شرما نے جنکا حال
ں میں انتقال ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنی موت سے
۴ گھنٹے قبل لکھا تھا۔

صدیوں سے اہل مغرب جس مذہب کو محمڈن ازم
کے غلط نام سے مخاطب کرتے ہیں۔ اس کا اصلی نام اسلام ہے۔
لفظ اسلام کے معنی ہیں۔ خدا کی مرضی کے تابع ہونا اور دوسرے
معنے امن کے بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ انسان کو
امن وسکون اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ انسان خدا کی
مرضی کے تابع ہو۔ اللہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنے
ایک عظیم معبود کے ہیں۔ جو خدا کہلاتا ہے اور جس کے مقابلے
میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ علم اور معلومات
کے تمام ذرائع میسر ہو سکتے ہیں تعجب ہے کہ اہل مغرب مذکورہ
بالا باتوں سے بے خبر ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کے نام کو
اہل مغرب "موہامڈ" لفظ استعمال میں لاکر غلط تلفظ کرتے ہیں ایک
پیغامبر تھے۔ انہوں نے خدا کی ذات میں شریک ہونے کا
کبھی دعوے نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنے کو خدا کا بندہ کہا۔ مسلمان وہی ہے جو
خدا کی مرضی کو مانے۔ مسلمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان ہی
سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کی پرستش نہیں کرتے۔ ان کی دعا
صرف خدا ہی سے ہوتی ہے اور محمد صلعم بھی خدا سے ہی ہماری
طرح دعا مانگتے ہیں کہ خدا کی برکت ان پر (یعنی مسلمانوں پر) نازل
ہو۔ مغرب میں (غلطی سے) یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسلام ایک نیا
مذہب ہے اور اس کے بانی محمد صلعم ہیں لیکن ان کا یہ خیال
غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اسلام در اصل حضرت آدم کا مذہب ہے
اور حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا
بھی یہی مذہب تھا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو محض ایک
پیغمبر کی حیثیت سے اس کی صداقت کو دہرایا اور ایک طویل
زمانہ کے باعث جو اس مذہب میں تبدیلی وغیرہ واقع
ہو گئی تھی اس کو آپ نے اس صورت میں دنیا کے سامنے
پیش کیا جو خدا کی صداقت اور توحید پر مبنی تھا۔ پیغام یہ تھا۔

"خدا واحد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہمسر
صرف وہی ایک ذات پاک بندگی کے
قابل ہے جو چاہو اسی سے چاہو" الخ

اسلام کیا چاہتا ہے؟ موضوع قدرتی طور پر دو مساوی
حصے پیش کرتا ہے۔ (۱) فرض (۲) عمل۔ اسلام کو باریکی
سے سمجھنے کے لئے اس کو دو موضوع سمجھنے چاہییں۔ اسلام کا
صرف ایک ہی کلمہ ہے۔ لا الہ اللہ۔ محمد الرسول اللہ۔ اسکے
معنی ہیں۔ خدا کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں۔ اور محمد صلعم
اس کے پیغامبر ہیں۔ اب اس کلمہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا
جاتا ہے۔ ایک اللہ جو پوجا اور مناجات کے قابل ہے۔ دوسرے
محمدؐ جن پر خدا کی برکت ہے لا الہ اللہ خدا کے سوا دوسرا
کوئی نہیں۔ عام زندگی کی شراکت سمجھنے کے لئے نہایت
سادگی کی ضرورت ہے۔ خدائی وحدانیت اس کے
معتقدوں کے لئے زندگی کو خوشگوار بناتی ہے۔ وحدہ لاشریک لہ
سے ثابت ہے کہ اس کا ہم پلہ کوئی نہیں ہے۔ وحدانیت

خدا کے لئے ہے جو تمام خلق کا مالک ہے اور جو قادر مطلق ہے رحیم ہے جو شہنشاہوں کا بھی شہنشاہ ہے۔ جو زمین دنیا کا مالک ہے۔ اور جو سب کا سننے والا ہے اور جواب دینے والا ہے۔ اب کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ ہمیں خدا کے متعلق کیا جاننا چاہیئے اور کیونکر خدا کے قریب پہنچنا چاہیئے اور ہمیں کیسے اس پر اعتقاد لانا چاہیئے۔ خدا کا علم اگر خدا کا فضل ہو تو روحانی غور و خوض ہے۔ اور مادی تحقیقات سے حاصل ہو سکتا ہے۔ قدرت پر غور کرو۔ اور قوت برداشت کی طاقت پر غور کرو۔ پھر انسان کی راحت بخش زندگی پر غور کرو۔ اور خدا کو یاد کرو۔ یہ سب باتیں خدا کی صفات کو تمہارے سامنے آشکارا کرینگی۔ خدا کی صفات معلوم ہونے سے ہی تمہیں ذات باری کی حقیقت معلوم ہو سکے گی۔ خدا کی اہم صفات میں سے ایک سب سے بڑی صفت رحم ہے۔ انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اس نے کثیر مقدار میں اشیا بہم پہنچائی گئی ہیں اور جن کے دیکھنے کے لئے آنکھیں۔ سننے کے لئے کان اور سمجھنے کے لئے عقل دی ہے۔ پھر انسان کی زندگی پر غور کیا جائے تو یہ صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدائی قوانین کی خلاف ورزی اور خدا کے رحم و کرم سے دور پڑنا ہی انسان کو جزا و سزا کا حقدار بناتا ہے۔ یہ غلط فہمی پڑتی ہے کہ خدا سزا دینے کا حقدار نہیں۔ کیونکہ خدا کی قدرت نے ایسے ذرائع بہم پہنچائے ہیں کہ جن کے توسل سے وہ اپنی رحیمانہ و کریمانہ نوازش سے فیض پہنچاتا ہے۔ اور کسی خاص فرقہ یا جماعت کو نہیں بلکہ دنیا بھر کو اس کی ذات باری سے فیض پہنچتا ہے۔ لیکن جو لوگ خدائی احکامات کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں ایک دن سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔

کلمہ کے دوسرے جز یا حصہ پر غور کرنا چاہیئے محمد اللہ کے پیغامبر ہیں۔ اسلام کا یہ ایک عملی پہلو ہے۔ کیونکہ خدا نے ہی پیغمبر پر قرآن مجید اتارا تھا جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ راہ صداقت پر کیسے گامزن ہونا چاہیئے اور حق کو سننے کے لئے کان اور فیض پہنچانے کے لئے دل دیا ہے۔ وہ خدا کی رحمت کو سمجھے بغیر نہیں رہ سکتے خدا تک پہنچنے کا راستہ نماز اور دعا ہے۔ قرآن میں سخت ممانعت کر دی گئی ہے کہ اولیاؤں کی پرستش نہ کرو۔ پیروں کے سامنے سجدے نہ کرو۔ بلکہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو۔ اس کی پرستش کا طریقہ اسلام میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے اور نماز کا وقت خاص طور پر اس لئے مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ (بندہ) شبانہ روز دنیاوی کاموں میں پھنسکر خدا کو بھول نہ جائے۔ نماز کے پانچ وقت مقرر کئے گئے ہیں۔ ۱ نماز فجر۔ ۲۔ نماز ظہر ۳۔ نماز عصر۔ ۴۔ نماز مغرب۔ ۵ نماز عشا۔ نماز کے بعد دوسرے احکام روزہ کے متعلق ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی روزے رکھتے تھے۔ اور دوسرے پیغمبران اسلام بھی روزے رکھتے تھے۔ روزوں کی بڑی فضیلت ہے اور ان سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ روزہ روح کی پاکیزگی اور خدا کی جانب انسان کی توجہ مبذول کراتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس پاک صحیفہ کا نزول ہوا ہے وہ قرآن کریم ہے جس میں قادر مطلق اور رحیم و عظیم کی حمد اور تعریف پائی جاتی ہے۔ یہی وہ

کتاب ہے جو سچا راستہ دکھانے والی ہے۔ اور جو زندگی اور موت کے بعد بھی بطور رہنما انسان کے لئے مشعل راہ بن جاتی ہے۔ اگر آپ اسلام کی حقیقت سے شناسا ہونا چاہتی ہیں تو قرآن شریف بغور اور بامعنی تلاوت فرمائیے خدا کو جو چیز عزیز ہے اور جس کے باعث انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ خیرات ہے اور اس پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ بعد ازاں قریبی رشتہ دار۔ بیوہ۔ یتیم اور مصیبت زدگان کے حقوق کا درجہ ہے۔ خیرات کے بھی دو طریقے ہیں۔ ایک مالداروں کے لئے جو رقم مقرر ہے یعنی زکوٰۃ (جو مالداروں کی دولت میں غریبوں کا حق ہے) دوسرے وہ خیرات جو ہر انسان سے حسب استطاعت ہو سکے۔ اسلام میں حکم ہے کہ زکوٰۃ و خیرات ظاہر اور پوشیدہ طور پر دو۔ لیکن پوشیدہ طور پر دی ہوئی خیرات اعلیٰ تر ہے۔ اسلام میں حج پر زور دیا گیا ہے۔

بیگم سید علی اوسط رضوی

نظم

ہوشیار مکھیاں

تھی ایک بھوکی مکڑی　　گھر میں تھی اپنے بیٹھی
نازک سا اس کا جالا　　بے حد ہی خوشنما تھا
اتنے میں ایک مکھی　　آ نکلی واں پر اڑتی
اس نے جونہی وہ دیکھا　　ایک خوبصورت جالا
فوراً ہی ننھی مکھی　　مکھیوں میں اپنی پہنچی
اور حال سب سنایا　　جالا انہیں دکھایا
مکھیوں کو جونہی دیکھا　　مکڑی نے منہ کو کھولا
وہ اے میری پیاری بہنو!　　گھر میں میرے جو آؤ
کھل جائے میری قسمت　　سمجھوں گی میں غنیمت
کھانا بھی کھا کے جانا　　خواہ پھر نہ واپس آنا
مکھیاں بہت تھی دانا　　سمجھیں اسے بہانا
اچھی طرح سے دیکھا　　وہ خوبصورت جالا
سب دیکھ بھال کر کے　　تھوڑا سا اونچے اڑ کے
واپس چلی گئیں وہ　　جاں اپنی لے گئیں وہ
تم بھی اے میری بہنو!　　اچھی طرح سے سوچو
دھوکا کبھی نہ کھانا　　جانوں کو تم بچانا

مسعودہ اکرام بانو قندھار

افسانہ

دولت سے بہتر

ایک غریب جوتا بنانے والا صبح سے بہت رات تک اپنی چٹائی پر بیٹھا ہوا کام کرتا تھا۔ وہ خوش دل بوڑھا آدمی تھا۔ جب وہ ہتوڑی چلاتا اور جوتہ ٹانکتا تو وہ گیت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو گاتا جو اس نے لڑکپن میں سیکھے تھے۔ اس کی آواز بلند اور صاف تھی۔ اس کا گانا اس سڑک پر جس پر وہ رہتا تھا۔ دور تک سنائی دیتا تھا۔ اس کے ہمسائے اکثر اس کا گانا سننے کے لئے کام کرتے کرتے رک جاتے تھے۔ کوئی بھی اس سے یہ سوال نہیں کرتا کہ وہ اتنا کیوں خوش ہے۔ ایک امیر آدمی نے اس کے قریب ہی میں مکان لیا جس کو اس گویئے جوتہ بنانے والے کی وجہ سے سخت پریشانی تھی یہ نیا پڑوسی ہر روز علی الصباح جوتہ بنانے والے کے گانے سے جاگ اٹھتا۔ بالآخر اس نے سوچا کہ اس گانے کو جس کو وہ شور و غل خیال کرتا ہے کس طرح بند کردیا جائے وہ اس کو منع نہیں کرسکتا تھا۔ کیونکہ ہر ایک آدمی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے مکان میں جا ہے جو کچھ کرے۔ بشرطیکہ وہ قانون کے خلاف نہ ہو۔

آخرکار اس نے جوتہ بنانے والے کو بلوایا اور کہا۔ "اے نیک آدمی تم اپنے گانے کی مناسب قیمت کیا لیتے ہو؟" جوتا بنانے والے نے سوچکر جواب دیا کہ میرے خیال میں گانے کی قیمت قریب ایک دن کی مزدوری کے ہوگی۔ کیونکہ گانے سے مجھے کام کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ سوداگر نے دریافت کیا کہ ایک دن کی مزدوری کتنی ہے۔ جوتا بنانے والے نے جواب دیا دن بھر میں قریبًا ایک روپیہ کماتا ہوں۔ سوداگر نے کہا۔ تمہارا گانا مجھے بہت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس بند کردو۔ اگر تم خاموش رہنے کا وعدہ کرو تو میں تم کو ایک مہینے کی مزدوری دیدوں۔ جوتا بنانے والا خاموشی سے اس شرط پر راضی ہوگیا اور اس نے روپیہ لیا۔ وہ جب گھر کی طرف جارہا تھا تو یہ خیال کررہا تھا کہ میں کتنا امیر ہوں۔ اس سے پہلے اس کے پاس اتنی زیادہ رقم کبھی نہیں تھی۔

اپنی دوکان پر واپس آکر وہ جس جوتے کی مرمت کررہا تھا۔ اسے ختم کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ لیکن روپیہ کے خیال کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کرسکا وہ بار بار اطمینان کرنے کے لئے کہ کوئی ان میں سے کھو تو نہیں گیا ہے۔ روپوں کو شمار کرتا تھا۔ رات کو جب وہ سونے کے واسطے گیا تو اس نے چوری جانے کے ڈر سے روپیہ اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا۔ وہ رات بھر کروٹیں بدلتا رہا اور سویا نہیں۔ جب صبح اٹھا تو اس کو بہت تکان معلوم ہوئی۔ وہ حسب معمول کام میں مشغول ہوگیا لیکن وہ زیادہ دیر کام نہیں کرسکا۔ اس کا وقت آہستہ آہستہ گذرتا گیا اور جب شام ہوئی تو وہ جوتا جس کو وہ بنارہا تھا۔ آدھا ہی بن سکا۔ اس نے اسی طرح ایک رات

اور پریشانی میں گذاری اور جب صبح کو اٹھا تو اس کی طبیعت نڈھال تھی۔ وہ گانا چاہتا تھا لیکن وہ خاموش رہنے کے واسطے روپیہ لے چکا تھا اور عہد نامہ کو توڑنا مناسب نہ تھا۔ اس رات کو جوتا بنانے والا۔ سوداگر کے گھر گیا۔ اور اس نے کہا۔ جناب میں آپ کا روپیہ واپس لایا ہوں۔ اس نے میرا دماغ پریشان کر دیا ہے۔ اور میں اب نہ کام کر سکتا ہوں۔ اور نہ سو سکتا ہوں یہ کہکر اس نے میز پر روپیہ پھینکدیا اور مکان کے باہر چلا گیا۔ جب سوداگر روپیہ اٹھا رہا تھا۔ اس نے سڑک پر گانے کی آواز سنی۔ موچی گا رہا تھا۔

"وہ آدمی جس کا دل تازہ ہے۔ دولت مند آدمی سے بدرجہا بہتر ہے"

امیر آدمی کو معلوم ہو گیا کہ جوتا بنانے والا پھر اسی طرح خوش وخرم ہے۔ (ترجمہ)

فاطمہ سلطان

(ادبی مضمون)

نرس کا گیت

جس وقت بچوں کی آوازیں سبزہ پر اور انکے ہنسنے کا شور پہاڑیوں پر سنائی دیتا ہے۔ میرا دل میرے سینہ میں خاموش ہو جاتا ہے اور ہر ایک چیز پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے

پھر شام ہونے میں بچوں سے کہتی ہوں

"گھر آؤ۔ اے میرے بچو۔ سورج غروب ہو گیا ہے۔ اور رات کی شبنم پڑنے لگی ہے۔ آؤ آؤ کھیل چھوڑ دو چلو ہم چلیں یہاں تک کہ آسمانوں میں صبح نظر آنے لگے"

لیکن وہ کہتے ہیں۔

"نہیں نہیں ہمیں کھیلنے دو۔ کیونکہ ابھی دن ہے اور ہم سو نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ آسمان میں چھوٹے پرندے اُڑ رہے ہیں۔ اور پہاڑیاں بھی تمام چھوٹی بھیڑوں سے ڈھکی ہوئی ہیں"

تو میں انہیں جواب دیتی ہوں۔

"اچھا، اچھا جاؤ اور کھیلو۔ یہاں تک کہ روشنی بالکل مدھم ہو جائے اور پھر گھر میں جاکر بچھونوں پر سو جاؤ"

چھوٹے ننھوں نے چھلانگیں لگائیں۔ کودنے لگے۔ شور مچایا۔ ہنسے اور تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

(ترجمہ)

فہمیدہ۔

نظم

مولانا رومؒ کی صاف گوئی!

وہ شمس الدین جو رومی لقب تھے
بڑے اعلیٰ حسب عالی نسب تھے
جو تھی سب سے بڑی ترکی عدالت
ملی تھی آپ کو اس کی کفالت[1]
شریعت کے بہت پابند تھے آپ
اسی باعث سدا خورسند[2] تھے آپ
ہمیشہ عدل اور انصاف کرتے
غرض جو بات کرتے صاف کرتے
سنو! یہ واقعہ ہے ایک دن کا
کوئی جھگڑا ہوا تھا پیش ایسا
گواہی جس میں تھی خود بادشاہ کی
بڑی خلقت اکٹھی ہو رہی تھی
عجب تھی دیکھنے والوں کی حالت
بھرا تھا خوب ایوان عدالت[3]
سماعت ہو چکی جب اور ساری
تو آئی پھر گواہی کی بھی باری
قدم سلطان نے جب آگے بڑھایا
عدالت نے وہیں سے ہاتھ اٹھایا
اشارہ تھا کہ رہنے دو گواہی
وگرنہ عدل کی ہوگی تباہی
سبھی حیران تھے یہ راز کیا ہے
عدالت کا کوئی انداز کیا ہے
طبیعت خوب ہی شہ نے لڑائی
سمجھ میں بات لیکن کچھ نہ آئی
جب آخر نوبت آئی پوچھنے پر
تو بولے حاکمِ[4] انصاف پرور[5]
نمازِ باجماعت سے حذر[6] ہے
گواہی اس لئے نامعتبر ہے
ہمیشہ سے تھی یہ سلطان کی عادت
کہ پڑھتا تھا نمازیں بے جماعت
حقیقت تھی برابر صاف کہدی
جو آئی صاف منہ پر صاف کہدی

(مطلب)

[1] "ذمہ داری"۔ یہاں معنی ہیں حکومت
[2] خوش۔ [3] عدالت کا کمرہ۔ [4] معنی حاکم جیسے یہ گواہی عدالت نہیں مانتی۔ یعنی حاکم نہیں مانتا
[5] انصاف پانے والا۔ مطلب منصف مزاج۔ انصاف کرنے والا۔ [6] ڈر۔ مطلب پرہیز۔ دور رہنا وغیرہ وغیرہ

ادیب عثمانی

خط و کتابت

سہیلی کے نام خط

پیاری محمودہ بانو خوش رہو۔

خدا تمہاری عمر دراز کرے۔ تم کو گئے ہوئے آج چار پانچ دن ہو گئے۔ تم سب کو ہر وقت یاد آتی رہتی ہو۔ لیکن محمودہ یہ بات تم کو بخوبی معلوم ہونی چاہیئے۔ کہ ایسی محبت جس سے تمہاری تعلیم میں ہرج ہو فضول ہے۔ اور غیر مناسب ہے۔ یہ ضرور ہے کہ تم ایک اچھے مدرسے میں داخل ہو گئی ہو۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنا کہ تعلیم سے بڑھ کر انسان کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ تمہیں ہم لوگ نہ صرف عالم فاضل بنانا چاہتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ بات پسند کرتے ہیں کہ تم اعلےٰ درجہ کی تہذیب یافتہ اور قوم کے لئے باعث فخر ہو۔ اگر تم اپنی تعلیم کے باعث آسمان کا تارہ بھی بن جاؤ لیکن اس کے ساتھ ہی کسی خراب عادت میں مبتلا ہو جاؤ۔ یعنی تنگ مزاجی۔ غصہ ور۔ بے رحم۔ ظالم وغیرہ وغیرہ۔ تو تمہیں تمہارے اس پڑھنے سے ذرا بھی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم کو چاہیئے کہ ہر کام میں خوف خدا رکھو۔ تو ضرور تم تہذب اور تعلیم یافتہ ہو جاؤ گی۔

اپنے بزرگوں کی باتوں کو غور سے سنو اور جو بات وہ تمہارے فائدے کی کہیں۔ ان پر عمل کرو۔ بزرگوں کی خدمت کرنا سعادت مندی ہے۔ اس لئے جہاںتک ہو سکے اس کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دو۔ تہذیب سیکھنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہیں کسی مجلس میں جانے کا اتفاق ہو تو تہذیب اور شائستگی کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ کیونکہ تہذیب اور شرافت ہی زبان کی نشانی ہے اور ایک بات لکھتی ہوں۔ دیکھو دوستی کرنی کوئی بُری بات نہیں ہے۔ لیکن ہمیشہ نیک اور شریف لڑکیوں کو اپنا دوست بنانا اور جو واقعی تمہاری دوست ہوں اپنا وفاداری کا حق ادا کریں۔ قومی حالات سے بھی واقف ہونے کی کوشش کرتی رہنا۔ اپنے دل میں قومی جوش پیدا کرنا ہو ہمارا لڑکوں اور لڑکیوں کا ہی کام ہے کہ اپنے اندر قومی درد اور وطن کی دوستی کو پیدا کریں۔

سب سے بڑھکر تمہیں ہمدردی کی ضرورت ہے۔ اگر تم میں لیاقت ہوگی۔ شرافت ہوگی اور نیکی ہوگی۔ اور ہمدردی نہ ہوگی تو بہت زیادہ رنج کا باعث ہوگا۔ ہر مظلوم پر رحم کھاؤ جہاں تک ہو سکے ہمدردی کو پیدا کرو۔ خدا تم کو فخر قوم بنا اور تم علم جیسے بے بہا زیور سے آراستہ ہو اور قوم تمہاری قدر کرے۔ اور وطن کیلئے قدردان ہو۔

دعاگو

تمہاری بہن

صوفیہ قیصر

مذہب

ہمارے رسولؐ

آپ کا انصاف

ہمارے رسولِ مقبول پیغمبرِ خدا جب مرض الموت میں مبتلا تھے اس وقت بھی آپ نے بھرے مجمع میں اعلان فرمایا کہ اگر میرے ذمہ کسی کا قرض ہو یا کسی کی جان و مال یا آبرو کو میں نے صدمہ پہنچایا ہو۔ تو میری جان و مال سب حاضر ہیں۔ اپنا بدلہ اسی دنیا میں لے لے۔ یہ سنکر پورے مجمع پر سناٹا پڑ گیا۔ ایک شخص بولے کہ میرے دو درم باقی ہیں ان کو اسی وقت ادا کر دیا گیا۔

ایک بار آپ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اسوقت ایک شخص آپ پر گر گیا آپ نے لکڑی سے اس کو ہٹانا چاہا۔ اس کے چہرے پر کچھ خراش پڑ گئی۔ آپ نے فوراً فرمایا کہ اس کا بدلہ لے لے۔

استقلال

مکہ میں جتنے قریش تھے سب نے ہر قسم کی کوشش کی کہ حضرت کو اپنا فرض ادا نہ کرنے دیں۔ یہاں تک کہ جب تنگ آ گئے تو آپکے سامنے تخت زر و جواہر کا خزانہ پیش کیا۔ یہ چیز انسان کے قدم کو ڈگمگانے کے لئے کافی تھی۔ مگر آپ نے سب چیزوں کو ذلت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ آخر میں آپکے چچا ابو طالب نے بھی آپ کا ساتھ چھوڑنا چاہا۔ یہ آپ کا آخری امتحان تھا۔ اس وقت بھی آپ نے یہی جواب دیا کہ اگر قریش داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی لاکر رکھدیں گے تب بھی اعلان حق سے باز نہیں آؤں گا۔

غزوہ بدر میں تین سو مسلمان بے سرو ساماں ایک بہ[illegible] فوجوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس وقت قریش اپنی طاقت اور کثرت سے بھپرے آتے تھے اور مسلمان اس وقت سمٹ سمٹ کر آنحضرت کے پہلو میں جمع ہوتے جاتے تھے۔ مگر اس وقت بھی آنحضرت کا قدم ڈگمگاتا نہیں تھا۔ خدا کے بھروسے پر اپنی جگہ پر قائم تھے۔

ایک بار آپ کسی غزوہ میں ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے۔ اسی وقت ایک کافر آیا اس نے اسی نیند کی حالت میں تلوار اپنے نیام سے نکال کر کہا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا خدا۔ یہ عزم و استقلال دیکھکر اس نے اپنی تلوار نیام میں رکھ لی اور آپ کے پاس بیٹھ گیا۔

شجاعت

حضرت بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں شور ہوا کہ دشمن آ گئے لوگ مقابلے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن سب سے پہلے آنحضرت صلعم گھر سے باہر نکلے۔ اس وقت گھوڑے پر زین تک کو نہیں دیکھا۔ برہنہ گھوڑے پر سوار ہو کر گئے اور تمام گشت لگاکر واپس آئے۔ اور لوگوں

اطمینان دلایا۔

خدا پر بھروسہ

ایک دفعہ حرم میں بیٹھ کر کفار نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے ہی یہاں قدم رکھیں ان کی بوٹی بوٹی کر ڈالو۔ (خاکم بدہن) یہ الفاظ حضرت بی بی فاطمہؓ سن رہی تھیں۔ یہ سنکر وہ روتی ہوئی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہی واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ان کو تسکین دی اور وضو کر کے بے خطر حرم میں چلے گئے۔ جب صحن حرم میں پہنچے تو جتنے کفار تھے سبھوں نے دیکھ کر اپنی نظریں نیچی کر لیں۔

صبر و شکر

آپ کی سب سے بڑی لڑکی حضرت زینبؓ نے وفات پائی تو تجہیز و تکفین کے متعلق سب باتیں آپ نے خود بتائیں۔ جب جنازہ قبر کے سامنے رکھا گیا تو اس وقت آپ کی آنکھوں سے صرف آنسو جاری تھے اور زبان مبارک سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔ اسی اثنا میں حضرت جعفرؓ کے گھر سے آواز نوحہ کی آئی تو آپ نے منع کرا دیا۔

آپ کا ایک نواسہ جس سے آپ کو بہت محبت تھی اس کی نزع کے وقت آپ کی صاحبزادی نے آپ کو بلایا۔ لیکن آپ تشریف نہیں لے گئے۔ صرف سلام اور ایک آیت لکھ بھیجی۔ جس کے یہ معنی تھے "اللہ نے جو لے لیا۔ وہ اسی کا تھا اور جو دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کا ہر کام وقت مقررہ پر ہوتا ہے۔ صبر کرو۔ اور اُس سے خیر طلب کرو۔" صاحبزادی نے دوبارہ اصرار کیا تو آپ چند صحابیوں کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو بچہ آپ کی گود میں رکھ دیا گیا۔ وہ اس وقت دم توڑ رہا تھا۔ اس وقت آپ کی آنکھوں سے ص[illegible] آنسو جاری تھے۔ اس پر چند صحابیوں نے آپ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جذبہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ خدا اپنے بندوں میں سے رحم دلوں پر رحم کرتا ہے۔

درگذر

زید بن سعنہ جو اس زمانہ میں یہودی تھے اس وقت لین دین کا کام کرتے تھے آنحضرت نے بھی ان سے کچھ قرض لیا تھا۔ اس کی م[illegible] بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ تقاضے کو آئے اور آ[illegible] چادر پکڑ کر کھینچی اور سخت سست کہنا شروع کیا کہ عبد المطلب کے خاندان والو تم لوگ ہمیشہ یوں ہی [illegible] بہانے کیا کرتے ہو۔ وہاں پر حضرت عمرؓ بھی موجود [illegible] وہ غصے سے بیتاب ہو کر کہنے لگے "تو رسول اللہ کی شان [illegible] گستاخیاں کرتا ہے؟" اس پر آنحضرت صلعم نے مس[illegible] کہا کہ عمر ہم کو تم سے کچھ اور ہی امید تھی۔ کہ اس کو سم[illegible] اور نرمی سے تقاضا کرنے کے لئے کہو گے۔ اور مجھ [illegible] کہتے کہ اس کا قرض ادا کر دیجئے۔" یہ فرما کر حضرت عم[illegible] کہا کہ اس کا قرض ادا کر دو۔ اس کے علاوہ بھی کچھ زیادہ دو۔

ایک بار کہیں سے چار اونٹوں پر غلہ آیا۔ اس سے کچھ غلہ بیچ کر حضرت بلالؓ نے جو آپ کے گھر کا انتظ[illegible] کرتے تھے ایک یہودی کا قرض ادا کر دیا۔ اس کے آکر آپ سے کہا کہ یہودی کا قرض ادا ہو گیا ہے آ[illegible]

...چھا کیا اور غلہ رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ ...پ نے فرمایا کہ جب تک غلہ باقی رہے۔ میں گھر نہیں ...تا۔ چنانچہ سب آپ نے مسجد میں بسر فرمائی۔ ...بح کے وقت حضرت بلالؓ تشریف لائے۔ اور ...رمایا کہ جو غلہ باقی تھا وہ بھی خیرات کر دیا گیا۔ آپ نے ...دا کا شکر ادا کیا۔ اور گھر تشریف لے گئے۔

...حسان سے انکار:- ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر اور حضرت عمرؓ ساتھ جا رہے تھے۔ عبداللہ بن عمر کا اونٹ سرکش تھا۔ آنحضرت صلعم ...اونٹنی سے آگے نکل جاتا تھا۔ عبداللہ بن عمر بار بار ...روکتے مگر وہ نہیں سنتا تھا۔ اس پر آنحضرت صلعم نے کہا ...اس کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ ...پ کی نذر ہے۔ آپ نے لینے سے انکار کر دیا پھر دوبارہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یوں ہی حاضر ہے آپ نے فرمایا نہیں دام لو۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے قیمت لے کر بیچ دیا۔ آپ نے خرید کر عبداللہ بن عمر کو دے دیا اور کہا کہ اب یہ تمہارا ہے۔

مساوات:- قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کی سزا میں گرفتار ہوئی۔ اسامہ بن زید کو خدمت نبوی میں لوگوں نے سفارش کے لئے بھیجا۔ چونکہ آنحضرت صلعم ان کو بہت مانتے تھے۔ آپ نے اسامہ سے فرمایا کہ تم خدا کے کام میں سفارش کرنے آئے ہو۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسی سے پہلی امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ کہ بڑے آدمی نے اگر کوئی قصور کیا تو سزا نہیں دی گئی۔ اور اگر کسی بیچارے غریب نے کچھ قصور کیا تو فوراً ان کو سزا دی گئی۔ قسم ہے خدا کی کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دئے جاتے ۔

(ماخوذ از سیرۃ النبی)

اہلیہ عین الوارث

قرض کی ادائگی

قرض کی ادائگی کی عزت ہی انسان کے لئے سب سے بڑی عزت ہے۔ ہماری جان ہمارا مال۔ ہمارے ہتھیار۔ غرضیکہ سب کچھ جو حقیقی معنوں میں ہمارا ہے انصاف اور پاکیزہ اصول کی حمایت ہی کام آجائے تو ایک شاندار فخر ہے۔ ہماری قربانی کے لئے اس سے زیادہ نادر موقع اور کیا ہو سکتا ہے۔ پاکیزہ اصول کی حمایت میں مرنا موت نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی ہے وہ خوش نصیب ہے جو ایک دفعہ عزت کی موت مر کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔

ایس۔ بی طاہرہ پشاور

طمینان دلایا ۔

خدا پر بھروسہ ایک دفعہ حرم میں بیٹھ کر کفار نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا
اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے ہی یہاں قدم رکھیں
ن کی بوٹی بوٹی کر ڈالو۔ (خاکم بدہن) یہ الفاظ حضرت
بی بی فاطمہؓ سن رہی تھیں۔ یہ سنکر وہ روتی ہوئی
آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہی واقعہ
بیان کیا۔ آپ نے ان کو تسکین دی اور وضو کرکے
بے خطر حرم میں چلے گئے۔ جب صحن حرم میں پہنچے تو
جتنے کفار تھے سبھوں نے دیکھ کر اپنی نظریں نیچی کرلیں۔

صبر و شکر آپ کی سب سے بڑی لڑکی حضرت زینبؓ نے وفات پائی تو تجہیز و تکفین
کے متعلق سب باتیں آپ نے خود بتائیں۔ جب جنازہ
قبر کے سامنے رکھا گیا تو اس وقت آپ کی آنکھوں سے
صرف آنسو جاری تھے اور زبان مبارک سے ایک
لفظ بھی نہیں نکلا۔ اسی اثنا میں حضرت جعفرؓ کے گھر سے
آواز نوحہ کی آئی تو آپ نے منع کرادیا۔

آپ کا ایک نواسہ جس سے آپ کو بہت محبت تھی
اس کی نزع کے وقت آپ کی صاحبزادی نے آپ کو
بلایا۔ لیکن آپ تشریف نہیں لے گئے۔ صرف سلام
اور ایک آیت لکھ بھیجی۔ جس کے یہ معنی تھے "اللہ نے جو
لے لیا۔ وہ اسی کا تھا اور جو دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کا
ہر کام وقت مقررہ پر ہوتا ہے۔ صبر کرو۔ اور اس سے
خیر طلب کرو" صاحبزادی نے دوبارہ اصرار کیا تو آپ
چند صحابیوں کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب وہاں
پہنچے تو بچہ آپ کی گود میں رکھ دیا گیا۔ وہ اس وقت
دم توڑ رہا تھا۔ اس وقت آپ کی آنکھوں سے صرف
آنسو جاری تھے۔ اس پر چند صحابیوں نے آپ سے
پوچھا۔ یا رسول اللہ یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ
جذبہ محبت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں
رکھا ہے۔ خدا اپنے بندوں میں سے رحم دلوں ہی پر
رحم کرتا ہے۔

درگذر زید بن سعینہ جو اس زمانہ میں یہودی تھے اس وقت لین دین کا کام کرتے تھے۔
آنحضرت نے بھی ان سے کچھ قرض لیا تھا۔ اس کی میعاد
بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ تقاضے کو آئے اور آپ کی
چادر پکڑ کر کھینچی اور سخت سست کہنا شروع کیا کہ
"عبد المطلب کے خاندان والو تم لوگ ہمیشہ یوں ہی حیلے
بہانے کیا کرتے ہو" وہاں پر حضرت عمرؓ بھی موجود تھے
وہ غصے سے بیتاب ہوکر کہنے لگے "تو رسول اللہ کی شان میں
گستاخیاں کرتا ہے؟" اس پر آنحضرت صلعم نے مسکرا کر
کہا کہ عمر ہم کو تم سے کچھ اور ہی امید تھی۔ کہ اس کو سمجھاؤ گے
اور نرمی سے تقاضا کرنے کے لئے کہوگے۔ اور مجھ سے بھی
کہتے کہ اس کا قرض ادا کردیجئے" یہ فرماکر حضرت عمر سے
کہا کہ اس کا قرض ادا کردو۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اور
دیدو۔

ایک بار کہیں سے چار اونٹوں پر غلہ آیا۔ اس میں
سے کچھ غلہ بیچ کر حضرت بلالؓ نے جو آپکے گھر کا انتظام
کرتے تھے ایک یہودی کا قرض ادا کردیا۔ اس کے بعد
آکر آپ سے کہا کہ یہودی کا قرض ادا ہوگیا ہے آپ نے

کیا اور غلہ رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔
نے فرمایا کہ جب تک غلہ باقی رہے۔ میں گھر نہیں
ا۔ چنانچہ سب آپ نے مسجد میں بسر فرمائی۔
بح کے وقت حضرت بلالؓ تشریف لائے۔ اور
کہ جو غلہ باقی تھا وہ بھی خیرات کر دیا گیا۔ آپ نے
شکر ادا کیا۔ اور گھر تشریف لے گئے۔

سان سے انکار:- ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر اور حضرت عمرؓ ساتھ جا رہے
۔ عبداللہ بن عمر کا اونٹ سرکش تھا۔ آنحضرت صلعم
نٹنی سے آگے نکل جاتا تھا۔ عبداللہ بن عمر بار بار
گتے مگر وہ نہیں سنتا تھا۔ اس پر آنحضرت صلعم نے کہا
س کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ
کی نذر ہے۔ آپ نے لینے سے انکار کر دیا پھر دوبارہ
رت عمرؓ نے کہا کہ یوں ہی حاضر ہے آپ نے فرمایا
ں دام لو۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے قیمت لے کر
دیا۔ آپ نے خرید کر عبداللہ بن عمر کو دے دیا
اور کہا کہ اب یہ تمہارا ہے۔

مساوات:- قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کی سزا میں گرفتار ہوئی۔
اسامہ بن زید کو خدمت نبوی میں لوگوں نے سفارش
کے لئے بھیجا۔ چونکہ آنحضرت صلعم ان کو بہت مانتے تھے۔
آپ نے اسامہ سے فرمایا کہ تم خدا کے کام میں سفارش
کرنے آئے ہو۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف مخاطب
ہو کر فرمایا کہ اسی لئے پہلی امتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔
کہ بڑے آدمی نے اگر کوئی قصور کیا تو سزا نہیں
دی گئی۔ اور اگر کسی بیچارے غریب نے کچھ قصور
کیا تو فوراً ان کو سزا دی گئی۔
قسم ہے خدا کی کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری
کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹ دئے جاتے۔"

(ماخوذ از سیرۃ النبی)

اہلیہ عین الوارث

قرض کی ادائیگی

قرض کی ادائیگی کی عزت ہی انسان کے لئے سب سے بڑی عزت ہے۔ ہماری جان ہمارا مال۔ ہمارے ہتھیار۔ غرضیکہ
یہ کچھ جو حقیقی معنوں میں ہمارا ہے انصاف اور پاکیزہ اصول کی حمایت ہی کام آجائے تو ایک شاندار فخر ہے۔ ہماری قربانی
لئے اس سے زیادہ نادر موقع اور کیا ہو سکتا ہے۔ پاکیزہ اصول کی حمایت میں مرنا موت نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی ہے
وش نصیب ہے جو ایک دفعہ عزت کی موت مر کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔

ایس۔ بی طاہرہ پشاور

کہانی

جادو کی چڑیا

قاسم ایک امیر آدمی تھا۔ اس کی ایک لڑکی زرینہ تھی ۔ بہت خوبصورت اور نیک لڑکی تھی ۔ اس کی ماں کا انتقال جب ہوا تھا۔ تب وہ پانچ سال کی تھی۔ اسکے باپ قاسم نے دوسری شادی ایک عورت سے کرلی تھی ۔ زرینہ کی سوتیلی ماں رضیہ بہت ظالم عورت تھی ۔ اس کی بھی ایک لڑکی تھی ۔ رضیہ ۔ میمونہ سے بے حد پیار کرتی تھی ۔ اس کو اچھی طرح رکھتی تھی ۔ برعکس اس کے زرینہ کے ساتھ رضیہ کا برتاؤ بہت برا تھا ۔ خیر جب یہ دونوں جوان ہوئیں تو ان دونوں کی شادی کا فکر ہوا ۔ رضیہ چاہتی تھی کہ پہلے زرینہ کی شادی کسی معمولی آدمی سے ہوجائے ۔ تاکہ پھر میں میمونہ کی شادی خوب دھوم دھام سے کروں ۔ اتفاق سے ایک دن بہت رات گئے ایک بڑھیا فقیرنی آئی ۔ کہنے لگی میں بہت بھوکی ہوں ۔ مجھے کچھ کھانے کو دو ۔ میمونہ یہ دیکھ کر مسکرانے لگی ۔ اور اس کو جھوٹ بہکا کر مٹی کنکر بھر دینے لگی ۔ میمونہ فقیرنی کو تنگ کرکے خوب ہنس رہی تھی ۔ جب زرینہ آئی تو اس کو بڑا رحم آیا اس نے فقیرنی کو کھانا کھلایا اور ٹھنڈا پانی پلایا ۔ پھر اس کا بدن دبانے لگی ۔ فقیرنی کو زرینہ کی یہ خدمت پسند آئی اور اس کو دعا دیتی چلی گئی

یہ فقیرنی اصل میں اس ملک کا بادشاہ تھا جو اپنی رعیت کے اچھے برے لوگوں کو فقیرنی کے بھیس میں آزمانے کو نکلتا تھا ۔ بادشاہ کو زرینہ کی نیک عادت اور خوبصورتی بہت بھلی معلوم ہوئی ۔ اس نے اپنی شادی کا پیغام بھیج دیا ۔ جسے قاسم نے نہایت خوشی کے ساتھ منظور کرلیا مگر رضیہ نے سوچا کہ اب زرینہ رانی بن جائے گی تو ہمارے برے برتاؤ کا ضرور بدلہ لے گی ۔ یہ سوچکر رضیہ اپنی سہیلی جادوگرنی کے پاس گئی ۔ اور تمام حال سنایا تو جادوگرنی نے اس کو سات کیلیں دی کہ ان کو سر میں ٹھونک دینا

جب شادی کا دن آیا تو رضیہ نے زرینہ کو دولہن بنایا اور وہ کیلیں اس کے سر میں ٹھونک دی ۔ جس سے زرینہ چڑیا بن کر اڑ گئی ۔ اب رضیہ نے زرینہ کے بدلے میمونہ کو دولہن بنا کر وداع کردیا ۔ جب بادشاہ نے میمونہ کو دیکھا تو اس کو بڑا رنج ہوا ۔ کیونکہ وہ زرینہ کی طرح نیک اور حسین نہیں تھی ۔ بادشاہ ہر وقت اداس رہتا تھا ۔ ایک دن بادشاہ کے خاص نوکر نے آکر عرض کیا کہ جہاں پناہ میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ بادشاہ نے کہا ۔ "کہو" ۔ اس نے کہا کہ جب سے آپ کی شادی ہوئی ہے تب سے ایک خوبصورت چڑیا آتی ہے اور کہتی ہے کہ بادشاہ نے کھانا کھایا ۔ ؟ میں کہتا ہوں ہاں کھایا ۔ پھر پوچھتی ہے ۔ گھوڑے نے دانہ کھایا ۔ میں کہتا ہوں ۔ ہاں کھایا ۔ اس کے بعد زور سے ہنستی ہے اور کہتی ہے

زرینہ ڈولے ڈالی ڈالی
میمونہ سوئے چتر سالی

تو پھولوں کا ڈھیر لگ جاتا ہے ۔ پھر رونے لگتی ہے ۔

تو موتیوں کا ڈھیر لگ جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا آج رات کو مجھکو دکھانا۔ جب رات کے ٹھیک بارہ بجے تو وہی چڑیا آئی اور وہی الفاظ کہے۔ بادشاہ نے کہا اگر میری چڑیا ہے تو میرے ہاتھ کے اوپر آجائے۔ چڑیا بادشاہ کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گئی۔ بادشاہ پیار سے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیرنے لگا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ سر پر گیا تو اس کو کوئی سخت چیز معلوم ہوئی دیکھا تو کیل تھی اس نے کھینچ لی۔ اسی طرح اس نے سات کیلیں نکالدی تو زرینہ اپنی اصلی حالت پر آگئی۔ بادشاہ ڈر گیا۔ اس نے زرینہ سے کہا تو بھوت ہے یا جن ہے۔ زرینہ نے کہا نہ میں بھوت ہوں نہ جن ہوں بلکہ ایک بدقسمت لڑکی ہوں تب اس نے تمام قصہ سنایا۔ بادشاہ نے زرینہ سے خوب دھوم دھام سے شادی کی اور میمونہ کو اسکی ماں کے گھر بھجوا کر کہا تم سب لوگ میرے ملک سے غارت ہوجاؤ اسکے بعد زرینہ اور بادشاہ ہنسی خوشی رہنے لگے۔

عطیہ نازلی

کام کی باتیں

(۱) میٹھے تیل کو زنگ لگے ہوئے لوہے پر لگا دو اور رات بھر پڑا رہنے دو۔ صبح کو بجھے ہوئے چونے سے خوب رگڑو۔ تمام زنگ دور ہو جائے گا۔

۲۔ اگر کپڑے پر شکن پڑ گئی ہو تو اسکو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے آگ کے سامنے ٹانک دو۔ شکن دور ہو جائیں گی۔

۳۔ دانتوں کے درد کے لئے پھٹکری کا سفوف بہترین علاج ہے۔

۴۔ درد سر کے لئے عرق لیموں نہایت مفید ہے۔

۵۔ بٹن لگاتے وقت دھاگہ پر موم رگڑ لیا جائے تو ٹانکے زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔

۶۔ اگر کسی کپڑے پر سیاہی گر جائے تو اسکو فوراً دودھ سے تر کر دینا چاہیے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ دھبہ آسانی سے اڑ جائیگا۔

۷۔ باسی سبزی کو تازہ کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی میں تھوڑا سرکہ ملاکر سبزی کو ایک گھنٹہ تک بھگو دیا جائے اس طریقہ سے باسی ترکاری تازہ ہو جائے گی۔

۸۔ اگر کسی بوتل کا کاک شیشہ کا ہو۔ اور کھل نہ سکتا ہو تو اس کے گرد بوتل کے منہ میں میٹھا تیل ڈالکر اسے آگ کے ذرا سے فاصلے پر گرم کرنا چاہیئے۔ کاک ڈھیلا ہو جائے گا۔

۹۔ اگر چھنے ہوئے انڈے کو ابالنا مقصود ہو تو پانی میں چند قطرے سرکہ کے ڈال کر ابالیں۔

۱۰۔ سوتی کپڑے پر چائے یا قہوہ کا دھبہ پڑ جائے تو اس پر گلیسرین لگانی چاہیئے اور پھر دھو ڈالنا چاہیئے۔

عبیدہ بیگم بنگلور

تہذیب و اخلاق

خدا جھوٹ سے بچائے

دنیا میں جس قدر بھی برائیاں نظر آ رہی ہیں سب ایک بدعادت جھوٹ کی طفیل ہیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ سچے سے سچے انسان کے منہ سے بھی ایک بار نکل کر اُسے ہمیشہ کے لئے بے اعتبار کر دیتی ہے۔ اس عادت کے لوگوں کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ اگر سچ پوچھو تو جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی بھی لعنت اور بندوں کی بھی۔

خدا کے نیک بندے سچ سے کبھی منہ نہیں پھراتے خواہ انکی گردن پر تلوار ہی کیوں نہ رکھی ہو۔ بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ جھوٹ ہر بُرائی کی بنیاد ہے۔ بے شک جھوٹ بولنے سے انسان بہت سی اور برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ . . . جھوٹ کا عادی انسان خواہ سچی بات ہی کیوں نہ کہے۔ لیکن کسی کو اعتبار نہیں ہوتا۔ دنیا جھوٹ ہی سمجھتی ہے۔

بہتوں کو وہ کہانی یاد ہوگی کہ کس طرح ایک بکریاں چرانے والا لڑکا ہر روز "شیر آیا شیر آیا دوڑنا" پکار کر نزدیک دیہات کے لوگوں کو پریشان کیا کرتا تھا۔ لیکن جس روز شیر سچ مچ ہی آ گیا تو اس کی ہر روز کی جھوٹی پکار کی طرح کسی نے اعتبار نہ کیا۔ اور وہ شیر کے ہاتھوں مارا گیا۔ یہ تھی جھوٹ کی سزا۔

یہ عادت اگر بچپن ہی سے پڑ جائے اور دور کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو بڑے ہو کر یہ ایک لاعلاج بیماری بن جاتی ہے۔ جھوٹ بول بول کر انسان اس قدر پکا ہو جاتا ہے کہ اسے پھر بڑے بڑے معاملوں میں بھی بے کھٹکے جھوٹ بول دینا بڑی بات نہیں ہوتی۔

بعض لوگ تھوڑے تھوڑے پیسوں پر عدالت میں جا کر ایک دوسرے کے خلاف جھوٹی گواہیاں دے آتے ہیں۔ وہ کتنا بڑا گناہ کرتے ہیں۔ لیکن ہر روز کی مشق اُنہیں یہ محسوس ہونے ہی نہیں دیتی۔

جھوٹے لوگ دوسرے لوگوں کو لڑانے میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ بعض اوقات خود بھی بری طرح الجھ جاتے ہیں۔ مگر نتیجہ وہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی۔ ہوتا ہے۔ اور جھوٹے پر ہر طرف سے لعنت۔ سچے پر آفرین ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں سے نہ بندے خوش۔ نہ خدا راضی۔ وہ دنیا میں بھی ذلیل اور آخرت میں بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔

اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ ہم کبھی اپنے آپ میں یا کسی دوسرے میں یہ مکروہ عادت ہی نہ پڑنے دیں۔ جو سب برائیوں کی جڑ ہے۔

انسان ہر وقت سچ بولنے کی کوشش کرے تاکہ اس کی بدولت ہمیشہ باعزت اور با اعتبار رہے۔ دین و دنیا میں یہ بھی ایک نجات کا ذریعہ ہے۔

مس زینت نیاز

ھنڈکلب

بیسن کے کباب

آدھ پاؤ بیسن لیجئے۔ اور اس کو مہین کپڑے میں چھان لیجئے۔ اور دو بڑی گٹھیاں پیاز کی لیجئے۔ اور مرچیں گرم مصالحہ۔ دارچینی۔ یہ سب پیسکر بیسن اور پیاز میں ملا لیجئے۔ اور سخت کر لیجئے۔ پھر سیخوں پر برابر۔ برابر ایک بالشت تک لمبا کر لیجئے۔ مگر پتلے ہوں ورنہ کچے رہ جائیں گے۔ اس کے بعد ان کو کوئلوں کی دھیمی آنچ پر سینکئے۔ اور ہرے دھنئے کی چٹنی سے کھائیے

عطیہ نازلی

نمک پارے

پاؤ بھر روے میں نمک ڈالکر سخت گوندھ لیجئے پھر اس میں آدھ پاؤ گھی ڈالئے اور اس کی پتلی روٹی چکلے پر بیلن سے بیلیں۔ جب یہ روٹی چکلے کے برابر ہوجائے تو اس کو لوزات کی طرح ذرا بڑے بڑے ٹکڑوں میں کاٹ لیجئے۔ اور اس میں سفید زیرہ لگا کر تل لیجئے۔ نمک پارے تیار ہیں۔

عطیہ نازلی

گوشت کی کھیر

قیمہ آدھ پاؤ۔ کھویا آدھ پاؤ۔ شکر۔ کیوڑہ زعفران حسب ضرورت۔ دودھ دو سیر

پہلے گوشت کو دھوکر ابالنے رکھدیجئے۔ جب گل جائے اور پانی بالکل نہ رہے تو باریک پیس لیجئے۔

اب دودھ میں پسا ہوا گوشت اور کھویا گھول کر پکنے کے واسطے رکھدیجئے اور برابر چلاتے رہیئے ورنہ خراب ہوجائے گی۔

جب گاڑھی ہوجائے تو شکر اور زعفران ڈالئے اور بعد میں کیوڑہ چھوڑ دیجئے۔ ٹھنڈی ہوجانے پر استعمال کیجئے۔ بہت ہی لذیذ ہوگی۔ میں نے کئی بار پکانے کے بعد ترکیب لکھی ہے۔

رقیہ بانو

نمکین تھولی

ترکیب:۔ آدھ سیر تھولی۔ (جس کو بعض بہنیں دلیہ کہتی ہیں) بیکر بھون لیجئے۔ جب اس میں خوشبو آنے لگے تو اتار لیجیے۔ دوسرے برتن میں آدھ پاؤ گھی میں بڑی الائچی ڈال کر سرخ کر لیجئے۔ پھر بھنی ہوئی تھولی اسمیں چھوڑ دیجئے۔ اور جتنا نمک آپکو پسند ہو تھوڑے گرم مصالحہ کے ساتھ دم پر چھوڑ دیجئے۔ آدھ گھنٹے بعد تھولی تیار ہے

(نوٹ) اسی طرح میٹھی تھولی پکتی ہے اسمیں بجائے نمک اور گرم مصالحہ کے شکر ڈالکر دودھ سے کھاتے ہیں۔

عطیہ نازلی

سارے جہان کی خبریں

ہمارے ملک کی خبریں

امرتسر میں ایک مکان پر بجلی گری جس سے مکان کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور چھت پھٹ گئی۔ چونکہ گھر میں کوئی نہ تھا۔ اس لئے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

کلکتہ میں ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور کے بھتیجے سمندر ناتھ ٹیگور کو چھ ماہ کی قید ہوئی

۲۲ مارچ کو شیخوپورہ میں روئی کی ایک کمپنی میں آگ لگ گئی جس سے تین ہزار من روئی جس کی قیمت تین ہزار روپیہ تھی جل کر خاک ہوگئی۔

۲۱ مارچ کو چند ڈاکو ایک سیٹھ کے گھر میں نقب لگا کر آئے اور گھر والوں کو بے ہوشی کی دوا سنگھا کر ہزاروں روپے کے زیور جواہرات اور روپے لے گئے۔

نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو ۱۸ اپریل کو دہلی پہنچیں گے۔

افواہ تھی کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت میں کمی کردی جائے گی۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ کچھ کمی نہ ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ نئی دہلی میں سر عبدالرحیم صاحب صدر اسمبلی نے کونسل ہاؤس میں وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن کو ایک الوداعی دعوت دی۔

پتنگ بازی کا شوق بہت برا ہوتا ہے اس سے پہلے بھی کئی جانوں کا نقصان ہوا ہے۔ اب خبر آئی ہے کہ جالندھر میں ایک لڑکا پتنگ اڑا رہا تھا کہ ڈور زمین سے لگ گئی اور وہ بجلی کے تار سے چھو گئی جس کی وجہ سے لڑکے کا تمام جسم جھلس گیا۔

اسی طرح امرتسر سے خبر آئی ہے کہ ایک پتنگ کٹ کر آرہی تھی ایک لڑکا اس کو پکڑنے کے لئے دوڑا۔ اور چھت سے گر کر کوئیں میں جا پڑا۔ بڑی مشکل سے نکالا گیا اور ہسپتال لے گئے مگر بچ نہ سکا

شملہ میں ایک جگہ گھی ابل رہا تھا بچوں نے اس پر پانی ڈالدیا۔ گھی کی تمام چھینٹیں ان پر آئیں۔ اور وہ جلکر مرگئے۔

دوسرے ملکوں کی خبریں

۲۰ مارچ کو امریکہ میں زبردست طوفان آیا جس سے لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔ ۹۴ موتیں ہوئیں۔ دو لاکھ کے قریب آدمی خانماں برباد ہوگئے۔

انگورا میں حال ہی میں ایک عورت کا انتقال ہوا ہے جس کی عمر ۱۲۵ سال تھی۔

جاپان میں فوجوں نے بغاوت کردی اور بہت سے افسروں کو قتل کردیا۔ وجہ یہ معلوم ہوئی کہ افسر سست تھے اور زوال کی طرف لے جارہے تھے۔ افسروں کو باغی قرار دیا گیا اور ان کو خودکشی کرنے پر مجبور کیا۔ جس سے ۱۸ افسروں نے

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی — بنات دہلی — محصول ڈاک بذمہ خریدار

سینکڑوں روپیہ کی بچت اور ہزاروں روپیہ کا منافع

اب ہر عورت خوش حال ہو سکتی ہے

تمام ملک کو شکر گذار ہونا چاہیے کہ مولوی عبد الرحیم صاحب چیف کیمسٹ دوا خانہ کی اہلیہ محترمہ جناب امۃ الحفیظ صاحبہ کا جنہوں نے اپنی ہندوستانی بہنوں کی مفلسی اور ناداری دور کرنے کے لئے اپنے شوہر کی مدد سے بار بار تجربہ کرنے میں ہزاروں روپے خرچ کر کے تین سال کی شبانہ روز محنت کے بعد مختلف قسم کی چیزیں بنانے کے صحیح نسخے تحریر فرما کر کتاب

صنعت وحرفت

تیار کر دی۔ یہ وہ بیش بہا کتاب ہے جس کے بعض مضامین ۱۹۳۳ء ۱۹۳۲ء کے عصمت میں شائع ہوئے تھے سارے ملک میں دھوم مچ گئی اور ملک کے ہر حصے ان مضامین کی اشاعت پر شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔ سینکڑوں خواتین نے ان مضامین کے نسخوں کو آزمایا اور بالکل صحیح پایا۔ اور مصنفہ کی محنت و ایثار کی داد دی۔ آخر ایڈیٹر عصمت کی فرمائش پر مصنفہ نے ایک ایک چیز کا تجربہ کر کے ایک ضخیم کتاب تیار فرما دی جس میں خواتین ہند کو بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پیمانے پر تجارت کرنے اور روزمرہ کی ضروریات سے ہر ماہ ایک معقول رقم پس انداز کرنے کے لئے بے بہا مشورے دیئے ہیں جس میں ایک ایک چیز کی کئی قسم کی تیار کرنے کے نہایت صحیح اور آزمودہ نسخے نہایت احتیاط سے درج کئے گئے ہیں مثال کے طور پر صرف چند چیزوں کی فہرست دی جاتی ہے۔

مختلف قسم کی سیاہیاں بنانے کے نسخے			صابن	
سرخ روشنائی مع	بلو بلیک سیاہی	مختلف سیاہیاں	طبی صابن	صابن
سرخ روشنائی کی ٹکیہ	دیگر	سیاہ روشنائی	کاربالک ایسڈ سوپ	سب سے آسان نسخہ
ان مٹ سیاہی۔	نقل پذیر سیاہی	کاجل	نیم کا صابن	دیسی صابن بنانا
کپڑے پر نشان کرنے کی سیاہی	نیلی سیاہی کی ٹکیہ	سیاہی کا عمدہ نسخہ	ڈاڑھی مونڈنے کا صابن	نہانے کا صابن
نقرئی آئینے والی سیاہی	سرخ روشنائی	دیسی سیاہی	سفوف "	شفاف ہاتھ سوپ

اسی طرح لکڑی کے سامان کے لئے رنگ و روغن دانتوں کے لئے منجن کریم اور چہرہ کے پاؤڈر، وسلین، غازہ حسن، پامیڈ تیل اور روغن آفتاب مختلف اشیا کو جوڑنے کے مصالحے سیمنٹ وغیرہ۔ بوٹ شو کریم۔ اور پالش۔ شربت سازی۔ بیرلس لاکھ کی تجارت۔ ربڑ اور مکھن کی تجارت۔ اچار چٹنیاں مربے وغیرہ خوشبودار تمباکو خوردنی۔ تیزاب۔ عطریات۔ ارواح۔ ایسنس۔ نیل اور کتھ چاک بتیاں۔ رنگین پنسلیں۔ کافور۔ ارنڈی کا تیل۔ نشاستہ۔ آئس کریم شیشے بنانا۔ آتش بازی بنانا۔ وغیرہ وغیرہ ۳۴ باب ہیں اور ہر باب میں ایک ایک چیز کے مختلف قسم کے آٹھ آٹھ دس دس بلکہ پندرہ پندرہ نسخے ہیں اور آزمودہ۔ بازاری کتابوں کی طرح کوئی نسخہ نہ سنا سنایا درج ہے نہ محض اندازہ سے لکھا گیا ہے نہ کسی کتاب سے نقل یا ترجمہ کیا گیا ہے بلکہ خاص طور پر اس کتاب کے لئے زر کثیر خرچ کر کے ایک ایک نسخہ تجربہ کرنے کے بعد بہت احتیاط سے قلمبند کیا گیا ہے ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اس قدر صحیح اور مستند اور اتنی مفید اور کار آمد کتاب آج تک نہیں چھپی کتاب **صنعت وحرفت** نادار اور کم استطاعت عورتوں کی مالی پریشانی ختم کر دے گی۔ اور وہ گھر بیٹھے عزت و خودداری کے ساتھ زر کثیر کما سکیں گی۔ خوشحال بیبیاں کتاب **صنعت وحرفت** کی موجودگی میں ہر ماہ ایک معقول رقم جمع کر سکیں گی۔ دولت مند خواتین بیواؤں اور محتاجوں میں یہ کتاب تقسیم کر کے نقد روپیہ کے مقابلے میں انہیں بہت زیادہ فائدہ پہنچا سکتی ہیں کتاب اس پایہ کی ہے کہ اس کی قیمت دس روپیہ بھی رکھی جاتی تو کم تھی مگر اس لئے کہ ہر شخص فائدہ اٹھا سکے صرف دو روپیہ قیمت رکھی گئی ہے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

فیروزہ

ایک دولتمند مگر یتیم و اسیر لڑکی کا افسانۂ غم۔ شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں جن سے معلوم ہوگا کہ کس وجہ سے ایک شریف عورت اپنے شوہر کو ایک دوسری عورت کے حوالہ کر دیتی ہے۔ لالچ بے ایمانی ہنگامی جذبات قابل نفرین مرقعے احسان فراموشی۔ محسن کشی کے کمینے حملے اور استقامت استقلال و دور اندیشی کی فتح ایک سبق آموز افسانہ جو بتائے گا کہ بڑی بڑی مشکلات کا مقابلہ کرنے پر بھی عورت اعلیٰ تعلیم سلیقہ شعاری اور معاملہ فہمی کی بدولت زندگی خوشگوار بنانے اور قومی جذبات انجام دے سکتی ہے عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کلکتہ کی تصنیف ہے قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ — دفتر عصمت دہلی

خوبصورتی جوانی اور تندرستی کی خواہش ہو تو

مختلف قسم کے پوڈر منجن۔ سرمہ کریم۔ سنوار تیل۔ صابون۔ غازہ پیسٹ لیپ معجون۔ نسخے۔ عرق۔ اور یورپ کی اشتہاری دواؤں پر ہزاروں روپے برباد کرنے اور ڈاکٹر۔ حکیموں کی طرف رجوع کرنے سے پہلے سنگھار خانہ کا مطالعہ کیجئے۔

سنگھار خانہ میں تندرستی جیسی نعمت سے مالا مال ہونے اور جسم کے ہر حصہ کو خوشنما بنانے اور جوانی قائم رکھنے کے متعلق بے انتہا قیمتی اور مفید مضامین اور نسخے درج ہیں۔

پہلے باب کی مختصر فہرست

خوبصورتی بڑھانے کے راز	رنگ نکھارنے والی غذائیں
افزائش حسن کے نسخے	خوبصورتی بڑھانیکے طریقے
باہر جانے سے پہلے سنگھار	موسم گرما میں حسن کی حفاظت
ڈھلے ہوئے چہرہ پر حسن کی چمک	یورپ میں حسن بڑھانیکے طریقے
کس رنگ پر کس رنگ کا لباس زیب دیتا ہے	سانولے رنگ کی خوشنمائی
گورا رنگ کس طرح قائم رہ سکتا ہے	ادھیڑ عمر میں خوبصورتی

سنگھار کی تکمیل	غسل کے مصالحے	خوبصورتی
عمر کا بناؤ	پر تکلف غسل	خوش پوشاکی

ایک اور باب کی مختصر فہرست ملاحظہ ہو

جسم کا ہر ایک حصہ خوشنما بنایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر صرف بالوں کے سنگھار کے متعلق نہایت مفید مضامین ہدایتوں اور نسخوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

بالوں کی حفاظت	بال دھونا	بالوں میں کنگھی	بالوں کی خرابیاں
بال بڑھانیکے تیل	بالوں کی صفائی و تازگی	بالوں کی مالش	بالوں کی نگہداشت
بالوں کا سنگھار	سرخ اور سفید بال	بال بنانا	بالوں کی خوشنمائی

اسی طرح ناک۔ کان۔ دانت۔ آنکھ۔ رخسار۔ ٹھوڑی۔ کلائی۔ کمر۔ ہاتھ انگلیاں پاؤں۔ غرض ہر حصہ جسم کو خوشنما بنانیکی صحیح ترکیبیں اور کارآمد نسخے ہیں

سنگھار خانہ میں کمر اور کولھے اور سارے جسم کے موٹاپے کے دور کرنے اور بدن میں چستی اور پھرتی پیدا ہونے کی ہدایتیں اور زنانہ ورزشیں۔ نیز سنگھار کے متعلق تصاویر بھی ہیں۔

سنگھار خانہ ۶ سال کی محنت کے بعد تیار ہوئی ہے اردو میں اس موضوع پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی فیشن پسند اور پرانے خیالات کی خواتین دونوں طبقوں میں نہایت پسند کیجا رہی ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہے۔ کاغذ بھی عمدہ ہے

قیمت صرف **دو روپے** علاوہ محصول ڈاک

عصمتی بہنوں کا زرین کارنامہ

عصمتی دسترخوان کا مکمل سٹ ہے جسکی سارے ہندوستان

دھوم مچ گئی۔ مبالغہ نہیں یہ واقعہ ہے اردو کیا ہندوستان کی کسی زبان میں کھانا پکانے کے موضوع پر عصمتی دسترخوان سے بہتر کوئی کتاب شائع نہیں شریف معزز خواتین کے سینکڑوں خطوط اس کتاب کی تعریف میں چھپ چکے ہیں لیکن بعض بہنوں کی رائے ہے کہ اس کا دوسرا حصہ

مشرقی مغربی کھانے

حصہ اول پر بھی فوقیت لے گیا ہے۔ کیونکہ اس میں کھانے پکانے کے تقریباً سو صفحوں کے ایسے ایسے کارآمد مضامین ہیں کہ آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئے۔ چند عنوانات یہ ہیں

کھانے پکانے کے اصول۔ باورچی خانہ کیسا ہو۔ اناج کا صندوق نعمت ترکاریوں کے خواص۔ کون کون سے کھانے ساتھ ساتھ کھانے چاہئیں غذا کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ جرمنی باورچی خانہ۔ ایرانی دعوت آداب وغیرہ۔ ہندوستانی۔ ایرانی۔ عربی۔ ترکی۔ شامی۔ جرمنی۔ انگریزی۔ فرانسیسی جاپانی کھانوں کی نئی ترکیبیں جو خاص طور پر اس کتاب کیلئے تجربہ کر کے لکھی گئی ہے اور ایک چیز کی کئی کئی ترکیبیں۔ مثلاً سالن کی ۸۰ نئی ترکیبیں چاول کی ۲۰ نئی ترکیبیں

مشرقی مغربی کھانے

کی تیاری میں ہند اور بیرون ہند کی ۴۰ خواتین نے حصہ لیا ہے اور ایک رقم صرف کرنے کے بعد یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔ قیمت صرف دو رو[پے]

عورت کی سب سے بڑی خوبی

یہ ہے کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہو۔ عورت کتنی ہی مہذب کتنی ہی تعلیمیافتہ کتنی ہی خوبصورت اور کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہو اگر گھر داری کے کام اچھی طرح نہیں کر سکتی تو اس کی زندگی ہرگز کامیاب نہیں عصمت کی نامور مضمون نگار محترمہ بلقیس بیگم (داو۔ا) صاحبہ کی کتاب

خانہ داری کے تجربات

پھوہڑ بے ڈھنگی لڑکیاں بھی اگر مطالعہ کریں تو سلیقہ شعار اور سگھڑ بنجائیں کیونکہ اس بیش بہا کتاب کے مضامین جو ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت محنت اور بڑی قابلیت سے لکھے گئے ہیں فصل اول میں ان ہم کھانوں کے کرنیکی نہایت مکمل اور بالکل صحیح ترکیبیں ہیں جو طاقت بخش ہیں یا تکلیف کے رفع کرنے میں مدد دیتے ہیں یا بیماری کی وجہ سے اکثر کمزوری خاص کھانا نہایت مفید ہے فصل دوم میں متعدد صحت توانا۔ تندرست رہنے کے مفید مضامین ہیں فصل سوم میں روزانہ کارآمد باتیں ہیں جنکا جاننا ہر گھر والی کو اشد ضروری ہے۔ غرض اس کتاب کا مضمون ہر شریف عورت اور لڑ[کی]

جال باز

ہندوستان کی مشہور افسانہ نگار

محترمہ نذر سجاد حیدر کے افسانے۔ پلاٹ کی دلآویزی کے اعتبار سے ادبی حلقوں میں نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ محترمہ موصوفہ ہندوستان کے بہترین افسانہ نگاروں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتی ہیں "**جال باز**" محترمہ نذر سجاد کا اصلاحی معاشرتی ناول جسمیں ایک معزز علی تعلیمیافتہ گھرانےکے حالات نہایت ہی عجیب پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ زبیدہ اپنے منگیتر کیلئے کیا کیا قربانیاں کرتی ہے مسٹر قمر ایک کرحیثیت مغربی لڑکی کے ہاتھوں کس طرح اپنی مسرت آمیز زندگی کو تباہ کرکے موت کے منہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ خاندان حسن کا ایک سچا دوست تمام مشکلات کو کسطرح حل کرتا اور اپنے دوستوں کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں کرکے محو حیرت کر دیتا ہے۔ یہ ایسے باب ہیں کہ آپ عش عش کریں گے۔ قیمت صرف **بارہ آنے** (۱۲/)

دامن باغبان

ہندوستان کے مشہور افسانہ نگاروں میں یہ خصوصیت ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کی تحریر میں ہے کہ وہ خشک سے خشک مضمون کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان فرماتے ہیں۔ جذبات نگاری میں ڈاکٹر صاحب کو کمال حاصل ہے اور زبان روزمرہ نہایت عام فہم لکھتے ہیں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ دامن باغبان ڈاکٹر صاحب کے افسانوں کا مجموعہ ہے نمبر (۱) نصیبن کا بیاہ نمبر (۲) خدا کا باغی نمبر (۳) بخار کا تعویذ نمبر (۴) بڑا آدمی نمبر (۵) سکون نا آشنا دل نمبر (۶) حسرت نصیب مزدور (نمبر ۷) حفاظت کے فرشتے۔ اس مجموعے کے دلآویز نتیجہ خیز سبق آموز افسانے ہیں جو اردو کے بہترین افسانوں میں شمار کئے جاتے ہیں اور صرف ایک ہی افسانے کے پڑھنے سے ساری کتاب کی قیمت وصول ہو جاتی ہے افسانے جس قدر دلچسپ ہیں اتنا ہی بڑھیا ولایتی کاغذ لگایا گیا ہے لکھائی چھپائی اعلی درجہ کی قیمت صرف **ایک روپیہ** (عہ)

افسانہ حرم

لڑکیوں کیلئے ایک فاضل جرنلسٹ نے دس کہانیاں لکھی ہیں اور ہر کہانی سے کوئی نہ کوئی نتیجہ نکلتا ہے۔ لڑکیاں کتاب کو نہایت دلچسپی سے پڑھیں گی طرز بیان میں دلآویزی ہے۔ عبارت بہت ہی آسان۔ عام ہندوستانی گھرانوں کی معاشرت نہایت خوبی سے دکھائی گئی ہے

قیمت صرف سات آنے (۷/)

علاوہ محصول ڈاک

بچیوں اور لڑکیوں کے لئے

زنانہ بستہ

دس کتابوں مجموعہ

بسم اللہ کی کتاب ننھی ننھی بچیوں کو بطور قاعدہ پڑھائی جاتی ہے (۲) کہانیوں کی کتاب۔ سات نہایت دلچسپ کہانیاں۔ ننھی ننھی بچیوں کے ہی کے مطلب کی ہیں بچیاں مزے لے لیکر پڑھتی ہیں (۳) کھیل کی کتاب چھوٹی بچیوں کی عمر کے لحاظ سے دلچسپ کھیل۔ کھیلنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں (۴) لکھنے کی کتاب جسمیں بچیوں کو لکھنے کے طریقے سکھائے ہیں قلم دوات۔ کاغذ کا استعمال لکھنے کی ہدایتیں۔ بچیوں کے مطلب کے خطوط کے مختلف نمونے نہایت آسان زبان اور عام فہم پیرایہ میں (۵) نماز کی کتاب۔ خدا اور رسول کے متعلق جو باتیں جاننی ضروری ہیں پہلے وہ بتائی ہیں نماز کے فائدے۔ وضو کا پورا بیان۔ اس کے بعد نماز کا بیان اسقدر آسان کہ بچیاں خود بخود سمجھ کر اپنے شوق سے نماز پڑھنے لگیں۔ اسکے بعد روزہ کا بیان (۶) کھانے پکانے کی کتاب۔ مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ ضروری ہدایتیں۔ روٹی دال۔ یا ورچیخانہ کیسا ہو۔ مصالحہ کیا کیا ہوتا ہے اور کسطرح پیسا جاتا ہے۔ گوشت سادہ اور ترکاری کا کیسا پکایا جاتا ہے۔ ان کے بعد چاول کھچڑی۔ کوفتے۔ پلاؤ شامی کباب۔ پراٹھے کھٹا گوشت انڈوں کے کوفتے اور چٹنیاں تیار کرنے کی نہایت آسان ترکیبیں بچوں کے مطلب کی درج کی گئی ہیں (۷) تندرستی کی کتاب چند مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ صفائی غسل۔ کھانا سونا دانتوں کی صفائی۔ آنکھوں کی حفاظت۔ مکان کی صفائی۔ معدہ کی صفائی ہیضہ تفریح تندرستی کے اصول (۸) تہذیب ادب اور اخلاق کی کتاب جسمیں کھانے پینے کے چلنے کے اور گفتگو کرنے کے اور لکھنے پڑھنے کے آداب بہت خوبی سے لکھے گئے ہیں۔ ماں۔ باپ اور شوہر کے حقوق پر بھی دلنشیں بحث ہے۔ پھر تواضع اور حیا صبر و استقلال۔ کفایت شعاری۔ محنت پر نہایت مفید باتیں لکھی گئی ہیں (۹) پردہ کی وہ کتاب جسمیں پردہ اور حیا کے متعلق بعض بعض باتیں نہایت کام کی بتائی گئی ہیں (۱۰) خانہ داری کی کتاب یا دولہن کا جہیز جسمیں شوہر اور بیوی کے تعلقات پر موثر بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ شوہر کے دل کو کس طرح فتح کیا جا سکتا ہے۔ ساس نندیں کیسے برتاؤ سے محبت کرنے لگتی ہیں جو کتاب ہے جس مضمون پر ہے مکمل ہے بچیوں اور لڑکیوں کیلئے زنانہ بستہ نہایت مفید اور بڑے کام کی کتاب ہے اور دلچسپ بھی اتنی ہے کہ وہ خوشی خوشی اور اپنے شوق سے بار بار پڑھتی ہیں۔ ضخامت پونے دو سو صفحے سے کچھ کم۔ کاغذ سفید۔ چوتھی جلد بھی ہے۔ قیمت صرف **ایک روپیہ** (عہ)

۳۴

شہید وفا

محبت کی سچی داستاں دنیا فراموش نہیں کر سکتی
یدکی محبت میں فنا ہو کر وہ مصیبتیں اٹھائیں
اید کوئی انسان لاسکے یسلمہ نے دنیا کے
بت اور وفا کا جو دردناک نمونہ پیش
وہ محبت اور قربانی کی مایۂ ناز تصویر
ستان کی مشہور افسانہ نگار امۃ الوحی صاحبہ
کامیاب فسانہ لکھے ساتھ وہ نہایت سبق آموز
ور بھی ہیں۔ یہ افسانہ درد اور جذبات کی سچی
ہے۔ اخبارات نے شاید ریویو کئے ہیں
صرف ایک روپیہ (عہ)

انوری بیگم

اردو کی نامور افسانہ نگار محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ مسز نواب نظام الدین جنگ بہادر کا وہ مشہور و مقبول افسانہ۔ بیماری اور تیمارداری جسے کتابی صورت میں دیکھنے کی سینکڑوں خواتین خواہشمند تھیں حقیقتاً نہایت دلآویز ناول ہے جسمیں حیدرآباد کے ایک شریف معزز اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کی بلند معاشرت دکھائی گئی ہے انوری بیگم جو قصہ کی ہیروئن ہے بیماری اور تیمارداری اور تندرستی منگنی اور شادی کے حالات بحد دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں تمدنی خرابیوں اور بعض پرانے رسم و رواج کی پابندیوں کے نقصانات خوش اسلوبی سے بیان کئے گئے ہیں پلاٹ میں نہایت دلکشی اور طرز بیان میں بے تکلفی اور سادگی حیدرآبادی ماؤں کی زبان بھی خوب لکھی گئی ہے کہیں کہیں ظرافت کی بھی چاشنی ہے اردو میں خواتین کے لکھے ہوئے ایسے بلند پایہ معاشرتی ناول بہت کم نکلیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

دولت پر قربانیاں

تعلیم یافتہ اور روشن خیال لڑکی کا سوچ ہے کہ غیر کفو میں شادی کرنیسے ترکہ پدری دینا ہوگا برادری کے لڑکے سے جو لڑکی کیلئے عمر و قابلیت وغیرہ کے لحاظ سے موزوں نہیں اور مذاق و خیالات جدا گانہ رکھتا ہے شادی کرنیکے دردناک نتائج اور دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے کی عبرتناک انجام ہر سال لاکھوں بے زبان لڑکیاں رواج اور دولت کی جو کمٹ پر قربان کی جاری ہیں یہ کتاب نہایت موثر۔ دردانگیز سبق آموز افسانوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/)

چار رُخ

ی مشہور انشا پرداز محترمہ امنیس فاطمہ
بت یموتی مرحوم کا لکھا ہوا ایک نتیجہ خیز
ہیں چار عورتوں کی عبرت انگیز اور
موز اور آپ بیتی ہے۔ مغربی تمدن کی
ر متد تقلید عیسائی مشنریوں کی صحبت
کی پابندی کے دردناک نتائج ہیں۔
بعض بڑے بڑے ضخیم ناولوں سے
قدر سبق نہیں ملتا۔ جو اس دلچسپ
نے سے ملتا ہے۔
قیمت صرف چار آنہ (۴/)

خواتین کیلئے نظموں کے دو دلآویز مجموعے

آئینہ جمال

یعنی دور حاضرہ کی نامور شاعرہ محترمہ ملقبہ جمال صاحبہ کی ۴۰ نظمیں سلام وغیرہ ایسی سبق آموز منظوم کہانیاں و نظمیں کی ترتیب ظاہر قدرت کی مصوری جذبات نسوانی کی صحیح ترجمانی موسیقی کی لطافت وہ کیا خوبی ہے جو آئینہ جمال میں نہیں خوف خدا پاس مذہب الفت ایثار ہمت بہادری کے جذبات اسکے مطالعہ سے پیدا ہوتی ہیں قومی دینی اخلاقی تاریخی نیچرل نظموں کا مجموعہ قیمت ۱۲/

شمع خاموش

اردو کی مشہور شاعرہ محترمہ مجبوبہ بیگم لکھنوی دردانگیز اور موثر نظموں کا مجموعہ جو رازق الخیری ایڈیٹر عصمت نے دیباچہ لکھکر مرتب کیا ہے نظمیں ہندستانی مسلمان خواتین کی منظومیت کے صحیح ترین فوٹو ہیں۔ اور دو رسالوں میں شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں ہر ہر شعر دردی لبریز ہے پڑھ کر آنسو نکل آتے ہیں کسی خاتون نے کلام کا ایسا دردانگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا۔ زبان آسان اور عام فہم قیمت ۶/

غیرت کی پتلی

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ فیضی ذوصل سابق ایڈیٹر خریف بی بی کا لکھا ہوا ایک سبق آموز دلچسپ قصہ جسمیں تین مختلف الخیال عورتوں کے حالات ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ اولوالعزمی اور ہمت سے عورت کس طرح بگڑا ہوا گھر بنا سکتی ہے۔ دولت کے لالچ میں اور چھوٹی حیثیت کے لوگوں میں شادی کرنیکے کیا نتائج ہوتے ہیں قابل دید اور نتیجہ خیز سبق آموز ہے۔
قیمت صرف چھ آنہ (۶/)

خواتین اندلس

ہی اسپین میں مسلمانوں نے ۰۰ ۸ سال تک
شان سے حکومت کی ہے تاریخ سنہری الفاظ
سکتا ذکر کرے گی مسلمانوں کے زمانے میں
ین اندلس نے ایسی ایسی باکمال خواتین
ہیں جنہوں نے علوم فنون کے دریا بہا دئیے
ر مہر النسا صاحبہ نے بہت سی کتابوں بڑی
ں اور جستجو اور بیحد محنت و جانکاہی سے
واتین کے حالات اخذ کرکے نہایت دلچسپ
یہ میں لکھے ہیں جنکے مطالعہ سے معلوم ہوتا
کہ اس زمانہ میں طبقہ نسواں کیسی کیسی اعلیٰ
کی شاعر ادیب مصور بذلہ سنج لطیفہ گو۔
جواس خواتین رکھتا تھا۔ قیمت ۶/

تصانیف محترمہ حجاب امتیاز

نغمات موت

محترمہ حجاب اسمٰعیل کے ان دلآویز مضامین کا مجموعہ جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے۔ اور حیدرآباد کے مشہور رسائل میں شائع ہوکر مقبول ہو چکے ہیں۔ یہ مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں۔ محترمہ حجاب انداز بیان کی دلکشی اور انکے شاعرانہ خیالات کی نزاکت و رفعت پورے طور پر نغمات موت میں نمایاں ہیں۔
قیمت صرف ۶/

ادب زریں

محترمہ حجاب اسمٰعیل کی طرز تحریر ملک کی دوسری مشہور انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا نہایت دلچسپ ہے وہ نثر میں خوب شاعری کرتی ہیں انکے چھوٹے چھوٹے بعض مضامین بلند تخیل عبارت کی رنگینی اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین نمونہ ہوتے ہیں اس مجموعہ میں پچاس مضامین ہیں جن میں سے اکثر مختلف رسائل میں شائع ہوکر خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔
قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/)

روحانی شادی

یہ اصلاحی ڈرامہ ملک کے مشہور فسانہ نگار جناب منشی پریم چند صاحب بی اے نے عصمت کے لئے لکھا تھا عصمت میں شائع ہوکر خوب مقبول ہو چکا ہے۔ اب کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ پلاٹ۔ مکالمہ۔ کیرکٹر۔ ہر اعتبار سے کامیاب ہے۔ اور نتیجہ خیز۔ اور سبق آموز ہے۔ دلچسپ اور دلآویز ہے۔ عبرتناک بھی اور کافی تفریح مذاق بھی اصلاح معاشرت پر ایسے موثر اور بلند پایہ مختصر ڈرامے بہت کم نکلیں گے۔ ہندی ایڈیشن کی قیمت بارہ آنہ ہے [illegible]

تاریخی لطیفے

دنیا بھر کے نامور مصنفوں۔ شاعروں بادشاہوں۔ شہزادیوں وغیرہ کے لطیفے جو بہت سی کتابوں سے بڑی محنت سے منتخب کر کے لڑکیوں اور عورتوں کیلئے مشہور اہل قلم خواتین نے جمع کئے ہیں۔ ان میں کوئی ایسا لطیفہ نہیں جو دائرہ تہذیب سے باہر یا فرضی منگھڑت ہو ہر لطیفہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے جو دلچسپی و حاضر جوابی کا عمدہ نمونہ ہے۔ جس سے آپکی معلومات بھی بڑھیں گی۔ قیمت ۸/

ہنسی کی باتیں

عامیانہ اور بازاری لطیفے ہنسی کی باتوں سے بھرے ہوتے ہیں یہ کتاب شریف گھرانوں کی معزز گھرانوں کی محترم خواتین کیلئے نئے طبعزاد مہذب لطیفے ہیں جنہیں پڑھکر سنجیدہ انسان بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکے لطف یہ ہے کہ وقار تہذیب سے گرا ہوا کوئی لطیفہ نہیں۔ مہذب ظرافت کی بہترین کتاب ہے۔ عورتوں اور مردوں بڑوں۔ بچوں سب کو پسند ہے قیمت صرف آٹھ آنہ ۸/

عقل کی باتیں

دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں۔ پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں۔ شاعروں۔ ادیبوں اور فلاسفروں کے وہ سات سو قول جو برسوں کے تجربوں کا نتیجہ ہیں جنمیں ہنسی خوشی کامیابی کی زندگی گذارنے کا راز ہے جنمیں حیات انسانی کی پیچیدہ پیچیدہ گتھیاں سلجھانیکا حل ہے جو دل بہلانے غم غلط کرنیکا بہترین ذریعہ ہیں بیش بہا مشہور اقوال کو سوچنے اور ان پر غور کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور انسان زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتا ہے قیمت ۸/

تندرستی ہزار نعمت

عصمت کی مایہ ناز مضمون نگار محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ فیضی بمبئی کے نہایت مفید مضامین جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول بڑی خوبی سے بیان فرمائے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت امریکہ اور یورپ کے تجربات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ آنکھوں کا تعلق ہاضمہ سے۔ دانت مالش کرنا غسل۔ پینے کا پانی۔ غذا نیند۔ کتاب کے اہم عنوانات ہیں۔ قیمت ۴/

اگر آپ کے گھر میں ننھے بچے ہیں تو

بچوں کی تربیت

کی ایک جلد فوراً منگا لیجئے کیونکہ بچوں کی پرورش اور تربیت پر اسقدر آسان پیرایہ میں ایسی مفید کتاب اردو میں آجتک شائع نہیں ہوئی پہلے شریف گھرانوں میں بچوں کی پرورش میں جن جن باتوں کا خیال رکھا جاتا تھا جن بیماریوں پر اشرفیاں خرچ کیجاتی ہیں اور اسوقت پیسوں میں کام ہوجاتا تھا وہ سب اسمیں جمع کی گئی ہیں۔ پھر سائنس اور حفظان صحت کے اصولوں پر لکھی گئی ہیں۔ اور ذاتی تجربے بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰/)

پردہ و تعلیم

اس کتاب میں بحث ہوئی ہے کہ تعلیم نسواں کی طرف سے غفلت کرنے سے مسلمانوں کو کیسا شدید قومی نقصان پہنچ چکا ہے اور اب ان کی ترقی و بہتری کی کیا صورت ہے اس کتاب سے مسلمان عورت کا تمام مذہب کی عورتوں سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پردہ مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوستان کا مروجہ پردہ درست نہیں اس کتاب کے مضامین کی عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی اپنے موضوع پر بہترین ہو قیمت ۱۲/

آئینہ موٹر

موٹر کے متعلق اردو میں کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں وہ سب ملکر آئینہ موٹر کا پاسنگ بھی نہیں اس کتاب میں موٹر انجن کے ہر حصہ کے اصول سلیس اور عام فہم زبان میں سمجھائے گئے ہیں جسکے مطالعہ کے بعد ہر پرزہ کھولکر آپ با آسانی فٹ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے یہاں آئینہ موٹر ہے تو ڈرائیور اور ورکشاپ کی پریشانیوں کی نوبت نہیں آتی۔ بڑی محنت سے جرمنی کے ایک تعلیمیافتہ ماہر نے لکھی ہے۔ باتصویر ہے۔ قیمت صرف (۱۲/)

مفید نسواں

خانہ داری کے تجربوں کا دوسرا حصہ جس میں تندرستی اور بیماری کے متعلق نہایت ہی کارآمد مضامین ہیں مثلاً آنکھوں کی قدر قیمت۔ نظر کی کمزوری کے اسباب اختلاج قلب۔ چیچک۔ مختلف قسم کے درد۔ قبض۔ نزلہ۔ کھانسی زکام وغیرہ کے اسباب۔ علاج ہدایات احتیاطیں تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہیں اس کتاب میں ایک مضمون بھی ایسا نہیں جس میں سنی سنائی باتیں لکھی ہوں۔ یا کسی غیر معتبر کتاب سے کچھ نقل کیا گیا ہو قیمت صرف ۸/

بچوں کے لئے بچوں کی زبان میں چار کتابیں

بالشیتوں کی دنیا

انگریزی سیاح گلیور جب بالشیتوں کی دنیا میں چلے گئے تھے جنہیں بالشیتے دیو سمجھتے تھے۔ سیاح گلیور جنہیں بالشیتوں کو ہتھیلی میں اٹھا لیتا تھا اور سینکڑوں کا جو کھانا اہتمام سے تیار ہوتا تھا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا تھا۔ بڑی مزیدار کہانیاں ہیں قیمت ۵/

مزیدار کہانیاں

چھوٹے چھوٹے بچوں کی مطلب کی انہیں کی زبان میں لکھی ہوئی نہایت دلچسپ کہانیاں ہیں اور جناب ابو تمیم صاحب کی لکھی ہیں دلی کی زبان اور پھر سیدھا سادہ طرز بیان ایک بھی کہانی ایسی نہیں جو بغیر ختم کئے بچے چھوڑ سکیں اول تو کہانیوں کی دلچسپی اسپر عمدہ عمدہ تصویریں بچے خوش ہو جائینگے قیمت ۵/

بچوں کی دنیا

روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی ان کہانیوں میں سے جو خاص طور پر بچوں کیلئے مصنف نے لکھی تھیں پانچ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا ہے علاوہ دلچسپ ہونیکے ان کہانیوں سے بچوں کے اخلاق درست ہوتے ہیں انمیں نیکی بہادری حب الوطنی ہمدردی ایثار کے پاکیزہ [illegible]

جاپانی کہانیاں

مسز فضلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہیں انہوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوانات یہ ہیں چڑیا کی کہانی۔ پھول کھلانیوالا بڈھا۔ انگلی کے برابر بچہ عجیب [illegible] [illegible] قیمت (۱۲/)

لڑکیوں اور عورتوں کے لئے دلچسپ اور مفید منتخب کتابیں

نام کتاب	مختصر فہرست	قیمت
ثروت دولہن	اصلاح معاشرت پر دلی کے مشہور مصنف قاری سرفراز حسین صاحب مرحوم کا دل پسند ناول۔ شرفا کے گھروں کا خاکہ۔ تعلقات میں صحیح روش اختیار کرنے کا ہدایت نامہ۔ عورت کی زندگی میں مختلف حیثیتوں سے جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں ان کا دلنشین حل سبق آموز نتیجہ خیز۔ عورتوں ہی کی بول چال کی زبان میں لکھا گیا ہے ملاپ نہایت دلچسپ زبان ٹھیٹ دلی کی۔ ثروت دولہن شریف بیگمات کے مطلب کی بہترین اصلاحی اخلاقی ناولوں میں سے ہے۔	عہ ر
انجام زندگی	حضرت علامہ راشد الخیری کے رنگ میں دلی کی انشا پرداز خاتون کی کامیاب تصنیف جس میں مختلف الخیال لڑکیوں کے حالات جو سبق آموز بھی ہیں اور دلچسپ بھی۔ واقعات درد انگیز۔ طرز بیان دلاویز۔ اخبارات نے شاندار ریویو پہلے ایڈیشن پر کئے تھے اب دوبارہ چھپی ہے قیمت	۷ر
اتالیق نسواں	بہو بیٹیوں کو سگھڑ اور سلیقہ شعار بنانے اور انہیں عملی کام بتانے اور انتظام خانہ داری کے سکھانے کی مشہور اور نہایت مفید کتاب جس میں لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور صحت اور دستکاری اور خانہ داری وغیرہ وغیرہ کے متعلق دس حصوں میں نہایت کارآمد باتیں بتائی گئی ہیں۔ ۸۰ شکلیں اور ۲۰۰ صفحے ہیں مقبولیت کا اندازہ اس سے کریجیے کہ تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اکابرین قوم نے بہت پسند کیا ہے	للعہ
تعلیم خانہ داری	گھرداری کے انتظامات کے سلسلہ میں مفید معلومات کی وہ کتاب جس میں ۴۸ عنوانات پر لڑکیوں اور عورتوں کو نہایت ہی کارآمد باتیں قصہ کے دلچسپ پیرایہ میں بتائی گئی ہیں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد مستورات کفایت شعار منتظم سگھڑ اور دستکار بن سکتی ہیں۔ بہت محنت سے لکھی گئی ہے اور عورتوں کی قریبا تمام ضروریات پر حاوی ہے خانہ داری کے متعلق جو باتیں اس کتاب میں لکھی گئی ہیں ہر لڑکی اور ہر عورت کو معلوم ہونی چاہئیں	عہ ر
بچی کی استانی	مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت پر یہ بھی قصہ کے پیرایہ میں مفید کتاب ہے اور باتوں ہی باتوں میں کام کی باتیں بتائی گئی ہیں۔	۸ر
گھر والی کی تربیت	وہ دلچسپ قصہ ہے جس کے مطالعہ کے بعد مستورات مختلف حیثیتوں سے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر کے اپنے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہے۔	۸ر
گلبدن بیگم با تصویر	ہمایوں نامہ کی مصنف شہنشاہ بابر کی بیٹی کا نام کس پڑھی لکھی عورت نے نہ سنا ہوگا۔ شہزادی کے مفصل حالات زندگی بہت محنت سے جمع کئے گئے ہیں	۸ر
کامل دائی	یعنی لیڈی ڈاکٹر۔ دائی گیری کے متعلق مفید کتاب جس میں زچہ بچہ کی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ شکلیں بھی دی گئی ہیں	عہ ۱۲ر
شمیم	دلچسپ معاشرتی۔ اخلاقی ناول جو صحیح افسانہ نگاری کے اصولوں پر لکھا گیا ہے۔ سبق آموز ظرافت انگیز ہے دو ضخیم جلدیں دو حصے	للعہ
سیرۃ عائشہ صدیقہ	رسول اکرم کی چہیتی بیوی مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ کے مفصل و مکمل سوانح حیات مسلمان عورتوں کیلئے بہترین رہبر ہے	عا
سیرۃ کبریٰ رض	خاتون جنت کی والدہ سب سے پہلی مسلمان مسلمانوں کی ماں حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ مقدس زندگی کے حالات	عہ ۱۲ر
صحابیات	رسول اکرم کی بیویوں بیٹیوں اور اس زمانہ کی ان مشہور مسلمان عورتوں کے حالات جنہوں نے اسلام کی بڑی خدمات انجام دیا	عا
فطرت نسوانی	مرد و عورت کی عادات اخلاق کا موازنہ۔ اصل کتاب فرانسیسی میں لکھی گئی ہے اردو میں عربی سے ترجمہ کی گئی ہے	۱۲ر
گہوارۂ تمدن	مولانا نیاز فتحپوری کی تالیف جس میں دکھایا گیا ہے کہ دنیا کی تہذیب اور شائستگی عورت کی کس درجہ ممنون ہے	عہ ۱۲ر
مشاہیر نسواں	یا سیر الطیبات۔ اسلامی دنیا کی مشہور عورتوں کے سبق آموز حالات جو مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کو ضرور معلوم ہونے چاہئیں	عہ
حلیمہ	ایک سگھڑ لڑکی کے حالات جس نے بگڑے گھر کو بنا ڈالا۔ قصہ بہت دلچسپ ہے از مولوی عبدالغفار صاحب خیری	۴ر
عالم خیال	مولانا شوق قدوائی کی مقبول نظمیں عالم خیال کے چار رخ۔ میاں پردیس میں ہیں۔ بیوی کے جذبات کا بے مثل نقشہ کھینچا ہے با تصویر ۱۲ بے تصویر	۸ر
دختران شمشیر	تمام زمانوں اور تمام قوموں کی بہادر اور جانباز حوصلہ مند خواتین کے حالات جنہوں نے میدان جنگ میں تلوار کے جوہر دکھائے	عہ
انشاۓ نسواں	لڑکیوں کو خط و کتابت سکھانے کی مفید کتاب جو باعتبار مضمون بھی دلچسپ ہے تصویر بھی ہے	۸ر
پردہ	شرعی پردہ کی نسبت مولانا عبدالحلیم شرر کی مشہور کتاب۔ قرآن مجید و حدیث سے بحث کی گئی ہے۔ حقوق نسواں کی حمایت میں ہے	عہ
بیگمات عالم	یعنی مخدرات دنیا کی نامور شہزادیاں۔ عالمہ۔ فاضلہ بہادر خواتین کا تذکرہ از مولانا شرر مرحوم	عہ ۱۲ر
مضامین	زہرہ بیگم فیضی کے مضامین۔ خانہ داری حفظان صحت۔ تربیت اطفال صنعت و حرفت کے متعلق نیز بعض ریاستوں اور شہروں کے حالات	۱۲ر
زمانہ تحصیل	مغربی تمدن اور یورپین خواتین کے متعلق محترمہ عطیہ فیضی کے اس سفرنامہ سے معلومات میں اچھا اضافہ ہوگا	۸ر
ہدیۂ نسواں	امۃ الرؤف بیگم صاحبہ کے افسانوں اور مضامین کا مجموعہ صحت کے متعلق کارآمد باتیں ہیں۔ آخر میں خطوط بھی ہیں	عہ
تاج آفرینش	مصر کی اہل قلم خاتون ملک خانم کے چند نسوانی اصلاحی مقالات۔ ہندوستانی عورتوں کیلئے جن کا مطالعہ بہت مفید ہوگا	۱۰ر
خدمات خلق	یورپ اور امریکہ کی چند بہادر اور جانباز فاضلہ خواتین کے نتیجہ خیز حالات از سیدہ بیگم مرحومہ	[illegible]
فغان اشرف	دلی کی ایک شریف عورت کی مصیبت زدہ اور دردناک زندگی کے دل ہلا دینے والا سچا مؤثر واقعہ از اشرف جہاں بیگم صاحبہ (مسز برلاس)	[illegible]
جہاں آرا بیگم	شہنشاہ ہند شاہجہاں کی چہیتی بیٹی۔ جہاں آرا بیگم کی سوانح عمری۔ از مظہر ضیاءالدین برنی بی اے	[illegible]
اسلام اور عورت	قرآن مجید کی آیتوں اور مختلف حدیثوں سے بتایا گیا ہے کہ مسلمان عورت کا کیا رتبہ اور حقوق ہیں دوسرے مذاہب کی عورتوں سے مقابلہ بھی ہے	[illegible]
ماں بچہ کی نگہداشت	ماں بچہ کی صحت قائم رکھنے اور ان تمام خرابیوں کو جو مضر صحت ہیں دور کرنے کے موضوع پر نہایت عمدگی سے لکھی گئی ہے از مولوی [illegible]	[illegible]
نصیحت کا کرن پھول	بچیوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق۔ لاجواب سچا پر تاثیر قصہ جو پچاس برس قبل شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد مرحوم نے لکھا تھا۔	[illegible]

علمی ادبی تاریخی کتابیں

ایوان تصور بلبل ہند سروجنی نائیڈو کی ساحرانہ انگریزی شاعری اور ادبی رعنائیوں کا مجموعہ انشائے عالیہ کے نادر نمونے ایشیا کی مایہ ناز شاعرہ کے رنگین گیت اور دلآویز نغمے جنکی یورپ میں دھوم مچ چکی ہے مشرقی تصورات۔ رفعت خیال و حسن و بیان کی دلکش تصویریں اردو ترجمہ بہت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوا ہے کتاب مجلد ضخیم مزین و منقش ہے اور خواتین کیلئے اس سال کا بہترین تحفہ ہے قیمت دو روپیہ ؏

تفویض ایک گریجویٹ خاتون کی شادی مسجد کے ایک ملا سے ہو جاتی ہے اسکی داستاں حامیان حقوق نسواں کی نظر سے ضرور گذرنی چاہیئے طلاق و خلع کے مسئلہ پر بہت قابلیت سے روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۵ر

دلی کا آخری دیدار غدر ۱۸۵۷ء کے پہلے دلی کی سوسائٹی کی کیا بہار تھی۔ بہادر شاہ کے زمانہ میں شاہجہان آباد کی چہل پہل اور شہر آبادی کی کیفیت کیا تھی قلعہ معلیٰ کی ستھری نتھری بول چال اور بیگماتی زبان۔ دہلی مرحوم کا مرثیہ۔ سو سال پہلے کی جھلک۔ ممکن نہیں کہ اس کتاب کے مطالعہ کا آپکے قلب پر اثر نہ ہو۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

چار چاند حضرت ناصر نذیر فراق دہلوی کے چار دلآویز مضامین دلربا خانم۔ میلے۔ پنگھٹ اور دلی کی اجڑی اجڑائی عید کا مجموعہ۔ دلی کی ٹکسالی زبان کا لطف اٹھانا ہے تو یہ مجموعہ ملاحظہ فرمائیے یہ مضامین ہندو رسائل میں شائع ہو کر بہت مقبول ہو چکے ہیں قیمت بارہ آنے ۱۲ر

خطوط کی ستم ظریفی ایک نہایت ہی دلچسپ ہنسانے والا قصہ مرزا عظیم بیگ چغتائی کی نئی کتاب ہنسی ہنسی میں مفید باتیں بتائی گئی ہیں پلاٹ نہایت پر مذاق۔ قیمت ۱۲ر

ہمزاد ۲ر **صید زبوں** ۱۰ر **گناہ کی زندگی** ۸ر
معلم اسود ۱۲ر **نقش آخر** ۱۰ر یہ پانچوں اصلاحی اخلاقی ڈرامے پروفیسر اشتیاق حسین قریشی ایم اے کے ہیں جو تعلیمیافتہ طبقے میں بہت پسند کئے گئے ہیں

دامن باغبان ملک کے نامور افسانہ نگار ڈاکٹر سجاد احمد صاحب بریلوی کی سبق آموز افسانے ۱ر

ہنسانے فسانے سید ابو نعیم صاحب کے وہ مضامین جو ہنساتے ہنساتے پیٹ میں بل ڈالدیں ۱ر

خطوط سرسید اردو کے بہترین خطوط کا بیش بہا مجموعہ ۱ر

سیرۃ محمد علی رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب کی مفصل سوانحعمری قیمت تین روپئے

تلاش حق گاندھی جی کی آپ بیتی انگریزی میں گیارہ روپیہ قیمت تھی اردو کی ؏

تقاریر محمد علی رئیس الاحرار مرحوم کی وہ تقریریں جو تاریخ بن چکی ہیں ۸ر

کلام جوہر مولانا محمد علی مرحوم کے جدید و قدیم کلام کا مجموعہ مقدمہ مولانا عبدالماجد ۱ر

دیوان غالب مطبوعہ جرمنی غالب کا خود نوشتہ مقدمہ رنگین تصویر مع سوانح مجلد ؏

انتخاب میر سرتاج الشعرا حضرت میر تقی میر کا کلام کا انتخاب ۱۲ر

رباعیات حالی مولانا حالی کی بے نظیر رباعیات کا مجموعہ ۳ر

روحوں کے کرشمے ہمارے گرد روحانی دنیا کے چشم دید حالات عہ

مشاطہ سخن اردو کے باکمال شعراء نے اپنے شاگردوں کو جو اصلاحیں دیں انکا مجموعہ عہ

بزم خیال اردو فارسی کے مشہور شعراء کے لطیفے حاضر جوابی برجستہ گوئی کے نمونے عہ

مرقع ادب ملک کے نامور انشاپردازوں کے خطوط کا قابل قدر مجموعہ ہے

ابلیس کا خطبہ صدارت ہنسی ہنسی میں بہت سی کام کی باتیں معلوم ہوتی ہیں ۸ر

مرزا جنگی از مرزا عظیم بیگ چغتائی کا پر مزاحیہ ڈرامہ لکھنؤ کی معاشرت اور زبان ۲ر

مسدس حالی مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب مولانا حالی کی بے مثال نظم ۱۲ر

شکوہ ہند یہ بھی مولانا حالی کی مشہور قومی نظم ہے قیمت ۳ر

خضر راہ ۴ر **مکمل ترانہ** ۲ر **شکوہ** ۳ر **جواب شکوہ** ۴ر
اکبری اقبال ۳ر یہ پانچوں ڈاکٹر سر اقبال کی مشہور نظمیں ہیں

مناجات بیوہ ۲ر **چپ کی داد** ۱ر اور مولانا حالی کی مشہور نظمیں ہیں

نگارستان مولانا نیاز فتحپوری کے افسانوں کا مجموعہ (لڑکیاں منگائیں) ؏

شہاب کی سرگذشت مولانا نیاز فتحپوری کا ایک معرکۃ الآرا افسانہ عہ

سیلاب تبسم مشہور مزاحیہ نگار جناب شوکت تھانوی کے نہایت ہی پر مذاق تفریحی مضامین کا دلآویز مجموعہ بعض مضامین تو اسقدر پرلطف ہیں کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑجائیں عمر

موج تبسم جناب شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضمونوں کا پہلا مجموعہ جنمیں ظرافت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے دوسرا ایڈیشن بھی ختم کے قریب ہے مجلد قیمت ؏

روح لطافت یعنی مصور ظرافت مرزا عظیم بیگ چغتائی کے پر مذاق تفریحی مضامین۔ معلوم ہوتا ہے یہ آٹھ افسانے پڑھ لیں تو بہت اچھا اثر ہوگا قیمت عہ

دلگداز افسانے قابل مطالعہ دلآویز نتیجہ خیز افسانوں کا مجموعہ جن میں معاشرتی پہلو خصوصیت سے دکھلائے گئے ہیں از جناب کوثر چاندپوری قیمت ۱ر

دنیا کی حور مشہور افسانہ نگار جناب کوثر چاندپوری کی تصنیف اصلاحی معاشرتی افسانہ نہایت دلچسپ ہونیکے ساتھ سبق آموز اور نتیجہ خیز بھی ہے ۱ر

شرح دیوان غالب دیوان غالب کی سب سے ضخیم شرح مولانا آسی کی ہے جسمیں دوسرے شعراء کے ہم معنی اشعار بھی دیئے گئے ہیں ایک ایک نکتہ کو بہت خوبی سے سمجھایا گیا ہے عار

پردۂ غفلت مسلمان خاندانوں کی معاشرت کی سچی تصویر آزادی نسواں و پردہ پر محققانہ بحث۔ اعلیٰ درجہ کا اخلاقی ڈرامہ۔ مطبوعہ جرمنی قیمت صرف عہ

دختر سمرنا خالدہ ادیب خانم کے چشم دید حالات۔ تسخیر سمرنا کے دلچسپ حالات کے پیرایہ میں جسکا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ قیمت صرف عہ

تاریخ مغرب شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی مفصل و مکمل تاریخ قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنے ۔۔۔۔۔

انقلاب دہلی ان دردانگیز نظموں کا مجموعہ جو دہلی کی بربادی پر غدر ۱۸۵۷ء کے بعد لکھی گئی (۱) بادشاہ ظفر۔ غالب۔ آزردہ۔ داغ۔ حالی۔ سالک۔ مجروح۔ ظہیر۔ افسردہ۔ شیفتہ وغیرہ ۲۶ شعرا کی ۶۸ نظمیں مشہور شعرا کی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔۔۔۔۔

ابلیس کا خطبہ صدارت جو پچاس جوبلی کے موقعہ پر آل انڈیا شیاطین کانفرنس میں پڑھا گیا ہنسی ہنسی میں کام کی باتیں بتائی گئی ہیں ۔۔۔ قیمت ۸ر

زنانہ کتابیں

گلہائے رومال :- سلسلہ تارہ کا کام جیسی مفید کتاب کی مولفہ محترمہ مغدی بائی صاحبہ اندھیری کی یہ کتاب دستکار بہنوں کیلئے قابل قدر تحفہ ہے۔ چکن کاری چینی کڑھت۔ ایمبرائڈری وغیرہ کی لاثانی معلم ہے۔ نمونے نہایت خوبصورت اور مصوری بہترین۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

قوس قزح مشہور شاعرہ اور آئینہ جمال کی مصنفہ محترمہ بلقیس جمال کی نظموں کا دوسرا مجموعہ جسمیں ۳۷۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ نیچرل نظمیں ہیں۔ کاغذ چھپائی لکھائی بہت عمدہ۔ قیمت ۸

آداب نسواں مستورات کیلئے اخلاق ادب و تہذیب کی بہترین کتاب قیمت ۵/

شوہر کی نصیحتیں مستورات کیلئے نہایت مفید کتاب ہے قیمت ۴/

زنانہ خطوط خط و کتابت سکھانیکی مفید کتاب جسکے مضامین بھی کارآمد ہیں قیمت ۶/

رفیق مرزا لائق ماں کا لایق بیٹا قصہ کے پیرایہ میں تعلیمیافتہ اور جاہل ماں کا فرق قیمت ۴/

بہشتی جھومر لڑکیوں کیلئے اسلامی دستور العمل اور مذہبی تربیت قصہ کے پیرایہ میں قیمت ۱۰/

صبر کی دیوی۔ ایک برتر کی ذاتی نیک نفسی علم و ضبط نے ظالم شوہر کو راہ راست پر کرلیا ۴/

پہیلی نامہ کئی سو دلچسپ پہیلیاں مع بوجھ لڑکیوں کیلئے دل بہلانیوالی بہترین کتاب ۶/

لوری نامہ۔ روتے بچوں کو بہلانے اور انکو سلانے کی نصیحت خیز لوریاں ۲/

راہ جنت بیبیوں کو دیندارانہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب و تعلیم ۳/

صنعت خانہ جسمیں خانگی ضروریات کی چیزیں گھر میں بنانیکی ترکیب درج کی گئی ہیں ۴/

لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم مسلمان خاتون کا آریہ پنڈتوں سے مباحثہ اور اسلام کی فتح۔ ایک سچا واقعہ بطرز ناول۔ دلچسپی کی یہ کیفیت کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے۔ کئی بار چھپی ہے۔ قیمت ۱۲/

جمیلہ خاتون زیور کی دلدادہ لڑکی کا عبرت انگیز اور نتیجہ خیز افسانہ ۲/

گھر اور گھر والی خانہ داری کے متعلق کارآمد اور مفید باتیں جو ہر خاتون کو جاننی چاہئیں ۴/

کفایت شعاری فضول خرچ بیبیاں اسکا مطالعہ کریں تو کفایت شعار بنجائیں ۲/

عقیلہ بیگم ایک کفایت شعار لڑکی کی سبق آموز داستان قیمت ۳/

جنت کی حوریں عرب کی بڑی بڑی عالم فاضل بیبیوں کے صحیح تاریخی حالات ۵/

اختر النسا بیگم نہایت دلچسپ اور سبق آموز اصلاحی قصہ عورتوں کی زبان میں ۴/

منحوس مسہری فیشن پرستی کے نقصانات عورت کی ضد مرد کی ناعاقبت اندیشی کی نتائج ۵/

خواتین انگورہ ترکی کی مایۂ ناز خواتین کے حالات جنہوں نے ترکی جدید کے بنانے میں حصہ لیا ۴/

بیگمات بنگال مشہور شہزادیوں اور بیگمات کے سبق آموز نہایت دلچسپ حالات ۶/

تاج کمپنی کی مطبوعات

تاج کمپنی لاہور نے اسلامی مطبوعات کو ان کی شان و عظمت کے مطابق نہایت ہی دیدہ زیب صورت میں عکسی رنگین سنہری بلاکوں کے ساتھ شائع کیا ہے بازاری کتابیں سستی قیمت میں ہر جگہ ملتی ہیں۔ نفاست پسند طبیعت رکھنے والی جو بیبیاں خوبصورت کتابوں کی قدردان ہیں وہ تاج کمپنی کی یہ کتابیں منگائیں۔ جیبی سائز پر بھی ہیں۔

پازدہ شریف مترجم مع درود تاج۔ درود لکھی و عہد نامہ قیمت عمر

دلائل الخیرات۔ حجم ۲۲۸ صفحات۔ قیمت ۱۲/

درود تاج۔ درود لکھی و عہد نامہ مترجم۔ قیمت ۵

نماز مترجم۔ یہ بھی سات رنگوں میں بلاکوں سے چھپی ہے۔ قیمت ۵/

دعا گنج العرش۔ مترجم۔ قیمت ۵

مسدس حالی مولانا حالی کا مسدس۔ مسلمانوں کے تنزل پر خون کے آنسو۔ قیمت قسم اول مجلد ۳ ہے قسم دوم ۶/

ڈ مسدس حالی کا صدی اڈیشن دہلی سے شائع ہوا ہے۔ جس میں قابل لوگوں کے دیباچے بھی ہیں۔ قیمت (۶/)

شکوہ وجواب شکوہ۔ ڈاکٹر اقبال کی مشہور نظمیں قیمت ۴/

کچھ اور ادبی کتابیں

شعر و شاعری۔ یعنی مولانا حالی مرحوم کا مشہور مقدمہ دیوان قیمت عمر

روح انتخاب۔ اردو نثر نگاروں پر ایک تاریخی تنقید اور اردو لٹریچر کا تاریخی انتخاب۔ قیمت ہے

روح نظم۔ اردو شاعری کا بہترین انتخاب اور اردو شعرا پر ایک اجمالی تبصرہ۔ قیمت ۱۲/

چار سہیلیاں بچیوں کے مطالعہ کی نہایت دلچسپ سبق آموز کہانیاں قیمت عہ

چور اور گرہ کٹ۔ بچوں کے لئے بہت مزیدار قصے۔ قیمت ۳/

چند ڈرامے نور الٰہی۔ محمد عمر صاحبان کے لکھے ہوئے چھوٹے چھوٹے ڈراموں کا مجموعہ۔ قیمت صرف ۸/

مستورات کیلئے مشہور مصنفین کی کتابیں

مولانا نذیر احمد مرحوم		خواجہ حالی مرحوم		مولوی بشیر احمد مرحوم		خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم اے		خواجہ حسن نظامی		متفرق کتب	
مراۃ العروس	عہ	مسدس حالی	۱۲/	حسن معاشرت	عمر	روح القرآن	؎	اولاد کی شادی	عہ	ذائقہ	۸/
بنات النعش	عہ	چپ کی داد	۲/	اصلاح معیشت	عمر	روحوں کے کرشمے	عمر	آتالیق خطوط نویسی	عمر	دہلی کا باورچی خانہ	۸/
توبۃ النصوح	عہ	شکوہ ہند	۳/	اقبال دولہن	عمر	ماں بچہ کی نگہداشت	۶/	بیگمات کے آنسو	عمر	دہلی کا دسترخوان	۸/
ایامیٰ	عمر	بیوہ کی مناجات	۲/	بچیوں سے دو دو باتیں	عہ	بیوی کی تعلیم	عمر	جگ بیتی کہانیاں	۱۰/	اسلامی دسترخوان	۸/
فسانۂ مبتلا یا محصنات	عمر	حیات جاوید	للعہ	لخت جگر	ہے	بیوی کی تربیت	عہ	بچوں کی کہانیاں	۱۰/	غریبوں کا باورچی خانہ	۶/
ابن الوقت	عمر	یادگار غالب	ہے	جگ بیتی	۱۰/	پارۂ دل	؎	اردو سکھانے کے مضامین	۴/	[illegible] باورچی خانہ	۶/
								چٹکیاں اور گدگدیاں	۱۲/	میاں بیوی کے فرائض	۴/

فروری 1937

ESTD 1927 REGD. № L 2222

THE BANAT DELHI

مسلمان بیبیوں کے لئے ایک ماہوار تمدنی رسالہ

بنات دہلی

عصمت جوہر نسواں

منیجر عصمت و جوہر نسواں کوچہ چیلان دہلی

شریف بیگمات اور تعلیم یافتہ مردوں کے لئے

اردو کی بہترین کتابیں

رسالہ عصمت دہلی نے جو شریف ہندوستانی بیبیوں کے لئے ۲۰ سال سے شائع ہو رہا ہے اور ہندوستان کے تمام زنانہ پرچوں میں سب
شاعت رکھتا ہے۔ ہندوستانی گھرانوں کی معاشرت سدھارنے اور زندگی کو کامیابی کے ساتھ بسر کرنے کے لئے دلچسپ پیرایہ میں نہایت مفید او
کتابیں شائع کی ہیں۔ جو خدا کے فضل و کرم سے تعلیم یافتہ طبقہ میں نہایت پسندیدگی اور وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ مشاہیر قوم اور ملک
پورا اخبارات اور رسائل نے ان کتابوں پر نہایت شاندار اور پُر زور الفاظ میں ریویو کئے ہیں۔ اور یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے کہ اُردو زبان میں او
یسے لڑکیوں اور عورتوں کے لئے اس قدر بلند پایہ کتابیں اس تعداد میں شائع نہیں ہوئیں۔ اس میں شک نہیں کہ عوام الناس میں علمی ذوق کی
ناک کمی ہے ردی کاغذ پر خراب چھپی ہوئی ضخیم کتابیں مقررہ قیمت سے تہائی اور چوتھائی قیمت پر بازاری تاجر فروخت کر رہے ہیں۔ اور عا
ں کی لغویات سے بر اور خرافات سے بھری ذلیل کتابوں کے لمبے چوڑے غلط سلط اشتہارات سے لوگوں کو اب کتابوں کا اعتماد نہیں ر
ند مطبوعات عصمت کے متعلق ملک کے اعلیٰ طبقہ کی رائے ہے کہ ان کتابوں سے نہ صرف زنانہ لٹریچر میں جان پڑ گئی بلکہ ادب اُردو
ں گرانبہا اضافہ ہوا۔ یہ فہرست عوام الناس کے لئے غالباً باعث دلچسپی نہ ہوگی۔ کیونکہ نہ اس میں چٹ پٹے ناولوں کی نیند حرام کر دینے والے
انہ مخرب اخلاق۔ بازاری ناولوں کا اشتہار ہے نہ صنفی ولولہ انگیز لٹریچر کا اور نہ ان نام نہاد مذہبی اخلاقی تفریحی کتابوں کا۔ جن کا مطالعہ وقت کی
ں۔ روپیہ کی بربادی۔ ایمان کی کمزوری اور اخلاق کی تباہی ہے۔ سوائے اُن چند تاریخی افسانوں کے جن کے اشتہار میں لکھ دیا گیا ہے تمام
وعات عصمت شریف بہو بیٹیوں ہی کے لئے لکھی اور شائع کی گئی ہیں اور آنکھ بند کر کے انہیں دی جا سکتی ہیں۔ اور دی جاتی ہیں لیکن
مطالعہ جس طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح مردوں کے لئے بھی نہ صرف باعث دلچسپی بلکہ مفید اور کار آمد ہیں۔

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصنیفات

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ مشرق کے اُن چند بے مثل مصنفوں میں تھے جن پر اردو ہمیشہ فخر کرے گی۔ آپ جب کبھی قلم اٹھاتے
نو سدا بہار پھولوں کا مینہ برسا دیتے تھے وہ پھول جن کی عطر ریزی مشام جان کو معطر کرتی ہے یوں تو اُردو لٹریچر کی ہر صنف میں علامہ مغفور کی تحریریں سنگ
ریاد اور جواہر پارے کہلانے کی مستحق ہیں جن کی آب و تاب ہمیشہ اسے منور رکھے گی۔ لیکن مولانا کا امتیاز خصوصی ٹریجڈی تھی۔ اور یہی داستان غم ہوتا: لکھتے تھے
ی زبان میں تو کیا ہندوستان کی بلکہ ایشیا کی کسی زبان میں اس کی نظیر نہیں نکل سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹریجڈی کے علامہ راشد الخیری بادشاہ ہی نہیں شہنشا
جنہوں نے شکسپیر جیسے مصنفوں کو بھلا دیا تھا۔ آپ کی تحریر کا ایک ایک لفظ درد و اثر اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہے تا ممکن ہے کہ سنگ دل سے سنگ دل
ان پڑھے اور متاثر نہ ہو۔ چھوٹے چھوٹے فقرے شیریں و خوشگوار بندشیں۔ غمگینی بیقراری اور تڑپ لئے ہوتے ہیں۔ جو دل میں تیر و نشتر کی طرح
جاتے ہیں اور یہ وہ خصوصیات ہیں جو ہندوستان کے اور کسی مصنف کی تحریر میں نہیں۔

ذیل میں علامہ مغفور کی تمام کتابوں کا اشتہار دیا جاتا ہے لیکن اشتہار میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا ہے کیونکہ حضرت علامہ راشد الخیری
یش بہا تصانیف ہماری تعریف سے بہت بالاتر ہیں۔

کتابوں کی قیمت اصلی چیز تو علامہ محترم کی تحریر ہے لیکن حُسن ظاہری کے اعتبار سے بھی یہ کتابیں شریف بیگمات اور معزز حضرات کے
ب خانوں کی زینت ہیں۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا سفید خوب دبیز اور چکنا ہے لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ سرورق خوبصورت، رنگین۔ سائز سب
بوں کا ۲۲×۱۸ قیمت بحساب ۲ر فی جزو (یعنی ۱۶ صفحے)۔ (محصول ڈاک خریدار کے ذمہ)

ملنے کا پتہ:- منیجر عصمت کوچہ چیلاں دہلی

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصنیفات

مردوں اور عورتوں کے لئے اصلاحی و معاشرتی کتابیں

حیات صالحہ یا صالحات

علامہ مغفور کی سب سے پہلی تصنیف جس نے جادو نگار مصنف کے کمال افسانہ نگاری کا ہندوستان بھر میں ڈنکا بجا دیا تھا۔ اس میں ایک نیک لڑکی کی زندگی کے وہ تمام واقعات نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں بیان کیے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ وہی باپ جو اولاد کا عاشق زار ہے کس طرح بچوں کی جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہو جاتا ہے۔ صالحات بتائے گی کہ جاہل سوتیلی ماں کس طرح سوکن کے بچوں کی مٹی پلید کرتی ہے۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ نیک کوک کی لڑکیاں مصائب کا کیسے کیسے ایثار اور قربانیوں سے مقابلہ کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ قصے کے ضمن میں آج سے چالیس پہلے کے گھرانوں کی معاشرت رسم و رواج وغیرہ نہایت دلچسپ طریقے سے بیان کیے گئے ہیں۔ زبان قلعہ معلیٰ کی بیگماتی کوثر سے دھلی ہوئی۔ واقعات اس قدر مؤثر کہ کلیجہ کے پار ہو جاتے ہیں۔ پونے دو سو صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

صبح زندگی، شام زندگی، شب زندگی

اُردو زبان میں کوئی کتاب ان کتابوں سے زیادہ گذشتہ بیس سال میں مقبول نہیں ہوئی اب تک ایک لاکھ کے قریب فروخت ہو چکی ہیں اور آج بھی مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا یہی وہ کتابیں ہیں جنھوں نے خاندانوں کو تباہی اور بربادی سے بچا دیا اور ہزاروں گھر سنوار دیئے۔

صفحے ۴۰۰ (؟)

اس کے مقابلہ میں نسترن کی سلیقہ شعاری امداد و (؟) آپ کی ہمدردی حاصل کرے گی۔ نہایت ہی دلچسپ اور بہت مؤثر ناول ہے اس کا بارہواں اڈیشن چھپا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (آٹھ آنہ)

شب زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین دیہاتی دلہن کس طرح ایک (؟) اور نیک بی بی بن جاتی اور اس کے بچے کس طرح اچھے نکلتے ہیں کتاب کی (؟) فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی۔ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ گیارہواں ایڈیشن چھپی ہے۔ قیمت وہ شب زندگی کی (؟)

نوحہ زندگی

وہ سنگ دل باپ جس نے لڑکی کو اس گناہ پر ثانی کیا عدالت تک گھسیٹ کر جیل خانہ پہنچا بلغ ہے وہ پتھر اس جس نے نو مہینے پیٹ میں رکھا اور پندرہ برس تک کی بیگناہ بچی کو یہ دیکھ کر نکاح ثانی کے جہنم میں قید کی مصیبتیں جھیل کر نہال نہال ہے نوحہ زندگی میں آپ کو ایک قبرستان ملے گا جہاں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اور غیرت پر قربان ہونے والی دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لئے گہری نیند سو رہی ہے۔ بہت مشہور و مقبول کتاب ہے۔ آٹھ آنہ

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصنیفات

مردوں اور عورتوں کے لئے اصلاحی و معاشرتی کتابیں

حیات صالحہ یا صالحات

علامہ مغفور کی سب سے پہلی تصنیف جس نے جادو نگار مصنف کے کمال افسا[نہ] نگاری کا ہندوستان بھر میں ڈنکا بجا دیا تھا۔ اس میں ایک نیک لڑکی کی زندگی کے تمام واقعات نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں بیان کیے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ رہی باپ جو اولاد کا عاشق ہے کس طرح بچوں کی جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہو جاتا ہے۔ صالحات بتائے گی جاہل سوتیلی ماں کس طرح سوکن کے بچوں کی مٹی پلید کرتی ہے۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ نیک گھر کی لڑکیاں مصائب کا کیسے کیسے ایثار اور قربانیوں سے مقابلہ کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ قصّے کے ضمن میں آج سے چالیس برس پہلے کے گھرانوں کی معاشرت رسم و رواج وغیرہ نہایت دلچسپ طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔ زبان قلعہ معلّیٰ کی بیگماتی کوثر سے دُھلی ہوئی۔ واقعات اس قدر مؤثر ہیں کہ دل کے پار ہو جاتے ہیں۔ پونے دو سو صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

صبح زندگی، شام زندگی، شب زندگی

اردو زبان میں کوئی کتاب ان کتابوں سے زیادہ گذشتہ بیس سال میں [مقبول] نہیں ہوئی اب تک ایک لاکھ کے قریب فروخت ہو چکی ہیں اور آج بھی [ان] کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا یہی وہ کتابیں ہیں جنھوں نے ہزاروں [گھرا]نوں کو تباہی اور بربادی سے بچا دیا اور ہزاروں بگڑے ہوئے گھرانے [سنوار] دیئے۔

صبح زندگی لڑکیوں کی تربیت پر اس قدر مؤثر پیرایہ میں اس سے بہتر کتاب اس سے زیادہ مؤثر اور دلچسپ ناول آج تک شائع نہیں ہوا۔ اس میں نسیمہ کی پیدائش سے شادی تک کے تمام واقعات ہیں گیارہ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

شام زندگی نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے تمام واقعات بیوی اور شوہر دونوں کے لئے بے مثل چیز ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے مصنف کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا گیارہ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ۔؏ ؍

شب زندگی یہ علامہ محترم کا ماسٹر پیس یعنی سب سے بہتر کتاب کہی جاتی ہے اور اس میں رحلت نسیمہ کے بعد کا [حال] ہے اس سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ [حو]ریں اس کا استقبال کرتی ہیں عالم ارواح کی سیر اس قدر دلچسپ ہے کہ [با]ربار پڑھئے۔ نسیمہ جیسی پیار[ی] ساس کی بہو وسیم دلہن ایسی پتھر نکلی کہ الامان الحفیظ

اس کے مقابلہ میں نسترن کی سلیقہ شعاری اور ادائیگی فرائض آپکی ہمدردی حاصل کریگی۔ نہایت ہی دلچسپ اور بہت مؤثر ناول ہے اس کا بارھواں اڈیشن چھپا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

شب زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بن جاتی اور اس کے بچے کس طرح اسے ملتے ہیں کتاب کی ہیروین فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ گیارہ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت عہ شب زندگی مکمل عہ؍

نوحہ زندگی

وہ سنگ دل باپ جس نے لڑکی کو اس گناہ پر کہ نکاح ثانی کیا عدالت میں گھسیٹ کر جیل خانہ پہنچا دیا بلغ ہے وہ پتھر ماں جس نے نو مہینے پیٹ میں رکھا اور پندرہ برس تک پرورش کی بیگناہ بچی کو یہ دیکھ کر کہ نکاح ثانی کے جہنم میں قید کی مصیبتیں جھیل رہی ہے نہال نہال ہے نوحہ زندگی میں آپ کو ایک قبرستان ملے گا۔ جس میں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اور غیرت پر قربان ہونے والی ماں اپنے دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لئے گہری نیند سو رہی ہے۔ بہ... پر بہت مشہور و مقبول کتاب ہے۔ آٹھ ... ڈیشن اور تین قیمت ۲

طوفانِ حیات

اس کتاب کی ہیروین مشرکی ز... دلچسپ ہے کہ پڑھنے کے بعد پھر بد رسموں کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔ شرک جو دنیائے نسوان پر عام طور پر قابض ہے طوفان حیات کے مطالعہ سے کوسوں دور بھاگ جاتا ہے اور رسوم مروجہ خوفناک اژدہے کی صورت میں نظر آنے لگتی ہیں اور انسان خدائے واحد کی عظمت کے آگے سر جھکا دیتا ہے قصہ کی دلچسپی زبان کی سلاست کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے۔ واقعات اس قدر دردانگیز کہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ قیمت صرف عہ؍

جوہر قدامت

دو بہنوں کی پر لطف کہانی۔ دو لڑکیوں کی مفصل زندگی۔ دو عورتوں کی جگر خراش داستان جن میں ایک دور قدیم کی درخشندہ تصویر اور دوسری طرز جدید کی دلدادہ ہے عالم نسواں آج سے پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا مسلمان گھرانوں میں اس وقت کیسے کیسے لعل گودڑیوں میں چھپتے تھے اور مغربی رو کس سمت انھیں لے جا رہی ہے جوہر قدامت کے مطالعہ سے معلوم ہوگا قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)

منازل السائرہ

صالحات کی طرح اس میں بھی ایک لڑکی [کی] پیدائش سے موت تک کے تمام ...

س قدر دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے یہ
ہی کتاب ہے جو یونیورسٹیوں کی بڑی جماعت کے کورس میں داخل ہے۔

قیمت حصہ اول ایک روپیہ۔ حصہ دوم ایک روپیہ۔ چھ دفعہ شائع ہو چکی ہے۔

(ب) اصلاحی و معاشرتی افسانے

تمغۂ شیطانی حد درجہ دلآویز اور سبق آموز افسانہ جس میں آمنت شیطانی کے آئنہ کیرکٹر دکھائے
ئے ہیں ان لوگوں کے جو نیک انسان سمجھے جاتے تھے مگر ان کے صرف ایک
مل سے جو بظاہر بہت معمولی بات تھی حلقۂ شیطانی میں داخل ہو گئے
یاں ناکڑے والی بہری لاجی۔ خانصاحب کے حالات پڑھکر ہنستے ہنستے
یٹ میں بل پڑ جاتے ہیں وہاں شمس پیرجی شیرازی کے واقعات اس قدر
ردانگیز ہیں کہ آنکھوں سے نکل پڑتے ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

سات روحوں کے اعمالنامے دنیا کی سات عجیب و غریب
روحیں ایک شیطان کی مغفرت کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے مطالعہ
سے کہیں ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑیں کہیں آنسو نکل آئیں آخری روح کے
عمالنامے اس قدر دردانگیز ہیں کہ ہچکی بندھ جائے۔ قیمت ۸؍

غدر کی ماری شہزادیاں یا تبیلہ میں میلہ، ۱۸۵۷ء کے غدر کی لٹی ہوئی دلی
کی شہزادیوں اور بیگموں کی دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے
کھڑے ہو جائیں۔ کئی کئی رنگ کی بلاک کی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت ۱۲؍

ستونتی نہایت دلچسپ سبق آموز قصہ جس میں ثابت کیا
گیا ہے کہ مرد کے لئے بیوی سے بڑھکر کوئی نعمت
نہیں... اور شریف عورت شوہر کے لئے سب کچھ قربان کرکے اور ایثار
...ہر دکھاکر دنیا کو محو حیرت کر دیتی ہے پانچ مرتبہ چھپ چکی ہے قیمت ۸؍

موءودہ لڑکیوں کے ترکہ پدری کے متعلق علامہ مغفور کا
نہایت مؤثر درد و غم بھرا افسانہ جس میں اس قدر
درد و سوز و گداز ہے کہ پتھر سے پتھر دل بھی اس کو پڑھ کر پسیجتے ہی نہیں بلکہ
موم ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۸؍

تغیر عصمت جوبلی نمبر عصمت کا مقبول دلآویز افسانہ
عبدل کا کیرکٹر اس قدر پر لطف ہے کہ
ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں اور واقعات اس قدر دردانگیز کہ
بیساختہ آنسو نکل آتے ہیں خلع اور ارتداد پر اس سے بڑھکر مؤثر افسانہ
آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوا۔ قیمت پانچ آنہ (۵؍)

انگوٹھی کا راز جدید ایڈیشن حضرت مصنف سے نظر ثانی اور
بہت کچھ اضافہ کرا کے شائع کیا گیا ہے یہ تین
...لڑکیوں کا سبق آموز افسانہ ہے رابعہ کا عبرت انگیز انجام
...کی جگر خراش داستان اور صفیہ کی مشکلات انگوٹھی کا راز اس خوبی سے
...کہ پڑھنے والے کو حیرت ہو جائے بار پنجم قیمت ۶؍

ولایتی نمی ذی عشرہ کے جوڑ کا نہایت پرلطف (باتصویر)
افسانہ جس کے ہر ہر صفحہ پر ہنستے ہنستے پیٹ میں
بل پڑ جاتے ہیں بی نمی نے بڑھاپے میں وہ وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس
پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت ۶؍

منازل ترقی اس عبرت انگیز افسانے میں دکھایا گیا ہے
کہ انسان ترقی کی دھن، لیڈری کی شوق اور
دولت کے نشہ میں اخلاق انسانیت اور مذہب کو تج کر غریب رشتہ داروں
پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے ولی اور بشیرن دونوں میاں بیوی کے کیرکٹر نہایت
دلچسپ ہیں۔ قیمت ۴؍

بچہ کا کرتہ ایک عاشق زار بدنصیب ماں اپنے جوان بچے کی
بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا
ہے دنیا اس کی محبت اور ایثار کا وہ عبرت انگیز جواب دیتی ہے کہ آنکھ سے
آنسو نکل پڑتے ہیں بہت مؤثر افسانہ ہے اور کئی بار چھپ چکا ہے قیمت

ویڈیا کی سرگذشت مگر وہ مرتی دہاں بھی نہ تھا فیشن
وحدت کی دلدادہ ایک انگریز
عورت کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب مرقع
میاں بیوی کے تعلقات کا ہو بہو فوٹو بار سوم قیمت ۴؍

چہار عالم ایک دردانگیز افسانے میں تین چار سبق آموز افسانے
حیات انسانی پر پرندوں کی بحث ہندوستانی
معاشرت کا یہ افسانہ گویا مرقع ہے چند نسوانی کمزوریوں کو دردناک پیرایہ میں
بیان کیا ہے قصہ کا پلاٹ بیحد دلکش ہے پہلے یہ افسانہ گلدستہ عید کے ساتھ
شائع ہوا تھا۔ اب علیحدہ شائع کیا گیا ہے اور کئی قلمی تصویریں بھی دی گئی
ہیں۔ قیمت صرف ۴؍

بنت الوقت ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا جیتا
مرقع وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے
والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا عبرت انگیز انجام چھ دفعہ چھپ چکی ہے۔

سراب مغرب غیر مسلم مدارس میں لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز
ہے۔ اس بحث پر مشہور کتاب تقلید مغربی کے دردناک
نتائج پارٹیز کا حشر اں باپ کی ناعاقبت اندیشی اور لڑکی کی تباہی۔ آٹھ مرتبہ
چھپی ہے۔ قیمت ۸؍ کنواری لڑکیاں نہ منگائیں۔

فسانۂ سعید بیوہ کا نکاح ثانی اسلام کا حکم ہے مگر جس
قابلیت سے حضرت مصور غم نے سعید کا نکاح
بے سود ثابت کیا ہے وہ حق رکھتا ہے کہ ہر مسلمان اس کتاب کو پڑھے۔ سعید
کی جگر خراش داستان دل ہلا دے گی۔ سوتیلے رشتوں پر مؤثر کتاب ہے قیمت

(ج) مختصر افسانوں کے مجموعے

علامہ مغفور کے مختصر افسانوں کا تیس سال سے ہندوستان بھر میں ڈنکا بج رہا ہے علامہ راشد الخیری ہی وہ پہلے بزرگ تھے جنہوں نے اردو زبان میں مختصر افسانہ نویسی کو معراج کمال پر پہنچایا ہے۔ جذبات نسوانی کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی صحیح ترجمانی جس جادو نگاری سے مصور غم مصنف نے کی ہے زبان اردو ہمیشہ اس پر ناز کرے گی ناممکن ہے کہ سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی ان افسانوں کو پڑھکر آنسو بہائے بغیر رہ سکے۔ شہنشاہ بجدی کے وہ معرکتہ الآرا افسانے جو لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں اور جن پر بڑے بڑے ضخیم ناول قربان ہیں۔ مختلف مجموعوں کی صورت میں شائع ہو گئے

جوہر عصمت

۱۳ سبق آموز افسانے (۱) **مظلوم بیوی کا پاک جذبہ**۔ عرفان ایک شریف اور معزز خاندان کا شخص بری صحبتوں کی وجہ سے لاکھ کا گھر خاک کر کے جیل خانے پہنچنے والا ہوتا ہے کہ مظلوم بیوی کی کوششوں سے اس طرح رہائی حاصل کرتا ہے کہ پڑھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں (۲) **لکھنؤ کی دولھن** یورپی تمدن کے مرد و عورت کے عیش کیرکٹر ازدواج ثانی پر نہایت مؤثر بحث محبت کا جواب اور انتقام بے انتہا دلآویز افسانہ (۳) **گلی مجنیں** ہزاروں برس پہلے کے تمدن کا ایک دلچسپ مرقع شجاعت و جان نثاری دوستی وفاداری اور سچی محبت کے حیرت انگیز مناظر (۴) **فسانہ تنویر** ملکہ تنویر کی درد و غم بھری کہانی (۵) **بیگناہ کا قتل**۔ مغیرہ کی شرارت اور انتقام امیر کی بدگمانی سنگدلی اور محبت کی چوکھٹ پر کسان لڑکی کی قربانی (۶) **بھاوج کا فتنہ**۔ دولت اور عصمت کا مقابلہ (۷) **مامون رشید کا دربار** اور ایک سچی عورت (۸) **عدل جہانگیری** شہنشاہ جہانگیر کے انصاف کا دل ہلا دینے والا واقعہ (۹) **بلبل کی شہادت** (۱۰) **ملکہ شہر زاد** ملکہ طرابلس اور بادشاہ کا افتراق ملکہ کا عصمت کی کسوٹی پر پورا اترنا (۱۱) **ہر قسم کی مستحق** خدا کی لاٹھی بے آواز ہے (۱۲) **غلط فہمی** نہایت مؤثر قصہ خاتمہ بالخیر۔ ان تیرہ افسانوں کا مجموعہ جوہر عصمت شریف مرد اور ہر شریف عورت کی نظر سے گذرنا چاہئے بہت مشہور و مقبول ہے اب چھٹی مرتبہ شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

سیلاب اشک حسرت تصویر

۷ درد انگیز افسانے (۱) پر تصاویر محبت عورت کا دل وفا و محبت کے خزانہ سے مالا مال ہے۔ یہ سبق آموز افسانہ جو کٹر سے کٹر انسان کی آنکھیں نمناک کرے گا اس کا ثبوت ہے اور بے انتہا مقبول ہوا ہے (۲) **بلوچن کے تین رنگ** ایک خود دار لڑکی وفاداری اور انتقام اور احسان کے جوہر دکھا کر محو حیرت کر دیتی ہے (۳) **طلاق کا سفید بال**۔ میاں بیوی کے تعلقات کیا چیز ہیں خود داری اور ایثار کسے کہتے ہیں ضمیر اور ایمان کیا کام کرتا ہے اس درد انگیز افسانے سے معلوم ہوگا۔ جس نے کتنے ہی گھر تباہی سے بچا ڈالے۔ (۴) **حج اکبر** جس سے معلوم ہوگا کہ ماں کا دل کیسی محبت سے لبریز ہوتا ہے اور سچی خوشی کسے کہتے ہیں (۵) **عدل گلبدن** شہنشاہ بابر کی لخت جگر شہزادی گلبدن بیگم کی شجاعت عدل و کرم احسان وغیرہ کے حیرت انگیز کارنامے (۶) **بے قصور بچی** بے انتہا مؤثر افسانہ (۷) ثریا کا تخیل ہر افسانے کے ساتھ زرکثیر صرف کر کے فوٹو بلاک کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ قیمت عہ

طوفان اشک

یعنی رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں وہ مؤثر اور سبق آموز کتاب جس میں یہ ۱۲ دل ہلا دینے والے افسانے ہیں۔

رواج کی بھینٹ	محروم وراثت	اس ہاتھ دے	میں نے کیا دیکھا
کلنگ کا ٹیکہ	سوتیلی ماں کا آخر وقت	اس ہاتھ لے	شہید معاشرت
بیوی کی صحنک	توصیف کا خواب	تغییر عبادت	طوفان اشک

بار سوم قیمت ایک روپیہ

شہید مغرب

طرابلس اور مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے اسلام اور نصرانیت کے معرکے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں مسلمانوں کی ترقی کا راز اور تنزل کے اسباب شدھی اور تبلیغ کا اثر مندرجہ ذیل درد انگیز افسانے ہیں

دو آسمانی مسافر	شہید مغرب	طرابلس سے صدا
عرب سیدانی	سیاہ داغ	افراط و تفریط
صدائے دلگداز	کلونتیاں	سیمونہ

ان کے مطالعہ سے حب وطنی، جوش ایمانی، بہادری، شجاعت، خودداری، غیرت و حمیت کے شریفانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت عہ

نسوانی زندگی

یوں تو حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم ہمیشہ سے ہی تصنیف ہوئیں عورت کی مختلف حیثیتیں دکھلائی گئی ہیں مگر کتاب میں خصوصیت کے ساتھ ماں، بیوی، بیٹی بہن کی ہر حیثیت علیحدہ علیحدہ دکھائی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت میں ایسا ایسا ایثار اور قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ مرد حیرت میں رہ جاتا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

نانی عشو

آپ کتنے ہی سنجیدہ کیوں نہ ہوں ناممکن ہے "نانی عشو" پڑھتے یا سنتے وقت آپ کے پیٹ میں مارے ہنسی کے بل نہ پڑ جائیں علامہ مغفور نے ہنسی کے مضامین بھی لکھے تو اس کمال سے کہ تمام ہندوستان میں ان کا ڈنکا بج گیا نانی عشو کے ساتھ ہی ظرافت آمیز مگر نتیجہ خیز افسانے، عرب اور گلشن، رفاعی، سجدہ ندامت پڑھ کر بھی ایک موقع پر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑینگے تو دوسرے موقع پر ہنسی ضبط نہ ہو سکے گی۔

رودادِ قفس

حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی نظموں کا مجموعہ منظوم جسینہ ورشۃ
...ساپا۔ اسلم کا خط شوہر کے نام۔ ماں کا پیام۔ سرِ قلب کا دم واپسیں۔
...کے قیصر بیٹیوں کی فریاد۔ بچپن کی یاد۔ عید کا کرتہ۔ سہیلی کا خط وغیرہ وغیرہ
...ی نظمیں نہیں بیکس و مظلوم عورتوں کے جگر خراش نالے اور مسلمان گھرانوں
...برت انگیز معاشرتی مناظر ہیں۔ علامہ مرحوم کو جذبات نگاری میں جو کمال
... تھا وہ پورے طور پر ان نظموں میں نمایاں ہے یہی وہ نظمیں ہیں
...ں پڑھکر دل دردمند تڑپ اٹھتے ہیں چھٹی مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ۱۰ ار

گرفتارِ قفس

رودادِ قفس کا دوسرا حصہ یہ نظمیں اس قدر
درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ سنگدل
سے سنگدل انسان کی آنکھ سے بھی آنسو نکل پڑیں۔ قیمت ۱۲ ر

گلدستۂ عید

عید کی دعا۔ عید کی خوشی۔ ام جعفر کی عید۔ ترکن ماں کی عید۔ ایسے ایسے سبق آموز افسانے اور مضامین
عید کے متعلق ہیں سچی خوشی کس طرح میسر ہوتی ہے رمضان شریف میں کیا کرنا چاہئے۔ اس کا جواب گلدستہ عید سے ملے گا۔ جو ایک طرف بہترین علمی عید ہے تو دوسری طرف ہر وقت پڑھنے اور روزانہ زندگی میں بہت سے مفید نتائج اخذ کرنے کی چیز ہے باتصویر ہے قیمت آٹھ آنے۔

(د) تاریخ و سیر۔ ادب و انشاء

آمنہ کا لال

اُردو زبان کا سب سے بہتر مولود شریف پڑھی لکھی عورتوں کی مجالس میلاد میں یہی
...پڑھی جاتی ہے اور وہ اپنی غیر مسلم سہیلیوں کو بڑے فخر کے ساتھ ملاتی
...ور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد بڑے ذوق و شوق سے، آمنہ کے لال کا مطالعہ
...ہیں کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے جو خلاف عقل کہا جا سکے
...ساتھ ساتھ جہاں نظم ہے وہ بھی اس قدر مؤثر ہے کہ اہل دل تڑپ
...سا کیونکہ تمام اشعار خود علامہ مغفور ہی کے ہیں۔ آمنہ کے لال میں علاوہ
...انگیزی کا بہترین لٹریچر ہے۔

سیّد کا لال

شہادت کی مکمل مفصل تاریخ حصہ اوّل مکمل تاریخ شہادت ہے۔ ام المومنین
...ۃ الکبریٰ اور جناب سیدہ کے فضائل سرورِ کائنات صلعم کی رحلت۔
...ت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت۔ حضرت عمرؓ و حضرت عثمان حضرت
...ضی اللہ عنہم کی شہادتیں اور دردناک مرثیے۔ جنگ جمل جنگ صفین کا
...بیان شیعہ سنی اختلاف کی ترقیاں۔ بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہؓ
...سیاست امام حسنؓ کی شہادت یزید کی حکومت کی پوری کیفیت۔
...سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ دوسرا
...مراثی کربلا ہے حضرت مسلم ان کے بچوں اور حضرت حر کی شہادت
...زینبؓ کا میدان کربلا میں بے مثل ایثار۔ شہادت حضرت عباسؓ حضرت
...حضرت علی اکبر۔ کربلا کا ننھا شہید۔ بیمار صغرا کا قاصد۔ سیدہ کے
...کی شہادت۔ خاناں برباد سیدانیاں ابن زیاد اور یزید کے دربار۔ شیعہ
...اختلاف پر تبصرہ قاتلان حسین کا انجام اور خدائی فیصلہ۔ یوں تو تمام کتاب
...قدر درد انگیز ہے۔ کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی مگر نثر میں جو
...نے علامہ مغفور نے لکھے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجہ کے پار ہو جاتی ہے
...لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اس قدر مفصل اور مکمل دردانگیز
...نثر بیان کسی کتاب میں نہیں تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی ہی
...شہادت میں یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں ضخامت ... صفحے قیمت ...

الزہرا

اُردو زبان میں جگر گوشہ رسولؐ سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہؓ کی بہترین سوانح عمری جو بتاتی ہے کہ میاں بیوی کو کس طرح رہنا چاہئے بچوں کی پرورش کس طرح کرنی چاہئے۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور مصورِ غم کا قلم آٹھ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

نوبت پنج روزہ

شاہجہاں آباد اُجڑ چکا مگر اس کے کھنڈر ایک مٹنے والوں کے کارنامے سُنا رہے ہیں اور شہر کے در و دیوار اس وقت بھی اپنے ہمانوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں آج سے ستّر سال پہلے دلی کیا تھی۔ بادشاہ کا جلوس قلعہ معلیٰ کی بہاریں، شاہی جمگھٹے۔ میلے۔ تماشوں کے رنگ۔ دربار کی کیفیت، قطب صاحب کے مقبرے۔ پیر غیب۔ شاہ برجے اور کوٹلہ کے جشن شہر آبادی کی چہل پہل۔ ہندو مسلمانوں کی معاشرت رمضان، عید، سلونو سالگرہ کے تزک و احتشام شادی بیاہ کے رسوم غرض دور گذشتہ کی بہار اگر دیکھنی ہو تو نوبت پنج روزہ یعنی دور ظفر ملاحظہ فرمائیے جس میں آخری تاجدار مغلیہ کی پانچ نوبتیں اور اس قدر درد انگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہیں۔ کہ خون کے آنسو رلا دیں گی پانچویں نوبت وہ ہے جب دلی نے بادشاہ کو وداع کیا غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات مجبوروں کا ظلم مظلوموں کی حالت زار مردوں کی بربادی عورتوں کی تباہی اور بادشاہ کے پیہم مصائب ناممکن ہے کہ آپ آنسو بہائے بغیر پڑھ سکیں بادشاہ کی تصویر اور تین عکسی تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۱۲ ر

قلبِ حزیں

چھوٹے چھوٹے نہایت لطیف ادبی مضامین کا دلآویز مجموعہ جذبات نسوانی کی دردانگیز ترجمانی ان مضامین میں علامہ مغفور نے شاعری کی ہے اور نظم نما نثر کی یہ کتاب بہترین نمونہ ہے طرز تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے پھر بھی جی نہ بھرے ایک ایک فقرہ حفظ کرنے کو جی چاہتا ہے قیمت صرف ۸ ر

داعِ خاتون

جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم اگر ایک طرف تمام ملک کی اپنے ناز انشاء پرداز تھیں جن کی قابلیت پر بڑے بڑے مرد رشک کرتے تھے تو دوسری طرف یہ حیثیت ... کے اس قدر اعلیٰ کیریکٹر کی بی بی تھیں کہ ان کے اعزا آج بھی ان کی ... خلق کے آنسو گرا رہے ہیں یہ وہ مضامین ہیں جو مشہور ادیبہ محترمہ خاتون ... کی جوانمرگی پر لکھے گئے تھے جو بتائیں گے کہ بہو کسے کہتے ہیں اور لڑکی ... کے بعد کس طرح سسرال والوں کے دل کو فتح کر سکتی ہے ناممکن ہے ... چھلکا آنسوؤں کی جھڑیاں نہ شروع ہو جائیں سو کتابوں کے پڑھنے کا وہ ... اثر نہیں ہو سکتا جو صرف اس کتاب کے پڑھنے کا کیونکہ یہ آپ بیتی ہے ... ۵ر

... امین کا دمِ واپسیں

شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کا ... قتل اسلامی تاریخ کا یوں ہی ایک درد انگیز واقعہ ہے اس پر مصنف ... نے کے دلکش پیرایہ میں عبرت انگیز واقعات اپنے خاص رنگ میں لکھے ہیں ... تیسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ قیمت ۴ر

اسلامی تاریخ افسانہ کی طرز پر

... تک حضرت علامہ راشد الخیری مدظلہ کی ان تصانیف کا اشتہار ... عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے کیونکہ اصلاحی کتابیں ہیں ... میں ہندوستانی گھروں کی معاشرت دکھائی گئی ہے اور عورت کو پیدائش ... ف کا دل ہلا دینے والا واقعہ (۹) بلبل کی شہادت ۱۰ ... شہزادہ ... تصویر ... شاہد ... واقعات ... کریمان کیا گیا ... جو جو واقعات پیش ہوئے ہیں ان سب کو بیان کیا گیا اور ... ہے اور یہ سب کتابیں عورتوں کی ترقی اور اصلاح کی غرض سے لکھی گئی ... اب ان کتابوں کا اشتہار دیا جاتا ہے جو مردوں کے لئے لکھی گئی ہیں ... ری لڑکیاں نہ منگائیں۔ البتہ بڑی عمر کی شادی شدہ عورتیں پڑھ سکتی ہیں۔

عروسِ کربلا

علامہ محترم کے تمام تاریخی ناولوں میں بلحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے۔ کربلا کے تاریخی واقعات ... پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مولانا کے قلم کو ہر ہر نے قیامت ... بپا دی ہے کہیں کہیں بچکی بندھ جاتی ہے اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا ... دلآویز افسانہ ہے بہت مشہور کتاب ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے ... اور آج بھی اسی طرح دھڑا دھڑ نکل رہی ہے عروس کربلا کی طرز پر کئی مصنفوں ... کے ناول نکلے مگر عروس کربلا عروس کربلا ہی ہے۔ حال میں چھٹی دفعہ شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

محبوبۂ خداوند

قرونِ اولیٰ کے پرجوش و پاکباز مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں ... پڑھنے والوں کو مبہوت بنا دیتی ہیں طرابلس کا مقدس خداوند کار ... شمالی افریقہ کی حسینہ سفیر ہو کر قاہرہ میں کرنے کے لئے اپنے فرضی دعوے ... میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے اور محبوبۂ خداوند کس طرح اپنی عزت بچا کر اسلام ... قبول کرتی ہے یہ ایک راز ہے جو صرف کتاب محبوبۂ خداوند کے مطالعہ سے ...

... ہو گا حضرت عثمان عبداللہ کے زمانہ میں اسلام اور عیسائیت کے معرکے لڑائیوں کے حالات! جن کا حرف حرف کلیجہ کے پار ہوتا ہے چار دفعہ چھپ چکی ہے قیمت ۱۲ر

شہنشاہ کا فیصلہ

عہد عباسیہ کے بغداد کا دلچسپ افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کی شان کن اسباب کے تحت میں ایک دوسرے شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ اس کا بیگناہ بچہ کس وجہ سے واجب القتل ٹھیرایا جاتا ہے اور ماں کی کیا کیفیت ہوتی ہے ملکہ اپنے حصول مقصد کے لئے کیا کیا کوششیں کرتی ہے اور آخر میں کس خوبی سے شہنشاہ کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دیتا ہے یہ ایسے باب ہیں کہ صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں جدید ایڈیشن حال ہی شائع ہوا ہے قیمت ۴ر

منظرِ طرابلس

تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری ایثار و شجاعت، محبت کے آتشکدہ میں بیگناہ لڑکی کی قربانی۔ حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل، مذہبی پیشوا کی سیاہ کاریاں طلیقہ اور شہزادی لیسو کی کہانی اور فتح طرابلس کا آخری منظر قیمت ۵ر

دُرِ شہوار

ایران، مازندران، سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع، بہرام کے شجاعانہ کارنامے اور ملکہ پر احسانات، شہزادی سبطورہ کی فراست اور بہادری اور وزیر کی مکاری اور فریب۔ قیمت صرف ۱۲ر

سودائے نقد

جس سے معلوم ہو گا کہ مرد کا نکاح ثانی اور ... اور ... کہ اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے۔ یا فسانہ ... دو آسمانی بہنا! بتائے گا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی کا کیا زبردست گناہ ہے دو سگی بہنوں کی کوششیں حقیقی ان کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل محبت کا جواب غرض نہایت دلچسپ پلاٹ ہے۔ قیمت ۵ر

یاسمین شام

امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمرؓ کے زمانہ کی اسلامی لڑائیاں ہلال و صلیب، اسلام و عیسائیت کے معرکے، تسخیر اردن، بیسان، حمص، بعلبک، ارسنا، حلب، انطاکیہ، بیت المقدس اور یرموک کے لئے مجاہدین اسلام کی سرفروشانہ قربانیاں۔ جنگ یرموک وہ اسلامی جنگ تھی جس میں ۳۶ ہزار مسلمانوں نے عیسائیوں کی متفقہ طاقت یعنی ۳ لاکھ کے لشکر عظیم پر فتح پائی جس میں مسلمان عورتیں اس طرح لڑیں کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ حضرت ابو عبیدہ خالد بن ولید اور شرجیل کی تقریریں۔ مسلمانوں کے جوش ایمانی، جرأت جانبازی اور ایثار کے دل ہلا دینے والے مناظر یاسمین شام ہی میں نظر آئیں گے۔ اگر محبت کا دلآویز افسانہ دیکھنا ہے تو یاسمین شام کا مطالعہ کرو۔ جو سفاک سنگدل باپ۔ خادم جس اور مظلوم لڑکی کی دلخراش داستان بھی ہے۔ حال میں جدید ایڈیشن ... اسلام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف سوا روپیہ۔

تیغ کمال

اگر آپ کو غازی اعظم مصطفیٰ کمال کے حالات ... جاننا ہے کہ ... کی جوشیلی ...

...یں تو اس کتاب میں دیکھئے جن میں یورپ کی سازشوں کے راز
...کھے گئے ہیں شہزادی کرشت کا فسانہ محبت، مصطفےٰ کمال کا سب کے
...سمجھے کرنا۔ یونان کے درد انگیز مناظر اور علامہ راشد الخیری کا قلم
...ایک روپیہ۔

مضامین کے جدید مجموعے

...نی قصے اُن نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیری نے ...مسلمان لڑکیوں کے لیے ان کی سمجھ کے مطابق انھیں کی زبان میں مگر ...ص رنگ میں لکھے تھے۔ عورتوں کے لئے نبیوں کے حالات میں ...کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب بھی نہایت بلند ہے۔ قیمت ۱۲؍

...س مشرق یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے گذشتہ ...ئی صدی میں حضرت مصور غم نے اپنے مخصوص طرز میں جو مضامین ...ائے تھے ان کا مجموعہ ان مضامین میں ان مشرقی خوبیوں کو جو روز ...ت رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے ...رایہ میں بیان کیا ہے۔ قیمت ۱۰؍

...اب حیات حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و ہدایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور ...سانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے۔ ان میں سے پچیس ...ں کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں ...نہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی۔ قیمت ۱۲؍

...رفتگاں اُردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثیے جو ملک کی مایۂ ناز خواتین اور باکمال شعراء ادبا کی یاد میں ...ے تھے اور جو معدن ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں حضرت علامہ ...کلایں تو ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے مگر بزم رفتگاں کا ایک ایک ...ر ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ قیمت ۱؍

...ی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ ہنرمند کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے ...انہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے دلنشیں پیرایہ میں یہ ...زنانہ لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے یہی ہیں وہ مضامین جنھوں نے ...یں سو پچاس نہیں ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا ...کامیاب گھر والی بن کر خوشگوار زندگی گذارنے لگیں۔ قیمت ۱۲؍

...سیاحت ہند ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ ...ات عصمت و بنات میں تحریر فرماتے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کیے گئے ...ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ و ردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ ...[illegible] کی معاشرت سے واقفیت ہوتی ہے اس...

مرحوم کی طبیعت عادات و خصائل کا بھی پتہ چلتا ہے۔ قیمت ۱۲؍

دادا لال بجھکڑ پانچ نہایت ہی پر لطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ روایتی تمثیل اور نانی عشو کے سلسلہ کی تحریری لیکن ... جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصور غم علیہ الرحمۃ ظرافت نگاری میں بھی کس درجہ کمال رکھتے تھے۔ قیمت آٹھ آنے۔ (۸؍)

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ اُن میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں اپنے والدین کو نعمت جانیں اور کنوار پنے کی قدر کریں۔ قیمت ۴؍

نالۂ زار خواتین ہند کے محسن اعظم کے درد انگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ وہ معرکۃ الآرا مضامین ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ نالۂ زار میں عورت کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں۔ جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۱۲؍

تمام کتابوں کا محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔

عصمت کا راشد الخیری نمبر

بنات اور جوہر نسواں کے راشد الخیری نمبر ہاتھوں ہاتھ نکل گئے اور اب کسی قیمت پر نہیں مل سکتے البتہ عصمت کے اسی خاص نمبر کے کچھ پرچے باقی ہیں اس نمبر میں ہندوستان اور بیرون ہند کے مسلم اور غیر مسلم مشہور لکھنے والوں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین نے ہندوستان کے مصلح اعظم کی یاد میں مؤثر مضامین لکھے اور مصور غم کی تصانیف پر تنقیدیں کیں اور حضرت علامہ مغفور کی بے بہا خدمات اور ادبی کمالات کا اعتراف کیا ہے اور کئی مضمون حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کے ذاتی حالات اور خانگی زندگی کے متعلق ہیں جو علاوہ دلچسپ ہونے کے سبق آموز اور نتیجہ خیز ہیں۔ حضرت علامہ مرحوم کی مختلف عمروں کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ مضامین کے صفحے پونے تین سو ہیں مگر نصف سے زیادہ باریک لکھوا کر تصانیف مصور غم کے سائز کے ۶۰۰ صفحوں کے مضامین شائع کیے گئے ہیں۔ کاغذ ولایتی چکنا۔ لکھائی چھپائی بہترین۔

ہندوستان کے کسی سیاسی رہنما کسی ادیب اور کسی شاعر کی یاد میں ایسا شاندار اور اس قدر کامیاب ضخیم خاص نمبر کسی پرچہ کا شائع نہیں ہوا۔

عصمت کا راشد الخیری نمبر ایک تاریخی پرچہ ہے

جس کا مطالعہ نہ صرف تعلیم یافتہ خواتین کے لئے ضروری ہے جنھیں تحریک نسواں سے دلچسپی ہے بلکہ ان مردوں کو بھی یہ ضرور پڑھنا چاہئے جنھیں اب تک خدا نے ذوق عطا فرمایا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔

...تان ڈاکٹر نصیرالدین احمد صاحب میڈیکل افسر کی بے مثل کتاب

زچہ خانہ

...ہندوستان میں ہر سال لاکھوں عورتوں کی جانیں زچگی کے سلسلہ میں ضائع ہو رہی ہیں۔ نہ ہر جگہ ایسا معقول انتظام ہے کہ امیر غریب فایدہ اٹھا سکیں نہ ہندوستانی زبانوں میں کوئی ایسی کتاب شائع ہوئی جو انھیں پورا پورا فایدہ پہنچا سکے اور حقیقی معنوں میں ان کے لئے کارآمد ثابت ہو سکے۔ اڈیٹر عصمت نے کپتان ڈاکٹر نصیرالدین احمد صاحب میڈیکل افسر ایسٹ انڈیا ریلوے کو اس طرف متوجہ کیا تھا جو ڈبلن گلاسگو لنڈن ... اور برما۔ بنگال، بہار، راجپوتانہ وغیرہ میں اپنی بے مثل خداداد قابلیت کا سکہ بٹھا چکے ہیں جن کی طبی ہدایتوں سے ہندوستان میں ... عورتوں نے زچگی کے زمانہ سے پہلے اور بعد میں فایدہ اٹھایا اور آج بھی اٹھا رہی ہیں۔ کپتان صاحب مشکل سے مشکل پیچیدہ سے پیچیدہ ... سے خشک عنوانوں پر اس قدر عام فہم اور دلآویز پیرایہ میں اظہار خیالات فرماتے ہیں کہ معمولی قابلیت کی خواتین بھی ان سے پوری طرح فایدہ ... ہیں۔ کپتان صاحب کے طرز بیان کی دلکشی قبولیت عام حاصل کر چکی ہے انھوں نے یہ کتاب نہایت دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ تحریر فرمائی ... وہ بیش بہا وقت کے اس کے لئے تصاویر کی فراہمی پر بھی سینکڑوں روپیہ صرف فرمایا اور بڑی بڑی دقتیں اٹھائیں کتاب کے تین حصے ہیں

(۱) حاملہ (۲) زچہ (۳) بچہ۔ فی الحال پہلے دو حصے تیار ہیں:۔

زچہ دوسرا حصہ ہے جس کی مختصر فہرست یہ ہے۔ پہلا باب طبی پاکیزگی۔ دوسرا باب ولادت۔ تیسرا باب زچہ خانہ کی تیاری۔ چوتھا باب وقت ولادت کی احتیاط اور انتظام۔ پانچواں باب۔ پرسوت۔ چھٹا باب۔ زچہ کی خوراک۔ رہائش و عام زندگی۔ ... باب۔ زچہ بچہ کا تعلق۔ آٹھواں باب۔ زچگی کے خطرات اور ان کا تدارک۔ نواں باب۔ چند خطرناک امراض کا ولادت سے تعلق۔ ... باب۔ ایک جاہل دائی کی زچہ کا ایک ہوشیار دائی کی زچہ سے مقابلہ۔ گیارھواں باب۔ آخری باتیں۔

...رے باب کی فہرست۔ زچہ خانہ کی طیاری نہ کرنے کی وجوہ۔ غربت۔ جہالت۔ رسومات قبیحہ۔ زچہ خانہ کی اصلاح کے ذرائع ... بندیاں۔ زچہ خانہ اور اس کا سامان۔ دائی کے لئے۔ زچہ کے لئے۔ بستر کپڑے۔ بچہ کے لئے آنکھ و منہ کی صفائی کا سامان۔ نال کا سامان غسل کا ... کپڑے۔ بستر۔ زچہ خانہ کی ضروری چیزوں کی فہرست اسی طرح ہر باب کے تحت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی گئیں۔ کوئی بات چھوڑی ... ئی۔ پھر جو کچھ مشورے دیئے گئے ہیں وہ سب علم ہندوستانی معاشرت ملحوظ رکھکر جن سے ہندوستان کی عورتیں حقیقت میں بہت فائدہ اٹھا سکتی ہیں

...املہ و زچہ دونوں حصوں میں ۲۶ فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں جو صرف کثیر کے بعد خاص طور پر اس کتاب کے لئے لی گئی ہیں اور ... شکلیں بہت صاف اور واضح ہیں دونوں حصوں کی قیمت **ساڑھے تین روپیہ** علاوہ محصول ہے

... کتاب کپتان ڈاکٹر نصیرالدین احمد صاحب کا غیر فانی کارنامہ ہے۔ ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اتنی محنت اور قابلیت ... لکھی ہوئی اتنی مفید اور کارآمد اس قدر جامع اور مفصل مکمل کتاب ہندوستانی عورتوں کے لئے آج تک شائع نہیں ہوئی۔ ہر گھر میں اس ... کی موجودگی ضروریات میں سے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر عصمت کوچہ چیلاں دہلی**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس پرچہ میں جس قدر مضامین شائع ہو رہے ہیں ان سب کے حقوق محفوظ ہیں

رسالہ

دھلی

جسے مسلمان لڑکیوں کے لئے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۰ء میں جاری فرمایا جو نہایت پابندی سے ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

دسنواں سال	بابت ماہ فروری ۱۹۲۷ء	جلد ۱۹ نمبر ۵

مضمون نگاری کے قواعد

بنات کی بہنیں مضامین بھیجتے وقت ان باتوں کا پورا خیال رکھیں تو ان کی محنت ضائع نہ ہو۔

مضامین مختصر ہوں بڑے بڑے مضمونوں سے طبیعت اکتا جاتی ہے اس کے علاوہ شائع بھی بہت دنوں میں ہوتے ہیں۔

مضمون کسی نہ کسی پہلو سے مفید ہونا ضروری ہے خواہ مخواہ کی باتیں اور طویل عبارت ہمیں ناپسند ہے۔

قصے کہانیاں اور ڈرامے مختصر اور سبق آموز ہونے چاہییں جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا یا جن سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا وہ شائع نہیں کئے جاتے

تفریحی مضامین بشرطیکہ وہ اچھے ہوں پاکیزہ مذاق کے اور کم عمر لڑکیاں بھی سمجھ سکیں خوشی سے شائع کئے جاتے ہیں۔

مذہبی تاریخی جغرافیائی اور ایسے مضامین جن سے معلومات بڑھیں خاص طور پر بھیجنے چاہئیں۔

اخلاقی تاریخی دلچسپ نظمیں بنات کے لئے پسندیدگی سے قبول ہوں گی۔

ہر مضمون کی زبان آسان ہونی لازمی ہے مشکل فقروں اور ٹھیٹھ محاوروں کو بچیاں نہیں سمجھ سکتیں۔

مضمون صاف کرکے موٹے سفید کاغذ کے ایک ہی رخ پر کھلا کھلا لکھا جائے تاکہ پڑھنے اور مناسب تصحیح کرنے میں آسانی ہو۔

ہر مضمون کے آخر میں اپنا پورا نام اور مکمل پتہ لکھنا ہرگز نہ بھولئے۔

ایڈیٹر

میکے کے بعد سسرال میں

بانی بنات حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کا یہ مضمون مضامین کے ایک مجموعہ "بے فکری کے آخری دن" سے جو گذشتہ سہ ماہی میں شائع ہوا ہے نقل کیا جاتا ہے
یہ مضمون سب سے پہلے رسالہ عصمت میں آج سے بیس سال قبل شائع ہوا تھا۔

ایڈیٹر

دنیا کی زندہ آنکھوں نے برسات کے موسم میں جب سبزہ چاروں طرف پھیلا ہوا ہے باغ میں اس بے فکر بلبل کو بھی دیکھا ہوگا۔ جو اودی اودی گھٹاؤں، کالے کالے بادلوں سے مست ہو کر اس بہار کے عالم میں شاخ گل پر جھومتی پھرتی ہے، سبزے پر لوٹتی ہے۔ ہوائیں اڑتی ہے، پھولوں سے لپٹتی ہے، اور اپنی حالت میں مگن ہوتی ہے، یہ ہی اسباب جو اس کے پژمردہ دل کو لہلہاتے اور کنول کو کھلاتے ہیں، بآواز بلند یہ بھی کہتے ہیں، کہ ہماری ظاہری ٹیپ ٹاپ نہ بھول، ہماری تہ میں رنج و غم پنہاں ہے۔ ہماری بہار خزاں سے بدلنے والی ہے۔ اور اس کالی گھٹا میں جو آب رحمت سے لبریز ہے اور جس نے لاتعداد مردہ دلوں کو زندہ کر دیا بجلی بھی چھپی ہوئی ہے۔

یہی حال ہمارے کوارپنے کا ہے، ہم بے فکری سے اپنے دن گذارتے ہیں، آزادی سے کھاتے پیتے اور اطمینان سے رہتے سہتے ہیں، اور چین سے پاؤں پھیلا کر سوتے ہیں، باپ جیسا غمگسار اور ماں جیسی نازبردار ہمارے سامنے ہوتے ہیں، اور کسی طرح کا غم ہمارے سامنے آکر بھی نہیں پھٹکتا، لیکن یہ موسم ٹکنے والا، یہ دن رہنے والے، اور یہ راتیں ٹھہرنے والی نہیں ہوتیں اور وہ وقت آتا ہے جس کا نام دنیا نے شادی رکھا ہے، اور جس سے ہماری دنیا شروع ہوتی ہے، یہ

وہ وقت ہوتا ہے، جب موسم بہار خزاں سے بدلتا ہے، اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی گھٹاؤں سے بجلی بھی اپنی آنکھیں دکھلانے لگتی ہے میں مسلمان اور نوشتہ تقدیر کی قائل ہوں، لیکن میرا عقیدہ یہ ہے کہ لڑکیاں جو بیج میکے میں بوکر آتی ہیں اس کے پھل اُن کو سسرال میں آکر کاٹنے پڑتے ہیں، اگر میکا کسی بچی سے خوش ہے، اس کی جدائی سے ماں کا گھر سنسان اور باپ کی خانہ داری ویران ہوگئی تو وہ سسرال میں بھی عزیز ہوگی۔ ماں باپ کی محبت، اور بہن بھائیوں کا جوش خون ایسی طاقتور چیزیں ہیں، کہ اولاد کی لاپروائی اُن کے مقابلہ میں وزن نہیں رکھتی، اور لڑکی خواہ کتنی ہی کام چور اور زباں دراز ہو، ماں اس کو بد دعا نہ دے گی، نہ اسکی تکلیف سے خوش ہوگی، لیکن یہ سمجھنے کی بات ہے، کہ ماں باپ کا فیصلہ حقیقی نہیں حقیقی فیصلہ احکم الحاکمین کا ہے، جو اولاد کے تعلقات ماں باپ کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کو اپنے بندوں سے جو محبت ہے وہ ماں باپ سے بہت بڑھی ہوئی ہے، اور وہ اپنے بندوں پر ملے سے زیادہ شفیق، اور باپ سے بڑھ کر رحیم ہے، مگر وہ یوم العدل کا مالک ہے، اور اس کا فیصلہ قانون قدرت کی طرح اٹل اور بے لوث ہوگا

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص پر اس کے اعمال کی پاداش میں عذاب ہو رہا تھا حضور سرور عالم کا گذر اس طرف ہوا، تو آپ کو اس کی کیفیت دکھائی گئی، کہ ماں کی گستاخی اور ایذا دہی پر کیسا عذاب ہو رہا ہے، آپ نے اس کی ماں کو بلوایا، اور دعا کی، کہ اس عذاب کا ایک ذرہ اس کی ماں کو دکھا دے، چنانچہ وہ اپنے بچہ کی یہ تکلیف دیکھ کر بے ہوش ہوگئی، اور کہا الہ العالمین، میں اس کو معاف کرتی ہوں، تو بھی معاف کر۔

باپ اور ماؤں کی طرف سے یہ سمجھ کر مطمئن ہوجانا۔ کہ یہ اپنی ماں تاکی وجہ سے ہم کو بد دعا نہ دیں گے درست نہیں ہے، وہ زبان سے نہ کہیں، مگر جس وقت ان کا دل دُکھے گا۔ تو یقیناً اُن کے دل سے آہ نکلے گی جو خدا دیکھ رہا اور سن رہا ہے۔

کواری بیٹیاں، یاد رکھیں، کہ میکے کا زمانہ ان کی آزمائش کا وقت ہے، اور جو کچھ ان کو سسرال میں کمانا ہے، وہ میکے میں تیاری کرلیں، اور اس طرح میکے سے جائیں، کہ بچہ بچہ ان کی مفارقت پر غم کے سچے آنسو گرائے۔

عصمت ۱۹۱۷ء

ایک ٹہنی میں ایک اکیلا پھول

ایک ٹہنی میں ایک اکیلا پھول ، ؛ کتنا خاموش ہے الگ چپکا
صبح کی یہ فضا میں لرزاں سے ؛ جنبشیں دے رہی ہے سرد ہوا
گردن ہلتی ہے بے ثباتی پر ؛ مسکراتا ہے پھول سا چہرا
اس کا مطلب ہے یہ کہ اہل نظر! ؛ زندگی نام ہے نفس بھر کا
کوئی دم میں بکھرتے ہیں یہ ورق ؛ کوئی ظالم جو توڑ پھینکے گا
وقت تھوڑا ہے دکھ بہت میں مجھے ؛ اس چمن میں سدا نہیں رہنا
ایک دم کی ہے زندگی ساری ؛ ہوں اسی سوچ میں گھلا جاتا
رنگ و بو کا غرور پھر ناحق؟ ؛ ایک کے بعد دوسرا جلوا
یہاں کس کو قیام ہے دائم ؛ ہٹو! ہٹ جاؤ چھوڑ دو رستا
راس کس کو ہے یہ بہار چمن؟ ؛ کس نے ٹھیکہ لیا ہمیشہ کا؟
کوئی دم میں بہار ہے یہ تمام ؛ کوئی دم میں کھڑ ٹنک ہو کے گرا

خود ہے شاعر میں انقلاب کے رنگ
ہر نفس میں بدلتی ہے دنیا

آغا شاعر قزلباش

میل جول

بچپن کا زمانہ بھی عجیب ہوتا ہے۔ جہاں بڑی بوڑھی عورتیں جمع ہوئیں اور کسی عورت کے نہ ملنے یا کسی سے کچھ واسطہ نہ رکھنے کا ذکر چھڑا اور سب نے کہنا شروع کیا کہ "اپنا لڈو پرائی تھالی میں رکھ کر کھاؤ" یہ مثل سنکر بہت ہنسی آتی تھی بعض دفعہ تو ایسی زبان زد ہو جاتی کہ بلا وجہ بے محل ایک ایک بات پر کہتے پھرتے لیکن اس کا مطلب سمجھنے کی کبھی فکر نہ کی۔ اب جب کہ دنیا کی گاڑی میں جوت دیے گئے اور ہر ایک بات کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے تو خود بخود "اپنا لڈو پرائی تھالی میں رکھ کر کھاؤ" کا مطلب سمجھ میں آگیا۔

پیاری بہنوں چونکہ تم ابھی نادان ہو تم بھی یہ پرانی مثل سنکر ضرور ہنسو گی اور کسی عمدہ نظم کے کسی شعر کی طرح گنگناتی پھرو گی پھر بے معنی سمجھ کر بھول جاؤ گی۔ مگر تم بھولنا نہیں بلکہ اس کے سمجھنے کی کوشش کرنا۔ لو میں تم کو اس ننھی سی مثل کا مطلب سمجھاتی ہوں۔ اس کا مطلب ہے "میل جول" یعنی گھر میں دس آدمی ہیں ماں باپ بہن۔ بھائی بھاوج۔ نوکر چاکر وغیرہ۔ اگر سب میل ملت اور اتفاق سے گذر کرتے ہیں تو راحت ہے ورنہ عذاب ہر وقت یہی قصہ رہے گا کہ اس نے میری چیز لے لی اس نے مجھے برا کہا۔ اس نے میرا کہنا نہ سنا بچے بڑوں سے اور بزرگ چھوٹوں سے نالاں دکھائی دیں گے گھر جہنم ہو جائے گا یہی حال خاندانوں کا ہے اگر میل جول سے رہیں تو ایک زبردست خاندان کی فرد کہلاؤ گی تمہاری بڑی طاقت ہو گی تمہاری ذرا سی پریشانی پر لوگ تمہارے پسینہ کی جگہ اپنا خون برسانے کو تیار ہو جائیں گے تمہاری راحت کے لئے اپنی راحت ہیچ سمجھیں گے۔ اور نا اتفاقی سے بسر کی تو سوائے تمہارے اور تمہارے چند ملنے والوں کے کوئی تمہارا مددگار نہ ہو گا حسب حیثیت ہر آدمی کی جان و مال سے مدد کرو۔ جو کام تم کسی کا کر سکتی ہو اس سے ہرگز دریغ نہ کرو کیونکہ کسی کی امداد تمہارا فرض ہے۔ ہاتھ پاؤں آنکھ ناک صرف اپنے لئے نہیں بلکہ ہر مصیبت زدہ کی ضرورت کے وقت کام آنے کے لئے ہیں۔ دنیا میں ایسی ہر دلعزیز بن کر رہو کہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ تمہیں چاہے۔ تمہاری حالت سے سبق حاصل کرے۔ تمہارے سلیقہ تمہارے اخلاق کو سیکھے۔ تم سے ملنا اپنی عزت اور تمہاری تقلید اپنی سعادت سمجھے۔ یہ ہے دراصل مطلب "اپنا لڈو پرائی تھالی میں رکھ کر کھاؤ" اس چھوٹے سے جملہ کو بزرگ ہر ایک بات خوب سوچ سمجھ کر کہہ گئے تھے اور خوب تجربہ کر لیا تھا۔ "مانو نہ مانو اس کا تمہیں اختیار ہے"۔

پیاری بچیوں ملنا جلنا دوسروں کی مدد کرنا خواہ مال کے ذریعے خواہ اپنے اعضا کے۔ اپنا فرض سمجھو تم دنیا میں ہمیشہ شاد رہو گی بچپن میں ماں باپ بہن بھائی۔ استاد نوکر چاکر کنبہ رشتہ والے تمہارے

عادات سے تمہیں پیار کریں گے۔ اور تمہاری بہتری کی فکر کریں گے۔ جوانی میں شوہر اور سسرال والے تمہارے قدر دان ہوں گے ضعیفی میں تم کو باعزت بزرگ سمجھ کر تمہاری عزت کریں گے۔ اور بعد موت تمہارا نام تمہاری عادات و خصائل کے سبب زندہ و روشن رہے گا۔

غدیر فاطمہ

(۱) دنیا مانند مضبوط قلعہ کے ہے جس سے بغیر موت کے نکلنا ناممکن ہے۔

(۲) دنیا آنی جانی سمجھو اسی کے نہ ہو رہو ہاں اگر کوئی کارِ خیر کرنے لگو تو سوچو کہ تمہاری عمر جاودانی ہے

(۳) ماضی کی تلخیوں اور خوشیوں کا نہ رنج کرو نہ خوشی۔ کیونکہ اب وہ تمہارے ہاتھ سے نکل چکا ہے

(۴) زمانہ حال جو تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ اسے بے کار نہ جانے دو۔

اے اے رشیدہ

وعدہ خلافی

بعض بہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ وعدہ کی کچھ اہمیت ہی نہیں سمجھتیں جو وعدہ خلاف بہنوں کو تو محسوس نہیں ہوتا مگر جو وعدے کی پابند ہوتی ہیں اُن کو سخت کوفت اٹھانی پڑتی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے یہاں ایک بہن نے کہلا بھیجا کہ چار بجے میں آپ سے ملنے آؤں گی اسی وقت مجھے میری ایک عزیز بہن نے بھی بلا بھیجا تھا۔ میں نے ان سے معذرت چاہی کہ اس وقت ایک دوست آنے والی ہیں۔ خیر چار بجے سے میں منتظر بیٹھی رہی کہ اب وہ آ رہی ہوں گی مگر سخت تکلیف ہوئی کہ شام کے سات بج گئے مگر وہ بہن صاحبہ نہ آئیں۔ اس وقت مجھے بڑی کوفت اٹھانی پڑی کیونکہ میں اپنی دعوت کو نامنظور کر کے ان کے انتظار میں تھی، اگر وہ نہ آ سکتی تھیں تو کہلا بھیجتیں کہ کسی وجہ سے نہ آ سکی۔

یہ عادت سخت تکلیف دہ ہے۔ ایسی وعدہ خلاف بہنوں کو چاہیئے اپنی بری عادت کی اصلاح کریں تاکہ دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ ہو۔ وعدہ خلافی بہت بڑا عیب ہے مسلمان ہو کر ہم کو وعدہ خلافی ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔

آمنہ اسحاق حیدرآباد دکن

گڑیوں کا کھیل

بچی:- امّاجان مجھے بازار سے گڑیاں منگا دیجئے میں ان سے کھیلوں گی۔

ماں:- بڑی آپا سے کہو وہ بنا دیں گی۔ بازار سے کیوں منگاتی ہو۔ گڑیوں سے کھیلنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ لڑکیوں کو سینا پرونا آجائے۔ جب وہ نئی بنائی گڑیاں بازار سے منگائیں گی تو انھیں کپڑے بھی سینے نہ پڑیں گے۔ کیونکہ بازارو گڑیا کپڑے پہنے ہوئے ہوتی ہے یہ گڑیوں کا کھیل خالی کھیل ہی نہیں۔ بلکہ بڑے فائدے کی چیز ہے۔ یہ کھیل لڑکیوں کو اس لئے کھلایا جاتا ہے کہ اُن کو چھوٹی سی عمر میں گھر کے سارے کام کاج کرنے آجائیں۔ کیونکہ وہ گڑیوں کے کپڑے سئیں گی تو اپنے کپڑے بھی سینے آجائیں گے۔ جب وہ گڑیا کی ہنڈکلیا پکائیں گی تو ان کو کھانا پکانا آجائے گا۔ جب وہ گڑیا کا گھر صاف کریں گی تو اپنے گھر کو بھی صاف رکھ سکینگی وہ ماں باپ اپنے بچوں کے ساتھ بہت ظلم کرتے ہیں جو ان کو چینی یا ربڑ کی گڑیا لا کر دیتے ہیں۔ لڑکیوں کو چاہئے کہ اپنی گڑیا خود اپنے ہاتھ سے بنائیں اور کھیلیں۔

بچی:- آپ تو اس طرح کہتی ہیں۔ اور جب نانی اماں یہاں ہوتی ہیں تو کہتی ہیں کہ گڑیوں کا کھیلنا بہت منحوس ہے۔ مٹی یا چینی کی گڑیا۔ یا کپڑے کی گڑیا گھر میں رکھنے سے اللہ میاں خفا ہوتے ہیں۔

ماں:- نانی اماں نے جو تمہیں منع کیا تھا تو اس لئے منع کیا تھا کہ تم ہر وقت گڑیوں کے کھیل میں لگی رہتی تھیں، ان ہی کا بناؤ سنگھار کرتی رہتی تھیں۔ پڑھنا لکھنا سب چھوڑ دیا تھا۔ ہاں بعض لوگ منع بھی کرتے ہیں۔ مگر وہ غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر صاحب نے خود گڑیاں کھیلنے کی اجازت دی ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کھیل کے وقت کھیلنا چاہئے اور پڑھنے کے وقت خوب دل لگا کر پڑھنا چاہئے۔ تب تو گڑیوں کا کھیل بالکل برا نہیں ہے اگر کوئی لڑکی پڑھنا لکھنا۔ کام کاج چھوڑ کر گڑیوں کی ہو رہے۔ تو البتہ بُرا ہے۔ تم کو یاد نہیں کہ تم نے اباجان سے پوچھا تھا کہ بیاہ میں کیا کیا ہوتا ہے تو انھوں نے کہا تھا کہ تم اپنی گڑیا کا بیاہ کر دو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا اگر گڑیاں کھیلنا برا ہوتا تو وہ تم سے کیوں کہتے۔ کہ تم اپنی گڑیا کا بیاہ کر دو۔ مگر مطلب صرف یہ ہی ہے کہ وقت وقت سے سب کام اچھے ہوتے ہیں۔

بچی:- اچھا اماں جان۔ اب میں بازار سے گڑیاں نہیں منگاؤں گی۔ اپنے آپ بناؤنگی۔ مگر کیسے بناؤں۔

ماں:- تم پرانا کپڑا اٹھا لاؤ میں بنا دوں گی۔ مگر اب تو شام ہو گئی کل بنانا۔

بچی:- جب گڑیا بن جائیگی تو میں اس کا چھوٹا سا گھر بناؤنگی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے کر گڑیا کے کپڑے سیونگی۔

بادشاہ کی بائیں آنکھ

ملک ترکستان میں ایک سوداگر رہتا تھا جو بھیڑوں کی تجارت کرتا تھا۔ اس کی تین لڑکیاں تھیں جو بڑی خوبصورت تھیں۔ ان میں سے چھوٹی لڑکی سب سے زیادہ خوبصورت اور عقل مند تھی۔ سوداگر اس لڑکی کو سب سے زیادہ چاہتا تھا۔

سوداگر کا قاعدہ تھا کہ جب بھیڑیں فروخت کرنے کے لئے شہر کی طرف جاتا تو سب گھر والوں سے دریافت کرتا کہ وہ ان کے لئے کیا خرید کر لائے چنانچہ ایک روز جب وہ جانے لگا تو حسب معمول سب سے دریافت کیا کہ ان کی فرمائش کیا ہے۔ سب نے اپنی اپنی فرمائش بتائی۔ بڑی بہن کہنے لگی ابا جان میرے لئے اوڑھنی لانا۔ منجھلی بولی۔ میرے لئے جوتی لانا۔ اور تمہارے لئے کیا لاؤں خدیجہ۔ سوداگر نے سب سے چھوٹی لڑکی سے پوچھا۔

ابا جان میں تو ایسی فرمائشوں سے تنگ آگئی ہوں۔ اس نے جواب دیا۔

کیا کہتی ہو میری عزیز بیٹی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے لئے کچھ نہ لاؤں۔

ابا جان میں نے اس دفعہ اگر کوئی فرمائش کی تو وہ نہایت عجیب اور مشکل ہو گی لیکن میں آپ کو مصیبت اور فکر میں نہیں ڈالنا چاہتی۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ مجھ سے دریافت نہ کریں۔

نہیں بیٹی میں ضرور پوچھ کر جاؤں گا اور خواہ کیسا ہی مشکل کام کیوں نہ ہو ضرور کر کے لاؤں گا۔

سوداگر نے انتہائی حیرت اور خوشی سے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی بیٹی نہایت عقلمند ہے اور اس کی باتیں دانائی سے خالی نہیں ہوتیں تو اب جلدی کرو۔ دیر ہو رہی ہے۔ اس نے بیٹی سے

خدیجہ نے جب دیکھا کہ اس کا باپ بغیر پوچھے نہ جائے گا تو وہ بولی کہ ابا جان ان بھیڑوں میں جو بھیڑ سب سے زیادہ خوبصورت ہے جب لوگ اس کی قیمت دریافت کریں تو اس کی قیمت بادشاہ کی بائیں آنکھ بتائے گا۔ گاہک خواہ کتنا ہی اصرار کیوں نہ کریں آپ یہی کہے جائیے گا کہ جس کو یہ بھیڑ خریدنی ہے وہ بادشاہ کی بائیں آنکھ نکال لائے۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا لوگوں نے جب یہ بات سنی تو کسی نے اسے پاگل سمجھا کسی نے کچھ۔ آخر چند لوگ اسے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اب سوداگر بہت گھبرایا بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور سارا حال عرض کر دیا۔ بادشاہ پہلے تو نہایت حیران ہوا آخر کچھ سوچ کر حکم دیا کہ لڑکی کو پیش کیا جائے جب وہ آئی تو پوچھا کہ بتا اس میں کیا راز ہے تو نے اپنے باپ کو ایسی بات کیوں کہی۔

سامنے مقدمات پیش ہوتے ہیں تو حضور رئیسوں کو
دائیں جانب اور غریبوں کو بائیں جانب کھڑا کرتے
ہیں اور فیصلہ بھی امیروں ہی کے حق میں صادر فرماتے
ہیں۔ لڑکی نے ہاتھ باندھتے ہوتے عرض کیا۔ اس
سے ظاہر ہوا کہ حضور کی بائیں آنکھ (میرے منہ میں
خاک) خراب ہے۔ اور چونکہ لوگ کہتے ہیں کہ خراب
عضو کا کٹوا دینا ہی بہتر ہے اس لئے میں نے اس
آنکھ کے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔"

بادشاہ یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوا لیکن لڑکی
کی دانائی کی داد دیئے بغیر نہ رہا اور بولا۔

"اے عقل مند لڑکی میری یہ آنکھ عرصہ سے بند
تھی لیکن تو نے اسے کھول دیا ہے۔ اب مجھے ہمیشہ
غریبوں کا خیال رہے گا۔" پھر خدیجہ کی اپنے بیٹے
سے شادی کردی اور کہا کہ

"مجھے امید ہے کہ تم میرے بیٹے کو ہمیشہ بائیں
آنکھ سے کام لینے کی یاد دلاتی رہوگی تاکہ وہ اپنی
غریب رعایا پر شفقت رکھے۔"

رئیس۔ امرتسر

بقیہ صفحہ ۲۴

دھوبی:۔ جی سرکار میں نے اس کو
کھونے سے پہلے دھویا تھا۔

(۶) باپ:۔ تم گذشتہ سال بھی فیل ہوگئیں تھیں اور
اور اب کے پھر فیل ہوگئیں؟

لڑکی:۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں کیونکہ استانی جی نے
اب کے مرتبہ پھر وہی سوال پوچھے جو پچھلی مرتبہ پوچھے تھے۔

کسان

ستارا اور وقار چھٹیوں میں اپنے چچا کے ہاں گئے
ہوئے تھے۔ چچا اُن دونوں کو بہت چاہتے تھے اور چچی
بھی محبت سے پیش آتی تھیں۔ ایک دن چائے پیتے چچی
بولیں۔ بچوں کو ذرا گاؤں کی سیر کرا دیتے۔ ان کو آئے
کتنے دن ہوگئے۔ یہ شہر کے رہنے والے ان کو
دیہات کی زندگی کا مزہ اور یہاں کا لطف بھی اٹھانے
دو۔ چچا بولے ہاں ٹھیک ہے کیا کروں مجھے بالکل
فرصت نہ تھی۔ اچھا تو کل صبح سویرے چلیں گے۔
تم کھانا وغیرہ ساتھ رکھ لینا وہاں جاکر ناشتہ کرکے
اور پھر پھرا کر شام کو واپس ہونا پڑے گا۔ یہاں سے
تیس میل پر بشیر آباد بہت اچھا مقام ہے۔ بچے خوش
ہوگئے اور سخت بے چینی سے صبح کا انتظار کرنے
لگے۔ چچی نے مزے مزے کے کھانے پکوائے۔
مرغی کا سالن۔ پراٹھے دو چار میٹھے اچار چٹنیاں۔
جملہ چیزوں کا انتظام کرلیا۔ صبح ہونے سے پہلے چچا
کی بیلوں کی گاڑی تیار تھی جس میں چچا چچی ستارا وقار
اور میمونہ چچا کی بچی غرض سب سوار ہوکر روانہ ہوگئے
ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی تارے ایک ایک کرکے
غائب ہو رہے تھے۔ دور کھیتوں میں کسان بیلوں
کو لئے کھیت کو پانی دے رہے تھے اور ساتھ ہی
گاتے بھی جاتے تھے۔ سب قدرتی مناظر کا لطف اٹھا

بادشاہ کی بائیں آنکھ

ملک ترکستان میں ایک سوداگر رہتا تھا جو بھیڑوں کی تجارت کرتا تھا۔ اس کی تین لڑکیاں تھیں جو بڑی خوبصورت تھیں۔ ان میں سے چھوٹی لڑکی سب سے زیادہ خوبصورت اور عقل مند تھی۔ سوداگر اس لڑکی کو سب سے زیادہ چاہتا تھا۔

سوداگر کا قاعدہ تھا کہ جب بھیڑیں فروخت کرنے کے لئے شہر کی طرف جاتا تو سب گھر والوں سے دریافت کرتا کہ وہ ان کے لئے کیا خرید کر لائے چنانچہ ایک روز جب وہ جانے لگا تو حسب معمول سب سے دریافت کیا کہ ان کی فرمائش کیا ہے۔

سب نے اپنی اپنی فرمائش بتائی۔ بڑی بہن کہنے لگی ابا جان میرے لئے اوڑھنی لانا۔ مجھلی بولی۔ میرے لئے جوتی لانا۔ "اور تمہارے لئے کیا لاؤں خدیجہ" سوداگر نے سب سے چھوٹی لڑکی سے پوچھا۔

"ابا جان میں تو ایسی فرمائشوں سے تنگ آگئی ہوں" اس نے جواب دیا۔

"کیا کہتی ہو میری عزیز بیٹی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے لئے کچھ نہ لاؤں"

"ابا جان میں نے اس دفعہ اگر کوئی فرمائش کی تو وہ نہایت عجیب اور مشکل ہوگی لیکن میں آپ کو مصیبت اور فکر میں نہیں ڈالنا چاہتی۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ مجھ سے دریافت نہ کریں۔"

"نہیں بیٹی میں ضرور پوچھ کر جاؤں گا اور خواہ کتنا ہی مشکل کام کیوں نہ ہو ضرور کر کے لاؤں گا"

سوداگر نے انتہائی حیرت اور خوشی سے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی بیٹی نہایت عقل مند ہے اور اس کی باتیں دانائی سے خالی نہیں ہوتیں "تو اب جلدی کرو۔ دیر ہو رہی ہے۔" اس نے بیٹی سے کہا

خدیجہ نے جب دیکھا کہ اس کا باپ بغیر پوچھے نہ جائے گا تو وہ بولی کہ "ابا جان ان بھیڑوں میں بھوری بھیڑ سب سے زیادہ خوبصورت ہے جب لوگ اس کی قیمت دریافت کریں تو اس کی قیمت بادشاہ کی بائیں آنکھ بتائیے گا۔ گاہک خواہ کتنا ہی اصرار کیوں نہ کریں آپ یہی کہے جائیے گا کہ جس کو یہ بھیڑ خریدنی ہے وہ بادشاہ کی بائیں آنکھ نکال لائے"

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا لوگوں نے جب یہ بات سنی تو کسی نے اسے پاگل سمجھا کسی نے کچھ۔ آخر چند لوگ اسے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ سوداگر بہت گھبرایا بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور سارا حال عرض کر دیا۔ بادشاہ پہلے تو نہایت حیران ہوا آخر کچھ سوچ کر حکم دیا کہ لڑکی کو پیش کیا جائے۔

جب وہ آئی تو پوچھا کہ "بتا اس میں کیا راز ہے تو نے اپنے باپ کو ایسی بات کیوں کہی"

"جہاں پناہ بات یہ ہے کہ جب حضور کے

سامنے مقدمات پیش ہوتے ہیں تو حضور رئیسوں کو
دائیں جانب اور غریبوں کو بائیں جانب کھڑا کرتے
ہیں اور فیصلہ بھی امیروں ہی کے حق میں صادر فرماتے
ہیں۔ لڑکی نے ہاتھ باندھتے ہوتے عرض کیا اس
سے ظاہر ہوا کہ حضور کی بائیں آنکھ (میرے منہ میں
خاک) خراب ہے۔ اور چونکہ لوگ کہتے ہیں کہ خراب
عضو کا کٹوا دینا ہی بہتر ہے اس لئے میں نے اس
آنکھ کے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔"

بادشاہ یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوا لیکن لڑکی
کی دانائی کی داد دیئے بغیر نہ رہا اور بولا۔

"اے عقلمند لڑکی میری یہ آنکھ عرصہ سے بند
تھی لیکن تونے اسے کھول دیا ہے۔ اب مجھے ہمیشہ
غریبوں کا خیال رہے گا۔" پھر خدیجہ کی اپنے بیٹے
سے شادی کردی اور کہا کہ

"مجھے امید ہے کہ تم میرے بیٹے کو ہمیشہ بائیں
آنکھ سے کام لینے کی یاد دلاتی رہو گی تاکہ وہ اپنی
غریب رعایا پر شفقت رکھے۔"

رئیس۔ امرتسر

بقیہ صفحہ ۲۴

دھوبی:۔ جی سرکار میں نے اس کو
کھونے سے پہلے دھویا تھا۔

(۶) باپ:۔ تم گذشتہ سال بھی فیل ہوگئیں تھیں اور
اور اب کے پھر فیل ہوگئیں؟

لڑکی:۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں کیونکہ استانی جی نے
اب کے مرتبہ پھر وہی سوال پوچھے جو پہلی مرتبہ پوچھے تھے۔

عائشہ ثمر آگرہ

کسان

نثار اور وقار چھٹیوں میں اپنے چچا کے ہاں گئے
ہوئے تھے۔ چچا اُن دونوں کو بہت چاہتے تھے اور چچی
بھی محبت سے پیش آتی تھیں۔ ایک دن چلتے پہ چچی
بولیں۔ بچوں کو ذرا گاؤں کی سیر کرا دیتے۔ ان کو آئے
کتنے دن ہوگئے۔ یہ شہر کے رہنے والے ان کو
دیہات کی زندگی کا مزہ اور یہاں کا لطف بھی اٹھانے
دو۔ چچا بولے ہاں ٹھیک ہے کیا کروں مجھے بالکل
فرصت نہ تھی۔ اچھا تو کل صبح سویرے چلیں گے۔
تم کھانا وغیرہ ساتھ رکھ لینا وہاں جا کر ناشتہ کرکے
اور پھر پھرا کر شام کو واپس ہونا پڑے گا یہاں سے
تین میل پر بشیر آباد بہت اچھا مقام ہے۔ بچے خوش
ہوگئے اور سخت بے چینی سے صبح کا انتظار کرنے
لگے۔ چچی نے مزے مزے کے کھانے پکوائے۔
مرغی کا سالن۔ پراٹھے دو چار میٹھے اچار چٹنیاں،
جملہ چیزوں کا انتظام کرلیا۔ صبح ہونے سے پہلے چچا
کی بیلوں کی گاڑی تیار تھی جس میں چچا چچی نثار وقار
اور میمونہ چچا کی بچی غرض سب سوار ہوکر روانہ ہوئے
ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی تارے ایک ایک کرکے
غائب ہو رہے تھے۔ دُور کھیتوں میں کسان بیلوں
کو لئے کھیت کو پانی دے رہے تھے اور ساتھ ہی
گاتے بھی جاتے تھے۔ سب قدرتی مناظر کا لطف اٹھا
رہے تھے۔ وقار بولا۔ چچا جان یہ کسان کتنے مضبوط

ہیں"۔ نثار نے کہا میرے خیال میں یہ روزانہ مرغی کے
انڈے اور گھی دودھ خوب کھاتے ہوں گے۔ اماں جان
کہتی تھیں یہ چیزیں ہی آدمی کو موٹا کرتی ہیں"۔ چچا نے
ایک ہلکا سا چپت نثار کے رسید کیا اور بولے۔
جی ہاں، اور کیا یہ تمہارے باوا کی تحصیلداری تھوڑا ہی
ہے کہ مرغیاں اور گھی کے ڈبے اڑائے۔ اس بے چارہ کی
غذا تو جوار باجرہ کی روٹی اور مرچ پیاز لہسن کی چٹنی ہے"
چچی ہنسنے لگیں۔ وقار نے پوچھا "تو پھر یہ کیوں کر اتنا
موٹا تازہ ہٹا کٹا ہے"۔ چچا نے چچی کی طرف دیکھ کر
مسکراتے ہوئے کہا "یہ تمہاری چچی کی طرح کھا پی کر
دن بھر لوٹتا نہیں بلکہ اس کا تو تمام دن کھیت کے کام
میں گذرتا ہے۔ دھوپ بارش جاڑا سب اس کو
یکساں ہے۔ کھانا بھی زیادہ ہے اور محنت کرنے کی
وجہ سے ہضم بھی جلد ہو جاتا ہے اور رات کو دن بھر کی
تکان کی وجہ سے نیند بھی خوب آتی ہے۔ جو صحت
کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر کسان نہ ہو تو دنیا
کے سارے کام بند ہو جائیں۔ لوگ بھوکے مرنے
لگیں"۔ نثار بولا "کیوں بھوکے کیوں مرتے اناج
نہ ہوا تو کیا ہوا ہم ڈبل روٹی مسکہ انڈے کھا لیں گے"
چچی بولیں "جی اور ڈبل روٹی آپ کو کہاں سے ملتی
بھلا یہ تو بتلاؤ ڈبل روٹی کس چیز سے بنتی ہے"۔ وقار
بولا "گیہوں کے آٹے سے"۔ نثار بولا "خیر ہم مسکہ جام اور
انڈے کھا لیں گے"۔ چچا بولے "مسکہ تمہیں کہاں سے
ملے گا جب اناج گھاس پھونس نہ اگے گا تو جانور گائے
بھینس بھی بھوکے مرنے لگیں گے اور جام تو میوہ
سے ہی بنتا ہے میوہ بھی تو آخر کسان ہی پکاتے ہیں۔
نثار وقار کی صورت تکنے لگا۔ تھوڑی دور پر ایک جھونپڑی
کے پاس چند بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے تو چچا نے کہا
دیکھو ان غریبوں کو نہ کھانا ہی اچھا ملتا ہے اور نہ پہننے
کو کپڑا ہے اس پر بھی کتنے خوش اور مطمئن نظر آتے ہیں"۔
چچی بولیں "ان پر خدا کی رحمت برستی ہے"۔ چچا نے جواب
دیا "ہاں ان پر رحمت برستی ہے اور آپ پر لعنت
اجی تم گھر بیٹھے بیٹھے ہی کئی مزیدار چیزیں اڑا جاتی ہو یہ تو
بچارے دن بھر کام کرتے ہیں تب کہیں روٹی چٹنی
میسر آتی ہے۔ محنت یہ کریں اور مزے اڑائیں آپ۔
اور پھر یہ کہیں، رحمت ان پر برستی ہے خوب"! اور پھر
نثار وقار کی طرف دیکھ کر بولے "ذرا ان بچوں کو دیکھو
غریبوں کو جسم ڈھانکنے کو کپڑا بھی پورا میسر نہیں اور
ایک تم ہو کہ تمہارے ابا جان کتنے کپڑے سلواتے ہیں
لیکن تمہاری حرص نہیں مٹتی۔ میاں کپڑا بھی ان کسانوں
ہی کی بدولت ملتا ہے"۔ چچا کی بچی میمونہ جو اب تک
خاموش بیٹھی سن رہی تھی بولی "واہ ابا یہ کیسے ہو سکتا ہے
اماں کہتی ہیں کہ کپڑا تو جولاہا بنتا ہے"۔ چچا بولے "کیوں
نہیں اگر کسان کپاس (یعنی روئی کا پودا) نہ بوئے
تو پھر روئی کہاں سے ملے گی اور روئی نہ رہے تو
کپڑا کیونکر بن سکتا ہے"۔ نثار ذرا شریر طبیعت کا تھا
بولا "اچھا اب مجھے معلوم ہوا میں جب بڑا ہوں گا تو
کسان بنوں گا اور پھر ایک دن سب کو بھوکا رکھوں گا
جب دیکھیں بی میمونہ کس طرح روزانہ یہ ریشمی کپڑے
پہنتی اور کس طرح کھانا کھاتی ہیں"۔ چچا نے ہنس کر کہا

پہیلیاں

(۱) کیا جانوں وہ کیسا ہے - جیسا دیکھوں ویسا ہے	آئینہ

(۲) ایک اچنبے کی ہے کل - جس میں اگنی اور نہ جل
بسوں سب کے رہوں ساتھ - سب کے ساتھ اور سب کے ہاتھ	ہاتھ

(۳) ایک جانور دیدم عجب دیدم - چلتے چلتے تھک گیا
چاقو لے کر ذبح کیا تو - پھر بھی چلنے لگ پڑا	قلم

(۴) چار یار چلے بازار ایک کے سر پہ ٹوپی ایک کے سر پہ بال ایک کے پیٹ میں گودا۔ ایک کے پیٹ میں دال۔	انار ۔ ناریل ۔ کیلا ۔ امرود۔

(۵) چھوٹی سی گھڑیا اس میں دو رنگ پانی۔	انڈہ

(۶) سرخ مخمل کی تھیلی میں آغا کے بیج۔	لال مرچ

(۷) یکے مرغ دیدم نہ پاؤں نہ پر - نہ از شکم مادر نہ پشتِ پدر
نہ بر آسمان و نہ زیر زمیں - ہمیشہ خورد گوشتِ آدمی	غم ۔ فکر

(۸) چوکے پر چڑھ بیٹھی رانی - سر پر آگ بدن پر پانی۔	لالٹین

الماس سلطان راولپنڈی

(۱) ایک قلعہ میں نو دس پریاں ۔ سب سر جوڑے کھڑیاں ۔ جب میں نے کھولے قلعہ کے پٹ ۔ جی میں آئی کر جاؤں چٹ۔	نارنگی

(۲) ہری ہریالی موتیوں کی جالی ۔ چاند کی بہن سورج کی سالی۔	شبنم

(۳) چار کبوتر چار رنگ کے ۔ طاق میں بیٹھے ایک رنگ کے۔	کتھ ۔ پان ۔ چونہ چھالیہ ۔

(۴) لٹ لٹ شکر کب سے کھڑی ہے بے فکر گھر میں آگ لگی تجھے کیا خبر۔	افیون

(۵) چار چیزیں چار میں نہیں۔
آسمان میں نہیں ۔ زمین میں نہیں ۔ قرآن میں نہیں ۔ زبان میں نہیں۔	زمین پر ستارے نہیں آسمان پر قبر نہیں قرآن میں جھوٹ نہیں زبان میں ہڈی نہیں

(۶) بن سے نکلی پیاری پیاری دلہن کا بھیس ۔ سوہا جوڑا اس نے پہنا سبز کلاہ شیں۔	سرخ مرچ ۔

(۷) سفید سے مکان میں بیٹھا ہے سبز رنگ۔ ولایت میں رہتا ہے وہ باشندۂ فرنگ۔
پیستے ہیں لوگ اس پہ اسی طرح جان کے۔ بکتے ہیں وہ ولایت سے دہلی میں آن کے۔ پستہ

(۸) آر کھونٹا پار کھونٹا گائے مرکھنی دودھ میٹھا۔ سنگھاڑا

(۹) اتنی سی ٹھیکری پانی پی پی کے ابھری۔ مشک

(۱۰) ایک چمن کے پھول سنہرے، ہر ہر پھول پر بیٹھے پہرے بیل نہ پتے پھول ہی پھول
گنتے گنتے جائیں بھول۔ تیری صنعت واہ رے مالی۔ ٹوٹے پھول تو نکلے ڈالی۔ ستارے
جس کی پڑے نگاہ ادہی کہے سبحان اللہ۔

(۱۱) پیلی ہے مین کی نہیں بنائی ہے۔ کھانے کی وہ چیز نہیں پر کھانے کو آئی ہے۔ اشرفی

(۱۲) ادہر ادہر سے آئی ہے کیا خوب بنائی ہے چکھی نہیں خدا کی قسم کھائی ہے۔ کھائی۔ خندق۔

جمیلہ بیگم قدوسیہ دیولم میٹھ

(۱) کوٹ کے نر کو نار بنائیں۔ توڑیں تاڑیں ملیں ملائیں
اینچیں کھینچیں کاٹیں بال۔ بھوجن کر لو میرے لال سوئی

(۲) میں ہوں وہ چیز کہ ہر روز مجھے کھاتے ہو۔ رنگ باطل میں مزہ اسکا بہت پاتے ہو
وائے حسرت مری بربادی پہ مجھ دکھیا کو۔ بے سرا کرکے مجھے زہر ہی پلواتے ہو۔ قسم

سید محمد عباس دھمتری

لقیہ صفحہ ۲۰ ؛ میاں تمہیں میمونہ سے کیا عداوت ہے۔ اور پھر روئی سے تو سوتی کپڑا بنتا ہے ریشم تو ریشمی تاگے سے بنتا ہے۔ چچا بولے ریشمی تاگے کے لئے بھی تو آخر شہتوت کے درخت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ریشم کا کیڑا اسی درخت پر پلتا ہے کام بھی بغیر کسان کے نہیں ہو سکتا۔ میمونہ بولی اچھے اجان کچھ ریشمی کیڑوں کا حال بھی سنائیے۔ چچا بولے ابھی اب تو انتڑیاں قل ھو اللہ پڑھ رہی ہیں چلو اس پاس والے کھیت میں بیٹھ کر کچھ کھا پی لیں۔ گاڑی ٹھہرائی گئی اور سب اتر پڑے۔ چچی نے دسترخوان بچھایا۔ چچا نے بھی انھیں کھانا سالن وغیرہ رکھنے رکھانے میں مدد دی۔ سب نے پھر ہاتھ منہ دھوئے اور خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔

بیگم عبدالرحمٰن خاں ازبمبئی

بناتی بہنوں سے

میں آپ سے چند باتیں کہنا چاہتی ہوں
پ برا تو نہ مانیں گی؟ اچھا تو سنئے۔ مجھے یقین
ہے کہ آپ اپنے فرائض اچھی طرح سمجھتی ہوں گی
رائض یعنی وہ کام جو آپ کو کرنے لازم ہیں۔
پ پر لڑکی کی حیثیت سے کیا فرائض ہیں یعنی
کہ آپ کو بحیثیت ایک فرمانبردار بیٹی، تابعدار
ہن، شفیق یعنی محبت کرنے والی آپا، سارے
ر کے لئے نیک اور اچھی لڑکی، اور ملازموں کے
لئے مہربان صاحبزادی بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟
تو سب کو معلوم ہے کہ فرماں بردار بیٹی بننے کے
لئے اپنے والدین کی نصیحتوں پر عمل کرنا چاہیے
ان کی قدر، عزت اور خدمت سچے دل سے
رنی چاہیے۔ تابعدار بہن ہونے کے لئے بڑے
ھائی بہنوں کا کہنا ماننا انھیں اپنے کاموں سے
وش رکھنا۔ شفیق آپا بننے کے لئے چھوٹے بھائی
بہنوں سے محبت کرنا۔ سارے گھر میں نیک
لڑکی کہلانے کے لئے اپنے بزرگوں سے ادب
کے ساتھ پیش آنا ان کے مقابلہ میں کبھی بڑھ
بڑھ کر باتیں نہ بنانا۔ اور مہربان صاحبزادی
بننے کے لئے اپنے ملازموں سے کبھی گالی گفتار
کرنا ان سے ہر وقت کام لینا یا یہ سمجھ کر کہ یہ
ملازم ہیں ان سے زبان اینٹھ کرا درا سے ترے

کر کے کبھی گفتگو نہ کرنی چاہئے۔ لیکن یہ سب معلوم
ہونے کے بعد بھی ہم میں سے کتنی ایسی ہیں جو
ان باتوں پر عمل کرتی ہیں۔ بہت کم۔ بہت سی
لڑکیاں ان اچھی باتوں کے خلاف طریقہ اختیار
کرتی ہیں۔ خیر والد کا تو تھوڑا بہت ڈر رہتا ہے
لیکن والدہ کا ڈر تو گویا ان کے لئے پیدا ہی نہیں
ہوا۔ امی جان کیا ہیں اپنی برابر والی بہن۔ کہ
جب جی چاہا ان سے لڑ لیں۔ جی میں آیا دو چار
باتیں سنا دیں۔ بڑے بھائی بہن سے بھی یہی
سلوک رہتا ہے۔ چھوٹے بھائی بہنوں نے تو
آپا جان کے منہ سے سوا سخت الفاظ کے کچھ
سنا ہی نہیں۔ امی جان کہتی ہیں کہ بھائی یا
بہن رو رہے ہیں ذرا بہلا لو۔ آپ ہیں کہ جھٹ
سے اسے دو چار نصیحتیاں سنا دیں اور بعض دفعہ
دو چار تھپڑ بھی لگا دئے۔ برابر کے بھائی بہنوں
سے ہر وقت تو تو میں میں ہوتی رہتی ہے۔
گھر میں ہر کسی کی باتوں میں خواہ مخواہ دخل دینا
سب سے زبانی لڑنے کو تیار رہنا۔ اگر کوئی ایک
کہے تو اسے چار سنانا۔ ملازم ہیں تو ان پر
ہر وقت برس ہی رہیں۔ ان کو ہر وقت چیخ چیخ کر بلاوجہ
باتیں سنانا اور برا کہنا لازمی ہے۔ گو
اس میں ماں ہی کا قصور ہوتا ہے کہ اس نے

کیوں اپنی بچیوں کو اچھی باتیں نہ سکھائیں اور بری باتوں سے منع نہ کیا۔ لیکن بڑی حد تک لڑکی خود اس کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ماں کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ سکھانا چاہے سکھا دے اور لڑکی کا فرض ہے کہ ماں کے کہنے پر عمل کرے۔ آپ ہی انصاف سے بتائیے کہ کیا آپ کی امی جان نے آپ کو اچھی باتیں نہ بتائیں اور بری باتوں سے نہیں منع کیا؟ اچھا تو آپ اس پر عمل کرتی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر آپ کو کوئی بری لڑکی نہیں کہہ سکے گا۔ اور یہ بہت اچھی بات ہے کہ سب لوگ آپ سے خوش رہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ گھر کے ہر چھوٹے بڑے کو اپنے سے خوش رکھیں، کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہ دیں اور مغرور نہ بنیں۔ بعض لڑکیاں بہت مغرور ہوا کرتی ہیں۔ چھوٹی عمر سے ہی وہ اتنا بیجا غرور اپنی طبیعت میں پیدا کر لیتی ہیں کہ کیا کوئی بڑا آدمی کرے گا۔ یہ عادت سب بری عادتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ آپ بہت مغرور نہ بنیں اسکے یہ معنی نہیں کہ آپ اپنی طبیعت میں چھچھورپن پیدا کریں۔ بلکہ اس کے بدلے آپ کو اپنی طبیعت میں انکسار یعنی سادگی پیدا کرنی چاہیئے جو لڑکیوں کا خاص جوہر ہے اپنی بڑائی آپ کبھی نہ کرے اس سے انسان دوسرں کی نظر میں بیوقوف بنتا ہے میں امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے آپ کو ان بری عادتوں سے محفوظ رکھیں گی اور اپنے گھر میں ہر دل عزیز لڑکی ثابت ہوں گی۔ آنسہ صغرا کبیر حیدرآباد دکن

پڑھو اور ہنسو

(۱) ایک مسافر۔ کیا میں ساڑھے پانچ کی گاڑی میں سوار ہو سکوں گا۔

شریر قلی۔ جناب یہ آپ کی تیز رفتاری پر منحصر ہے۔ کیونکہ گاڑی کو روانہ ہوئے تین منٹ ہو چکے۔

(۲) لڑکا:۔ ڈاکٹر صاحب مجھے گولیوں کا ایک بکس اور چاہیئے۔

ڈاکٹر (چونک کر) کیا ان سے فائدہ ہو رہا ہے

لڑکا:۔ نہیں ڈاکٹر صاحب۔ وہ میری ہوائی بندوق کے لئے چھروں کا بہت اچھا کام دیتی ہیں

(۳) سارہ:۔ رضیہ تمہاری سالگرہ نہیں ہوئی۔ حالانکہ سارا سال گذر گیا۔

رضیہ:۔ ایک سال کیا تین سال نہ ہوگی۔

سارہ:۔ یہ کیوں؟

رضیہ:۔ میں ۲۹ فروری کو پیدا ہوئی تھی اور اب ۱۹۴۷ء ہے۔

(۴) ٹکٹ کلکٹر (ریل میں) ٹکٹ دکھائیے جناب!

بچہ:۔ ابا ابا یہ آدمی کس لئے آیا ہے؟

باپ:۔ بیٹا ٹکٹ دیکھنے آئے ہیں۔

بچہ:۔ ارے یہ اتنے بڑے ہوگئے ابھی تک ٹکٹ ہی نہیں دیکھا۔

(۵) تم اس قمیص کی دھلائی بھی حساب میں لگا رہے جسے تم کھو چکے ہو؟ (باقی صفحہ ۱۹ پر)

دو شہزادیاں

ایک بادشاہ کی دو نہایت ہی حسین شہزادیاں تھیں ۔مگر شہزادیوں کی والدہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ جب کہ ایک شہزادی تین سال اور دوسری چھ سال کی تھی ۔ملکہ کے انتقال کے تھوڑے ہی عرصہ بعد بادشاہ نے دوسری شادی کرلی ۔نئی ملکہ بہت سنگدل اور ظالم تھی ۔شہزادیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتی تھی ۔ایک دن ملکہ نے بادشاہ سے کہا کہ آپ اگر مجھے یہاں رکھنا چاہتے ہیں تو ان دونوں لڑکیوں کو میری نظر سے دور کردیں ۔یا میں یہاں نہیں رہونگی یہ دونوں لڑکیاں مجھے ستاتی ہیں ۔اگر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو ان لڑکیوں کو کہیں دور جنگل میں چھوڑ آئیں ۔بادشاہ بہت بے وقوف تھا اس نے ملکہ کا کہا مان لیا اور جواب دیا کہ اچھا میں آج ہی ان کو کہیں چھوڑ آتا ہوں ۔اسی وقت بادشاہ شہزادیوں کو سیر کرنے کے بہانے سے لے گیا ۔ایک دور اور سنسان جنگل میں پہنچکر تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کہنے لگا ۔کہ مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے تم دونوں یہیں بیٹھی رہو ۔میں ابھی یہاں کسی چشمہ سے پانی پی کر آتا ہوں ۔یہ کہ کر بادشاہ نے تو اپنے گھر کا راستہ لیا ۔دونوں شہزادیاں اپنے باپ کا انتظار کرتے کرتے تھک گئیں ۔مگر اُن کے والد کو نہ آنا تھا نہ آیا ۔اور اوپر سے شام ہوگئی تھی ۔دونوں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں ۔کہ اب ہمیں اپنے گھر کا راستہ بھی نہیں معلوم ہے ۔شاید ہمارے والد گھر چلے گئے ہوں گے بڑی شہزادی نے روتے روتے کہا کہ اب ہم رات کہاں بسیرا کریں گے ۔اس سنسان جنگل میں تو بہت ڈر لگتا ہے ۔چلو ہم رات کی پناہ لینے کے لئے کوئی جگہ تلاش کریں ۔دونوں بہنیں جگہ تلاش کرنے کے لئے چل پڑیں ۔تھوڑی دور جانے کے بعد ان کو ایک چھوٹی سی جھونپڑی دکھائی دی ۔اور دونوں اس جھونپڑی کی طرف روانہ ہوئیں جھونپڑی میں پہونچ کر معلوم ہوا کہ یہاں ایک بڑھیا رہتی ہے ۔لڑکیوں کو دیکھتے ہی بڑھیا نے تعجب سے دریافت کیا کہ تم اس خوفناک جنگل میں کیوں آئی ہو ۔دونوں شہزادیاں رونے لگیں ۔اور اپنا سارا قصہ بڑھیا کو سُنایا ۔بڑھیا نے کہا ۔کہ میں تم دونوں کو اپنے گھر میں رکھ لیتی ۔مگر میرے پاس ایک بہت بڑا دیو رہتا ہے ۔اگر وہ کسی آدمی کو دیکھ پاتا ہے تو اس کو تیل میں تل کر کھا جاتا ہے ۔مگر میں تمہیں ایک ترکیب بتاتی ہوں جس سے تم دونوں میرے پاس بے خوف و خطر رہ سکتی ہو ۔دیو جب تم دونوں کو دیکھے گا تو وہ ایک کڑھائی میں تیل ڈال کر چولھے پر چڑھادیگا اور تم سے کہے گا ۔کہ اس کڑھائی کے چاروں طرف چکر لگاؤ ۔جب تم چکر لگانے لگوگی ۔تو وہ تمہیں اس

کڑہائی میں دھکیل دے گا۔ مگر جب تم سے وہ بندر کہے کہ چکّر لگاؤ۔ تو تم کہنا کہ ہمیں چکّر لگانا نہیں آتا۔ تم چکّر لگا کر بتاؤ۔ جب بندر تمہیں بتانے کے لئے چکّر لگائے تو تم دونوں اس کو کڑہائی میں دھکیل دینا میں بھی تمہاری مدد کروں گی پھر تم دونوں میرے پاس رہ سکوگی مجھے تم دونوں سے بہت محبت ہوگئی ہے۔ دونوں شہزادیوں نے کہا کہ ہم ضرور اس بندر کو کڑہائی میں دھکیل دیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد بندر دور ہی سے چلاتا ہوا آیا کہ یہاں پر کوئی آدمی آیا ہے۔ مجھے دور ہی سے خوشبو آرہی ہے۔“ بڑہیا نے کہا کہ ”ہاں یہاں پر دو بدنصیب شہزادیاں آئیں ہیں“ شہزادیوں کو بلا کر کہا کہ ”دیکھو کیسی پیاری لڑکیاں ہیں“۔ بڑہیا نے بہتیری منت سماجت کی کہ ان کو مت کھاؤ۔ مگر بندر کیا مانتا آخر بندر نے کڑہائی میں تیل ڈال کر چولھے پر چڑہائی اور شہزادیوں سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ کہ اس کڑہائی کے اردگرد چکر لگاؤ۔ مگر شہزادیوں نے کہا کہ ہمیں چکّر لگانا نہیں آتا۔ تم چکّر لگا کر بتاؤ۔ جب بندر بتانے کے لئے چکر لگانے لگا تو دونوں شہزادیوں اور بڑہیا نے بندر کو کڑہائی میں دھکیل دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ کڑہائی کے اندر مرگیا۔ اب دونوں شہزادیاں بڑہیا کے پاس بہت ارام سے رہنے لگیں تھوڑے سے عرصہ کے بعد بڑی شہزادی جوان ہوگئی۔ بڑہیا کو اس کے بیاہ کا اب فکر ہوا۔ کہ کسی طرح بڑی شہزادی کا بیاہ ہوجائے۔ بڑہیا نے بہت

جگہ تلاش کرنے کے بعد ایک بادشاہ کے یہاں بات ٹھیرائی۔ لیکن بادشاہ کی پہلے دو بیبیاں موجود تھیں مگر ان دونوں سے کوئی اولاد نہ تھی۔ اور بادشاہ کو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بہت غم تھا۔ آخر بڑہیا نے شہزادی کا بیاہ بادشاہ کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے کیا۔ جب شہزادی اپنی سسرال میں جانے لگی تو اس کی چھوٹی بہن رونے لگی۔ کہ تم اب چلی جاؤ گی۔ میں اب تم سے کبھی ملاقات نہ کرسکوں گی۔ کیونکہ مجھے راستہ بھی معلوم نہیں ہے۔ بڑی شہزادی نے اپنی چھوٹی بہن کو گلے سے لگا کر پیار کیا۔ اور کہا کہ میں اپنے ساتھ یہاں سے سرسوں کے بیج لے جاؤں گی جس طرف میری پالکی جائے گی میں سرسوں کے بیج پھینکتی جاؤں گی۔ جب تم میرے پاس آنا چاہو تو سرسوں کے پودوں کو دیکھ کر آجانا۔ بڑہیا اور اپنی بہن کو خدا حافظ کہہ کر روانہ ہوئی۔ بڑی شہزادی کے سسرال چلے جانے کے آٹھ نو ماہ بعد بڑہیا مرگئی۔ چھوٹی شہزادی بڑہیا کے لئے بہت روئی۔ کیونکہ بڑہیا نے ان کے ساتھ حقیقی ماں جیسی محبت کی تھی۔ شہزادی نے خیال کیا کہ اب میرا یہاں پر رہنا فضول ہے۔ اب میں بڑی بہن کے پاس چلی جاؤں تو مناسب ہوگا۔ شہزادی سرسوں کے پودے دیکھ دیکھ کر اسی شہر میں پہونچ گئی جہاں پر اس کی بڑی بہن رہا کرتی تھی۔ مگر اس کو اپنی بہن کا گھر معلوم نہ تھا۔ شہزادی نے شہر کے ایک کونے میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنائی۔ اور بھیک مانگ کر بسر اوقات کرنے لگی

شہزادی کے وہاں پہونچنے کے کچھ عرصے کے بعد اس کی بہن کے یہاں ایک نہایت ہی خوبصورت لڑکا پیدا ہوا مگر اس کی سوکنوں نے یہ صلاح کی کہ اب اس کے یہاں لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ بادشاہ اب ضرور اس کی قدر کرے گا۔ اب ہم اس کے لڑکے کو لے جاکر کہیں پھینک آئیں۔ اور بادشاہ سے بولیں کہ تمہارے گھر میں آگ پیدا ہوئی ہے۔ دونوں نے لڑکے کو اٹھایا اور اتفاق سے لڑکے کی خالہ کی جھونپڑی کے نزدیک پھینک آئیں۔ اور بادشاہ سے کہا کہ تمہارے گھر میں آگ پیدا ہوئی ہے۔ بادشاہ سن کر نہایت حیران پریشان ہوا۔ مگر اس نے صبر سے کام کیا۔ چھوٹی شہزادی حسب معمول جب شام کو بھیک مانگ کر واپس آرہی تھی تو اس نے دیکھا کہ اس کے جھونپڑے کے نزدیک ایک نہایت ہی خوبصورت بچہ پڑا اپنا انگوٹھا چوس رہا ہے۔ شہزادی نے بچہ کو بہت محبت سے اٹھالیا اور اپنی جھونپڑی میں لے گئی۔ جب صبح ہوئی تو اس نے سنا کہ بادشاہ سلامت کے گھر میں آگ پیدا ہوئی ہے شہزادی نے خیال کیا کہ یہ ضرور میری بہن کا لڑکا ہے اور اس کی سوکنوں نے ضرور یہاں آکر پھینک دیا ہے پھر بچے کو بہت محبت سے پالنے لگی۔ جب شہزادہ تین چار سال کا ہوگیا تو اس کی خالہ نے شہزادے کو لکڑی کا گھوڑا کھیلنے کے لئے خرید کر لا دیا۔ اور شہزادہ روزانہ ندی کے کنارے جاکر لکڑی کے گھوڑے سے کہتا کہ اُٹھ کاٹھ کے گھوڑے پانی پی لے۔ اور پھر ندی میں گھوڑے کا منہ ڈال دیتا۔ ایک دن بادشاہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ تو بچے کو دیکھ کر بادشاہ کو بہت محبت آئی۔ اور دل میں خیال کیا کہ کاش ایسا بچہ میرا بھی ہوتا۔ اور بچہ کے نزدیک جاکر بچہ کو گود میں اٹھالیا۔ اور کہنے لگا کہ کہیں لکڑی کے گھوڑے بھی پانی پیا کرتے ہیں؟ پھر بہت دیر تک شہزادے کو پیار کرتا رہا۔ پھر بادشاہ نے بہت سی اشرفیاں اور کچھ مٹھائی شہزادے کو دی اور چلا گیا۔ مگر بادشاہ کو ہر وقت شہزادہ کا ہی خیال رہتا۔ شہزادے کی خالہ اس دن اپنی کھڑکی سے سب ماجرا دیکھ اور سُن رہی تھی۔ شہزادے سے کہا کہ دوسری مرتبہ جب بادشاہ تم سے کہے کہ کبھی لکڑی کے گھوڑے بھی پانی پیا کرتے ہیں۔ تو تم کہنا کہ کبھی عورتوں کے یہاں آگ بھی پیدا ہوتی ہے؟ دوسرے دن بادشاہ پھر شہزادے کو دیکھنے آیا جب کہ شہزادہ اپنے گھوڑے کو پانی پلا رہا تھا۔ بادشاہ نے پھر کہا کہ کہیں لکڑی کے گھوڑے بھی پانی پیا کرتے ہیں؟ تو شہزادے نے جواب دیا کہ کبھی عورتوں کے یہاں بھی آگ پیدا ہوا کرتی ہے؟ بادشاہ سن کر نہایت حیران ہوا۔ کہ اس معصوم بچے کو کیسے معلوم ہوا۔ بادشاہ نے شہزادے سے دریافت کیا کہ تمہارا گھر کہاں ہے۔ شہزادے نے اشارہ سے بتایا کہ ہمارا گھر وہ ہے۔ بادشاہ بچے کو گود میں اٹھا کر اس کی خالہ کی جھونپڑی میں آیا۔ اور اس کی خالہ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ کہ اس چھوٹے سے بچے کو کیسے معلوم ہوا؟ اور یہ کس کا بچہ ہے؟ شہزادے کی

خالہ نے کہا۔ کہ حضور یہ آپ ہی کا بیٹا ہے۔ آپ کی رانیوں
نے اسے یہاں پر لاکر پھینک دیا تھا میں نے اسے
پالا ہے۔ اور یہ میرا بھانجا بھی ہے۔ بادشاہ سن کر
بہت خوش ہوا۔ اور اپنے بچے کو سینے سے لگا کر پیار
کیا۔ شہزادے کی خالہ سے کہا کہ چلو ہمارے
محل میں۔ تم اس چھوٹی سی جھونپڑی میں کیوں رہتی ہو
بادشاہ نے محل میں پہونچتے ہی پہلے ان دونوں
رانیوں کی ناک کٹوا کر باہر نکال دیا۔ پھر ملکہ سے
سارا قصہ بیان کیا۔ جب ملکہ نے سارا قصہ سنا تو
اپنے بچہ کو کلیجے سے لگا کر پیار کیا۔ پھر اپنی چھوٹی بہن
کو گلے سے لگایا۔ اس خوشی میں بادشاہ نے اپنی
ساری رعیت کی دعوت کی۔ اور پھر نہایت ہی آرام
و اطمینان اور مسرت سے زندگی بسر کرنے لگا۔

بنت خان محمد خان صاحب

مارچ کا بنات وی پی ہوگا

ذیل میں جن بھائیوں اور بہنوں کے خریداری
درج کئے جا رہے ہیں ان کا چندہ فروری کے پرچے
ساتھ ختم ہوگیا۔ اس لئے ان سے درخواست ہے
آئندہ اگر بنات ان کی سرپرستی کا مستحق نہ سمجھا جا
تو پوسٹ کارڈ کے ذریعے انکاری اطلاع یا منی آرڈ
بھیج دیں، کوپن پر خریداری نمبر ضرور درج کر دیں منی آ
بھیجنے میں ۳ر کی کفایت اور بہت سہولت ہے۔ ا
۱۶ مارچ تک انکاری اطلاع یا منی آرڈر موصول نہ ہ
تو سمجھا جائے گا کہ انھیں بدستور پرچہ جاری رکھنا ہے
اور بنات کی امداد پر آمادہ ہیں۔ لہذا عہ کا وی پی
۲۰ مارچ کو بھیجا جائے گا۔

۶۱-۶۲-۶۹-۷۰-۷۱-۷۴-۷۵-۷۶-
۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۹-۱۱۴-۲۰۹-
۲۱۰-۲۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۳-
۳۷۷-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۳۰-
۴۳۱-۴۳۳-۴۸۹-۵۴۴-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-
۸۱۸-۸۲۳-۸۲۸-۸۳۵-۸۳۴-۸۳۷-۸۴۰-
۸۴۶-۸۴۹-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۷-۸۶۱-۸۶۸-
۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۳۷-۱۲۳۹-
۱۲۴۰-۱۲۴۳-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۴ تا ۱۲۶۲
۱۲۶۴-۱۲۶۷ تا ۱۲۶۹-۱۲۷۱-۱۲۷۵-۱۲۷۷-۱۲۸۶
۱۳۰۷-۱۳۷۵-۱۵۱۳-۱۶۴۳-

منیجر

سچا لڑکا

اکرام ——————— ایک نیک لڑکا

فرحت ——————— ایک عورت

نسیمہ ——————— اکرام کی والدہ

پہلا منظر

اکرام کو سکول سے چھٹی ملتی ہے۔ گھر آنے لگتا ہے۔ کہ راستے میں ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ اکرام گر جاتا ہے۔ اس کی سلیٹ ٹوٹ جاتی ہے، وہ اٹھ کر کپڑے جھاڑتا ہے۔ اور سلیٹ کے ٹکڑے اکٹھے کرتا ہے۔ روتا ہوا گھر کی طرف چل دیتا ہے۔ کہ فرحت (جو والدہ اکرام کی سہیلی ہے) مل جاتی ہے۔

فرحت:۔ اکرام! بیٹا کیوں رو رہے ہو؟

اکرام:۔ خالہ! راستے میں گر پڑا۔ سلیٹ ٹوٹ گئی۔ اب اماں سزا دیں گی۔

فرحت:۔ تو بیٹا۔ رو کیوں رہے ہو؟ یہ تو آسان بات ہے۔ اماں سے کہہ دینا۔ کہ کسی شریر لڑکے نے دھکا دے دیا۔ میں گر پڑا۔ اور سلیٹ ٹوٹ گئی۔ اس طرح تم سزا سے بچ جاؤ گے۔

اکرام:۔ توبہ۔ توبہ خالہ بی! یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ میاں جھوٹ بولنے سے ناخوش ہوتے ہیں۔ میں سچ کہہ دوں گا۔

دوسرا منظر

(نسیمہ بیٹھی ہے۔ اکرام آتا ہے۔ اور اپنی والدہ نسیمہ کو سارا حال سناتا ہے)

نسیمہ:۔ بیٹا چوٹ تو نہیں لگی؟

اکرام:۔ نہیں اماں! بازو پر ذرا سا زخم ہے۔

(فرحت آتی ہے)

فرحت:۔ بہن نسیمہ! خدا ہر ایک کو ایسا سچا بیٹا دے تم نے اسے اچھی تربیت دی ہے۔ میں اسے آزما رہی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ اپنے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔

اکرام:۔ اماں جان! ماسٹر صاحب نے نتائج نتیجہ سنایا۔ میں پہلے نمبر پر ہوں۔

نسیمہ:۔ شاباش بیٹا نیک طالب علم ایسے ہی ہوتے ہیں۔

فرحت:۔ میاں اکرام! میں تمہیں دو امتحانوں میں کامیاب ہونے کی مبارک باد دیتی ہوں۔

اکرام:۔ (حیران ہو کر) کون سے دو امتحان؟

فرحت:۔ بیٹا! ایک سکول کا امتحان اور دوسرا آزمائش کا۔ تم دونوں میں پورے نکلے۔ ۴

لطیفہ خانم

جب مصطفٰے کمال سمرنا میں بحیثیت فاتح داخل ہوئے نوان کی ملاقات کے لئے ایک نوجوان خاتون آئیں یونانیوں نے ان کا مکان جلا دیا تھا۔ وہ ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھتے تھے کہ ترکوں کو وہ تمام خبریں اور سامان جنگ پہونچاتی ہیں۔ اس دلیر اور نوجوان عورت نے یہ تمام واقعات من وعن مصطفٰے سے بیان کئے اور کہا کہ اس نے عہد کیا ہے کہ اگر مصطفٰے کمال کو خدا نے فتح دے کر سمرنا میں آنے کا موقع دیا تو وہ انھیں اپنے گھر آنے کی دعوت دے گی۔ اور حاضر کے لئے مجبور کرے گی۔

اس کے والدین پیرس میں تھے اور وہ خود لڑائی کے دوران میں یونانیوں کے زیر حراست تھی مصطفٰے کمال نے اس کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر وہ نہایت مصر تھی اور نہایت منت سماجت سے دعوت قبول کرنیکی التجا کی۔ اس عورت کا نام لطیفہ خانم تھا۔ اس نے اپنے گلے سے لاکٹ کھول کر مصطفٰے کمال کو انکی تصویر دکھائی اور کہا کہ میں نے قرآن پر عہد کیا تھا کہ اگر خدا یونانیوں سے نجات دلائے تو وہ غازی کی دعوت کرے گی۔ اور ان کو گھر لانے کی ہر ممکن سعی عمل میں لائے گی۔ الغرض غازی ممدوح نے اس کے جذبۂ ایثار سے متاثر ہو کر دعوت قبول کر لی۔ لطیفہ خانم کے والد جہازراں تھے اور کئی جہازوں کے مالک۔ وہ نہایت امیر کبیر تھے۔ غازی موصوف انھیں بذات خود جانتے تھے لطیفہ خانم نے اپنے عالی شان مکان پر غازی ممدوح کا استقبال کیا۔ لطیفہ خانم کا سن اس وقت بیس سال کا تھا۔ اس نے وہ عالی شان دعوت دی کہ سمرنا میں اس سے قبل ایسی دعوت کا منظر لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔

لطیفہ خانم نے غازی کو مجبور کیا کہ وہ اپنی صحت کی خاطر کچھ وقت ان کے مکان پر مقیم رہیں۔ لطیفہ خانم نے اُن کی وہ خاطر مدارات کی کہ مصطفٰے کمال کے دل میں اس کی شرافت گھر کر گئی۔ لطیفہ خانم علیحدہ مکان میں رہتی اور اکثر دوپہر کے وقت اُن سے ملنے کے لئے آتی۔ غازی موصوف نے بھانپ لیا کہ وہ نہایت اعلیٰ دل و دماغ کی مہذب اور تعلیم یافتہ عورت ہے۔ اس کی تعلیم قسطنطنیہ کے امریکن کالج میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہ قانونی کالج پیرس میں داخل ہوئی اس نے تمام یورپ کی سیاحت کی تھی وہ کئی زبانوں میں مہارت رکھنے والی عورت تھی۔

مصطفٰے کمال نے محسوس کیا کہ ایسی عورت اُن کے لئے واقعی مفید ہوگی۔ انھیں لطیفہ خانم سے محبت ہو گئی۔ مگر طے یہ کیا کہ جب تک ملک قطعی طور پر آزاد نہ ہو جائے وہ شادی نہ کریں گے۔ ابھی وہ قسطنطنیہ کی نجات اور کانفرنس کے خاتمہ کے منتظر تھے۔

مصطفےٰ کمال سمرنا سے بروسا پہونچے۔ ڈیڑھ ماہ
لیا اور لطیفہ خانم کو مصطفےٰ کمال کی طرف سے کوئی
ہ د پیغام نہ ملا۔ جب کانفرنس کا فیصلہ مصطفےٰ کمال
سب منشا ہوگیا۔ تو ایک روز انھوں نے اپنے
م کو سفر کے لئے تیار رہونے کا حکم دیا۔ جب وہ
رنا پہونچے تو سیدھے لطیفہ خانم کے مکان کا
ستہ لیا۔ اور کہا کہ میں نے تمہارے ساتھ عقد کا
ملہ کرلیا ہے۔ مگر نکاح شریعت کے مطابق ہوگا
ی فضول رسم ادا نہ کی جائے گی اور نہ اس کا عام
پا کیا جائے گا۔ لطیفہ خانم شہر کے مضافات میں
م تھیں دوپہر کا وقت تھا جب دونوں شہر کی جانب
انہ ہوئے اور ایک مسجد میں نکاح کی رسم
کی گئی۔

نکاح کے بعد وہ سیر کرنے کے لئے مختلف گاؤں
ں جاتے دیہاتیوں کی شکایات سنتے اور انھیں دور
نے کی حتی الوسع کوشش کرتے۔ ایک روز جب وہ
نوں فوجوں کا ملاحظہ کررہے تھے تو پہلی دفعہ
وں کو پتہ چلا کہ وہ ان کی بیوی ہیں۔

کچھ برس وہ خوش اور آباد رہے اور اس عرصہ
لطیفہ خانم ان کی مددگار بیوی ثابت ہوئیں مگر بعض
یاسی امور میں دونوں کی رائے میں فرق تھا۔
س لئے ان کو ایک دوسرے سے علیٰحدہ ہونا پڑا
طفےٰ کمال پاشا کی زندگی کا یہ باب بہت ہی
دناک ہے۔

مسٹر وارتھم کا خیال ہے کہ لطیفہ خانم کو غازی
مصطفےٰ کمال نے جو طلاق دی ہے اس کی اصلی وجہ
یہ تھی کہ لطیفہ خانم انھیں مجبور کرتی تھیں کہ وہ خود
بادشاہ بنیں۔ مگر غازی کو یہ بات قطعی طور پر
ناپسند تھی۔ اس وجہ سے ان میں اختلاف بڑھتا
گیا۔ لطیفہ کے بھائی حکومت کے معاملات میں
دخل اندازی کرنے لگے اور مصطفےٰ کو یہ بات سخت
ناگوار گزری۔ بادشاہت کو وہ نفرت کی نگاہ سے
دیکھتے تھے۔ اور اسے قبول کرنا ایک گناہ عظیم
سمجھتے تھے۔

ر۔ س۔ امرتسر

خوش نظر موتی کے ستاروں کی بیل

محترم بہنوں میں آپ کی خدمت میں ایک نئی وضع کی بیل کا نمونہ ارسال کرتی ہوں۔ امید ہے کہ پسند خاطر ہوگا۔ یہ بیل بہت ہی آسان ہے۔ بچیوں کے فراک۔ جمپر۔ ساری وغیرہ میں بنا کر لگائیں۔ بہت عمدہ اور نفیس ہوگی۔

اشیاء حسب ضرورت

موتی۔ فروزی۔ سنہری۔ ریل سفید نمبر ۴۰۔ سوئی نمبر ۱۲۔

ترکیب: ۔ پہلے ایک موتی فروزی لیں اس کے بعد تین سنہری ایک فروزی لیں۔ پھر تین سنہری۔ اسیطرح سب پرولیں۔ جب چھ فروزی موتی ہو جائیں۔ تو تو گرہ دے کر کنگورے شروع کریں جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے۔ جوڑنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک ستارہ پورا بنالیں۔ پھر دوسرے ستارہ کے آخری کنگورے سے جوڑیں۔ جوڑنے کا طریقہ بھی نقشہ سے ملاحظہ ہو۔

اگر بہنوں نے یہ بیل پسند کی تو آئندہ بھی اور نئی ڈیزائن کی بیلیں پیش خدمت کروں گی۔

آنسہ خدیجہ عبدالکریم کلکتہ

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

...متی کروشیا

...متی کشیدہ

گلدستہ کشیدہ

موتیوں کا کام

دستکاریاں

خوش نظر موتی کے ستاروں کی بیل

محترم بہنوں میں آپ کی خدمت میں ایک نئی وضع کی بیل کا نمونہ ارسال کرتی ہوں۔ امید ہے کہ پسند خاطر ہوگا ۔ یہ بیل بہت ہی آسان ہے۔ بچیوں کے فراک ۔ جمپر ۔ ساری وغیرہ میں بنا کر لگائیں ۔ بہت عمدہ اور نفیس ہوگی۔

اشیاء حسب ضرورت

موتی ۔ فروزی ۔ سنہری ۔ ریل سفید نمبر ۴۰۔ سوئی نمبر ۱۲۔

ترکیب :۔ پہلے ایک موتی فروزی لیں اس کے بعد تین سنہری ایک فروزی لیں ۔ پھر تین سنہری ۔ اسیطرح سب پرو لیں ۔ جب چھ فروزی موتی ہو جائیں ۔ تو تو گرہ دے کر کنگورے شروع کریں جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے ۔ جوڑنے کا طریقہ یہ ہے ۔ کہ ایک ستارہ پورا بنا لیں ۔ پھر دوسرے ستارہ کے آخری کنگورے سے جوڑیں ۔ جوڑنے کا طریقہ بھی نقشہ سے ملاحظہ ہو۔

اگر بہنوں نے یہ بیل پسند کی تو آئندہ بھی اور نئی ڈیزائن کی بیلیں پیش خدمت کروں گی۔

آنسہ خدیجہ عبد الکریم کلکتہ

چمنستانِ مغرب

خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب۔ غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین عام فہم ترجمے جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلک رہا ہے جنھیں پڑھ کر ترجمے کا گمان نہیں بلکہ طبع زاد کا دھوکہ ہوتا ہے۔ بے مثل ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کیساتھ کہ مشرقی بیبیاں ادبی دلچسپیوں کا لطف اٹھانے کے علاوہ کام کی باتوں سے بھی فائدہ اٹھا سکیں قیمت (عہ)

دلّی کی آخری بہار

۴۰ برس پہلے دلی کیا تھی، مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے۔ میلے ٹھیلے کس طرح منائے جاتے اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملے گا جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی دردانگیز کہانیاں دردِلی کی بربادی کے جگرخراش افسانے ہیں جن میں علامہ مغفور نے انشا پردازی ہی کا کمال نہیں دکھایا۔ قلعۂ معلیٰ کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی۔ بلکہ فسانۂ شب سنا کر دردمند دلوں کو تڑپا دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

مسلی ہوئی پتیاں

دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط۔ انشا کی معمولی کتاب نہیں حیاتِ انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ ایک دریائے لطافت ہے کہ بہہ رہا ہے۔ ایک سلسلۂ بے نظیر ہے کہ خواتین ہی کو نہیں مردوں کو بھی درس دے رہی ہے۔ ایک نشتر ہے کہ کلیجہ میں گھس رہا ہے لکھنے کے ڈھنگ پڑھنے کے رنگ رہنے کا طریقہ جینے کا طرز سب ہی کچھ اس میں موجود ہے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو ۱۹۰۳ء کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔ قیمت (۶ر)

داستانِ پارینہ

مصور غم مرحوم جامع حیثیات مصنف تھے، ان کی مورخانہ حیثیت کے آگے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی پڑی۔ اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھیے اور دیکھئے کہ تاریخ میں افسانے سے بڑھ کر لطف پیدا کر دینا علامہ راشد الخیری جیسے بے مثل انشاپرداز مورخ کا کام تھا۔ واقعات سب تاریخی ہیں۔ مگر پیرایۂ بیان کی دلآویزی بار بار انکے مطالعہ پر مجبور کرتی ہے۔ مسلم بیگمات اور حکمرانوں پر غیر مسلم متعصب مورخوں نے جو نارواحملے کئے ہیں انکے اس قدر مدلل اور مدلل مسکت جوابات بھی ہیں کہ بے اختیار مصور غم کی مورخانہ قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ یہ مضامین مخزن۔ عصمت۔ تمدن۔ خطیب وغیرہ سے مہینوں کی تلاش کے بعد جمع کئے گئے ہیں۔ تصاویر بھی ہیں۔ قیمت (۱۲ر)

عروسِ مشرق

یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہرآلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے گذشتہ چوتھائی صدی میں حضرت مصور غم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مخصوص طرز میں جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ان مضامین میں ان مشرقی خوبیوں کو جو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت (۱۰ر)

بزمِ رفتگاں

اردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثیے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال شعراء ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو معدنِ ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں حضرت علامہ مغفور کا یوں ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے۔ مگر بزم رفتگاں کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ باتصویر

قیمت (۱۰ر)

نالۂ زار

خواتین ہند کے محسن اعظم کے دردانگیز مضامین جنمیں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ وہ معرکۃ الآرا مضامین ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ نالۂ زار میں عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی دردانگیز داستانیں ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت (۱۲ر)

بے فکری کا آخری دن

اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں۔ اپنے والدین کو نعمت جانیں اور ان کی قدر کریں۔

قیمت (۴ر)

سیاحتِ ہند

ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے حالات عصمت و بنات میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ اور دردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت، تمدن سے واقفیت ہوتی ہے اور علامہ مرحوم کی طبیعت عادات و خصائل کا بھی پتہ چلتا ہے قیمت ۔ر

یادگارِ تمدن

تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا۔ اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ہے طرز بیان اس قدر دلآویز اور موثر ہے کہ ایک ایک سطر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور یہ علامہ مغفور کی بے مثل انشا پردازی کا معمولی کرشمہ ہے۔

قیمت (۶ر)

بلبل بیمار

لڑکیوں کی تعلیم۔ تربیت اور پردہ کے مختلف پہلوؤں پر طبقۂ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے تہائی صدی تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا یہ انتہائی قیمتی مجموعہ خشک سے خشک موضوع کو نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان کرنے کی مصور غم خداداد قابلیت رکھتے تھے کسی مضمون کی چند سطریں پڑھنے کے بعد بہت ہی مشکل ہے کہ مضمون ختم نہ کیا جائے۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ جن مردوں کو تحریک نسواں سے دلچسپی ہے۔ جن عورتوں کو اپنی اور اپنے طبقہ کی ترقی کا خیال ہے ان کی نظر سے یہ کتاب ضرور گذرنی چاہئے۔ قیمت (۱۰ر)

افسانوں کے جدید مجموعے

گردابِ حیات

حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان میں سے بیس افسانوں کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنوار دی

قیمت ایک روپیہ (عہ)

بساطِ حیات

چار مختصر افسانوں کا مجموعہ۔ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ۔ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں۔ یہ جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں نہیں قصے کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں۔ قیمت (۶ر)

حور اور انسان

اب سے پچیس سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت موثر و درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ اس مجموعہ میں چار پانچ افسانے تو وہ ہیں اور تین چار عصمت کے زریں دور اول کے۔ ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں۔ حور اور انسان۔ پریوں کی محفل۔ ضیترہ۔ شرع کا خون۔ انتقام حمیت۔ ایک روح کی سرگزشت۔ سوکن کی نصیحت۔ ہر افسانہ سبق آموز اور موثر ہے۔ قیمت صرف (۱۲ر)

شیب و فراز

آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ ہر افسانہ نہ صرف صد درجہ دلچسپ ہے بلکہ نسوانی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت (۴ر)

دادا لال بجھکڑ

پانچ نہایت ہی پرلطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ ولایتی شیخ چلی اور مانی عشو کے سلسلہ کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصور غم ظرافت نگاری میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے۔ قیمت

...صورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رح کی مشہور و مقبول تصانیف

...تاب	مختصر کیفیت	...یمت
...ائحہ	یا صالحات۔ دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول ایک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف	۸عہ
...رگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں۔ لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے۔ بیس دفعہ شائع ہو چکی ہے۔	۸عہ
...ندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات۔ یہی وہ تصنیف ہے جسے مصنف مرحوم کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا اٹھارہویں دفعہ چھپی ہے	عہ
...ندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات، اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے دو حصہ ہیں ہر حصہ کی قیمت عہ مکمل	۱ر
...حیات	قبیح رسوم اشرک بدعت وغیرہ دور کرنے کیلئے بے مثل اصلاحی ناول قصہ بے انتہا دلچسپ۔ واقعات اس قدر دردانگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔	عہ ر
...امت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار ہے اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتائے گی کہ عالمِ نسواں پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔	۸عہ
...السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے مکمل	۱ر
...ندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصورِ غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف۔ قصہ دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے آٹھ دفعہ چھپی ہے۔	۱۲ر
...یطانی	امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز بعض واقعات اسقدر دردانگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو۔	۱۲ر
...اعمالنامہ	ایک شیطان کی مغفرت کیلئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے واقعات پڑھکر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	۸ر
...میلہ	یا غدر کی ماری شہزادیاں لال قلعہ کی بیوہ شہزادیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اجڑی ہوئی دلی کا آخری سماں۔	۱۲ر
...نتی	اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دلچسپ دردانگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔	۸ر
...ہ	محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ جو صرف اسلئے کہ لڑکی ہے اور ترکہ پدری کی حقدار ہے حقیقی باپ اور بھائی کے ہاتھوں وہ دکھ بھرتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے	۷ر
...عصمت	خلع اور ارتداد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کئی جگہ نہایت دردانگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز۔	۵ر
...وقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام۔	۸ر
...غرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج۔	۸ر
...کارانہ	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔	۸ر
...سعید	اس افسانہ میں جس قابلیت سے حضرت علامہ محترم نے سید صاحب بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے وہ بے انتہا سبق آموز ہے۔	۸ر
...نھی	ایک نہایت ہی مزیدار پرلطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے۔ بی نتھی نے بڑھاپے میں وہ رنگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں	۶ر
...ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔	۴ر
...رتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور پڑھکر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں	۴ر
...سرگزشت	فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپ میں میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔	۴ر
...عالم	ایک افسانے میں چار افسانے حیات انسانی پر پرندوں کی بحث اچند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ۔	۴ر

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

...تاب	مختصر کیفیت	...یمت
...عصمت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ بھنور کی دلہن اگلی محبتیں بیگناہ کا قتل، عدل جہانگیری بلبل کی شہادت وغیرہ ۲۳ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ چھٹا ایڈیشن۔	۱عہ
...ب اشک	پرستار محبت۔ بوچن کے تین رنگ، طلاقن کا سفید بال، حج اکبر، عدل گلبدن۔ بے تصویر بگی، ثریا کا محل، دردانگیز با تصویر افسانے۔	۱عہ
...ن اشک	رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں۔ دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت دردانگیز اور عبرتناک۔	عہ ر

قیمت	مختصر کیفیت	نام کتاب
۱۰ر	ایک نہایت ہی پرلطف فسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے۔اس کے ساتھ ۲ اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی	...ن عشو
۸ر	۱۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں۔بیوی۔بیٹی۔بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے۔	...دانی زندگی
۸ر	اگرچہ عید اور رمضان سے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے مگر اثر اور نتیجے کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔	...ستہ عید
۱۰ر	حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ ہے جنھیں پڑھ کر دل دردمند تڑپ اٹھتے ہیں پانچویں مرتبہ چھپا ہے۔	...رد اقفس
۴ر	اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا۔	...بنا قفس

تاریخ، سیرت ادب وانشا

قیمت	مختصر کیفیت	نام کتاب
عہ ر	اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے۔	...کا لال
۱۲ر	اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں نثر میں مصور غم نے جو مرثیے لکھے صد بولنے کا جواب نکلیگا۔	...ہند کا لال
عہ ر	اردو زبان میں جگر گوشہ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانحمری آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔نو دفعہ چھپی ہے۔	...زہرا
۵ر	مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوا مرگی پر قدردان خسر کے خون کے آنسو۔یہ کتاب بتائے گی کہ بہو کسے کہتے ہیں	...اع خاتون
۸ر	ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں حضرت علامہ مغفور نے شاعری کی نئی طرز تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے۔	...ب حزیں
۸ر	یا نوبت پنجروزہ بہادر شاہ دہلی کے آخری پانچ جشن نوے سال پہلے کی دلی کی جھلک قلعہ کی بہاریں شاہی جھگڑے میلوں ٹھیلوں کے رنگ	...اع ظفر
۴ر	شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور پھر مصور غم کے قلم سے	...ن کا دم واپسیں

تاریخی ناول

جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کر سکتی ہیں مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

قیمت	مختصر کیفیت	نام کتاب
۱۲ر	امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک۔انطاکیہ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں جن میں مسلمان کس طرح لڑے تھے کہ دشمنوں کے ٹڈی دل کے دل ختم کر دیے	...مین شام
۱۲ر	کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم دردانگیز نہیں اس پر مصور غم کے قلم نے قیامت ڈھا دی ہے بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے۔	...سں کربلا
۱۲ر	شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی صلیب ہلال دیکھ کر اسلام دشمن عیسائی لڑائیاں	...وبہ خداوند
۶ر	ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفےٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ	...کمال
عہ ر	طرابلس،مراکش مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا اثر۔	...بید مغرب
۸ر	ایران ماژندران ہبستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔مندرجہ بالا ولا ویز ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلکش افسانہ ہے۔	...شہوار
۵ر	تسخیر طرابلس کیلئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔	...طرابلس
۵ر	یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل!	...دائے نقد
۴ر	عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھہرتا ہے۔	...شہنشاہ کا فیصلہ

ملنے کا پتہ۔ دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی بے مثل کتابیں

آمنہ کا لال

اردو زبان میں بہترین مولود شریف

حضرت علامہ مغفور کی وہ مشہور مقبول تصنیف جس کا ہر ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل جاتا ہے جس کی ایک ایک سطر موتی کی لڑی ہے۔ پڑھی لکھی عورتوں کی مجالس میلاد میں یہی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ اپنی غیر مسلم سہیلیوں کو بڑے فخر کیساتھ بلاتی ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد بڑے ذوق و شوق سے آمنہ کے لال کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ نثر کے ساتھ ساتھ جہاں جہاں نظم ہے وہ بھی اس قدر موثر ہے کہ اہل دل تڑپ اٹھیں۔ کیونکہ تمام اشعار خود علامہ مغفور کے ہیں۔

آمنہ کے لال میں

علامہ راشد الخیریؒ کا بہترین لٹریچر ہے

کہنے کو مذہبی کتاب ہے مگر باعتبار ادب اردو علامہ الخیری کی چوٹی کی کتابوں میں سے ہے اس کتاب کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اکثر تین حضرات نے دو۔ دو۔ پانچ پانچ اور دس دس جلدیں ایک ساتھ منگائی ہیں۔ چار سال میں چھ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)

الزہرا رض

ایسے نازک دور میں جب مغربی طوفان چمنستان مشرق کو پامال کر رہا ہے اور اسلامی خوبیاں حالت نزع میں ہیں اشد ضرورت ہے کہ لڑکیوں کی نگاہ سے ایسی کتابیں گذریں جو ان کو سعادت مند بیٹی سلیقہ شعار بیوی۔ فرض شناس ماں اور سچی مسلمان بنا دیں۔ اس قسم کی کتابوں میں الزہرا یعنی بنت الرسول خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی سوانح عمری خاص اہمیت رکھتی ہے جو حضرت علامہ مغفور نے بڑی محنت سے کئی سال میں لکھی تاریخ میں ایک نئے اضافہ کے علاوہ الزہرا بتائے گی کہ میاں بیوی کس طرح رہتے ہیں۔ ماں بچوں کو کس طرح پالتی ہیں۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ باپ بیٹی کے کیا تعلق ہوتے ہیں اور انسانی ہستی کیا معنی رکھتی ہے۔ الزہرا فسانہ نہیں بنت الرسولؐ کے حالات و سوانح ہیں اور یہ واقعات ایسے درد انگیز پیرایہ میں لکھے گئے ہیں کہ پڑھتے پڑھتے ہچکی بندھ جاتی ہے۔ باوجود مورخانہ حیثیت کے اس قدر دلچسپ ہے کہ بار بار پڑھنے سے بھی نیت سیر نہیں ہوتی۔ خاتمہ پر شہادت اہلبیت پر بھی بحث ہے۔ میدان کربلا کا حال اور مصور غم کا قلم! محرم کا بیان اور حضرت علامہ مغفور کی زبان! ہر ہر صفحہ تیر کی طرح کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔ حال میں

الزہرا نویں ۹ دفعہ چھپی ہے

اور خاص اہتمام کے ساتھ بہترین چکنا ولایتی کاغذ۔ عمدہ لکھائی چھپائی ضخامت قریباً سوا سو صفحے۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)

سیدہ کا لال

حصہ اول مکمل و مفصل تاریخ شہادت ہے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے اسلام پر احسانات جناب سیدہ کے فضائل سرور کائنات صلعم کی رحلت حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت حضرت عمرؓ حضرت عثمان حضرت رضی اللہ عنہم کی شہادتیں اور دردناک مرثیے جنگ جمل۔ جنگ صفین کا مکمل بیان شیعہ سنی اختلاف کی ترتیب بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہؓ کی سیاست۔ امام حسن کی شہادت یزید کی حکومت کی پوری کیفیت۔ غرض پہلے حصہ میں معرکہ کربلا کے لیے کے تمام صحیح اسباب ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

حصہ دوم مراثی کربلا ہے حضرت مسلم اور ان کے بچوں کی شہادت سیدہ کے لال کی مدینے سے روانگی حضرت حُر کی شہادت۔ بی بی زینب کا میدان کربلا میں ایثار۔ ان کے بچوں کی شہادت۔ شہادت حضرت عباسؓ۔ شہادت حضرت قاسم۔ شہادت علی اکبر۔ کربلا کا ننھا شہید۔ بیمار صغرا کا قاصد سیدہ کے لال کا خانماں برباد سیدانیاں۔ ابن زیاد اور یزید کے دربار شیعہ سنی اختلاف پر تبصرہ قاتلان حسین کا انجام اور خدائی فیصلہ۔ یوں تو تمام کتاب اس قدر درد انگیز ہے۔ کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی مگر نثر میں جو مرثیے علامہ مغفور نے لکھے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجہ کے پار ہو جاتی ہے۔ آمنہ کے لال کی طرح سیدہ کے لال میں بھی کوئی بات خلاف عقل نہیں ہے ادب لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اسقدر مفصل اور مکمل درد انگیز اور موثر بیان کسی کتاب میں نہیں تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد بالعموم شہادت کی یہی کتاب پڑھتے ہیں یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں ضخامت قریباً ڈھائی سو صفحے۔ خوب دبیز بہترین کاغذ سفید۔ قیمت پونے دو روپے (ع۱۲)
اب چھٹی دفعہ چھپی ہے۔

شامِ زندگی کا اٹھارواں ایڈیشن

اس کتاب سے زیادہ گذشتہ اٹھارہ سال میں اردو کی کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ اٹھارہ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے
ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شام زندگی کو انھیں پڑھاتے ہیں۔ اور جو عورتیں آسودہ رہنا چاہتی ہیں لڑکیاں گھر رشک جنت بنا
وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوندوں کا دل موہ لیتی ہیں جنھیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک بھی اس
کے لئے شام زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے۔ شام زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لے کر مرنے کے وقت
تک کیونکر زندگی بسر کی۔ زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہو کر انسان گزرتا ہے نظر انداز نہیں کیا گیا۔ پھر یہ اس قدر دلچسپ کہ جس نے
دیکھ کر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو تیار ہیں اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصور غم کا خطاب دیا تھا۔ پتھر
آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے۔ غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا۔ محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک د
طلب فرمائیے۔ آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دکھ کا علاج تمہارے دل کا
تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی اور صرف شام زندگی ہے۔ شام زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھا دی۔ لا مذہبوں میں مذہبیت
پیدا کر دی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا۔ جو شخص شام زندگی سے محروم ہے اور شام زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے ورنہ شام زندگی
دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔ ضخامت آٹھ جزو سے اوپر۔ بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۸ آنہ

صبح زندگی

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے۔ شام زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک
کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لو اس سے تمہیں پتہ لگے
گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہئے حضرت
علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے
میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ صبح زندگی لڑکیوں کی
اتالیق۔ بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے تجربہ کا بیش بہا خزانہ ہے قصہ
اس قدر دلچسپ کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے۔ زبان اتنی شیریں کہ بار بار پڑھنے
کو جی چاہے۔ صبح زندگی میں درد بیان، کیف زبان اور زندگی کا سامان سب کچھ
موجود ہے بیسیوں مرتبہ چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف (۱۲؍)

شب زندگی

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا ہے شام زندگی میں اسے آخر
منزل تک پہونچایا ہے۔ شب زندگی میں موت کے بعد کے حالات درج ہیں۔
معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کونسے کام کئے تھے کہ حوریں اس کا استقبال کر
ہیں اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جن میں ایک دوزخ میں بھی خوش اور دوسری جنت
میں بھی مقید ہے۔ نسیمہ کی بہو وسیم دلہن کی جگر خراش داستان اور اس کی سو
نسترن کے مفصل بیان سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر گہرا اثر نہ ہو۔
صبح زندگی اور شام زندگی جیسی موثر اور درد انگیز کتابوں کے بعد شب زندگی
جو تتمہ زندگی ہے شب زندگی خود پڑھو۔ اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نیک
کا پاک نمونہ پیش کرکے انھیں اس جیسا بناؤ تاکہ وہ کامیاب زندگی گزاریں۔ دنیا
کے ساتھ دین بھی حاصل کریں۔ یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھا
اس کے تیرہ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ ضخامت آٹھ جزو۔ ولایتی چکنا کاغذ۔ قیمت (۱؎)

شب زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بن جاتی ہے۔ ا
اس کے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں۔ کتاب کی ہیروئن فاطمہ ساس اور شو
کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ اتنا دلکش ملاپ
کہ کم سے کم اردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے۔ یہی وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ مصنف
رحومہ بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونمائی میں دی تھی۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس کے بھی گیارہ ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ
ب زندگی مکمل دونوں حصے دو روپے۔ (۲؍)

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کے چند مشہور تاریخی ناول

عروسِ کربلا

علامہ مغفور کے تمام تاریخی ناولوں میں بلحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مولانا کے قلم گوہر ریز نے قیامت ڈھادی ہے کئی جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا دلاویز افسانہ ہے بہت مشہور کتاب ہے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے اور آج بھی اسی طرح دھڑا دھڑ نکل رہی ہے عروسِ کربلا کی طرز پر کئی مصنفوں نے ناول لکھے مگر عروسِ کربلا عروسِ کربلا ہی ہے حال میں چھٹی مرتبہ شائع ہوئی ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ۱)

محبوبۂ خداوند

طرابلس کا مقدس خداوند کا رتیبت شمالی افریقہ کی حسینہ۔ سفیر یہ پر فرضی دعووں میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے اور محبوبۂ خداوند کس طرح اپنی عزت بچاتی ہے۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ سوم کے عہد میں مسلمانوں کی قلیل جماعت عیسائیوں کے ٹڈی دل فوج کے مقابلہ میں کس طرح کامیاب ہوتی اور عیسائی لڑکی سفیر یہ جس کا تمام افریقہ مداح ہے کیونکہ خداوند کے پنجہ سے چھوٹ کر ایک پاکباز مسلمان سے نکاح کرتی ہے یہ وہ دلچسپ پُر درد داستان ہے جس کا ہر صفحہ کلیجہ کے پار ہوتا ہے۔ چار دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲/)

یاسمین شام

امیر المؤمنین فاروق اعظم حضرت عمرؓ کے زمانہ کی اسلامی لڑائیاں ہلال و صلیب، اسلام و عیسائیت کے معرکے۔ تسخیر اردن بیسان، حمص، بعلبک، ارسنا۔ حلب۔ انطاکیہ۔ بیت المقدس اور یرموک کے لئے مجاہدین اسلام کی سرفروشانہ قربانیاں۔ جنگ یرموک وہ اسلامی جنگ تھی جس میں ۳۶ ہزار مسلمانوں نے عیسائیوں کی متفقہ طاقت یعنی ۳ لاکھ کے لشکر عظیم پر فتح پائی جس میں مسلمان عورتیں اس طرح لڑیں کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ خالدؓ بن ولید اور شرحبیل کی تقریریں مسلمانوں کے جوش ایمانی، جرأت، جانبازی، اور ایثار کے دل ہلا دینے والے مناظر یاسمین شام ہی میں نظر آئیں گے۔ اگر محبت کا دلآویز افسانہ دیکھنا ہے تو یاسمین شام کا مطالعہ کرو۔ جو سفاک و سنگدل باپ۔ خدا ترس ماں اور مظلوم بچی کی دل خراش داستان بھی ہے۔ حال میں جدید ایڈیشن خاص اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ (عہ۱)

تیغِ کمال

غازی اعظم مصطفےٰ کمال پاشا کی سوانح عمری۔ جس میں ترکی اور یونان کی لڑائیاں اسلام اور نصرانیت کے معرکے اور ترکی کو فنا کر دینے کے لئے یورپ کی متفقہ کوششیں سیاسی چالیں اور ناکامی کے حالات تفصیل سے لکھے گئے اور اتحادیوں کی سازشوں کے راز افشا کئے گئے ہیں۔ شہزادی کون نکوشت کا غازی اعظم کی شجاعت و ایثار کا اعتراف، اتحادی شہزادوں کا یونانی شہزادی سے شادی کی درخواست یہاں تک کہ انکار پر قید کر دینا اور قتل کا حکم دینا اور غازی مصطفےٰ کمال کا عجیب و غریب طریقہ سے پہنچنا اور شہزادی کی جان بچانا یہ ایسے ایسے دلچسپ باب ہیں کہ کتاب شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ ناموس اسلام پر ترک عورتوں کی قربانیاں اور مذہب مقدس اور وطن عزیز کے لئے ایک آزاد اور خود دار قوم کی جاں بازی۔ بڈھوں کی شجاعت اور جوانوں کی سرفروشی اور بالآخر طاقت اور مکر کے مقابلہ میں صداقت کی ظفرمند جوش ایمانی اور غیرت اسلامی کی فتح! **تیغِ کمال** کی ہزاروں جلدیں عہ۱ فی جلد کے حساب سے ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اب خاص اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے مگر اس کے باوجود قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔

منظر طرابلس

تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری شجاعت، محبت کے آتشکدہ میں بیگناہ لڑکی کی قربانی۔ حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل، مذہبی پیشوا کی سیاہ کاریاں علقیہ اور شہزادی لیبس کی کہانی اور فتح طرابلس کا آخری منظر۔ قیمت ۵ر

سودائے نقد

جس سے معلوم ہوگا کہ مرد کا نکاح ثانی اور اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے۔ یہ افسانہ جتاتا ہے کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی کا کیسا زبردست گناہ ہے دوسگی بہنوں کی کوششیں حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل۔ محبت کا جواب غرض نہایت دلچسپ پلاٹ ہے۔ قیمت پانچ آنے (۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ

بنات

دہلی

مسلمان لڑکیوں کے لئے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۷ء میں جاری فرمایا جو نہایت پابندی وقت سے ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا

...واں سال	بابت ماہ اپریل ۱۹۳۷ء	جلد ۲۰ نمبر ۱

مضمون نگاری کے قواعد

بناتی بہنیں مضامین بھیجتے وقت ان باتوں کا پورا
...ل رکھیں تو ان کی محنت ضائع نہ ہو۔

مضامین مختصر ہوں بڑے بڑے مضمونوں سے طبیعت اکتا
...ی ہے۔ اس کے علاوہ شائع بھی بہت دنوں میں ہوتے ہیں

مضمون کسی نہ کسی پہلو سے مفید ہونا ضروری ہے خواہ
...ہ کی باتیں اور طویل عبارت ہمیں ناپسند ہے۔

قصے کہانیاں اور ڈرامے مختصر اور سبق آموز ہونے چاہئیں
...کا کوئی مطلب نہیں ہوتا یا جن سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا
...شائع نہیں کئے جاتے۔

تفریحی مضامین بشرطیکہ وہ اچھے ہوں پاکیزہ مذاق لئے اور
...ر لڑکیاں بھی سمجھ سکیں خوشی سے شائع کئے جاتے ہیں۔

مذہبی، تاریخی، جغرافیائی اور ایسے مضامین جن سے معلومات
...میں خاص طور پر بھیجنے چاہئیں۔

اخلاقی، تاریخی دلچسپ نظمیں بنات کے لئے پسندیدگی
سے قبول ہوں گی۔

ہر مضمون کی زبان آسان ہونی لازمی ہے۔ مشکل
فقروں اور ٹھیٹھ محاوروں کو بچیاں نہیں سمجھ سکتیں۔

مضمون صاف کر کے موٹے سفید کاغذ کے ایک ہی رُخ
پر کھلا کھلا لکھا جائے تاکہ پڑھنے اور مناسب تصحیح کرنے
میں آسانی ہو۔

ہر مضمون کے آخر میں اپنا پورا نام اور مکمل پتہ لکھنا
ہرگز نہ بھولئے۔

ایڈیٹر

ایک کنواری لڑکی کے چند گھنٹے

از حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمتہ

۲۲ ستمبر روز جمعہ۔ کل ۲۱ ستمبر کو تِل بھر کم نہ پل بھر زیادہ۔ دن اور رات دونوں برابر تھے۔ میں سب کاموں سے فراغت پا دس بجے پلنگ پر لیٹی بھنبیری کروٹیں لیں۔ مگر سر شام پڑا چھینٹا ہوا ہوئی بند۔ چپچپی گرمی۔ گھمس کا زور نیند کیسی بدن کا تیل نکل رہا تھا۔ مچھر اور پسو۔ گرمی اور کھٹمل۔ ایک مصیبت ہو تو کہی جائے۔ پڑھا تو یہ تھا، کہ ہوا بند ہوتی ہے تو مینہ برستا ہے، مگر نہ مینہ برسا نہ اولے پڑے، خاک بھی کچھ نہ ہوا، حبس گھمس، اُمس۔ جو کچھ بھی ہو ایک آفت تھی، کہ جان اجیرن کر دی، چاہو کسی عنوان چین پڑے ممکن نہیں، دری چادر، تکیہ، بستر جو چیز تھی بھوبل میں جھلسی اور آگ میں تپی۔ آدھی کے قریب رات آنکھوں میں کٹ گئی، مگر پلک جھپکنی تھی نہ جھپکی۔ مچھروں کی بھنبھناہٹ نے اور بھی دم ناک میں کر دیا۔ کٹینگس پاوڈر کے نام سے مجھے قے آتی تھی۔ کمبخت کی بو دماغ میں گھسی جاتی ہے۔ مگر اس وقت اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ اٹھی دیا سلائی کا بکس چاروں طرف ڈھونڈھا۔ کونہ کونہ دیکھا۔ اور چپہ چپہ ڈھونڈھا ٹکریں لگیں۔ ٹھوکریں کھائیں۔ مگر بکس نہ ملنا تھا۔ نہ ملا۔ شاباش ہے اماں جان کو اس گھمسان میں کہ مجھکو تو اوڑھنی تک کاٹے کھاتی تھی۔ وہ چین سے چادر اوڑھے یعنی تانے بڑی خراٹے لے رہی تھیں، دل میں تو آیا تھا کہ جگا دوں مگر کچھ ماں کی محبت کچھ ہمدردی اور انسانیت، ساتھ ہی خیال آیا کہ دن بھر کی تھکی ہاری ذرا دیر آنکھ لگ گئی اپنے آرام کے لئے دوسرے کو تکلیف دینا سخت بے وقوفی ہے۔ باورچی خانہ میں گئی ادھر ادھر ٹٹولا۔ خدا کا شکر ہے۔ ایک موکھے میں بکس رکھا تھا۔ لائی کمرہ کھولا بکس نکالا پوڈر چھڑکا۔ تعجب بھی ہوتا تھا ہنسی بھی آتی تھی، مچھروں کی یا تو وہ بھنبھناہٹ کہ کان کے پاس سارنگی بج رہی تھی یا ایسے رفو چکر ہوئے کہ گھر بھر میں پتہ نہ تھا، ادھر تو یہ ہوا ادھر ایک گھنٹہ بھر ایسا موسلا دھار پانی پڑا کہ پرنالے تک بہنے لگے۔ ہوا ہوئی ٹھنڈی گرمی ہوئی کم آنکھوں میں نیند تو بھری ہوئی تھی ہی ایسے گھوڑے بیچ کر سوئی کہ بادل بھی کڑکے بجلی بھی چمکی مگر مجھکو مطلق بھی خبر نہ ہوئی، میں تو یہ سمجھ کر سوئی تھی کہ رات آئی ہے زیادہ نیند

میں ہو رہی ہوں غیں، صبح کی نماز قطعی گئی۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے پڑی ہوئی عادت تھی، یا اللہ کی عنایت آنکھ کھلی تو پو پھٹ رہی تھی۔ کیسا سہانا وقت تھا بیان نہیں کر سکتی۔ چاروں طرف نور برس رہا تھا۔ نیم کی ڈھلی ڈھلائی پتیاں قمریوں کی موثر صدائیں اس صانع حقیقی کا پتہ دے رہی تھیں جس کے حضور میں ایک روز حاضر ہونا ہے۔ ضروریات سے فارغ ہو وضو کیا اور نماز کو کھڑی ہوئی، ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے اور صبح کا سناٹا خدا کی عظمت دل میں بیٹھی جاتی تھی، پڑھ چکی تو رحل بچھائی۔ کلام مجید کھولا چھوٹتے ہی تفسیر[1] پر نظر پڑی۔ اے لوگو (مردوں اور عورتوں) دنیا کے تمام کام کسی نہ کسی بھروسے پر کرتے ہو، زبان میں قوت ہے بولنے کا ارادہ کرتے ہو۔ ہاتھ پاؤں میں سکت ہے چلتے پھرتے ہو۔ سونگھتے ہو چکھتے ہو۔ لیتے ہو دیتے ہو۔ غرض جو کچھ بھی کرتے ہو کسی نہ کسی بل پر، مگر یہ تو بتاؤ اللہ کے ساتھ جو کچھ کرتے ہو یہ کس برتے پر؟ تمہارا کوئی وجود نہ تھا تم کو زندگی دی تھوڑے دن بعد مار ڈالیں گے اس کے بعد پھر جلائیں گے تم سب کو اسی طرف رجوع کرنا ہے۔ دل کی حالت تو پہلے ہی ابتر تھی اتنا دیکھتے ہی بے اختیار آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے شروع ہو گئے۔ ایک آدھ گھنٹے تک یہ کیفیت رہی کہ تن بدن کا مطلق ہوش نہ تھا۔ سات بجے ہوں گے کوٹھے سے نیچے آئی، سب سے پہلے تازہ باسی پانی الگ کیا۔ کل ہی کا تو ذکر ہے، ابا جان نے مردانے میں پانی منگوایا، گھڑونچی نہ لگن پانی انڈیلتی ہوں تو بالکل آدھن۔ پانی بھیجنا تو درکنار میں تو پانی کے نام سے پانی پانی ہو گئی، مگر ہو ہی کیا سکتا تھا شرمندہ ذلیل اپنی عقل مندی پر لعنت بھیجتی اور حماقت پر غصہ کرتی اٹھی، کھولتا پانی باہر بھیجا، گلاس تو جوں کا توں واپس آ گیا مگر مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اس وقت سے عہد کیا کہ سنقہ کے آنے سے پہلے اتنا کام کر لوں، ایسا نہ ہو کہ پھر تازہ باسی ایک ہو جائے۔ گھر کا نام نکلتا ہے۔ اس درجہ رسوائی، اور ایسی بدنامی نوج کسی گھر کی ہو۔ پانی سے فارغ ہوئی تو بچوں کے بچھونے طے کر کے اندر کوٹھری میں رکھے، خدا معلوم وہ کس طبیعت کی لڑکیاں ہیں کہ صبح سو کر اٹھیں، اپنا ہاتھ منہ دھو دھلا بن سنور بیٹھ گئیں، بچھونا پڑا جھک مار رہا ہے تو بلا سے۔ بڑی عنایت کی تو اوندھا سیدھا لپیٹ لپاٹ پائنتی پٹخا! کروٹ میں رضائی لٹک رہی ہے۔ ادوان میں دری اٹک رہی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب اپنی چیز کو

---

[1] كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔

ہم آپ ہی قرینے سے نہ رکھیں گے تو کون رکھے گا۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے، کہ گھر کا
بھرم نہ کھلے، میلے کچیلے ثابت پرانے جیسے بچھونے ہوتے اٹھائے رکھ دئے، کسی کو کیا خبر کہ
بیوی کی چادر سفید ہے، یا پھٹی لیریاں، بچھونے سے چھٹکارا پایا تو ہاتھ میں جھاڑو لی، رات کو آگئے تھے
خربوزے، بچوں نے کھائے بھی اور پھیلائے بھی دالان میں چاروں طرف بیج ہی بیج نظر آ رہے تھے،
ماما کی راہ میں کب تک بیٹھی رہتی اتفاق ہی تو ہے جو کہیں اس سے پہلے آیا گیا میل ملاپی ادھر آنکلا تو ٹھگلی بھی
نہیں۔ کوڑا سمیٹ سماٹ صحن کے کونے میں ڈالا، اتنے میں بڑی بی آگئیں آپا جان چار پانچ روز سے شکایت
کر رہے تھے، کہ روٹیاں اچھی نہیں پکتیں، پھپلی پھپلی، اور چھدری چھدری آٹا تول کر ان کے حوالہ کیا، اور
سامنے بیٹھ کر کہنے لگی کہ آخر یہ کارستانی کرتی کیا ہیں، غور سے دیکھا تو عقدہ کھلا کہ بڑی بی ساٹھ پینسٹھ
برس کی بڑھیا شہر میں رہتے سہتے قرنوں ہو گئے، مگر انھوں نے تو بچوں کو بھی مات کیا، شروع میں تو
وہ یوں ہاتھ کر الٰہی توبہ، جب آٹا ٹھیرنے پر آیا، تو لگیں تکّی دینے۔ پھٹکیاں پڑ گئیں، کچھ دیر تک تو میں بیٹھی
منہ تکتی رہی مگر پھر پوچھا۔ بھلا بڑی بی کہیں دنیا جہان میں آج تک سنا ہے کہ ٹھیرنے پر آئے تو تکّی دو۔
تھپکی دیتیں جو آٹا ٹھیرنا۔ تکّی دی دیکھ لو کھیری پھٹ گئی۔ روٹیاں تو آپ سے آپ ہی سوکھی ہوئی کھنکرا اور جلے
ہوئے ٹکر ہوں گے، لو تم جلدی سے آگ سلگا کر یہ رات کا سالن گرم کر لو۔ گرمی کے دن ہیں ایسا نہ ہو سڑ
جائے۔ بڑی بی آگ سلگانے اٹھیں تو اپلوں کا الاؤ جھونک دیا پتیلی گرم کر نیچے اتاری اور لگیں زردہ کھانے
آگ ہے کہ دھڑ دھڑ جل رہی ہے۔ آخر مجھے کہنا پڑا کہ اچھی بڑی بی پرایا سر دیوار کی جگہ یہ ایک اوجھینا
یوں ہی خالی گیا۔ تم نے گھی ہی رکھ دیا ہوتا۔ پیسیاں ہی پیسیاں تالاب بھرتا ہے جن کو کوڑیوں کی قدر نہیں،
وہ روپے کے مالک کیا خاک ہوں گے۔ میں یہ کہہ رہی تھی کہ خالہ جان ڈولی میں سے اتریں اور دروازے ہی
سے یہ کہتی ہوئی آئیں اللہ بی انجم یہ مسلمانی اور آنا کافی کریب کے دوپٹے پر سبز بوٹیاں تو خوب بنائیں۔ محل
بھر میں دھاک ہو رہی ہے۔ موئی منیہاری تک کو دکھاؤ، اور نہ خبر کرو تو مجھکو! کیا تھا اگر نہیں ہی کے ہاتھ
کھرے کھرے بھیج دیتیں۔ میں اس کے ستارے تھوڑی توڑ لیتی، مگر بوا دہی کہاوت ہے۔ آنکھیں ہوئیں
اوٹ دل میں آئی کھوٹ، میں تمہارے محلّے کی رہنے سہنے والی ہوتی تو دوڑ کر آتیں، اور پھڑک کر دکھاتیں

دوپٹہ بھی ۔۔۔ دوپٹہ آپ کیا فرما رہی ہیں، دوپٹہ بھی
دوڑ کر خالا جان سے گلے ملی اور کہا تو بہ خالا جان قربان کیا تھا وہ دوپٹہ آپ کیا فرما رہی ہیں، دوپٹہ بھی
کا، لونڈی بھی آپ کی، ابھی حاضر کیا۔ اتنا کہہ کر میں اندر گئی، اور بقچی کھول دوپٹہ لائی، الٹا پلٹا کو نے
ج کنار بیل سب دیکھ چکیں تو پوچھے لگیں منجھلی بیگم دوپٹہ تو دوپٹہ ہی ہے۔ خدا پہننا پھاڑنا نصیب کرے
ایک یہ اور ہزاروں اور اچھی انجم سچ بتا یہ کریپ کیا بھاؤ لی؟ میں نے کہا خالہ جان ڈھائی روپے گز
ری طرف غور سے دیکھا، اور کہنے لگیں لڑکی ہوش کے ناخن لے ایک تو یہی تو کریپ اوڑھنے والی
ڑی ہے، ہم نے تو چونڈا دھوپ ہی میں سفید کیا، کبھی کریپ دیکھی تھوڑی ہے۔ روپیہ نہیں سوا ۱ور
وا نہیں ڈیڑھ ایلو پنا بھی تو کچھ نہیں آدھ گز کا عرض، تین پاٹ کا دوپٹہ پندرہ بیس روپے کا بیٹھا۔ لڑکی
یوانی ہوئی ہے کسی آنکھوں کے اندھے کو چرا یو خیر وہ جتنے کا بھی ہو اللہ نصیب کرے، مگر یہ تو بتاؤ
وئی نہ ٹھپہ کرن نہ بانکڑی یہ کمبخت انگریزی بیل اور ممبئی کا کنارہ خدا کی قسم انجم تو نے تو کریپ کو بھی لاج
لگا دی"۔ میں نے عرض کیا خالا جان یہ آپ کا فرمانا نہایت درست ہے۔ جتنا گڑ ڈالو اتنا میٹھا،
دہ اور چیز ہے، بھلا خیال تو کیجئے اس گرمی میں اپنی ہی جان سنبھالنی مشکل ہے۔ تو ئی ٹھپے کا بوجھ
اور بھی دو بھر ہو جائے گا، یہ تو دیکھئے کہ مٹھی بھر روپے دو، اور بیچئے اٹھو تو کوڑیوں کے مول، اس کو
دیکھئے ہلکا پھول خوبصورت کا خوبصورت، صوفیانے کا صوفیانہ مجھے اس کی پسندیدگی میں انکار
نہیں، مگر ایسا فضول روپیہ کس کے پاس رکھا ہے جو ایسے کاموں میں اینڈ کرے"۔ اب بارہ بج
چکے تھے میں نے کھانا کھایا، اور کتاب الزہرا پڑھنی شروع کی۔

راشد الخیری

عصمت ۱۹ء

فیشن

یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "وضع یا رواج" - یہ کھانے کی ہو یا سینے کی ہو۔ یا کپڑوں کی ہو سب فیشن ہے۔ ہر قوم کا ایک فیشن ہوتا ہے۔ مثلاً ہندو عورت کا فیشن ہے لہنگا یا ساڑھی۔ محرم یا چھوٹا سا کرتا۔ عیسائی عورت کا ساڑھی اور جمپر۔ یورپین عورت کا سایہ۔ بلاوس۔ کوٹ۔ مسلمان عورت کا پاجامہ۔ محرم پوری آستینوں کا ذرا لمبا کرتا۔ ہر قوم کی عورت اپنے فیشن سے پہچانی جاتی ہے

فیشن کی مخالفت کرنے والے اس فیشن کی مخالفت کرتے ہیں جس سے کوئی مرد یا عورت کسی دوسری قوم کی معلوم ہونے لگے اور اس کی اپنی قومیت کا پتہ نہ چل سکے۔ اگر کوئی قوم اپنے قومی فیشن میں کوئی ایجاد یا اختراع کرے تو وہ اس کا اپنا فیشن ہوگا۔ مثلاً مسلمان عورتیں پہلے بڑے بڑے لمبے پائچوں کے پاجامے پہنتی تھیں جن کو سمیٹ کر ہاتھ میں لینا پڑتا تھا اور اکثر پنڈلیاں کھلی رہتی تھیں۔ اب اس میں ترمیم کرکے پائچوں کو چھوٹا کر لیا۔ نہ وہ زمین پر گھسٹتے ہیں۔ نہ ان کو ہاتھ میں پکڑنا پڑتا ہے اور نہ پنڈلیاں کھلتی ہیں۔ تو یہ فیشن مسلمان عورت کا ہے اور اس فیشن میں دخل نہیں جس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

اسلام کا مقصد اپنے ماننے والوں کو اعلیٰ رکھنا ہے۔ نقل کرنے والا نہ اعلیٰ ہو سکتا ہے اور نہ رہ سکتا ہے کیونکہ نقل میں دماغ کے لئے کوئی کام نہیں اور نقل کرنے والی قوم گرنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسلام نے کسی دوسری قوم کی بے ضرورت نقل کو روکا اور علم و ہنر کو کہا کہ وہ تمہارا اپنا مال ہے جہاں پاؤ لے لو۔

اس فیشن کی نقل میں اپنی قومیت گم ہو جانے کے علاوہ دوسرا نقصان یہ ہے کہ جس قوم کی نقل کی جاتی ہے اسکی برتری غیر معلوم طریق پر دل میں جگہ کر لیتی ہے اور غلامی کی زنجیریں مضبوط اور تنگ ہو جاتی ہیں۔ آج کل ہمارے کاموں میں نقل ہی نقل ہے۔ تعلیم کو لو۔ اس کا اقرار ہے کہ موجودہ تعلیم ناقص ہے۔ گو ہم اس کی اصلاح نہیں کر سکتے اور منتظر ہیں کہ کوئی عمدہ نصاب تیار ہو تو ہم بھی اس کی نقل کریں۔ دوسری قوموں کی دیکھا دیکھی انجمنیں، کانفرنسیں وغیرہ ہم نے بھی بنا رکھی ہیں۔ مگر کھلونے۔ نہ ان سے کوئی فائدہ ہے۔ نہ کوئی تکلیف دور ہو سکی گویا یہ بھی ایک فیشن ہے

اگر ہم اپنے قومی فیشن میں اپنی کوئی ایجاد کریں جس میں کسی قسم کا بے جا صرف نہ ہو تو وہ ہمارا اپنا فیشن ہوگا اور اس میں کوئی گنجائش مخالفت کی نہ ہوگی مگر یہ صورت اس وقت ہوگی جبکہ ہم میں اتفاق ہو۔ نفاق اور انتشار کی حالت میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جس کا جو جی چاہے گا کرے گا۔

محمد عبد الغفار الخیری

ٹیکسلا

ٹیکسلا پنجاب کا ایک مشہور تاریخی شہر ہے جس کو محکمہ آثار قدیمہ نے چند برس پیشتر کھود کر دریافت کیا ہے۔ کھدائی کے دوران میں ہزاروں ہیرے جواہرات۔ زیورات کے علاوہ مہاتما بدھ کے مٹی اور پتھر کے بنے ہوئے بُت بھی برآمد ہوئے ہیں۔ ان تمام اشیاء کے دیکھنے سے جہاں قدیم ہندوستان کی تاریخ لکھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ وہاں یہ عبرت بھی حاصل ہوتی ہے کہ خداوند کریم کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت مخالفت نہیں کر سکتی۔ اور وہ یہ کہ قدرت جب چاہتی ہے عظیم الشان سلطنتوں کے تخت الٹ کر رکھ دیتی ہے۔

تین مقامات۔ سری کپ۔ دھرم راج جی کا سٹوپا۔ اور جولیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سری کپ۔ یہ شہر ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے۔ پہاڑی پر راجہ کے محل اور ایک عظیم الشان مندر کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ اس شہر کے مغربی جانب میں ایک یونیورسٹی کے کھنڈرات ہیں۔ اس شہر کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی جاتی ہے کہ کسی زمانہ میں یہاں ایک بہت ظالم راجہ راج کرتا تھا۔ جو معمولی سے قصور پر سر کاٹ دیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس راجہ کا نام سری کپ راجہ پڑ گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس شہر کو بھی سری کپ سے موسوم کرنے لگے۔

دھرم راج جی کا سٹوپا:۔ یہ سری کپ شہر سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ مندر اس زمانہ میں ایک بھاری عبادت گاہ تھی۔ یہاں مہاتما بدھ کے ہزارہا بت پڑے ہیں۔ جو مہاتما بدھ کی مختلف حالتوں کو ظاہر کر رہے ہیں۔ یہاں بدھ کا ایک اتنا لمبا چوڑا مجسمہ ہے جس کے پاؤں چار پانچ فٹ لمبے ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ اب اس بت کی صرف ٹانگیں اور پاؤں ہی موجود ہیں۔ ممکن ہے کہ کھدائی کے دوران میں باقی دھڑ اڑ گیا ہو۔

جولیاں:۔ کہا جاتا ہے کہ اس شہر کی عمارتیں ہندوستانی فن تعمیرات کا بہترین نمونہ تھیں لیکن اب صرف کھنڈرات ہی نظر آتے ہیں۔

ٹیکسلا میں ایک عجائب گھر ہے جس وہ تمام اشیاء دھری ہیں جو وقتاً فوقتاً برآمد ہوتی رہی ہیں۔ چین اور جاپان کے لوگ جب ہندوستان کی سیر کو آتے ہیں۔ تو وہ اپنے مذہب کے اس قدیم مرکز کو بھی ضرور دیکھتے ہیں۔

غلام فاطمہ

خط لکھتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنی چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ مینیجر

خریداران برما کو اطلاع

برما کا محصول ڈاک بڑھ گیا

یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے محکمہ ڈاک و تار نے برما کے ہندوستان سے علیحدگی کے بعد ڈاک کا محصول بڑھا دیا ہے۔ کارڈ پر بجائے تین پیسہ کے سات پیسے اور لفافہ پر بجائے ۱ر کے اب ڈھائی آنے کے ٹکٹ لگتے ہیں۔ پہلے عصمت پر دو پیسے کا ٹکٹ لگتا تھا اب سوا دو آنہ اور قسم خاص پر ۳ر لگتے ہیں۔ جوہر نسواں پر ایک پیسہ کا ٹکٹ لگتا تھا اب چھ پیسے لگتے ہیں۔ بنات پر بھی ایک پیسہ لگتا تھا اب تین پیسے لگتے ہیں۔ وی پی کا محصول پہلے ۳ر تھا اب پانچ آنے ہو گیا ہے۔ چنانچہ محصول ڈاک میں اس اضافہ کی وجہ سے رسالوں کا چندہ اب حسب ذیل ہے۔ خریداران برما نوٹ فرمالیں اور اسی حساب سے منی آرڈر بھیجیں۔

نام رسالہ	سالانہ چندہ وی۔پی	سالانہ چندہ منی آرڈر سے
عصمت قسم اول	۵ صہ ۱۲ر	صہ ۸ر
عصمت قسم خاص	۱۲ للعہ ۸ر	۱۲ للعہ
جوہر نسواں	۳ سے ۱۲ر	۳ سے ۸ر
بنات	سے	۱۲ر

رسالوں کی طرح کتابوں کا محصول ڈاک بھی زیادہ ہو گیا ہے پہلے کتابوں کا محصول پانچ تولہ پر تین پیسے اور پھر ہر پانچ تولہ پر دو پیسہ تھا مگر اب ہر پانچ تولہ پر تین پیسے اور فیس وی پی بجائے ۳ر کے

منیجر عصمت دہلی

مئی کا بنات وی پی ہوگا

ذیل میں جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر درج کئے جا رہے ہیں ان کا چندہ اپریل کے پرچہ کے ساتھ ختم ہوگیا۔ اس لئے اُن سے درخواست ہے کہ آئندہ اگر بنات ان کی سرپرستی کا مستحق نہ سمجھا جائے تو پوسٹ کارڈ کے ذریعہ انکاری اطلاع یا منی آرڈر بھیج دیں کوپن پر خریداری نمبر ضرور درج کر دیں۔ منی آرڈر بھیجنے میں ۳ر کی کفایت اور بہت سہولت ہے۔ اگر ۱۶ر مئی تک انکاری اطلاع یا منی آرڈر موصول نہیں ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انہیں بدستور پرچہ جاری رکھنا ہے اور بنات کی امداد پر آمادہ ہیں لہٰذا ہم کا وی پی ۲۰ر مئی کو بھیجا جائے گا۔

۹۶ - ۹۹ - ۱۳۰ - ۲۱۸ - ۲۹۲ - ۳۷۶ - ۳۶۹
۳۷۱ - ۴۴۶ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۲ - ۵۱۳ - ۵۴۵
۵۶۶ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۲ - ۵۷۴ - ۵۷۷
۸۳۲ - ۸۸۱ - ۸۹۴ - ۹۰۱ - ۹۰۹ - ۹۱۱ - ۹۱۶ -
۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۸ - ۹۳۰ - ۹۳۲ -
۹۳۵ - ۹۳۸ - ۹۴۷ - ۱۳۰۶ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ -
۱۳۱۸ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۷ -
۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴
۱۳۳۶ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ ۱۳۴۷
۱۳۵۳ - ۱۳۷۹ - ۱۴۹۶ - ۱۵۳۸ - ۱۶۱۰ - ۱۶۲۳ -
۱۶۸۷ -

منیجر

بسم اللہ کا دولھا

گذشتہ سال جس وقت میں اپنے وطن
حیدرآباد دکن گئی تھی اس وقت مجھے اپنے ماموں زاد
بھائی میاں سید ادریس کی بسم اللہ خوانی میں شرکت
کرنے کا موقع ملا۔ بنات کی بچیوں کے لئے بسم اللہ خوانی
کے چند مختصر حالات لکھتی ہوں۔

ادریس میرے ماموں کا سب سے چھوٹا اور
لاڈلا بیٹا ہے۔ ممانی صاحبہ کی بڑی آرزو تھی کہ اس کی
بسم اللہ خوانی دھوم دھام سے کی جائے۔ چنانچہ
تاریخ مقررہ سے ایک ہفتہ قبل گھر میں سفیدی کرائی
گئی اور دو دن پہلے سب عزیزوں اور رشتہ داروں
میں چھوٹے سائز کے خوشنما دعوتی رقعے بانٹے گئے
مقررہ دن ادریس کی بڑی بہن حمیدہ [illegible] نے
صبح ادریس کو نہلا کر زرد ریشمی کپڑوں کا جوڑا پہنایا
گھر میں سب طرف سفید فرش و قالین بچھائے گئے
اور کچھ روشنی کا بھی انتظام کیا گیا۔ دولہا کی بہنیں
و بھائی زرق برق لباس پہنے خوش خوش پھر رہے تھے
گھر کے مردانے حصے میں کمپونڈ کے اندر شامیانہ تانا
گیا تھا اور یہاں ہی نشست کا انتظام تھا۔ ایک طرف
دولہا کے چچا یعنی میرے چھوٹے ماموں صاحب
دعوت کے کھانے وغیرہ کے انتظام میں مصروف
تھے۔ شام کے ۴ بجے سے سب مہمان بیبیاں
آنی شروع ہوگئیں۔ اور رات کے آٹھ بجے تک

کل مہمانوں سے گھر کچھ بھر گیا۔ دولہا کی بہن نے دولہا
کو [illegible] کپڑوں کا جوڑا پہنایا۔ [illegible] شیروانی
[illegible] دستار
[illegible] ریشمی رومال دیا اور
پھولوں کا گہنا پہنا دیا۔ دولہا اللہ [illegible]
خوبصورت [illegible] کپڑے اور پھول بڑی
بہار دکھا رہے تھے۔ غرض دولہا کو مردانے میں
بھیج گیا۔ دولہا کو ان کے بھائی نے سب سے
ملا کر مسند پر بٹھا دیا۔ اب دولہا کے تایا صاحب
یعنی میرے بڑے ماموں صاحب قبلہ نے رسم
تسمیہ خوانی ادا کی جس کے بعد دولہا کو زنانہ
میں لایا گیا۔ ماماؤں نے مسند بچھائی اور میاں
ادریس تکیے سے ٹیک لگا کر بڑی شان سے بیٹھ
گئے۔ ادریس میاں بہت ہی خوش نظر آتے
تھے۔ کبھی کبھی اپنی اماں جان کو اور کبھی اپنی بڑی
اور چھوٹی آپا جان کو دیکھ کر مسکرا دیا کرتے تھے۔ ماماؤں
نے ڈھول بجا کر گانا شروع کیا۔

دالان میں پہنائی ہار کیا خوشنما لگا کے
دالان میں پہنائی ہار کیا خوشنما لگا کے
مالی لے آیا سہرا مالن لے آئی ہار
اماں نے پہنایا ہار کیا خوشنما لگا کے
باوا نے پہنایا ہار کیا خوشنما لگا کے

خالہ نے پہنایا ہار کیا خوشنما لگا کے

غرض اسی طرح ہر قریبی رشتہ دار کا نام لیکر گاتی رہیں۔ جب سب مہمان بیبیاں بسم اللہ کے دولہا کو بخوبی دیکھ چکیں تو سب نے باری باری اپنی جانب سے ایک ایک چیز بطور تحفہ دولھا کو دی۔ کسی نے چاندی کا قلم و دوات تو کسی نے چاندی کا کنگھا و برش اور کسی نے کھلونوں کا سٹ وغیرہ دیا۔ میاں ادریس مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے۔ اب بڑی بہن سلطانہ نے دولھا کا ہاتھ پکڑ کر لے جا کر سب بیبیوں و گھر کے ملازموں سے ملوایا۔ سب نے انھیں پیار کیا اور دعائیں دیں گھر کے دوسرے حصے میں جہاں کھانے وغیرہ کا پہلے سے انتظام تھا اب دسترخوان چنا گیا۔ اور دولہا کی ماں و بہن سب مہمانوں کو دسترخوان پر لیجا لیجا کر بٹھا رہی تھیں۔ اور آپ چلئے آپ چلئے کی صدا چہار طرف سنائی دینے لگی۔ جب سب بیبیاں کھا چکیں تو گھر کے اور مہمان بیویوں کے ملازمین کے کھانے کا انتظام اسی دسترخوان پر کیا گیا۔ مردانے میں تو دعوت کا کھانا اسی وقت ہو چکا تھا جس وقت ادریس میاں کی رسم رونمائی زنانہ میں ادا ہو رہی تھی۔ غرض کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب مہمان بیبیاں آپس میں ایک دوسرے سے مل ملا کر اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو گئیں۔ دوسرے دن نانی صاحبہ نے ان سب کے ہاں لال کشتیوں میں بسم اللہ کے لڈو بھجوائے۔

بیگم عبدالرحمن خاں بمبئی

اپنی بڑائی آپ کبھی نہ کرو

عذرا بہت خوبصورت اور سمجھدار لڑکی تھی۔ لیکن اپنی بڑائی آپ کرنا۔ یہ ایک برا عیب اس میں تھا جو باوجود اس کی سمجھدار طبیعت ہونے کے اس پر غالب آجاتا۔ اپنی سہیلیوں میں جب وہ بیٹھتی تو سوائے اپنی چیزوں اور اپنے کاموں کی تعریف کے کوئی گفتگو ہی اسے نہیں ملتی۔

ایک دن اس کی ایک سہیلی انوری بیٹھی رومال کاڑھ رہی تھی۔ عذرا بھی وہاں موجود تھی اور عیب نکال رہی تھی۔ کبھی کہتی کہ یہ کیسا ٹیڑھا بنکا پھول بنا رہی ہو پتی ادھر جا رہی ہے تو پھول ادھر۔ کبھی کہتی میں تو اس سے ہزار درجہ اچھا بنا سکتی ہوں۔ انوری کی بہن اختری کو اس کی بڑہانکیاں سن کر بہت غصہ آیا۔ لیکن اس نے غصہ کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "آپا جان کی تو آپ غلطیاں پکڑ رہی ہیں۔ ذرا آپ بنا کر ان کو بتا دیجئے۔ ہم بھی دیکھیں کہ آپ کو کیسا بنانا آتا ہے"۔ اس وقت عذرا کی طبیعت جوش پر تھی اس نے انکار کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھا۔ اختری کا یہ کہنا کہ ہم بھی دیکھیں گے آپ کو کیسا کاڑھنا آتا ہے اسے بہت برا معلوم ہوا۔ کہنے لگی لاؤ تو ابھی میں تم لوگوں کو بتا دوں کہ پھول کیسے بنتے ہیں۔ بی اختری نے تو مجھے بالکل ہی نکما سمجھ لیا ہے۔ یہ کہا اور جھٹ انوری سے سوئی اور رومال چھین کر الگ جا بیٹھی۔ الٹے سیدھے ٹانکے بھرنے تو اسے آتے تھے۔ لیکن

کشیدہ کاری اس نے نہیں سیکھی تھی۔ انوری نے کئی مرتبہ کہا بھی تھا اگر تمہیں یہ کام نہیں آتا تو مجھ سے سیکھ لو۔ لیکن عذرا شاید یہ سمجھتی تھی کہ کسی سے کوئی کام سیکھنا بہت بری بات ہے۔ اس لئے اس نے ہمیشہ انکار کر دیا اور کہا کہ میں یہ کام بہت اچھی طرح جانتی ہوں کسی سے سیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

غرض عذرا رومال بنانے کو تو بیٹھ گئی لیکن دل میں سخت پریشان ہوئی کہ میں نے بیٹھے بٹھائے یہ کہاں کی آفت مول لے لی۔ بنانا تو آتا نہیں پھر کیسے بناؤں ادھر تو یہ پریشان الٹے سیدھے ٹانکے بھر رہی تھی ادھر انوری اور اختری منتظر بیٹھی تھیں کہ دیکھیں عذرا کیسا کاڑھتی ہے۔ جب بہت دیر ہو گئی تو انوری سمجھ گئی کہ عذرا نے اپنی شیخی میں رومال بنانے کو تو لے لیا لیکن اسے بنانا نہیں آتا۔ یہ سوچ کر انوری نے ٹالنے کی غرض سے کہا۔ بہن عذرا جانے بھی دو۔ کیا آج ہی رومال ختم کر دوگی؟ میں تو دو تین دن میں ایک رومال ختم کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے عذرا کے ہاتھ سے رومال لے لیا۔ اور بغیر دیکھے ہی تہ کر کے رکھ دیا۔ انوری دیکھ رہی تھی کہ عذرا مارے شرم کے پسینے پسینے ہو رہی ہے۔ اس لئے اس نے دوسری باتیں چھیڑ دیں۔ اور باتوں ہی باتوں میں کہہ دیا تاکہ عذرا کی شرمندگی کم ہو کہ شاید تم نے بہت دنوں سے کاڑھنا چھوڑ دیا ہے اس لئے دیر ہو گئی تھوڑی دیر بعد عذرا اپنے گھر چلی گئی۔

اس واقعہ کا عذرا پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے عہد کر لیا کہ اب تو میں بھول کر بھی اپنی بڑائی نہیں کروں گی۔ دو تین دن تک عذرا انوری کے یہاں نہیں گئی۔ چوتھے روز خود انوری آ پہنچی۔ اس کو یہ دیکھ کر کہ عذرا نہایت سادگی سے ملی اور ایک بات بھی ایسی نہ کی جس سے بڑائی ظاہر ہو بہت حیران اور خوش ہوئی۔ اب عذرا وہ پہلی سی شیخی کرنے والی نہ رہی بلکہ بے حد نیک اور سنجیدہ لڑکی بن گئی۔ چند ہی دنوں میں اس نے انوری سے کاڑھنا سیکھ لیا۔ اور خوب اچھی طرح کاڑھنے لگی۔ ایک دن اس نے بے حد نفیس رومال اپنے ہاتھ سے تیار کر کے انوری کو تحفہ دیا جس کے بیچ میں یہ کڑھا تھا کہ "اپنی بڑائی آپ مت کرو"۔ وہ رومال دیکھ کر انوری نے اس دن والا رومال نکالا جو ویسا ہی ادھورا رکھا ہوا تھا۔ اور عذرا کو دکھا کر کہنے لگی کہ "دیکھو عذرا اس رومال میں اور تمہارے رومال میں کتنا فرق ہے چند ہی دنوں میں تمہارا ہاتھ کتنا صاف ہو گیا"۔ عذرا نے نیچی نظر کرتے ہوئے کہا۔ جو جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا انوری! یہ رومال میرے غرور اور میری بڑائی کی ایک نامکمل تصویر ہے"۔

انوری نے ہنستے ہوئے عذرا کے تحفے کو ہاتھ میں لے کر جواب دیا۔ ہاں اور اب یہ رومال بھی تو تمہاری جیسی خوبصورت لڑکی کی خوب سیرتی کی ایک مکمل تصویر ہے۔

آنسہ صغرا کبیر (حیدرآباد دکن)

میکے کی یاد

آہ ہم نے میکے کی قدر نہ جانی وہ آنکھ جھپکتے ہی ختم ہوا۔ کیسے مزے کے دن اور کیسی لطف کی راتیں ہوتی تھیں۔ تمام دن سکھی سہیلیوں میں ہنس کھیل کر گزرتا تھا۔ آہ اب جب برسات آتی ہے اور بادل گھر گھر کر اور گھٹائیں جھوم جھوم کر آتی ہیں تو میں دل مسوس کر رہ جاتی ہوں۔ میکے کی یاد دل کو تڑپانے لگتی ہے۔ جب نیم میں جھولا ڈلتا تھا۔ سب ہمجولیاں جمع ہوتی تھیں جھولے پر لہک لہک کر گیت گائے جاتے تھے اور پکوان تلے جاتے تھے۔ میں ان گذری ہوئی صحبتوں کو یاد کر کے گھنٹوں روتی ہوں۔ بارش کی بوندیں میرا ساتھ دیتی ہیں۔ ساون میں چڑیاں میری ہم زبان ہو کر بچپن کی نوحہ خوانی کرتی ہیں کل ہی کی بات ہے میں بڑے باغ میں جا نکلی آہ یہ وہ ہی باغ ہے اور بیری کی شاخ ہے۔ جس میں میں نے سہیلیوں کے ساتھ پندرہ سال جھولا جھولا تھا۔ ہاں ہاں یہ وہ ہی جگہ ہے جہاں پر اس قدر گھماگھمی ہوتی تھی یا اب ویران ہے۔ باغ اسی طرح پھول پھل رہا ہے۔ طائران خوش الحان چہچہا رہے ہیں۔ چڑیاں شاخ شاخ پر کود رہی ہیں۔ کوئل کی کوک اور پپیہے کی پی کی رٹ نے باغ سر پر اٹھا رکھا ہے نسیم سحر کے جھونکے دل و دماغ کو تر و تازگی بخش رہے ہیں۔ باغ اس وقت فردوس بریں نظر آ رہا ہے لیکن مجھے اس سے کچھ راحت و خوشی نہیں۔ کیونکہ میں اس وقت تنہا ہوں۔ میری ہمدم و ہمراز سہیلیاں بھی اپنا بچپن کا زمانہ گذار کر اپنے اپنے گھروں کو سدھار چکی ہیں۔ میں آج سے پہلے کبھی اس باغ میں تنہا نہ آئی تھی۔ ہمیشہ میرے ہمراہ دس پندرہ سہیلیاں ہوتی تھیں۔ باغ میں کھیلتی کودتی پریاں معلوم دیتی تھیں۔ آہ ہم غافل نادانوں کو کبھی معلوم نہ ہوا کہ یہ زمانہ گذرنے اور یہ دور ختم ہونے والا ہے۔ یہ ساون کی چڑیاں پھر سے اڑ جائیں گی۔ آہ پھر وہ آزادی کہاں میسر آئے گی

پیاری بہنوں عزیز بچیو اس وقت کو غنیمت سمجھو جو کچھ کرنا ہے کر گذرو پھر کبھی بے فکری کی زندگی نصیب نہ ہو گی۔ والدین کی خدمت بھائی بہنوں پر شفقت عزیز رشتہ داروں کی اطاعت کرو تاکہ تم سب کی منظور نظر بن جاؤ۔ میکے میں ایسے بیج بو جاؤ جو سدا بہار بن کر ہمیشہ تمہاری یاد تازہ کیا کریں۔ وقت گذرنے کے بعد والدین کی گھر کیاں بھائی بہنوں کی لڑائی یاد آئیگی ایسا نہ ہو تمہیں کف افسوس ملنا پڑے کہ افسوس ہم نے کوارپنے کی قدر نہ جانی۔

بنت محمد عبد الصادق خاں

جادو کا جنگل

ایک ملک میں ایک بادشاہ رہتا تھا جس کا ایک
تا بیٹا بہت عقل مند اور ہوشیار تھا۔ دور دور
، اس کی تعریفیں ہوتی تھیں۔ کسی ایک دوسرے ملک
، بادشاہ نے اپنے کسی جشن میں تمام ملکوں کے
شاہوں کو دعوت دی جس میں شہزادہ کا باپ بھی
ل تھا بادشاہ نے اپنے لائق بیٹے کو جشن میں شریک ہونے
انہ کیا۔ چونکہ اگلے زمانہ میں سفر آج کل کی مانند آسان
تھا لہٰذا اس ملک کو جانے کے لئے ایک عرصہ درکار تھا۔
ہزادہ اپنے بہت سے دوستوں اور نوکروں کو
ے کر سفر پر چل کھڑا ہوا۔ پندرہ بیس دن امن سے گزرنے
کے بعد وہ ایک پرخطر جنگل میں آنکلے۔ چونکہ اس زمانہ
ں لٹیروں اور ڈاکوؤں کا بھی بہت زور تھا سفر پرامن
تھا۔ جب وہ اس جنگل میں پہونچے تو لٹیروں نے اُن کو
گھیر لیا اور سب کو مار کر تمام مال واسباب لوٹ لیا۔
شہزادے کے بہت سے آدمی اس لڑائی میں مرے
اور خود شہزادہ زخمی ہو کر بھاگ نکلا اور جھاڑیوں میں
چھپ گیا۔ لٹیرے تمام مال واسباب سنبھال کر چلتے
بنے۔ شہزادہ یکہ وتنہا رہ گیا اور بمشکل بچتا بچاتا راہ بھٹک
کر دوسرے جنگل میں جا پہونچا۔ اس جنگل میں بجائے
ویران اور خاردار جھاڑیوں کے خودرو پھولوں کے
درخت لگے ہوئے تھے جس میں طرح طرح کے پھول
کھل رہے تھے۔ فوارے چھوٹ رہے تھے۔ غرض

جنگل میں منگل کا سماں تھا وہ حیران ہو کر تکنے لگا کہ
ایسے ویرانہ میں یہ باغ کس نے لگایا ہوگا وہ ابھی سوچ
ہی رہا تھا کہ ایک خوفناک گرج سے اس کا دل ہل گیا
گرج کے ساتھ ہی ایک جادوگر نمودار ہوا اور بگڑ کر کہنے
لگا تو کون ہے؟ اور کس لے میرے باغ میں گھس
آیا۔ اب میں تجھ کو اس کی سزا دونگا اور یہاں سے
زندہ نہ جانے دوں گا۔ شہزادہ یہ سنکر گھبرا گیا۔ اور
گڑگڑا کر کہنے لگا۔ میں ایک مسافر ہوں راہ بھول کر
یہاں آنکلا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ باغ آپ کا ہے۔
جادوگر نے کہا اگر ایسا ہے تو میں تجھے جان سے نہیں
مارتا۔ مگر سزا کے طور پر تجھ کو بندر ضرور بنادوں گا شہزادہ
نے رحم کی التجا کی مگر جادوگر بڑا بے رحم اور ظالم تھا اس نے
شہزادے کی التجا نہ سنی اور اس کو بندر بنا دیا۔ بیچارہ
شہزادہ کودتا پھاندتا اپنی قسمت پر آنسو بہاتا اس
جنگل سے نکلا اور ایک ساحل کے قریب آپہونچا
یہاں اتفاق سے ایک جہاز ساحل پر لنگر ڈالے کھڑا
تھا۔ بندر ایک چھلانگ مار کر جہاز میں جا پہونچا۔ ملاحوں
نے اس کو مار ڈالنا چاہا۔ مگر جہاز کا کپتان ایک رحم دل
انسان تھا اس نے بندر کو مارنے سے روکا اور کہا
اس کو مت مارو رہنے دو غریب جانور ہمیں کچھ نقصان
نہ پہونچائے گا۔ غرض جہاز کے کپتان کی رحم دلی
سے اس کی جان بچی۔ وہ ایک کونہ میں بیٹھا اپنی

حالت پر افسوس کرنے لگا۔ لنگر اٹھا اور جہاز چل پڑا۔ چند دن تک سفر کرنے کے بعد جہاز ایک نئے ملک میں لنگر انداز ہوا۔ وہاں غیر معمولی ایک کشتی میں چند لوگ سوار ہو کر جہاز پر چڑھ آئے۔ ان کے پاس اس ملک کے بادشاہ کا ایک فرمان تھا کہ ہر اجنبی کا خط دیکھا جائے۔ دراصل واقعہ یہ تھا کہ اس بادشاہ کا بہت لائق اور خوشنویس وزیر مر گیا تھا بادشاہ کو ایسے ہی لائق اور خوشنویس وزیر کی ضرورت تھی اس نے سارے ملک میں اس کی جستجو کی مگر کہیں بھی ایسا خوشنویس وزیر نہ مل سکا۔ اس لئے اس نے حکم دیا کہ غیر ممالک کے جہازوں پر جو میرے ملک میں لنگر انداز ہوں ایسے شخص کی تلاش کی جائے جو خوشنویس ہو تا کہ میں اس کو اپنا وزیر بناؤں۔ لہذا اس حکم کے مطابق اس جہاز والوں کی تحریریں بھی دیکھی گئیں۔ بندر نے جب یہ سنا تو ایک کاغذ لے کر بہت خوش خط عبارت لکھی۔ نوکروں کو بھی اس کی تحریر بہت پسند آئی۔ وہ لے کر بادشاہ کے پاس گئے۔ بادشاہ یہ تحریر دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور حکم دیا کہ یہ خلعت فاخرہ لے جاؤ اور جس نے ایسی عمدہ عبارت لکھی ہے اس کو پہنا کر عزت کے ساتھ لاؤ ہم اس کو اپنا وزیر بنائیں گے۔ لوگ یہ سنکر ہنسنے لگے۔ بادشاہ نے وجہ دریافت کی تو کہا جہاں پناہ وہ آدمی نہیں بلکہ ایک بندر ہے بادشاہ یہ سن کر بہت حیران ہوا کہ ایسی عمدہ تحریر لکھنے والا ایک جانور ہے۔ اور حکم دیا کہ فوراً حاضر کرد حسب حکم بندر دربار میں لایا گیا۔ بندر نے دربار میں پہونچ کر آداب شاہی کے مطابق مجرا کیا اور ادب سے بیٹھ گیا۔ جب بادشاہ نے اپنے ساتھ کھانے کھانے کو کہا تو بہت تمیز کے ساتھ بادشاہ کے ساتھ خاصہ کھانے لگا۔ بادشاہ اور درباری اس عجیب اور عقلمند بندر کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ کھانے کے بعد بادشاہ نے چوسر منگوایا اور بندر کو ساتھ کھیلنے کی فرمائش کی۔ اس نے چوسر بہت عقلمندی سے کھیلا۔ دو مرتبہ بادشاہ کو ہار ہوئی ایک مرتبہ بندر دانستہ ہار گیا۔ بادشاہ اس کی ذہانت پر بہت خوش ہوا اور محل سے اپنی بیٹی کو بلا بھیجا تا کہ وہ بھی اس ذہین جانور کو دیکھے۔ شہزادی دربار میں آئی اور بندر کو بغور دیکھ کر کہنے لگی ابا جان یہ کوئی معمولی بندر نہیں ہے۔ بلکہ کسی ملک کا شہزادہ ہے کسی نے اس کو جادو سے بندر بنا دیا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تم نے یہ کیونکر جانا کہ وہ انسان ہے۔ شہزادی کہنے لگی میری انا جادو جانتی تھی اس نے مجھے بھی سکھایا اور یہ بھی بتایا کہ کس طرح جادو کے اثر کو دور کر کے انسان کو اپنی اصلی شکل پر لایا جائے۔ بادشاہ نے کہا تو اب تمہارے اس علم سے اس شخص کو بھی جو کسی کے جادو میں پھنس گیا ہے فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ شہزادی نے کہا ہاں اور ایک چاقو لے کر کچھ پڑھ کے زمین پر گول دائرہ کی شکل میں لکیریں کھینچنے لگی۔ بعد میں اسی چاقو سے اس دائرہ کے اندر کچھ لکھا اور کچھ منتر پڑھنے لگی۔ یکایک محل میں اندھیرا ہو گیا اور ایک زبردست آواز کے ساتھ ایک نہایت بدصورت

یمودار ہوا اور شہزادی کو دیکھ کر غضبناک ہو کر
کا میں تجھے بھی جان سے ماروں گا۔ یہ کہہ کر ایک
بن گیا اور دہاڑتا ہو شہزادی پر حملہ آور ہوا۔
ڈر کے مارے سہمے ہوئے تھے۔ شیر کو یوں
ی پر حملہ آور ہوتے دیکھ کر سب نے سمجھا
یہ شہزادی کو جان سے مار دے گا۔ مگر شہزادی
رًا اپنے سر کا ایک بال توڑا جو اس کے ہاتھ میں
ی نہایت آب دار تلوار بن گئی اور ایک ہی وار
ہر کا سر تن سے جدا کر دیا وہ سر نیچے گرتے ہی
پر لوٹ پوٹ کر بڑا سا بچھو بن گیا۔ شہزادی یہ
رخود سانپ بن گئی اور چاہتی تھی کہ بچھو پر حملہ کرکے
ا خاتمہ کر دے کہ بچھو فوراً عقاب میں تبدیل ہو کر
ں اڑنے لگا۔ شہزادی گدھ بن کر عقاب کا پیچھا کرنے
عقاب اڑتے اڑتے تھک گیا تو فوراً بلی میں تبدیل
ہو گیا۔ گدھ یہ دیکھ کر بھیڑیا بن گیا اور بلی کا پیچھا
لگا۔ آخر کار بلی کو جا پکڑا اور بہت دیر تک خوب
ں ہوتی رہی آخر بھیڑیے نے بلی کو زخمی کر دیا۔ اب
پ کر انار میں تبدیل ہو گئی اور یہ انار اوپر اچھلا اور
زور سے فرش زمین پر آ پڑا جس سے ٹوٹ کر اس
دانے زمین پر بکھر گئے۔ بھیڑیے نے یہ رنگ دیکھ کر
کو مرغ میں تبدیل کر لیا اور جلد جلد تمام دانے چگنے
ایک بڑا دانا ہوا میں اڑا اور بادشاہ کے محل میں
اس کے باغ میں پانی کے حوض میں جا گرا اور
ں میں تبدیل ہو گیا۔ مرغ بھی پیچھے سے آ کر مچھلی میں
یل ہو کر حوض میں کود پڑا اور پہلی مچھلی کا پیچھا کرنے لگا

بہت دیر کے بعد ایک شور کے ساتھ ایک آگ کا
شعلہ حوض سے نکلا۔ اور اس کے پیچھے دوسرا شعلہ
نکلا۔ دونوں شعلے آپس میں مل گئے۔ کبھی الگ ہوتے
کبھی ایک دوسرے سے لپٹ جاتا۔ کبھی ایک ہوتے
غرض بہت دیر کے بعد ایک شعلہ بہت بھڑک اٹھا
اور راکھ ہو کر گر پڑا۔ دوسرا شعلہ اصلی حالت میں
آ گیا۔ یہ شہزادی تھی۔ جو شعلہ راکھ ہو گیا وہ جادوگر تھا۔
جسے شہزادی نے جلا ڈالا۔ جب جادوگر مر گیا تو شہزادی
ایک پیالہ پانی کا لے آئی اور کچھ پڑھ کر بندر پر وہ
پانی چھڑکا۔ شہزادہ فوراً اپنی اصلی حالت میں
آ گیا۔ اور شہزادی اور اس کے باپ کا شکریہ ادا
کرنے لگا۔ بادشاہ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا
تھوڑے دنوں کے بعد شہزادی کی شادی بہت
دھوم دھام سے اس کے ساتھ کر دی اور شہزادہ
ہنسی خوشی اپنی دلہن کو لے کر اپنے ملک کو چلا گیا۔

(ترجمہ)

ب ان۔ آنسہ ابراہیم مدراس

بندروں کی عقلمندی

بندروں کی ایک بہت بڑی فوج ایک دریا کے کنارے رہتی تھی۔ بندر ندی کے اس پار جاتے تھے۔ لیکن ندی پر کوئی پل نہ تھا۔ آپ خیال کریں گی کہ وہ تیر کر اس پار چلے جاتے ہوں گے۔ لیکن وہ تیر کر بھی نہیں جاتے تھے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک کسان جس کا کھیت اس ندی کے کنارے تھا اپنے کھیت کی رکھوالی کر رہا تھا کہ اتنے میں بندروں کی فوج آ پہونچی۔ وہ چھپ کر دیکھنے لگا کہ یہ بندر اس پار کس طرح جاتے ہیں اس نے دیکھا کہ ایک بندر ان سب کے آگے چلا آ رہا ہے۔ جو بہت بوڑھا ہے۔ وہ ان سب کا سردار معلوم ہوتا تھا اس نے ان میں سے دو مضبوط بندروں سے کچھ کہا۔ وہ دونوں ایک درخت پر چڑھ گئے اور اس کی شاخوں کو خوب ہلا کر دیکھا جب پورا یقین ہو گیا کہ وہ مضبوط ہیں تو انھوں نے سردار کو اطلاع دی۔ سردار نے جو وہ پندرہ بندر خوب مضبوط مضبوط چھانٹے اور ان کو کچھ اشارہ کیا۔ وہ سب یکے بعد دیگرے درخت پر چڑھنے لگے۔ ایک بندر نے خوب مضبوطی سے اپنی دم ایک شاخ میں جو ندی کی طرف تھی لپیٹ دی۔ اس کے بعد پھر دوسرا بندر آیا اور اس نے اپنی دم پہلے والے بندر کی گردن میں لپیٹ دی۔ یہاں تک کہ سب بندر جو سردار نے چھانٹے تھے لٹک گئے اور یہ لڑی زمین تک پہونچ گئی۔ اب اس بندر نے جو سب سے نیچے تھا پینگیں لینی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ پینگ ندی کے اس پار والے درختوں تک پہونچ گئیں۔ اب نیچے والے بندر نے جو پینگیں لے رہا تھا دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ دوسری طرف کے درخت کی شاخ پکڑ لی۔ اب یہ پل بن گیا اور سب بندر آہستہ آہستہ اس پار اتر گئے۔ جب سب بندر اس پار پہونچ گئے تو ادھر والے بندر نے اپنی دُم درخت سے کھول لی۔ اور یہ لڑی پہلے کیطرح سے دوسری طرف جا لٹکی۔ اور سب بندر اس پار پہونچ گئے۔ اور شام کو جب خوب کھا پی چکے تو پہلے کی طرح سے واپس آ گئے۔

ہم کو حیوانوں کی عقلمندی سے سبق لینا چاہئے۔

محمد عشرت علی علوی بسواں

گنا

حضور کھیت سے گنے آئے ہیں حکم ہو تو اندر
لے آؤں۔ اقبال کی اماں جان نے کہا۔ "مالی لے آنا"
مالی نے گنوں کی کئی پھندیاں جو ایک جگہ بندھی ہوئی
تھیں لاکر دالان کے سامنے ڈال دیں۔ اور بولا
حضور اس سال گنا بہت اچھا پکا ہے۔ اقبال کی
ماں بولی ہاں اس سال بارش بھی تو اچھی ہوئی پانی
خوب ملا ہوگا۔ جی ہاں حضور بس یہی بات ہے۔ مالی
نے جواب دیا۔ اقبال کی ماں نے پوچھا اور اس
گنے کے کھیت میں کیا کیا ترکاریاں بوئی تھیں؟ مالی
نے کہا سویا۔ پالک۔ چولائی۔ گوبھی۔ اقبال کی ماں
بولی تو پھر ترکاری کیوں نہ لایا۔ جی حضور یہی وزن
بہت تھا۔ کل سویرے لاؤں گا۔ اقبال کی ماں نے
مالی کو چار آنے کے پیسے دئے اور وہ خوش ہو کر سلام
کرکے چلا گیا۔ اقبال نے پوچھا اچھی اماں جان کیا گنے
کے ساتھ ترکاری بھی بوتے ہیں۔ ماں بولی ہاں اس کو
پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے اس لئے ساتھ ہی
ترکاریاں بھی بوئی جاتی ہیں جس سے اس کو نقصان
نہیں ہوتا۔ خجستہ بولی اماں جان ہم سب گنے کی
ایک ایک چھڑی لیں گے۔ آخر اتنا گنا آپ کیا کرینگی
ماں بولی کیوں اس کو کولھو میں پلوانے سے اس کا
گاڑھا رس نکلتا ہے جس کو پکا کر شکر اور گڑ بناتے ہیں
جس کو تم روزانہ چائے اور بہت سے میٹھے میں کھاتے ہو

خجستہ ایک چھڑی نکال لائی اور بولی اماں مجھے آپ
ایک چھڑی نہ دیں لیکن اس کے درمیان کا حصہ آپ
مجھکو دے دیجئے۔ اقبال بولا یہ جڑ والا حصہ مجھے چاہئے۔
چھوٹی زرینہ بولی یہ اوپر کا حصہ میں لوں گی۔ ماں بولی
دیوانی بچی یہ تو بالکل پھیکا ہوگا۔ گنے میں تین حصے
ہوتے ہیں یہ درمیانی حصہ جو خجستہ نے لیا ہے نہ پھیکا
ہوگا نہ بہت میٹھا۔ اور جڑ جو اقبال لے رہا ہے یہ تو بہت
میٹھی ہوئی لیکن زرینہ نے جو حصہ لیا ہے یہ تو بالکل
پھیکا ہوگا اس کو اکولا کہتے ہیں۔

گنے کی چند چھڑیاں جا بجا کتری ہوئی تھیں۔ زرینہ
بولی اسے ہے اماں جان یہ کیا ہوگیا۔ یہ تو سب خراب
گنا ہے۔ ماں نے کہا نہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ گنا
جب تیار ہو جاتا ہے تو کھیت میں رات کے وقت
بندر و گیدڑ آکر اس کو کتر کر کھا جاتے ہیں اور اکثر یہ جانور
کھیت کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ دیمک بھی گنے کے
کھیت کو برباد کرتی ہے یہ اسی کے نشان ہیں۔ اقبال نے
پوچھا کیا گنے کے بیج ہوتے ہیں۔ ماں نے جواب دیا
ہاں ہوتے ہیں لیکن کسان گنے کے ٹکڑے ہی بوتے
ہیں۔ اس طرح کہ چھڑی کے کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے
کرتے ہیں اور پھر گنے کی پور پر جو آنکھ ہوتی ہے اس کو
اوپر کرکے بو دیتے ہیں اسی آنکھ میں سے کونپلیں
نکلتی ہیں جو بڑھتی بڑھتی پھر گنے کی چھڑی بن جاتی ہیں۔

کل صبح ہم سب اپنے باغ میں جائیں گے۔ وہاں میں تم کو یہ سب باتیں دکھلا کر سمجھاؤں گی۔ اس وقت تو تم لوگ بس گنا کھا لو۔ یہ کہہ کر اقبال کی ماں نے ایک رکابی اور چاقو منگوایا اور گنا چھیل کر اس کی گنڈیریاں کیں پھر اس پر گلاب چھڑکا اور تھوڑا سا لیموں کا عرق نچوڑا اور بولیں چلو بچو اب تم اپنا کام کرو۔

بیگم عبدالرحمن خاں

بدی کا بدلہ

کچھ عرصہ ہوا کسی سٹیشن پر ایک عورت اتری جس کے ہمراہ ایک آٹھ نو سال کا لڑکا بھی تھا۔ زیور پہنے ہوئے تھی جس جگہ جانا تھا وہ بستی سٹیشن سے کافی دور تھی۔ تانگہ کرایہ پر لے کر دونوں ماں بیٹے سوار ہو گئے۔ جاتے جاتے جب شہر سے کافی دور چلے گئے جنگل بیابان میں تانگہ والے نے تانگہ روک لیا۔ عورت بولی بھائی یہاں کیوں ٹھہر گئے۔ کہنے لگا آپ ذرا نیچے اتر آئیں۔ عورت نے کہا اس سنسان جگہ میں کس لئے اتروں۔ تیرا کیا مطلب ہے۔ ہم کو ہمارے گھر پہونچا دے۔ بولا گھر کا خیال دل سے نکال دو۔ اور سیدھی نیت سے جو روپیہ پیسہ ہے وہ بھی دیدو اور گہنا بھی اتار دو۔ بے چاری مصیبت کی ماری بہتیرا چیخی چلائی۔ مگر وہاں اس کی کون سنتا تھا سوائے خدا کے۔ آخر کار مجبور ہو کر سب کچھ دے دیا۔ کہنے لگی سب لے لو مگر میرے بچے کو اور مجھے کچھ نہ کہو۔ اس نے کہا اگر تجھے اور تیرے لڑکے کو چھوڑ دوں۔ تو تم مجھے قید کرا دو گی۔ ایک درخت سے ماں کو باندھ دیا اور کچھ دور فاصلہ پر بیٹے کو اور ایک کلہاڑی ہاتھ میں لے کر کہنے لگا بتا پہلے تیرا کام تمام کروں یا تیرے بچے کا۔ بولی پہلے مجھے مار ڈال میں اپنے بچے کو تڑپتا نہ دیکھوں گی۔ ظالم کلہاڑی مارنے کو ہاتھ اٹھاتا ہے تو کلہاڑی اچھل کر جھاڑی میں جا پڑتی ہے۔ وہ کلہاڑی اٹھانے لگتا ہے خدا کی قدرت وہیں ایک زہریلا سیاہ سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ ہاتھ پر ڈنک مارتا ہے۔ تانگہ والا دھڑام سے زمین پر گر جاتا ہے اور تڑپ تڑپ کر جان دے دیتا ہے۔

عورت نے خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ ایسے وقت میں مدد کر کے ایسے ظالم سے بچا یا۔ اب دونوں بندھے بیٹھے ہیں۔ اتنے میں ایک چرواہا ادھر سے آنکلا۔ حیران ہو کر پوچھنے لگا۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ بے چاری نے سب سرگزشت کہہ سنائی۔ چرواہا دوڑا گیا پولیس میں اطلاع دی۔ پولس آگئی دونوں کو کھول دیا۔ جو مال عورت کے پاس تھا اس نے خوش ہو کر چرواہے کو انعام دیدیا۔ تانگہ والے کو اس کی بدنیتی کا خدا کی جانب سے بدلہ مل گیا:۔

سعیدہ اختر (ریاست بہاول پور)

گراموفون کا رکھ رکھاؤ

اکثر بہنوں کو دیکھا ہوگا کہ گھر میں جب کوئی نئی چیز آتی ہے تو شروع شروع میں وہ اسے بہت احتیاط سے استعمال کرتی ہیں۔ پھر جب جی بھر گیا تو اسے کسی کونے میں اٹھا کر پھینک دیتی ہیں۔ اور بالکل یہ خیال نہیں آتا۔ کہ یہ چیز مردوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے آئی ہے۔ ایسی چیزوں میں گراموفون بھی ہے جو آج کل اکثر گھروں میں نظر آتا ہے۔ لیکن عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ باجہ بغیر غلاف کے گرد آلود پڑا ہے۔ ریکارڈ ڈبے میں بے ترتیب پڑے ہیں۔ جب کوئی آیا جھاڑ پونچھ کر بجا لیا۔ اور پھر اٹھا کر اسی طرح ڈال دیا۔ بعض بہنوں کو باجے کا صحیح استعمال بھی نہیں معلوم مثلاً مشین چل رہی ہے۔ وہ چابی دے رہی ہیں۔ ساؤنڈ بکس ریکارڈ پر رکھا ہے۔ کہ باجے کو روک دیا۔ پھر مشین ابھی طاقت میں بھی نہیں آنے پائی۔ کہ ساؤنڈ بکس ریکارڈ پر رکھ دیا۔ ایک سوئی سے کئی کئی ریکارڈ بجا ڈالے ریکارڈ ختم ہونے کے قریب آیا کہ باجے کے پاس جا کھڑی ہوئیں۔ یا ختم ہوگیا تو بے تحاشا دوڑ پڑیں۔ اب تو اس قسم کے باجے ایجاد ہو چکے ہیں۔ جو ایک دفعہ چابی لگا دینے سے کئی ریکارڈ بجاتے ہیں۔ اور ریکارڈ ختم ہونے پر خود بند ہو جاتے ہیں۔ ایک ہی سوئی ہمیشہ استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایسے باجے تو عام ہوگئے ہیں لیکن انھیں استعمال کرنے کے لئے بھی سلیقہ کی ضرورت ہے

باجے کی سب سے بڑی احتیاط یہ ہے کہ اسے صفائی سے رکھا جائے۔ چلتی مشین میں چابی دینے سے اسپرنگ ٹوٹ جانے کا ڈر رہتا ہے۔ مشین میں طاقت آنے سے قبل ساؤنڈ بکس ریکارڈ پر رکھنے سے رفتہ رفتہ اسپرنگ کمزور ہو جاتا ہے۔ ایک سوئی سے کئی ریکارڈ بجانے سے اول تو ریکارڈ خراب ہو جاتے ہیں دوسرے ساؤنڈ بکس کی آواز میں بھی فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ بے ترتیب ریکارڈ رکھنے سے حسب خواہش ریکارڈ تلاش کرنے میں وقت ضائع ہونے کے علاوہ اکثر ریکارڈ ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے ریکارڈ البم میں رکھے جائیں۔ تو محفوظ اور سلیقہ سے رکھے جا سکتے ہیں۔ حسب ذیل فہرست البم کے شروع میں بنا کر لگا لی جائے۔ اور البم کے پرت پر سلسلہ کے نمبر ڈال دئے جائیں تو تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ ہو۔ اور اس طرح سے ریکارڈ بھی محفوظ ہو جائیں۔

نمبر شمار	نام گویا	مضمون	گانے کی قسم

ریکارڈ ختم ہو جانے سے قبل بے تحاشا باجے کے پاس جا کر کھڑا ہو جانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ بہت سی بہنوں کو شاید یہ نہیں معلوم کہ ریکارڈ کے اختتام

وخالی جگہ ہوتی ہے۔ اس پر موٹی لکیروں سے اتر کر سوئی خود بخود آجاتی ہے۔ اس لئے باجہ اگر اس خالی جگہ پر کچھ دیر چلتا رہے تو کوئی ہرج نہیں جن ریکارڈوں کی آواز میں فرق آگیا ہو وہ زیڈ (ایک قسم کا سلیوشن) کے استعمال سے درست ہوجاتے ہیں۔ اپنی چیز کے حفاظت سے رکھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ کسی کو مانگے پر نہ دے۔ اس میں بہت سے فوائد ہیں ایک تو یہ کہ چیز محفوظ رہتی ہے۔ دوسرے یہ کہ شکر رنجی اور نقصان سے انسان محفوظ رہتا ہے میں نے اکثر بہنوں سے یہ شکایت سنی کہ فلاں بہن کے یہاں باجہ اور ریکارڈ گئے تھے دو ریکارڈ ٹوٹے آئے۔ ایک سوئی سے کئی ریکارڈ بجاکر تمام ریکارڈ خراب کردے۔ شکایت کرنا لڑائی مول لینا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے باجے پر ہی منحصر نہیں۔ بلکہ ہر شوق کی چیز کے لین دین سے گریز کرنا چاہئے۔ میں نے تو یہ اصول اختیار کیا ہے۔ کہ جب کسی بہن نے باجہ یا ریکارڈ منگوائے میں نے انھیں اپنے گھر بلوا لیا۔ ملاقات بھی ہوگئی۔ اور ان کا شوق بھی پورا ہوگیا۔

سیّد محمد عباس جھنجھری

دانائی کی باتیں

سب سے بڑی دولت علم ہے۔ علم سے عزت اور دولت حاصل ہوتی ہے۔ کسی چیز کا جاننا اس کے نہ جاننے سے بہتر ہے۔ عالم جس جگہ جاتا ہے اس کی عزت لوگ کرتے ہیں حسب ونسب جاہل کا ناقص ہوتا ہے۔ انسان کو اپنا نسب ہنر سے بہتر کرنا چاہئے نہ کہ باپ سے۔

علم بغیر عمل کے ایسا ہی بے لذت ہوتا ہے جس طرح موم کا چھتہ بغیر شہد کے۔ جو کچھ تم نہ جانتی ہو اس کو پوچھنے میں ہرگز شرم نہ کرو۔

بنی نوع انسان کی بہترین پونجی ادب ہے اور بہترین تحفہ نصیحت ہے۔ دوستوں کو نصیحت کرنا اور نیک لوگوں کی نصیحت سننا سعادت مندی ہے۔ جس کسی نے بزرگوں کی نصیحت نہ سنی اس نے گویا اپنے ہلاک کرنے کے اسباب بذات خود پیدا کئے۔

صحبت کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ اس لئے کتاب کی مصاحبت بہتر ہے۔ نادانوں کی صحبت سے پرہیز لازم ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ ۵ جاہلوں کی صحبت وبال جان ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ بے وقوف جاہل دوست سے عقلمند دانا دشمن زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ نیکوں کی صحبت میں بے شمار نفع ہے۔ بروں کی صحبت جلد اثر کرتی ہے۔ جو کوئی بروں کے ساتھ رہتا ہے وہ کبھی نیکی کا منہ نہ دیکھے گا۔

صدیقہ بانو از گیا

جیسے کہ تم

مارچ کے عصمت میں بہن ادریس بیگم کا مضمون بہت
ت بہت شکریہ نظر سے گذرا۔ جیسے بہن صاحبہ
شکریہ کے استعمال کو کہا ہے ایسے ہی اور
بہت سے الفاظ ہیں جن کا بے محل استعمال ہوتا
ا ہے۔ میں بھی چند سطور پیش کرتی ہوں۔ تقریبًا ننلو
بچیتر ایسے شخص ہیں جن کا تکیہ کلام کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا
ے۔ جیسے لفظ گویا' کا استعمال ہے۔ ایک بہن
جبہ کے مکان کی دیوار موسم سرما کے پانی سے گر پڑی
سے پوچھا گیا بہن آپ کے یہاں کی دیوار گری ہے
بولیں۔ گویا کہ دیوار تو گری ہے گویا کہ زمانہ تو نہیں
گویا کہ کوئی نقصان بھی نہیں ہوا۔ اب آپ انصاف
ے کہ یہاں پر اتنی فیاضی سے گویا کا کیا دخل تھا۔ ایسا
ایک واقعہ اور سناتی ہوں جس میں ذرا بھی فرق
ں۔ ۳۵ء میں میرے بھائی گرمی کی تعطیل میں
مد صاحب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ ایک شام کو
ر احباب جمع تھے۔ ان میں ایک ڈپٹی صاحب بھی تھے
روہ شکار کے بہت شوقین تھے۔ ایک چیتے کے شکار
حال سنانے لگے۔ ان کا تکیہ کلام (جیسے کہ تم) تھا
ر جن صاحب سے مخاطب ہوکر کہہ رہے تھے وہ
ے حد کالے اور موٹے تھے۔ ڈپٹی صاحب نے
یا ایک مرتبہ میں اور میرے چند احباب شکار کو گئے
سے کہ تم اور جس وقت جنگل میں داخل ہوا ہوں تو جنگل
اس قدر خوفناک اور بڑا جیسے کہ تم اور شکار کی تلاش میں
نکلا جیسے کہ تم اتنے میں سامنے ایک درخت کی آڑ میں
ایک چیتا بے خبر سوتا نظر آیا جیسے کہ تم المختصر یہ کہ میں
کہاں تک تحریر کروں ہر ہر لفظ پر جیسے کہ تم کہا آخری
جملہ یہ کہتے ہوں کہ جس وقت اس کے گولی لگی اور
چاروں شانے چت گرا جیسے کہ تم اور جناب وہ ایسا
موٹا اور کالا اس کی شکل ایسی ڈراونی تھی جیسے کہ تم
ان کی زبان سے جس وقت یہ آخری جملہ ادا ہوا ہے
تو تمام صاحبان کے ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے
ڈپٹی صاحب جن صاحب سے مخاطب تھے اس وقت
ان کو بےحد خفت ہوئی اور شرم سے ہزاروں گھڑے
پانی پڑ گیا۔ میرے کہنے کی غرض یہ ہے کہ آپ کا تو
تکیہ کلام ہو گیا اور دوسرے کو کیسی ندامت ہوئی۔

ہاجرہ بلقیس آغا لکھنؤ

آج کل کی لڑکیاں

آج کل بعض نہیں بلکہ بہت زیادہ تعداد ایسی لڑکیوں کی نظر آتی ہے جو کسی محفل میں شریک ہو کر حد درجہ کی بدتمیزیاں کرتی ہیں۔ بہت سی بہنوں کی موجوگی میں کسی کی طرف خاص توجہ کرنی مجلسی بد تمیزی ہے۔ اور اس کے ساتھ کانا پھوسی کرنا کسی کی طرف انگلی اٹھانا اشارہ کرنا سخت عیب میں شمار کیا جاتا ہے۔ ملک کے لئے تعلیم کی ضرورت اس وقت محسوس کی جاتی ہے جب اس کے ہر شخص میں جہالت بدتہذیبی اور نادانی بہت زیادہ ہو جاتی ہے مجلس میں اگر کوئی خاتون زیور لباس میں ہم سے یا کسی اور سے مختلف ہے تو اس کا مذاق ہمارے لئے کچھ زیبا نہیں میں نہایت قلق اور افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جرأت کروں گی کہ یہ بے ہودہ باتیں آج کل کی ان لڑکیوں میں پائی جاتی ہیں جن کو تعلیم یافتہ کہتے ہیں یا جو خود کو زیور علم سے آراستہ خیال کرتی ہیں اور فخریہ مجالس میں یہ کہا کرتی ہیں "ہم خود کو جاہل نہیں کہہ سکتے"

اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے کا مقصد بلند اخلاقی روشن خیالی اعلیٰ معیار زندگی بڑوں کا ادب چھوٹوں سے محبت۔ اپنوں کا خیال غیروں سے الفت ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ بلا وجہ کی اکڑ فوں فضول کا غرور بے فائدہ کی بناوٹ کو اپنا اصول بنا لیا جائے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ ہم اپنی ہٹ دھرمی سے یہ الزام مردوں پر عائد کرتے ہیں کہ ان کی رفتار تعلیم نسواں کے بارے میں سست ہے۔ ہم نے کبھی یہ حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ مردوں کی اس سست رفتاری کی وجہ کیا ہے۔ اگر تعلیم پا کر لڑکی صحیح معنوں میں نسوانی وقار کو قائم رکھتی تو ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ مرد اس نازک مرحلہ میں پیش از پیش حصہ نہ لیتے تعلیم پا کر لڑکی گھر میں ایسے بلند اخلاق کی حامل ہوتی کہ بے ساختہ دیکھنے والے عش عش کرتے۔ وہ غم میں ماں باپ بہن بھائی کا غم بٹاتی اور خوشی میں ان کی مسرت کو دوچند کر دیتی۔ بیوی بنتی تو ہر حالت میں شوہر کی خوشی اور غم میں شریک ہوتی۔ لیکن تعلیم یافتہ لڑکی اسکے خلاف قدم اٹھاتی ہے۔ وہ تعلیم پا کر جو کچھ حاصل کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر اس کا میاں کم حیثیت ہے تو اس کو حقیر خیال کرتی ہے۔ صرف چند کتابیں پڑھ لینے کی وجہ سے خانگی معاملات دن بدن زیادہ پیچیدگی اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اور چونکہ صورت حالات یہ ہے اسی لئے ہمارے بزرگ روز بروز عورت کی تعلیم سے غافل ہوتے جا رہے ہیں اس نازک صورت کا بار مرد سے زیادہ عورت

پوزیشن پر ہے۔ عورت کی تعلیم کا ماحصل آج کل
ف یہ ہے کہ وہ موقع بے موقع دوسروں پر اعتراض
ے۔ یا شوہر پر حکومت جتائے۔

آجکل کی تہذیب میں اخلاق اور مروت اس قدر
م ہیں کہ ان کی عدم موجودگی موجودہ تہذیب کو
ی سرعت کے ساتھ تباہی کی طرف لے جا
ی ہے۔ زمانہ آئندہ میں اگر کبھی موجودہ
دن ناکام ثابت ہوا تو اس کی وجہ صرف یہ
گی۔ کہ، جنہوں نے اسے اختیار کیا وہ اعلیٰ تہذیب
سے قطعی کورے اور اخلاق سے اکثر عاری ہیں
ب دیکھنا یہ ہے کہ تعلیم سے کیا مقصد ہے۔ اور
ہ کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔

استانی کا پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ
ں کو بے جا اکڑفوں اور فضول کی نمائش سے
ے اور سادہ زندگی کے خوشگوار مناظر
ا کر اس کو رام کرے۔ فرائض خانہ داری حقوق
دین اطاعت شوہر کے تمام راز اس کے کچے
غ پر پتھر کی لکیر کی طرح ہو جاتے ہیں۔ مذہب
پابند قوم کا ہمدرد بنانے میں پوری کوشش صرف
جائے۔ اس کے بغیر تعلیم بے کار ہے۔

یہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں قومی سرمایہ
یں۔ قوم افراد کے مجموعے کا نام ہے
را فراد کی باگ ڈور لڑکیوں کے ہاتھ
ہے۔ ماں کی جاہل گود سے سرسید یا
مد علی جیسے فخر قوم بیٹے پیدا ہونے ناممکن
ہیں۔ لڑکیوں کو جاہل رکھنا اپنی قوم کی
جڑ کاٹنا ہے۔

مقصدہ خاتون دہلوی

صبح کا ترانہ

میرے پیارو آنکھوں کے تارو
صبح ہوئی ہے
شبنم پڑی ہے
اٹھو پیارو
جاگو پیارو

سورج نکل کر چھایا جہاں پر
وقت سحر ہے
اچھا پہر ہے
جاگو پیارو
اٹھو پیارو

محمد حسین پشاور

چونے کا پانی اور اسکے فائدے

غیر ملکوں سے ہزار ہا روپے کا لائم واٹر بند شیشیوں میں آتا ہے اور فروخت ہوتا ہے۔ یہ پانی انسانی زندگی کے لئے آب حیات کا اثر رکھتا ہے۔ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ دو تولہ ان بجھ چونہ پانچ سیر پانی میں بہت ہی اچھی طرح گھلا کر چھ گھنٹے تک کسی صاف برتن میں تہ نشین ہونے کے لئے رکھ دیں۔ اور نتھرے ہوئے پانی کو فلٹر کر کے بوتلوں میں بھرلیں۔ اب لائم واٹر تیار ہے۔ اسکے فوائد حسب ذیل ہیں۔

(۱) تپ دق کی ابتدائی حالت میں بہت ہی مفید ہے خوراک ½۲ تولہ دودھ میں ملا کر دن میں چار مرتبہ۔

(۲) خونی بواسیر کا شرطیہ علاج ہے۔ خوراک ½۲ تولہ سادہ پانی میں ملا کر دن میں چار مرتبہ

(۳) اسہال پیچش۔ مروڑ کے لئے مفید ہے خوراک نمبر ۲ کے مطابق۔

(۴) دانت کی خرابی۔ حلق کی شکایت مسوڑھوں کی پیپ کے لئے بہت مفید ہے۔ دن میں دو مرتبہ غرارے کریں۔

(۵) تل کے تیل میں ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگائیں۔ مفید مرہم ہے۔ اگر نزلہ اور دمہ میں مسلسل استعمال کریں تو مریض کی حالت کو دنوں میں درست کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ۔ دمہ کھانسی جذام پھلہری۔ داد چنبل کنٹھ مالا کے لئے بھی مفید ہے۔

(۶) بچوں کو تندرست بنانے والی جس قدر دوائیں فروخت ہو رہی ہیں۔ چونے کا پانی سب سے بہتر ہے۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں پانچ بوند چونے کا پانی دودھ میں ملا کر استعمال کریں۔ اگر بچے کمزور ہوں۔ یا ہاضمہ کی خرابی ہو تو ایسے بچوں کو عمر کے مطابق ۵ ۔ ۱۰ یا ۲۰ بوند تک استعمال کرائیں چونے کے پانی کے اندر دو حصے کھانڈ ملا کر شربت بنا لیا جائے۔ اور یہ شربت بوندوں میں استعمال کرایا جائے۔

علاج امراض بصورت غذا

(۱) عارضہ گردہ:۔ سیب۔ کیلا۔ پان۔ نارنج اسفاناج۔ انار۔

(۲) ضعف جگر:۔ سیب۔ کیلا۔ زیرہ۔ پنیر۔ انگور لیموں۔ اسفاناج۔ اردی۔

(۳) امراض ریح:۔ سیب۔ پالک۔ زیرہ شہد۔ بہی۔

(۴) خفقان:۔ آملہ۔ سیب۔ لیموں۔ انار

مس صالحہ عبد الحکیم (کلکتہ)

عقل بڑی یا بھینس؟

عقیل اور معصوم دونوں میں بڑی دوستی تھی۔ ہر وقت ساتھ رہتے۔ ایک ہی جگہ پڑھتے لکھتے اور ایک ہی جگہ کھاتے پیتے بھی تھے۔ ایک مرتبہ دونوں ٹہلتے ٹہلتے بہت دور نکل گئے۔ سامنے ایک باغ نظر آیا جس میں ایک نہایت ہی خوبصورت چمن تھا۔ اور اس میں انواع واقسام کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ قریب ہی تالاب کے کنارے ایک خوشنما بنگلہ تھا۔ دونوں چمن کی سیر کرتے ہوئے بنگلہ میں داخل ہوئے۔ بنگلہ کے سامنے دیوار پر کسی نے موٹے حروف سے لکھدیا تھا۔ عقل بڑی یا بھینس؟ میاں معصوم نے ایک کوئلے کے ٹکڑے سے لکھدیا "بھینس"۔ عقیل ان کی سادہ لوحی سے واقف تھا۔ اپنا نام لکھ کر لکھدیا "عقل" معصوم نے نہایت ہی معصومیت سے کہا۔ عقل کیسے بڑی ہوسکتی ہے۔ چھوٹی سی شے ہے جو دماغ کے خانہ میں مقید ہے۔ اور بھینس تو اتنا بڑا جانور ہے کہ آپ اس پر سوار ہوکر ٹہل بھی سکتے ہیں اور دودھ گھی بھی کھاسکتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اس کے بچوں کو بیچ کر دولت بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ اور عقل سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ صرف یہی نہ کہ علم حاصل کرسکتے ہیں دونوں میں بہت دیر تک بحث ہونے کے بعد عقیل نے کہا کہ تم ایک بھینس خرید وا ور اس سے دولت حاصل کرو۔ ہم عقل سے دولت حاصل کرکے تمہیں دکھلا دیں گے۔ چنانچہ میاں معصوم نے ایک بھینس خرید لی اور روزانہ اس پر سوار ہوکر جنگل میں چرانے کو جانے لگے اسی طرح کئی مہینے گذر گئے۔ ایک روز معصوم نے عقیل سے کہا بھئی تم نے عقل کا کوئی کرشمہ نہ دکھایا۔ کچھ دنوں کے بعد میری بھینس تو دودھ دینے لگے گی۔ عقیل نے کہا کسی روز دیکھ ہی لوگے۔ دوسرے روز دونوں علی الصباح روانہ ہوگئے۔ کئی میل چلنے کے بعد ایک گھنے جنگل میں پہونچے۔ دوپہر ہوگئی تھی۔ اس لئے آرام کرنے کو ایک گھنے درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ سامنے جھاڑیوں پر چڑیوں کا ایک جھنڈ تھا اور وہ سب مل کر چہچہا رہی تھیں اور انکی آواز دور تک پھیل رہی تھی۔ اتفاق سے اس روز سپہ سالار فوج بھی شکار کے لئے جنگل میں آئے تھے ان چڑیوں کی آواز سن کر اس طرف چلے آئے چڑیاں سب شکاری کو اپنی طرف آتے دیکھ کر چپ ہوگئیں۔ جب وہ قریب پہونچے تو ان دونوں نے مودب ہوکر سلام کیا۔ انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔ یہ چڑیاں کیا کہہ رہی تھیں اور ہم کو دیکھ کر کیوں چپ ہوگئیں؟ میاں معصوم سوچ ہی رہے تھے کہ کیا جواب ہوسکتا ہے۔ کہ عقیل نے ادب سے کہا کہ سامنے جو سبز چڑیا ہے اس نے پہلے کہا کہ سپہ سالار صاحب تشریف لائے ہیں ہم ان سے کس قدر خوش

چونے کا پانی اور اسکے فائدے

غیر ملکوں سے ہزار ہا روپے کا لائم واٹر بند شیشیوں میں آتا ہے اور فروخت ہوتا ہے۔ یہ پانی انسانی زندگی کے لئے آب حیات کا اثر رکھتا ہے۔ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ دو تولہ ان بجھ چونہ پانچ سیر پانی میں بہت ہی اچھی طرح گھلاکر چھ گھنٹے تک کسی صاف برتن میں تہ نشین ہونے کے لئے رکھ دیں۔ اور نتھرے ہوئے پانی کو فلٹر کرکے بوتلوں میں بھرلیں۔ اب لائم واٹر تیار ہے۔ اسکے فوائد حسب ذیل ہیں۔

(۱) تپ دق کی ابتدائی حالت میں بہت ہی مفید ہے خوراک ۲½ تولہ دودھ میں ملاکر دن میں چار مرتبہ۔

(۲) خونی بواسیر کا شرطیہ علاج ہے۔ خوراک ۲½ تولہ سادہ پانی میں ملاکر دن میں چار مرتبہ

(۳) اسہال پیچش۔ مروڑ کے لئے مفید ہے خوراک نمبر ۲ کے مطابق۔

(۴) دانت کی خرابی۔ حلق کی شکایت مسوڑھوں کی پیپ کے لئے بہت مفید ہے۔ دن میں دو مرتبہ غرارے کریں۔

(۵) تل کے تیل میں ملاکر جلے ہوئے مقام پر لگائیں۔ مفید مرہم ہے۔ اگر نزلہ اور دمہ میں مسلسل استعمال کریں تو مریض کی حالت کو دنوں میں درست کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ۔ دمہ۔ کھانسی جذام۔ پھلبہری۔ داد۔ چنبل۔ کنٹھ مالا کے لئے بھی مفید ہے۔

(۶) بچوں کو تندرست بنانے والی جس قدر دوائیں فروخت ہورہی ہیں۔ چونے کا پانی سب سے بہتر ہے۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں پانچ بوند چونے کا پانی دودھ میں ملاکر استعمال کریں۔ اگر بچے کمزور ہوں۔ یا ہاضمہ کی خرابی ہو تو ایسے بچوں کو عمر کے مطابق ۵۔ ۱۰ یا ۲۰ بوند تک استعمال کرائیں چونے کے پانی کے اندر دو حصے کھانڈ ملاکر شربت بنالیا جائے۔ اور یہ شربت بوندوں میں استعمال کرایا جائے۔

علاج امراض بصورت غذا

(۱) عارضہ گردہ:۔ سیب۔ کیلا۔ پان۔ نارنج اسفاناج۔ انار۔

(۲) ضعف جگر:۔ سیب۔ کیلا۔ زیرہ۔ پنیر۔ انگور لیموں۔ اسفاناج۔ اردی۔

(۳) امراض ریح:۔ سیب۔ پالک۔ زیرہ شہد۔ بہی۔

(۴) خفقان:۔ آملہ۔ سیب۔ لیموں۔ انار

مس صالحہ عبدالحکیم (کلکتہ)

عقل بڑی یا بھینس؟

عقیل اور معصوم دونوں میں بڑی دوستی تھی۔ ہر وقت ساتھ رہتے۔ایک ہی جگہ پڑھتے لکھتے اور ایک ہی جگہ کھاتے پیتے بھی تھے۔ایک مرتبہ دونوں ٹہلتے ٹہلتے بہت دور نکل گئے۔سامنے ایک باغ نظر آیا جس میں ایک نہایت ہی خوبصورت چمن تھا۔ اور اس میں انواع واقسام کے پھول کھلے ہوئے تھے۔قریب ہی تالاب کے کنارے ایک خوشنما بنگلہ تھا۔دونوں چمن کی سیر کرتے ہوئے بنگلہ میں داخل ہوئے۔بنگلہ میں سامنے دیوار پر کسی نے موٹے حروف سے لکھدیا تھا۔عقل بڑی یا بھینس؟ میاں معصوم نے ایک کوئلے کے ٹکڑے سے لکھدیا "بھینس"۔عقیل ان کی سادہ لوحی سے واقف تھا۔اپنا نام لکھ کر لکھ دیا "عقل" معصوم نے نہایت ہی معصومیت سے کہا۔عقل کیسے بڑی ہوسکتی ہے۔چھوٹی سی شے ہے جو دماغ کے خانہ میں مقید ہے۔اور بھینس تو اتنا بڑا جانور ہے کہ آپ اس پر سوار ہوکر ٹہل بھی سکتے ہیں اور دودھ گھی بھی کھا سکتے ہیں۔اور اس کے علاوہ اس کے بچوں کو بیچ کر دولت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔اور عقل سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔صرف یہی نہ کہ علم حاصل کر سکتے ہیں دونوں میں بہت دیر تک بحث ہونے کے بعد عقیل نے کہا کہ تم ایک بھینس خرید دو اور اس سے دولت حاصل کرو۔ہم عقل سے دولت حاصل کرکے تمہیں دکھلا دیں گے۔چنانچہ میاں معصوم نے ایک بھینس خرید لی اور روزانہ اس پر سوار ہوکر جنگل میں چرانے کو جانے لگے اسی طرح کئی مہینے گذر گئے۔ایک روز معصوم نے عقیل سے کہا بھئی تم نے عقل کا کوئی کرشمہ نہ دکھایا۔کچھ دنوں کے بعد میری بھینس تو دودھ دینے لگے گی۔عقیل نے کہا کسی روز دیکھ ہی لوگے۔ دوسرے روز دونوں علی الصباح روانہ ہوگئے۔کئی میل چلنے کے بعد ایک گھنے جنگل میں پہونچے۔دوپہر ہوگئی تھی۔اس لئے آرام کرنے کو ایک گھنے درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔سامنے جھاڑیوں پر چڑیوں کا ایک جھنڈ تھا اور وہ سب مل کر چہچہا رہی تھیں اور انکی آواز دور تک پھیل رہی تھی۔اتفاق سے اس روز سپہ سالار فوج بھی شکار کے لئے جنگل میں آئے تھے ان چڑیوں کی آواز سن کر اس طرف چلے آئے۔چڑیاں سب شکاری کو اپنی طرف آتے دیکھ کر چپ ہوگئیں۔ جب وہ قریب پہونچے تو ان دونوں نے مودب ہوکر سلام کیا۔انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔یہ چڑیاں کیا کہہ رہی تھیں اور ہم کو دیکھ کر کیوں چپ ہوگئیں؟ میاں معصوم سوچ ہی رہے تھے کہ کیا جواب ہوسکتا ہے۔کہ عقیل نے ادب سے کہا کہ سامنے جو سبز چڑیا ہے اس نے پہلے کہا کہ سپہ سالار صاحب تشریف لائے ہیں ہم ان سے کس قدر خوش

ں گے۔ اگر یہ ہم پر تیر نہیں چلائیں گے۔ کیونکہ انھوں
نے ممانعت کردی ہے کہ کوئی شخص چھوٹے پرندوں
کا شکار نہ کرے۔ اور خود بھی ہمارا شکار نہیں کرتے
ں۔ بلکہ جتنے موذی جانور ہیں (جیسے چیتا، ریچھ وغیرہ)
ان کا شکار کرتے ہیں۔ بے شک ایسے ہی نیک دل
ردار کا اقبال ہمیشہ بلند رہتا ہے۔ اس کے بعد
ب ملکر دعا کرنے لگیں جب آپ تشریف لائے
سب چپ ہوگئیں۔ سپہ سالار اس جواب سے
ت خوش ہوا۔ اور فوراً ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی اور
بل کی طرف پھینک کر روانہ ہوگیا۔ میاں عقیل نے
سے کھول کر دیکھا تو دس اشرفیاں تھیں۔ اب عقیل
نے معصوم سے پوچھا تمہاری بھینس نے کتنی اشرفیاں
ب تک دیں؟ بتاؤ عقل بڑی کہ بھینس؟

سید محمد عباس دفتری

بقیہ صفحہ ۳۵

ایک حد تک فائدہ ہوگا۔ زمین
جوتنے کے لئے ایسے ایسے
ین ایجاد کئے گئے ہیں جو میلوں رقبہ زمین کو
ند گھنٹوں میں جوت دیں اور بو دیں۔ عقل انسانی
کے ایسے ایسے کرشمہ ہم نے سنے ہی تھے دیکھے
ہی نہیں تھے۔ اس کے علاوہ عوام کی تفریح طبع
کے لئے بھی سامان مہیا کئے گئے تھے۔ مختلف قسم کے
یچ گھر۔ کارنیوال تھیٹر نمائش میں موجود تھے۔

رشیدہ خاتون بھرت پور

لکھنؤ کی نمائش

لکھنؤ میں جو صنعتی و زراعتی نمائش دسمبر میں منعقد ہوئی
تھی اور جو پورے تین ماہ تک رہی اور جس میں تمام
ہندوستان و ممالک غیر نے حصہ لیا تھا میں یہاں
اس کا تذکرہ کرنا چاہتی ہوں۔ مجھکو اس موقع پر دو
وجوہ نے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ اول تو یہ کہ
اس میں زمانہ حال کی کچھ ایسی سائنس کی ایجادات و
عقل انسانی کے کرشمہ میری نظر سے گذرے جن کا
تذکرہ یہاں پر اس وجہ سے ضروری سمجھتی ہوں کہ
میری بہت سی بہنیں زمانہ حال کی ترقی سے بالکل
بے بہرہ ہیں۔ میں ان کی معلومات میں اضافہ کرنا
چاہتی ہوں۔ دویم یہ کہ نمائش کچھ ایسی دل فریب تھی
جس کا تذکرہ بہنوں کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا
میں الہ آباد کی نمائش کے حالات تو سنا ہی
کرتی تھی جو ۱۹۱۱ء میں منعقد ہوئی تھی کہ عجیب و غریب
اقسام کی مشینری و دیگر ممالک کی صنعتی اشیا وغیرہ
دیکھنے میں آتی تھیں لیکن دل میں دیکھنے کی تمنا تھی۔
اسی دوران میں اتفاق سے لکھنؤ میں بڑی زبردست
صنعتی و زراعتی نمائش ہونے کا انتظام ہوا اور ہم
لوگوں کو پورے تین ماہ دیکھنے کا موقع ملا اور نمائش
کی ان دستکاریوں و صنعتوں کا جو ریاست ہائے
ہندوستان و دیگر مقامات سے آئی تھیں کافی تجربہ
حاصل ہوا۔ مثلاً گورنمنٹ انگلیشیہ کے ہاتھ کے بنے

ے قالین ریاست حیدرآباد کی دستکاری کے
ہ عمدہ نمونے اور عجیب و غریب زمانہ ماضی کی اشیاء
ی تصاویر تھیں۔ ایک قالین جو تین سو برس پیشتر
بنا ہوا تھا نہایت دیدہ زیب تھا اور ایسا معلوم
تا تھا گویا آج ہی بن کر تیار ہوا ہے۔ میں اکثر غروب
تاب کے وقت اپنے بزرگوں کے ساتھ نمائش میں
اتی تھی۔ نمائش کا عالیشان دروازہ بجلی کے قمقموں
سے جگمگاتا تھا۔ دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی
علوم ہوتا تھا گویا روشنی کا شہر آباد ہے۔ داہنے
اتھ پر مینا کاری و دیگر اشیاء کی دوکانیں سلسلہ دار
ئی تھیں۔ جہاں مختلف قسم کا سامان دستیاب ہوتا
تھا۔ چینی کا سامان خصوصاً چائے کی پیالیاں جن
میں کتنی ہی گرم چائے کیوں نہ بھر دی جائے باہر کی
سطح ٹھنڈی ہی رہتی ہے۔ اس کے بعد کتوں کی
دوڑ کا منظر نہایت پرلطف تھا۔ یورپ سے خاص
طور پر کتے اسی غرض کے لئے منگوائے گئے تھے
جو کہ نہایت تیز دوڑنے والے جانور ہیں۔

ہندوستانی دواخانہ دہلی بھی نمائش میں آیا
تھا۔ نمائش کے اندر مختلف مقامات پر روشیں
بنائی گئی تھیں۔ جن میں رنگ برنگ کے خوشبودار
پھول لگائے گئے تھے۔ روشوں کے کنارے کنارے
بجلی کی بتیاں اس ترتیب سے لگائی گئی تھیں گویا
روشنی کی بیل ٹکی ہوئی ہے۔ جگہ جگہ عالی شان
فوارے چھوٹ رہے تھے اور ان پر اس طرح
مختلف رنگ کی برقی روشنی ڈالی گئی تھی گویا
رنگین فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ یہ منظر بھی عجب
روح پرور تھا۔ لکھنو کا رومی دروازہ جو کہ شاہان
اودھ کا تعمیر کردہ ہے۔ بجلی کے قمقموں سے جڑا ہوا
عجب بہار دکھا رہا تھا۔ نمائش میں ایک جھیل
بنائی گئی تھی جس کے وسط میں ایک خوبصورت
فوارہ جاری تھا جس کے پانی کا رنگ بدلتا رہتا
تھا جھیل کے قرب وجوار میں عالیشان درخت تھے
جن کو برقی روشنی سے منور کیا گیا تھا۔ اور جن کا
عکس رات کو جھیل کے پانی میں عجب دلفریب
معلوم ہوتا تھا۔ جھیل میں موٹر بوٹ چلتے تھے
جن میں بیٹھ کر لوگ جھیل کے مناظر کا مشاہدہ
کرتے تھے۔ میں بھی ایک عزیز بہن کے ہمراہ موٹر بوٹ
میں بیٹھی تھی۔ میں ان مناظر کی کیفیت کو تحریر میں لانے
سے قاصر ہوں۔ بس میری بہنیں اس سے اندازہ
لگالیں کہ راجہ اندر کا اکھاڑا بھی اس کے سامنے
کچھ نہ ہوگا۔ ریلوے نے بھی ایک اسٹیشن تیار
کیا تھا جس میں جملہ انتظامات و معلومات حاصل
کرنے کے طریقے عملی طور پر دکھلائے گئے تھے اور
مختلف مقامات کے ٹکٹ بھی فروخت ہوتے تھے۔

سائنس کی زمانہ حال کی ترقی جس کو دیکھ کر
عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے نمائش میں موجود
تھی۔ زراعت کے عجیب و غریب و آسان
طریقے دکھلائے گئے تھے جس سے امید ہے کہ
ممالک متحدہ کی زراعت میں کافی ترقی ہوگی
اور زمینداروں و کسانوں کو (باقی صفحہ ۴۳ کالم ۱ پر)

سندباد کے حالات زندگی

خلیفہ ہارون رشید کی حکومت کے زمانہ میں ایک ہندباد نامی مزدور رہتا تھا۔ گرمیوں کے سخت دن میں اس کو ایک بوجھ بہت دور لے جانا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک گلی میں بوجھ رکھ کر آرام لینا شروع کیا۔ قریب ہی کے مکان سے عمدہ کھانے کی خوشبو آرہی تھی۔ اور گانے کی بھی آواز سنائی دے رہی تھی ہندباد چونکہ اس طرف سے کبھی نہیں گذرا تھا اس لئے وہ یہ دریافت کرنے کے لئے کہ کس کا مکان ہے آگے گیا۔ دروازہ پر اس نے ملازمین سے جو نہایت آراستہ و پیراستہ تھے پوچھا کہ یہ کس کا مکان ہے ملازمین متعجب ہوگئے۔ اور کہا کہ کیا تم بغداد میں نہیں رہتے ہو یہ سندباد جہازی کا مکان ہے جس نے دنیا کے چکر لگا کر یہ رقم پیدا کی ہے۔ ہندباد نے سندباد کا شہرہ سنا تھا چنانچہ اس کے دل میں رشک پیدا ہوا کہ یہ کیوں اتنا امیر ہے اور میں کیوں اتنا غریب۔

اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیئے اور زور سے کہا کہ اے خدا سندباد کیوں مجھ سے زیادہ اچھی حالت میں ہے۔ اور میں تمام دن سخت محنت کرتا ہوں تب جاکر اپنے اور بال بچوں کے لئے مشکل سے کھانے کا انتظام کر سکتا ہوں اور جب کہ سندباد مزے کرتا اور ہزاروں روپے برباد کرتا ہے:۔ میں نے اے میرے معبود کیا خطا کی ہے جو اس غریبی میں پھنسا ہوا ہوں۔

ابھی مزدور اپنی تکالیف کے سبب سے بڑبڑا رہا تھا کہ ایک نوکر اندر سے آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا کہ اس کے مالک سندباد نے طلب کیا ہے۔

ملازم ہندباد کو ایک بڑے کمرے میں لے گیا جہاں سیکڑوں آدمی میز کے اردگرد بیٹھے تھے اور بیچ میں ایک بڈھا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ یہی سندباد تھا۔ سندباد نے ہندباد کو اپنے پاس بلا کر بٹھا لیا اور خاطر تواضع کی۔ جب دعوت ختم ہوگئی سندباد نے اس کا نام اور پتہ پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں ایک معمولی مزدور ہوں اور میرا نام ہندباد ہے۔ سندباد نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں مگر میں خود تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں جو کچھ کہ تم نے ابھی گلی میں کہا تھا۔

ہندباد نے اپنی گردن جھکا دی اور کہا کہ میں اپنی غلطی پر نادم ہوں کہ پریشانی میں آپ کی شان کے خلاف کچھ الفاظ نکل گئے تھے۔ اب میں بہت شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دیجئے۔

سندباد نے کہا یہ مت خیال کرو کہ میں بہت زیادہ خفا ہوں۔ بلکہ تم سے بہت ہمدردی رکھتا ہوں

غالباً تم یہ خیال کرتے ہوگے کہ میں نے یہ
سب دولت بغیر محنت کے حاصل کرلی ہوگی لیکن
تم غلطی پر ہو میں اس دولت کا مالک بغیر مصیبت
جھیلے نہیں ہوا ہوں۔ اور غالباً تم نے میرے سات سفر
جو نہایت خطرناک اور تعجب خیز ہیں نہیں سنے ہیں۔
خیر تم آگئے ہو اس لئے ان میں سے ایک سناتا ہوں

سندباد کا سفر

میرا باپ ایک بہت دولت مند سوداگر تھا۔
جب اس کا انتقال ہوا تو مجھے بہت دولت
ملی جس کو میں نے ناتجربہ کاری سے برباد کردیا۔ آخرکار
مجھکو محسوس ہوا کہ میں نے فضول روپیہ برباد کردیا
اور اب یہ دولت زیادہ دن تک کام نہیں دے
سکتی۔ میں نے سب مال و دولت جو کچھ میرے
پاس تھا جمع کیا اور چند سوداگروں کے ساتھ سفر کو
روانہ ہوا۔ میں بندرگاہ بلسورہ تک جو کہ خلیج فارس
میں واقع ہے ان سوداگروں کے ساتھ گیا اور
وہاں سے ایک دوسرے جہاز کو جو کہ تجارت کے
لئے جارہا تھا طے کرلیا۔ اور دوسرے سوداگروں
سے ربط و ضبط بڑھالیا۔

ہم لوگ خلیج فارس میں جزائر شرق الہند کی
طرف سفر کررہے تھے۔ راستے میں جو بندرگاہ یا جزیرے
پڑتے ان پر مال تبدیل کرتے تھے۔ آخرکار ایک روز
ایک غیر آباد جزیرے کے نزدیک ہم لوگ ٹھہر گئے
اور جہاز کے ناخدا نے کہا کہ جس کو جزیرہ میں جانا ہو
جاسکتا ہے۔ میں بھی اتر پڑا لیکن تھوڑی دیر ہوئی ہوگی
کہ جزیرے میں حرکت پیدا ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر جہاز کا
ناخدا چلایا کہ جس کو آنا ہو آجائے ورنہ رہ جائے گا۔
کیونکہ جس کو جزیرہ سمجھ رہے تھے وہ ایک ویل مچھلی
کی پیٹھ تھی۔ مگر جو لوگ نزدیک تھے وہ دوڑکر جہاز پر
پہونچ گئے اور کچھ تیرنے لگے۔ اتنے میں سخت آندھی
آئی اور میں تنہا قسمت سے لڑنے کے لئے رہ گیا۔
تھوڑی دیر بعد آندھی اتنے زور شور سے آئی کہ میں
سمندر میں گر پڑا۔ مگر خوش قسمتی سے ایک بڑی لہر
نے مجھے ایک کنارے لگا دیا۔ دوسرے روز صبح
کو میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے کو ایک غیر آباد
جزیرے کے اندر پایا۔

میں وہاں سے تلاش خوراک میں نکلا تو
ایک آدمی اور ایک گھوڑا نظر پڑا۔ جب میں وہاں
گیا تو اس آدمی نے میرا حال پوچھا میں نے اپنی
کہانی سنائی۔ اس نے سنکر بہت افسوس کیا
اور مجھکو ایک غار میں لایا جہاں اور بہت سے آدمی
بیٹھے تھے۔ انھوں نے مجھے کھانے کو دیا۔ میں نے
کھانا کھا کر ان سے پوچھا کہ وہ یہاں کیسے آئے
ہیں تو انھوں نے بیان کیا کہ وہ اس جزیرے کے
بادشاہ کے سائیس ہیں۔ اور اکثر یہاں گھوڑے
چرانے آتے ہیں۔

دوسرے روز جب وہ جانے لگے تو مجھے بھی
لے گئے اور اپنے بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔
بادشاہ نے میری مصیبت کی کہانی سنی اور بہت

خاطر کی ایک روز میں اس ملک کی بندرگاہ پر گیا۔ جہاں ہر راستے کے جہاز آتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہی جہاز آ رہا ہے جس پر میں سوار تھا میں قریب گیا اور جہاز کے ناخدا سے ملا۔ جہاز والوں نے مجھے زندہ دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور میرا سامان مجھے دیا۔

میں نے اپنے سامان میں سے بادشاہ کی خدمت میں عمدہ نذرانہ پیش کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور مجھے خلعت سرفرازی عطا کیا۔

خلعت لینے کے بعد میں نے وہاں سے اجازت حاصل کی اور اسی جہاز پر روانہ ہوا۔ اور مختلف جگہ خرید فروخت کرتا ہوا اپنے مکان واپس آیا۔

میرے گھر والے بہت خوش ہوئے۔ اور میں نے جائداد خرید کر مکان تعمیر کرایا۔ اور آرام سے رہنے لگا۔

سندباد اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اور اس نے سو اشرفیاں منگا کر قلی یعنی سندباد کو دیں اور کہا کہ اپنے گھر جاؤ اور کل پھر آنا۔ تاکہ میں تمہیں اپنے دوسرے واقعات سناؤں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ بغیر محنت اور مصیبت کے روپیہ نہیں حاصل ہوتا۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ میں جو عیش و آرام کرتا ہوں تو بغیر تکلیف کے روپیہ حاصل نہیں کیا ہے۔

محمد مختار سلطانپور

مزے مزے کی باتیں

(۱) اُستانی جی:۔ (ایک لڑکی سے) ۱۰ میں سے کیا نکال دیں کہ ۹ باقی رہے۔

لڑکی:۔ صِفر

(۲) استاد:۔ (ایک لڑکے سے) ایک سال میں کے دن ہوتے ہیں؟

لڑکا:۔ سات

استاد:۔ سات دن تو ایک ہفتہ میں ہوتے ہیں۔ میں سال کے دن پوچھتا ہوں۔

لڑکا:۔ جی ہاں! پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔ کل سات دن ہوئے۔ کیا ان کے علاوہ بھی کوئی دن ہوتا ہے؟

(۳) ماں:۔ دیکھو بیٹی۔ مرغی بھوک کے مارے چلا رہی ہے اسے دانہ دے دو۔

بیٹی:۔ ارے اماں! وہ اپنے لئے انڈے کیوں نہیں دیتی؟

(۴) استانی:۔ دیکھو لڑکیو۔ تمہیں اپنی استانی کی بھی ماں کی طرح عزت کرنی چاہئے۔

ایک لڑکی:۔ لیکن میری اماں تو مجھے روز ایک اکنی دیتی ہیں۔

(۵) ثریا:۔ رضیہ تمہارا مکان کہاں ہے؟ رضیہ:۔ جہاں میں رہتی ہوں؟ تم کہاں رہتی ہو؟ جہاں میرا مکان ہے

احمد خالد عمر شرقی گونڈہ

پہیلیاں

پہیلی	جواب
ہاتھ ہتیلی چپے کی کلی بھری ندی میں تیرتی چلی	پوری
ایک جناور (جانور) چلتا چلتا رک گیا۔ لا دُھری کا ٹو گلا پھر بھی چلنے لگ گیا۔	پنسل
راجہ آتا راجہ آتا گاؤں میں پڑا غل۔ الفت کی چادر پہ جنت کا پھول	برسات
اُجلی مرغی دم دراز انڈے دیتی بے شمار۔ انڈے گرے تشت میں ہوئے کھڑے عشق میں	چرخا
ہری مسجد جلے خلنے اس میں بیٹھے میں سدی دیوانے۔	شہر لیفہ
ایک صندوق میں بارہ خانے بارہ خانوں میں تیس تیس دانے۔ آدھے کالے آدھے اجلے۔	(صندوق سال مہینے تیس تیس دانے دن اور رات)

ممتاز بیگم (دیولالی)

پہیلی	جواب
ہرا گلہ لال کمان۔ ٹیں ٹیں کرتا چلا پٹھان۔	طوطا
کوئیں میں لگی آگ۔ کیچڑ پانی جل گیا پھسلی رہ گئی صاف	چراغ
کالی ہے اجلی ہے۔ کالے گھر میں بیٹھی ہے۔ لال پانی پیتی ہے۔	چھری
شیام برن اور دانت گھنیرے لچکے جیسے ناری بہنیاں پکڑ کر پیا گھسیٹی آنا ہو تو آری۔	آری
ماموں ماموں بازار کو جانا۔ میرا جیسا آدمی لانا۔	آئینہ

سائرہ خانم (بمبئی)

پہیلی	جواب
کاٹھ کا گھوڑا اس پر تیس سوار۔ بوجھنے والا برخوردار۔	قرآن شریف
ایک نام کی دو ناری ایک کالی ایک گوری۔ ایک سستی ایک مہنگی۔	الائچی بڑی و چھوٹی
ایک جانور ایسا اس کی دم پر پیسہ	مور
کٹورے پر کٹورا باپ سے پوت گورا۔	ناریل
قفل کنجی تالا۔ ماں گوری بٹیا کالا۔	شریفہ۔ بھرنی

نور النساء بیگم (جون پور)

کشیدہ کاری کی بیل

نوک و اپنکھڑیوں کی۔
پھول زرد۔ دوسرا پھول
چاکلیٹ۔ ڈنڈیاں کالے
ڈی۔ ایم۔ سی۔ سے
بنائی جائیں۔

نشاط افزا
کلکتہ

خوبصورت بیل
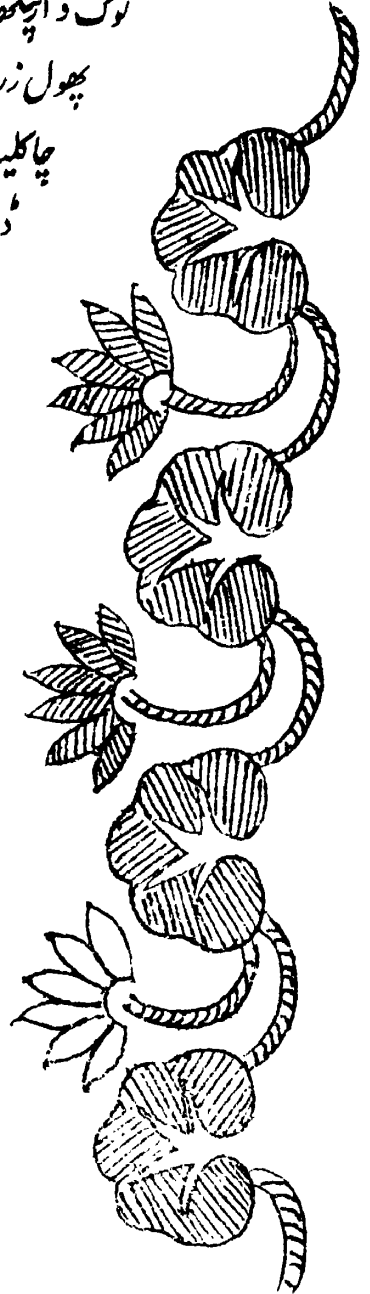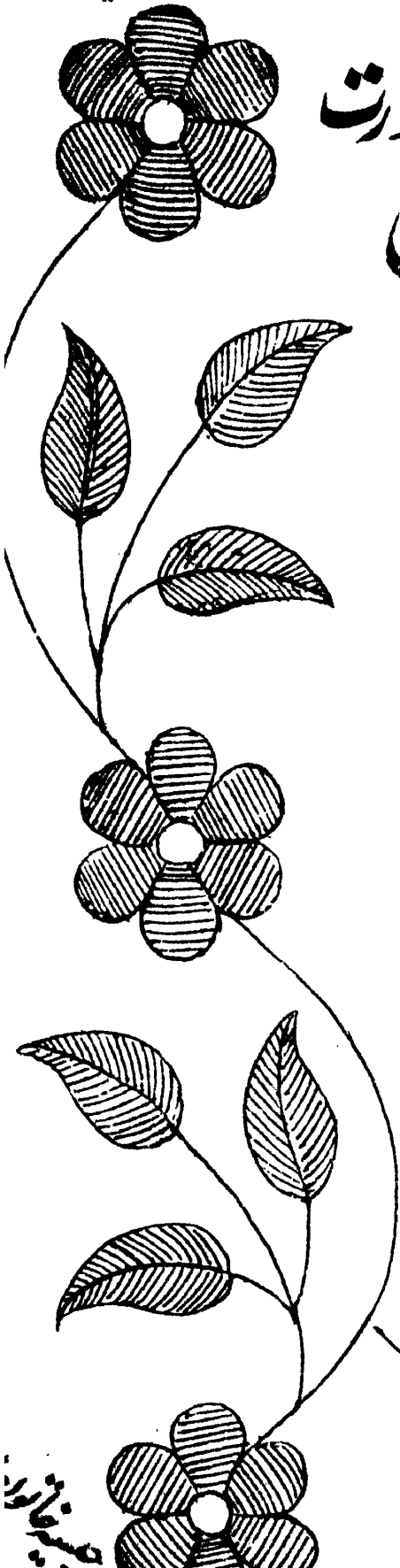
بہنیں اس بیل کو پلنگ کی چادر۔ ٹیبل کلاتھ۔ پیٹی کوٹ تکیہ کے غلاف پر بنائیں۔ نہایت خوبصورت معلوم ہوگی۔ ڈال گہری سبز پتیاں ہلکی سبز پھول شیڈدار سرخ و شیڈدار گلابی و فروزی کاسنی۔ زرد و غیرہ بنائیں۔ ڈی ایم سی نمبر ۲۵ کی لچھیاں استعمال کریں۔

دستکاری کی خوب کتابیں

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

(باقی کتابوں کا اشتہار ٹائٹل کے صفحہ ۲ پر دیکھئے)

موئی کا کام

"فن خیاطی" یعنی کپڑوں کی کٹائی سلائی سے واقف ہونا ہر لڑکی اور ہر عورت کی روزانہ ضروریات میں سے ہے
فن پر محترمہ فاطمہ جعفر (منشی فاضل) نے ڈیڑھ درجن مشہور دستکار بہنوں کی مدد
موئی کا کام یا چمنستان خیاطی وہ کتاب تیار فرما دی ہے جس سے پھوہڑ
یاں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔
بچوں کے کپڑے۔ سوٹ۔ جانگئے۔ باڈی۔ پاجامہ۔ سینہ بند۔ نیکر۔ فراک قمیص
مختلف قسم کے دیدہ زیب جمپر۔ نئی نئی طرز کی قمیص۔ پارسی۔ مدراسی اور دیگر
کے بلاؤز وضع وضع کے خوبصورت کالر اور کف۔ لباس شب خوابی۔ باڈی۔
انڈرویر۔ پاجامہ۔ شلوار۔ مختلف چیزیں مثلاً دیوارگیری کی جھالر۔ الماری
آئینہ پوش۔ جگ کور۔ تکئے کے غلاف دسترخوان وغیرہ کے ۱۸۱ نمونے
اور ہر نمونے کے متعلق کٹائی اور سلائی کی مفصل اور مکمل ترکیبیں۔ عورتوں
لئے بہت کارآمد کتاب ہے۔ نمونے واضح اور خوب صاف کاغذ اعلیٰ درجہ کا مجلد

سلمہ ستارہ کا کام

ملک کی نامور دستکار محترمہ خدیجہ بائی صاحبہ انصاری کی یہ کتاب اکثر اعتبار سے ہندوستان کی دستکاری
ترین کتاب سمجھی جاتی ہے شروع میں کارآمد ہدایتیں نہایت قابلیت کے ساتھ
لکھی ہیں۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ فن نقاشی۔ سامان نقاشی۔ نقاشی بھبن ریشم
پر۔ موٹے ریشم پر نقاشی۔ سیاہ رنگ پر نقاشی۔ سلائی کی مشین سے نقاشی۔ فریم
کاہ۔ دستی رنگ یا حلقہ بر کیس۔ ٹرانسفر پیپر قبل از سلائی احتیاطیں سلمہ ستارہ
ناپھر ۵ حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصہ کے متعلق ضروری ہدایات دی گئی ہیں
مثال حصہ اول کی ہدایات کے عنوانات درج کیے جاتے ہیں۔

کی آسان کڑھت	سلمہ کی گنجان کڑھت	بھری ہوئی کڑھت
زری کلابتون بٹا ہوا	سلمہ کجائی کی کڑھت	سلمہ شنائل کی کڑھت
سی کلابتون بٹا ہوا	سلمہ ریشم کی کڑھت	

خالص سلمہ (۲) سلمہ اور رنگا کے (۳) سلمہ اور موتی (۴) سلمہ کلابتون ٹکیں ستاروں
متفرق قسم کے پھولوں۔ بیلوں۔ عبارتوں قطعات وغیرہ کے ۶۶ نہ واضح صاف
نہایت خوبصورت نمونے دئے ہیں کاغذ اعلیٰ درجہ کا خوب موٹا چکنا سفید مجلد

کشی کا کام

جس کی مدد سے لڑکیاں کپڑے سے دھاگے نکالنے کا کام بہت آسانی کے ساتھ سیکھ جائیں گی اور جو پہلے
جانتی ہیں وہ اس کام کی ماہر ہو جائیں گی تارکشی کی عمدہ بیلیں جھالر اور
کے گوشہ موڑے انسرشن کونے میز پوش کے مرکز گریبان۔ متفرق چیزیں
پنکھا ہاؤز۔ دسترخوان۔ پیٹی کوٹ۔ دستی بیگ۔ چڑیوں کی جوڑی۔ تاج محل
وغیرہ ۶۵ اعلیٰ درجہ کے خوبصورت نہایت نفیس نمونے ہیں اور ہر نمونے
متعلق مفصل ترکیب۔ ایک درجن کے قریب سادہ رنگین بلاکوں کے نمونے
اس کتاب کی دستکاری میں بہ صوم مقبولیت ہوئی اس کی تعریف میں کئی درجن خطوط شائع ہو چکے ہیں علاوہ

گلدستہ تارکشی

"تارکشی کا کام" سے بھی بڑھ گئی کیونکہ مؤلفات محترمات سیدہ اشرف و نجیبہ اشرف نے جو
ہندوستان کی بہترین دستکار خواتین میں سے ہیں اس کتاب میں نمونے بھی بہترین

دئے ہیں۔ اردو زبان میں اس دستکاری پر کوئی کتاب اس قدر خوبصورت شائع نہیں ہوئی۔
باب ۱۔ تارکشی کا کام۔ ضروری اشیاء دھاگے نکالنے کے طریقے۔ یہ سب مضامین نہایت عام فہم پیرایہ میں مفصل اور مکمل طور پر لکھے گئے۔
باب ۲۔ تکیہ کے غلاف۔ تپائی پوش۔ میز پوش۔ وغیرہ وغیرہ کے لئے ۱۲ مختلف قسم کے دیدہ زیب کونے۔
باب ۳۔ میز پوش کے لئے ۴ نئی قسم کے نمونے
باب ۴۔ لیمپ کن۔ کشتی پوش، میز پوش، کرسی پوش وغیرہ کے ۷ نمونے۔
باب ۵۔ ۴ نہایت نفیس دیدہ زیب جھالریں۔
باب ۶۔ سہل انسرشن۔ نئی وضع کی بیل۔ خوشنا بیل۔ ڈالی۔ لیڈیز ہینڈبیگ پیٹی کوٹ، ۶ نمونے۔
باب ۷۔ میز پوش کے کنارے کی جالی۔ میز پوش کا مرکز۔ کشتی پوش۔ خوبصورت خوان پوش۔ آئینہ پوش وغیرہ کے کھلے دائروں میں ۷ نہایت خوبصورت نمونے
باب ۸۔ ۶ وضع وضع کے دلفریب نمونے کروشیا
باب ۹۔ ایمبرائیڈری۔ میز پوش کے لئے نفیس خاکہ۔ نظر فریب کونہ۔ پلنگ پوش کا ایک دلفریب خاکہ۔ کرسی کی پشت کا کپڑا۔ لیمپ شیڈ کی جھالر۔ کرسی کے کپڑے کے لئے۔ کرسی پوش۔ خوبصورت صوفہ کشن۔ کشن کا خاکہ تکیہ کے غلاف کا کونہ ۱۰ نمونے کل ۵۷ نہایت خوبصورت نہایت صاف وضع وضع کے نمونے قیمت صرف ۸ر

اونی کام سلائیوں سے

"فن نٹنگ پر" قابل قدر کتاب جس میں بنائی کے متعلق مضامین اور ہدایتیں بے انتہا عام فہم پیرایہ میں ہیں۔
مختصر فہرست نمونوں کی۔ بچوں کی اونی ٹوپیوں کے ۵ اور بچوں کے اور مردانہ موزوں کے نہایت صاف و خوبصورت ۸ نمونے اور بچوں کے لئے اونی بنیان۔ فراک۔ نیکر۔ پیٹی کوٹ کے ۱۰۔ سوئٹر۔ سوئٹر کوٹ۔ سلیپ اور جرسی وغیرہ کے ۶ عمدہ نمونے۔ مختلف قسم کی ناوٹ اور بیلیں ۱۶۔ ترکیبیں ان کے علاوہ ہیں۔
متفرق چیزیں مثلاً زنانہ جمپر۔ واسکٹ۔ زنانہ بنیان۔ اونی مفلر گلوبند وغیرہ کل تعداد ۵۲ بلاک کے نقشے اور تصویریں ۳۶ ہیں۔ لیتھو کے نقشے اور تصویریں ان کے علاوہ ہیں اپنے موضوع پر نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

کراس اسٹچ ورک

یعنی دوسوتی کام یا ترچھے ٹانکوں کا کام اردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے جو نہ صرف اس دستکاری سے ناواقف لڑکیوں کے لئے بہترین استانی ہے۔ بلکہ ان خواتین کے لئے بھی نہایت

ر ک مندرجہ ذیل
ے جو یہ کام جانتی ہیں۔ محترمات غدیر فاطمہ سنجیدہ اشرف کے
ن کار آمد مضامین اور عام فہم ہدایتیں ہیں۔
ب۔ وضع وضع کی ۱۵ دلآویز بیلوں کے نہایت صاف اور واضح
نہ چند عنوانات یہ ہیں۔ پتلی بیل۔ آستینوں کی بیل۔ ساری کی بیل
کے کنارے کی بیل۔ چوڑی بیل۔ انگوری بیل وغیرہ وغیرہ۔
ب ۲۔ طرح طرح کی ۸ خوبصورت گوشہ موڑی بیلوں کے دلفریب
نے۔
ب ۳۔ مختلف چیزوں کے ۱۵۔ دیدہ زیب اور خوشنما کونوں کے
ین نمونے۔
ب ۴۔ گلدستے۔ کونوں کے لئے۔ رومال کے لئے میز پوش
یہ کے غلاف کے لئے ۱۶ خوبصورت گلدستے۔
ب ۵۔ میز پوش کا مرکز۔ مبارکباد عید۔ خوبصورت مرکز نفیس
دیز وسطی۔
ب ۶۔ ۵ نفیس نمونے پھولوں کی ٹوکریوں کے۔
ب ۷۔ دوڑتا ہوا چندہ۔ تیتری دوڑتی ہوئی۔ بطخ۔ بطخوں کی
ی۔ چڑیا مع ڈالی۔ اڑتی ہوئی تیتری۔ چڑیا۔ تتلی۔ سارس۔ مور۔
خ انگور پر چڑیا۔ نامہ بر۔ چڑیا کا گھونسلہ۔ طوطا شاخ پر وغیرہ وغیرہ
نمونے۔
ب ۸۔ بلی۔ چوہا۔ گلہری۔ ہرن۔ اونٹ۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔
ب ۹۔ میز پوش کے لئے ۶ بہترین نمونے۔
ب ۱۰۔ عید مبارک۔ دستکاری کا شعر۔ گاڈبلیس۔ ہمارا گھر۔
نگ۔ نقشہ ہندوستان۔ ویل کم۔ ہندسے۔ مونوگرام کے ۱۶ نقشے۔
رف تہجی وغیرہ وغیرہ۔
ب ۱۱۔ دستی رومال۔ دستی بیگ۔ (۲ مختلف نمونے) پردا۔ دریائی
ر۔ پلنگ پوش۔ چائے دانی۔ چائے پوش۔ جمپر۔ فراک میں کشتی وغیرہ
۱۱ نمونے۔

ل ۱۲۲ بہترین نمونے خوب واضح اور دیدہ زیب مصوری اور چھپائی صاف نفیس کتابت اچھی کاغذ سفید دبیز
یمت ۱۲؎

تصانیف محترمہ ملقیس بیگم (و-ا) صاحبہ

عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہو عورت کتنی ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ کتنی ہی خوبصورت اور کتنی ہی دولتمند کیوں نہ ہو اگر گھر داری کے کام کاج اچھی طرح نہیں کر سکتی تو اس کی زندگی ہرگز کامیاب نہیں عصمت کی نامور مضمون نگار محترمہ ملقیس بیگم (و-ا) صاحبہ کی کتاب **خانہ داری کے تجربات** ہر بڑی چھوٹی لڑکیاں بھی اگر مطالعہ کریں تو سلیقہ شعار اور سگھڑ بن جائیں گی کیونکہ اس بیش بہا کتاب میں وہ مضامین ہیں جو ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت محنت اور بڑی قابلیت سے لکھے گئے ہیں فصل اول میں ان ۴۴ کھانوں کے تیار کرنے کی نہایت مکمل اور بالکل صحیح ترکیبیں ہیں جو طاقت بخش یا کسی تکلف کے رفع کرنے میں مدد دیتے ہیں یا بیماری سے اٹھ کر کمزوری کی حالت میں کھانا نہایت مفید ہے فصل دوم میں مفید صحت تواناتندرست رہنے کے بیش بہا مفید مضامین ہیں مثلاً

پانی کی احتیاط	دودھ کی احتیاط	باسی روٹی	مرچ
دودھ کا تجربہ	رات کو سوتے وقت	اصول تربیت	اچھی غذا
آرام کی ضرورت	جسم کی صفائی	ہمارا مکان	

فصل سوم میں وہ کار آمد باتیں ہیں جن کا جاننا ہر گھر دار عورت کے لئے ازحد ضروری ہے مثلاً

زیوروں سے برباد	بچوں کی تربیت	شادی بیاہ میں مہمان جانا
صنعت وحرفت	کام کی باتیں	جاڑوں کی راتیں

غرض **خانہ داری کے تجربات** کا ہر مضمون جو ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت سلیقہ اور خوبی سے لکھا گیا ہے ہر شریف عورت اور لڑکی کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ عورتوں کی زندگی میں اس کتاب سے ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے قیمت ۱۲؎

مفید نسواں خانہ داری کے تجربوں کا دوسرا حصہ جس میں تندرستی اور بیماری کے متعلق نہایت کار آمد مضامین ہیں مثلاً آنکھوں کی قدر قیمت نظر کی کمزوری کے اسباب اختلاج قلب، چیچک، مختلف قسم کے درد قبض لو لگنا، کھانسی زکام وغیرہ کے اسباب، علاج ہدایات احتیاطیں تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہیں اس کتاب میں ایک مضمون بھی ایسا نہیں جس میں سنی سنائی باتیں لکھی ہوں یا غیر معتبر کتاب سے کچھ نقل کیا گیا ہو بلکہ ہر ایک چیز ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھی ہے۔ قیمت ۸؎

جالی کا کام ہندوستان کی پرانی صنعت پر قابل قدر کتابچہ دفتر عصمت کی زنانہ دستکاری کی کتابوں کی طرح نہایت کامیاب ہے متعدد نوٹو بلاک کے نمونے بھی ہیں قیمت ۱۲؎

محترمہ حجاب اسمٰعیل کی تصانیف

نغمات موت ان دلآویز مضامین کا مجموعہ جو مصنفہ نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے اور جو اردو کے مشہور رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ یہ مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظم نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں محترمہ حجاب کے انداز بیان کی دلکشی اور انکے شاعرانہ خیالات کی نزاکت و رفعت پورے طور پر نغمات موت میں نمایاں ہے۔ قیمت ۶؎

ادب زریں محترمہ حجاب اسمٰعیل نثر میں خوب شاعری کرتی ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے لطیف مضامین ان کے بلند تخیل عبارت کی رنگینی اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین آئینہ ہوتے ہیں اس مجموعہ میں وہ مضامین ہیں جن میں سے اکثر مختلف رسائل میں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت ۸؎

ملنے کا پتہ۔ دفتر عصمت کوچہ چیلاں دہلی

ہندوستان کی نامور افسانہ نگار خواتین کے اصلاحی اخلاقی ناول و افسانے

...دِ فا ...سلہ نے دنیا کے سامنے محبت اور وفا کا جو دردناک نمونہ پیش کیا ہے شہید وفا میں پڑھئے دل لرز جائے گا آنکھیں پرنم ہو جائینگی ...اور لڑکی کی تصویر آپ کی نگاہوں کے سامنے آجائے گی۔ ہندوستان ...انہ نگار محترمہ امۃ الوحی صاحبہ کا یہ مشہور افسانہ ہے جس کے ساتھ دوسرے دلچسپ افسانے اور بھی آپ کی دلچسپی کے لئے حاضر کئے گئے ہیں ...انے بھی محترمہ موصوفہ کے نہایت موثر نتیجہ خیز بہترین افسانے ہیں ...درد اور جذبات کی سچی تصویر مرد اور عورتوں کے لئے یکساں دلچسپی ...شہید وفا" اور ان آٹھ افسانوں میں موجود ہے۔ عصمت، تہذیب، انقلاب وغیرہ نے شاندار ریویو اس کتاب پر کئے۔ ضخامت دو سو صفحے ...ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) مجلد عہ

...ی بیگم اردو کی نامور افسانہ نگار محترمہ طیبہ بیگم مرحومہ مسنز بیگم نواب خدیو جنگ بہادر کا مشہور و مقبول افسانہ ...بار داری کے عنوان سے عصمت میں جس کی چند قسطیں شائع ہو کر دھوم ...اس دلآویز اصلاحی ناول میں حیدر آباد کے ایک شریف معزز اعلیٰ ...تہ گھرانے کی بلند معاشرت دکھائی گئی ہے۔ انوری بیگم کی جو قصہ ...نا ہے بیمار اور تیمار داری اور تندرستی منگنی اور شادی کے حالات ...ی دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں تمدنی خرابیوں اور بعض پرانے ...اج کی پابندیوں کے نقصانات خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیے ...پلاٹ میں نہایت دلکشی اور طرز بیان میں بے تکلفی اور سادگی ہے ...ادی اماؤں کی زبان بھی خوب لکھی گئی ہے کہیں کہیں ظرافت کی بھی چاشنی ...ودمیں خواتین کے لکھے ہوئے ایسے بلند معاشرتی ناول بہت کم نکلے ہیں ...عائی چھپائی شدہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ چھ آنہ مجلد عہ

...ت پر قربانیاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال لڑکی کی اس وجہ سے کہ غیر کفو میں شادی کرنے سے ترکہ پدری ...ابرادری کے لڑکے سے جو لڑکی کے لئے عمر و قابلیت وغیرہ کے لحاظ ...مل نہیں اور مذاق و خیالات جدا گانہ رکھتا ہے شادی کرنے کے دردناک ...در دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے کا عبرتناک انجام۔ ہندوستان ...میں بے زبان لڑکیاں رواج اور دولت کی بھینٹ پر قربان کی جا رہی ...انعامی سلسلہ کے یہ دو بہترین درد انگیز افسانے ہیں۔ قیمت ۸ر

...ت کی پتلی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل سابق اڈیٹر شریف بی بی کا لکھا ہوا ایک سبق آموز دلچسپ قصہ جس میں ...ملف الخیال عورتوں کے حالات ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ ...عزمی اور ہمت سے عورت کس طرح بگڑا ہوا گھر بنا سکتی ہے۔ ...ت کے لالچ میں اور چھوٹی حیثیت کے لوگوں میں شادی کرنے ...کیا کیا نتائج ہوتے ہیں۔ قیمت ٦ر

چار رُخ عصمت کی مشہور انشا پرداز محترمہ انیس فاطمہ بنت ...بسوق کا لکھا ہوا ایک نتیجہ خیز افسانہ ہے جس میں چار عورتوں کی عبرت انگیز اور سبق آموز آپ بیتی ہے چاروں کہانیاں اچھی ہیں اور ان میں مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید عیسائی مشنریوں کی صحبت اور رواج کی پابندیوں کے نہایت دردناک نتائج دکھائے گئے ہیں کتاب مختصر ہے لیکن جو نتیجے اس سے نکلتے ہیں وہ نہایت اہم ہیں قیمت ۴ر

جاں باز ہندوستان کی نامور افسانہ نگار محترمہ نذر سجاد حیدر کے افسانے پلاٹ کی دلآویزی کے اعتبار ادبی حلقوں میں نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اور اس میں شک نہیں محترمہ موصوفہ ہندوستان کے بہترین افسانہ نگاروں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتی ہیں "جاں باز" محترمہ نذر سجاد حیدر کا اصلاحی معاشرتی ناول ہے جس میں ایک معزز اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے کے حالات نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں بیان کیے گئے ہیں۔ زبیدہ اپنے منگیتر کے لئے کیا کیا قربانیاں کرتی ہے۔ مسز قمر ایک کم حیثیت مغربی لڑکی کے ہاتھوں کس طرح اپنی پرمسرت زندگی کو تباہ کر کے موت کے منہ میں پہنچ جاتے ہیں خاندان حسن کا ایک سچا دوست تمام مشکلات کو کس طرح حل کرتا اور اپنے دوستوں کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں کر کے محو حیرت کر دیتا ہے یہ ایسے باب ہیں کہ آپ عش عش کریں گے۔ قیمت ۱۱ر

فیروزہ ایک دولتمند گھر یتیم و بیسہارا لڑکی کا افسانہ غم شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں جن سے معلوم ہوگا کہ کس وجہ سے ایک شریف عورت اپنے شوہر کو ایک دوسری عورت کے حوالہ کر دیتی ہے۔ لالچ بے ایمانی ہنگامی جذبات کے قابل نفرین قصے احسان فراموشی خود کشی کے کمینے حیلے اور استقلال و دور اندیشی کی فتح ایک سبق آموز افسانہ جو بتاتا ہے کہ کس طرح بڑی بڑی مشکلات کا مقابلہ کرنے پر بھی عورت اعلیٰ تعلیم سلیقہ شعاری اور معاملہ فہمی کی بدولت زندگی خوشگوار بناتی اور قومی خدمات انجام دے سکتی ہے۔ عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کلکتہ کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸ر (علاوہ محصول)

دوسرے کتب خانوں کی منتخب زنانہ کتابیں

گلہائے صدرنگ ۸	شوہر کی نصیحتیں ۲ر	نوری نامہ ۲ر	منحوس سہری ۵ر
قوس قزح ۸ر	زنانہ خطوط ۶ر	راہ جنت ۳ر	خواتین انگورہ ۱۲ر
امہات الامہ ۵	رفیق مرزا ۴ر	صنعت خانہ ۴ر	بیگمات بنگال ۶ر
لیڈی ڈاکٹر	بہشتی جوہر ۱۰ر	جمیلہ خاتون ۴ر	بیگمات کے آنسو
حلیمہ خانم ۱۲ر	صبر کی دیوی ۳ر	گھر اور گھر والی ۴ر	بیوی کی تعلیم
آداب نسواں ۵ر	بہار نامہ ۶ر	کفایت شعاری	[illegible]

دلچسپ اور مفید زنانہ کتابیں

ریختی لطیفے

دُنیا کے نامور مصنفوں شاعروں بادشاہوں شہزادیوں وغیرہ کے لطیفے جو بہت سی کتابوں سے جمع کرکے لڑکیوں اور عورتوں کے لئے مشہور اہل قلم خواتین نے منتخب کئے ہیں۔ مولانا رازق الخیری ایڈیٹر عصمت وبنات اس کتاب کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان میں جہاں نام کو بھی ایسا لطیفہ نہیں جو دائرہ تہذیب سے باہر ہو اور لغویات خرافات وفضولیات سے تعرا ہوا وہاں کوئی لطیفہ فرضی یا گھڑا ہوا نہیں ہر لطیفہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے جو بذلہ سنجی اور حاضر جوابی کا عمدہ نمونہ ہے۔ ان لطیفوں سے جہاں دل بہلے گا ہنسی آئے گی۔ دل میں اُمنگ و جوش پیدا ہوگا اور طبیعت بھی جلا پائی وہاں معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔ قیمت ۸ر

ہنسی کی باتیں

عامیانہ اور بازاری لطیفے نہیں جو پھکڑ پن سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان کے معزز گھرانوں کی محترم خواتین کے نئے نئے طبع زاد مہذب لطیفے ہیں جنھیں پڑھکر سنجیدہ انسان بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکے لطف یہ ہے کہ دائرہ تہذیب سے گرا ہوا کوئی لطیفہ نہیں۔ مہذب ظرافت کی یہ بہترین کتاب ہے عورتوں اور مردوں، بڑوں اور بچوں سب کو پسند ہے۔ قیمت ۸ر

عقل کی باتیں

بڑے بڑے پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں شاعروں ادیبوں اور فلاسفروں کے ۵۰۰ اقوال جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں جن میں ہنسی خوشی کامیابی سے زندگی گذارنے کا راز ہے جن میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیاں سلجھانے کا حل ہے جو دل بہلانے غم غلط کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ان بیش بہا مشوروں کو سوچنے اور ان پر غور کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور انسان زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ بہت محنت سے تیار کی گئی۔ قیمت ۸ر

خواتین اندلس

اندلس یعنی اسپین میں مسلمانوں نے ۸۰۰ سال تک جس شان سے حکومت کی ہے تاریخ سنہری الفاظ میں ہمیشہ اس کا ذکر کرے گی مسلمانوں کے زمانہ میں سرزمین اندلس نے ایسی ایسی باکمال خواتین پیدا کی تھیں جنھوں نے علوم وفنون کے دریا بہا دیئے تھے۔ محترمہ مہر النساء صاحبہ نے بہت سی کتابوں سے بڑی تلاش وجستجو اور بڑی محنت وجانکاہی سے ان خواتین کے حالات اخذ کر کے نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں طبقہ نسواں کیسی کیسی اعلیٰ پایہ کی شاعرہ ادیب، مصور، بذلہ سنج، لطیفہ گو، حاضر جواب رکھتا تھا۔ طرز بیان بہت دلچسپ ہے تاریخ میں افسانہ کا لطف ہے قیمت ۶ر

پردہ وتعلیم

اس نوعیت کی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ تعلیم نسواں کی طرف سے غفلت کرنے سے مسلمانوں کو کیا شدید قومی نقصان پہنچ چکا ہے اور اب ان کی ترقی وبہتری کی کیا صورت ہے اس کتاب میں ہر مذہب کی عورتوں کا مقابلہ کر کے پردہ پر قرآن وحدیث کی رُو سے اسلامی بلکہ سیاسی ومعاشرتی نقطۂ نظر سے بھی بحث کی گئی ہے مشہور افسانہ نگار محترمہ ایس آر کرانیہ مصنفہ نیرنگ لکھتی ہیں اس موضوع پر اس سے بہتر کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گذری۔ قیمت ۱۲ر

بچوں کی تربیت

اگر آپ کے گھر میں ننھے ننھے بچے ہیں تو ضرور یہ کتاب منگا لیجئے کیونکہ بچوں کی پرورش اور تربیت پر اس قدر آسان پیرایہ میں ایسی مفید کتاب اُردو میں آج تک شائع نہیں ہوئی دہلی کے شریف گھرانوں میں بچوں کی پرورش میں جن جن باتوں کا خیال کیا جاتا تھا آج جن بیماریوں پر افسرنیاں خرچ کی جاتی ہیں اور اس وقت جن میں کام ہو جاتا تھا وہ سب اس میں جمع کی گئی ہیں۔ پھر سائنس اور حفظان صحت کے اصولوں پر لکھی گئی ہے اور ذاتی تجربے بیان کئے گئے ہیں از مولانا عبدالغفار الخیری سابق پروفیسر انگلش یونیورسٹی بیروت قیمت ۱۰

تندرستی ہزار نعمت

عصمت کی مایہ ناز نگار محترمہ زہرہ بیگم فیضی بمبئی کے نایاب مضامین جن میں صحت قائم رکھنے کے چند اصول بڑی خوبی سے بیان فرماتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سیاحت امریکہ اور یورپ بھی تحریر فرماتے ہیں آنکھیں آنکھوں کا تعلق اعضا سے وانت صاف کرنے، پینے کا پانی، غذا، نیند، کتاب کے اہم عنوانات ہیں

دوسرے کتب خانوں کی منتخب زنانہ کتابیں

ثروت ذہن	سیرۃ کبریٰ	بیگمات علم	نصیحت کا
انجام زندگی	صوابیات	مضامین	پتھر سے
آئین نسواں	فطرت نسوانی	زنانہ تحصیل	اسلام اور
تعلیم خانہ داری	گہوارہ تمدن	ہدیہ نسواں	مراۃ الـ
بچی کی اُستانی	مشاہیر نسواں	تاج آرائش	بنات،
گھر داری کی تربیت	حلیمہ	خدمات خلق	توبۃ الـ
گلبدن بیگم	عالم خیال	فغان اشرف	خانہ
کامل داعی	دختران خمشیر	جہاں آرا بیگم	اسدیا
شمیم	انشائے نسواں	نیرنگ	اقبال
سیرۃ عائشہ صدیقہ	پردہ	ملکہ کی گمگشتہ	حسن

ینکڑوں روپیہ کی بچت اور ہزاروں روپیہ کا منافع

ہر عورت خوش حال رہ سکتی ہے

تمام ملک کو شکر گذار رہنا چاہیئے کہ مولوی عبدالرحیم صاحب چیف کیمسٹ ودارکا کی اہلیہ محترمہ جناب الحفیظ صاحبہ کا جنھوں نے اپنی ہندوستانی بہنوں کی مفلسی اور ناداری دور کرنے کے لئے اپنے شوہر کی مدد سے بار بار تجربہ کرنے میں ار روپیہ خرچ کر کے تین سال کی شبانہ روز محنت کے بعد مختلف قسم کی چیزیں بنانے کے صحیح نسخے تحریر فرما کر کتاب

صنعت و حرفت

تیار کر دی۔ یہ وہی بیش بہا کتاب ہے جس کے بعض مضامین ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء کے عصمت میں شائع ہوئے تھے کہ سارے ملک میں دھوم مچ گئی اور ملک کے ہر حصہ سے ان مضامین کی اشاعت پر شکریہ کے خطوط موصول ۔ سینکڑوں خواتین نے ان مضامین کے نسخوں کو آزمایا۔ اور بالکل صحیح پایا۔ اور مصنفہ کی محنت اور ایثار کی داد دی۔ آخر اڈیٹر عصمت کی فرمائش سے ایک ایک چیز کا تجربہ کر کے ایک ضخیم کتاب تیار فرما دی۔ جس میں خواتین ہند کو بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پیمانے پر تجارت کرنے زمرہ کی ضروریات سے ہر ماہ ایک معقول رقم پس انداز کرنے کے بے بہا مشورے دئے ہیں جس میں ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے نہایت آزمودہ نسخے نہایت احتیاط سے درج کیے گئے ہیں مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی فہرست دی جاتی ہے۔

صابن		مختلف قسم کی سیاہیاں بنانے کے نسخے		
صابن	ملبی صابن	مختلف سیاہیاں	بلو بلیک سیاہی	سرخ روشنائی نمبر ۲
آسان نسخہ	کاربالک ایسڈ سوپ	سیاہ روشنائی	دیگر	سرخ روشنائی کی ٹکیہ
صابن بنانا	نیم کا صابن	کاجل	نقل پذیر سیاہی	ان مٹ سیاہی
کا صابن	ڈاڑھی مونڈنے کا صابن	سیاہی کا عمدہ نسخہ	نیلی سیاہی کی ٹکیہ	کپڑے پر نشان کرنے والی سیاہی
ٹ باتھ سوپ	سفوف	دیسی سیاہی	سرخ روشنائی	نظر نہ آنے والی سیاہی

اسی طرح لکڑی کے سامان کے لئے رنگ و روغن دانتوں کے لئے منجن کریم اور چہرہ کے پاؤڈر۔ ویسلین۔ غازہ حسن یا میڈ۔ تیل اور روغن خضاب مختلف اشیاء کو جوڑنے کے مصالحے سمنٹ وغیرہ بوٹ فوز کریم۔ اور پالش۔ شربت سازی۔ یا۔ لاکھ کی تجارت۔ ربڑ اور مکھن کی تجارت۔ اچار۔ چٹنیاں۔ مربے وغیرہ۔ خوشبودار۔ تمباکو خوردنی۔ تیزاب۔ عطریات۔ ارواح۔ ایسنس۔ نیل اور چاک اور بتیاں۔ کافور۔ ارنڈی کا تیل۔ نشاستہ آئس کریم۔ شیشے بنانا۔ آتش بازی بنانا وغیرہ وغیرہ ۳۴ باب ہیں اور ہر باب میں ایک ایک چیز کے ت قسم کے آٹھ آٹھ دس دس بلکہ پندرہ پندرہ نسخے ہیں اور آزمودہ۔ بازاری کتابوں کی طرح کوئی نسخہ نہ شناسا یا درج ہے۔ نہ محض اندازہ سے لکھا ہے نہ کسی کتاب سے نقل یا ترجمہ کیا گیا ہے بلکہ خاص طور پر اس کتاب کے لئے زرکثیر خرچ کر کے ایک ایک نسخہ تجربہ کرنے کے بعد بہت احتیاط سے بند کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اس قدر صحیح اور مستند اور اتنی مفید اور کارآمد کتاب آج تک نہیں چھپی کتاب **صنعت و حرفت** نادار و کم استطاعت عورتوں کی مالی پریشانیاں ختم کر دے گی اور وہ گھر بیٹھے عزت و خودداری کے ساتھ زرکثیر کما سکیں گی۔ خوش حال بیبیاں ب **صنعت و حرفت** کی موجودگی میں ہر ماہ ایک معقول رقم جمع کر سکیں گی۔ دولتمند خواتین بیواؤں اور محتاجوں میں یہ کتاب تقسیم کر کے نقد روپیہ سے امداد میں انھیں بہت زیادہ فائدہ پہنچا سکتی ہیں کتاب اس پایہ کی ہے کہ اس کی قیمت دس روپیہ بھی رکھی جاتی تو کم تھی۔ مگر اس لئے کہ ہر شخص فائدہ اٹھا سکے صرف **دو روپیہ** قیمت رکھی گئی ہے علاوہ محصول ڈاک۔ مجلد ۲/۸ سوا دو روپیہ

ا. بنت حاجی عبداللہ صاحب سوداگر اعظم پورہ چادر گھاٹ لکھتی ہیں:۔ میں نے صنعت و حرفت کے متعلق بہت سے رسالے اور کتابیں دیکھیں مگر ب صنعت و حرفت جیسی مکمل اور آسان کتاب اور آزمودہ نسخے کسی کتاب میں نہیں اس کتاب کی جتنی تعریف کروں کم ہے جو ہر بہن کو اپنے پاس رکھنی ہے۔ مجھے توی امید ہے بہت سی بہنیں اس سے فائدہ اٹھا رہی ہوں گی۔

اہلیہ مولوی محمد عزیز الدین صاحب دواخانہ معین الصحت۔ جدید قطبی گوڑہ حیدرآباد لکھتی ہیں:۔ " رسالہ عصمت میں آپ کے صابن بنانے کے نسخے کر میں نے آزمائے اور اچھے ثابت ہوئے۔ اس بنا پر میں نے آپ کی کتاب **صنعت و حرفت** منگائی بہت سے نسخے تیار کر کے دیکھے۔ فضل خدا تمام کے تمام ٹھیک اترے۔ اس عظیم احسان کا میری جانب سے پُر خلوص دل سے ہدیہ تشکر قبول فرمائیے۔ میری تو رائے یہ ہے کہ ہر

بچوں اور بچیوں کے لئے کتابیں

مزیدار کہانیاں چھوٹے بچوں کے مطلب کی انھیں کی زبان میں لکھی ہوئی نہایت دلچسپ کہانیاں ہیں اور جناب سید ابوتمیم صاحب نے لکھی ہیں دلی کی زبان اور پھر سید صاحب کا طرز بیان ایک بھی کہانی ایسی نہیں کہ بغیر ختم کئے بچے چھوڑ سکیں اول تو کہانیوں کی دلچسپی اور عمدہ عمدہ تصویریں بچے خوش ہو جائیں گے۔ قیمت ۵ر

جاپانی کہانیاں ہاتھیکو مسٹر خلی صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ جاپان میں کئی سال رہیں انھوں نے بچوں کے مطلب کی نہایت عمدہ عمدہ سبق آموز کہانیاں جمع کیں اور بڑی قابلیت سے اردو میں لکھیں چند کہانیوں کے عنوان یہ ہیں۔ چڑے چڑیا کی کہانی، پھول کھلانے والا بڈھا، انگل کے برابر بچہ، عجیب شنشنا، کیکڑا اور مگر، بچوں کا باغ، شنشتو کو اور وغیرہ جاپانی بچوں کی یہ بہترین ۱۲ کہانیاں ہیں جن سے بچے بہادر، بلند ہمت، محنتی جفاکش ہوتے ہیں ہر کہانی کے ساتھ کئی کئی عمدہ تصویریں ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

بچوں کی دنیا ملک روس کے مشہور مصنف ٹالسٹائی کی کتابیں مرد، عورت، بچے سب پسند کرتے ہیں، ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی تھیں ان میں سے ۵ بہترین کہانیوں کا ترجمہ بچوں ہی کی زبان میں کیا گیا ہے دلچسپ ہونے کے علاوہ بچوں میں ان کہانیوں سے نیکی، محبت، بہادری، حب الوطنی ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں قیمت ۸

بالشتیوں کی دنیا یعنی مختصر دنیا، ایک انگریز سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتیے اسے دیو سمجھنے لگے سیاح کبھی درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا کبھی سینکڑوں بالشتیوں کا کھانا ایک لقمہ میں ختم کر دیتا، بہت آسان زبان میں اس دلچسپ کہانی کا ترجمہ کیا گیا ہے بچے اور بچیاں مزے لے لیکر پڑھتی ہیں ۵ر

زنانہ نظموں کے دو مجموعے

آئینہ جمال یعنی دور حاضرہ کی نامور شاعرہ محترمہ بلقیس جمال صاحبہ کی ۴۰ نظمیں نہایت دلآویز اور اخلاق آموز اسلام کے دور اولین کے سبق آموز منظوم واقعات، درد قومی کی تڑپ، مناظر قدرت کی مصوری، جذبات نسوانی کی صحیح ترجمانی، موسیقی کی لطافت، کیا خوبی ہے جو آئینہ جمال میں نہیں، خوف خدا، پاس مذہب، حب وطنی، ایثار ہمت، بہادری کے جذبات اس کے مطالعہ سے پیدا ہوتے ہیں، قومی ملی، اخلاقی، تاریخی نیچرل نظموں کا یہ دلآویز مجموعہ ہے اور عورتوں میں خوب مقبول ہے یہ نظمیں چار حصوں میں منقسم ہیں۔ (۱) جذبات پریشان (۲) جبروت اسلام (۳) ترانہ ہائے ملیہ (۴) گل خانہ فطرت ہر حصہ میں دس نظمیں ہیں۔ اخبارات نے شاندار ریویو کئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

شمع خاموش اردو کی مشہور شاعرہ نجمہ بیگم لکھنوی کی درد انگیز اور موثر نظموں کا مجموعہ مولانا رازق الخیری ایڈیٹر عصمت بنات نے دیباچہ لکھکر مرتب کیا ہے۔ یہ نظمیں ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کا صحیح ترین فوٹو ہیں۔ اور رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں ہر ہر شعر درد سے لبریز ہے پڑھکر آنسو نکل آتے ہیں کسی خاتون کے کلام کا ایسا درد انگیز مجموعہ اب تک نہیں چھپا۔ زبان آسان اور عام فہم ۶۰ صفحے ۶ر

آئینہ موٹر موٹر کے متعلق اردو میں کئی کتابیں شائع ہوئی تھیں مگر وہ سب ملکر آئینہ موٹر کا پاسنگ بھی نہیں ہیں اس کتاب میں سب سے پہلے موٹر انجن کے ہر حصہ کے اصول سلیس اور عام فہم عبارت میں سمجھائے گئے ہیں اور ہر مضمون کے علیحدہ باب مقرر کیے گئے ہیں اس کتاب میں موٹر کے ہر پرزے کے متعلق تمام ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں جن سے ہر پرزے کو کھول کر باسانی ہر شخص فٹ کر سکتا ہے۔ ڈرائیور علی العموم صرف گاڑی چلانی جانتے ہیں۔ چلتے چلتے موٹر بگڑ جائے تو صحیح اصولوں پر مرمت نہیں کرتے اور پھر بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے لیکن اس کتاب کی مدد سے ہر پرزہ کے متعلق مالک موٹر کو کافی واقفیت ہو جاتی ہے، وہ انجن کی آواز سے معلوم کر لیتا ہے کہ اس کی موٹر کس حالت میں ہے ڈرائیور اور ورکشاپ کی پریشانیوں کی نوبت نہیں آتی اور بہت سا روپیہ ضائع ہونے سے محفوظ ہوتا ہے ہر باب کے بعد اس کتاب میں سوال جواب کی صورت میں نفس مضمون ذہن نشین کر دیا گیا ہے اس کے اسباب تحریر کیے گئے ہیں جن سے ہر نقص باسانی دور کیا جا سکتا ہے پھر موٹر چلانے کے اصول بھی درج کیے گئے ہیں آخر میں تمام مروجہ اصطلاحیں اور ان کی مفصل تشریح موٹر کے پرزوں کی بے شمار تصاویر دی گئی ہیں یہ کتاب درجنوں جرمنی انگریزی کتابوں کا نچوڑ ہے ایک ماہر فن کی جس نے جرمنی میں یہی کام سیکھا ہے برسوں کی محنت ہے۔ قیمت ۸ر

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی چند تصانیف

آمنہ کا لال عہ	جوہرِ عصمت ۱۲ر	شامِ زندگی عہ	انگوٹھی کا راز ۶ر
الزہرا ۱۲ر	طوفانِ اشک ۱۲ر	صبحِ زندگی ۱۲ر	منظرِ طرابلس ۵ر
وداعِ خاتون ۵ر	ولایتی نمی ۶ر	دو زندگی ۱۲ر	سیلابِ اشک
چمنستانِ مغرب عہ	منازل السائرہ	محبوبۂ خداوند ۱۲ر	نانی عشو ۱۰ر
شبِ زندگی	دو حصے عہ	طوفانِ حیات عہ	سودائے نقدہ
نسوانی زندگی ۸ر	امین کا دم واپسیں ۲ر	تمغۂ شیطانی ۱۲ر	بنت الوقت ۸ر
حیاتِ صالحہ ۱۲ر	ویڈیا کی سرگزشت ۲ر	یاسمینِ شام ۱۲ر	بچہ کا کرتہ ۴ر
جوہرِ قدامت	بہارِ عالم ۴ر	غدر کی ماری	شہنشاہ کا فیصلہ
موذدہ ۸ر	سرابِ مغرب ۸ر	شہزادیاں ۱۲ر	فسانۂ سعید ۸ر
ستونتی ۸ر	سات روحوں کے	قلبِ حزیں ۸ر	شہیدِ مغرب عہ
وداعِ ظفر ۱۲ر	اعمالنامے ۸ر	تیغِ کمال ۱۲ر	دربارِ ... ۸ر
گلدستۂ عید ۸ر	سیدہ کا لال ۱۲ر	گرفتارِ قفس ۴ر	اندلس کی شہزادی
سعداوِ قفس ۱۰ر	آمنہ کا لال عہ	قرآنی قصے عہ	بزمِ رفتگاں ۱۰ر
تفسیرِ عصمت ۵ر	آفتاب کی ٹائیں ۱۲ر	عروسِ مشرق ۱۰ر	...
منازلِ ترقی ۴ر	عروسِ کربلا	گردابِ حیات عہ	سیاحتِ ہند عہ
شاہدۂ اشعار ۱۲ر	نالۂ زار ۱۲ر	[illegible]	[illegible]

مضامین حضرت علامہ راشد الخیری رح کے مجموعوں کا سٹ دوسرا

انتظار شدید کے بعد کتابیں موصول ہوئیں دیکھ کر دل بے حد خوش ہوا۔ ہر ایک کتاب کو ایک ایک سے بڑھ چڑھ کر پایا۔ مجھے الفاظ نہیں ملتے کہ مولانا مرحوم (خدا ان کو بہشت بریں کا آرام نصیب کرے) کی تعریف کروں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ تعریف بھی کیا کی جائے۔ کیونکہ کتابوں کی ہر ہر سطر مرحوم کی مدح خوانی میں مصروف ہے۔ گویا لفظ لفظ میں موتی پروئے ہیں۔ اور ہر کتاب سے ایک بڑا سبق حاصل ہوتا ہے۔ افسوس کہ ایسے جلیل القدر انسان اور عورتوں کے سچے رہنما کا سایہ ہم لوگوں کے سر سے اٹھ گیا۔ ہم لوگ اپنی بدقسمتی پر جتنا بھی افسوس کریں کم ہے۔ خدا ہم لوگوں کو ان کی نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ تعجب ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ علامہ مرحوم کی یاد آپ کے دل کو تڑپا رہی ہے۔ اتنا بڑا کام کیسے انجام دیا۔ بہر حال دعا ہے کہ خدا آپ کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور آپ کی ہمت میں اور ترقی دے تاکہ مرحوم کا نام دنیا میں اور روشن کریں۔ آمین۔

رضیہ خاتون بنت خانصاحب مولوی سید فضل حسین عفی عنہ

دوسرا سٹ مجموعوں کا موصول ہوا۔ بہترین چیزیں ہیں۔ کتابوں کے ایک ایک لفظ سے مولانا مرحوم کی نسوان سے محبت کی بو آتی ہے۔ بدقسمت ہیں خواتین ہند جن کے سر سے ایسا متبرک سایہ اٹھ گیا زمانہ کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اب فرقہ نسواں کو ایسا محسن نہ ملے گا۔ اب ہماری محبت یہ کام آسکتی ہے کہ سب بہنیں مل کر ان کے ڈالے ہوئے گلشن کی بنیاد کو پختہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنے حتی الامکان مدد کریں۔

مسز حمید لکھنوی از نان پارہ

کتابوں کا مجموعہ وصول ہوا۔ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا آپ کی محنت کی داد بے ساختہ دینی پڑی۔ واقعی آپ نے گویا موتیوں کو جمع کر کے ہار بنایا ہے جس کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوتی ہے۔ خداوند کریم آپ کو دن دونی رات چوگنی خوشیاں نصیب کرے اور آپ کو علامہ جنت نصیب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

سالعہ خاتون خریدار نمبر ۱۸۱۴

کتابوں کا دوسرا سٹ پڑھا۔ ایک ایک کتاب اس قابل ہے کہ سنہری حرفوں سے لکھی جائے۔ اور ہم لوگوں کے لئے تو یہ جوہر بے بہا ہیں۔ آہ اب کون ہے جو ہماری ایسی ہمدردی کرے گا۔ کون ہم لوگوں کی حالت زار پر آنسو بہائے گا۔ آہ جب تک دم میں دم ہے محسن اعظم کی یاد میں آنکھیں پر نم اور دل چاک رہیگا۔ خداوند کریم آپ لوگوں کو صبر دے آمین اور ساتھ ہی ہم سب کو بھی صبر دے۔ آمین۔ افسوس کہ میں جلد خط نہ لکھ سکی۔

خریدار نمبر ۴۶۹۔ رنگون

جسے مسلمان لڑکیوں کیلئے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے سنہ ۱۹۲۶ء میں جاری کیا جو نہایت پابندی وقت سے ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

دسواں سال	بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۳۷ء	جلد ۲۰ نمبر ۲

مضمون نگاری کے قواعد

بناتی بہنیں مضامین بھیجتے وقت ان باتوں کا پورا خیال رکھیں تو ان کی محنت ضائع نہ ہو

مضامین مختصر ہوں بڑے بڑے مضمونوں سے طبیعت اکتا جاتی ہے اس کے علاوہ شائع بھی بہت دنوں میں ہوتے ہیں۔

مضمون کسی نہ کسی پہلو سے مفید ہونا ضروری ہے خواہ مخواہ کی باتیں اور طویل عبارت ہمیں ناپسند ہے۔

قصے کہانیاں اور ڈرامے مختصر اور سبق آموز ہونے چاہئیں جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا یا جن سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا وہ شائع نہیں کئے جاتے۔

تفریحی مضامین بشرطیکہ وہ اچھے ہوں پاکیزہ مذاق کے اور کم عمر لڑکیاں بھی سمجھ سکیں خوشی سے شائع کئے جاتے ہیں۔

مذہبی تاریخی جغرافیائی اور ایسے مضامین جن سے معلومات بڑھیں خاص طور پر بھیجنے چاہئیں۔

اخلاقی، تاریخی دلچسپ نظمیں بنات کے لئے پسندیدگی سے قبول ہوں گی۔

ہر مضمون کی زبان آسان ہونی لازمی ہے مشکل لفظوں اور ٹھیٹھ محاوروں کو بچیاں نہیں سمجھ سکتیں۔

مضمون صاف کر کے موٹے سفید کاغذ کے ایک ہی رخ پر کھلا کھلا لکھا جائے تاکہ پڑھنے اور مناسب تصحیح کرنے میں آسانی ہو

ہر مضمون کے آخر میں اپنا پورا نام اور مکمل پتہ لکھنا ہرگز نہ بھولئے۔

ایڈیٹر

بنات کے دس سال کے پرچے

(کاغذ معمولی رف بے تصویر)

سنہ ۲۷ء۔ صرف پہلا پرچہ۔ قیمت آٹھ آنے (۸/)

سنہ ۲۸ء سے سنہ ۳۶ء تک ہر سال کے پورے پرچے قیمت ۶/ دس ماہ کے پرچے قیمت (۵/) رسول نمبر سنہ ۲۹ء سے سنہ ۳۱ء تک یا افسانہ نمبر سنہ ۳۴ء سے سنہ ۳۵ء تک قیمت فی پرچہ (۸/)

منیجر

باہتمام ابوامین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت سے شائع ہوا

نصیرہ بیگم کی لوری اور میں

بانیٔ بنات حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کا یہ مضمون مضامین کے ایک مجموعہ نشیب و فراز سے جو گذشتہ سہ ماہی میں شائع ہوا ہے نقل کیا جاتا ہے یہ مضمون سب سے پہلے رسالہ عصمت میں آج سے اٹھائیس برس قبل شائع ہوا تھا۔

ایڈیٹر

رات کو کوئی تین بجے ہوں گے میں بے خبر پڑی سوتی تھی چوہوں نے خبر نہیں کوٹھری میں کیا چیز پھینکی کہ دھماکے سے میری آنکھ کھل گئی، دیکھتی کیا ہوں نصیرہ بیگم گود کے بچے کو لئے ٹہل رہی ہیں، اور لوری دے رہی ہیں۔ رات کا وقت، پچھلا پہر، چاروں طرف سناٹا، میرا دھیان بھی ان میں جا پڑا۔ لوری تو وہ بچے کو دے رہی تھیں، مگر ایک ایک حرف جوان کے منہ سے نکل رہا تھا میرے کلیجہ میں گڑ رہا تھا۔ برس دن کی بیاہی دو مہینہ کا بچہ۔ مجھ سے پوچھو تو نصیرہ نگوڑی خود ہی بچہ تھی۔ خدا کی شان تھی کہ بچے کی ماں بن گئی، ورنہ اس سے بڑی بڑی عمر والیاں کواری بیٹھی ہیں۔ مجھے اس وقت خدا کی قدرت یاد آ رہی تھی، کہ بی نصیرہ میرے سامنے پیدا ہوئیں پلیں، بڑہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بچی سے بچے والی ہوگئیں۔ اس کا کوارتپہ، ہٹیں، اور ضدیں، ایڑیاں ٹھنیاں سب میری آنکھ کے سامنے تھیں منجھلی بھابی جان کے ہاں چھ بچے جا کر یہ بچی بچی تھی۔ اللہ بخشے ہر وقت اس کا منہ دیکھتے گذرتی تھی کیسی اللہ آمین اور منتوں مرادوں سے پالا ہے، کہ بعض دفعہ آئے گئے تک نام رکھتے تھے، مگر ان کا عشق کم نہ ہوتا تھا۔ آج وہی بی نصیرہ کڑکڑاتے جاڑے میں تین بجے رات کے اس چینچلے کو کندھے سے لگائے ٹہل رہی تھیں، اور لوری دے رہی تھیں۔ اللہ رکھے میاں، ساس، نندیں سارا گھر پڑا سوتا تھا۔ مگر کس کی بکری کون ڈالے دانہ گھاس۔ کسے پڑی تھی کہ اس جاڑے پالے میں اپنی نیند غارت کرتا اور نصیرہ بیگم کا ہاتھ بٹاتا۔ اور ان کے لال کو بہلاتا۔ نگوڑی کم بخت کو لوری دینی تو خاک آتی تھی، مگر خبر نہیں کب کی سنی سنائی کان میں پڑی ہوئی ہوگی۔ جو زبان سے نکل رہی تھی جس وقت اس نے یہ لفظ کہے ہیں

سو میرے بھولے۔ سو میرے بالے

اس وقت میرے دل پر بہت ہی چوٹ لگی۔ اور مجھے خیال آیا کہ یہ دہاڑے کی سونے والی جو آپ ہمیشہ گھوڑے بیچ کر سوتی، آج اس ننھی سی جان کو سلانے کے لئے اپنی نیند حرام کر رہی ہے، اور اس کی کیسی کیسی خوشامدیں کر رہی ہے، جب اس جگہ پہونچی ہے

جاہی پڑوگے دنیا کے دھندے کت پالنا کت نیند

اس وقت بی نصیرہ اس کا پورا ثبوت تھیں۔ دنیا کے دھندوں نے وہ بے فکری کی نیند، پالنا، اور جھولا سب چھٹا دیا۔

بچہ سو گیا نصیرہ بیگم لیٹ گئیں، مگر اس وقت میرے سامنے ایک عجیب سماں تھا میں نے سوچا کہ اس غریب کو دنیا میں داخل ہوئے، ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے۔ مگر اس کی ذمہ داریاں کیسی مشکل اور اسکے فرائض کس قدر دشوار ہیں۔ سچ پوچھو تو عیش و آرام کا زمانہ تو میکے ہی کے دن تھے۔ جو بیت گئے۔ اب تو مصیبت بھری دنیا سامنے ہے۔ لڑکی جس وقت میکے سے روانہ ہو کر سسرال پہونچی اس وقت بیٹی جیسی رہی اس کا دل جانتا ہوگا یا ماں باپ۔ یوں تو بیٹی کیسی ہی کام چور، نکمی خود غرض زبان درازکیوں نہ ہو اپنی اولاد ہے۔ مامتا کے مارے جدائی کا رنج کریں ہی گے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جس دن اس نئے رشتے میں داخل ہوئی یعنی بہو بنی اس دن تک پرانا رشتہ کیسا بنا رہا۔ یعنی بیٹی کیسی رہی۔ میکے والوں پر کیسا اثر چھوڑ کر گئی۔ ماصرف مامتا ہی کو رو رہی ہے یا اس میں اپنا آرام بھی شامل ہے، عزیز اقارب صرف جدائی ہی سے مغموم ہیں، یا اس کی بھلی باتیں بھی یاد کر رہے ہیں۔ رنج تو جانور کے بچے کی بھی جدائی کا جس کو محنت سے پالتے ہیں کچھ نہ کچھ ہوتا ہی ہے۔ سچ مچ کی بیٹی وہ ہے کہ کنوارپنے میں ماکو خانہ داری کے کاموں میں اتنی مدد دے کہ گویا وہ سارا گھر آپ ہی سنبھال رہی ہے۔ کیونکہ ماکو چھوٹے بچوں کی پرورش ایک ایسا مشکل اور ذمہ داری کا کام انجام دینا ہے، کہ اگر اس کو کافی وقت ان فرائض کے ادا کرنے کا نہ ملا تو خاندان کو سخت نقصان پہونچے گا کنواری بیٹی کو صرف خانہ داری ہی میں مدد دینے کی ضرورت نہیں بلکہ بہن بھائیوں کی پرورش میں ماکا ہاتھ بٹانا ہے۔ بعض ماؤں کو اس وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے جب ادھر تو دودھ پیتے بچے کو بہلانا ہوتا ہے، ادھر دوسرا اس سے ذرا بڑا رونا شروع کرتا ہے۔ یہ بڑی بیٹی کا کام ہے۔ کہ ماکی اس تکلیف کو رفع کرے۔ اور ایک

ے کو آپ بہلائے۔ اسی طرح اور بہت سے کام ہیں۔ مختصر یہ کہ بیٹیوں کو کوارپنے میں گھر کا اس طرح کام کرنا چاہئے کہ
یکھنے والے یہ نتیجہ نکالیں کہ اس کے جانے پر گھر کا سارا کام چوپٹ ہوجائے گا۔

یہ تو اپنے گھر کی کیفیت رہی، اب عزیزوں، پڑوسیوں، غیروں کے ساتھ کا برتاؤ ہے، کچھ نہ ہو تو اتنا تو ہو کہ
صت ہوجانے پر جب کبھی ذکر آجائے تو ان لوگوں کی آنکھ سے آنسو اور دل سے ٹھنڈا سانس نہیں تو زبان سے
اتنا نکل جائے کہ بیٹی ہو تو اس جیسی، جب بولی میٹھی زبان سے، اور جب ملی ٹھنڈے دل سے۔

اندھے دھندوں کی خدمت، لنگڑے لولوں کا کام، بیمار اپاہجوں سے اچھا سلوک، اپنوں سے محبت،
یروں سے یگانگت، غرض کچھ ایسی یادگار چھوڑ جائے کہ کہنے کو ایک ماں کی بیٹی ہو مگر کنبہ بھر کی بیٹی سمجھی جائے۔

اتنا تو میں ضرور سمجھ گئی کہ نصیرہ کو مامتا کی کیفیت اس وقت معلوم ہوئی ہوگی کہ کس مصیبت سے بچے
پلتے ہیں۔ کیونکہ ماں کی قدر اسی وقت ہوسکتی ہے کہ لڑکی خود ماں بنے۔ دو بالشت کے بچے کو گز بھر کا کرنے میں
کیا کیا آفتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ اور کیسی کیسی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کو تو وہی خوب سمجھ سکتا ہے،
جس پر آپ گذرے، ایسی مشکل اور ایسی دقت سے جب یہ پل پلا کر کسی قابل ہوں اور ماں باپ کے سامنے
کڑاک کر بولیں تو والدین کا دل کیا کہتا ہوگا۔ جس وقت منجھلی بھابی جان بی نصیرہ کے پیچھے پیچھے کھانا لئے
پھرتی تھیں اور یہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتی تھی، وہ دن مجھ کو اس وقت یاد آرہے تھے، اب بی نصیرہ سمجھی ہوں گی
کہ وہ کیا دل تھا جو میری جھڑکیاں۔ اور گھرکیاں سنتا تھا۔ اور پھر بھی پروا نہ تھی،

ان تمام باتوں پر غور کرتے کرتے مجھے خیال آیا کہ بیٹیوں سے زیادہ بدنصیب کون ہوگا۔ میکے میں
رہیں تو اس طرح کہ اماں باوا کی دُر دُر پھٹ پھٹ، بہن بھائیوں کے کوسنے فضیحتیاں، سسرال پہنچیں تو میاں
کی خدمت، ساس نندوں کی طعن تشنیع اور پھر بچوں کا پالنا۔ غرض ساری عمر میں چین کا زمانہ کوئی بھی نہیں۔
اطمینان کے دن اگر ہیں تو کوارپنے ہی کے مگر وہاں بھی بیٹوں کے مقابلے میں ان بچاری ننھروں کو کون دیکھتا ہے
آنکھ جب پڑے گی چہکتے ہوئے لالوں پر یا باپ کی خدمت کی تو اس کا معاوضہ یہ ملا۔ بیاہی بیٹی پرسن داخل، میاں
کی اطاعت فرماں برداری کی تو یہ سنا کہ تم نے اپنا فرض ادا کیا۔ بچوں پر جان قربان کی تو جب تک وہ محتاج
رہے۔ اس وقت تک تو وہ چپکے رہے اور جب کسی لائق ہوئے تو شیر کی طرح غرا کر آئے۔ غرض جو سودا کیا

وہ لوٹے کا، اور جو خدمت کی وہ گھاٹے کی۔ باوجود اس کے یہ توقع ہے کہ شاید منصف مزاج مردوں کو ہم پر رحم آئے اور وہ دیکھیں کہ آخر ہم بھی انسان ہیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا ہم سے مقابلہ کریں۔ ہم اس واسطے پیدا نہیں ہوئے کہ عمر بھر پاپڑ بیلیں اور نتیجہ یہ ملے کہ دنیا بھر میں بدنام اور بے وقوف مشہور رہوں۔ ہمیں خدمت سے انکار نہیں محنت سے جی نہیں چرانے۔ غرض صرف اتنی ہے کہ منصف مزاج مرد خواہ مخواہ کے چھدے نہ ڈھونڈھیں۔ اور اس وجہ سے کہ فلاں شخص کا یہ مقولہ ہے کہ ہم کو بدنام نہ کریں اپنی عقل لڑائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں، اگر قدردانی ہوگی تو ہم سمجھیں گے سب کچھ بھر پایا۔

جون کا بنات وی پی ہوگا

ذیل میں جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر درج کئے جا رہے ہیں ان کا چندہ مئی کے پرچہ کے ساتھ ختم ہو گیا اس لئے ان سے درخواست ہے کہ آئندہ اگر بنات ان کی سرپرستی کا مستحق نہ سمجھا جائے تو پوسٹ کارڈ کے ذریعہ انکاری اطلاع یا منی آرڈر بھیج دیں، کوپن پر خریداری نمبر ضرور درج کریں۔ منی آرڈر بھیجنے میں ۳ کی کفایت اور بہت سہولت ہے۔ اگر ۱۶ جون تک انکاری اطلاع یا منی آرڈر موصول نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انھیں بدستور پرچہ جاری رکھنا ہے اور بنات کی ادا دیراآمادہ ہیں۔ لہٰذا ۱۲ کا وی پی ۲۰ جون کو بھیجا جائے گا۔

۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۳۱ - ۱۴۲ - ۲۰۴ -
۴۵۰ - ۴۵۳ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۶۱ -
۴۸۵ - ۵۷۸ - ۵۸۰ - ۵۸۴ - ۵۸۷ - ۵۹۲
۵۹۹ - ۶۰۱ - ۶۷۹ - ۹۲۶ - ۹۲۹ - ۹۳۱ -
۹۳۴ - ۹۳۷ - ۹۳۹ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۴ -
۹۵۵ - ۹۶۰ - ۹۶۳ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۹ - ۹۷۲ -
۹۷۴ - ۹۸۵ - ۱۲۸۰ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۹ -
۱۳۴۲ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷
۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ تا
۱۳۶۷ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۶ تا
۱۳۹۹ - ۱۵۹۰ - ۱۶۲۰ - ۱۶۳۱ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۷ -
۱۷۴۵ -

منیجر

اسلام اور عورت

پیاری بہنوں! آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیا میں عورت
ہستی اسلام سے پہلے کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔ اس کا
ہمارے سرور عالم روحی فداکؐ کی تشریف آوری
سے قبل مردوں کے نزدیک بالکل مویشیوں اور مکانوں
کی طرح ہوتا تھا۔ ایک مالک کے انتقال پر اس کے وارث
مثل اور چیزوں کے ان کو بھی آپس میں تقسیم کر لیتے تھے
اسلام سے پہلے پیدا ہوتے ہی بیٹی کو ذلت کے خیال سے
مار ڈالتے تھے۔ اگر کسی قبیلہ میں بیٹی کو زندہ دفن کرنے
کا رواج نہ ہوتا تو وہاں بھی ان کی بدنصیب ہستی ذلیل
تھی۔ ان کو حق وراثت یا خود مختار زندگی بسر کرنے کا کوئی
اختیار نہ تھا۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے اس تاریکی کے عالم میں
تشریف لاکر کفر کو مٹایا۔ اور علم اسلام بلند کیا۔ اور
آج سے ۱۳ صدی پیشتر ہماری آزادی کی بنیاد پڑی۔

ہمارے رسول مقبولؐ نے جس قدر تکلیفیں
اٹھائیں اور اس دین حق کی تبلیغ میں جیسی جیسی مخالفتوں
کا مقابلہ کیا وہ انھیں کی ہمت اور تائید غیبی کا معجزہ تھا
چنانچہ پہلی صدی کے اندر ہی یہ پاک مذہب مشرق میں
ہندوستان تک اور مغرب میں اسپین تک پھیلا۔ اور
آج اس دین متین کے نام لیوا چالیس کروڑ کی تعداد میں
تمام عالم میں موجود ہیں۔ مذہب اسلام کو یہ شرف
خصوصیت سے حاصل ہے کہ جو کچھ رسول اللہ کے
اقوال اور اعمال حسنہ ہوتے انکے دوست ان کو اپنا
دستور العمل بناتے اور یادداشت کے طور پر محفوظ کرتے
گئے۔ اور یہی وہ پاک احادیث ہیں جو ہمیں رسولؐ اللہ
کی تعلیم پر ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت کر رہی ہیں
دنیاداری کے معاملوں میں بھی آپ اپنی بہترین مثال
قائم کرنے آئے تھے۔ رہبانیت اسلامی شعار نہیں ہے
لہذا باپ اور شوہر دونوں کی بہترین و اعلیٰ نظیر چھوڑ
گئے ہیں۔

عورتوں پر آپ نے بے انتہا رحم فرمایا۔ اور
خصوصیت سے ان کے تمام چھنے ہوئے حقوق کو
واپس دلا کر تواریخ میں ایک مستقل جگہ ان کو عطا کی
اسلام کی سب سے بیش بہا خدمت مظلوم عورتوں کی
حمایت ہے۔ ان کی حیثیت یونانی۔ ہندوستانی۔ اور
چینی تمدن میں بالکل کنیز کے مانند تھی۔ وہ فقط مردوں
کی خواہشات کا شکار تھیں۔ عیسائی ملکوں میں بھی اسکی
کوئی قدر افزائی نہیں ہوئی تھی حتیٰ کہ کرسچین چرچ بھی
ان کو باعث ذلت ہی خیال کرتے تھے۔ ان کو اس وقت
تک وہ حقوق حاصل نہیں جو اسلام نے ۱۳ صدی
پیشتر ہمیں دے رکھے تھے۔

بانی اسلام نے کہیں بھی مرد اور عورتوں کے حقوق
اور فرائض میں بیّن فرق نہ رکھا۔ البتہ جس طرح دونوں
کے فرائض مختلف ہیں اسی طرح ان کے سپرد مختلف

خدمات کردی گئیں۔ اور زندگی میں دونوں کا میدان عمل چونکہ جداگانہ ہے اس لئے مردوں پر مختلف اور سخت ذمہ داریاں عائد کی گئیں۔ کیونکہ زندگی کی کشمکش کی کٹھن منزلوں سے دوچار ہونا۔ اور نہ صرف اپنے لئے۔ بلکہ پورے خاندان کا کفیل اس کو بننا پڑتا ہے۔ بعض اوقات ان کو اپنے زیردستوں کی بہتری میں جان پر کھیل جانا بھی پڑا ہے۔ اس لحاظ سے مردوں کو ہم پر فوقیت حاصل ہے۔ صنف لطیف کو بچوں کی پرورش ان کی تعلیم وتربیت اور خانہ داری کی نگہداشت جیسی معمولی خدمات سپرد ہیں۔ قرآن مجید میں لکھا ہے "کہ عورتوں کے حقوق جس طرح تم پر ہیں اسی طرح تمہارے حقوق بھی ان پر ہیں"۔

عورتوں کی فطری کمزوری نزاکت کی وجہ سے رسول مقبولؐ نے ان کے حقوق میں بہت کچھ رعائتیں روا رکھیں تاکہ مرد ان کی کمزوری سے بے جا نفع اٹھا کر ان کو بالکل پامال نہ کر ڈالیں۔ آپؐ کو ان کی بہبودی اس قدر مدنظر تھی کہ اپنے آخری وعظ میں جو مکہ معظمہ کی الوداعی تقریر موسوم کی جاتی ہے۔ فرمایا کہ "عورتوں کے حقوق کے متعلق خدا سے ڈر کر عمل کرو"۔ اسلام میں رسم نکاح ایک پاک رشتہ اتحاد کا موجب ہے۔ لیکن نکاح کے قواعد وشرائط باضابطہ ایک دیوانی قانون ہے جس کا انحصار مرد اور عورت کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے۔ ایک بالغ عورت کو اپنی شادی کے متعلق اسی قدر آزادیاں دی گئی ہیں جو ایک مرد کو حاصل ہیں۔ عورت کی بلا رضامندی شادی ہرگز جائز نہیں۔ اسی لئے نکاح سے پہلے عورت سے دریافت کر لیا جاتا ہے۔

ہمارے رہبر ہی کی تاکید ہے کہ شادی کے موقع پر تمام باتیں تحریری صورت میں کی جائیں۔ اور یہ ثبوت کے طور پر محفوظ رکھی جاویں۔ برخلاف اس کے ہندوستانی شرفا میں اکثر لوگوں کو فخریہ یہ بیان کرتے سنا گیا ہے کہ ہمارے ہاں نکاح کے وقت دستاویز تیار نہیں کرتے۔ کیا یہ بھی کوئی کاروبار ہے؟ عام طور پر صوبہ بہار میں یہ دستور رائج ہے جو نہایت افسوس ناک ہے۔ ہمارے رسول مقبولؐ نے ترکہ پدری اور شوہری کے تفویض کے علاوہ شادی کا سب سے اہم رکن مہر کو قرار دیا ہے جو سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں۔ اس کی وصولیابی کے متعلق عورتوں کو کافی اختیارات عطا کئے ہیں۔

شادی کے بعد عورت کے تمام اخراجات کا بار شوہر پر رکھا گیا ہے اس کا فرض ہے کہ اپنی حیثیت اور سوسائٹی کے دستور کے مطابق بیوی کو آرام وراحت سے رکھے۔

عورتوں کو رسول اللہ نے یہاں تک آزادی عطا کی ہے کہ وہ مردوں کے بے جا تشدد کے متعلق باز پرس کریں۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ اس کی زندگی یا صحت اس کے ساتھ رہنے سے خطرہ میں ہے تو وہ الگ رہ کر بھی اس سے اپنے اخراجات طلب کر سکتی ہیں۔ اس قدر آزادی اس قدر حقوق عورت کو اسلام اور صرف اسلام میں حاصل ہیں۔

جمیلہ بیگم کلکتہ

دیوؤں کی بستی

(گلیور صاحب کا بے حد پرلطف و دلچسپ سفر نامہ)

بنات میں جب "دیوؤں کی بستی" کا سفرنامہ ہر ماہ شائع ہونا شروع ہوا تو میں سمجھتا تھا کہ بہت جلد یہ سفرنامہ ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد میں دوسرے سفرنامے کا حال آپ کے سامنے پیش کر سکوں گا مگر جولائی ۳۶ء کے امتحانات کی تیاری میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس سفرنامے کا آخری حصہ ترجمہ نہ کر سکا جس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔ تاہم مجھے خوشی ہے کہ بناتی بہنوں نے اس سفرنامے کو بے حد پسند فرمایا اور اس کو جلد از جلد مکمل کر دینے پر اصرار کیا۔ بقیہ حصہ گلیور صاحب کی اس ملک سے رہائی پانے سے متعلق ہے جو نہایت دلچسپ اور پراسرار طریقے پر انہیں نصیب ہوئی۔ میں بقیہ حصہ ترجمہ کر چکا ہوں، جو ان شاء اللہ دو قسطوں ہی میں شائع کر دیا جائے گا۔ پہلی قسط اس ماہ پیش کی جا رہی ہے۔ اسے آپ جولائی ۱۹۳۶ء کے بنات سے ملا کر پڑھیے۔ اس میں ان کی رہائی اور دوسری میں جو آئندہ ماہ شائع کی جائے گی ان کی واپسی کا پرلطف حال سنیے۔

صادق الخیری

ساتواں باب

دیو بادشاہ نے جو میرے ملک اور ہم وطنوں پر
(اعتر)اضوں کی بوچھاڑ کر کے ان کو برا بھلا کہا تو میں بھیگی
(بلی) کی طرح خاموش ہو گیا۔ میری انتہائی کوشش تھی کہ
(اپ)نے وطن اور قوم کی برائیوں کو چھپاؤں اور تمام خوبیوں
(کے) بیان کرنے میں زمین آسمان کے قلابے ملا دوں، یہ
(اور) بات ہے کہ مجھے بادشاہ سلامت نے اس میں کامیاب
(ن)ہیں ہونے دیا۔ میری ہمیشہ سے یہ تمنا تھی کہ کسی طرح
(یہ)اں آزادی حاصل کروں تاکہ بیوی بچوں اور بچھڑے ہوئے
(دوستو)ں کی زیارت نصیب ہو سکے۔ مگر یہاں سے بھاگ نکلنے
(کی) کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ ادھر بادشاہ سلامت میری

شادی میرے جیسے قد والی ایک جنگلی دیونی کے ساتھ کرنے پر اڑے ہوئے تھے۔ لیکن میں کیسے راضی ہو جاتا یہ تو بڑی شرم کی بات تھی کہ میری اولاد کو پالتو جانوروں کی طرح دیوزاد اپنی تفریح کے لئے پنجروں میں رکھیں اور ان کی خرید و فروخت کریں۔ ہاں میرے ساتھ بے شک اچھا سلوک کیا جاتا تھا۔ بادشاہ اور ملکہ اور دوسرے بھی دیوؤں کے! مجھے بہت چاہتے تھے۔ مگر پھر بھی ہم انسانوں کے لئے یہ ذلت تھی کہ مجھے ایک دلچسپ کیڑے سے زیادہ نہ سمجھا جاتا تھا۔ وہ گھر کا آرام اور بے فکری مجھے رہ رہ کر یاد آتی تھی۔ لیکن مجبور تھا۔ بھلا اپنی بیوی اور بیویوں کو میں کیسے بھول جاتا؟ وہ گھر اور دوستوں کی پرلطف باتیں اور وہ کھیتوں اور مرغزاروں کی آزاد سیریں، جہاں میں

کی طرح کسی دیوزاد کے ...
نہ تھا۔ یہ سب باتیں گھڑی گھڑی یاد ...
پر ... یہاں سے اڑ جاؤں۔ خدا کے فضل سے مجھے اس کا
کچھ زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا اور وہ موقع جلد ہی آگیا جب
مجھے آزادی اور اس جنجال سے چھٹکارہ نصیب ہوا۔

مجھے اس دیوؤں کی بستی میں آئے ہوئے دو سال
ہو گئے تھے۔ تیسرے سال کے شروع میں خدا کا کرنا کیا ہوا
کہ میں اور گلم دال، بادشاہ صاحب اور ملکہ صاحبہ کے
ہمراہ سمندر کے کنارے گئے حسب معمول مجھے میرے سفری
بکس میں جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں لے جایا گیا۔
میرے کہنے پر اس بکس کی چھت میں ایک آرام دہ جھولنے
والا پلنگ لٹکا دیا گیا تھا جس میں سفر کے جھٹکوں سے
بچنے کے لئے میں اکثر لیٹ جاتا تھا۔ اس بکس کی چھت
میں ایک فٹ کی کھڑکی بنی تھی تاکہ تازہ ہوا آسکے۔ اور
اس کھڑکی میں جب چاہتا بند کر دیتا اور جب چاہتا کھول
لیتا تھا۔

سفر ختم ہونے پر بادشاہ سلامت اور دوسرے
ہمراہی ایک محل میں چلے گئے۔ گلم دال اور میں بہت تھک
گئے تھے۔ مجھے تو خیر زکام ہی ہوا تھا لیکن وہ بے چاری
اس قدر بیمار ہو گئی کہ پلنگ سے نہ اٹھ سکتی تھی۔ مجھے سمندر
دیکھنے کا بہت ہی ارمان تھا۔ چنانچہ بہانہ کرکے میں اور بھی
بیمار پڑ گیا اور خواہش ظاہر کی کہ چونکہ سمندر کی تازہ ہوا کا
مجھ پر اچھا اثر پڑتا ہے اس لئے مجھے ایک نوکر کے ساتھ سمندر
کے کنارے بھیج دیا جائے۔ گلم دال کو میرے بغیر اس کے
جانے سے بہت رنج ہوا۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

... سے نکال کر ...
پھر مجھے یہ محسوس ہوا کہ میری طبیعت ...
نوکر سے کہہ کر میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا۔ اس
بعد میرا خیال ہے نوکر یہ سمجھ کر کہ یہ جگہ ہر طرح محفوظ ہے
اپنی عادت کے موافق کہیں انڈے چرانے چلا گیا۔ دفعتاً
ایک بڑے زور کے جھٹکے کے ساتھ میری آنکھ کھل گئی ا...
ایسا معلوم ہوا کہ کوئی کڑا پکڑ کر جو میرے بکس کی چھت
پر اس لئے لگا ہوا تھا کہ اس کی مدد سے سفر میں لے
جاسکے) اوپر اٹھا رہا ہے۔ میں بہت دیر تک چیختا ر...
مگر کسی نے میری چیخ نہ سنی۔ بلکہ کوئی بکس کو برابر آسما...
میں اڑاتا رہا۔ میں نے کھڑکی میں سے جھانکنے کی کوشش
کی تو معلوم ہوا کہ میں بادلوں میں گھرا ہوا اور بہت بلند
پر ہوں۔ پھر میں نے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنی اور ...
معلوم ہو گیا کہ میں نہایت خطرناک حالت میں ہوں
یعنی ایک دیو قسم کی چیل نے چونچ سے کڑا پکڑ کر میرے
بکس اوپر اس ارادہ سے اٹھایا تھا کہ بلندی سے کسی
چٹان پر دے مارے تاکہ بیچارہ جسم باہر نکل آئے اور
مجھے ہڑپ کر جائے۔ جیسے اخروٹ پتھر پر مار کر گری نکا...
لی جاتی ہے۔

تھوڑی دیر میں بہت سے پروں کی پھڑپھڑاہٹ
بہت زور سے سنائی دینے لگی اور ایسا معلوم ...
کہ کوئی میرے بکس کو ہوا میں اچھال رہا ہے۔ بات...

ے آتے ہی مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ کانوں کے پردے
پھاڑ دینے والے دھماکے کے ساتھ میرا بکس کسی جگہ
رکتا ہوا محسوس ہوا اور کچھ منٹ بعد جب مجھے ہوش آیا تو
معلوم ہوا کہ بکس سمندر میں گر پڑا ہے۔ میرا بکس وزنی ہونے
کی وجہ سے ڈوبا نہیں بلکہ آہستہ آہستہ تیرنے لگا اور چونکہ
مضبوط بنا ہوا تھا اس لئے بہت ذرا سا پانی اندر آ سکا۔
جوں ہی ٹھکانے ہونے پر میں نے چھت والی کھڑکی کھولی تاکہ
ہوا اندر آ سکے کیونکہ ہوا کی قلت کی وجہ سے میرا دم گھٹا
جا رہا تھا۔

مجھے اس وقت پیاری گلم ڈال بہت یاد آئی جس سے
میں اب جدا ہو گیا تھا اور اگرچہ میں اس وقت اپنی مصیبت
میں مبتلا تھا، پھر بھی مجھے گلم ڈال کی تکلیفوں اور دکھوں کا
پورا پورا احساس تھا کیونکہ میرے کھو جانے سے ملکہ اس پر
بے حد خفا ہوئی ہونگی اور اس کو محل سے نکال دیا ہوگا۔
میں اس وقت بڑی مشکل میں تھا۔ ہر دم یہ خوف مجھے سہمائے
دے رہا تھا کہ اب کسی چٹان سے ٹکرا کر میرا بکس ٹوٹ جائے گا
اور یا کوئی بڑی موج مجھے ڈبو دے گی اور کیا خبر پانی ہی
کسی کھڑکی میں سے اندر گھس آئے! بلکہ تھوڑا سا درازوں
میں سے رس رس کر آنے بھی لگا تھا جس کو مقدور بھر میں نے

معلوم ہوا جس سے مجھے کچھ کچھ موت سے بچ جانے
کی امید ہونے لگی۔ حالانکہ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ کون
میرے بکس کو گھسیٹ رہا ہے۔ ایک کرسی پر کھڑے ہو کر
جو میرے کمرے میں ایک طرف رکھی ہوئی تھی میں نے
اپنا منہ اوپر والی کھڑکی تک پہونچایا اور جتنے زور سے
ہو سکا میں نے ان تمام زبانوں میں جو مجھے آتی تھیں
چیخ چیخ کر مدد کے لئے پکارا اور پھر ایک بیت میں جو
میرے ساتھ عموماً رہتی تھی اپنا رومال لپیٹ کر میں نے
باہر چاروں طرف ہلایا کہ اگر کوئی جہاز یا کشتی قریب ہو
تو ملاح سمجھ لیں کہ ایک اللہ کا بندہ مصیبت میں گرفتار
ہے اور ان کی مدد چاہتا ہے۔ مگر مجھے کوئی جواب نہ ملا۔
اور بکس برابر ایک طرف کھینچتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کسی نے
شاید رسے کو کڑے میں پرو کر بکس کو اوپر اٹھایا اور
میں نے جلدی سے اپنی بیت میں رومال باندھ کر باہر
ہلایا اور بہت زور سے مدد کے لئے چیخا یہاں تک کہ
میری آواز بیٹھ گئی۔ پھر میں نے باتوں کی آوازیں سنیں
جس سے مجھے بڑی خوشی اور تقویت ہوئی کسی نے انگریزی
میں کہا "اگر کوئی اندر ہے تو بولے!" میں نے جواب دیا۔

کی طرح کسی دیونزاد کے پیروں تلے کچلے جانے کا کوئی اندیشہ
نہ تھا۔ یہ سب باتیں گھڑی گھڑی یاد آتیں اور دل چاہتا کہ میں
پر لگا کر یہاں سے اڑ جاؤں۔ خدا کے فضل سے مجھے اس کا
کچھ زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا اور وہ موقع جلد ہی آگیا جب
مجھے آزادی اور اس جنجال سے چھٹکارہ نصیب ہوا۔

مجھے اس دیوؤں کی بستی میں آئے ہوئے دو سال
ہوگئے تھے۔ تیسرے سال کے شروع میں خدا کا کرنا کیا ہوا
کہ میں اور گلم ڈال، بادشاہ صاحب اور ملکہ صاحبہ کے
ہمراہ سمندر کے کنارے گئے۔ حسب معمول مجھے میرے سفری
بکس میں جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں لے جایا گیا۔
میرے کہنے پر اس بکس کی چھت میں ایک آرام دہ جھولنے
والا پلنگ لٹکا دیا گیا تھا جس میں سفر کے جھٹکوں سے
بچنے کے لئے میں اکثر لیٹ جاتا تھا۔ اس بکس کی چھت
میں ایک فٹ کی کھڑکی بنی تھی تاکہ تازہ ہوا آسکے۔ اور
اس کھڑکی میں جب چاہتا بند کر دیتا اور جب چاہتا کھول
لیتا تھا۔

سفر ختم ہونے پر بادشاہ سلامت اور دوسرے
ہمراہی ایک محل میں چلے گئے۔ گلم ڈال اور میں بہت تھک
گئے تھے۔ مجھے تو خیر زکام ہی ہوا تھا لیکن وہ بے چاری
اس قدر بیمار ہوگئی کہ پلنگ سے نہ اٹھ سکتی تھی۔ مجھے سمندر
دیکھنے کا بہت ہی ارمان تھا۔ چنانچہ بہانہ کر کے میں اور بھی
بیمار پڑ گیا اور خواہش ظاہر کی کہ چونکہ سمندر کی تازہ ہوا کا
مجھ پر اچھا اثر پڑتا ہے اس لئے مجھے ایک نوکر کے ساتھ سمندر
کے کنارے بھیج دیا جائے۔ گلم ڈال کو میرے بغیر اس کے
جانے سے بہت رنج ہوا۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی
گویا اسے معلوم تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ نوکر مجھے
لے کر چلا اور سمندر کے کنارے آکر میرا بکس اس نے
ایک چٹان کے قریب رکھ دیا۔ میں نے کھڑکی میں سے
سر نکال کر حسرت بھری نظروں سے سمندر کی طرف دیکھا
پھر مجھے یہ محسوس ہوا کہ میری طبیعت اچھی نہیں ہے۔ چنانچہ
نوکر سے کہہ کر میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا۔ اس کے
بعد میرا خیال ہے نوکر یہ سمجھ کر کہ یہ جگہ ہر طرح محفوظ ہے
اپنی عادت کے موافق کہیں انڈے چرانے چلا گیا۔ دفعتاً
ایک بڑے زور کے جھٹکے کے ساتھ میری آنکھ کھل گئی اور
ایسا معلوم ہوا کہ کوئی کڑا پکڑ کر (جو میرے بکس کی چھت
پر اس لئے لگا ہوا تھا کہ اس کی مدد سے سفر میں لے جایا
جا سکے) اوپر اٹھا رہا ہے۔ میں بہت دیر تک چیختا رہا۔
مگر کسی نے میری چیخ نہ سنی۔ بلکہ کوئی بکس کو برابر آسمان
میں اڑاتا رہا۔ میں نے کھڑکی میں سے جھانکنے کی کوشش
کی تو معلوم ہوا کہ میں بادلوں میں گھرا ہوا اور بہت بلندی
پر ہوں۔ پھر میں نے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنی اور مجھے
معلوم ہو گیا کہ میں نہایت خطرناک حالت میں ہوں۔
یعنی ایک دیو قسم کی چیل نے چونچ سے کڑا پکڑ کر میرا
بکس اوپر اس ارادہ سے اٹھایا تھا کہ بلندی سے کسی
چٹان پر دے مارے تاکہ میرا جسم باہر نکل آئے اور وہ
مجھے ہڑپ کر جائے۔ جیسے اخروٹ پتھر پر مار کر گری نکال
لی جاتی ہے۔

تھوڑی دیر میں بہت سے پروں کی پھڑپھڑاہٹ
بہت زور سے سنائی دینے لگی اور ایسا معلوم ہوا
کہ کوئی میرے بکس کو ہوا میں اچھال رہا ہے۔ بات یہ

ہوئی کر اور بہت سی چیلیں شکار چھین لینے کی غرض سے
اس چیل سے لڑنے لگی ہوں گی جو میرے بکس کو اپنی چونچ
میں پکڑے ہوئے تھی۔ اس کشاکش کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرا بکس
اس چیل کی چونچ سے چھوٹ گیا۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ
بکس جو اتنی بلندی سے گر رہا ہے کسی چٹان سے ٹکرا کر
پاش پاش ہو جائے گا اور میرا دم نکل جائے گا۔ اس خیال
کے آتے ہی مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ کانوں کے پردے
پھاڑ دینے والے دھماکے کے ساتھ میرا بکس کسی جگہ
رکتا ہوا محسوس ہوا اور کچھ منٹ بعد جب مجھے ہوش آیا تو
معلوم ہوا کہ بکس سمندر میں گرا ہے۔ میرا بکس وزنی ہونے
کی وجہ سے ڈوبا نہیں بلکہ آہستہ آہستہ تیرنے لگا اور چونکہ
مضبوط بنا ہوا تھا اس سے بہت ذرا سا پانی اندر آ سکا۔
حواس ٹھکانے ہونے پر میں نے چھت والی کھڑکی کھولی تاکہ
ہوا اندر آ سکے کیونکہ ہوا کی قلت کی وجہ سے میرا دم گھٹا
جا رہا تھا۔

مجھے اس وقت پیاری گلم ڈال بہت یاد آئی جس سے
میں اب جدا ہو گیا تھا اور اگرچہ میں اس وقت ایک مصیبت
میں مبتلا تھا، پھر بھی مجھے گلم ڈال کی تکلیفوں اور دکھوں کا
پورا پورا احساس تھا کیونکہ میرے کھو جانے سے ملکہ اس پر
بے حد خفا ہوئی ہو گی اور اس کو محل سے نکال دیا ہو گا۔
میں اس وقت بڑی مشکل میں تھا۔ ہر دم یہ خوف مجھے سہمائے
دے رہا تھا کہ اب کسی چٹان سے ٹکرا کر میرا بکس ٹوٹ جائے گا
اور یا کوئی بڑی موج مجھے ڈبو دے گی اور کیا خبر پانی ہی
کسی کھڑکی میں سے اندر گھس آئے! بلکہ تھوڑا سا دراڑوں
میں سے رس رس کر آنے بھی لگا تھا جس کو مقدور بھر میں نے
روک لینے کی کوشش کی۔ اس نقصان کے علاوہ مجھے یہ
ڈر تھا کہ اگر میں اس طرح بکس میں قیدیوں کی طرح بند
رہ کر ایک دو روز زندہ بھی رہ گیا تو بعد میں بھوک اور پیاس
کے مارے مر جاؤں گا۔ میں اس حالت میں چار گھنٹے
تک رہا اور ہر دم ڈر رہا تھا۔ بلکہ نا امید ہو کر میں نے
خواہش کی کہ میرا آخری وقت آن پہنچے۔

تھوڑی دیر بعد مجھے بکس ایک طرف گھسٹتا ہوا
معلوم ہوا جس سے مجھے کچھ کچھ موت سے بچ جانے
کی امید ہونے لگی۔ حالانکہ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ کون
میرے بکس کو گھسیٹ رہا ہے۔ ایک کرسی پر کھڑے ہو کر
جو میرے کمرے میں ایک طرف رکھی ہوئی تھی میں نے
اپنا منہ اوپر والی کھڑکی تک پہونچایا اور جتنے زور سے
ہو سکا میں نے ان تمام زبانوں میں جو مجھے آتی تھیں
چیخ چیخ کر مدد کے لئے پکارا اور پھر ایک بیت میں جو
میرے ساتھ عموماً رہتی تھی اپنا رومال لپیٹ کر میں نے
باہر چاروں طرف ہلایا کہ اگر کوئی جہاز یا کشتی قریب ہو
تو ملاح سمجھ لیں کہ ایک اللہ کا بندہ مصیبت میں گرفتار
ہے اور ان کی مدد چاہتا ہے۔ مگر مجھے کوئی جواب نہ ملا۔
اور بکس برابر ایک طرف کھینچتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کسی
شاید رسے کو کڑے میں پرو کر بکس کو اوپر اٹھایا اور
میں نے جلدی سے اپنی بیت میں رومال باندھ کر باہر
ہلایا اور بہت زور سے مدد کے لئے چیخا یہاں تک کہ
میری آواز بیٹھ گئی۔ پھر میں نے باتوں کی آوازیں سنیں
جس سے مجھے بڑی خوشی اور تقویت ہوئی۔ کسی نے انگریزی
میں کہا۔ "اگر کوئی اندر ہے تو بولے"۔ میں نے جواب دیا۔

"ہاں ہاں میں ہوں ایک بیچارہ انگریز اور بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں۔ خدا کے واسطے مجھے اس سے بچاؤ۔" آواز آئی تم اب محفوظ ہو۔ بکس کو جہاز سے باندھ لیا گیا ہے بڑھئی ابھی آکر اس کی چھت میں سوراخ کرے گا۔ تاکہ تم کو باہر نکالا جا سکے۔" میں نے کہا "اس کی کیا ضرورت ہے؟ کوئی ملاح اپنی انگلی کڑے میں ڈال کر میرا بکس جہاز میں اتارے اور کپتان کے کمرے میں لے جائے" ایسی بیہودیوں کی سی باتیں سنکر بعض تو مجھے پاگل سمجھے اور بعض ہنس پڑے، اور بات تھی بھی ٹھیک کیونکہ میں یہ سمجھا ہی نہیں کہ اب میں دیوؤں میں نہیں بلکہ اپنے ہی جیسے قد اور طاقت والے آدمیوں میں ہوں۔ بھلا کوئی انسان بھی انگلی سے ایک مکان کے برابر کمرہ اٹھا سکتا ہے؟ بڑھئی آیا اور اس نے چھت میں چار فٹ کا دروازہ بنایا پھر ایک سیڑھی میرے بکس میں اتاری گئی تب جا کر کہیں میں جہاز میں بہت کمزور حالت میں آسکا۔ ملاحوں کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں ان کے سوالوں کی بوچھاڑ سے گھبرا گیا۔ اس کے علاوہ میں ٹھنگنیوں کو دیکھ کر تعجب میں رہ گیا۔ شاید اس لئے کہ میں اتنے عرصہ تک دیوؤں میں رہا تھا اور اپنے قد کے آدمی مجھے بالکل یاد نہ رہے تھے۔ تاہم کپتان جو نہایت رحم دل اور نیک آدمی تھا یہ دیکھتے ہوئے کہ میں غش کھا کر گرنے والا ہوں مجھے اپنے کمرے میں لے گیا اور طاقت کی دوا کھلا کر مجھے اپنے بستر پر لٹا دیا تاکہ میں تھوڑی دیر آرام کر لوں۔ سونے سے پیشتر میں نے اس سے کہا کہ میرے بکس میں تھوڑا سا قیمتی سامان ہے۔ مثلاً جھولنے والا پلنگ، کرسیاں، میز، سلک کے پردے وغیرہ اس لئے اگر کوئی ملاح میرے اس بکس کو (آپ کو یاد ہوگا کہ یہ دیوؤں کے لئے تو بکس ہی تھا مگر ہم انسانوں کے لئے خاصا بڑا مکان) آپ کے کمرے میں لے آئے تو میں یہ چیزیں آپ کو دکھاؤں۔" ایسی بونگی باتیں سنکر (کہیں اتنا خاصا مکان بھی جہاز کے ایک کمرے میں آسکتا ہے؟) کپتان سمجھا کہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے، پھر بھی اس نے وعدہ کیا کہ اس مکان کے برابر بکس میں جو سامان ہے وہ نکال لیا جائے گا۔

صادق الخیری

آخری قسط جون میں ملاحظہ فرمائیے

بقیہ صفحہ ۲۲

ہاتھی تو مانند رسی کے ہے۔ اس بات پر سب مل کر بڑے زور شور سے لڑنے لگے۔ آخر کار ایک شخص نے جب ان لوگوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھا تو اس نے سبب دریافت کیا۔ معلوم ہونے پر اس نے کہا تم سب اپنی اپنی جگہ بالکل درست ہو۔ لیکن جب تم سب مل کر اپنی اپنی بات منوانے پر زور دیتے ہو تو غلط ہو آخر کار یہ سب جھگڑا ختم کر کے اپنے اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔ مگر ہاتھی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا ہے۔

صدیقہ بانو گیا

باغ کی سیر

عید کے دوسرے دن بھی مدرسہ کی تعطیل تھی
شام کو چار سے فارغ ہو کر خلیل کے آبا جان سب
بچوں کو رانی باغ لے گئے۔ شام کا وقت تھا پھول
کھل رہے تھے باغ خوشبو سے مہک رہا تھا۔ باغ
میں گھاس کاٹ کر کئی راستے بنائے گئے تھے۔ سب
پہلے خلیل کے آبا جان نے انھیں گلاب کے تختے
کی سیر کرائی۔ کئی قسم کے گلاب تھے۔ سفید۔ گلابی۔
زرد۔ سرخ۔ وغیرہ گلاب کے پھول کو دیکھ کر خلیل نے
پوچھا۔ آبا جان اس کو پھولوں کا بادشاہ کیوں کہتے ہیں
باپ نے کہا اس لئے کہ یہ سب پھولوں میں زیادہ
خوبصورت اور خوشبودار ہوتا ہے۔ عطیہ بولی لیکن
اس کے تو بیج نہیں ہوتے۔ پھر اس کو بوتے کیونکر ہیں
باپ بولے ان کی موٹی شاخیں جھکا کر زمین میں دبا
دی جاتی ہیں اور پھر اس پر پتھر وزن کے لئے رکھ
دیتے ہیں تاکہ شاخ پھر باہر زمین سے نکل آئے تھوڑے
دنوں بعد اس ٹہنی میں خود جڑیں پھوٹتی ہیں اس وقت
اس ٹہنی کو کاٹ کر درخت سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔
لیکن ٹہنی کو اسی جگہ اور چند روز رکھتے ہیں پھر اس کو
دوسری جگہ یا گملوں میں لگاتے ہیں۔ چنبیلی۔ موگرہ
وغیرہ غرض جس درخت کے بیج خدا نے نہیں بنائے
اس کو اسی طریقہ سے لگاتے ہیں۔ ان گلاب کے
علاوہ وہ دیکھو اس طرف اور دو قسم کا گلاب ہے

وہ اودے سفید رنگ کا جھمکا گلاب ہے اور یہ بٹن
گلاب۔ ثریا نے پوچھا اس کے یہ نام کیوں ہیں۔ باپ
بولے یہ جھمکا گلاب اس لئے کہلاتا ہے کہ اس کی وضع
جھمکا جو عورتوں کے کانوں کا زیور ہے اس سے بہت
ملتی جلتی ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے گلاب تو واقعی بٹن کی
مانند ہیں جمیل آگے بڑھا کہ کچھ پھول توڑے باپ نے
منع کیا اور بولے بیٹا باغ میں پھول نہیں توڑا کرتے یہ تو
سب کی تفریح کا سامان ہے۔ ہر ایک آدمی اگر یوں ہی
پھول توڑے گا تو پھر باغ چند ہی منٹوں میں خالی ہو جائیگا
اس لئے اس کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھو دور اس کیاری
میں مالی بیٹھا باغ کی حفاظت کر رہا ہے۔ اچھا خیر چلو
آگے بڑھو۔ دیکھو یہ سیلا چنبیلی موتیا موگرہ اور جوہی کی کیاریاں
ہیں اور یہ بائیں جانب گیندا۔ سیوتی چمپا۔ نرگس کے
پودے ہیں۔ سیوتی کو گل چینی بھی کہتے ہیں۔ یہ اور گیندا۔
دونوں پھول ہندو لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔ مندر
میں دیوی کے گلے میں اس کے ہار ڈالے جاتے ہیں۔
اور گوندھ کر ہندو عورتیں اپنے سروں میں بڑے شوق
سے لگاتی ہیں۔ سب آگے بڑھتے جا رہے تھے کہ جمیل
نے چلا کر کہا "وہ دیکھئے چھوٹی آپا جان وہ دیکھئے آپ کی
گڑیا کی چھتری" سب دوڑ کر اس پھول کے پاس جا پہنچے
اور بڑے غور کے ساتھ دیکھنے لگے۔ عطیہ بولی کتنا بڑا
پھول ہے۔ باپ نے کہا یہ گڑیا کی چھتری نہیں اس کو

سورج مکھی کا پھول کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ سورج کا پھول کہتے ہیں۔ کیونکہ جدھر سورج پھرتا ہے ادھر ہی یہ بھی مڑ جاتا ہے۔ یعنی صبح مشرق کی طرف جھکا رہے گا تو شام کو مغرب کی طرف۔ اسی ایک پھول میں عجیب بات ہے۔ سامنے ہری ہری گھاس کا تختہ نظر آیا جس کے پاس ایک مرا ہوا سانپ پڑا تھا۔ باپ نے اپنے ہاتھ کی چھڑی سے اس کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور بچوں سے پوچھا جانتے ہو بچو یہ کس قسم کا سانپ ہے۔ عطیہ بولی معمولی سانپ۔ باپ نے کہا نہیں۔ ناگ نہیں اس کو دوباہن کہتے ہیں۔ دوباہن میں اور دوسرے سانپوں میں کیا فرق ہے؟ بچے بولے کچھ نہیں۔ باپ نے کہا کیوں نہیں بہت فرق ہے یہ کہتے ہوئے سانپ کو الٹ دیا۔ بچوں نے دیکھا کہ اس کی دم سے ایک فٹ کے فاصلہ پر دو ننھی ننھی تھیلیاں سی ہیں جن پر دو ننھے ننھے دانت ہیں۔ باپ بولے یہ دیکھو یہی فرق ہے۔ دوسرے سانپ منہ سے کاٹتے ہیں اور یہ منہ سے نہیں کاٹتی۔ بلکہ آدمی کے جسم کو لپیٹ کر دم سے مارتی ہے تو اس کے یہ ننھے ننھے دانت جسم میں گڑ جاتے ہیں اور پھر ان تھیلیوں میں جو زہر بھرا ہوا ہے زہریلے دانت کے ذریعے آدمی کے جسم میں پہنچ جاتا ہے اور آدمی فوراً مر جاتا ہے۔ اتنے میں مالی بھی آ پہونچا اور بولا حضور یہ بڑا زہریلا سانپ ہے۔ بڑی مشکل سے آج ہاتھ لگا۔ اس نے اب تک دو آدمیوں کو ڈس لیا ہے۔

بیگم عبدالرحمٰن تبال بمبئی

چھ اندھے

چھ اندھے ایک ہاتھی کو دیکھنے گئے۔ اور جو کچھ وہ اندازے اسے چھو کر معلوم کر سکے اس کا اظہار بہت دلچسپ ہے۔ بناتی بہنوں کی دلچسپی کے لئے قلمبند کرتی ہوں۔

جب یہ سب نابینا ہاتھی کے نزدیک پہونچے تو ایک کا ہاتھ اتفاق سے ہاتھی کے ایک جانب پیٹھ پر پڑ گیا۔ اس اندھے نے دل میں خیال کیا کہ ضرور یہی ہاتھی ہے۔ وہ مسرت سے چیخا۔ دوستو۔ ہاتھی تو دیوار کی مانند ہے۔ لیکن دوسرے نے جس کے ہاتھ صرف ہاتھی کے بڑے دانت آئے وہ کہنے لگا آپ کیا کہتے ہیں۔ ہاتھی تو ایک گول اور چکنے بھالے کی مانند ہے۔ تب تیسرے نابینا نے نہایت بہادری سے ہاتھی کی سونڈ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔ واہ ہاتھی تو مانند سانپ کے ہے۔ اب چوتھے نے ہاتھی کے پیر کو چھو کر کہا۔ کس قدر تعجب کی بات ہے۔ ہاتھی تو مانند درخت کے ہے۔ اب پانچویں صاحب فرماتے ہیں۔ واہ آپ سب تو واقعی اندھے ہیں۔ ہاتھی تو مانند پنکھے کے ہے (کیونکہ اُن کے ہاتھ میں ہاتھی کا کان آگیا تھا۔)

چھٹے نابینا صاحب نے اس جھگڑے کا جلد ہی تصفیہ کر دیا اور ہاتھی کی ہلتی ہوئی دم کو چھو کر کہنے لگے نہیں آپ سب غلط کہہ رہے ہیں (باقی صفحہ ۲۰ پر)

عادت

ایک شخص کی عادت تھی کہ وہ فونٹن پن سے کوئی مضمون نہ لکھ سکتا تھا۔ ایک دن وہ مضمون لکھنے کے خیال سے بیٹھا۔ فونٹن پن ہاتھ میں تھا۔ لیکن معلوم نہیں کیا بات تھی کہ دماغ پر جتنا وہ زور ڈالتا۔ اتنا ہی وہ مضمون لکھنے سے قاصر رہتا۔ بعد میں اسے خیال آیا کہ اس کے ہاتھ میں معمولی قلم کی بجائے فونٹن پن ہے۔

وہ فونٹن پن کسی دوست کا دیا ہوا تھا۔ لیکن بے کار۔ کیونکہ وہ سوائے دستخط کرنے کے اس سے اور کوئی کام نہ لے سکتا تھا۔ اس شخص کے پاس فونٹن پن مہینوں بے کار پڑا رہتا۔ لیکن پنسل سے اگر کچھ لکھنا چاہتا تو اچھے سے اچھا مضمون لکھ ڈالتا۔ یہ اس کی عادت تھی جو ایک بڑا مصنف تھا۔

اسی مصنف نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ اسی طرح سے سر والٹر اسکاٹ اپنے ایک دوست روجرنامی سے اپنی طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ یوں بیان کرتے تھے کہ میرا ایک ہم جماعت ہم سب سے اول رہا کرتا تھا۔ مجھے اس کی ذہانت پر رشک وحسد ہونے لگا۔ میری نگاہ اسی پر رہتی۔ جب اس سے کوئی سوال کیا جاتا۔ تو میں ہمیشہ دیکھتا کہ وہ ہر سوال کے جواب دینے سے پہلے اپنی واسکٹ کے سب سے نیچے کے بٹن کو پھرایا کرتا تھا۔ میں نے اس فعل کو کامیابی کا ذریعہ سمجھا اور ایک دن موقعہ پاکر اس بٹن کو چالاکی سے اس طرح کاٹ دیا کہ اس کو معلوم بھی نہ ہوا۔ پھر نتیجہ کا منتظر رہا۔ میرا خیال صحیح نکلا۔ یعنی جب استاد نے پھر سوال کیا۔ تو وہ حسب عادت اپنا ہاتھ اس بٹن کی طرف لے گیا۔ لیکن جب بٹن نہ پایا تو جواب دینے سے قاصر رہا۔ میں نے رفتہ رفتہ ترقی کی اور اس کی جگہ لے لی۔ یعنی جماعت میں میں اول رہنے لگا۔ پھر اس نے کسی وجہ سے تعلیم چھوڑ دی اور کسی دفتر میں ملازمت کرلی۔

اسی طرح ایک صاحب کی عادت تقریر کرتے وقت ہمیشہ کوٹ کے کالر دونوں ہاتھ سے پکڑنے کی تھی۔ اتفاقاً ایک دفعہ جب وہ تقریر کرنے گئے تو دونوں ہاتھ حسب عادت کالر کی طرف گئے لیکن کالر ندارد! ان کے ہاتھ بڑی کس مپرسی کی حالت میں ادھر ادھر جانے لگے۔ لیکن کبھی جیب میں نہ پڑے۔ کیونکہ انھیں وہ عادت نہ تھی۔ تقریر بڑی پریشانی سے ختم کی۔ انھیں کالر نہ ہونے سے بڑی پریشانی کا سامنا ہوا۔ کیونکہ یہ ان کی عادت کے خلاف تھا۔

اسی طرح ہم سب میں بہت سی ایسی عادات

ہیں جو صرف خیال کرنے پر ہی محسوس کر سکتے ہیں بعضوں کی عادات ایسی ہیں کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں - ایک صاحب ہیں جو روز انکوئی انگریزی اخبار نہ پڑھیں تو انہیں قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔

بعض عادات سے چند فوائد بھی ہیں - مثلاً کسی کو عادت صبح اٹھتے ہی گھڑی کو چابی دینے کی ہو تو ہر روز بلا ناغہ گھڑی کو چابی مل جائے گی۔

ایک انگریزی مصنف لکھتا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ ہمیشہ اپنی ٹوپی ایک مخصوص کھونٹی پر ٹانگتا تھا چاہے کتنی ہی کم فرصتی کیوں نہ ہو اور سامنے کتنی کھونٹیاں ہوں لیکن وہ عادت سے مجبور تھا اور ہمیشہ اسی کھونٹی پر ٹوپی ٹانگتا تھا۔

ایسے ہی انسان کے کتنے ہی کام بغیر سوچے سمجھے ہو جاتے ہیں اور معلوم بھی نہیں ہوتا۔

محمودہ بائی بنگلور

کام کی باتیں

جس برتن میں پیاز پکائی جائے اس کو گرم پانی میں ذرا سا سرکہ ملا کر دھو لینا چاہیے۔

برش کے بال اگر نرم ہو جائیں تو اس کو پانی سے دھو کر گیلا گیلا ہی دودھ میں ڈال دیں دس منٹ کے بعد نکال کر خوب جھٹک کر کروٹ کے بل ہوا میں سوکھنے کے لئے رکھ دیں درست ہو جائے گا۔

لکڑی کی باریک راکھ میں الکحل یا امونیا ملا کر ملنے سے شیشہ نہایت صاف ہو جاتا ہے۔

بوتل کو صاف کرنا ہو تو سرد پانی میں چمچہ بھر رائی ملا کر بوتل میں ڈال کر نصف گھنٹہ رکھ دیں اس کے بعد پانی سے دھو لیں نہایت صاف ہو جائے گی۔

لوہے کی چیزیں پانی میں سوڈا ڈال کر دھونے سے نہایت اچھی حالت میں رہتی ہیں۔

کپڑے دھونے کے پانی میں اگر چند بوند یا پیرافین کی ملائی جائیں تو وہ جلد صاف ہو جاتے ہیں

انڈے ابالنے والے پانی میں ایک چمچہ نمک ملا دیا جائے تو انڈے نہایت صاف چھیلے جائیں گے۔

ایلومونیم - ٹین اور چینی کے برتنوں پر داغ پڑ جائیں تو پانی میں نمک ملا کر ملنے سے صاف ہو جاتے ہیں۔

پیرافین کو کسی صاف اور ملائم کپڑے پر ۴

۴ لگا کر لکڑی کی چیزوں پر ملا جائے تو ان کے داغ دھبے گرد و غبار دور ہو جاتا ہے۔

ٹین لگاتے وقت دھاگہ پر موم رگڑ لیا جائے تو دھاگہ زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

حمیدہ خاتون
اعظم گڈھ

ملیریا

زرینہ کو کئی دن سے بخار آرہا تھا۔ آج
ں کے آبا جان دفتر سے آتے ہوئے ڈاکٹر کو
اہ لیتے آئے۔ ڈاکٹر نے دوا لکھ دی اور
ا بچی کو ملیریا بخار آرہا ہے۔ مچھروں سے بہت
نا چاہیئے۔ جب ڈاکٹر چلا گیا تو ماں نے زرینہ
دوا پلائی۔

طاہر اور اصغر بھی پاس ہی بیٹھے ہوئے ڈاکٹر
باتوں کو بغور سن رہے تھے۔ ماں سے پوچھنے
۔ اچھی اماں جان یہ ملیریا کیا ہے؟ ماں نے
بیٹا یہ بخار کا نام ہے جو مچھر کے کاٹنے سے
ا ہوتا ہے۔ مچھر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں
، بڑے اور دوسرے چھوٹے۔ بڑے مچھر
یا ہی مائل ہوتے ہیں اور جب یہ دیوار پر
بیٹھتے ہیں تو دیوار سے چپک جاتے ہیں۔ ان کی
ی پہچان یہ ہے کہ یہ کانوں کے پاس آکر
بجاتے ہیں۔ یہ کاٹتے ہیں تو بخار نہیں آتا
ن زہریلا مچھر اس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر
ں اور نیلی رنگ کی بندکیاں ہوتی ہیں یہ
از نہیں کرتا۔ چپ چاپ کاٹ کر اڑ جاتا
ہے۔ اور اس کے کاٹنے سے تکلیف نہیں
تی۔ لیکن اس کا زہر جو وہ اپنے ڈنک
ونڈ کے ذریعے جسم میں پہنچاتا ہے۔ بہت
خطرناک ہے۔ اسی سے بخار پیدا ہوتا ہے
یہ زہر مچھر میں بیمار آدمی کے خون سے پیدا
ہوتا ہے۔ اسی بخار کا نام ملیریا ہے۔ جس کی
بہترین دوا کونین ہے۔ طاہر بولا۔ پھر کیوں
نہ ان مچھروں ہی کو مار کر جھگڑا پاک کر دیں۔
نہ مچھر رہیں گے نہ بخار آئے گا۔ کیا ان کے
مارنے کی کوئی دوا نہیں۔ ماں بولی۔ کیوں
نہیں۔ کئی دوائیں ہیں۔ ان سب میں فلٹ
سب سے زیادہ مشہور دوا ہے۔ گندھک
لوبان کی دھونی دینے اور بیڑی کا سوکھا
پتہ جلانے سے بھی مچھر بھاگ جاتے ہیں۔
اس سے بچنے کے لئے مچھردانی کا استعمال
نہایت ضروری ہے۔

زرینہ کے والد بولے ان بچوں کو بھی
علیحدہ علیحدہ مسہری میں سلایا کرو۔ کہیں
ایسا نہ ہو کہ ایک کا بخار دوسرے پر بھی اثر
کرلے۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ
ملیریا کا علاج اگر وقت پر نہ کیا جائے تو
آگے چل کر یہ بہت خطرناک ثابت ہوتا
ہے ؂

بیگم عبدالرحمٰن خان بمبئی

چمن کی سیر

چلو ذرا چمن کی سیر کریں شام کی ٹھنڈی ہوا کھائیں بہار کا وقت ہے آفتاب چھپنے کو ہے۔ شبنم پڑنی شروع ہو گئی درختوں پر پرندے بیٹھے گیت گا رہے ہیں۔ درخت ہرے لباس پہنے چپ چاپ کھڑے ہیں۔ چنبیلی سر جھکائے ڈالیوں پر بیٹھی ہے۔ خوشبو کی لپٹیں آ رہی ہیں۔ کیسے پیارے اور خوبصورت پھول ہیں۔ ان کی انوکھی وضع نرالی شکل کو دیکھو ایک سے ایک جدا ہے۔ ہری ہری گھاس میں رنگ برنگ کی کلیاں اور کھلے ہوئے پھول ایسے خوشنما معلوم ہوتے ہیں گویا مخملی قالین بچھے ہوئے ہیں۔ پھولوں کے رنگوں کو دیکھو کیسے خوش وضع معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی لال کوئی زرد کوئی نیلا کوئی سفید جن کے دیکھنے سے آنکھوں میں طراوت آتی ہے۔ مرجھائے ہوئے دل کنول کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ان کی خوشبو تو دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔ بعض پرندے بھی اس پر شیدا ہیں۔ بلبل کو دیکھو بہار کے موسم میں کیسے خوش آواز نغمہ گاتی ہے جس سے ہمارے دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدائے پاک نے یہ خوشنما چیزیں اپنے بندوں کی خوشی اور ضرورت کے لئے بنائے ہیں ہمیں اس کا ہر وقت شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

رحمت النساء بیگم بنگلور

بقیہ صفحہ ۳۱

ایک ماشہ گلاب۔ زیرہ اور تخم خرفہ اور طباشیر اور زہر مہرہ خوب باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور اگر گہرا سرخ نہ ہو بلکہ سرخ زردی مائل ہو تو یہ دوا لگائیں۔ مصری ۳ ماشہ کافور ایک ماشہ پیس کر منہ میں ملیں۔ اکثر سرسام اور بخار میں ایسا ہوتا ہے۔ اور اگر سفید رنگ ہو تو یہ دوا کریں۔ ایک ایک ماشہ کباب چینی اور بڑی الائچی کے دانے اور سفید کتھ باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں تاکہ لعاب یعنی رال نکل جاوے۔

گلا دکھنا۔ شہتوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں۔ بہت فائدہ ہوتا ہے۔

یہ سب نسخے بہت ہی آزمودہ ہیں۔ امید ہے بہنیں ضرور فائدہ اٹھائیں گی۔

نوٹ:۔ یہ نسخے کسی کتاب یا رسالہ سے نقل نہیں کئے گئے ہیں۔ بلکہ ہمارے ہاں کی بڑی بوڑھیوں کے تجربات ہیں۔

مس ایس بیگم لکھنؤ

بقیہ صفحہ ۳۲

تھوڑے سینگ والے بھی۔

بادشاہ اور درباری سنکر بہت نادم ہوئے مگر بادشاہ کو لڑکیوں کی دانائی بہت پسند آئی اور کہنے لگا اے عقلمند لڑکیوں مجھے امید ہے کہ تم آئندہ ایسی عقلمندی کی باتیں بنا کر مجھے نادم ہونے کا موقع نہ دوگی۔ پھر اپنے لڑکوں سے تینوں کی شادی کر دی۔

محبوب النساء بیگم حیدرآباد

بھاپ کا موجد

بناتی بہنو! تم جانتی ہو کہ آج کل بھاپ کی طاقت سے کتنا کام لیا جاتا ہے۔ آسمان میں اُڑنے والے ہوائی جہاز۔ آسمان سے باتیں کرنے والے پیل مست پہاڑوں اور گہرے خوفناک تیز بہنے والے دریاؤں کو عبور کرنے والی ریل گاڑی۔ سڑکوں کو چیرتا پھاڑتا بھوں بھوں کرنے والا موٹر۔ یہ سب کس طاقت سے چلتے ہیں۔ نہ اس میں گھوڑے ہوتے ہیں نہ بیل بلکہ ایک بے جان مشین کام کرتی ہے۔ اس نعمت کا کوئی نہ کوئی موجد ضرور ہوگا۔ آج تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کو کس نے ایجاد کیا۔ اور وہ کہاں کا رہنے والا تھا۔ تم نے جیمس واٹ کا نام تو ضرور سنا ہوگا۔ یہی اس کا موجد ہے۔ یہ ۱۷۳۶ء میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے وہ پڑھنے لکھنے کا شوقین نہ تھا بلکہ تجربات و ایجادات کا بہت شائق تھا۔ جب کوئی کھلونا خریدتا تو فوراً اس کو توڑ کر دیکھتا کہ آخر کیسے بنا ہے۔ جب اس کی عمر ۱۸ سال کی ہوئی تو فن ساخت کے حصول کے لئے لندن کا سفر کیا۔ اور وہاں پر طرح طرح کے آلات کی ساخت کا فن سیکھ کر واپس آیا اور گھر ہی پر ایک کارخانہ کھولا۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ باورچی خانہ میں گیا تو ایک ہانڈی چولھے پر رکھی ہوئی دیکھی کہ اس کا ڈھکن بھاپ کی وجہ سے اچھلتا تھا۔ چونکہ ایجاد کا وہ شوقین تھا اس لئے فوراً اس نے دل میں سوچا کہ بھاپ میں طاقت بھی ہوتی ہے اور اس سے بآسانی کام لے سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے پہلی مرتبہ کانوں سے پانی کھینچنے والی مشین بنائی۔ اس کے بعد طرح طرح کے آلات ایجاد کئے۔ اب کیا تھا۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کا نام لیا جانے لگا۔ دور دراز سے لوگ آتے اور اس کے یہاں کام سیکھتے۔ غرض کہ اس کی وجہ سے اس کو جو عزت و شہرت ہوئی اور دنیا والوں کو فائدہ پہونچا وہ ناقابل فراموش ہے۔ اسی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ ہر کام مشین کے ذریعے سے لیا جاتا ہے۔ ایک گھنٹہ کا کام دس منٹ میں ہونے لگا۔ ورنہ اس سے پہلے کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ یہ ہستی اپنی عزت و شہرت حاصل کرنے کے بعد ۱۸۱۹ء میں بعمر ۸۳ سال اس دنیا سے رخصت ہوئی جیمس کی یادگار میں سمجھتا ہوں قیامت تک رہے گی۔ بناتی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ فن و ایجاد پر غور کریں اور یہی کوشش کریں کہ کوئی نئی چیز بنائیں تاکہ ہمیں بھی لوگ جیمس واٹ کی طرح ایک بڑی شخصیت ماننے پر مجبور ہوں۔

سید محمد عباس دھمتری

غلط فہمی

کسی گاؤں میں ایک نہایت ہی غریب شخص اور اس کی بیوی رہا کرتے تھے۔ اس شخص کا نام عزیز اور اس کی بیوی کا نام آمنہ تھا۔ اُن کا صرف ایک بیٹا تھا جس کا نام حامد تھا۔ اور تینوں بھیک مانگ کر زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ حامد جب جوان ہوگیا تو اس کے والدین نے اس کی شادی ایک غریب لڑکی رضیہ سے کردی۔ رضیہ سارے پرندوں کی زبانیں جانتی تھی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ رضیہ اپنے صحن میں بیٹھی چکی پیس رہی تھی۔ کہ ایک کوا ان کی دیوار پر آبیٹھا اور کہنے لگا کہ "جو کوئی میری بولی سمجھے وہ سن لے"۔ رضیہ سننے لگی کوے نے کہا کہ "اس گاؤں کے نزدیک جو ندی ہے اس میں کہیں سے ایک مردہ شہزادہ بہ کر آیا ہے اور ایک پتھر کے ساتھ اٹک گیا ہے۔ مردہ شہزادہ کی انگلی میں ایک لاکھ کی انگوٹھی ہے۔ جو لینا چاہے وہ آج رات جاکر لے آئے"۔ رضیہ نے خیال کیا کہ میں ضرور جاکر لے آؤں گی۔ جب رات کے وقت سب گھر کے آدمی سو گئے تو رضیہ اپنے بستر سے اٹھی کہ اب اچھا موقع ہے۔ میں جاکر مردہ شہزادہ کی انگوٹھی اتار لاؤں۔ رضیہ نے گھر کے کسی ادمی سے ذکر نہ کیا تھا۔ رضیہ آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر آگئی۔ اتفاق سے آمنہ کی بھی آنکھ کھل گئی اور اس نے دیکھ لیا کہ رضیہ کہیں جارہی ہے۔ آمنہ بھی اٹھ گئی اور رضیہ کے پیچھے پیچھے چلی۔

جب رضیہ ندی کے کنارے پہونچ گئی تو آمنہ ایک درخت کے پیچھے چھپ گئی۔ رضیہ نے ندی میں اتر کر دیکھا تو واقعی ایک مردہ شہزادہ پتھر کے ساتھ اٹکا ہوا ہے۔ رضیہ نے قریب جاکر دیکھا تو شہزادہ پھول گیا ہے اور شہزادہ کی انگلیاں بھی پھولی ہوئی ہیں۔ رضیہ نے انگوٹھی اتارنے کی بہت کوشش کی مگر انگوٹھی نہ اتری۔ آخر رضیہ کو خیال آیا کہ میں نے بہت آدمیوں سے سنا ہے کہ جب کسی مردے کی انگلیاں پھول جائیں۔ تو اس کی انگلیوں کو منہ میں ڈال کر اوپر کی طرف سانس کھینچنے سے اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ رضیہ نے ویسا ہی کیا۔ تو واقعی انگلی اصلی حالت پر آگئی۔ تب اس نے شہزادے کی انگوٹھی اتار لی۔ اور پھر رضیہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئی اور پھر آمنہ بھی رضیہ کے پیچھے پیچھے آگئی جب صبح ہوئی تو آمنہ نے گھر میں اعلان کیا کہ رضیہ مردے کھاتی ہے میں نے خود رات کے وقت دیکھا ہے۔ اور اپنا سارا قصہ سب کو سنایا۔ اور کہا کہ رضیہ کو مار ڈالنا چاہئے۔ نہیں تو یہ ہم سب کو کھا جائے گی۔ عزیز اور حامد کو بھی یقین ہوگیا کہ یہ ضرور مردے کھاتی ہے۔ اس کو ضرور دور جنگل

ے جاکر مار ڈالنا چاہئے۔ سب نے مل کر صلاح
کہ کل شام کو رضیہ کو جنگل میں لے جاکر مار ڈالیں
۔ پہلے کی طرح پھر رضیہ صحن میں بیٹھی بکی ہیں رہی
۔ تو پھر وہی کوّا دیوار پر آبیٹھا۔ اور کہنے لگا "کہ
گاؤں کی سرحد میں ایک برگد کا درخت ہے۔
کے نیچے سات بادشاہوں کا خزانہ دبا ہوا
ہے۔" رضیہ نے کوّے سے کہا " پہلے تو مجھ سے کہہ گیا
کہ مردہ شہزادے کی انگلی میں سے انگوٹھی اتار لے
یں جاکر اتار لائی۔ مگر ہمارے گھر میں سب لوگ
تے ہیں۔ کہ یہ مردے کھاتی ہے۔ اب میں جاکر وہ
انہ نہیں لوں گی۔" عزیز کہیں سے یہ گفتگو سن رہا تھا۔
ب کوّا اڑگیا۔ تو رضیہ سے آکر پوچھا کہ کوّا تم سے کیا
رہا تھا۔ اور اس کے جواب میں تم نے کیا کہا۔
یہ نے کہا میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔ عزیز نے بہت
رار کیا۔ مگر رضیہ نے نہیں بتایا۔ دوسرے دن آمنہ
عزیز سے کہا کہ اسے کہیں جاکر مار آؤ۔ مجھے تو
سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کہیں ہم لوگوں کو بھی نہ
جائے۔ جب شام ہوئی تو عزیز رضیہ کو مار ڈالنے
رض سے جنگل میں لے جا رہا تھا۔ تو عزیز کو پھر
ل آیا۔ اور رضیہ سے پوچھا کہ کوّا اور تمہارے درمیان
گفتگو ہوئی۔ رضیہ نے کہا کہ آپ جس کام کے لئے
رہے ہیں۔ وہ کام کریں میں نہیں بتاؤں گی۔
استہ بھر عزیز رضیہ سے یہی پوچھتا گیا۔ کہ کوّے اور
ارے درمیان کیا باتیں ہوئیں۔ مگر رضیہ پہلے کی
رح جواب دیتی رہی۔ آخر جب عزیز منزل مقصود پر

پہونچ گیا۔ تو رضیہ سے کہا کہ میں اس وقت تک
تم کو نہ ماروں گا۔ جب تک تم یہ نہ بتاؤ گی کہ کوّا اور
تمہارے درمیان کیا گفتگو ہوئی۔ آخر بہت زیادہ
اصرار کرنے کے بعد رضیہ نے کہا "کوّے نے کہا تھا
کہ گاؤں کی سرحد میں جو برگد کا درخت ہے اس کے
نیچے سات بادشاہوں کا خزانہ دبا ہوا ہے۔ اور
میں نے اس سے یہ کہا تھا کہ پہلے جو تو مجھے کہہ گیا
تھا کہ مردہ شہزادہ کی انگوٹھی اتار لاؤ۔ تو میں جاکر
اتار لائی۔ اب میرے گھر میں یہ مشہور ہوا ہے۔ کہ یہ
مردے کھانے والی ہے۔ اب میں جاکر خزانہ نہیں
لاؤں گی۔" عزیز نے کہا کہ اچھا گھر چلو۔ میں تمہیں نہیں
ماروں گا۔ عزیز رضیہ کو لے کر گھر میں آگیا۔ حامد اور
آمنہ نے جب دیکھا کہ عزیز رضیہ کو صحیح سلامت گھر میں
لے آیا ہے تو ان دونوں نے یہ صلاح کی کہ ہم دونوں
کو یہاں سے کہیں بھاگ جانا چاہئے۔ ورنہ یہ ڈائن
ہم کو کھا جائے گی۔ حامد اور آمنہ تو کہیں بھاگ گئے۔
جب صبح ہوئی تو عزیز اور رضیہ نے برگد کے نیچے کھود کر
دیکھا تو واقعی بہت سا خزانہ دبا ہوا ہے۔ اب ان
دونوں نے بھیک مانگنا چھوڑ دیا اور اپنے لئے ایک
عالی شان محل بنوالیا۔ رضیہ اور عزیز راجوں اور
مہاراجوں کی طرح رہنے لگے۔ گاؤں کے سب
آدمی حیران تھے کہ ان کو اتنا خزانہ کہاں سے ملا۔
پہلے تو یہ سب بہت غریب تھے مگر اب راجہ بنے بیٹھے
ہیں۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حامد اور آمنہ بھیک مانگتے
مانگتے اس گاؤں میں آگئے جس میں عزیز اور رضیہ ا

کرتے تھے۔ حامد نے گاؤں کے آدمیوں سے دریافت
کیا کہ اس عالی شان محل میں کون رہتے ہیں۔ گاؤں
کے آدمیوں نے کہا۔ کہ اس محل میں ایک امیر شخص
رہتا ہے۔ تم دونوں جاکر ان سے بھیک مانگو۔ تو
وہ بہت سی خیرات دیں گے۔ اور وہ بہت سخی آدمی ہے
حامد اور آمنہ دوسرے دن اُن سے بھیک مانگنے گئے
رضیہ نے اُن کی آواز سنی تو خیال کیا۔ کہ ان کی آواز
آمنہ اور حامد کی سی ہے۔ اس نے کھڑکی سے دیکھا تو
واقعی حامد اور آمنہ کھڑے ہیں۔ رضیہ نے اپنی کنیز سے
کہا کہ جاؤ اور ان فقیروں کو اوپر بلالاؤ۔ کنیز آمنہ اور
حامد کو اوپر بلالائی۔ رضیہ نے ان سے کہا کہ تم پہلے
اپنے لباس اتار کر دوسرے لباس پہنو پھر میں تمہیں
بتاؤں گی کہ میں کون ہوں۔ حامد اور آمنہ نے اپنا
فقیرانہ لباس تبدیل کرکے شاہی لباس پہنا۔ پھر رضیہ نے
کہا کہ میں وہی رضیہ ہوں جس کو تم ڈائن تصور کرتے تھے
اور مار ڈالنا چاہتے تھے۔ آمنہ اور حامد نہایت ہی
حیران ہوئے۔ اور پوچھا کہ تم لوگوں نے اتنی دولت
کہاں سے پائی ہے۔ رضیہ نے اپنا سارا قصہ ان کو
سنایا۔ آمنہ کو بہت شرمندگی ہوئی کہ میں نے غلط
فہمی کے باعث رضیہ پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔

رضیہ کو اپنے خسر اور ساس سے اور عزیز کو اپنے
باپ اور ماں سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔ اور پھر
حامد اور آمنہ بھی بادشاہوں کی طرح رہنے لگے۔

نذیر بیگم بڑھا

چھوٹی بہن کے نام

ادھر آ تجھے چند باتیں بتاؤں
تجھے کامیابی کے رستے لگاؤں

تو اپنی کتابوں کو پڑھتی چلی جا
تو دن رات محنت بھی کرتی چلی جا

تجھے ہوگی محنت سے حاصل بڑائی
ملے گی تجھے اس سے عزت سوائی

نہ کر اپنی ہمجولیوں سے بڑائی
نہیں اس سے بڑھ کر کوئی بھی برائی

ہر اک لڑنے والوں سے کرتا ہے نفرت
نہیں کوئی بھی ان سے کرتا محبت

تو سچ بول اور جھوٹ سے کر کنارا
نہیں جھوٹا بچہ کسی کو پیارا

جو جھوٹا ہے دنیا کو بھاتا نہیں ہے
کبھی چین دنیا میں پاتا نہیں ہے

ہمیشہ کہا مان اپنے بڑوں کا
اور اپنے سے چھوٹوں پہ رحمت کیے جا

اگر چاہتی ہے خوشی سے تو رہنا
تو بس مانتی جا تو فطرت کا کہنا

مظفر علی فطرت
سرگودھوی

مختلف بیماریاں اور انکے علاج

سر کا درد - یہ کئی طرح کا ہوتا ہے - اور ہر ایک کا علاج
ہے مگر یہاں ایک ایسی دوا لکھتی ہوں جو بہت ہی موثر ہے
تین ماشہ آڑو کی گٹھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور تین ماشہ
تخم کاہو الگ خشک پیس لیں پھر دونوں کو ملا کر پیشانی
اور کنپٹی پر لیپ کر دیں بہت موثر یعنی اثر والی ہے - اور
اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیس کر اس میں ملا لیں

آئینہ یا کوئی چمکدار چیز آفتاب کے سامنے کر کے
آنکھ پر اس کا عکس ہرگز مت ڈالو - اس سے کبھی دفعتہً
بینائی جاتی رہتی ہے -

دوا جس سے آنکھ کی بیماریوں سے حفاظت اور
نگاہ کو قوت رہتی ہے - انار شیریں اور انار ترش کے
دانے اور دانوں کے بیچ کے پردے اور گودے کر
کچلیں اور کئی تہ کپڑے میں چھان لیں - جو عرق نکلے وہ
آب انار کہلاتا ہے یہ عرق ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں
چھٹانک بھر شہد ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آنچ پر پکائیں
اور جھاگ اتارتی رہیں - یہانتک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب
ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک
سلائی اپنے اور بچوں کی آنکھ میں لگایا کریں - انشاء اللہ
آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور بینائی میں
ضعف نہ آئے گا -

پیٹ بھر کھانا کھا کر فوراً سو رہنے سے کان جلد بہرے
ہو جاتے ہیں - جبتک کھانا کھانے کے بعد دو گھنٹہ نہ گذر
جائیں ہرگز نہ سونا چاہیئے - اگر کان میں کوئی دوا ڈالو
خواہ تاثیر میں گرم ہو یا سرد ہو ہمیشہ نیم گرم ڈالنی چاہئے، اگر
بچپن سے عادت رکھیں کہ کبھی کبھی کان میں روغن بادام
تلخ پانچ پانچ بوند نیم گرم ٹپکا لیا کریں تو امید ہے کہ اخیر عمر
تک کبھی سننے میں فرق نہ آئے گا -

دوا جس سے کان کا میل نکل جاتا ہے - سہاگہ کھیل
کیا ہوا خوب باریک پیس کر تھوڑا سا کان میں ڈالیں اور
اوپر سے کاغذی لیموں کا عرق نیم گرم پانچ چھ بوند ٹپکا دیں
اور جس کان میں یہ دوا ڈالیں اوسی طرف کی کروٹ پر سو
رہیں دو تین دن میں میل بالکل صاف ہو جائے گا اور
سلائی وغیرہ سے میل نکلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی -

اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جاوے تو اس کو بند
نہ کرنا چاہیئے البتہ زیادہ ہو جاوے تو بند کر دینا چاہیئے -
نکسیر اگر خفیف جاری ہو تو امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر
ناک میں چڑھانے سے بند ہو جاتی ہے -

دوسری دوا جس کی بہت قوی تاثیر ہے - اوّل
ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو - پھر تین ماشہ مازو اور تین ماشہ پوست
انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ چھلکے انڑی مسور اور
پندرہ ماشہ رسوت ان سب کو باریک پیس کر گلاب اور
خرفہ کے پانی میں ملا کر پیشانی اور سر پر لیپ کرنا چاہیئے - مگر
یہ دوا بہت بوڑھے آدمی کو استعمال نہ کرنی چاہیئے -

منہ آجانا - اگر سرخ ہو تو یہ دوا بہت مفید ہوگی ایک
باقی صفحہ ۲۶ پر

عقل مند لڑکیاں

گرمی کا موسم تھا نسیم خوشگوار اٹھلاتی ہوئی چل رہی تھی چاند دلفریب چاندنی میں رعنائیاں دکھلا رہا تھا پھولوں کی مہک دماغ کو معطر کر رہی تھی۔ لڑکیاں بدستور اپنے بستروں پر بیٹھی ہوئی گفتگو میں مصروف تھیں کہ اثنائے گفتگو میں کہیں سے نوبت کی آواز گونجنے لگی تینوں ہم راز سہیلیاں ہی تھیں آپس میں اس طرح تذکرہ کرنے لگیں کہ۔

(۱) بہن بہن مردار ہے مگر لطف زیادہ

(۲) ہاں بہن وقت پر ہی سہانا۔

(۳) ہاں بہن ہاتھ کی صفائی۔

یہ باتیں ایک بادشاہ سن رہا تھا۔ اس کو نہایت ہی تعجب معلوم ہوا اور سوچنے لگا کہ آخر کیا بات ہے مگر بہت کچھ غور و فکر کے بعد بھی کچھ سمجھ میں نہ آیا تو اپنے مشیروں اور وزیروں کو بلوا کر پوچھا کہ اس معمے کو حل کرو لیکن کوئی جواب نہ دے سکا۔ بادشاہ اور بھی حیران و پریشان ہوا اور کچھ دیر بعد حکم دیا کہ لڑکیوں کو پیش کیا جائے۔ جب لڑکیاں آئیں تو ان سے پوچھا کہ بتاؤ یہ کیا معمہ تھا تو لڑکیاں ہنس کر کہنے لگیں کہ حضور دربار کو جمع کیجئے اور پھر پوچھئے۔

بادشاہ نے فوراً دربار جمع کیا اور ہر ایک سے پوچھا مگر کوئی بتا نہ سکا تو اس پر لڑکیاں تعجب کر کے پھر یوں کہنے لگیں کہ۔

(۱) بہن بہن وہ ہے وہ

(۲) بہن وہ ہے تو یہ کہاں

(۳) بہن تھوڑے ایسے تھوڑے ویسے۔

بادشاہ اور درباری یہ دوسرا معمہ سنکر اور بھی حیرت انگیز ہوئے۔ اور لڑکیوں سے اصرار کرنے لگے کہ جلد بتاؤ آخر کیا معمہ ہے۔ بڑی لڑکی نے ہاتھ باندھتے ہوئے عرض کیا حضور جب ایسے شاہی دربار میں امیر و وزیر جیسے عقل مند نہ بتا سکے تو مجھے بتانے میں کوئی عذر نہیں۔ اچھا سنئے۔ نوبت بج رہی تھی تو ہم نے سنکر کہا تھا۔

(۱) بہن مردار ہے مگر لطف زیادہ یعنی نوبت کا چمڑا مردار ہوتا ہے۔ جب بجتا ہے تو لطف زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) بہن وقت پر سہانا۔ یعنی باجہ وقت پر ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔

(۳) بہن ہاتھ کی صفائی۔ یعنی بجانے والے کا کمال۔

جب درباری اس چھوٹے سے معمے کو نہ بتا سکے تو ہم کو تعجب ہوا اور پھر یوں کہا کہ۔

(۱) بہن وہ ہے وہ یعنی بیل کے مانند ہے۔

(۲) بہن وہ ہے تو یہ کہاں یعنی بیل ہے تو سینگ کہاں

(۳) جواباً بہن تھوڑے ایسے تھوڑے ویسے یعنی تھوڑے بیل ایسے یعنی بغیر سینگ کے ہوتے ہیں اور باقی صفحہ ۲۶ پر

روم

میں آج بناتی بہنوں کی دلچسپی کے لیے شہر روم
متعلق ایک دلچسپ حکایت لکھتی ہوں۔
یونان کی خوبصورت عمارتوں کو چھوڑ کر دوسری
صورت عمارتیں روم میں پائی جاتی تھیں۔ جو کہ
زمانہ میں دنیا کی ملکہ کہلاتا تھا۔ اس شہر کا نام
س کے نام پر پڑا اور بعد میں بگڑ کر روم ہوگیا۔
کہتے ہیں کہ رومولس اور ریمس دو چھوٹے
تھے جو کہ اٹلی کے کسی شہر کے وارث تھے ان کے
چچا نے جب کہ وہ ننھے بچے ہی تھے ان کو گرفتار
اور حکم دے دیا کہ ان کو دریا میں صندوق میں
[illegible]
اور اس کا پانی کنارے سے اچھل کر باہر نکل
اور جب پانی کم ہوا تو یہ صندوق میں وہ
ننھے وہ کنارے پر صحیح سلامت رہ گیا۔ تھوڑی
کے بعد ایک گڈریا وہاں سے گذرا۔ اس نے
صندوق کا ڈھکنا اٹھا کر ان دونوں ننھے بچوں کو دیکھا
گھر لے گیا۔ اس نے ان دونوں کی اچھی طرح
پرورش کی۔ جب لڑکے جوان ہوئے اور ان کو علم
کہ وہ شاہی خاندان سے ہیں تو انھوں نے فوج
اکٹھی کرکے اپنے چچا کو ہرا دیا۔ اور اسے شہر سے باہر
نکال دیا۔ دریا کے اوپر کی طرف سات پہاڑیوں میں
سے ایک پر انھوں نے شہر بنانے کا قصد کیا۔

دونوں بھائیوں کے درمیان جھگڑا ہوا کہ شہر کس پہاڑی
پر بنایا جائے۔ کسی عقل مند نے ان کو مشورہ دیا کہ
پرانے رواج کے مطابق یعنی پرندوں کے غول کو
دیکھ کر اس امر کا فیصلہ کیا جائے۔ دونوں بھائی
اپنی اپنی پہاڑی پر جو وہ شہر کے لئے تجویز کرتے تھے
علی الصبح سورج چڑھتے ہی چڑھ جائیں اور شام تک
وہیں بیٹھے رہیں۔ جو سب سے زیادہ تعداد گِدوں
کی اڑتی ہوئی دیکھے فیصلہ اس کے حق میں ہو گا
دونوں اس پر متفق ہو گئے اور دوسرے دن
صبح ہوتے ہی دونوں اپنے دوستوں کو لے کر اپنی
اپنی پہاڑی پر جو وہ شہر کے لئے تجویز کرتے تھے جا بیٹھے
دوپہر تک ان دونوں کو کوئی پرندہ نظر نہ آیا۔ لیکن
تھوڑی دیر کے بعد ریمس خوشی کے مارے چلا اٹھا
کیونکہ اس نے دیکھا کہ گِدوں کا ایک غول اس کی
طرف آ رہا ہے۔ ریمس اور اس کے دوستوں نے
جو اس کے ہمراہ تھے بڑے شوق سے ان کو گنا
وہ تعداد میں چھ تھے۔
اب شام ہو رہی تھی رومولس اور اس کے
دوستوں نے جو بڑے متفکر اور غور سے آسمان کی
طرف نظریں اٹھائے ہوئے تھے دیکھا کہ مغرب کی
طرف سے ایک سیاہ بادل سا ان کی طرف آ رہا
ہے۔ جب وہ نزدیک پہونچا تو جس چیز کے لئے

وہ دن بھر انتظار کرتے کرتے تھک گئے تھے وہ آخرش
نمودار ہوئی ہے یعنی گدھ۔ وہ تعداد میں بارہ تھے۔
لوگ کہنے لگے دیوتاؤں نے فتویٰ دے دیا
ہے۔ نئے شہر کے لئے یہی پہاڑی پسند کی گئی ہے۔
اور رومس ہمارا بادشاہ ہوگا۔ چنانچہ رومس
بادشاہ ہوا اور اس نے اس شہر میں بڑی بڑی
عمارتیں تعمیر کرائیں۔ رومن لوگ بڑے طاقتور اور
جنگجو تھے۔ ان لوگوں کی عمارتیں بھی بہت بھاری
اور شاندار تھیں۔

ایم۔ اختر

صُبح

آفتاب طلوع ہوا ہے۔
رات کا اندھیرا غائب ہو چکا ہے۔
دیکھو!
پرندے چہچہا رہے ہیں۔
کسان ہل چلا رہا ہے۔
دیہاتی لڑکیاں سرسبز کھیت میں اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہیں
اور ساتھ ہی گیت بھی گا رہی ہیں۔
سنو، سنو
آہا!
کیسی میٹھی آواز ہے۔
سورج آہستہ آہستہ نزدیک آ رہا ہے۔
اب ساری دنیا روشن ہو چکی ہے۔

محمد حسین۔ پشاور

میری زندگی کا ایک پُرمسرت دن

مجھے بچپن ہی سے مضمون نگاری کا شوق تھا میں نے دس سال سے بہت سے مضامین لکھے۔ بہت سے مسودے ابھی تک یوں ہی پڑے ہوئے ہیں ۱۹۳۵ء تک میں برابر مضامین لکھتی رہی لیکن شائع کرانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ مجھے شروع ہی سے عصمت بہت پسند ہے۔ مجھے عصمت میں مضمون لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ آخر کار میں نے ایک مضمون صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ کی تائید میں کہ آل انڈیا مسلم لیگ قائم کرنی چاہیئے یا نہیں لکھ ڈالا جو بنات میں شائع ہو گیا اس کے بعد مجھ میں کافی ہمت پیدا ہو گئی اور عصمت کے لئے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان کتب خانہ تھا۔ چونکہ خدا کے فضل و کرم سے عصمت کا معیار بہت بڑھا ہوا تھا۔ اس لئے میں نے بڑی مایوسی کے ساتھ مضمون بھیجا۔ کیونکہ مجھے اس کے شائع ہونے کی امید نہ تھی۔ تین ماہ بعد جب نومبر کا عصمت ملا اور میں نے کھول کر پڑھا تو یہ دیکھ کر میری مسرت کی انتہا نہ رہی کہ اس میں میرا مضمون شائع ہوا تھا۔ بس میں اپنی اس کیفیت کو بیان نہیں کر سکتی جو اس وقت ہوئی وہ دن میری زندگی کا سب سے زیادہ خوشی کا دن تھا جس کے خیال سے میں آج تک دلچسپی لیتی ہوں۔ اب میں خدا کے فضل و کرم سے بلا کسی کی اصلاح کے مضمون لکھ لیتی ہوں اور یہ بات مجھ پر اچھی طرح واضح ہو چکی ہے

پہیلیاں

(۱) رشتہ مری حیات کا بالشت بھر کا ہے ؛ تن پر بھی سر سے گوشت کسی جانور کا ہے
سوز و گداز سے ہوں سراسر بھری ہوئی ؛ بجھتی ہے آ کے پاؤں میں سر کی لگی ہوئی — موم بتی

(۲) ہری رکابی سفید بھات ؛ لے سہاگن ہاتھوں ہات — بیلے کا پھول

(۳) راہ راہ مسافر جائے ؛ چنبیلی پھول بچھاتا جائے — گنا

(۴) ایک گلی سے آنا جانا۔ ایک گلی میں کنواں۔ ایک گلی میں آگ لگی ہے۔ ایک گلی میں دھواں۔ — حقہ

(۵) آگے آگے ہیں بچاری۔ میرے پیچھے بھیا
دانت نکالے بابا آئے۔ برقعہ اوڑھے میّا — املی۔ آم۔ انار۔ بھٹا

(۶) کالی مرغی دم دراز۔ انڈے دیتی سو پچاس۔ — جوئیں

(۷) مٹی کا گھوڑا لوہے کا زین۔ اس پر بیٹھے پھولے حلیم۔ — چولھا۔ توا۔ روٹی۔

(۸) چھوٹے چھوٹے پتے۔ لمبے لمبے ڈال۔ پھل کیوں ٹیڑھا۔ دانہ کیوں لال — املی

(۹) شربت کی کوٹھری۔ پربت کی پہاڑ۔ لاکھوں کی جھانجری۔ پھولوں کی بہار۔ — شہد کا چھتہ

(۱۰) کالی گائے کلونجی کھائے۔ اڑ گیا بچھڑا۔ رہ گئی گائے۔ — بندوق

(۱۱) چار اتنک چار رنبک۔ چار برہمن بیسر۔
جو نہ میری پہیلی بوجھے میں حشر میں ہوں گی دامن گیر — جاڑا۔ گرمی۔ برسات

مس صالحہ خاتون کلکتہ

(۱۲) پان سے پتلا۔ چاند سے چکلا۔ مسئلہ نہ بوجھو تو ناک میں تکلا۔ — پاپڑ

(۱۳) چھوٹا سا آنگن اس میں لگے پانچ بینگن۔ — ہاتھ کی انگلیاں

(۱۴) چار کھمبے کھڑے تھے۔ دو شمع جلتے تھے۔ دو پنکھے ہلتے تھے۔ بیچ میں ناگن کھیلتی تھی۔ — ہاتھی

(۱۵) ہم تم دیکھیں گھڑی گھڑی۔ بادشاہ دیکھے کبھی کبھی۔ اور خدا نہ دیکھے کبھی — برابری والا

بیگم عبدالرحمن خاں۔ بمبئی۔

(۱۶) اچک دانہ بچک دانہ۔ دانے پر دانہ۔
چھپے اوپر مور ناچے۔ لالہ ہے دیوانہ۔ — انار

(۱۷) ایک پہیلی رام رسیلی پھرے رام کے ساتھ۔
چمپا چھوڑے باغ میں۔ پھل ہمارے ہاتھ میں۔ — پتنگ ڈور

(۱۸) جھاڑ جھاڑ کے نیچے۔ پہاڑ پہاڑ کے نیچے۔ جھم جھم۔ جھم جھم کے نیچے
سوں سوں۔ سوں سوں کے نیچے گپ گپ۔ — سر۔ ماتھا۔ آنکھیں۔ منہ۔ ناک۔

دوسخنیاں

(۱۹) اخبار پڑھا کیوں نہیں۔ گھر میں بیٹھے کیوں نہیں۔ — چھپا نہ تھا۔
(۲۰) کرتا پہنا کیوں نہیں۔ گوشت کھایا کیوں نہیں — گلا نہ تھا
(۲۱) جوتا پہنا کیوں نہیں۔ انڈا کھایا کیوں نہیں — تلا نہ تھا
(۲۲) دھوبن پٹی کیوں۔ برہمن نہایا کیوں نہیں — دھوتی نہ تھی
(۲۳) چٹنی کھائی کیوں نہیں۔ بگی میں بیٹھے کیوں نہیں۔ — راس نہ تھی

برجیس جہاں بیگم جاورہ

کاغذ بہت مہنگا ہوگیا

ابھی لڑائی نہیں چھڑی مگر جنگ عظیم کے زمانہ میں جس طرح کا بھاؤ آنہ اور مہینہ کی طرح بڑھ رہا تھا اسی طرح گذشتہ چند ماہ میں کہیں سے کہا پہونچ گیا۔ اشتہارات اور بنات کے کاغذ کی قیمت تین ماہ میں ڈیڑھ گنی ہوگئی۔ بنات میں جو کاغذ لگ رہا ہے اس قیمت فی رم ڈھائی روپے سے بھی کم تھی اس ماہ تین روپے بارہ آنے میں بھی بہت مشکل سے ملا ہے اسی طرح طباعت تمام سامان بہت مہنگا ہوگیا اور یہ گرانی ہر روز بڑھتے چلی جا رہی ہے۔ کسی ایسے رسالہ یا اخبار کے لئے جس کا چندہ پہلے ہی بہت کم ہو اور جو صرف خریداروں کے چندہ پر چل رہا ہو جس کی آمدنی کی اور کوئی صورت نہ ہو اس گرانی کی اس طرح مقابلہ کرنے کی کہ پرچہ کی شان میں فرق نہ آئے دو ہی صورتیں ہیں یا تو چندہ بڑھا دیا جائے یا خریداروں کی تعداد غیر معمولی اضافہ ہو۔ فی الحال ہم چندہ بڑھانا پسند نہیں کرتے اس لئے اس وقت اشد ضرورت ہے کہ بنات کے تمام خرید اشاعت بڑھانے پر توجہ فرمائیں۔

منیجر

ہنڈ کلیا

تُرکی کوفتے

قیمہ نہایت باریک آدھ سیر [illegible] سات عدد نمک مرچ زیرہ گرم مصالحہ [illegible] دھنیا حسب پسند۔

ترکیب:- انڈے چھ عدد اُبال لیں اور ایک انڈا قیمے میں توڑ کر ملا دیں چٹکی بھر بیسن بھی ملا دیں۔ بعد ازاں ابلے ہوئے انڈے چھیل کر ان کے اوپر قیمہ چڑھا دیں اور کڑاہی میں حسب انداز گھی ڈال کر تل لیں حتیٰ کہ سرخ سرخ سے ہوجا دیں۔ خیال رہے کہ ایک ساتھ انڈے نہ ڈالیں بلکہ ایک ایک تلیں۔ آنچ بہت تیز نہ ہو ورنہ انڈے جل جائیں گے۔ سب تلے جاچکیں تو نصف نصف کاٹ لیں اور نوش فرمائیں۔

سادہ پڈنگ

ڈبل روٹی تازہ ایک عدد۔ دودھ ایک سیر، انڈے چار عدد، پستے نصف تولہ۔ شکر پاؤ بھر۔

پہلے دودھ کو اس قدر اونٹائیں کہ آدھ سیر رہ جائے۔ پھر اس میں ڈبل روٹی کے توس کاٹ کر بھگو دیجئے۔ آدھ گھنٹے تک بھیگا رہنے دیں۔ بعد ازاں چاروں انڈوں کو ایک ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی شامل کرتے ہوئے پھینٹیں جب یک جان ہو جائیں تو اس میں شکر ملا دیں اور یہ سب دودھ ڈبل روٹی میں ڈال کر ملا دیں۔ پھر [illegible] گھی ڈال کر [illegible] اوپر کو [illegible] طرف گھی ہو [illegible] کوئلے خوب دہکتے ہوں ہٹنے تو نیچے سے پڈنگ نہ جم سکے گی اور اگر نیچے آنچ تیز ہوگی تو اوپر نہ جم سکے گی۔ یکساں آنچ کیجئے آدھ گھنٹے میں پڈنگ تیار ہو جائیگی بعد ازاں پستے خوب باریک کاٹ کر چھڑک دیجئے اور نقرئی ورق اوپر سے لگا دیجئے۔ نہایت لذیذ سادہ پڈنگ تیار ہو جائے گی۔

نوٹ: [illegible] از [illegible] ریاست [illegible]

کدو کا لذیذ حلوہ

(ترجمہ) Marrow [illegible] کو یہاں دودھی کدو کہتے ہیں نصف عدد کدو آدھ پاؤ کشمش آدھ پاؤ بادام آدھ سیر گھی [illegible] چھٹانک شکر دو سیر زعفران حسب ضرورت۔ گلاب خالص آدھا اونس۔

ترکیب:- پہلے کدو کو صاف کریں۔ بعد کدو کش میں گھس لیں۔ بعد ازاں گھسے ہوئے کدو کو پتیلی میں چڑھا دیں۔ پانی اتنا ڈالیں کہ کدو گل جائے اور پانی باقی نہ رہے۔ بادام اور زعفران پیس لیں۔ اب شکر بھگویا۔ پسے ہوئے بادام ڈالنے کے بعد

پتیلی کو بدستور آگ پر رہنے دیں اور چمچہ سے خوب ہلائیں جب حلوہ سخت ہونے لگے تو گھی میں کشمش اور بادام تراش کر سُرخ کرلیں۔ اور حلوہ میں ملا دیں۔ ٹھنڈا ہونے کے بعد گلاب چھڑک دیں اب تنور کی روٹی کے ساتھ نوش فرمائیں۔ نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ تجربہ کے بعد لکھ رہی ہوں۔

نوٹ:۔ آدھ سیر بادام میں نصف پیس لیں اور نصف بادام تراش لیں۔

مشہوہ بیگم بنگلور

نمکین لوز

عموماً یہ صبح کے ناشتہ میں مفید اور مزے دار ثابت ہوگی۔ بہت ہی سادہ اور مقوی غذا ہے۔ نہایت ہی آسانی کے ساتھ حسب ذیل اشیاء سے بنائی جا سکتی ہے۔

ناریل ایک عدد۔ چاول کا رالہ۔ پاؤ بھر۔ دہی چکہ۔ پاؤ بھر۔ گھی ایک چھٹانک۔ نمک حسب پسند۔ دودھ ڈیڑھ پاؤ۔ یا پاؤ بھر۔

ترکیب:۔ چاول دھو کر ایک سفید کپڑے پر پھیلا دئے جائیں۔ سایہ میں سکھانے چاہئیں، سوکھنے پر چکی میں پیس کر اس کا رالہ تیار کریں۔ ناریل کو چھیل کر سل پر پیس لیں۔ پسا ہوا رالہ کھوپرا اور دودھ ملالیں اور سینی میں ڈال کر اوپر بھی ایک سینی ڈھکنی چاہئے سینی کے نیچے اوپر آگ رکھیں۔ اس طرح یہ دم ہو جائے گا۔ جب ہلکی سی سرخی آجائے اتار لیا جائے ٹھنڈا ہونے کے بعد اس کے لوز کاٹ لیں اور ناشتہ نوش کریں۔ بہت ہی لذیذ ہوگا۔

مس سعیدہ محی الدین حیدرآباد دکن

پیڑے

میں اپنی پیاری بہنوں کے لئے اپنے یہاں کے مشہور پیڑوں کی ترکیب لکھتی ہوں امید ہے کہ بہنیں بنا کر نوش فرمائیں گی۔

ترکیب:۔ کھویا ایک سیر۔ شکر ادھ سیر۔ پستہ ایک تولہ۔ الائچی سفید ایک تولہ۔ کیوڑہ ۲ ماشہ۔

پہلے شکر میں تھوڑا پانی ڈال کر قوام کیجئے۔ جب جمنے کے قابل ہو جائے تو اس کو سل پر خوب باریک پیس لیں۔ جو کھویا ابھی تک رکھا ہے اس کو بھاری پیندے کی پتیلی میں ڈال کر خوب بھونئے۔ جب سرخی آنے لگے اور کھویا گھی چھوڑنے لگے تو چولہے سے اتار لیجئے کیوڑہ۔ پسی ہوئی الائچی شکر ڈال کر خوب چلائے۔ پسی ہوئی شکر میں سے تھوڑی بچا لیجئے۔ اب ہاتھوں میں شکر لگا کر سانچوں میں بھر دیجئے۔ پستہ جو کاٹ کر رکھا ہے اس کو اوپر جما دیجئے۔ تھوڑی دیر بعد سانچوں سے نکال کر نوش کیجئے بہت لذیذ ہوں گے۔

مس رقیہ بیگم گوتنی

...لی کی حسین بیل

...یہ بیل قمیص کے گھیر وغیرہ پر موزوں رہے
...پنی پسند کے اصلی پوٹ سے بنائیے۔

آر۔ کے۔ درخشاں بجنور

بنات دہلی

خوشنما ٹوکری

رخ ۱۰- نگینہ

سالانہ چندہ ایک روپیہ آٹھ آنے

BANAT
مسلمان بچیوں کے لئے ایک ماہوار مذہبی رسالہ
بنات دہلی
علامہ راشد الخیری مرحوم نے سنہ ۱۹۲۷ء میں جاری کیا
ایڈیٹر رازق الخیری
ہر انگریزی مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو کوچہ چیلاں دہلی سے شائع ہوتا ہے
چندہ سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری کی مشہور و مقبول تصانیف

[نا]م کتاب	مختصر کیفیت	[قیمت]
[عصم]ت صالحه	یا صالحات۔ دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول ایک نیک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی گرنبہا مقبول تصنیف	عمر
[صب]ح زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے۔ بیس دفعہ شائع ہو چکی ہے	عمر
[شا]م زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات۔ یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصور غم کا خطاب دلوایا تھا اٹھارہویں دفعہ چھپی ہے	عہ
[ش]ب زندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات۔ اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ملک میں یعنی بہترین کتاب کہی جاتی ہے دو حصہ ہیں ہر حصہ کی قیمت عہ مکمل	[illegible]
[طو]فان حیات	قبیح رسوم، شرکت، بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول۔ قصہ بے انتہا دلچسپ واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے	عہ
[گو]ہر قدامت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی جن میں ایک دور قدیم کی پرستار ہے اور ایک دور جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتائے گی کہ عالم نسواں پچاس سال پہلے کیا تھا اور اب کیا ہو گیا	عمر
[م]نازل السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں۔ یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے	عار
[نو]حہ زندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصور غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف قصہ دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے آٹھ دفعہ چھپا ہے	۱۲ر
[...]غہ شیطانی	امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز ہیں بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو سکے	۱۴ر
[...]ستاروں کے اعمالنامے	ایک شیطان کی مغفرت کیلئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے واقعات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	۸ر
[...]بیلہ میں میلہ	باغدر کی ماری شہزادیاں لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اجڑی ہوئی دلی کا آخری سماں	۱۲ر
ستونتی	اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں	۷ر
مودودہ	محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے اور ترکہ پدری کی حقدار حقیقی باپ اور بھائی کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے	۸ر
تفسیر عصمت	خلع اور ارتداد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کئی جگہ نہایت درد انگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز۔	۵ر
بنت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	۸ر
سراب مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج	۸ر
انگوٹھی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔	۶ر
[ا]فسانہ سعید	اس افسانہ میں جس قابلیت سے حضرت علامہ مغفور نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے وہ بے انتہا سبق آموز ہے	۸ر
ولایتی ننھی	ایک نہایت ہی مزیدار پر لطف مزاحیہ کہانی جسکے ہر ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے۔ بی ننھی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں	۶ر
منازل ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے	۴ر
بچہ کا کرتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں	۴ر
وینا کی سرگذشت	فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی۔ مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔	۴ر
چہار عالم	ایک افسانے میں چار افسانے، حیات انسانی پر پرندوں کی بحث، چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ۔	۴ر

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
جوہر عصمت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ، بھنو کی دلہن، اگلی محبتیں، بیگناہ کا قتل، عدل جہانگیری، بلبل کی شہادت وغیرہ ۱۲ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ چھٹا ایڈیشن	عہ
سیلاب اشک	پرستار محبت، ملوجن کے تین رنگ، طلاق کا سفید بال، حج اکبر، عدل گلیدن، بے قصور بچی، ثریا کا قتل، درد انگیز تصویر انسانی	
طوفان اشک	دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت درد انگیز اور عبرتناک۔ نتائج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں	

نام کتاب	مختصر کیفیت	
نانی عشو	ایک نہایت ہی پر لطف افسانہ جسے پڑھکر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے۔ اس کے ساتھ ۳ اور افسانے بھی ہیں اور ڈرامہ بھی	۱
نسوانی زندگی	۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں، بیوی، بیٹی، بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہجائے	۱
گلدستہ عید	اگرچہ عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے مگر اثر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔	۱
رودادِ قفس	حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ ہے جنہیں پڑھکر دل درد مند تڑپ اٹھتے ہیں۔ چھٹی مرتبہ چھپا ہے	۱
گرفتار قفس	اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا	۴

تاریخ، سیرت ادب و انشا

آمنہ کا لال	اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین اثر تحریر ہے	عہ
سیدہ کا لال	اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں نثر میں مصور غم نے جو مرثئے لکھدیئے صدیوں انکا جواب نہ نکلیگا	عہ
الزہرا	اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانح عمری، آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔ نو دفعہ چھپی ہے	عہ
وداع خاتون	مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوانمرگی پر قدر دان خسرو کے خون کے آنسو۔ یہ کتاب بتائے گی کہ ہو کسے کہتے ہیں۔	۵ر
قلب حزین	ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں علامہ مغفور نے شاعری کی تھی۔ طرز تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے۔	۸ر
وداع ظفر	یا نوبت پنجروزہ بہادر شاہ دہلی کے آخری پانچ جشن اسی سال پہلے کی دلی کی جھلک قلعہ کی بہاریں شاہی جھمگھٹے میلوں ٹھیلوں کے رنگ	عہ
امین کا دم واپسین	شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور پھر مصور غم کے قلم سے!	۴ر

تاریخی ناول

جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کر سکتی ہیں مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

امین شام	امیرالمومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک انطاکیہ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں جن میں مسلمان کس طرح لڑے تھے کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے تھے	عہ
روس کربلا	کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مصور غم کے قلم نے قیامت ڈھائی ہے بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے	عہ
محبوب خداوند	شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی صلیب ہلال کے معرکے اسلام کی عظمت دیکھئے	۴ر
تاج کمال	ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفےٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ	عہ
شہید مغرب	طرابلس مراکش مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا اثر	عہ
ماہ شہوار	ایران ماژندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔ مندرجہ بالا ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلکش افسانہ ہے	۸ر
منظر طرابلس	تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی	۵ر
ودائے نقد	یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل	۵ر
نشاہ کا فیصلہ	عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ۔ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھیرتا ہے	۴ر

ملنے کا پتہ۔ دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

محصول ڈاک بذمہ خریدار

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے ۶ جدید مجموعے

احکام النسواں

عورتوں کے متعلق احکام قرآن مجید اور ان کی تفسیر۔ خواتین ہند کے محسن اعظم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے کئی سال تک عصمت بنات میں یہ تفسیر لکھی تھی اور پہلے ہی پرچہ میں تحریر فرمایا تھا کہ یہ تفسیر ان تمام تفسیروں سے جو اس وقت ہمارے ہاں موجود ہیں بالکل علیحدہ عام فہم اور صاف ستھری زبان میں واضح طور پر ہوگی۔ تاکہ مسلمان عورتوں کے واسطے ان کی اپنی علیحدہ تفسیر ہو جائے اور ان کو مسائل کے دریافت کرنے میں جو دقت اس وقت محسوس ہو رہی ہے وہ رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ مغفور تفسیر کو مکمل فرما دیتے۔ تاہم تمام احکام جمع کر لئے گئے ہیں کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہئے اس کی پوری قدر و قیمت مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)

محسن حقیقی

مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات مصنف آمنہ کے لال کے قلم سے اور اس قدر موثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں مجالس میلاد کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی اس کتاب میں ہیں قیمت ۸ر

دعائیں

حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف ہم اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر نہ دعا مانگنی جانتے ہیں نہ دعا کو سمجھتے ہیں مصور غم نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں لکھی تھیں جو اسقدر سوز و گداز اور درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں سرور کائنات اور آپ کے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں باعتبار ادب دعاؤں کی کوئی کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ر)

قرآنی قصے

اُن نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے عورتوں کے لئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب نہایت بلند ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

گدڑی میں لعل

لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ ہنرمند کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے دلنشین پیرایہ میں یہ کتاب زنانہ لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے یہی ہیں وہ مضامین جنھوں نے دس بیس سو پچاس نہیں ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور وہ کامیاب گھر والی بنکر خوشگوار زندگی گذارنے لگیں قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

چمنستان مغرب

خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلک رہا ہے جنہیں پڑھکر ترجمے کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکا ہوتا ہے مشرق کے بے مثل ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرقی بیبیاں ادبی دلچسپیوں کا لطف اٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور ازدواجی زندگی میں تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکیں قیمت ایک روپیہ

دلی کی آخری بہار

۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے میلے ٹھیلے کس طرح منائے جاتے تھے اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملے گا جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی درد انگیز کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگر خراش فسانے ہیں انہیں علامہ مغفور نے انشا پردازی ہی کا کمال نہیں دکھایا قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی بلکہ فسانہ شب ستار درد مند دلوں کو تڑپا دیا ہے قیمت عہ

مسلی ہوئی پتیاں

دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط۔ انشا کی معمولی کتاب نہیں حیات انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھکر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ ایک دریائے لطافت ہے کہ بہہ رہا ہے ایک معلمہ بے نظیر ہے کہ خواتین ہی کو نہیں مردوں کو بھی درس دے رہی ہے ایک نشتر ہے کہ کلیجہ میں گھس رہا ہے لکھنے کے ڈھنگ پڑھنے کے رنگ رہنے کا طریقہ جینے کا طرز سب ہی کچھ اس میں موجود ہے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو ۱۸۹۶ء کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے قیمت عہ

داستان پارینہ

مصور غم مرحوم جامع حیثیات مصنف تھے ان کی مورخانہ حیثیت کے آگے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی پڑی اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھئے اور دیکھئے کہ تاریخ میں افسانہ سے بڑھکر لطف پیدا کر دینا علامہ راشد الخیریؒ جیسے بے مثل انشاپرداز مورخ کا کام تھا واقعات سب تاریخی ہیں مگر پیرایہ بیان کی دلآویزی بار بار ان کے مطالعہ پر مجبور کرتی ہے مسلم بیگمات اور حکمرانوں پر غیر مسلم متعصب مورخوں نے جو ناروا حملے کئے ہیں ان کے اس قدر مدلل اور دندان شکن جوابات بھی ہیں کہ بے اختیار مصور غم کی مورخانہ قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کئی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت بارہ آنے۔

مصور غم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مخصوص طرز میں جو مضامین ایک تحریر فرماتے تھے ان کا مجموعہ [illegible]
خوبیوں کو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت [illegible]

بزم رفتگان اردو ادب کے عرفانی شہ کمر تیتے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال شعراء ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو معدن اد
کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں حضرت علامہ مغفور کا یوں تو ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے مگر بزم رفتگان کا ایک
فقرہ ایک ایک جملہ دعا اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ بالتصویر۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

نالۂ زار خواتین ہند کے محسن اعظم کے درد انگیز مضامین جنہیں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ معرکۃ الآرا مضامین جو زمانہ
میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں نالۂ زار میں عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں جنھ
پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگ دل سے سنگ دل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت (۱۲/)

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائ
پیدا ہوں وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں اپنے والدین کو
نعمت جانیں اور کنوار پتہ کی قدر کریں۔ قیمت (۴/)

بلبل نمیار لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر طبقۂ نسوان کے سب سے بڑے نباض نے نہائی صدی تک غو
و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے لکا بے انتہا قیمتی مجموعہ خشک سے خشک موضوع کو نہایت دلآویز پیرا
میں بیان فرمانے کی مصور غم خداداد قابلیت رکھتے تھے کسی مضمون کی چند سطریں پڑھنے کے بعد بہت ہی مشکل ہے کہ مضمون ختم نہ کیا جائے پیچید
سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ قیمت دس آنے۔

سیاحت ہند ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے جو حالات عصمت و بنات
میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافت
درد مند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت و تمدن سے واقفیت ہوتی ہے اور علامہ مرحوم کی طبیعت عادات و خصائل کا مو
پتہ چلتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

یادگار تمدن تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضام
تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ہے طرز بیان اس قدر دلآویز اور موثر ہے کہ ایک ایک سطر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے
علامہ مغفور کی بے مثل انشا پردازی کا معمولی کرشمہ ہے قیمت ۱/۔

افسانوں کے جدید مجموعے

گرداب حیات حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے انمیں سے
۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی قیمت عہ

بساط حیات چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں۔ یہ جانورو
کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں نہیں قصے کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں قیمت ۲/

حور اور انسان اب سے ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت موثر اور درد انگیز افسانے
تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس مجموعے میں چار پانچ افسانے تو وہ ہیں او
تین چار عصمت کے زرین دور اول کے ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں۔ حور اور انسان۔ پریوں کی محفل۔ ضمیرہ۔ شرع کا خون۔ انتہائے حمیت
ایک روح کی سرگذشت سوکن کی نصیحت ہر افسانہ سبق آموز اور موثر ہے۔ قیمت صرف (۱۲/)

نشیب و فراز آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے ہر افسانہ صرف حد درجہ دلچسپ ہی نہیں بلکہ
نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت ۴/

دادا لال بھبکڑ پانچ نہایت ہی پرلطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ ولائتی نظمی اور نانی عشو کے سلسلہ
کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصور غم ظرافت نگاری میں انتہائی کمال رکھتے تھے قیمت ۸/
محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

شامِ زندگی کا اٹھارواں ایڈیشن

تاب سے زیادہ گذشتہ اٹھارہ سال میں اردو کی کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ اٹھارہ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے
م میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شامِ زندگی کو انھیں پڑھواتے ہیں اور جو عورتیں
تی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شامِ زندگی کو پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنھیں اولاد کی تربیت کا
ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شامِ زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے شامِ زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس
ی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہو کر انسان گزرتا ہے نظر انداز نہیں
ر پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھ کر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو تیار ہیں اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی
صنف کو مصورِ غم کا خطاب دیا تھا ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے غرض شامِ زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں
محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمائیے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں تمہارے
کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شامِ زندگی اور صرف شامِ زندگی ہے۔
م زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھا دی۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا جو شخص شامِ زندگی
رہے اور شامِ زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے ورنہ شامِ زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔
۸ جزو سے اوپر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی کھائی چھپائی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبحِ زندگی

ندگی کا پہلا حصہ ہے شامِ زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے ۔۔۔ تک
نا پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لو اس سے تمہیں پتہ لگے گا
ں کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے
ر راشد الخیری علیہ الرحمۃ اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر
ا جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں صبحِ زندگی لڑکیوں کی
یوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے
قدر دلچسپ کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے زبان اتنی
بار بار پڑھنے کو جی چاہے صبحِ زندگی میں دردِ بیان، کیفیت زبان
کا سامان سب کچھ موجود ہے بیسیوں مرتبہ چھپ چکی ہے

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔

شبِ زندگی

صبحِ زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے شامِ زندگی میں اسے آخری
منزل تک پہنچایا ہے شبِ زندگی میں موت کے بعد کے حالات پڑھو جن سے
معلوم ہو گا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں اس کا استقبال
کرتی ہیں اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جن میں ایک دوزخ میں بھی خوش اور دوسری
جنت میں بھی مقید ہے نسیمہ کی بہو نسیم دلہن کی جگر خراش داستان اور اس کی
سوکن نفیس دلہن کے مفصل بیان سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر کچھ اثر ہو۔
صبحِ زندگی اور شامِ زندگی جیسی موثر اور درد انگیز کتابوں کے بعد شبِ زندگی
جو تم نہ دیکھ پاؤ کم ہے شبِ زندگی خود پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نسیمہ کا
پاک نمونہ پیش کرکے انہیں اس جیسا بناؤ تاکہ وہ کامیاب زندگی گذاریں دنیا کے ساتھ
دین بھی حاصل کریں یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھائیں
اس کے بیسیوں ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخامت ۸ جزو۔ ولایتی چکنا کاغذ۔ قیمت ایک روپیہ

۔۔۔ب زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بن جاتی ہے اور اسکے
بکھرے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں کتاب کی ہیروئن فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم
سہتی اور الیسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ کم سے کم اردو کی کسی
کتاب میں ملنا تو ممکن نہیں وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ مرحوم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونما

عصمت بک ڈپو کی چند مشہور و مقبول کتابیں

قیمت	مختصر کیفیت	نام کتاب
۱/۸	ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اس قدر مکمل و مفصل اور مدلل اور اس قدر کار آمد اور مفید اور عام فہم کتاب شائع نہیں ہوئی کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد میڈیکل افسر کا غیر فانی کارنامہ ہے جا بجا ہر دو صورتیں زر کثیر صرف کر کے تصویریں دی گئی ہیں۔	زچہ خانہ
۸/	سینکڑوں قسم کی چیزیں گھر پر تیار کر کے مالی پریشانیاں دور کرنے کے بیش بہا مجرب نسخے۔ مسٹر رحیم چیف کیمسٹ کی اہلیہ محترمہ نے تجربے کے بعد لکھی	صنعت و حرفت
۸/	عصمتی دستر خوان کا دوسرا حصہ مغربی اور ایشیائی کھانوں کی صحیح ترکیبیں جو تجربے کے بعد لکھی گئی ہیں سو صفحوں کے نہایت کار آمد مضامین	مشرقی و مغربی کھانے
۸/	خوبصورتی اور تندرستی کی قابل قدر کتاب جسم کے ہر حصہ کو خوشنما بنانے جوانی قائم رکھنے کی ہدایتیں سنگھار ایشیاء کے استعمال کے صحیح طریقے	سنگھار خانہ
۱۲/	ذاتی تجربوں کی بنا پر خانہ داری کے متعلق بے بہا مضامین جو نامور مضمون نگار محترمہ ر۔ ا۔ لطیف نے لکھے ہیں جو لڑکیاں مطالعہ کریں تو گھر بنائیں	خانہ داری کے تجربے
۸/	خانہ داری کے تجربوں کا دوسرا حصہ۔ تندرستی، تیمار داری کے متعلق ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت مفید اور کار آمد مضامین۔	مفید النسواں
۴/	عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ زہرہ فیضی کے یورپ امریکہ کے تجربات صحت قائم رکھنے کے متعلق قیمتی مشورے، تندرستی کے اصول۔	تندرستی اور صحت
۱۰/	سائنس اور حفظان صحت کے اصولوں پر بچوں کی پرورش اور اخلاق و مذہب کے اصولوں پر ان کی تربیت کس طرح کی جائے اپنے موضوع پر بہترین کتاب	بچوں کی تربیت
۶/	مسلمانوں کے زمانہ کے اسپین میں بڑی بڑی شاعرہ ادیب مصورہ بذلہ سنج لطیفہ گو مدبر خواتین گذری ہیں۔ ان کا تذکرہ ہے تاریخ میں افسانہ کا لطف	خواتین اندلس
۸/	اردو کی بہت مشہور افسانہ نگار مسز خدیو جنگ مرحومہ کا مقبول و مشہور افسانہ جس میں تمدنی خرابیوں اور رسوم کی پابندیوں کے نقصانات دکھائے	انوری بیگم
۸/	دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے اور ناموزوں لڑکے لڑکی کی شادی کر دینے کے دردناک نتائج۔ پانچ عبرتناک سبق آموز افسانے	دولت پر قربانیاں
۶/	تین مختلف الخیال عورتوں کے حالات اولوالعزمی اور ہمت سے کس طرح بگڑا ہوا گھر بن سکتا ہے اس موضوع پر محترمہ فاطمہ بیگم منشی فاضل کی تصنیف	غیرت کی پتلی
۴/	چار عورتوں کی آپ بیتی مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید، عیسائی مشنریوں کی صحبت رواج کی پابندیوں کے دردانگیز نتیجے دکھائے گئے ہیں۔	چار رخ۔
۱/	امۃ الوحی صاحبہ مشہور افسانہ نگار ہیں یہ کتاب انہیں کے نتیجہ خیز دلاویز دلچسپ افسانوں کا مجموعہ ہے سب افسانے کامیاب اور بہت اچھے ہیں	شہید وفا
۸/	دنیا کی نامور شہزادیوں، بادشاہوں، شاعروں، ادیبوں کے لطیفے جن میں تہذیب سے گرا لغویات خرافات سے لتھڑا ہوا کوئی لطیفہ نہیں۔	تاریخی لطیفے
۸/	عامیانہ بازاری لطیفے نہیں عصمتی بہنوں کے لکھے ہوئے نئے نئے طبع زاد سنجیدہ لطیفے مہذب ظرافت کی دل پسند کتاب۔	ہنسی کی باتیں
۸/	بڑے بڑے پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں، فلاسفروں کے وہ مقولے جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں جن میں زندگی کی مشکلات کا حل ہے	عقل کی باتیں
۱۲/	مسلمان عورت کا تمام مذہب کی عورتوں سے مقابلہ، مسلمانوں عورت کے حقوق تعلیم کی طرف سے غفلت کے نتائج پردہ پر معقول نتیجہ خیز بحث	پردہ و تعلیم
۱۲/	بلقیس جمال صاحبہ کی ۴۰ نظموں کا مجموعہ اسلام کے دور اولین کی سبق آموز تاریخی کہانیاں اور مناظر قدرت کی مصوری ہندوستان کی نامور شاعرہ و ادیبہ کا کلام	آئینہ جمال
۶/	خواتین کی محبوب شاعرہ مہجور بیگم نکہشوی کی دردانگیز نظمیں جو ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کا صحیح فوٹو ہیں۔ مع دیباچہ از ملا رموزی	شمع خاموش
۶/	محترمہ حجاب اسمٰعیل کے دردانگیز مضامین جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے اور جو اردو رسالوں میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں	نغمات موت
۸/	محترمہ حجاب اسمٰعیل کے دردانگیز مضامین کا دلاویز مجموعہ مصنفہ کے بلند تخیل عبارت کی رنگینی جذبات کی ترجمانی اور شاعری کا بہترین نمونہ	ادب زریں
۶/	اخلاقی اور اصلاحی ڈرامہ جو پلاٹ مکالمہ کیرکٹر ہر اعتبار سے کامیاب ہے سبق آموز عبرتناک اور دلچسپ مزاحیہ بھی ہے۔ از منشی پریم چند بی اے۔	روحانی شادی
۸/	انجن کے ہر پرزہ کے متعلق معلومات، کتاب کے مطالعہ سے مالک موٹر خود گاڑی کا نقص دور کر سکتا ہے۔ اردو میں اپنے موضوع پر بہترین کتاب	آئینہ موٹر
۱۲/	محترمہ نذر سجاد حیدر کا بہترین افسانہ جس کے پلاٹ کی دلچسپی کتاب ختم کرنے پر مجبور کرتی ہے۔	جانباز
۸/	ایک دولتمند مگر یتیم لڑکی کا افسانہ، عزم شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں استقلال اور ہمت کی ناکامیوں پر فتح	فیروزہ۔
۱/	بچیوں اور لڑکیوں کے لئے دس ننھی ننھی کتابوں کا نہایت مفید مجموعہ، چوتھا ایڈیشن حال میں چھپا ہے۔	زنانہ بستہ
۸/	لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جرنلسٹ نے نہایت آسان زبان میں اخلاق آموز مفید دس کہانیاں لکھی ہیں۔	افسانہ حرم
۵/	چھوٹے بچوں کے لئے انہیں کی زبان میں نہایت دلچسپ کہانیاں جن کی تصویریں بھی دیکھ کر بچے خوش ہوں گے از سید ابو تمیم صاحب	مزیدار کہانیاں
۵/	ایک انگریز سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتیے اسے دیو سمجھتے تھے سیاح درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا تھا قابل دید ہے	مختصر دنیا
۴/	روس کے سب سے بڑے مصنف ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی تھیں ان کا انتخاب اور بہت آسان زبان میں ترجمہ	بچوں کی دنیا
۱/	جاپانی بچوں کی بہترین کہانیاں نہایت آسان عام فہم اردو میں محترمہ مسز فضلی نے لکھی ہیں ہر کہانی کے ساتھ تصاویر بھی ہیں۔	جاپانی کہانیاں
۱/	مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے سبق آموز دلچسپ اخلاقی افسانوں کا دلاویز مجموعہ	دامن باغبان

دورہ کی قیمت اور رسات اور افسانے جو خاص طور پر خواتین کے لئے منشی پریم چند نے لکھے تھے منشی جی کے افسانوں کا آخری مجموعہ۔

لڑکیوں اور عورتوں کیلئے دلچسپ اور مفید منتخب کتابیں

نام کتاب	مختصر فہرست	قیمت
ثروت دلہن	اصلاح معاشرت پر دلی کے مشہور مصنف قاری سرفراز حسین صاحب مرحوم کا دلپسند ناول شرفا کے گھروں کا خاکہ۔ تعلقات میں صحیح روش اختیار کرنیکا ہدایت نامہ۔ عورت کی زندگی میں مختلف حیثیتوں سے جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں انکا دلنشین حل سبق آموز قصہ خیز عورتوں ہی کیلئے عورتوں ہی کی زبان میں لکھا گیا ہے پلاٹ نہایت دلچسپ زبان ٹھیٹ دلی کی۔ ثروت دلہن شریف بیگمات کے مطلب کے بہترین اصلاحی اخلاقی ناولوں میں ہے۔	[illegible]
انجام زندگی	حضرت علامہ راشد الخیری کے رنگ میں دلی کی انشاپرداز خاتون کی کامیاب تصنیف تین مختلف الخیال لڑکیوں کے حالات جو سبق آموز بھی ہیں اور دلچسپ بھی۔ واقعات دردانگیز۔ طرز بیان دلاویز اخبارات نے شاندار ریویو پہلے ایڈیشن پر کئے تھے۔ اب دوبارہ چھپی ہے۔	۷ر
اتالیق نسواں	بہو بیٹیوں کو گھر کا سلیقہ شعار بنانے اور انھیں عملی کام بتانے اور انتظام خانہ داری کے سکھانے کی مشہور نہایت مفید کتاب جس میں لڑکیوں کی تعلیم اور تربیت اور صحت اور دستکاری اور خانہ داری وغیرہ وغیرہ کے متعلق دس حصوں میں نہایت کارآمد باتیں بتائی گئی۔ ۱۲۰ شکلیں ۴۰۰ صفحے ہیں مقبولیت کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اکابرین قوم نے بہت پسند کیا ہے۔	[illegible]
تعلیم خانہ داری	گھرداری کے انتظامات کے سلسلہ میں مفید معلومات کی وہ کتاب جس میں ۴۸ عنوانات پر لڑکیوں اور عورتوں کو نہایت ہی کارآمد باتیں قصے کے دلچسپ پیرایہ میں بتائی گئی ہیں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد مستورات کفایت شعار منتظم گھر اور دستکار بن سکتی ہے۔ بہت محنت سے لکھی گئی ہے اور عورتوں کی قریباً تمام ضروریات پر حاوی ہے خانہ داری کے متعلق جو باتیں اس کتاب میں لکھی گئی ہیں ہر لڑکی اور ہر عورت کو معلوم ہونی چاہئیں	[illegible]
بچی کی استانی	مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت پر یہ بھی قصہ کے پیرایہ میں مفید کتاب ہے اور باتوں ہی باتوں میں کام کی باتیں بتائی گئی ہیں۔	۸ر
گھروالی کی تربیت	وہ دلچسپ قصہ ہے جس کے مطالعہ کے بعد مستورات مختلف حیثیتوں سے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر کے ہر فرض خوش اسلوبی کیساتھ انجام دے سکتی ہے	۸ر
گلبدن بیگم یا تصویر	ہمایوں نامہ کی مصنف شہنشاہ بابر کی بیٹی کا نام کس پڑھی لکھی عورت نے نہ سنا ہوگا شہزادی کے مفصل حالات زندگی بہت محنت سے جمع کئے گئے ہیں	۸ر
قوس قزح	آئینہ جمال کے بعد مشہور شاعرہ محترمہ بلقیس جمال صاحبہ کی نظموں کا دوسرا مجموعہ جس میں ۴۸ بہترین اخلاقی تاریخی فطری نظمیں ہیں۔	۸ر
شمیم	دلچسپ معاشرتی اخلاقی ناول جس کو صحیح افسانہ نگاری کے اصولوں پر لکھا گیا ہے سبق آموز عبرت انگیز ہے۔ دو ضخیم جلد میں دوبارہ چھپی ہے	[illegible]
سیرۃ عائشہ صدیقہ	رسول اکرم کی چہیتی بیوی مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ کے مفصل و مکمل سوانح حیات مسلمان عورتوں کے لئے بہترین رہبر ہے۔	[illegible]
اسلامی دسترخوان	مختلف قسم کے کھانے پکانے کی ترکیبیں۔ بڑوں اور بچوں سب کے لئے مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر پہلا حصہ دلی کا دسترخوان۔	۸ر
صحابیات	رسول اکرم کی بیویوں بیٹیوں اور اس زمانہ کی ان مشہور مسلمان عورتوں کے حالات جنھوں نے اسلام کی بڑی بڑی خدمات انجام دیں	[illegible]
فطرت نسوانی	مرد عورت کی عادات و اخلاق کا موازنہ اصلی کتاب فرانسیسی میں لکھی گئی ہے اردو میں عربی سے ترجمہ کی گئی ہے۔	[illegible]
گہوارۂ تمدن	مولانا نیاز فتحپوری کی تالیف جس میں دکھایا گیا ہے کہ دنیا کی تہذیب اور شائستگی عورت کی کس درجہ ممنون ہے۔	[illegible]
مشاہیر نسواں	یا سیر الطیبات۔ اسلامی دنیا کی مشہور عورتوں کے سبق آموز حالات جو مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کو ضرور معلوم ہونے چاہئیں	[illegible]
حلیمہ	ایک سگھڑ لڑکی کے حالات جس نے بگڑے گھر کو بنا ڈالا۔ قصہ بہت دلچسپ ہے از مولوی عبدالغفار صاحب خیری	۴ر
عالم خیال	مولانا شوق قدوائی کی مقبول نظمیں۔ عالم خیال کے چار رخ۔ میاں پردیس میں ہے بیوی کے جذبات کا بے مثل نقشہ کھینچا ہے با تصویر پرکار تصویر	۸ر
دختران شمشیر	تمام زمانوں اور تمام قوموں کی بہادر اور جانباز حوصلہ مند خواتین کے حالات جنھوں نے میدان جنگ میں تلوار کے جوہر دکھلائے۔	[illegible]
انشائے نسواں	لڑکیوں کو خط و کتابت سکھانے کی مفید کتاب جو باعتبار مضمون بھی دلچسپ ہے۔ تصویر بھی ہے۔	۸ر
پردہ	شرعی پردہ کی نسبت مولانا عبدالحلیم شرر کی مشہور کتاب قرآن مجید و احادیث سے بحث کی گئی ہے حقوق نسواں کی حمایت میں ہے۔	[illegible]
بیگمات عالم	یا محذبات۔ دنیا کی نامور شہزادیوں۔ عالمہ۔ فاضلہ بہادر خواتین کا تذکرہ از مولانا شرر مرحوم	[illegible]
مضامین	زہرہ فیضی صاحبہ کے مضامین۔ خانہ داری۔ حفظان صحت۔ تربیت اطفال صنعت و حرفت کے متعلق نیز بعض ریاستوں اور شہروں کے حالات	۱۲ر
زنانہ تکمیل	مغربی تمدن اور یورپین خواتین کے متعلق محترمہ عطیہ فیضی کے اس سفرنامے سے معلومات میں اچھا اضافہ ہوگا۔	[illegible]
ہدیہ نسواں	امۃ الرؤف بیگم صاحبہ کے افسانوں اور مضامین کا مجموعہ صحت کے متعلق کارآمد باتیں ہیں۔ آخر میں خطوط بھی ہیں۔	[illegible]
تاج آفرینش	مصر کی اہل قلم خاتون ملک ناصف خانم کے چند نسوانی اصلاحی مقالات۔ ہندوستانی عورتوں کے لئے جن کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔	۱۰ر
خدمات خلق	یورپ اور امریکہ کی چند بہادر اور صاحب ناز فاضلہ خواتین کے نتیجہ خیز حالات از سعیدہ بیگم مرحومہ	۱۰ر
فغان اشرف	دلی کی ایک شریف گھرانے کی مصیبت زدہ اور وفادار زندگی کے دل ہلا دینے والا سچا موثر واقعہ اشرف جہاں بیگم صاحبہ (مسز برلاس) کی تصنیف	[illegible]
جہاں آرا بیگم	شہنشاہ شاہجہاں کی چہیتی بیٹی جہاں آرا بیگم کی سوانح عمری۔ از مسٹر ضیاء الدین برنی۔ بی۔ اے۔	۴ر
اسلام اور عورت	قرآن مجید کی آیتوں اور مختلف حدیثوں سے بتایا گیا ہے کہ مسلمان عورت کا کیا رتبہ اور حقوق ہیں دوسرے مذاہب کی عورتوں سے مقابلہ بھی ہے۔	۱۰ر
ملکہ [illegible]	[illegible] موضوع پر نہایت کامیابی سے لکھی گئی ہے از مولوی محمد ظفر ایم۔ اے۔	[illegible]
	[illegible] آزاد مرحوم نے لکھا تھا	۸ر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسالہ بنات دہلی

جسے مسلمان لڑکیوں کیلئے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمتہ نے ۱۹۲۷ء میں جاری فرمایا جو نہایت پابندی وقت سے ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

سالانہ چندہ ۸؏ بذریعہ وی پی (۲؏۱۱)

دسواں سال	بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء	جلد ۲۰ نمبر ۶

فہرست مضامین

باہتمام [illegible] مولوی محمد ازان الرحمن [illegible] پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپکر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا

عورت اسلام میں

از حضرت علامہ راشد الخیری رحمتہ اللہ علیہ

برسات کے موسم میں رات کے وقت جب سیاہ گھٹا آسمان پر چھائی ہوئی اور ہوا کے فراٹوں نے دنیا سر پر اٹھا رکھی تھی میں ایک تن تنہا عورت دو معصوم بچوں کو سینے سے لگائے اپنے مکان میں خاموش بیٹھی اس آسمانی چادر کو دیکھ رہی تھی جس میں سفیدی کا نشان تک نہ تھا۔ ہوا کا نقارہ زور شور سے بج رہا تھا مینہ دھونتال تھا بادل کی کڑک اور بجلی کی لہریں دل دہلا رہی تھیں۔ گھنٹے نے میرے سامنے دو بجا دیے مگر وہ انسانی ہستی جس کی آواز پر کان تھے نہ آنا تھا نہ آئی۔ گو میری شادی کو پانچواں سال تھا لیکن ابتدائی ایام کو چھوڑ کر ایمان کی بات تو یہ ہے کہ ایک دن بھی چین سے نہ گذرا۔ میں یہ نہیں کہتی کہ اُن کی دوسری بیوی زندہ تھی۔ مجھے یہ شکایت نہیں کہ اُن کے بچے موجود تھے۔ ہاں یہ کہتی ہوں اور علی الاعلان کہتی ہوں کہ مزاجوں میں اس قدر اختلاف تھا کہ کسی کوشش کسی تدبیر اور کسی طریقہ سے دور ہوا نہ ہو سکتا تھا۔ انھوں نے تو نہیں مگر میں نے اپنی طرف سے دنیا بھر کے جتن کر ڈالے خدمت میں اطاعت میں فرماں برداری میں تعمیل میں جو ممکن تھا وہ کیا اور جو کر سکتی تھی وہ کرتی رہی دو دن کی دولہن اماں باوا بہن بھائی سب کو چھوڑ چھاڑ کالے کوسوں دکن پہونچی ڈھائی سال بعد لوٹی مگر جل جائے یہ منہ اور کٹ جائے یہ زبان اگر اُف کی ہو چہرہ پر مسکراہٹ رہی لیکن تیوری پر بل نہ آیا ماں مرتے مر گئی خط آئے تار آیا، کلیجہ تڑپا دل لوٹا مگر بھولوں اشارہ کیا ہو تو کوئی کہہ دے، دل پر جو گذری وہ میں جانتی ہوں یا میرا خدا لیکن اُن کی آسائش اور راحت میں فرق نہ آنے دیا، میں جس نے کوارپتے ڈھیلی شلوار اور لمبے کرتے میں گذارا بنارسی ساڑھی اور دکنی واسکٹ کیا جانوں

لیکن اُن کی خوشی کے کارن جو نہ کرنا تھا وہ بھی کیا۔ چولا بدلا ہیئت بدلی لباس بدلا خوراک بدلی، ہاں یہ میرے اختیار سے باہر تھا خدا مارے یا چھوڑے اور دنیا برا کہے یا بھلا کہ روزہ چھوڑ دن دہاڑے کھانا کھاؤں اور نماز الفط کر قلم کھلا پیانو بجاؤں میں اما با دا کو برا نہیں کہتی لیکن اتنا ضرور کہوں گی اور کہوں گی کیا کہنا پڑے گا کہ انھوں نے بیٹی کی وداع فرض سمجھی اور موافقت مزاج کو ٹھکرا دیا، اس شادی سے بربادی اس سہاگ سے اجاڑ اور اس آبادی سے تنہائی ہزار درجہ بہتر اور اچھی تھی۔

بزرگ اگر معاف اور چھوٹے درگزر کریں بیویاں اگر روا اور شوہر جائز سمجھیں تو عرض کروں کہ نباہ کی جس قدر کوشش میں نے کی اگر نکاح کی اس سے آدھی بلکہ پاؤ وہ بھی لاج رکھتے تو یہ شادی مصیبت نہیں راحت اور نکاح عذاب نہیں ثواب ہوتا مگر اس کا علاج میرے اور اُن کے کیا کسی کے بس کا ہی نہ تھا کہ بیوی صرف اطاعت کے واسطے ہے اور شوہر محض حکومت کے۔

ہماری زندگی کی کیفیت اب یہ تھی کہ وہ آٹھ بجے صبح کے گئے گئے پانچ چھ بجے شام کو آئے برائے نام دو ایک باتیں وہ بھی اُکھڑی اُکھڑی اور جلی جلی کہیں تھوڑا بہت ناشتہ کیا اور یاروں کے جمگھٹ دوستوں کے جلسہ میں رفوچکر ہو گئے اب چاہے بارہ بجیں یا دو دروازہ کھلا رہے اور میں جاگتی، کھلا کر کھاؤں اور سلا کر سوؤں۔

پردیس ڈھنڈھار گھر اور تنہائی ستم پر ستم اور زخم پر نمک تھے وہ تو خدا بچاری مس ایلن کا بھلا کرے کہ دوپہر کے وقت تھوڑی دیر کو آ جاتیں اور دل بہلاتیں اُن کی گفتگو بھی تیر سے کم نہ تھی اللہ کی بندی نے ہمیشہ اسلام کو برا اور مسلمانوں کو ظالم کہا۔

میں بھی اس زندگی سے اکتا اور پریشانیوں سے لبریز ہو چکی تھی اور جب سے یہ سنا تھا کہ وہ دوسرے نکاح کی فکر میں ہیں اس وقت سے جان اور بھی اجیرن تھی اور اگر سچ پوچھو تو میر صاحب کی رائے سے مجھے بھی اتفاق تھا۔

لاحول ولاقوۃ میں کیا کہہ رہی تھی اور کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔ قصہ کوتاہ دو بجے ڈھائی بجے اور تین بجنے میں دس منٹ رہ گئے، رات قریب قریب ساری ہی آنکھوں میں کٹ گئی۔ بادل اسی طرح اور مینہ بدستور کڑاک اور برس رہا تھا اور میں اب یہ سوچ رہی تھی کہ عورت کی مٹی مسلمانوں میں کیسی پلید ہوئی انا ماما نوکر دایہ سب آزاد ہیں جب تک جی چاہا نوکری کی جب جی میں آئی چھوڑ دی مگر ایک مسلمان بیوی بدنصیب ایسی پھنستی ہے کہ موت کے سوا کوئی چیز اس کو رہا کرنے والی نہیں۔ اسی خیال میں غلطاں پیچاں گاؤ تکیہ پر سر رکھ لیٹی کہ کمر سیدھی کرلوں لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتی ہوں۔

ابا جان سامنے کھڑے دانتوں میں انگلی دے کہہ رہے ہیں۔

نادان بچی دیوانی نہ بن اسلام نے تو عورت کی وہ وقعت کی کہ دنیا دنگ رہ گئی جانوروں کو آدمی لونڈیوں کو بیگم اور نوکروں کو برابر کا درجہ دیا۔ یہ جو کچھ مسلمان عورتوں کی حالت دیکھ رہی ہے اس کا ذمہ دار اسلام نہیں مسلمان ہیں جنھوں نے یہ گل کھلائے۔ آ میں تجھ کو دکھاؤں، کہ اسلام میں عورت کی وقعت کیا ہے۔

اب میں اس سرزمین پر تھی جہاں کا ہر ذرہ کلمۂ توحید کا گیت کا رہا تھا، خلوص اور صداقت کے پھول چاروں طرف کھلے ہوئے تھے اور عدل وانصاف کی صدائیں ہر سمت سے آ رہی تھیں میری آنکھیں کیا دیکھتی ہیں کہ دو میاں بیوی (قربان ان دونو مبارک ہستیوں کے) اطمینان سے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں، شوہر خاک عرب سے اٹھنے والا وہ رسول تھا جو دنیا کو انسانیت کے معنی بتا گیا اور بیوی وہ بیوی جو مسلمانوں کی ماصدیق کی بیٹی اور خود صدیقہ۔ باتوں ہی باتوں میں دونو میاں بیوی میں کچھ اختلاف ہوگیا۔ سرور عالم نے فرمایا یوں اور ام المومنین نے فرمایا نہیں، تجویز یہ ہوئی کہ ام المومنین کے والد حضرت ابو بکر صدیقؓ آکر فیصلہ کریں میں بھی منتظر تھی کہ کیا ہوتا ہے کہ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے اور سرور عالم نے فرمایا تو عائشہ بیان کرو ام المومنین نے کہا نہیں پہلے آپ بیان کیجئے مگر دیکھئے

سچ کہے گا۔

عاشق رسول کو بیٹی کی یہ جسارت ناگوار ہوئی اور تھپڑ مار کر کہا کہ خدا کا رسولؐ سچ نہ بولے گا تو کیا تو بولے گی یہ دیکھتے ہی سرورِ عالم کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا ہم نے تو تم کو فیصلہ کے واسطے بلایا تھا اس لئے نہیں۔ میں یہ سماں دیکھ متحیر رہ گئی اور دل نے صدا دی کہ سبحان اللہ رسول اکرم کی نگاہ میں بیوی کی اتنی وقعت کہ باپ کا تھپڑ اور وہ بھی اپنی حمایت میں گوارا نہ ہوا۔ (قربان قربان قربان اے ہادی برحق قربان)۔

اب میرے باپ نے مجھ کو دیکھا اور کہا دیکھ لی مسلمان بیوی کی عزت چل اور سماں دیکھ۔

میں اب طیبہ کی گلیوں میں تھی آفتاب ڈھل چکا تھا اور لُو کے جھکڑ زور شور سے چل رہے تھے رسُول اکرم کا دور اور خلافت اوّل ختم ہو چکی تھی اور اس شخص کا عہد تھا جس نے بڑے بڑے تاجداروں کی گردنیں زمین میں رگڑ دیں اور سر بہ فلک محلوں کو آناً فاناً خاک میں ملا دیا، دیکھتی ہوں کہ ایک شخص ہانپتا کانپتا حیران پریشان امیر المومنین فاروق اعظم کے دروازہ پر حاضر ہوا اور یہ دیکھ کر اور سُن کر کہ بنت زید امیر المومنین کی بیوی نے کسی بات پر ناخوش ہو کر گھر سر پر اٹھا رکھا ہے، آنے والا دنگ رہ گیا اور الٹے پاؤں جا رہا تھا کہ موذن نے ظہر کی اذان دی اور امیر المومنین گھر سے باہر تشریف لائے اور اس شخص کو روک کر کہا، بھائی کدھر آئے تھے اور کدھر چلے؟

شخص:۔ کیا عرض کروں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

امیر المومنیں:۔ کچھ تو کہو آخر کس غرض سے آئے تھے۔

شخص:۔ امیر المومنین! بیوی کی بدزبانی اور ایذا رسانی سے پریشان ہوں۔ قصد تھا کہ طلاق دے کر جھگڑا الگ کروں، مشورہ کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ مگر یہ دیکھ کر کہ امیر المومنین مجھ سے زیادہ بیوی کی زیادتی پر صبر کر رہے ہیں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔

امیر المومنین:۔ تو نے میرے صبر کو قابل تحسین سمجھا اور اپنے تحمل پر نازاں ہے۔ مگر

تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ بے چاریاں مردوں کی وجہ سے کس قدر مصائب برداشت کرتی ہیں یاد رکھ کہ میرا صبر اور تیرا تحمل دونوں اس ایک تکلیف پر قربان ہیں جو دردزہ کے وقت ان غریبوں کو بھگتنی پڑتی ہے۔ یہ سنتے ہی میری طبیعت بے چین ہوگئی اور میں نے کہا کہ فدا ہوجاؤں اس پاک رسولؐ کے جو عورت کی یہ وقعت چھوڑگیا۔ میرے باپ نے اب میری طرف دیکھا مسکرایا اور کہا۔

اسلام کا فیصلہ عورت کے متعلق دیکھ لیا۔ ہے کوئی مذہب کوئی قوم کوئی گروہ جو اس میدان میں ہمارے سامنے آسکے؟ اب جو کچھ ہو رہا ہے اس کا واسطہ اسلام سے نہیں ان لوگوں سے ہے جو مسلمان ہونے کے مدعی ہیں اور مسلمان نہیں۔

جامس ایلن کو سلام کر اور بتا کہ اسلام نے عورت کی کیا حیثیت رکھی ہے۔

عصمت ۱۹۱۹ء

اکتوبر کا بنات دی پی ہوگا:-

ذیل میں جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر درج کئے جارہے ہیں ان کا چندہ ستمبر کے پرچہ کے ساتھ ختم ہوگیا۔ اس لئے اُن سے درخواست ہے کہ آئندہ اگر بنات ان کی سرپرستی کا مستحق نہ سمجھا جائے تو پوسٹ کارڈ کے ذریعہ انکاری اطلاع یا منی آرڈر بھیجیں کوپن پر خریداری نمبر ضرور درج کردیں۔ منی آرڈر بھیجنے میں ۳ر کی کفایت اور بہت سہولت ہے۔ اگر ۱۶ر اکتوبر تک انکاری اطلاع یا منی آرڈر موصول نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انھیں بدستور پرچہ جاری رکھنا ہے اور بنات کی امداد پر آمادہ ہیں لہذا ۱۲؁ کا وی پی ۲۰ر اکتوبر کو بھیجا جائے گا ــ ۱۱۳-۱۲۶-۱۹۹-۳۹۲-۴۸۳-۴۸۶
۶۲۵-۶۳۸-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۴-۶۴۷-۶۵۲-۶۵۶-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۴-۶۶۷ تا ۶۶۹-
۶۷۱-۶۷۶-۶۸۳-۶۹۱-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۸-۱۰۴۸-۱۰۷۲-۱۰۷۹-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۹-۱۰۹۱-
۱۰۹۶-۱۰۹۸ تا ۱۱۰۰-۱۱۰۴-۱۱۰۶-۱۱۰۸-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۴ تا ۱۱۱۶-۱۲۱۶-۱۲۷۳-۱۴۲۵-۱۴۲۶
۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۶-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۴ [illegible]

گلاب کے پھول کی پیدائش

پیاری بہنوں! کبھی تم نے اس پر غور کیا ہے کہ گلاب کے پھول کی پیدائش کیونکر ہوئی ہیں نے اس کے متعلق ایک دلچسپ کہانی سنی ہے۔ دلچسپی کے خیال سے بہنوں کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ امید ہے کہ بہنیں پسند کریں گی۔

عرصہ گذرا کہ ملک یونان میں ایک عورت جس کا نام روڈنڈی تھا رہتی تھی۔ خوبصورتی میں وہ اپنا ثانی نہ رکھتی تھی اور اسی وجہ سے بہت سے لوگوں کی خواہش تھی کہ اس کی شادی ان کے ساتھ ہوجائے۔ روڈنڈی چونکہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے جاکر پاکیزگی کی دیوی کے مندر میں رہنے لگی۔ اور باقی عمر اس مندر میں گذارنے کا ارادہ کرلیا۔ مگر جب لوگوں کو اس کا ارادہ معلوم ہوا تو وہ سب کے سب مل کر آئے اور مندر کی دیواریں توڑکر اندر داخل ہوگئے۔ پاکیزگی کی دیوی کو ان کی ناشائستہ حرکت پر بہت غصہ آیا اور اس نے روڈنڈی کو گلاب کی شکل میں تبدیل کردیا۔ اور جو لوگ دیواریں توڑکر اندر داخل ہوئے تھے ان کو کانٹوں میں تبدیل کرکے روڈنڈی کی حفاظت کرنے کے لئے مقرر کردیا۔

اہل یونان کا عقیدہ تھا کہ گلاب کی پیدائش اس طرح ہوئی۔ مگر میرے خیال میں تو یہ ایک احمقانہ اعتقاد ہے۔ خدا جانے اب ان کا کیا خیال ہے۔

جمیلہ اسداللہ

دانائی کی باتیں

غلطی کرنا انسان کا کام ہے۔ غلطی پر پچھتانا اچھے آدمیوں کا شیوہ ہے اور غلطی پر اصرار کرنا شیطان کا فعل ہے۔

انسان اپنی جس قدر خواہش پوری کرے گا اس کی مصیبتیں بڑھتی جائیں گی۔

بے صبر آدمی سب سے زیادہ غریب ہے۔

عمدہ عقل کی نسبت عمدہ سیرت زیادہ بہتر ہے۔

مرض بھی منہ سے پیدا ہوتا ہے اور مصیبت بھی

مسز ایم۔ جی خاں جودھپور

تندرستی کی باتیں

صفائی عجب چیز دنیا میں ہے
نہیں اس سے بہتر کوئی اور شے

اپنے کپڑے ہمیشہ صاف اور اجلے رکھو اور ہمیشہ پاکیزہ رہو۔ باہر جانے کے وقت بناؤ سنگھار کرنے سے گھر میں صاف اور اجلا رہنا بہتر ہے۔ گھر کی تمام چیزوں کی صفائی کا خیال رکھو۔ برتنوں کو کسی وقت بھی بغیر دھلے نہ رہنے دو دسترخوان ہمیشہ اجلا رکھو۔ کھانے پکانے کے برتن بغیر قلعی کے ہرگز نہ استعمال کرو۔ پانی کے برتن اندر اور باہر سے خوب صاف رکھو۔ کبھی کھلے نہ رہنے دو ہمیشہ ڈھکے رکھو۔

اوڑھنا بچھونا ہمیشہ صاف رکھو۔ اگر میلا ہو جائے تو تبدیل کرو۔ اگر اتنی مقدرت نہ ہو تو دھو ڈالو۔ تکیوں کے غلاف بدلتے رہا کرو۔ سوتے وقت سر کو رومال وغیرہ باندھ کر سویا کرو تاکہ غلاف بہت جلد غلیظ نہ ہو جائے۔ دودھ پیتے بچوں کے کپڑے ہمیشہ صاف رکھا کرو۔ جس کمرے میں نشست وخاست ہو اس میں تھوکنا بہت مضر ہے۔ اس لئے اس بات سے بچو۔

کھانے کی اشیا، فروٹ پھل وغیرہ خوب دیکھ بھال کر کھایا کرو۔ مبادا گلے سڑے نہ ہوں گلی سڑی اشیا کے کھانے سے بیماری بیماری کا اندیشہ ہے۔

پینے کا پانی خوب دیکھ کر پیو۔ اگر ہو سکے تو چھان کر پیا کرو۔ اگر بہت ہی صفائی منظور ہو تو ابال کر ٹھنڈا کرکے پیا کرو۔ گھڑے یا صراحی سے پانی خوب دیکھ کر پینے والوں کو دو۔ کھانا ستھرا اور لطیف کھایا کرو۔ بچوں کا لباس صاف ستھرا رکھو۔ اُن کو زمین پر بیٹھنے اور لوٹنے سے روکو تاکہ اُن کو صاف رہنے کی عادت ہو اور کپڑے جلد میلے ہونے سے محفوظ رہیں۔ اگر دھوبی کے خرچ سے بچنا چاہو تو اپنے بچوں کے کپڑے خود ہی دھو لیا کرو۔ علی الصباح تازہ پانی سے نہانے کی عادت ڈالو۔ موسم سرما و گرما دونوں میں مفید ہے۔ سوتے وقت سرمہ کا استعمال آنکھوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

سید محمد عباس سوسر

تین پر اور اُن کی پرواز

اگلے وقتوں میں کسی بڑے بادشاہ کے تین بیٹے تھے جن میں سے دو تو بڑے حسین وجمیل اور قابل دید جوان تھے مگر تیسرا سب سے چھوٹا شہزادہ معمولی صورت کا تھا۔ وہ زیادہ تعلیم یافتہ بھی نہ تھا۔ البتہ اپنے ایک خدا کا پوجنے والا اور اس کی قدرتوں پر ایمان رکھتا تھا۔ اس کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ میرا خدا قادر مطلق ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔ اس کا نام شہزادہ بلند بخت تھا۔

جب وہ بادشاہ بہت بوڑھا اور اپاہج ہو گیا اور اس کو اپنی زندگی سے بھی قریب قریب مایوسی ہو گئی تو اس نے ایک دن اپنے تمام درباریوں امیروں۔ وزیروں کو معہ تینوں شہزادوں کے جمع کر کے ان سے یوں کلام کیا۔

بادشاہ:۔ میرے لخت جگر شہزادو! اب میں بہت ضعیف ہو گیا ہوں۔ کچھ معلوم نہیں کہ کب اس دنیا سے میرا کوچ ہو جائے۔ اس لئے میں آج تم تینوں شہزادوں میں سے کسی ایک کو اپنا جانشین بنانے والا ہوں۔ جو میرے بعد اس تخت و تاج کا حقیقی وارث ہوگا۔

میرا خیال یہ ہے کہ جو تم میں سے ایک بے نظیر اعلیٰ قسم کا قالین مجھے لا کر دے گا اسی کو میں اس ملک کا آئندہ وارث قرار دونگا اور اس امتحان کے لئے۔ دیکھو یہ تین پر ہیں۔ ہر شہزادہ کا ایک ایک پر نام بھی لکھا ہے۔ میں انہیں آسمان کی طرف اڑا دوں گا جس کا پر جس طرف جائے وہ اسی طرف کوشش کرے اور میرے لئے میرا مطلوبہ تحفہ حاصل کر لائے جب ہر شہزادہ کا نام لے کر ہر پر کو بادشاہ نے ہوا میں اڑا دیا تو ان میں سے ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کو اور تیسرا پر شہزادہ بلند بخت کا آسمان کی طرف اڑ گیا۔ اور تھوڑی دور اوپر کو اڑ کر یکایک ایک پہاڑی کے قریب والی سرسبز وادی میں جا گرا۔ غریب شہزادہ بلند بخت بھی اسی کے ساتھ دوڑ پڑا۔ اور جس وادی میں وہ پر گرا تھا وہ شام تک

وہیں خاموش اور پریشان بیٹھا رہا۔ اس کے دونوں بڑے بھائی جن کے پر مختلف سمتوں کی طرف گئے تھے اپنے چھوٹے بھائی کو نالائق محض سمجھ کر ہنستے۔ قہقہے لگاتے، بلکہ اس پر طعنہ زنی کرتے ہوئے اپنی اپنی سمتوں کی طرف دوڑے چلے گئے۔ اور اسے احمق محض سمجھ کر وہیں کا وہیں بیٹھا چھوڑ گئے۔

ادھر جب بالکل اندھیرا ہو گیا۔ تو بلند بخت نے اپنے قریب ہی کوئی دو گز کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔

وہ چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اور وہاں جا کر دیکھا تو اس زمین کے دروازے میں ایک زینہ اتر رہا ہے۔ شہزادہ بلند بخت بے دھڑک بغیر کسی خوف کے اس زینہ سے نیچے اتر گیا وہ زینہ ایک نہایت دلکشا باغ کی طرف جاتا تھا۔ یہ بھی اسی باغ میں چلا گیا۔ جہاں بیچ بارہ دری میں ایسی روشنی تھی کہ اگر زمین پر ایک تنکا بھی پڑا ہو تو وہ بھی دکھائی دے۔ اسی روشنی میں بڑھتا ہوا یہ شہزادہ بارہ دری کے اندر چلا گیا۔ جو ایسے سامان سے آراستہ تھی جو اُسنے آج تک کبھی نہ دیکھا تھا۔

یہاں پہونچ کر اس شہزادہ کو یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ہو نہ ہو یہ ضرور کسی بڑی سلطنت یا کسی عظیم الشان بادشاہ کا باغ ہوگا۔ جہاں مجھے قدرت نے آن کی آن میں پہونچا دیا ہے۔ اب میری مراد یہیں سے برآئے گی۔ اسی لئے وہ خوشی خوشی اس تخت کی طرف بڑھا جہاں نہایت عالی شان قالین بچھے تھے۔ مگر اس کی مایوسی کی کوئی حد نہیں رہی جب کہ اُس نے اس تخت پر عین مسند کے اوپر بجائے انسان یا بادشاہ کے ایک بڑے بدصورت مینڈک کو بیٹھے دیکھا۔ جس کے گرد بہت سی ننھی ننھی مینڈکیاں بیٹھی آہستہ آہستہ ٹرا رہی تھیں اس پر طرہ یہ کہ اسے اپنے قریب دیکھتے ہی اس بڑے مینڈک نے اس کی طرف سر اٹھا کر خود اسی کی بولی میں پوچھا۔

مینڈک:۔ کیوں اے شہزادے۔ تو ہمارے پاس کس غرض سے آیا ہے۔ جلدی بیان کر۔

شہزادہ:۔ صاحب آپ کوئی بھی ہوں میری اس گستاخی کو معاف فرمایا جائے کہ میں بغیر اجازت کے دیوانوں کی طرح یہاں

آیا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ میں یہاں ایک
بیت عمدہ قالین کی تلاش میں آیا ہوں جس کا
ا روئے زمین پر نہ ہو۔

یہ سنتے ہی اس بڑے مینڈک نے
امندی کے طور پر اپنا سر ہلایا۔ اور پھر
ہتہ سے ایک چھوٹے مینڈک سے کچھ کہا
ورًا معہ اور دو تین مینڈکوں کے وہاں سے
کر باہر چلا گیا۔ اس عرصہ میں برابر یہ شہزادہ
ہی دل میں دعائیں مانگتا رہا۔ تھوڑی ہی
یں ایک چاندی کا بڑا بکس وہاں کسی نے
لیل دیا۔ بکس کا وہاں آنا تھا کہ اسی بڑے
نڈک نے شہزادے کی طرف صندوق
لنے کا اشارہ کیا۔

اب جو بلند بخت نے اسے کھول کر دیکھا
یک نہایت ہی نفیس اور خوبصورت اور
بی بہا قالین اس میں ریشم کے تاروں کی
ح لپٹا پایا۔ کسی نے آج تک نہ دیکھا تھا۔

بڑا مینڈک:۔ لو شہزادے یہ تمہاری
دحاضر ہے۔ جاؤ اسے لے جاؤ۔ تمام
نیا میں اس جیسا تلاش کرتے
[illegible]

ادب سے مینڈک کا دلی شکریہ ادا کیا اور اس
بکس کو اپنے کندھے پر رکھ کر اس تہ خانہ میں سے
باہر نکل کر شاہی محل کی طرف خوش خوش
واپس ہوا۔

ادھر اس کے بڑے بھائیوں کے غرور کا یہ
عالم ہوا کہ وہ بلند بخت کو نہایت نالائق اور بے کار
محض سمجھ کر دور دور دو طرفہ مارے مارے پھرے
اُن کے خیال میں جس طرح وہ خالی ہاتھ پھرے
تھے اسی طرح اسے بھی ناکام سمجھ کر کسی ریشم کے
سوداگر سے ایک خاص قسم کی شال لے کر
چلے آئے اور وہ ہی لاکر بادشاہ کو دکھا بھی دے
مگر ابھی وہ اپنا تحفہ بادشاہ کو دکھا ہی رہے تھے
کہ عین اسی وقت چاندی کا صندوق کندھے
پر رکھے ہوئے بلند بخت بھی جا پہونچا جب بادشاہ
ادھر متوجہ ہوا تو اس نے اپنے ماتھے کا پسینہ
پونچھتے ہوئے وہ بے مثال قالین بھی پیش کر دیا
جسے دیکھ کر سب کے سب حیران رہ گئے۔

بادشاہ تو اس قدر خوش ہوا کہ اس نے
بلند بخت کو اپنے سینے سے لگالیا۔ اور کہا
بس بس انصاف کی رو سے یہ سلطنت میرے
[illegible]

خوبصورت قالین میرے لئے لایا ہے ۔ جو آج تک کسی انسانی نگاہ نے نہ دیکھا ہوگا۔ لیکن اکثر امراء اور دونوں بڑے شہزادوں نے نہ مانا اور یہی کہے گئے کہ یہ حسن اتفاق ہے ۔جو وہ ایک معقول تحفہ لانے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ ورنہ دوسرا امتحان جو اب ضروری ہوگیا ہے ہونا چاہئے ۔اس میں وہ کبھی نہ جیت سکے گا۔ حضور ذرا غور تو فرمائیں ۔سلطنت کی ذمہ داریاں اور حکمت عملیاں کہیں ایسا بے وقوف اور نادان لڑکا اٹھا سکتا ہے ۔

آخر یہ باہمی تکرار جب کسی طرح بھی فرد نہ ہوئی اور دونوں بڑے بھائیوں نے یہی چاہا کہ دوبارہ امتحان پھر ہو اور ضرور ہو تو بادشاہ نے چار ونا چار اس کو قبول کرلیا ۔ اور پھر اسی طرح ویسے ہی تین پر ہوا میں اڑا دئے اور نتیجہ یہ بیان کیا کہ اب کی دفعہ تم میں سے جو ایک لاثانی چھلا ایسا لاکر مجھے دے گا جس کے جواہرات کی قیمت میرا تمام خزانہ ادا نہ کرسکے تو یہ میری حکومت آئندہ اسی کا حصہ ہوگی ۔

خدا کی قدرت دوسری دفعہ بھی وہ دونوں پر اسی طرح اپنی اپنی مختلف سمتوں کی طرف پرواز کر گئے۔ لیکن تیسرا پر بلند بخت کا پھر آسمان کی طرف تھوڑی دور اڑکر وہیں کا وہیں اسی سرسبز وادی میں جاگرا ۔جہاں پہلے گرا تھا۔

وہ دونوں بڑے شہزادے تو مختلف سمتوں کو چلے گئے اور بلند بخت پھر اپنی پہلی تفریح گاہ کی طرف دوڑگیا۔ شام کے وقت پھر اسی طرح وہ زمین دوز دروازہ برآمد ہوا۔ اور بلند بخت نہایت ادب سے پھر بڑے مینڈک کو سلام کرکے دست بستہ اس کے آگے جا کھڑا ہوا۔

بڑے مینڈک نے پھر اسی طرح اس سے سوال کیا۔ کیوں اے شہزادے! اب کیا مقصد ہے تمہارا۔

بلند بخت نے کہا۔ اس دفعہ میں ایک ایسے بیش بہا چھلے کی درخواست کرتا ہوں جس سے بہتر دنیا میں دوسرا نہ ہو۔ اور جس کی قیمت ہمارے بادشاہ کے خزانے سے پوری نہ ہوسکے ۔

بڑے مینڈک نے شہزادے کی درخواست پھر منظور کرلی اور ایک ایسا نہایت قیمتی چھلا عنایت کردیا۔ کہ ساری دنیا میں اس جیسا نہ تھا ۔ بلند بخت نے نہایت

ب سے وہ چھلا معہ اس کے بکس کے بڑے
بنڈک سے لے لیا۔ اور زندہ دل سے اس کا
کریہ ادا کرکے وہ پھر اپنے باپ کی خدمت میں
اپس آیا۔

یہاں اس کے دونوں بھائی پھر اسی طرح
الی ہاتھ حاضر تھے۔ اب کی دفعہ بھی جڑاؤ
چھلے کی بجائے وہ ایک مڑی ہوئی کیل نہ لا سکے
اور اسی طرح شرمندہ صورت گردنیں جھکائے
ادشاہ کے سامنے کھڑے تھے؟ مگر بلند بخت
نے آتے ہی وہ جواہر نگار مرصع چھلا جس کے
نگینوں پر نظر نہیں ٹھیرتی تھی اور جس کی ساخت
اور کاریگری دیکھ کر تمام دربار عش عش کر رہا
تھا نہایت ادب سے اپنے باپ کے حضور میں
نذر گذرانا۔

بادشاہ نے پھر اپنے لال کو دوبارہ گلے
سے لگایا اور اسے ہزار ہا دعائیں بھی دیں۔
اور پھر نہایت جوش سے یہ اعلان کر دیا کہ میرے
تاج و تخت کا آئندہ وارث یہی میرا چھوٹا بیٹا
بلند بخت ہوگا۔

لیکن افسوس۔ دشمن سوئے نہ سونے
دے۔ اُن بڑے بھائیوں نے پھر دھاندلی شروع
کر دی اور رو رو کر اپنی آنکھیں بھی سجالیں ہر چند
بوڑھا بادشاہ انھیں سمجھاتا رہا کہ بابا! اسی حسد
بغض اور فتنہ و فساد کے لئے تو میں نے دو بار
یہ امتحان کیا تھا۔ جو خوش قسمت بلند بخت نے
پورا کر دیا۔ اب کیوں خواہ مخواہ اس خدائی
فیصلے میں تم لوگ جھگڑا ڈالتے ہو؟ لیکن وہ
بدبخت کسی طرح بھی نہ مانے۔ کہا تو یہی کہا کہ
نہیں جہاں پناہ خدا جانے یہ کیا بھید ہے
جو دو دفعہ وہ نالائق جیت گیا۔ خدا جانے اُس نے
کس جن بھوت پریت یا کس جادوگر سے سازش
کر لی ہے۔ بس حضور ایک دفعہ اور امتحان
کر لیں۔ اور یہ فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا؟

آخر کمزور ضعیف العمر بادشاہ کو بجز اس کے
اور کوئی چارہ نظر نہ آیا کہ اس نے تیسرا امتحان
بھی منظور کر لیا۔ پھر اسی طرح تین پر ہوا میں
اُڑائے گئے۔ مگر اب کی دفعہ شرط یہ تھی کہ بس
یہ آخری فیصلہ خدائی فیصلہ ہے جو شخص تم میں سے
نہایت حسین و جمیل شہزادی بیاہ کر لائے گا
وہی آئندہ میرے تاج و تخت اور اس ملک کا
بادشاہ ہوگا۔ بلکہ خدا نے چاہا تو میں اپنے ہاتھ
سے اسے اپنے تخت پر بٹھاؤں گا۔

تقدیر کی خوبی۔ خدا تعالیٰ کا حکم۔ ایک بھی وہ تینوں پر اُسی طرح اپنی اپنی سمت چلے گئے پھر اُسی طرح شام ہوئی اور زمین میں جو دروازہ تھا وہ کھلا۔ بلند بخت شہزادہ شرمندہ صورت پھر اُسی طرح چپ چاپ دبے پاؤں اُس مینڈکوں کے راجہ کے حضور میں جا کھڑا ہوا اور یوں عرض کی۔ مہربان! نیک دل راجہ آپ جو بھی مخلوق ہوں۔ بہرحال آپ مجھ نالائق اور کمترین بندے کے محسن ہیں۔ بس اب یہ آخری فیصلہ ہے۔ خدا کے واسطے ناخوش نہ ہوں اور میری یہ آخری گتھی بھی سلجھا دیں۔ اب کی دفعہ مجھے ایک چاندسی شہزادی چندے آفتاب وچندے مہتاب دولہن عطا کریں بس پھر میں کبھی حضور کو تکلیف نہ دوں گا۔

شہزادی اور چندے آفتاب چندے مہتاب دولہن کا نام سُننا تھا کہ اُس بڑے مینڈک راجہ نے شرم سے اپنی گردن نیچی کر لی۔ تھوڑی دیر تک بالکل سناٹا رہا۔ مگر پھر اس بڑے مینڈک نے ذرا اتنے لہجے میں اس طرح کہا۔

اے شہزادے! یہ درخواست تیری نہایت عجیب اور بہت مشکل تھی۔ کیونکہ ہم غیر لوگوں سے اپنی نسل کی توہین پسند نہیں کرتے۔ مگر خیر چونکہ بزرگوں کا یہ قول ہے کہ "طمع کا دروازہ اول تو کبھی کسی پر نہ کھولے اور جب کھول دے تو اسے سختی سے بند نہ کرے"۔ اس لئے ہم منظور کرنے پر مجبور ہیں۔ جا بچّا تیری مراد ابھی ابھی پوری ہو جائے گی۔ بس اتنا کہتے ہی اس بڑے مینڈک راجا نے اپنے ہم صورت مصاحبوں کی طرف کچھ اشارہ کیا۔ پہلے تو انھوں نے بھی کچھ تامل کیا مگر پھر وہ تین چار مصاحب اُٹھ کر باہر چلے گئے۔ بلند بخت حیران حیران اسی طرح شرمندہ صورت کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد سامنے سے کھلونا سی ایک چھوٹی سی خالی لینڈو آگئی۔ جس میں بجائے گھوڑوں کے چھ چھوٹی چھوٹی چوہیاں جتی ہوئی تھیں۔ جسے اسی قسم کے خدمت گاروں نے لاکر دروازہ پر لگا دیا بے چارے بلند بخت سے اب صبر نہ ہو سکا۔ اور وہ بے اختیار چلانے لگا۔ جناب عالی! حضور راجہ صاحب بھلا اس گاڑی اور ان چوہیوں کو میں کہاں لے جاؤں گا؟ بڑے مینڈک نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن

اس نے اپنے پاس بیٹھی ہوئی اک ننھی سی مینڈکی
کی طرف دیکھ کر کچھ اشارہ کیا۔ جو تھوڑی دیر تک
تو اس بڑے مینڈک راجہ کی طرف نہایت مایوسی
سے تکتی رہی۔ بلکہ دو ننھے ننھے آنسو بھی اس کی
آنکھوں سے گر پڑے۔ مگر پھر وہ نہایت آہستہ اپنی
جگہ سے اُٹھ کر اس گاڑی میں خود جا بیٹھی۔ وہ
ننھی سی گاڑی اس ننھی مینڈکی کو لئے ہوئے پھر
باہر کے دروازے پر آ لگی۔ اس کے بعد ایک
اور ننھا سا مینڈک اچھلتا کودتا آیا اور ایک
چکر اس نے اس لینڈو کے گرداگرد لگایا۔
بس اس کا چکر لگانا تھا کہ عین اسی وقت وہ
گاڑی سچ مچ کی نہایت خوبصورت لینڈو بن گئی
اس میں بیٹھی ہوئی مینڈکی عدیم المثال حسین
شہزادی اور وہ چھ چوہیاں جو اس لینڈو میں
جتی ہوئی تھیں نہایت اعلیٰ درجہ کے چھ مشکی
گھوڑے بن گئے۔ اب تو بلند بخت نہال نہال
ہو گیا۔ کیونکہ وہ ننھی مینڈکی ایسی قبول صورت
شہزادی بن گئی تھی جسے دیکھتے ہی یہ شہزادہ
بے حد خوش ہوا۔ اور خود ہی وہ
لینڈو اڑاتا نہایت شان سے اپنے
باپ کے پایہ تخت کی طرف روانہ ہوا جہاں

اس کے وہ دونوں بھائی اسی طرح ناکام و نامراد
دیہات کے کسانوں کی دو لڑکیاں بیاہ لائے تھے
اور انھیں پر اترا رہے تھے۔ لیکن جس وقت
بلند بخت اس دولہن شہزادی کو اپنے باپ
کے حضور میں سلام کے لئے لے گیا تو بادشاہ
تخت پر کھڑا ہو گیا۔ اور بہ آواز بلند کہا مبارک!
مبارک! بے شک حق بحقدار رسید۔ خدائی
فیصلہ یہی تھا کہ میری سلطنت کا آئندہ وارث
میرا چھوٹا شہزادہ بلند بخت بہادر ہی ٹھہرے

دوسرے دن تمام شہر کو سجایا
گیا۔ اور ایک عظیم الشان دربار بھی ہوا
جس میں پرنس بلند بخت بہادر کو تخت نشین
کیا گیا اور اسی روز نئی دلہن سے اس کی
باقاعدہ شادی بھی ہو گئی ؎

دیکھ چھوٹے کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

آغا شاعر دہلوی

اللہ میاں کی تعریف

تو باغ جہاں کا مالی ہے
پھل پھول کا تو رکھوالی ہے
نکہت تیری لالہ و گل میں
نور کی ڈالی ڈالی ہے
فہم سے اونچا وہم سے بالا
اوج خرد سے عالی ہے
سج دہج تیری سب سے انوکھی
ہر اک شان نرالی ہے
ہر دل تیرا جانچا پرکھا
نیت دیکھی بھالی ہے
روح کے نالے سننے والے
تجھ سے شعلہ مقالی ہے
جب جب تجھ کو پکارا دل نے
ساری بپتا ٹالی ہے
شاہا آج تنغض کیا
برہم طبع عالی ہے
سب کی تو نے مرادیں بخشیں
دامن میرا خالی ہے
تجھ سے نہ مانگوں کس سے مانگوں
تو ہی میرا والی ہے
گرداب میں کشتی آن پھنسی
اب ناؤ یہ ڈوبن والی ہے
امداد کر اب اے آقا میرے
صورت صاف سوالی ہے

نواب غازی آف گودھا

بھائی بہن کی محبت

بھائی بہن کا رشتہ بھی کیسا عجیب ہے
ہر رشتہ سے یہ رشتہ دنیا غریب ہے
بادِ خزاں کے جھونکوں سے انکو بچائے رکھ
یارب تو ان کے غنچۂ دل کو کھلائے رکھ
باغ جہاں میں خوش رہیں پھولے پھلے رہیں
گلزار والدین کے یہ گل کھلے رہیں
جب انکی صورت دیکھ لی الفت مچلتی ہے
ہر دم دعائے خیر دہن سے نکلتی ہے
گو آب و دانہ نے ہمیں اُن سے جدا کیا
آنکھوں کے سامنے یہ ہی رہنے لگے سدا
اچھے ہوں یا بُرے ہوں یہ دل کے سرور ہیں
بھائی بہن نہیں ہیں یہ آنکھوں کے نور ہیں

نسیمہ بیگم بنت مولوی حبیب اللہ خان صاحب

سات شکاری

ایک دفعہ ایک شہزادہ سیر کے لئے اپنے
لک سے نکلا۔ پھرتے پھرتے وہ ایک دوسرے
دشاہ کے ملک میں جا پہونچا جس نے اس کی
رہی آؤبھگت کی اور اسے نہایت آرام سے
رکھا۔ اس کی ایک بیٹی تھی نہایت خوبصورت
ورلائق۔ اس کی شادی بادشاہ نے شہزادہ
سے کردی۔ کچھ عرصہ وہ نہایت خوشی سے رہے
پھر اچانک ایک روز شہزادہ کو اطلاع ملی کہ
اس کا باپ سخت بیمار ہے اور مرنے سے پہلے
اسے دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ یہ سن کر
شہزادہ بے چین ہوگیا۔ اس نے شہزادی
کو اپنی انگوٹھی لطور نشانی دی اور یہ کہہ کر رخصت
ہوگیا کہ اس حالت میں تمہارا ساتھ لے جانا
ٹھیک نہیں۔ کچھ عرصہ بعد میں پھر آؤں گا اور
تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔

بادشاہ اپنے پیارے بیٹے کو دیکھ کر
بہت خوش ہوا اور کہنے لگا۔ "بیٹا اچھا کیا کہ
تم میری زندگی میں ہی پہونچ گئے۔ اب یہ
سلطنت سنبھالو۔ اور ساتھ ہی میرا ایک
کہا مانو اور میرے بعد تم اپنے چچا کی بیٹی سے
شادی کرلو۔" یہ کہہ کر وہ مرگیا۔ بادشاہ باپ کے
غم اور اچانک صدمہ کی وجہ سے اپنی پہلی بیوی
کو بھول گیا اور بادشاہ بننے کے بعد اس نے باپ
کے کہنے کے مطابق اپنے چچا کی بیٹی سے شادی
کی ٹھان لی۔ دونوں طرف نہایت زور شور سے
تیاریاں ہونے لگیں۔ ادھر پہلی بیوی کو معلوم
ہوا تو اس غریب پر غم کا پہاڑ گر پڑا۔ بادشاہ اپنی
اکلوتی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر گھبرایا اور اسے
سمجھانے لگا۔ شہزادی نے باپ کے سامنے
ہاتھ باندھے اور بولی "ابا جان اگر آپ مجھے
چاہتے ہیں تو میری ایک بات مانئے۔ مجھے
شہزادہ کے پاس جانے کی اجازت دیجئے۔"

"بیٹی وہ بے وفا نکلا۔ اس کے دل میں اگر
تمہارا خیال ہوتا تو دوسری شادی کی کیوں
ٹھانتا۔ مجھے ڈر ہے کہ تم وہاں جاکر کسی مصیبت
میں نہ پڑ جاؤ۔"

"نہیں ابا جان میں اکیلی نہیں جاؤں گی
میں اپنی چند سہیلیوں کو ساتھ لے جاؤں گی

وہ مصیبت کے وقت میری مدد کریں گی۔"

"اچھا بیٹی تمہاری مرضی۔" دل شکستہ باپ نے آخر اجازت دے دی۔

شہزادی نے اپنی چھ وفادار سہیلیوں کو ساتھ لیا اور سب نے شکاریوں کا سا مردانہ لباس پہنا اور شہزادے رجواب بادشاہ بن چکا تھا) کے ملک کی طرف چل پڑے۔ اور دربار میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم غریب شکاری ملازمت کی تلاش میں حاضر ہوئے ہیں مہربانی فرما کر ہماری غربت پر رحم فرمائیے اور ہمیں ملازم رکھ لیجئے۔" بادشاہ نے ان نوجوان شکاریوں کو بطور شاہی شکاریوں کے ملازم رکھ لیا۔

بادشاہ کے پاس ایک جادوگر شیر کی شکل میں رہتا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ یہ شکاری لڑکے نہیں لڑکیاں ہیں۔ چنانچہ اُس نے بادشاہ سے کہا۔ مگر بادشاہ یہ سُن کر ہنسا اور کہنے لگا "تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے"

شیر نے کہا "اگر آپ میرے کہنے پر عمل کریں تو ثبوت مل سکتا ہے"

بادشاہ نے کہا "بتاؤ کس طرح؟"

شیر نے کہا "تھوڑے مٹرلے کر فرش پر بکھروا دیں پھر ان شکاریوں کو بلوا بھیجیں اگر یہ لڑکے ہوئے تو بے خوف گزر جائیں گے کیونکہ ان کی چال مضبوط ہوتی ہے اگر لڑکیاں ہوئیں تو ان کے پاؤں پھسل جائیں گے۔ کیونکہ عورتیں نازک ہوتی ہیں"۔ چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ مگر اتفاقاً ایک ملازم نے شیر کی یہ باتیں سُن لیں اس نے جا کر شکاریوں کو بتا دیا اور وہ اس امتحان کے لئے پہلے ہی سے تیار ہو گئیں اور جب بادشاہ کے سامنے مٹروں پر چلنا پڑا تو اس احتیاط سے چلیں کہ ایک کا بھی پاؤں نہ پھسلا

بادشاہ نے شیر سے کہا دیکھا تمہاری بات غلط نکلی۔ شیر نے کہا کہ "جہاں پناہ! میری بات غلط نہیں بلکہ ان کو پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا اس لئے وہ احتیاط سے چلیں۔ اب آپ ایک کام اور کریں۔ دربار میں سات چرخے منگوا کر رکھ دیں۔ عورتیں چرخوں کی طرف قدرتاً مائل ہوتی ہیں۔ وہ چرخوں کو دیکھ کر خوش ہو جائینگی تب آپ جان لیں گے کہ یہ لڑکیاں ہیں"

بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ مگر اس دفعہ پھر اسی نوکر نے یہ بات سُن کر انہیں بتا دی چنانچہ جب وہ دربار میں آئیں تو ایک دفعہ بھی

رخوں کی طرف نگاہ نہ کی۔ اس روز شیر کو
رشرمندہ ہونا پڑا۔

آخر برات کا دن آپہونچا۔ جس وقت
ہزادہ دولہا بن کر محل سے نکلا تو اسے
یکھ کر شہزادی کی طاقت نے جواب دے دیا
، دیوانہ وار آگے بڑھی اور شہزادے کے
دموں میں گر کر بے ہوش ہوگئی۔ اُس کی
ہیلیاں بڑھ کر اسے ہوش میں لانے کی تدابیر
رنے لگیں۔

ایک نے شہزادی کے دستانے اُتار
ے اور ہاتھ سہلانے لگی۔ پھر اچانک اس کا
ھ شہزادے کی طرف بڑھا دیا جو پاس
ڑا پریشان نگاہوں سے اپنے عزیز شکاری
دیکھ رہا تھا اور بولی "جہاں پناہ! دیکھئے
ھ کس قدر سرد ہو رہے ہیں۔ ہاتھ پر نگاہ
التے ہی شہزادے نے اپنی انگوٹھی پہچان
ا اور ساتھ ہی تمام بھولی ہوئی باتیں یاد
لئیں اور شیر کا یہ کہنا یاد آیا کہ شکاری
رد نہیں عورتیں ہیں۔ اس نے جلدی سے
ہزادی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے
وش میں آتے دیکھ کر کہنے لگا "میری وفادار
بیوی۔ میری ملکہ مجھے معاف کر دو"۔ یہ سُن کر
ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور بولی "جہاں پناہ!
مجھے افسوس ہے کہ اس وقت میرا وجود
حضور کی پریشانی کا موجب ہوا۔ جائیے
سوار ہو جائیے۔ نئی دلہن منتظر ہوگی۔ خدا
شادی مبارک کرے"۔

بادشاہ "کیسی دلہن اور کس کی شادی
خدا گواہ ہے کہ میں نے جان بوجھ کر تم سے
بے وفائی نہیں کی۔ میں آج سے ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے تمہارا ہوں۔ میری دلہن
تم ہو۔ میں اس وقت تمہیں پانے کے
لئے دولھا بنا تھا اور یہ برات تمہارے
استقبال کے لئے سجی تھی۔ آؤ اب محل میں
چلیں۔ یہ کہہ کر ملکہ کا ہاتھ پکڑا اور محل کی
طرف لے چلا۔ تمام شہر میں خوشی کے شادیانے
بجنے لگے۔

رئیس۔ امرتسر۔

ملیریا
یعنی
موسمی بخار

ملیریا کب اور کس طرح پھیلتا ہے۔ اور عام پہچان کیا ہے؟ ملیریا ہند میں عام طور پر دموسم برسات کے بعد ستمبر۔ اکتوبر میں جب برسات کا پانی گڑھوں میں سڑنے لگتا ہے) پھیلتا ہے۔ اس کی عام پہچان یہ ہے۔ کہ سردی سے بخار ہوتا ہے۔ اور پھر ٹمپریچر بڑھتا ہے۔ پسینہ آنے کے بعد بخار اتر جاتا ہے۔ جس سے مریض سمجھتا ہے کہ بخار چلا گیا۔ اگر مناسب روک تھام نہ کی جائے تو پھر باری سے آنے لگتا ہے اور اس کے بار بار کے حملوں سے آدمی بہت کمزور ہو جاتا ہے رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر ایک سال تک ملیریا بخار کسی کو متواتر آئے تو وہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ پھر کمزوری دور نہیں ہوتی۔

جب برسات کے بعد گڑھوں کے اندر پانی جمع ہو کر سڑتا ہے تو اس میں ملیریا کے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں اور ان میں ملیریا کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جب یہ کسی کو کاٹتے ہیں تو جراثیم اس کے بدن میں داخل کر دیتے ہیں اور جراثیم کی تعداد بڑھنے پر ملیریا بخار ہو جاتا ہے اور اگر ملیریا کے مریض کو مادہ مچھر کاٹ لے تو مچھر کے بدن میں اس کے منہ کے ذریعہ انسان کے جسم کے جراثیم داخل ہو جاتے ہیں اور پھر وہ مچھر کسی دوسرے تندرست انسان کے کاٹتا ہے تو اس کو بھی بیمار کر دیتا ہے۔ یہی اسباب ملیریا پھیلنے کے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صرف مادہ مچھر ہی کاٹتی ہے۔ ملیریا اور عام مچھروں کی شناخت۔ اگر کوئی مچھر دیوار پر بیٹھا ہوا بھی دیوار کے متوازی نہ ہو تو وہ ملیریا پھیلائیگا اور اگر متوازی ہو تو وہ مضر خون نہیں ہے۔

مضر لاروے جب پانی کے اندر ہوتے ہیں تو پانی کی سطح کے ساتھ متوازی رہتے ہیں

درجو لاردے مضر خون نہیں ہوتے تو وہ سطح کے
مو ڈل لٹکتے رہتے ہیں۔ ملیریا بخار سے بچنے کی
تدابیر (۱) مچھروں کے پیدا نہ ہونے کے لئے
آبادی کے گرد و نواح اور اندر کے گڑھے
بھروا دینے چاہئیں۔ (۲) آبادی کے گرد و
نواح اور اندر کے جو جوہڑ تالاب بھروائے
جا سکیں بھروا دئے جائیں اور باقی کی سطح پر
مٹی کا تیل چھڑک دیا جائے۔ مٹی کا تیل پانی
کی سطح پر تیرتا رہتا ہے اور لاردے سانس
نہیں لے سکتے۔ اس لئے تمام لاردے مرجاتے
ہیں اور ملیریا نہیں پھیلتا۔ (۳) کیونکہ مچھر
رات کو خاص طور سے کاٹتے ہیں اس لئے
مچھر دانی لگانی چاہئے۔ اگر مچھر دانی نہ لگا سکیں
تو جسم پر کڑوا تیل مل لیں۔ اس سے مچھر
دور ہی رہیں گے۔ ملیریا کے دنوں میں کونین کا
اکثر استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ بہت کڑوی
ہوتی ہے۔ جو جراثیم جسم کے اندر ہوتے ہیں
اُن کو مار ڈالتی ہے۔ ملیریا انفیکش مچھروں کے
ذریعہ پھیلتا ہے۔ مچھر بیمار کا خون اور اس کے
ساتھ ملیریا کے جراثیم چوستے ہیں۔ پسو وغیرہ
بھی بیماری پھیلاتے ہیں کیونکہ وہ بھی مچھروں

کی طرح خون چوستے ہیں۔ مکھی خود خون وغیرہ
نہیں چوستی اور ظاہراً بے ضرر معلوم ہوتی ہے
لیکن ہماری جانی دشمن ہے۔ کیونکہ یہ ہیضہ
وغیرہ امراض کو پھیلاتی ہے۔ مکھی ہر جگہ آسانی
سے پہونچ جاتی ہے اس وجہ سے اور بھی
دشمن ثابت ہوتی ہے۔ اس کے چار پر ہوتے
ہیں دو بڑے آگے اور دو چھوٹے پیچھے کی طرف
دو بہت بڑی تیز آنکھیں ہوتی ہیں جن سے
ہر طرف کو دیکھ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ
تین اور چھوٹی آنکھیں ہوتی ہیں جو مثلث کی
شکل میں واقع ہوتی ہیں۔ تین حصہ سر اور
چھاتی و پیٹ ہوتے ہیں۔ تینوں حصوں میں
ہوا سے بھری تھیلیاں ہوتی ہیں جس کے
سبب سے ہلکی ہو کر بہت دور تک اڑ سکتی
ہے۔ سونڈ مکھی کے لئے سب سے ضروری
حصہ ہے۔ مکھی جب خوراک پر بیٹھتی ہے تو
خوراک کے کچھ حصہ کو اپنے منہ کے لعاب
کے ساتھ مل کر بیٹھتی ہے اور پھر گھلی ہوئی
خوراک کو چوستی ہے جسم پر سب جگہ بال
ہوتے ہیں جن کے ساتھ جراثیم مکھی کو لپیٹ
جاتے ہیں اور مکھی جس چیز پہ بیٹھتی ہے اسے

ملیریا یعنی موسمی بخار

ملیریا کب اور کس طرح پھیلتا ہے۔ اور عام پہچان کیا ہے؟ ملیریا ہند میں عام طور پر (موسم برسات کے بعد ستمبر۔ اکتوبر میں جب برسات کا پانی گڑھوں میں سڑنے لگتا ہے) پھیلتا ہے۔ اس کی عام پہچان یہ ہے۔ کہ سردی سے بخار ہوتا ہے۔ اور پھر ٹمپریچر بڑھتا ہے۔ پسینہ آنے کے بعد بخار اتر جاتا ہے۔ جس سے مریض سمجھتا ہے کہ بخار چلا گیا۔ اگر مناسب روک تھام نہ کی جائے تو پھر باری سے آنے لگتا ہے اور اس کے بار بار کے حملوں سے آدمی بہت کمزور ہو جاتا ہے رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر ایک سال تک ملیریا بخار کسی کو متواتر آئے تو وہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ پھر کمزوری دور نہیں ہوتی۔

جب برسات کے بعد گڑھوں کے اندر پانی جمع ہو کر سڑتا ہے تو اس میں ملیریا کے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں اور ان میں ملیریا کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جب یہ کسی کو کاٹتے ہیں تو جراثیم اس کے بدن میں داخل کر دیتے ہیں اور جراثیم کی تعداد بڑھنے پر ملیریا بخار ہو جاتا ہے اور اگر ملیریا کے مریض کو سادہ مچھر کاٹ لے تو مچھر کے بدن میں اس کے منہ کے ذریعہ انسان کے جسم کے جراثیم داخل ہو جاتے ہیں اور پھر وہ مچھر کسی دوسرے تندرست انسان کے کاٹتا ہے تو اس کو بھی بیمار کر دیتا ہے۔ یہی اسباب ملیریا پھیلنے کے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صرف مادہ مچھر ہی کاٹتی ہے۔ ملیریا اور عام مچھروں کی شناخت۔ اگر کوئی مچھر دیوار پر بیٹھا ہوا بھی دیوار کے متوازی نہ ہو تو وہ ملیریا پھیلائیگا اور اگر متوازی ہو تو وہ مضر خون نہیں ہے۔

مضر لاروے جب پانی کے اندر ہوتے ہیں تو پانی کی سطح کے ساتھ متوازی رہتے ہیں

اور جو لاردے مضر خون نہیں ہوتے تو وہ سطح کے عموماً لٹکتے رہتے ہیں۔ ملیریا بخار سے بچنے کی تدابیر (۱) مچھروں کے پیدا نہ ہونے کے لئے آبادی کے گرد و نواح اور اندر کے گڑھے بھروا دینے چاہئیں۔ (۲) آبادی کے گرد و نواح اور اندر کے جو جوہڑ تالاب بھروائے جا سکیں بھروا دئے جائیں اور باقی کی سطح پر مٹی کا تیل چھڑک دیا جائے۔ مٹی کا تیل پانی کی سطح پر تیرتا رہتا ہے اور لاردے سانس نہیں لے سکتے۔ اس لئے تمام لاردے مر جاتے ہیں اور ملیریا نہیں پھیلتا۔ (۳) کیونکہ مچھر رات کو خاص طور سے کاٹتے ہیں اس لئے مچھردانی لگانی چاہئے۔ اگر مچھردانی نہ لگا سکیں تو جسم پر کڑوا تیل مل لیں۔ اس سے مچھر دور ہی رہیں گے۔ ملیریا کے دنوں میں کونین کا اکثر استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ بہت کڑوی ہوتی ہے۔ جو جراثیم جسم کے اندر ہوتے ہیں اُن کو مار ڈالتی ہے۔ ملیریا انفیکشن مچھروں کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ مچھر بیمار کا خون اور اس کے ساتھ ملیریا کے جراثیم چوستے ہیں۔ پسو وغیرہ بھی بیماری پھیلاتے ہیں کیونکہ وہ بھی مچھروں

کی طرح خون چوستے ہیں۔ مکھی خود خون وغیرہ نہیں چوستی اور ظاہرا بے ضرر معلوم ہوتی ہے لیکن ہماری جانی دشمن ہے۔ کیونکہ یہ ہیضہ وغیرہ امراض کو پھیلاتی ہے۔ مکھی ہر جگہ آسانی سے پہونچ جاتی ہے اس وجہ سے اور بھی دشمن ثابت ہوتی ہے۔ اس کے چار پر ہوتے ہیں دو بڑے آگے اور دو چھوٹے پیچھے کی طرف دو بہت بڑی تیز آنکھیں ہوتی ہیں جن سے ہر طرف کو دیکھ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ تین اور چھوٹی آنکھیں ہوتی ہیں جو مثلث کی شکل میں واقع ہوتی ہیں۔ تین حصہ سر اور چھاتی و پیٹ ہوتے ہیں۔ تینوں حصوں میں ہوا سے بھری تھیلیاں ہوتی ہیں جس کے سبب سے ہلکی ہو کر بہت دور تک اڑ سکتی ہے۔ سونڈ مکھی کے لئے سب سے ضروری حصہ ہے۔ مکھی جب خوراک پر بیٹھتی ہے تو خوراک کے کچھ حصہ کو اپنے منہ کے لعاب کے ساتھ مل کر بیٹھتی ہے اور پھر گھلی ہوئی خوراک کو چوستی ہے۔ جسم پر سب جگہ بال ہوتے ہیں جن کے ساتھ جراثیم مکھی کو لپٹ جاتے ہیں اور مکھی جس چیز پر بیٹھتی ہے اسے

آلودہ کر دیتی ہے یعنی سب ہیں جراثیم پھیل جاتے ہیں۔ یہ بھی تتلی کی طرح انڈے سے اپنی اصلی حالت میں آتی ہے۔ مکھی گندی چیزوں پر انڈے دیتی ہے جن سے چھوٹے چھوٹے لاردے اور پھر لاردوں سے بھوپے بن جاتے ہیں۔ پھر بھوپے پھٹ کر مکھی نکل آتی ہے جن کی کثرت کے لئے مناسب درجہ حرارت نمی اور غلاظت کی ضرورت ہے۔ گھر کے گردونواح کو صاف ستھرا رکھو۔ کھانے کی اشیاء کو ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ جہاں کہیں ہیضہ یا تپ محرقہ کا مریض ہو اس کے پاخانہ اور قے کو اٹھانے سے پیشتر مناسب مقدار میں ڈس انفیکٹنٹ ڈال دینا چاہیئے۔ بیماری کے دنوں میں دودھ کچا نہیں پینا چاہیئے۔ اصطبل کے کھاد کو روزانہ اٹھوا دینا چاہیئے جہاں تک ممکن ہو مچھروں سے بچنا چاہیئے۔ دوسرے روز نیم کے پتوں کی دھونی دے کر مچھروں کو مار ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ بخار سے چھٹکارا ہو۔ (ایک بہن)

خط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ مینیجر

نالایق استانی

نجمہ اپنی سہیلی قمر جہاں سے دریچی میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ برسات کا موسم اور صبح کا سہانا وقت۔ ننھی ننھی چڑیاں راگ الاپ رہی تھیں۔

نجمہ نے اپنی بہن قمر جہاں سے کہا سنا ہے کہ اس محلہ میں ایک استانی صاحبہ آئی ہیں۔ قمر جہاں۔ ہاں بہن سنا تو میں نے بھی ہے کہ وہ لڑکیوں کو پڑھائیں گی۔ نجمہ۔ مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے اُستانی صاحبہ آئی ہیں۔ قمر جہاں۔ کیوں کیا آپ بھی پڑھیں گی۔ نجمہ۔ جی ہاں اسی وجہ سے تو خوش ہو رہی ہوں۔ قمر جہاں۔ کیا پڑھیں گی آپ؟ نجمہ۔ یہی اردو اور کیا، قمر جہاں۔ دیکھئے بہن ارادہ تو میں بھی کر رہی ہوں خدا پورا کرے
اگلے روز استانی صاحبہ بلائی گئیں جو نجمہ اور قمر جہاں سے بڑی خندہ پیشانی سے ملیں۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد استانی صاحبہ نے اس طرح سلسلۂ کلام شروع کیا۔ استانی صاحبہ۔ ویل نجمہ آپ نے ہم کو

س لئے طلب کیا ہے۔ نجمہ و قمر جہاں یک
بان ہوکر۔ پڑھنے کے لئے۔ استانی صاحبہ
کیا پڑھیں گی آپ اردو یا انگلش۔
قمر جہاں: نجمہ بہن تو اردو پڑھیں گی اور
ہرا ارادہ انگریزی پڑھنے کا ہے۔ کیا آپ
بھے انگریزی پڑھا سکتی ہیں؟ استانی صاحبہ
ں ہاں شوق سے کیوں نہیں۔ نجمہ اور قمر جہاں
وشی سے اچھل پڑیں۔ کہنے لگیں آپ فیس
ا دیجئے کیا لیں گی۔ استانی صاحبہ (کچھ دیر
وچ کر) ہم پانچ روپیہ سے کم نہیں لے گا۔
مہ۔ فیس بہت ہے۔ استانی صاحبہ تو پھر
پ بتائیے۔ نجمہ دو روپیہ سے زیادہ نہیں
ے سکتے۔ استانی صاحبہ۔ آپ کی خوشی
رجہاں۔ آپ پڑھانے کب آئیں گی۔ استانی
احبہ۔ مسکرا کر کھڑے ہوتے ہوئے۔ دیل
رجہاں ہم آپ کو کل صبح آٹھ بجے پڑھانے آئیگا
تی ہوئی چلدیں۔

(۲)

نجمہ اور قمر جہاں صبح سے استانی صاحبہ
منتظر تھیں۔ کیونکہ وہ آٹھ بجے آنے کو کہہ
تھیں۔ دونوں کے چہروں پر غیر معمولی
خوشی نمایاں ہو رہی تھی۔ پڑھنے کا سودا انکے
سروں پر سوار تھا اور بے حد خوش
تھیں۔ نو بج گئے لیکن استانی صاحبہ نہ
آئیں۔ قمر جہاں نے اپنے ملازم کو بلانے کے
لئے بھیجا وہاں جاکر معلوم ہوا کہ استانی صاحبہ
داروغہ صاحب کے یہاں گئی ہیں۔ عالمِ اس
میں یاس کی منحوس تصویر دیکھنا انتہائی
پرملال اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ نجمہ اور قمر جہاں
جس قدر استانی صاحبہ کا انتظار کر رہی تھیں
اسی قدر ان کے آنے میں تاخیر ہو رہی تھی۔
یکایک گھڑیال نے دس بجا دئے اور استانی صاحبہ
کھٹ پٹ گڈ مارننگ کرتی ہوئی کرسی پر آکر
بیٹھ گئیں۔ نجمہ اور قمر جہاں بھی آداب بجا لا کر
اپنی اپنی کتابیں سنبھالتی ہوئیں استانی صاحبہ
کے قریب آکر بیٹھ گئیں اور استانی صاحبہ
انھیں سبق پڑھانے لگیں۔ آج استانی صاحبہ
بہ نسبت کل کے نہایت نفیس ساڑی پہن رہی
تھیں اور جمپر پر بھی کڑھت کا دلفریب کام
ہو رہا تھا۔ پتلی دبلی لانبا قد گندمی رنگ۔
پیروں میں لیڈی شو اور ہاتھ میں ایک
خوشنما دستی بیگ جس میں مختلف قسم کی

دستکاریاں تھیں۔ قصہ مختصر۔ ادہر تو اُستانی صاحبہ سبق پڑھا رہی تھیں ادہر پاس پڑوس کی عورتیں اور لڑکیاں بچیاں بھی آکر جمع ہوگئیں۔ استانی صاحبہ سب سے خوش مزاجی سے پیش آرہی تھیں۔ وہ بات بات پر انگریزی بولتی تھیں اور جاہل عورتیں اُن کو بہت قابل سمجھنے اوران کی تعریف کرنے لگیں تھوڑے ہی دنوں میں استانی صاحبہ کا نام سب کی زبان پر تھا۔ گھر گھر سے استانی صاحبہ کو قاصد بلانے آنے لگے۔ روزانہ استانی صاحبہ آکر کہتیں کہ آج ہم کو انسپکٹر صاحب اور تحصیلدار صاحب کے یہاں بلایا ہے اور کل وکیل صاحب کے یہاں سے ملازم آیا اس پر قمر جہاں ونجمہ کہتی تھیں کہ پھر آپ تشریف کیوں نہیں لے جاتیں تو اس پر استانی صاحبہ ایسا منہ بگاڑ کر فرماتیں۔ نو نو ہمارے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے۔ دوسرے وہ تنکھواہ (تنخواہ) بہت تھوڑا دیتے ہیں۔

یا تو استانی صاحبہ اس قدر خوش مزاج تھیں کہ چند ہی یوم میں سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا یا اب ایسی بدمزاج اور آتش زبان ہوئیں کہ بات بات پر بگڑتیں اور خفا ہوتیں۔ جس کی وجہ سے نجمہ اور قمر جہاں کو دو ماہ کے اندر علیحدہ کرنا پڑا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ استانی صاحبہ بالکل غلط پڑھاتی تھیں اور جعلسازی کی وجہ سے ایک آدھ کتاب اور وہ بھی گھر پر اپنے شوہر یا لڑکے سے پڑھ لی تھی۔ اور لڑکیوں کو بہکانے کے لئے نکل پڑیں رفتہ رفتہ یہ خبر تمام محلہ میں پھیل گئی استانی صاحبہ سب جگہ سے علیحدہ کردی گئیں اب جس گلی کوچہ کو استانی صاحبہ نکلتیں بچے اور بڑے ان کی پھبتیاں اُڑاتے اور جعل ساز استانی جعل ساز استانی کا شور بلند کرتے نتیجہ یہ ہوا کہ استانی صاحبہ ان باتوں سے تنگ آکر کہیں روپوش ہوگئیں۔ نجمہ اور قمر جہاں کی پہلی تعلیم بھی نئی تعلیم کی بدولت برباد ہوگئی۔ اور دونوں کف افسوس مل کر رہ گئیں۔ کہ ہم نے اس جعل ساز استانی سے پڑھ کر کچھ بھی نہ پایا۔ اور جو کچھ پچھلا پڑھا لکھا تھا وہ بھی ہمارے دماغ سے نکل گیا۔

آر۔ کے درخشاں بجنور

ذہنی حساب

رات کے نو بجے کا وقت تھا۔ سب بچے اپنے اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ رقیہ جو کہ بچوں میں سب سے بڑی تھی جس کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ اس سے چھوٹی ثریا۔ اور سب سے چھوٹا حسن اکرم جس کی عمر دس سال کی تھی آپس میں اسکول کی باتیں کر رہے تھے۔ کہ اُن کی والدہ بھی سب کاموں سے فراغت پاکر آکر لیٹ گئیں۔ اُن کا لیٹنا تھا۔ کہ حسن اور ثریا نے ضد کرنا شروع کر دیا۔ کہ امی جان قصہ سنائیے۔ یہ جھگڑا سُن کر نعیمہ (بچوں کی والدہ نے کہا) روز تو تم لوگ کہانی سنتے ہو۔ آج میں تم لوگوں کے ذہنی حساب کا امتحان کروں گی اور ثریا کی طرف مخاطب ہوکر) خصوصًا ثریا بیگم سے کیونکہ خیر سے وہ برابر اپنی جماعت میں حساب میں اوّل آتی ہیں۔ دیکھوں گی کہ آج وہ کس طرح جواب دیں گی۔

ثریا:۔ (خوش ہوکر) بڑی خوشی سے۔ امی جان میں ضرور بالضرور سب سوالوں کا جواب دوں گی۔

ماں:۔ اچھا تو سُنو۔ بازار میں چینی ۲ ر سیر۔ چنا ایک آنہ سیر اور دہی ایک پیسے سیر بکتا ہے۔ ایک شخص بازار میں دو آنے لے کر گیا۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تینوں چیزیں ڈھائی سیر لے۔ مگر دو آنے سے زیادہ خرچ نہ ہو۔ تو بھلا بتاؤ تو سہی کہ وہ کتنی کتنی چیزیں وزن میں لے گا۔ کہ اس کے دو آنے سے زائد خرچ نہ ہوں اور ڈھائی سیر سے زیادہ چیزیں نہ ہوں

ثریا:۔ واہ امی جان۔ یہ بھی کوئی سوال میں سوال ہے۔ میں تو اسے کبھی کا حل بھی کر چکی سنئے وہ آدھ سیر چینی ایک آنہ میں اور دو پیسہ کے آدھ سیر چنے اور دو پیسے میں دو سیر دہی خریدے گا۔ لیجئے میں نے کس قدر جلد اس کو حل کر لیا۔

ماں:۔ شاباش بیٹی۔ میں تو کہتی تھی کہ ڈھائی سیر سے زیادہ ملنا چاہئے۔ اور تم نے تین سیر بتا دیا۔ ماشاء اللہ چھٹی جماعت میں پڑھتی ہو۔ اور ایک معمولی حساب نہیں

کر سکیں۔ (رقیہ کی طرف مخاطب ہوکر) رقیہ تم نے حل کیا۔

رقیہ:۔ میرے خیال میں تو وہ شخص پاؤ بھر چینی دو پیسے میں اور پانچ پاؤ چنا پانچ پیسے میں اور پیسے کا دھی سیر بھرے گا۔ اس طرح اس کے دو آنے بھی خرچ ہوئے اور ڈھائی سیر چیز بھی مل گئی۔ کیوں امی جان میں نے ٹھیک حل کیا ہے نا۔

ماں:۔ ٹھیک ہے۔ اچھا تو ایک اور سنو۔ ایک شخص بیس روپے لے کر بازار جاتا ہے۔ اور بھینس۔ بکری۔ گائے۔ یہ تین چیزیں خریدنی چاہتا ہے۔ جب کہ بھینس کی قیمت تین روپے اور گائے کی ایک روپیہ اور بکری کی ۴ر ہو۔ تو بتاؤ وہ بیس جانور ان بیس روپے میں کس طرح لے گا۔

حسن:۔ امی جان میں نے تو حل کر لیا۔

ماں:۔ کہو۔

حسن:۔ اس طرح کہ وہ تین بھینسیں نو روپے میں اور نو گائیں نو روپے میں اور باقی دو روپے میں آٹھ بکریاں خریدے۔ یہ کہہ کر حسن مارے خوشی کے تالیاں بجانے لگا۔

ماں:۔ شاباش۔ کیوں ثریا کیا بات ہے کتابی حساب میں تو اوّل رہو۔ اور ذہنی حساب میں پیچھے رہو۔

رقیہ:۔ امی جان کوئی اور پر لطف حساب بتائیے۔

ماں:۔ اچھا سنو۔ ایک شخص نے مرنے کے بعد سات اونٹ چھوڑے۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ اس نے مرنے سے پہلے کہا کہ سات اونٹوں کا آدھا بڑے کو۔ اور پھر اس کا آدھا منجھلے کو اور سب کا آدھا چھوٹے کو ملے مگر شرط یہ ہے کہ اونٹ کو ٹکڑے نہ کیا جائے۔ اس کے مرنے کے بعد جب حصے کرنے بیٹھے۔ مگر سب گھبرا گئے جب کہ سب نے دیکھا کہ بغیر کاٹے ہوئے حصے نہیں ہو سکتے۔ پھر سب قاضی شہر کے پاس گئے۔ اور قاضی جی نے انصاف کر دیا۔ اور سب خوش خوش قاضی جی کو دعائیں دیتے ہوئے اور اس کے دماغ کی تعریف کرتے ہوئے اپنے گھر واپس چلے آئے۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ قاضی نے کس طرح اس کو حل کیا؟

رقیہ:۔ امی جان بغیر کاٹے ہوئے تو حصے
ہی نہیں سکتے۔

ماں:۔ ثریا اور حسن تم بتاؤ۔

ثریا اور حسن:۔ امی جان ہم بھی ناکامیاب
ہے۔ اب آپ ہی اس حساب کو بتلائیے۔

ماں:۔ سنو قاضی نے اپنا ایک اونٹ
ان میں شامل کر دیا۔ اب آٹھ اونٹ ہو گئے
میں سے اس کا آدھا یعنی چار اونٹ بڑے
دے دے۔ چار باقی رہے۔ آدھے
دو اونٹ منجھلے کو دے دے۔ اب
ہے دو اونٹ۔ آدھے یعنی ایک اونٹ چھوٹے
بیٹے کو دے دیا۔ اور اپنا اونٹ بجنسہ واپس
لیا۔ کیوں قاضی نے ٹھیک انصاف کیا
ہے کہ نہیں۔

ثریا:۔ امی جان قاضی نے بہت اچھا
صاف کیا۔ اگر میں اس کی جگہ ہوتی تو ہرگز
سکتی تھی۔

حسن:۔ امی جان اور کہئے۔

ماں:۔ نہیں اب سو رہو نہیں تو سویرے
نہیں کھلے گی اور تم لوگوں کو مدرسہ جانے میں دیر
ہی۔ مس صالحہ عبدالحکیم قادری کلکتہ

داناکی نادانی

انگلستان میں سر والٹر ریلے ایک مشہور
سیاست داں اور مصنف گذرا ہے۔ شہنشاہ وقت
کی ناراضگی کے باعث اسے کسی جرم کی سزا یہ
ملی کہ کچھ عرصہ کے لئے ولایت کے جیل خانہ میں
مقید رہا۔ زمانہ قید میں وقت گذارنے کے
لئے وہ دنیا کی تاریخ لکھنے لگا۔ اتفاقاً ایک
روز اس کے کمرہ کے سامنے دوسرے کمرہ میں
ایک شخص نے دوسرے شخص کو قتل کر دیا۔
اس چشم دید واقعہ پر وہ غور کر رہا تھا کہ
اس کے دو دوست اس کی ملاقات کے لئے
آئے۔ انھوں نے بھی یہ واقعہ بچشم خود دیکھا
تھا۔ تینوں میں اس قتل کے متعلق بحث و
گفتگو ہو رہی تھی۔ لیکن دوران گفتگو میں سر والٹر
کو یہ محسوس ہوا کہ گو تینوں نے وہ واقعہ
خود دیکھا تھا۔ لیکن جو حالات تینوں بیان
کر رہے تھے ان میں بہت فرق تھا۔ اس پر
سر والٹر کو سخت تعجب ہوا۔ اس وقت اسکے
سامنے انگیٹھی سلگ رہی تھی۔ سر والٹر کو غصہ
آیا۔ اور اس نے لکھی ہوئی تاریخ کا بنڈل

ان الفاظ کے ساتھ انگیٹھی میں ڈال دیا" کہ جب میں اپنی نظر سے ابھی ابھی دیکھی ہوئی بات اچھی طرح درست وصحیح بیان کرنے سے مجبور ہوں تو یہ کیسی بے وقوفی ہوگی کہ میں ہزاروں برس قبل کی باتوں کو سچ بتلانے کی کوشش کروں "۔ اس کے ایک دوست نے فوراً انگیٹھی میں سے جلتے ہوئے بنڈل کو اٹھالیا۔ اس وقت تک اور تو تمام تاریخ جل چکی تھی صرف وہ حصے باقی رہ گئے جو آج باقی ہیں۔ عالموں کا قول ہے کہ سر والٹر کے اس فعل سے دنیا کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو سر والٹر کا کہنا بالکل صحیح اور عقل مندی پر مبنی تھا۔ لیکن صرف اتنی سی بات پر اپنی محنت ومشقت کو اس طرح آگ میں جھونک کر راکھ بنانا کوئی دانائی کی بات نہیں ہوسکتی۔ اگر دستار میسر نہ آئے تو ٹوپی بھی نکال دینا کوئی عقل مندی نہیں بلکہ پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ غرض غصہ میں بڑے سے بڑا عقل مند ودانا آدمی بھی ایک بچہ کی مانند نادانی کا کام کر بیٹھتا ہے۔

مس رقیعہ خانزادہ جعفرآباد۔

آہ مسرف کی زندگی بے کار

آہ مسرف کی زندگی بے کار
ہو جو مسرف تو ہے خدا کی مار
اس کی گھر والی مضطر و حیراں
اس کی اولاد اس سے ہے نالاں
قرض خواہوں کا اس پہ ہے نرغہ
کوئی دم چین سے نہیں کٹتا
کبھی اس سے معاملہ کچھ ہے
کبھی اُس کا مطالبہ کچھ ہے
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں؟
درہم و دام اس کے پاس کہاں؟
جو ملا اس کو ٹانک جاتا ہے
کیونکہ آمد سے خرچ دوگنا ہے
اس کا اِسراف حد سے بڑھ کر ہے
اس کی چادر سے پاؤں باہر ہے
وہ ملامت کو مانتا ہی نہیں
وہ کفایت کو جانتا ہی نہیں
قرض پر قرض حاجتوں کے لئے
مر رہا ہے ضرورتوں کے لئے
اس سے بہتر ہیں جاہل و مجہول
جو کفایت کے جانتے ہیں اصول

گھر کا خرچ

گھر کا خرچ عموماً عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ بعض بہنیں تو اس فرض کو بہت اچھی طرح انجام دیتی ہیں۔ لیکن اکثر بے پرواہوتی ہیں۔ تاہم ایک بات سب میں پائی جاتی ہے۔ یعنی کفایت شعاری کا خیال! لیکن افسوس کہ بعض بہنوں کو کفایت شعاری کے طریقے ایسے سوجھتے ہیں جن سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً ہنڈیا ایک وقت پکانا اور دونو وقت وہی سالن استعمال کرنا۔ یا کسی دن سالن سے بالکل بے نیاز ہو جانا۔ لیکن میرے خیال میں اس طرح خرچ بھی زیادہ اٹھتا ہے۔ اور کھانے کا لطف بھی نہیں آتا۔ کیونکہ ایسی حالت میں گھر کا ہر فرد کچھ نہ کچھ بازار سے منگواتا ہے اور سب کا خرچ ملا کر زیادہ نہیں تو سالن سے دوگنا تو ضرور ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کھانے میں وہ برکت کہاں! بخلاف اس کے بعض بہنیں اس قدر بے پرواہ ہوتی ہیں۔ کہ جوں ہی میاں کی تنخواہ یا کوئی روپیہ گھر میں آیا دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئیں۔ اور بے دھڑک اڑانا شروع کر دیا۔ جھٹ ٹرنک کی زینت کے لئے دو چار غیر ضروری نئے کپڑے بن گئے۔ ایک آدھ چھوٹا موٹا زیور تیار ہو گیا۔ اور کھانے پینے میں تکلیف ہونے لگی۔ اور بازار کی مٹھائی بغیر ناشتہ تک نہیں ہو سکتا۔ غرض جتنے روپے سے باورچی خانہ کا سارا خرچ چل سکتا ہے اتنا چاؤ چونچلوں میں اُٹھ گیا۔ اور مہینے کے آخری دنوں میں قرض لینا پڑا۔ اس وقت ذرا آنکھیں کھلیں تو کچھ جا و بے جا کفایت شعاری سے کام لیا۔ اتنے میں خدا خدا کر کے مہینہ ختم ہوا۔ میاں کی تنخواہ گھر آئی۔ قرض داروں کا تقاضہ پورا کر کے پھر وہی اللّے تللّے!

گھر کا روزمرہ خرچ لکھتے رہنے کی عادت بہت اچھی بلکہ نہایت ضروری ہے۔ اس سے اپنے اخراجات کا اندازہ رہتا ہے۔ اور جب خرچ ضرورت سے زیادہ بڑھ رہا ہو۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ جو روپیہ خرچ ہو رہا ہے وہ بجا طور پر استعمال ہوتا ہے یا نہیں! اس کے علاوہ اگر تمام خرچ لکھا ہوا ہو۔ تو ایسا معلوم

ہوتا ہے۔ کہ جو روپیہ اٹھا رائیگاں نہیں گیا۔ ورنہ الجھن اور تشویش سی رہتی ہے۔ کہ ابھی کل بیس روپے نکالے تھے آج صرف دو روپے اور کچھ ریزگاری باقی ہے۔ خدا جانے کہاں گئے ساتھ ہی ہر سلیقہ شعار بہن کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ روزمرہ کی ضروری چیز وقت کے وقت بازار سے منگوانے میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قسم کی تشویش رہتی ہے۔ تمام ضروری چیزیں حسب مقدار گھر میں موجود رہنی چاہئیں تاکہ وقت کے وقت بازار کو نہ دوڑنا پڑے۔ یہ نہ ہو۔ کہ گھر میں کوئی مہمان آیا۔ اور ہڑ بونگ مچ گئی۔ کوئی دودھ کے لئے دوڑا۔ کوئی سبزی وغیرہ خریدنے چلا۔ تو کسی کو چینی لانے کا حکم ملا۔ مہمان کیا آیا۔ ایک بلا آگئی۔ جس سے تمام گھر والے گھر سے نکل بھاگے۔ یہی نہیں بلکہ بعض اوقات گھر میں سب چیزیں موجود ہونے کے باوجود بھی یہی آفت آتی ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ پہلے خیال ہوتا ہے۔ کہ چیزیں گھر میں موجود ہیں۔ لیکن جب ضرورت کے وقت ڈھونڈیا پڑتی ہے تو کہیں ملتی نہیں۔ ایک ایک سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ فلاں چیز کہاں گئی۔ مگر کسی نے خیال سے رکھی ہو تو ملے۔ آخر مانگے تانگے کی چیزوں سے گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہر چیز صفائی اور قرینے سے اس جگہ رکھی جائے جو خاص طور پر اس کے لئے مخصوص ہو۔ تاکہ ضرورت کے وقت فوراً مل جائے اور خواہ مخواہ کی کوفت اور پریشانی نہ ہو۔

سیّد محمد عباس دمتری

بقیہ صفحہ ۳۹

بقیہ صفحہ ۳۹

کھانے کی خاص طور پر احتیاط کرنی چاہئے اور سونے سے کم از کم دو گھنٹے پیشتر کھانا کھانا چاہئے۔

ان سب باتوں کے باوجود یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ خواب میں مستقبل کا کوئی واقعہ نہیں ہوتا۔

جمیلہ اسد اللہ

خواب

تقریبًا تم سب نے رات کو سوتے میں
اب دیکھے ہوں گے۔ لیکن کبھی اس بات
بھی غور کیا ہے کہ ہمیں خواب کیوں دکھائی
یتے ہیں؟ جو بچے ہوشیار اور سمجھ دار ہوتے
ب وہ ہر بات کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش
تے ہیں اور ایسے ہی بچے بڑے ہو کر بہت
ے آدمی بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں تحقیق کا
ہ پایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے عقل مند بچہ
ی ہوتا ہے جو ہر بات کی حقیقت کو سمجھنے کی
شش کرے۔ اب میں تمہیں خواب دکھائی
ینے کی وجہ بتاتی ہوں۔

ہمارے دماغ میں بہت سارے حصے
ں۔ جب ہم سو جاتے ہیں تو ان میں سے بعض
صے جو کہ عقل مند اور فیصلہ کرنے والے ہوتے
ں وہ بھی سو جاتے ہیں۔ اور باقی چند معمولی
صے ہوشیار رہتے ہیں۔ وہ اپنی عقل کے
جب گذشتہ واقعات کی خیالی تصویریں
تے ہیں۔ اور چونکہ عقل مند حصے آرام کرتے
تے [illegible]

راستہ نہیں دکھا سکتے۔ اور اس طرح ہمیں
خواب نظر آتے ہیں۔ اور اگر ہمارے سونے
پر تمام حصے آرام کرنے لگیں تو ہمیں کوئی خواب
نہیں آئے گا۔ اور عمومًا گہری نیند میں ایسا ہی
ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ گہری نیند میں بھی
خواب نظر آتے ہیں۔ لیکن وہ اس قدر موہوم
ہوتے ہیں کہ ہمیں جاگنے پر یاد نہیں آتے۔ اور
اسکا سبب یہ ہے کہ دماغ کے زیادہ حصے آرام
کر رہے تھے۔

خوابوں کی ایک قسم اور ہے اور یہ سب سے
خراب یعنی ڈراونے خواب۔ یا وہ خواب جو سوتے
میں بالکل سچے واقعہ کی طرح معلوم ہوں اور
آدمی اُن سے ڈر جائے۔ لیکن ان ڈراونے
خوابوں کی وجہ صحت کی خرابی ہے اس وجہ
سے اس کا فورًا خیال نہ کرنا چاہئے۔ عام طور
پر ڈراونے خواب آنے کی وجہ پیٹ کی خرابی
ہوتی ہے۔ یعنی بدہضمی سے عمومًا ڈراونے
خواب آتے ہیں۔ جن کو ڈراونے خواب
آتے ہوں [illegible] کو رات کے [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

مارکونی

بناتی بچیوں تم نے ریڈیو دیکھا ہوگا۔ بلکہ بہت ساری بچیوں کے خود اپنے گھر میں روزانہ ریڈیو بجتا ہوگا۔ لیکن تم جانتی ہو کہ اس کو کس نے بنایا۔ آج میں تمہیں اس شخص کے مختصر حالات سناتی ہوں۔ ذرا غور سے سنو اور بھولنا نہیں۔

ریڈیو کا بنانے والا شخص ایک بہت بڑا سائنس داں تھا۔ اس کا نام مارچیس مارکونی تھا یہ شخص بلوگنا میں بتاریخ ۲۵ ر اپریل ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوا۔ مارکونی کا باپ اٹلی کا باشندہ تھا لیکن ماں آئرلینڈ کی رہنے والی تھی۔ ابتدا میں یہ بچہ زیادہ ہوشیار نہ تھا لیکن جوں جوں عمر بڑھتی گئی۔ اس کی دلچسپی سائنس میں زیادہ ہوتی گئی۔ اور بیس برس کی عمر ہی سے اس نے اکثر سائنس کے تجربے کرنے شروع کئے۔ اس نے انگلینڈ جاکر اپنے تجربوں میں اور زیادہ ترقی کی اور سب سے پہلا بے تار ٹیلیگراف کرنے کا تجربہ اس نے ۱۸۹۶ء میں معلوم کیا۔ جو جہازوں اور ہوائی جہازوں کے لئے حد درجہ مفید ہے۔ کیونکہ جب جہاز کو کوئی خطرہ ہوتا ہے تو وائرلیس کے ذریعہ دوسرے جہاز کو یا کنارے پر خبر دی جاسکتی ہے۔ دور کیوں جاؤ تم ذرا اپنے گھر میں جو ریڈیو ہے اسی کو غور سے دیکھو۔ اس کو جادو کا صندوق کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ تم اس عجیب ڈبے کے ذریعہ دیکھو کہاں کہاں کی خبریں معلوم کرسکتی ہو اور ہر جگہ کے حالات اور گانا سن سکتی ہو۔ اور پھر حیرت تو اس بات سے ہوتی ہے کہ اس کا تعلق کسی تار سے نہیں عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جب یہ خیال دل میں گذرتا ہے کہ کس طرح اس قابل ہستی کے دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی ہوگی اور کس طرح اس نے اپنے خیال کو عملی جامہ پہنایا ہوگا۔ یعنی جس کام کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوا اس کو واقعی کرکے دکھلا دیا۔ ہر قوم کو اس قابل قدر ہستی کا ممنون ہونا چاہیے جس نے ایک ایسی مفید اور حیرت انگیز چیز ایجاد کی جس سے کروڑوں آدمیوں کو فائدہ پہونچتا ہے۔ افسوس کہ گذشتہ ماہ جولائی کی بیس تاریخ کو مارکونی کا انتقال ہوگیا۔

ناگ شہزادہ

ایک بڑھیا دنیا سے عاجز آ گئی تھی۔ بیچاری
...ہت غریب تھی۔ اگر ایک وقت کھانے کو ملتا تو
...دسرا وقت یوں ہی گزر جاتا۔ اس کے علاوہ
...یا تھی۔ اس کا کوئی پرساں حال نہ تھا۔ ایک
...ن اسی طرح افسردہ دل دریا پر نہانے گئی
...انے کے بعد جب وہ اپنا مٹکا پانی سے بھرنے
...ے لئے اٹھانے لگی تو کیا دیکھتی ہے کہ اس
...ں سیاہ سانپ بیٹھا ہے۔ سانپ کو دیکھ کر
...ائے ہراساں ہونے کے بڑھیا خوش ہو گئی
...ر کہنے لگی۔

"رحم دل موت! آخر تو میری مصیبتوں کو
...تم کرنے کے لئے آ ہی گئی۔ میں اس ناگ کو
...رکے جاؤں گی۔ وہاں یہ مجھے ڈس لے گا۔
...ر پھر میں تمام دنیا کی مصیبتوں سے آزاد
...و جاؤں گی۔"

یہ سوچ کر بڑھیا نے مٹکے کا منہ باندھ لیا
...ر گھر لے گئی۔ اور وہاں کمرہ کے دروازے
...غیرہ بند کر کے مٹکے کو فرش پہ دے مارا۔
...اکہ سانپ اسے ڈس لے لیکن بڑھیا کی
حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ اس نے دیکھا کہ
بجائے سانپ کے ایک خوبصورت جگمگاتا
تاج فرش پر پڑا ہے۔ قیمتی ہیروں کی چمک
سے مکان روشن ہو رہا تھا۔

اتنی بیش بہا اور بے نظیر چیز بے چاری
بڑھیا نے اپنی زندگی میں کاہے کو دیکھی تھی۔
حیران کھڑی رہ گئی۔ یکایک چونکی۔ اور خوش
ہو کر کہنے لگی "میں یہ تاج بادشاہ کے حضور میں
پیش کروں گی۔ بادشاہ ایسی لاجواب چیز دیکھ
کر ضرور خوش ہوگا۔ اور میرا گھر سونے چاندی
سے بھر دے گا۔ اور پھر میری بقیہ زندگی آرام
سے گزرے گی۔"

تاج کو خوب احتیاط سے کپڑے میں لپیٹ
کر بڑھیا نے شاہی محل کا راستہ لیا۔ ہزاروں
منتوں خوشامدوں کے بعد بادشاہ سلامت
کے حضور میں پیش ہوئی۔ جب بادشاہ نے
تاج دیکھا تو تخت شاہی سے اچھل پڑا۔ بڑھیا
کو منہ مانگی مراد ملی۔ ہیرے جواہروں سے
اس کا گھر بھر دیا گیا۔ اور وہ اپنی زندگی

مزے سے گزارنے لگی۔

"تاج ایک لوہے کی الماری میں بند رہتا تھا اور خاص خاص موقعوں پر بادشاہ کے زیب سر ہوتا تھا۔ ایک دن بادشاہ نے الماری کا ڈھکنا کھولا۔ کیونکہ تاج کی ضرورت تھی۔ لیکن بادشاہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے بجائے تاج کے ایک نہایت پیارا بچہ الماری میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ چند لمحے تو بادشاہ گم سم کھڑا رہا پھر چلا کر کہا۔

بادشاہ:۔"پیاری ملکہ! ہمیں بیٹے کی آرزو تھی۔ سو وہ آرزو خدا نے پوری کر دی"۔

ملکہ:۔"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے ہوش حواس تو قائم ہیں؟"

بادشاہ:۔"اگر تمہیں یقین نہیں آتا۔ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو"۔

ملکہ نے بچے کو دیکھا تو محبت سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے بچے کو گود میں اٹھا لیا۔ اور خدا کا اس نعمت کے لئے شکر ادا کیا اس دن خوشی کے شادیانے بجے مہینوں جشن رہے۔ شہزادے کی خوشی میں دعوتیں ہوئیں۔ رعایا خوش تھی۔ کہ بالاخر سلطنت کا ولی عہد پیدا ہوا۔

جب شہزادہ جوان ہو گیا۔ تو بادشاہ اور ملکہ کو اس کی شادی کی فکر ہوئی۔ مشاطہ گرد و نواح کی سلطنتوں میں پھرنے لگی۔ دوسرے ہی مہینے شہزادے کی منگنی شہزادی دل بہار کے ساتھ ٹھیری۔ بس پھر کیا تھا خوب دھوم دھام سے شادی کی تیاری شروع ہو گئی اور دلہن نہایت بیش قیمت جہیز لے کر آئی۔ بادشاہ اور ملکہ کو سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی۔ کہ دلہن بہت حسین تھی۔ ایسی خوبصورت کہ چاند بھی دیکھے تو شرمائے۔

کچھ عرصہ تو دولہا دلہن نے خوب مزے سے گذارا۔ لیکن برا ہو فلک کج رفتار کا۔ شہزادی دل بہار کی کسی ہمجولی نے جڑ دی "کہ شہزادے کی پیدائش عجیب و غریب ہے آج تک کسی کو اصلیت معلوم نہ ہو سکی یہاں تک کہ بادشاہ اور ملکہ تک لاعلم ہیں۔ بہتر ہے کہ تم خود شہزادے سے دریافت کرو"۔

تریا ہٹ تو مشہور ہے ہی شہزادے نے بہتیری کوشش کی کہ شہزادی کے دل سے یہ خیال مٹ جائے۔ لیکن شہزادی دل بہار نے

اپنی ضد نہ چھوڑی۔ اس کا اصرار یہی تھا کہ مجھے اپنی پیدایش کا راز بتاؤ۔"

شہزادہ "پیاری دل بہار۔ اس خیال خام سے باز آؤ۔ کیونکہ پھر تم پچھتاؤ گی۔"

لیکن شہزادی اپنی ضد سے باز نہ آئی۔ آخر ایک دن تنگ آکر شہزادے نے کہا "آج رات میں تمہیں اپنا راز بتاؤں گا۔ لیکن اس مقصد کے لئے ہمیں دریا کے کنارے جانا پڑے گا۔"

یہ سن کر دل بہار شہزادی بہت خوش ہوئی کہ آخر میں ہی جیتی۔ اب شہزادہ کا راز معلوم کر لوں گی۔

آدھی رات کے وقت دونوں دریا کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں پہلی دفعہ بڑھیا کو سانپ ملا تھا۔ وہاں پہونچ کر شہزادہ ٹھہر گیا۔ اور شہزادی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

شہزادہ "کیا اب بھی تمہارا یہی اصرار ہے کہ میں تم کو اپنا راز بتا دوں۔"

دل بہار "ہاں میں تو دل و جان سے یہی چاہتی ہوں۔"

شہزادہ "اچھا یاد رکھنا کہ اپنی بے جا ضد سے تم تمام عمر پچھتاؤ گی۔ اب بھی تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اس خیال کو چھوڑ دو۔ اور میرے ساتھ اپنی عمر ہنسی خوشی بسر کرو۔"

دل بہار "نہیں میں تمہارا راز ضرور سنونگی۔"

شہزادہ "تو اچھا پھر سنو۔ میں ایک نہایت جلیل القدر بادشاہ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ لیکن شومئی قسمت سے جادو کے زور سے سانپ بن گیا۔"

شہزادہ کے منہ سے سانپ نکلنے کی دیر تھی کہ وہ غائب ہو گیا۔ اور خوف زدہ شہزادی نے دیکھا کہ ایک سانپ پانی کو چیرتا ہوا دوسرے کنارے کی طرف چلا جا رہا ہے۔ شہزادی دھڑکتے ہوئے دل سے محو انتظار رہی لیکن شہزادہ واپس نہ آیا۔

دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی شہزادی کی آنکھوں میں ساری رات کٹ گئی۔ اب اسے اپنی حماقت کا افسوس تھا۔ وہ ہاتھ ملتی تھی اور کہتی تھی "ہائے! میں نے کیا کیا۔"

شہزادی کی خواہش پر دریا کے کنارے عین اسی مقام پر ایک چھوٹا سا خوبصورت محل بنوا دیا گیا۔ جہاں شہزادی اپنی زندگی کے دن ماتمی لباس میں بسر کر رہی ہے۔ اس کے

دل فریب چہرے پر کبھی کسی نے مسکراہٹ نہیں دیکھی۔ بناؤ سنگھار کا اسے کبھی خیال بھی نہیں ہوا۔ اس کے سیاہ ریشمی بال کندھوں پر بکھرے رہتے ہیں۔ اس کا لباس ہمیشہ سیاہ ہوتا ہے۔

اسی طرح کئی مہینے گذر گئے۔ ایک دن شہزادی سو کر اٹھی تو دیکھتی کیا ہے۔ کہ خوابگاہ کے فرش پر گیلی مٹی کی ایک لکیر سی بنی ہوئی ہے بہت حیران ہوئی۔ سوچنے لگی کہ محل کے چاروں طرف پہرا رہتا ہے۔ پرندہ تک یہاں پر نہیں مار سکتا۔ لیکن رات میری آرام گاہ میں کون آیا؟"

دربانوں سے جواب طلب کیا گیا۔ لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔ دوسرے دن بھی اسی طرح کی لکیر کمرہ میں موجود تھی۔ پھر تو شہزادی نے دل میں ٹھانی کہ خود پتہ لگاؤں گی۔ کہ یہاں آنے کی کون جرأت کرتا ہے؟"

دل بہار شہزادی تمام رات جاگتی رہی۔ آدھی رات کے وقت اسے سرسراہٹ سی معلوم ہوئی۔ دیکھتی کیا ہے کہ ایک سانپ اس کی مسہری کی طرف چلا آ رہا ہے شہزادی کا خون خشک ہو گیا۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ لیکن ہمت سے کام لے کر کہنے لگی۔

شہزادی:۔ "تم کون ہو اور تمہارا یہاں کیا کام ہے؟

شہزادہ:۔ "میں شہزادہ ہوں۔ تمہارا خاوند اور میں تمہیں دیکھنے آیا ہوں"

شہزادی یہ سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کی بے قراری دیکھ کر شہزادہ کہنے لگا۔

شہزادہ:۔ "کیوں میں نہ کہتا تھا کہ میرا راز معلوم کر کے تم پچھتاؤ گی؟

شہزادی:۔ "ہاں اب میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں۔ پر اب کیا ہو سکتا ہے۔ کیا اب میری تمام عمر اسی طرح گذرے گی؟ کیا میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی؟ مجھے ضرور کوئی راستہ بتاؤ۔ ورنہ میں اس رنج میں مر جاؤں گی۔"

شہزادہ:۔ "ایک ترکیب ہے تو سہی۔ لیکن مشکل بہت ہے۔ اور تمہاری سی نازک شہزادی کے لئے تو قریب قریب ناممکن ہے۔"

شہزادی:۔ "نہیں شہزادہ! مجھے وہ ترکیب بتا دو۔ میں اپنے دل کو لوہے سے بھی زیادہ مضبوط بنا لوں گی۔"

شہزادہ:- اچھا تو پھر سنو۔ تم نے چاند کی تیسری تاریخ کو اس کمرہ کے چاروں کونوں میں بڑے بڑے پیالے دودھ سے بھر کر رکھ دینا۔ اور کمرہ خوب صاف کروا دینا۔ آدھی رات کو اس دریا کے تمام سانپ دودھ پینے آئیں گے اور جو سانپ سب سے آگے آئے ہوگا وہ ناگ راجہ ہے۔ تم ناگ راجہ کا راستہ روک لینا۔ اور کہنا کہ ناگوں کے بادشاہ میرا خاوند واپس دے دے۔ اگر ناگ راجہ کے دل میں رحم آگیا تو شاید وہ مجھے واپس دے دے۔ ورنہ اور کوئی ذریعہ میرے انسانی شکل میں تبدیل ہونے کا نہیں رہا۔ - - - ہاں یہ بھی یاد رکھنا۔ کہ اگر تم ناگ راجہ سے ڈر گئیں تو پھر مجھے ہرگز کبھی نہ دیکھ سکو گی۔

یہ کہہ کر شہزادہ غائب ہوگیا۔

مقررہ شب کو شہزادی نے دودھ کے پیالے کمرہ کے چاروں کونوں میں رکھ دئے اور دھڑکتے ہوئے پریشان دل سے سانپوں کا انتظار کرنے لگی۔ ٹھیک آدھی رات کو سانپوں کا جلوس شہزادی کے محل کو روانہ ہوا پہرے داروں نے جب سینکڑوں سانپ اپنی طرف آتے دیکھے تو پہرہ چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن شہزادی خوابگاہ کے دروازہ میں راستہ روک کر کھڑی ہوگئی۔ ناگ راجہ سب سانپوں سے زیادہ خوفناک تھا۔ وہ زبان نکالے پھنکارتا ہوا آگے آگے چلا آرہا تھا۔ وہ اس قدر ہیبت ناک تھا کہ قریب تھا کہ شہزادی خوف کے مارے بے ہوش ہوجاتی۔ لیکن اپنی بہتری اور کامیابی کا آخری ذریعہ سمجھ کر سنبھلی اور ہاتھ پھیلا کر کہنے لگی۔

"اے ناگوں کے جلیل القدر شہنشاہ میرا خاوند مجھے واپس مل جائے۔"

یہ سن کر ناگ راجہ شہزادی کے بالکل قریب آگیا۔ یہاں تک کہ اس کا سانس شہزادی اپنے رخساروں پر محسوس کرنے لگی۔ لیکن شہزادی نے بدستور عجز و انکساری سے اپنی التجا جاری رکھی۔ بالآخر ناگ راجہ نے شہزادی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک زور کی پھنکار ماری اور کہا:۔

بہت اچھا۔ تجھے تیرا خاوند واپس مل جائے گا۔" اس وقت ناگ راجہ کی آنکھوں

میں سے آگ کے شعلے برس رہے تھے دودھ
پی کر تھوڑی دیر میں سانپ واپس چلے گئے
اور خوف زدہ شہزادی بے ہوش ہو کر
پلنگ پر گر پڑی۔

دوسرے دن علی الصباح شہزادی کو
ہوش آیا تو دیکھتی کیا ہے کہ شہزادہ اس کے
پاس بیٹھا مسکرا رہا ہے۔ پھر تو شہزادی
دل بہار کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دونوں
خوشی خوشی شاہی محل میں چلے گئے۔ جہاں
خوب جشن منائے گئے۔ اور شہزادے اور
شہزادی نے اپنی زندگی عیش و آرام میں
بسر کی۔

سرور رعنا بنت خان بہادر چوہدری نبی احمد

زندگی کی کہانی

بچپن بہت تھا پیارا۔ گذرا جو پیار ہی میں
پیاری جوانی آئی۔ بیتی خمار ہی میں
ایسی رسد ہاری لیکن۔ ابتک خبر نہ پائی
ڈھونڈے سے بھی نہ پائیں ہے ایسی لاپتا سی
اب آگئی ضعیفی۔ دکھیا ہے یہ بچاری
آرام سے کٹے تو۔ بہتر ہے یہ ضعیفی
آرام پر کہاں اب۔ وقفہ بہت ہی کم ہے
جاتا ہے اب یہاں سے رو کن ہر ایک دم ہے
مجبور کوچ کرنا ہے۔ ایک دن یہاں سے
شاعرؔ نہ ہم رکیں گے تیرے فرشتے خاں سے
کہدیں گے چلتے چلتے جب ہوگی واں سے طلبی
لو دوست اللہ حافظ لو دوست اللہ بیلی

حل معمہ

اگست کے بنات میں اختر النسا بیگم صاحبہ حافظ کی طرف سے جو معمہ شائع ہوا تھا اس کا حل یہ ہے۔

پہلے بکرے کو ندی کے پار لے جا کر وہ شخص چھوڑ آئے۔ اس کے بعد شیر کو لے جائے لیکن بکرے کو اپنے ساتھ واپس لے آئے ورنہ شیر بکرے کو کھا جائے گا۔ اس کے بعد گھاس کو ندی کے پار لے جائے اور بکرے کو اسی طرف چھوڑ جائے۔ ندی کے پار شیر اور گھاس کے ایک جگہ چھوڑنے میں کوئی ڈر نہیں کیونکہ شیر گھاس نہیں کھاتا اس کے بعد بکرے کو بھی پار لے جائے اس طرح دونوں جانور مع گھاس کے پار چلے جائیں گے۔ صحیح حل کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔

اختر النسا بیگم الہ آباد۔ وجیہ الضاریہ اسلام آباد بنگلور۔ فہمیدہ اختر پشاور۔ زہرا بیگم جالنہ دکن اقبال جمیلہ بیگم آگرہ۔ ہمشیرہ ظفر علی برادرس۔ ثریا جبیں جھانسی۔ شانتی کماری الہ آباد۔ عطیہ حسینی بیگم رائچور۔ مس قدسیہ مہاجر۔ مس حمیدہ خاتون واہ۔ ہمشیرہ غلام سرور خاں ضلع رہتک۔ بدر النسار جہاں آرا بیگم بانکوڑا بنگال۔ نسیم اختر فیروزپور۔ مریم سلطان نقوی۔ زیب النسار شولاپور۔ انیسہ بیگم جبرانہ۔ کنیز فاطمہ بی بی بنگلور۔ عطیہ نازلی دہلی۔ سید علی ناصر جعفری بھرت پور۔

پہیلیاں

ایک راجہ کے بیٹے سو۔ چھوٹے بڑے نہ ایکو جو۔ چلیں پھریں سب
ایک ہی ساتھ۔ سب کے پیٹ میں ایک ہی آنت۔ — تسبیح

دیس بدیس پھرے اک ناری۔ جن دیکھی اُن چڑھی پہاڑی
دیکھو لوگو الٹا دور۔ گونگی آپ۔ پکارے اور۔ — خط یا چھٹی

چاند سا مکھڑا تن سب زخمی۔ بن پیروں وہ چلتا ہے
راج دلارا سب کا راجہ قسمت سے وہ ملتا ہے۔ — روپیہ

قمر بنت محمد اوصاف۔ نثار سم۔

خوشنما پھول

یہ پھول تکیہ کے غلاف۔ میز پوش وغیرہ کے کونوں پر بنائیے۔ پھول کلسی ریشم سے۔ پتیاں سبز سے اور ڈنڈیاں چوکلیٹ۔

حمیدہ بیگم بنت ڈاکٹر سید محمود

خوبصورت بیل

ساٹن کے فیتہ یا مخملی فیتہ پر گل ہائے مخملی سے نقشہ کے مطابق تیار کر لیجئے۔ بہت خوبصورت معلوم ہوگی۔

آر۔ کے۔ درخشاں بجنور

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

(۱) عصمتی کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ

یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور ماہر محترمہ فاطمہ نور علی بیگم صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ و۔ا۔ صاحبہ کی رائے ہے "یہ خوبصورت اور کامیاب کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے"۔ محترمہ لطیف بیگم صاحبہ جن کے سلائی کے کام کے مضامین اور عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں لکھتی ہیں "عصمتی کروشیا کے نقشے اس قدر صاف واضح اور آسان ہیں کہ سمجھنے میں بالکل دقت نہیں ہوتی"۔ محترمہ نفیس بیگم صاحبہ مولفہ کروشیا کی رائے ہے "جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے نمونے بنانے میں بہت سہولت ہو جاتی ہے"۔ دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب کیساتھ نئے سائز پر شائع ہوا ہے کاغذ دبیز۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

مختصر فہرست عصمتی کروشیا

بگلہ نما گاڑی	فارم ہاؤس	گرونانث
ڈاک بنگلہ	مسجد کا دروازہ	امام حسین
آدمی مع شکل	مرغ	شیر ببر
کلمہ طیبہ	تاج محل آگرہ	جامع مسجد
۵ نفیس نسترن	۱۱ دلاویز کیاریاں	۹ خوبصورت کونے
خوش آمدید	عید مبارک	درخت نما ڈالی
چڑیا ڈالی پر	طرہ دان	پردار گھوڑے
گاؤ بھینس	راج ہنس	بچہ مع تیر و کمان
ایک خاتون مع پنکھا	ناگن ری، توتے	گلدستہ و گلدان

(۲) عصمتی کشیدہ

اس کتاب میں کشیدہ کاری کے نہایت اچھے اچھے نمونے دئے گئے ہیں ضروری اور کارآمد باتیں اس قدر آسان پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکیں ہر نمونہ کی ضروری تشریح کی گئی ہے یعنی نمونہ کس کس چیز کے لئے موزوں ہو سکتا ہے اور کس کس رنگ میں ہونا چاہیے۔ اور کیا کیا احتیاط ضروری ہے پھر نمونے شروع ہوتے ہیں۔ میز پوش پلنگ پوش، رومال، کرسیوں کے گدے، تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادریں۔ پردوں وغیرہ وغیرہ کے وسط اور کونوں کے لئے مختلف قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ کے کئی درجن خوبصورت نمونے ہیں۔ ان کے بعد کئی وضع کی دلاویز بیلیں پھر مختلف قسم کی کڑھت کے عمدہ عمدہ نمونے ایک درجن سے زیادہ اس کے بعد پرندوں اور چند مشہور عمارات کے خاکے غرض بچیوں کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے اور انہیں ہنرمند بنادیگی پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت عہ

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ

کشیدہ کاری کی اس قدر خوبصورت اور اتنی کارآمد کتاب آج تک نہیں چھپی

اس کتاب کی تیاری میں ۵۰ دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے اور کشیدہ کاری کی مشہور ماہر محترمہ علی فاطمہ بیگم صاحبہ آگرہ نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب	مضمون	نمونے
باب ۱	خوبصورت فریم مثلاً یا محمد تاج محل عید کا تحفہ فوٹو وغیرہ	۹ نمونے
باب ۲	مختلف قسم کے پھولوں کونوں ڈالیوں کے	۶۲ "
باب ۳	مختلف وضع کے بڑے پھول	۴۴ "
باب ۴	میز پوش چادروں وغیرہ کے کونے	۱۹ "
باب ۵	غلاف تکیہ وغیرہ کے خوشنما مرکز	۱۰ "
باب ۶	مختلف وضع کے گول پھول	۱۱ "
باب ۷	بیل کلابتو، پلنگ کی چادریں ساری وغیرہ کی بیلیں	۱۶ "
باب ۸	انسرشن کی ٹوپیاں وغیرہ	۸ "
باب ۹	قمیص کے کف	۳ "
باب ۱۰	قمیص کرتہ بلاؤز کے گریبان	۴ "
باب ۱۱	متفرق، مثلاً لڑکی لڑکوں کے جب جوتہ، پاندان کا غلاف یا مسکل کی گدی بٹوہ وغیرہ	۱۵ "

موتیوں کے کام کی طرح گلدستہ کشیدہ میں بھی پہلے نہایت کارآمد باتیں ہیں پھر نمونوں کے مطابق کاڑھنے کی مفصل ترکیبیں ہیں جن میں ہر چیز کا سائز رنگ وغیرہ سب کچھ بتا دیا ہے اور نمونے دئے گئے ہیں۔ تمام نمونے نہایت صاف ہیں اکثر نمونے ایسے خوبصورت ہیں کہ آج تک کشیدہ کاری کی کسی کتاب میں دیکھنے میں نہ آئے ہونگے اور ترکیبیں تو اس قدر آسان ہیں کہ چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکتی ہیں۔ گلدستہ کشیدہ میں سب کے سب نئے ہیں یعنی جو عصمتی کشیدہ میں آ چکے ہیں وہ اس کتاب میں نہیں ہیں کاغذ خوب موٹا دبیز اعلیٰ درجہ کی چھپائی ٹائٹل رنگین ضخامت ۱۴۴ صفحے قیمت عہ

(۵) موتیوں

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں کو ہے مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا جب اشارہ ملجائے تو بآسانی کیا جا سکتا ہے دلچسپ اور مفید غریبوں کے لئے ذریعہ معاش تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ اس یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ سے اور دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں نمونے ہیں۔

۴۸ وضع کے پھول گلدستے	۴۲ قسم کی لیس
۱۳ عمدہ عمدہ فریم	۱۱ انسرشن توری وغیرہ
۲۹ وضع وضع کی بیلیں	۸ نکلس ہار
۹ حاشیہ کنارہ	۲ بٹنگے
۷ ہینڈ بیگ کے نمونے	۶ بٹوے
متفرق چیزیں لڑکوں کی	ہولڈر سلیپر

مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی

بیلیں

بلاؤز کی بیلیں ۲	گلاب کی بیل	گلدستہ نما بیل
آسان بیل	عینک نا بیل	کے کنارے
سادی بیل	لٹ دار "	لنگوٹے وغیرہ
دوپٹہ کی بیل ۲	چولڑی "	انگوٹھی وغیرہ
فراک کی " "	گلے کی آستین کی	موس وغیرہ
ساڑھی کی " ۲	دامن کی بیل	و پڑیاں
اوڑھنی "	حاشیہ کی	بوروار
قیص کا گھیر	نفیس بیل	لاکٹ لڑیاں
		بیز میز کی چٹلی
		سے لڑی۔

چند موتیوں کے کام کی ماہر بہنوں کے نہایت کارآمد درج ہیں پھر مفصل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ لکھی ہیں کہ نوشق بھی پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ۳-۴ صفحوں میں ہیں جو کہ بآسانی سمجھ میں آجاتی ہیں اور خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کو بہتر ساتھی نہیں ملے گی، کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی دو رنگ کا باتصویر خوبصورت قیمت دو روپیہ

(۶) عصمتی دستکاری } ان کتابوں کا اس

(۷) سلیقہ سنائی کا کام } جگہ خلاف

(۴) خواتین کی دستکاریاں

جو عورتیں مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک جلد منگالیں تو گھر پر خودداری و عزت کیساتھ زندگی گذر سکتی ہے کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد مشورے دئے گئے ہیں اور ہر ایک کام کی اس قدر تفصیل بیان کر دی ہے کہ پڑھی لکھی عورتیں بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو بآسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں جہاں غریب عورتوں کو بہترین مشورہ دیگی وہاں امیر عورتوں کو بھی ہنرمند اور سلیقہ شعار بنا دے گی۔ قیمت آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر عصمت ... دہلی

1937

ESTD.1927

THE BANAT DELHI

REGD.No L 2222

مسلمان بیبیوں کے لئے ایک ... ماہانہ رسالہ

بنات دہلی

عصمت جوہر نسواں

عصمت و جوہر نسواں

سالانہ چندہ ایک روپیہ آٹھ آنے

تصانیف فخرِ نسوانِ ہند محترمہ خاتون اکرم (جنت مکانی)

محترمہ خاتون اکرم صاحبہ تعلیم یافتہ ہندوستانی خواتین کی محبوب ترین انشاپرداز تھیں جن کی مضمون نگاری کا ہندوستان بھر میں
بج چکا ہے جن کے فلسفیانہ خیالات نے جن کے وہ دو اثر میں ڈوبے ہوئے طرزِ تحریر نے بڑے بڑے قابل مردوں سے خراجِ تحسین وصول کیا تھا۔
ہو۔ انگریزی روزنامہ بمبئی کرانیکل کی رائے ہے "مرحومہ خاتون اکرم نہایت اعلیٰ درجہ کا ادبی مذاق رکھتی تھیں اور اپنے خیالات و جذبات کو
بت سادہ مگر پُر زور انداز اور مختصر الفاظ میں ادا کرنے کی قدرت رکھتی تھیں" علی گڈھ میگزین لکھتا ہے "ان کا طرزِ بیان پُر اثر اور دل نشین
ہے"۔ رسالہ نور جہاں نے لکھا تھا "مرحومہ چھوٹی سی عمر میں نہایت دانشمندانہ اور وسیع تجربہ رکھنے والی خاتون تھیں اپنی پُر زور تحریر
انسانی جذبات کی تصویر نہایت خوش اسلوبی سے کھینچتی تھیں"

گلستانِ خاتون (۱)

محترمہ خاتون اکرم ملک کے بہترین افسانہ نگار مردوں میں بھی نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھیں
گلستانِ خاتون متفقہ طور پر اردو کے بہترین افسانوں کا مجموعہ تسلیم کی گئی ہے۔
شہیدِ ظلم۔ آرزوؤں پر قربانی۔ انقلابِ زمانہ۔ تربیتِ اولاد۔ طرزِ زندگی۔
ح کی فتح۔ دوسری شادی وغیرہ۔ وہ سبق آموز موثر اور دردانگیز افسانے ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں اس سے
پہلے کسی ہندوستانی خاتون کے ایسے بلند پایہ افسانوں کا مجموعہ نہیں چھپا۔ پیسہ اخبار لکھتا ہے "یہ وہ دلچسپ افسانے ہیں جنہیں کوئی افسانہ
خلاف قیاس نہیں بلکہ عین مشاہدہ اور فطرت کے موافق ہے انکی دلچسپی خاتمہ کتاب پر خود بخود مائل کرتی ہے" اخبار ریاست کی رائے نہ صرف
خواتین بلکہ مردوں کو بھی ان سبق آموز اخلاقی افسانوں کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے" رہنما لکھتا ہے "ہر افسانہ اس قدر دلکش ہے کہ بغیر پورا کے
چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا"۔ "افسانے ہمارے موجودہ تمدن و معاشرت کی خرابیوں کی اصلاح کرنے والے ہیں" ذوالقرنین لکھتا ہے "ان
افسانوں میں ایک خاص خوبی یہ ہے کہ جس کا کیرکٹر بیان کیا ہے اسیں موقع و حیثیت کے لحاظ سے زبان و لہجہ استعمال کیا گیا ہے"۔ ملک کے تمام مشہور اخبار
و رسائل نے نہایت شاندار ریویو کئے ہیں کتاب کا دیباچہ مولوی راشد الخیری ایڈیٹر عصمت نے لکھا ہے تمام کتاب ... کاغذ پر رنگین چھپی ہے اردو میں ایسی خوبصورت
کتابیں بہت ہی کم نکلیں گی ٹائٹل خوبصورت عمدہ لکھائی چھپائی قیمت ایک روپیہ چار آنہ - عہ مجلد ؎

پیکرِ وفا (۲)

ایک دلاویز نتیجہ خیز افسانہ
جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ وفا عورت کی خلقت
میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور شریف بیوی اپنے شوہر
کیلئے کیسی کیسی قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ دنیا حیرت میں آ جائے۔ رسالہ ہمایوں
کی رائے ہے یہ ایک کامیاب دلچسپ افسانہ ہے جسمیں عورتوں کے اس احترام کو واضح
کیا گیا ہے جسکی تعلیم اسلام نے ہمیں دی ہے۔ طرزِ بیان دلکش عبارت سادہ و شگفتہ۔
اخبار کشمیری کی رائے ہے پیرایہ بیان دلکش ہے۔ اخبار صداقت کی رائے "پلاٹ اور
کیرکٹروں کے لحاظ سے یہ ایک کامیاب افسانہ ہے" بار سوم قیمت آٹھ آنے

بچھڑی بیٹی (۳)

ایک دلچسپ سبق آموز افسانہ جو
کئی زنانہ رسالوں میں شائع
ہو کر بے انتہا پسند کیا جا چکا ہے۔ ایک لڑکی ماں باپ سے بچھڑ
جاتی ہے اس کی جدائی میں ماں باپ کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ صرف کتاب
پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ برسوں کے بعد وہ لڑکی اس طرح ملتی ہے
کہ جنت مکانی کی بہترین افسانہ نگاری کی داد دینی پڑتی ہے بیحد دلچسپ
قصہ ہے۔ یہ بھی آرٹ کاغذ پر چھپا ہے قیمت ۶ر

جمالِ ہمنشیں (۴)

جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا نہایت حسین شاندار مجموعہ
اجل۔ عالمِ نزع۔ پھول۔ رمضان۔ وعدہ وفائی۔ خدائی مصلحت۔ تعزیت نامہ۔ فانی زندگی۔ تغیرات زندگی۔
نئی زمانہ۔ عبرت گاہِ دنیا۔ موسم بہار۔ غم۔ ساون۔ عید۔ ... دوستی۔ کسی کی یاد۔ ہنسی مذاق۔
خوشی کا دن وغیرہ وغیرہ یہ وہ دلاویز مضامین ہیں جنکو عصمت۔ تہذیب۔ استانی۔ شباب اردو وغیرہ میں شائع ہو کر دھوم مچ چکی ہے۔ جمال ہمنشیں کے
متعلق اخبار ہمدرد لکھتا ہے "ان مضامین میں فلسفیانہ بحث کی گئی ہے" انڈین ڈیلی میل کی رائے "ان مضامین کی اردو صاف رواں ہے"
رسالہ حرم کی رائے "یہ مضامین بلحاظ زبان و خیال نہایت بلند ہیں اور ان کی اشاعت اردو زبان پر بڑا احسان ہے" رسالہ اردو لکھتا ہے
"ان مضامین کی عبارت بہت فصیح و دلچسپ ہے" اخبار وکیل "جمال ہمنشیں بلاشبہ نسوانی دنیا کیلئے سبق آموز کتاب ہے" اخبار مدینہ کی رائے "مضامین
بہت بلند پایہ ہیں" روزنامہ انگریزی بمبئی کرانیکل لکھتا ہے "ان مضامین کی زبان نہایت آسان اور سادہ ہے" یہ بھی آرٹ کاغذ پر تیسری بار چھپی ہے قیمت ایک روپیہ

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ لندن

مشیرِ نسواں (۱) یا زُہرہ

ایک دلچسپ اخلاقی ناول جس میں لڑکیوں کو بہت سی بیش بہا
اخلاقی باتیں بتائی گئی ہیں۔ قصہ دلچسپ و نتیجہ خیز ہے۔ طرزِ بیان نہایت
اکابرینِ قوم نے جسے پڑھ کر حسب ذیل ریویو کئے تھے
علامہ شبلی نے اسے پڑھ کر فرمایا تھا "یہ کتاب محاسن سے مملو
معائب سے بالکل پاک ہے"۔ اخبار مشیر دکن کے ریویو کا خلاصہ "کیا
مضامین کیا بلحاظ زبان بڑی دلچسپ اور دلاویز کتاب ہے"۔ مخبر دکن
ریویو "عورتوں کیلئے نہایت دلچسپ اخلاقی ناول ہے"۔ شوکت اسلام
کا ریویو "بے نظیر ناول ہے جس میں عورتوں کی ہر حالت اور ہر عمر کے
نصائح اور معلومات کے ذخیرے دلچسپ طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں"
اخبار تہذیبِ نسواں کا ریویو "اس قصہ کو مصنفہ نے نہایت دلچسپ اور پُر اثر
طریقہ سے بیان کیا ہے" مصنفہ کو اس تصنیف پر تمغہ طلائی دیا گیا تھا بار سوم

سرگذشتِ ہاجرہ (۲)

دلچسپ اور سبق آموز قصوں
میں اخلاقی و اصلاحی جواہر
بیش بہا ذخیرہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی میں جو
پیدا ہو جاتی ہے عورت انہیں کس طرح دور کر سکتی ہے۔ چار سہیلیاں
جمع ہو کر آپ بیتی سناتی ہیں ان میں ہاجرہ کی سرگذشت سب سے زیادہ
اور مفید ہے اور بتایا گیا ہے کہ بیویاں بگڑے ہوئے گھر کس طرح سنوارتی اور
بگڑے ہوئے شوہروں کو کیونکر اپنا کر لیتی ہیں۔ علامہ سر محمد اقبال کی
کہ "سرگذشت ہاجرہ مستورات کیلئے نہایت مفید کتاب ہے طرزِ بیان
موثر اور دلکش ہے"۔ بیگم صاحبہ ... کی رائے
ہے "یہ نہایت اچھی اور دلچسپ کتاب ہے اس ... کے
بڑی خوبی سے قصہ کے پیرایہ میں اصلاح کی ہے" بار دوم قیمت

موہنی (۳)

ایک اخلاقی معاشرتی افسانہ ایک شہزادہ
انتقال پر گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں ماری ماری
پھرتی ہے یہاں تک کہ ایران پہنچتی ہے اور وہاں عجیب طریقہ سے شوہر
سے ملاقات ہوتی ہے۔ ایران کی معاشرت، مہمانداری، زچہ خانہ،
بیاہ، رسم و رواج پر ایسی مفید معلومات کسی کتاب میں نہ ملیں گی

تحریر النسا (۴)

لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جدید طرز
کتابت کی بے نظیر کتاب۔ اخلاقی و
مذہبی سبقوں کا لاجواب مجموعہ جس
کو کارآمد اور مفید بہت سی باتیں بتائی گئی ہیں۔ یہ کتاب انشا
اور نتیجہ خیز سبق آموز مضامین کا مجموعہ بھی ہے پڑھنے کے بعد ہر
ہر موضوع پر اچھے اچھے خطوط ہی لکھ سکتی ہیں بلکہ انکی معلومات میں بھی اضافہ ہو

معززخواتین کی لکھی ہوئی نہایت دلچسپ اور مفید کتابیں

محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوری سپیرا	یہ	عقل کی باتیں	۴ر
حیرت کی پتلی	۔	ہنسی کی باتیں	۴ر
چار پرزہ	۴	تاریخی لطیفے	۴ر

خانہ داری کے تجربے	۱۲ر	تندرستی ہزار نعمت	۴ر
شمع خاموش (نظمیں)	۶ر	آئینۂ جمال (نظمیں)	۱۲ر
شہیدِ وفا (افسانے)	عہ	نغماتِ موت (مضامین)	۶ر

پردہ و تعلیم
بچوں کی تربیت
بچوں کی دنیا
مختصر دنیا
آئینۂ موتی

دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ بنات دہلی

...مان لڑکیوں کیلئے حضرت علامہ راشد الخیری رح نے ۱۹۱۶ء میں جاری فرمایا جو نہایت پابندی وقت سے ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

سالانہ چندہ (عہ) بذریعہ وی پی (۲؍)

...ھواں سال	بابت ماہ نومبر ۱۹۳۷ء	جلد ۲۱ نمبر ۲

فہرست مضامین

[illegible] دہلی سے شائع ہوا

عید کا کرتہ

از حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ

ل عید بھی ہے لطف وراحت کی فضا بھی ہے ✤ مگر اس چاند کا قصہ مسلمانوں بنا بھی ہے
ناؤ عید کی خوشیاں پھر خوب اپلے گیلے تم ✤ جمع سامان راحت ہیں مسرت کی ہوا بھی ہے
مارک تم کو ہو یہ دن سلامت تم کو یہ گھڑیاں ✤ یہی ہے آرزو اپنی یہی اپنی دعا بھی ہے
مالو خوب جب خوشیاں اور ہو کچھ عیش سے فرصت ✤ تو پھر اس چاند کو دیکھو کہ اس میں کچھ صدا بھی ہے
سنو اپنی کہانی تم کہ ہے دلچسپ و دل کش یہ ✤ یہ ہے اپنی ہی بیتی اور اپنا ماجرا بھی ہے
ل درد آشنا پہلو میں ہے تو چیخ اٹھو گے ✤ اگر احساس قومی اور دل میں کچھ حیا بھی ہے

منائی عید تم نے بال بچوں کی ندیموں کی
مگر فریاد بھی کچھ کان میں آئی یتیموں کی؟

✤

ہیرہ بنت احمد نو برس کی جان ننھی سی ✤ یتیم و بیکس و تنہا نہ ماں اس کی نہ باپ اس کا
ہلا عید دیکھا اور آنسو آنکھ میں آئے ✤ لگی کہنے کہ اب دنیا میں میرا کون ہے بیٹھا
اب اما ہیں نہ ابا ہیں نہ والی ہے نہ وارث ہے ✤ نہ مہندی کا کوئی ساماں نہ کرتے کا نہ کپڑے کا
لگی ہے آگ سی دل میں کدھر جاؤں کہوں کس سے ✤ چھٹی ہوں گود سے ماں کی اٹھا ہے باپ کا سایہ
ابھی پچھلے برس جب میرے ما اور باپ زندہ تھے ✤ مری جوتی نئی آئی بنا کرتہ تھا جھم جھم کا

خریدی تھی مری امی نے اطلس ایک کُرتہ کی ⁂ رکھی ہے میری بقچی میں ارے ہاں خوب یاد آیا
مگر پیسے کہاں ہیں کون سیوے گا غرض کس کو ⁂ چلوں شاید نکل آئے کوئی اللہ کا بندہ
یہ شب تھی عید کی مصروف دنیا اپنے کاموں میں ⁂ کہیں بچوں کی تیاری کہیں ٹوپا کہیں ٹانکا
مگن گھر والیاں خوشیوں میں شاداں باپ بچوں میں ⁂ کہیں قالین ایرانی کہیں تھا بوٹ ڈاسن کا
اندھیرا چھا رہا تھا رات کے احکام جاری تھے ⁂ کہ بن ماں باپ کی بچی چلی گھر سے لئے کپڑا

یہاں پہونچی وہاں پہونچی اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا
پرائے شور و شر دیکھے مسلمانوں کا گھر دیکھا

کہیں سونا چمکتا تھا دمکتا تھا کہیں نیلم، ⁂ کہیں خاموش تھی لونڈی کہیں محوِ ادا بیگم
صدا دی ایک گھر پہ بہ رہے اس گھر کی گھر والی ⁂ ترے بچے جئیں جم جم تجھے ہو سُکھ سدا بیگم
یتیم و بے کس و لاچار ہوں قسمت کی ماری ہوں ⁂ نہ آما ہے نہ باوا ہے نہ بھائی نے چچا بیگم
میں ہوں بے وارثی لیکن مرا ایمان ہے قرآں ⁂ مرا ہادی مرا مولا محمد مصطفےٰ بیگم
طفیل اس نام کا بیوی تصدق اپنے بچوں کا ⁂ جو فرصت ہو تو ایک کرتہ مرا سی دے ذرا بیگم
نہیں ہم گو کسی قابل نہ سنگھی ہے نہ ساتھی ہے ⁂ مگر دیں گے دعا تجھ کو ہمارے کام آ بیگم
ذلیل و خوار ہیں ہم یاں مگر عرش معلےٰ پر ⁂ ہماری بادشاہی کا ہے ڈنکا بج رہا بیگم
اندھیرا گھپ ہے ڈر لگتا ہے سر پر رات چھائی ہے ⁂ اری سی دے مرا کرتہ خدا کا واسطہ بیگم
جواب آیا نہ جب کچھ بھی تو یہ کہہ کر بڑھی آگے ⁂ گئے بچوں کے سب دھندے مرا کرتہ رہا بیگم

مسلمانو! تمہیں احکام کی کچھ یاد بھی آئی
تمہارے کان میں معصوم کی فریاد بھی آئی؟

عصمت ۲۷ء

مضمون نگاری کے قواعد

بناتی بہنیں مضامین بھیجتے وقت ان باتوں کا پورا خیال رکھیں تو اُن کی محنت ضائع نہ ہو۔

مضامین مختصر ہوں بڑے بڑے مضمونوں سے طبیعت اکتا جاتی ہو اسکے علاوہ شائع بھی بہت دنوں میں ہوتے ہیں۔

مضمون کسی نہ کسی پہلو سے مفید ہونا ضروری ہے خواہ مخواہ کی باتیں اور طویل عبارت ہمیں ناپسند ہے۔

قصے کہانیاں اور ڈرامے مختصر اور سبق آموز ہونے چاہئیں جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا یا جن سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا وہ شائع نہیں کئے جاتے۔

تفریحی مضامین بشرطیکہ وہ اچھے ہوں پاکیزہ مذاق کے اور کم عمر لڑکیاں بھی سمجھ سکیں خوشی سے شائع کئے جاتے ہیں۔

مذہبی تاریخی جغرافیائی اور ایسے مضامین جن سے معلومات بڑھیں خاص طور پر بھیجنے چاہئیں۔

اخلاقی، تاریخی دلچسپ نظمیں بنات کے لئے پسندیدگی سے قبول ہوں گی۔

ہر مضمون کی زبان آسان ہونی لازمی ہے مشکل فقروں اور ٹھیٹھ محاوروں کو بچیاں نہیں سمجھ سکتیں۔

مضمون صاف کرکے موٹے سفید کاغذ کے ایک ہی رخ پر کھلا کھلا لکھا جائے تاکہ پڑھنے اور مناسب تصحیح کرنے میں آسانی ہو۔

ہر مضمون کے آخر میں اپنا پورا نام اور مکمل پتہ لکھنا ہرگز نہ بھولئے۔

ایڈیٹر

دسمبر کا بنات وی پی ہوگا

ذیل میں جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر درج کئے جا رہے ہیں اُن کا چندہ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ختم ہوگیا اس لئے اُن سے درخواست ہو کہ آئندہ اگر بنات اُن کی سرپرستی کا مستحق نہ سمجھا جائے تو پوسٹ کارڈ کے ذریعہ انکاری اطلاع یا منی آرڈر بھیجدیں۔ کوپن پر خریداری نمبر ضرور درج کردیں۔ منی آرڈر بھیجنے میں ۳ر کی کفایت اور بہت سہولت ہے۔ اگر ۱۶ر دسمبر تک انکاری اطلاع یا منی آرڈر موصول نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انھیں بدستور پرچہ جاری رکھنا ہے۔ اور بنات کی امداد کا ارادہ ہیں۔ لہٰذا ۱۲ ؎ کا وی پی ۲۰ر دسمبر کو بھیجا جائے گا۔

۲-۷-۱۵-۱۶-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۳۲-۳۳

۴۷-۴۸-۵۱-۵۲-۵۳-۱۱۵-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۶-۱۳۸

۱۳۹-۲۲۲-۲۲۳-۳۱۱-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۹۴-

۳۹۹-۴۰۰-۴۰۲-۴۰۴-۴۰۶-۴۰۷-۴۹۷-۵۰۳-

۵۰۴-۵۰۸-۵۴۳-۶۰۲-۷۱۳-۷۱۸-۷۳۷-۷۴۱-

۷۴۹-۷۵۷-۷۵۹-۷۶۸-۷۷۰-۷۷۴-۷۷۸-۱۰۹۲-۱۱۳۸

۱۱۴۹تا۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۹-۱۱۶۱-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۷-۱۱۶۸-

۱۱۷۰تا۱۱۷۲-۱۱۷۴-۱۱۷۸-۱۱۸۷-۱۵۶۰-۱۶۵۰-۱۶۶۵-۱۶۷۰-

۱۶۷۲-۱۶۷۸-۱۶۸۱تا۱۶۸۴-۱۶۸۶-۱۶۸۸تا۱۶۹۶-۱۷۰۱۔

روزے کے فائدے

روزے سے انسان کی صحت بہت
چھی ہو جاتی ہے۔ فاقہ ہماری صحت کے
لئے کتنا ضروری ہے۔ مگر افسوس معلوم
ہوتا ہے اس وقت جب کہ ڈاکٹر سے
جوع کرکے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم دن
بدن موٹے ہوتے جاتے ہیں۔ جسم بھدا
ہوتا جاتا ہے۔ وزن بڑھ رہا ہے۔ اور
اکٹر جواب دیتا ہے۔ جناب آپ ایک
قت غذا کھائیے وہ بھی مرغن نہ ہو۔ تو
س کو کتنی خوبی سے نبھایا جاتا ہے۔
س وقت نہ اچھی غذا کی طرف طبیعت راغب
وتی ہے نہ یہ پابندی مشکل معلوم ہوتی
ہے۔ بلکہ ہم ایک وقت کی بھی غذا ایں
سر رکھ کر اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ
لد سے جلد ہمارا جسم سڈول ہو جاوے
یکن باوجود اتنی آسانیوں کے کہ ہم
ان کو افطار اور سحر ملا کر دو مرتبہ
سکتے ہیں۔ اور پھر حسب مرضی اس پر
بھی جب رمضان آتا ہے تو ہم یہ کہتے
ہیں۔ ہم کو فلاں مرض نے ستا رکھا ہے۔
ہم کمزور ہیں۔ ہماری گود میں چھوٹا بچہ ہے
مگر میں نے ہمیشہ آزمایا ہے کہ معدہ صاف
رہ کر دودھ میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ یا
یوں کہئے کہ اللہ کی مہربانی شامل حال
ہوتی ہے۔ بچہ ہرگز بھوکا نہیں رہتا۔
دوسرے ہماری جسمانی صحت کو مد نظر
رکھتے ہوئے دیکھئے روزے سے
بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ روزہ بھی
ہم کو ایثار و ہمدردی سکھاتا ہے۔ اوّل
برداشت کی قوت بڑھ کر صبر کی صورت ہو
جاتی ہے۔ صبر کتنا بہتر جوہر ہے۔ اس کو
صابر شخص ہی جان سکتا ہے۔ دوسرے
ہم بھوکے رہ کر دوسروں کی بھوک سے
بھی واقف ہوتے ہیں۔ اس وقت غریبوں
کی امداد کا خیال موجزن ہوتا ہے اگر

اس طرح بھی ہم کو ایک دوسرے کی ہمدردی کا خیال نہ آئے تو اس کو خداوند کریم نے زکوٰۃ کی صورت میں اتار دیا ہے۔ اُس کو فرض سمجھ کر ہم پورا کرتے ہیں۔ اس طرح بھوکوں اور ننگوں کی مدد ہوتی ہے۔ کبھی انسان کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ خدا نے دولت صرف ہمارے لئے دی ہے۔ نہیں بلکہ بہت سے غریبوں کا حق بھی دیا ہے تاکہ ہمارے وسیلہ سے لوگوں کی ضرورتیں رفع ہوں اس طرح اس نے دنیا کا ایک نظام بنا دیا ہے ایک سے ایک کو دلوانا ہے اس کو نہ پورا کرنا احکام خداوندی سے انحراف کرنا ہے۔

چوتھے ہم کو اپنے فرائض کا احساس اور فرماں برداری اسی سے آتی ہے۔ اگر ہم اس کا خیال نہیں رکھ سکتے تو ہم اپنے فرائض کوئی بھی نہیں انجام دے سکتے نہ ہم میں یہ جوہر پیدا ہو سکتا ہے۔ تمام صفتوں سے لبریز ہوتے ہوئے بھی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو دسیوں گھران پاکیزہ احکام سے خالی نظر آتے ہیں۔ اور خاص کر فیشن کے ہاتھوں بڑے گھروں میں زیادہ روزہ نہ رکھنے کا رواج ہے کیا بڑے لوگوں کے پاس روپیہ ہے اس لئے اُن کو روزے معاف ہیں ہاں روزے صرف اس صورت میں معاف ہیں کہ جب علالت کے سبب یا کسی سخت وجوہ سے نہ رکھ سکے۔ پھر بھی ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کفارہ کا ارشاد ہے۔ مگر اس کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتا ایسے صرف نام کے مسلمانوں سے اسلام کا قائم رہنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ ہاں بے شک ذی حیثیت لوگ ان باتوں میں پیش پیش ہیں۔ جس سے نفسانی اور زبانی خواہشات پوری ہوں۔ مثلاً افطاریاں حلوے عمدہ غذائیں تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن اس جگہ روزے کا نام بھی معدوم ہوتا ہے۔ عید کے لئے بہترین جوڑے تیار ہوتے ہیں۔ نئے زیور خریدے جاتے ہیں۔ کیا وہ لوگ عید کی خوشی منانے کے ایسے ہی حقدار ہیں جو ایک سچے مسلمان کو ہونا چاہئے جن کو بھولے سے بھی ننگوں اور بھوکوں

خیال نہ آتا ہو وہ اسلام کے فرزند یا دختر کہلانے کے مستحق ہیں۔ ہمارے عمدہ لباس اچھی غذائیں قیمتی زیور خدا کے ہاں کچھ کام نہ آئے گا۔ ہم سے وہ لوگ بہتر ہیں جو مکّا کی روٹی کھاکر روزے پر روزہ رکھ کر احکام خداوندی کو پورا کرتے ہیں۔ اگر بجائے اپنی نمائش کے ہم اس کا چوتھائی غریبوں کو تقسیم کردیں تو کیا وہ دنیا کی نیک نامی اور عقبیٰ کی بھلائیوں سے لبریز اخراجات نہ ہوں گے۔ بس عید اور سچی عید ان کی ہے جو مہینہ بھر روزے رکھتے ہیں زکوٰۃ کے پیسے سے دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ ننگوں کو پہناتے اور بھوکوں کو کھلاتے ہیں۔ اس وقت کی لا انتہا خوشی کو میں تحریر میں لانے سے قاصر ہوں جب کہ عید کے دن طبیعت صاف معدہ ہلکا اور اترے ہوئے چہرہ پر ایک قسم کی رونق ساتھ ہی یہ خیال کہ قبول کرنے نہ کرنے کا اس کو اختیار ہے مگر ہم نے اپنے فرائض میں اپنے حتی الامکان کوئی کمی نہیں کی ہے۔ اُس کو ساتھ خوبی کے انجام دیا ہے۔ کس قدر خوشی ہوتی ہے جس کو صرف وہی انسان جان سکتا ہے۔ جو اس کو پورا کرتا ہو۔ اُن ہی کی سچّی عید ہے اور وہی عید کرنے کے حق دار ہیں افسوس ہے کہ اس بیش بہا ذخیرہ کو ہم اس ناقدری سے چھوڑ دیں۔ کیسی نادانی ہے۔ کاش ان سب فوائد کو مدنظر رکھ کر سب مسلمان اپنے مذہبی احکام کے پابند ہوجائیں تو کیسی خوش قسمتی ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو احکام خداوندی کو پورا کر کے سچّی خوشی اور دائمی نیکیاں حاصل کرتے ہیں۔

مسز حمید لکھنوی

بچہ

ننھی سی جان بچہ ننّی سی جان بچہ ؛ ابّا کی جان بچہ امّاں کی جان بچہ
گھر بھر کی جان بچہ آرام جان بچہ ؛ اللہ کی شان بچہ جانِ جہان بچہ
کیسا پیارا بچہ کیسا دلارا بچہ

اک روز جی میں آئی تفریح کی سمائی ؛ چھوٹا نھا میرا بھائی اُس سے یہ کہہ سنائی
سُنتے ہی اس نے ایسی چلنے کی رٹ لگائی ؛ میری نہ پھر چلی کچھ کتنی ہی جان چھڑائی
بازار مجھ کو آخر اُٹھوا کے لایا بچہ

جب دوسرا دن آیا اور وقت سیر آیا ؛ باوا کو جا اُٹھایا چلنے کا راگ گایا
لیٹا ہی تھا وہ آکر گھر میں تھکا تھکایا ؛ لخت جگر کا لیکن اُس نے نہ دل دکھایا
باوا کی انگلی پکڑے جاتا ہے کیسا بچہ

رکھی ہے ہیٹ سر پر نیکر چڑھا ہوا ہے ؛ ٹائی بندھی ہوئی ہے کالر لگا ہوا ہے
منہ بھی دھلا ہوا ہے سرمہ لگا ہوا ہے ؛ چھڑی بھی ہاتھ میں ہے چشمہ لگا ہوا ہے
کیسا اچھل رہا ہے یہ بھولا بھالا بچہ

آؤ سنیں کچھ اس کی چل کر مزے کی باتیں ؛ بھیّا ذرا سنانا دو چار میٹھی باتیں
بچہ ہوں میں ذرا سا بچپن کی میری باتیں ؛ ہنستے ہیں لوگ سُن کر مجھ نا سمجھ کی باتیں
کیا توتلی زباں سے یہ کہہ رہا تھا بچہ

وہ عمر ہے یہ واللہ کچھ فکر و غم نہیں ہے ؛ اس کی بلا سے کوئی دل خوش ہے یا حزیں ہے
اس کی شرارتوں سے نو تنگ ہر مکیں ہے ؛ شیطان سے اُسی نے بلوائی یا رچیں ہے
دم ناک میں کیا ہے ہے کس بلا کا بچہ

مسعود تو نے کیسا بچپن کا نقشہ کھینچا ؛ بچپن کی شاعری میں بچپن کا یہ سراپا
بچے ہنسیں گے سُن کر بچوں کو گر سُنایا ؛ بچوں کی باتیں لیکن بچوں ہی کو سنانا
وہ دیکھو آیا بھاگا کیا مٹکنا سا بچہ

مسعود

شاہی تاج

برسوں پہلے کا ذکر ہے۔ کہ ایک بڑے جنگل کے کنارے ایک غریب لکڑہارا معہ اپنی بیوی اور اک نوجوان بچے کے رہتا تھا۔ اس کی جھونپڑی لکڑیوں ہی سے بنی ہوئی تھی جس کی چھت پر بانس بچھا کر مٹی سے اسے تھوپ دیا گیا تھا یہ لڑکا نہایت خوبصورت تھا۔ اُس کے لمبے لمبے سنہرے بال اُس کے شانوں پر بکھرے رہتے تھے۔ اس لئے اُس کو اُس کا بوڑھا باپ اور ماں "گیسو دراز" کہہ کر پکارتے تھے اس کا چہرہ ہمیشہ پھول کی طرح کھلا رہتا تھا۔ یہ کاکل دراز کبھی غم اور رنج کو اپنے پاس نہیں پھٹکنے دیتا تھا۔ وہ دن بھر باپ کے ساتھ محنت مشقت کرتا۔ اور شاموں شام دو لکڑیوں کے گٹھے ہر روز قریب کی بستی میں جا کر بیچ لاتا تھا۔ واپسی پر آٹا۔ دال۔ نمک۔ مرچ۔ لے آتا۔ اور کچھ ترکاری خرید کر لدا پھندا اپنی جھونپڑی میں آتا تو اُس کی بڑھیا ماں جلدی جلدی آٹا گوندھ۔ دال بھاجی گھونٹ موٹے موٹے ٹکّڑ ڈال لیتی۔ اور وہ تینوں کھا پی کر گھوڑے بیچ کر سو رہتے۔

ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ گیسو دراز تو اپنا گٹھا تیسرے پہر ہی کو جنگل سے لے آیا مگر اُس کا بوڑھا باپ شام تک نہ آیا۔ اُس پر وہ غریب پھر تھکا ماندہ اپنے باپ کی تلاش میں نکلا۔ اور زیادہ رات آجانے کے سبب سے اندھیرے میں راستہ بھی بھول گیا۔ ہرچند وہ جنگل جنگل چاروں طرف ڈھونڈتا پھرا۔ لیکن کسی طرح بھی اپنی جھونپڑی میں واپس نہ آسکا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور اسے بھوک کے مارے راستہ چلنا دشوار ہو گیا لیکن خدا کی قدرت اس جنگل میں جنگلی شریفے اور بیر اس قدر پٹے پڑے تھے کہ اُن سے گیسو دراز نے اپنا پیٹ بھر لیا۔ اور نچنت ہو کر پھر آگے بڑھ گیا۔ رفتہ رفتہ تین دن رات اسی آوارہ گردی میں گذر گئے۔ مگر پھر بھی اسے اپنی جھونپڑی کا رستہ نہ ملنا تھا نہ ملا۔ غریب کے پاؤں میں بھی چلتے چلتے چھالے پڑ گئے

اس پر بھی اُس نے ہمت نہ ہاری اور آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ خدا خدا کرکے اسے ایک اور بستی نظر آئی جس پر چل کر وہ بڑی مشکل سے ایک اور جھونپڑی کے سامنے جا نکلا۔ یہ صبح کا وقت تھا اور کچھ ماہی گیر جن میں اکثر بوڑھے پھونس بھی تھے اپنا اپنا جال لئے سمندر کی طرف جانے کو تیار تھے۔ جو سامنے ہی لہریں مارتا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ دیکھ کر ذرا اس کی جان میں جان آئی۔ اور گیسو دراز نے آگے بڑھ کر ایک بوڑھے ماہی گیر کو سلام کیا۔

اُن میں سے ایک دگیسو دراز کو دیکھ کر) ارے واہ کیسا خوبصورت گبرو جوان ہے؟ سلام سلام۔ آؤ اس لڑکے کو ہم اپنے ساتھ لے چلیں۔ کیونکہ ہماری کشتی میں ایک لڑکے کی ضرورت بھی تھی۔ ماہی گیر کی اس تجویز کو اُس کے ساتھیوں نے بھی پسند کیا۔ اُدھر گیسو دراز جو گھر کا رستہ نہ ملنے۔ ماں باپ کی جدائی کا صدمہ اٹھانے اور دنیا بھر میں اب اکیلا تن تنہا رہ جانے سے بے حد اداس اور غمگین تھا۔ یہ سنتے ہی خوش ہو گیا۔ اور اور اس ماہی گیر جماعت کے ساتھ خوش خوش ہولیا۔ آخر یہ سب مل کر سمندر کے کنارے پہونچے۔ جوان اور بوڑھے دونوں قسم کے ماہی گیروں نے سمندر میں دیر تک باری باری سے جال ڈالے۔ مگر ایک بھی مچھلی شکار نہ ہوسکی۔ اس لئے وہ سب کے سب رنجیدہ سے ہوگئے۔ جو اتنے میں ایک بڈھے پھونس ماہی گیر نے جس کے سر کے بال چاندی کے تاروں کی طرح سفید تھے۔ اپنا جال آگے کر کے گیسو دراز سے اس طرح کہا۔

بوڑھا ماہی گیر۔ میرے اچھے لڑکے اب تو بھی تقدیر آزمائی کر۔ شاید تیری قسمت اچھی نکلے۔ لے بیٹا یہ میرا جال۔ تو بھی ایک دفعہ کوشش کر کے دیکھ۔

گیسو دراز۔ بے چارہ فی الحقیقت بھی نہیں جانتا تھا کہ سمندر میں جال کس طرح ڈالتے ہیں؟ بلکہ ڈالنا اور کھینچنا تو درکنار وہ تو جال کی گرفت سے بھی ناواقف تھا پھر بھی اُس نے اسے ہاتھ میں لے لیا۔ اور یہ سمجھ کر کہ لاؤ اسے سمندر میں پھینک آ

ون ہی۔ جہاں وہ کسی نہ کسی چٹان میں ضرور
اٹک کر رہ ہی جائے گا۔ بس اپنی ناواقفیت
سے شرمندہ ہوکر اُس نے ذرا بھی دیر نہ کی۔
اور کسی نہ کسی طرح جال کو اٹھا کر گہرے سمندر
میں پھینک ہی تو دیا۔ مگر خدا کی قدرت اب جو
تھوڑی دیر بعد اُس نے جال کو سمندر میں سے
کھینچنا چاہا۔ تو یہ تعجب خیز بات تھی کہ جال نے
اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی۔ اب تو نوجوان کو
بے حد غصہ آیا۔ اور اُس نے جھنجھلا کر بہزار
مشکل اسے اوپر کی طرف کھینچا۔ اُس نے
دونوں ہاتھوں سے زور لگایا۔ وہ پسینے پسینے
ہوگیا۔ جب جا کر جال کا سرا اوپر کو کھنچا۔ مگر
ساتھ ہی دیکھنے والوں کی نگاہیں ایک شاہی
تاج کی چمک سے خیرہ ہوگئیں۔ جو اُس کے
اندر تھا۔ اور یہ تاج طلائی تھا جس کا کھرا سونا
سورج کی روشنی میں جھلملا رہا تھا۔

بس یہ دیکھتے ہی وہی بزرگ ماہی گیر۔
جس نے جال ڈالنے کی تحریک کی تھی فوراً
گیسو دراز کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھ گیا
اور ایک دفعہ ہی چلا اٹھا۔

مُبارک۔ مبارک! اے بادشاہ۔ اے

خوش نقدیر نوجوان! یہ سو برس پہلے کا واقعہ
ہے۔ جب کہ ہمارے ایک آخری تاجدار
نے جس کا کوئی جانشین نہ تھا۔ نہایت مایوس
ہوکر اپنا یہ شاہی تاج اس سمندر میں پھینک
دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جب تک یہ میرا
تاج کوئی خوش نصیب یہاں سے نہ نکالے
اس وقت تک میرا تخت بادشاہت سے
خالی رہے گا۔

بس یہ سننا تھا کہ اُسی دم چند ماہی گیر
تو اپنی اپنی کشتیاں لے کر کنارے کی طرف
دوڑ پڑے تاکہ اس سلطنت کے درباریوں
اور امیروں کو نئے بادشاہ کی آمد کی خبر
پہونچا دیں۔ اور ادھر نوجوان گیسو دراز
وہ ہی تاج پہن کر شاہی شان سے ایک طرف
کھڑا ہوگیا۔

یہ خبر بجلی کی طرح جہازرانوں اور کشتیوں
کے ذریعے تمام ملک میں پہونچ گئی۔ چنانچہ
وزراء اور عام رعایا خوش خوش اس طرف
روانہ ہوگئے۔ لوگ ہزارہا کی تعداد میں
عورت مرد۔ بوڑھے۔ بچے۔ گاتے بجاتے
مبارک باد۔ مبارک باد۔ الاپتے وہاں

دوڑے چلے آئے۔ اور اُس کی راہ میں پھول بکھیر کر سارا راستہ پھولوں سے بھر دیا گیسو دراز کو دو گھنٹے کے اندر اندر شاہی وزیروں کی جماعت خوشی کے شادیانے بجاتی اس کنارے آپہونچی۔ اور گیسو دراز کو نہایت شان سے جلوس کی شکل میں پایۂ تخت میں لے گئی۔ جہاں ایک اعلیٰ درجہ کے قصر شاہی میں تاج پوشی کی رسم ادا کی گئی۔ اس کے بعد شاہ گیسو دراز کا پہلا حکم یہ نافذ ہوا کہ فوراً ایک ہزار سپاہ جنگل کے آخری حصہ میں ایک جھونپڑی تک جائے جہاں اُس کے دونوں بوڑھے ماں باپ ہوں گے۔ وہ اُن کو لے کر پایۂ تخت میں فوراً واپس چلی آئے۔ چنانچہ اُسی دم اس حکم کی تعمیل ہوگئی۔ ایک ہزار سپاہی معاً وہاں جاپہونچے اور اپنے ساتھ سواری میں اُن دونوں کو لے کر ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی واپس پایۂ تخت میں آگئے۔ جہاں اُن خوش قسمت ماں باپ نے اپنے اس اکلوتے لعل گیسو دراز کو امیروں۔ وزیروں کے جھرمٹ میں اسی شاہی تاج کو پہنے ہوئے پہلی دفعہ دیکھا تھا جس کا انھیں کبھی سان و گمان بھی نہ تھا۔

دیکھا لڑکیو! پیاری بیٹیو! - یہ ہے نیک نیتی کا نتیجہ۔ یہ ہے خدا کی دین۔ کس طرح اس نیک نہاد لڑکے نے بڑے بوڑھوں کا کہنا مانا۔ اور کس طرح تکلیف اٹھا کر اپنے مقصد کو حاصل کیا۔ اور جب قدرت نے اُس کو بادشاہ بنا دیا تو پھر کس طرح وہ اپنے بوڑھے ماں باپ کے بغیر بادشاہت کا لطف نہ اُٹھا سکا اور اُن کو بلوا کر اپنی آسائش و راحت کے ساتھ ہی ساتھ اپنے بزرگوں کی راحت و آسائش کا بھی انتظام کر دیا۔ سچ ہے ؎

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے

آغا شاعر

وقت کی پابندی

کام کی بات ہم بتاتے ہیں ⁂ اک کہانی تمہیں سناتے ہیں
اک سنا ہے امیرزادی تھی ⁂ جس کے ماں تھی نہ کوئی دادی تھی
باپ کچھ کاروبار کرتا تھا ⁂ گھر میں رہتی تھی بس وہی تنہا
اپنے آبا کی چونکہ تھی پیاری ⁂ ہر شئے اُس کے لئے مہیا تھی
لیکن اُس کی عجب طبیعت تھی ⁂ کام کرنے سے اس کو نفرت تھی
پڑھنے لکھنے میں دل نہ تھا اُس کا ⁂ وقت بے کار ہی گذرتا تھا
دھوپ نکلے جو سوکے اُٹھتی تھی ⁂ سارے دن پھر وہ سُست رہتی تھی
وقت پر کام کر نہ سکتی تھی ⁂ چونکہ تھی ناگوار پابندی
اک دن اس نے سہیلیوں سے کہا ⁂ کھانا کل شام تم یہاں کھانا
اُن کے جانے کے بعد لیٹ گئی ⁂ نوکروں سے کہی نہ دعوت کی
ایسی سوئی کہ نو بجے اُٹھی ⁂ بات جو تھی وہ ساری بھول گئی
دن جو گذرا تو پھر ذرا چونکی ⁂ کل کی دعوت کی بات یاد آئی
نوکروں نے اگرچہ کی جلدی ⁂ وقت بالکل نہ تھا مگر باقی
وقت پر جب سہیلیاں آئیں ⁂ اُن کے آنے سے یہ پریشاں تھیں
مارے خفت کے سر نہ اٹھتا تھا ⁂ منہ سے اک بول نہ نکلتا تھا
سب نے پوچھا تو حال بتلایا ⁂ اپنے اوپر ہر اک کو ہنسوایا
پیاری بہنو کبھی نہ ایسا کرو ⁂ جس کے کرنے سے تم کو خفت ہو
وقت کی گر کروگی پابندی ⁂ تم کو حاصل رہے گی خورسندی

سید محمد حسن آف کیتھل

کفایت شعاری

(۱) خوش حالی کے زمانہ میں آئندہ کے واسطے روپیہ بچانا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ خرچ آمدنی سے زیادہ نہ بڑھنے پائے بلکہ کچھ نہ کچھ ہمیشہ پس انداز ہوتا رہے۔ اگر روزمرہ کا حساب قلم بند کیا جائے تو خواہ مخواہ یہ نظر پڑتی ہے کہ روپیہ کس کس طرح صرف ہوتا ہے۔ اور ان میں ضروری اور غیر ضروری مد کیا ہیں؟ جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ آمدنی کیا ہے اور خرچ کیا، انسان ضرور فضول خرچی میں پڑ جاتا ہے۔ آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ بچانا (اگرچہ کتنی ہی کم مقدار کیوں نہ ہو) ضرور چاہئے۔ کیونکہ اس سے طبیعت میں خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اور اطمینان رہتا ہے۔ اگر آمدنی کم ہے تو خرچ بھی کم کرنا ضرور ہے۔

(۲) ظاہری شان و شوکت کی حاجت نہیں۔ عمدہ کھانے اور عمدہ لباس کی ضرورت نہیں۔ خدمت گاروں کے بدلے خود کام کرنا گوارا مگر قرض نہ لینا چاہئے۔ جو شخص قرض لیتا ہے وہ ہمیشہ رنجیدہ رہتا ہے۔ روکھی روٹی بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ قرض سے دسترخوان آراستہ کیا جائے۔ اور یہی حقیقت میں قناعت ہے۔ کفایت شعاری بہت سی بے ہودگیوں سے بچاتی ہے اور پرہیزگار رکھتی ہے۔ ساتھ ہی بہت سی جائز خوشیاں بھی بخشتی ہے۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ اگر زیادہ رقم پس انداز نہیں ہو سکتی تو تھوڑی رقم کو کیا بچائیں۔ تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر زیادہ رقم ہو جاتی ہے۔ جو کسی خاص ضرورت کے وقت کچھ نہ کچھ کام آئے گی۔ کفایت شعاری کے لئے کسی زیادہ لیاقت کی ضرورت نہیں۔ صرف تھوڑا سا طبیعت پر قابو ہونا چاہئے کہ انسان غیر ضروری اخراجات صرف دل بہلانے یا تھوڑی دیر کی واہ واہ کی خاطر نہ کر بیٹھے۔ اور جب کفایت شعاری کی عادت پڑ جاتی ہے

اور کچھ روپیہ جمع ہو جاتا ہے۔ تو اُس کے فائدے خود بخود نظر آنے لگتے ہیں۔ مصیبت اور پریشانیوں کے وقت اپنا پیسہ بے منت کام آتا ہے۔ نہ کہ اوروں کی سخاوت اور فیاضی۔ اوّل تو کوئی اس قسم کی مدد کرتا نہیں اور اگر کسی نے کی بھی تو بہ ہزار منت۔

(۳) روپیہ پیدا کرنا تو مشکل ہے۔ لیکن اس کو سلیقہ سے خرچ کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہے جو شخص اپنی قوت بازو سے اس قدر پیدا کر لیتا ہے کہ اس کی احتیاج کو کافی ہو۔ اور کچھ پس انداز ہو جائے۔ تو یہ اندوختہ خواہ کسی قدر تھوڑا کیوں نہ ہو اُس سے اُس کی اور کل گھر کی معاشرت کی بہبودی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ اور یہی جمع کیا ہوا اُس کی آزادی کو قائم رکھتا ہے۔ جس شخص کو خدا نے معمولی عقل دی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ جو کچھ ہے۔ روز کا روز صرف کر دینا عاقبت اندیشی کے بالکل خلاف ہے۔ جس شخص کو معقول تنخواہ ملتی ہو یا جس کی آمدنی معقول ہو وہ مرتے وقت کچھ نہ چھوڑے۔ اور اُس کی بیوی بچے محتاج اور بے سہارے رہ جائیں تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ناعاقبت اندیش تھا۔ یا اس قدر خودغرض تھا کہ اپنی خواہشوں کو پورا کرنے کے آگے اُسے کسی بات کی پرواہی نہ تھی ایسے لوگ اپنی آزادی ساہوکاروں کے ہاتھ فروخت کر ڈالتے ہیں۔ اور خودنمائشی سامانوں کے پیچھے محتاج ہو جاتے ہیں۔

(۴) پرہیزگاری۔ آزادی۔ دیانت داری۔ خودداری (پاسِ عزت) وغیرہ اوصاف کفایت شعاری سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ ایسے اوصاف ہیں جن پر انسان کے اخلاق کی بنیاد ہے اور خودداری (پاسِ عزت) کا یہ تقاضہ ہے کہ انسان اپنی وضع کو نبھالے اور اپنا بار خود اٹھائے۔ اور اسی میں اُس کی عزت ہے۔ اور اگر دوسروں پر اپنا بوجھ ڈالے گا تو حقیقی عزت و آرام سے نہیں رہ سکتا کیونکہ ہر شخص کو اپنی حاجتوں کا جس قدر احساس ہوتا ہے۔ دوسرے کو نہیں ہوتا اسی طرح اپنے دل کی محبت۔ اپنے دل کی امید۔ اپنی پسند کا اثر جس طرح خود

اپنے پر ہوتا ہے۔ دوسروں کو اس کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر شریف شخص ہر شریف بہن کا فرض ہے کہ اپنی آئندہ حاجتوں کا خیال رکھے۔ اور چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے۔

(۵) کفایت شعاری کے اصول کچھ مشکل نہیں ہیں اور ہر شخص اُن کو سمجھ سکتا ہے اور ذرا سے انتظام سے اُن پر عمل کر سکتا ہے

اوّل تو یہ کہ آمدنی کا تھوڑا سا حصّہ (خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو) آئندہ کی حاجتوں کے لئے جمع کیا جائے۔

دوم۔ جو کچھ خریدا جائے اُس کی قیمت نقد ادا کر دی جائے۔ اور قرض کے بکھیڑے سے پرہیز کیا جائے۔ نیز یہ انتظام کیا جائے کہ کوئی چیز قرض لینے کی ضرورت نہ ہو۔

سوم۔ جس کام میں روپیہ لگایا جائے پہلے اُس کے نفع کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور جس کا نفع یقینی نہ ہو اس میں روپیہ نہ صرف کیا جائے۔

چہارم:۔ آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جائے۔

پنجم۔ جو چیز خریدی جائے۔ اُس کو احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ اور یہ خیال رکھا جائے کہ نوکروں یا اور لوگوں۔ یا خود اپنی غفلت سے۔ خواہ مخواہ چیزیں ٹوٹ کر خراب نہ ہوں۔ اور گھر کی چیزیں اس طرح فضول برباد نہ ہوتی رہیں۔ کہ اُن کو خریدنے اور بنوانے ہی کی ضرورت ہوتی رہے۔ بلکہ ہر شئے سلیقہ سے استعمال ہو اور یہ کام گھر کے نوکر یا دروغہ کے ذمہ نہ ہو۔ بلکہ خود صاحب خانہ کو (مرد ہو یا عورت) نگرانی کرنی چاہئے۔

جو لوگ غلط اصولوں پر اپنا کام چلاتے ہیں وہ ناکام رہتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ دوسرے کی مدد پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ اکثر ناکامیاب ہی ہوتے ہیں۔

سید محمد عباس

(دوسرا)

لال پری

شہزادی روح افزا بادشاہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ بادشاہ کو اُس سے بہت محبت تھی اور شہزادی بھی حد درجہ حسین تھی۔ اتنی ہی اپنے باپ کی مطیع اور فرمانبردار تھی۔

شہزادی کی پندرھویں سالگرہ پر بادشاہ نے اُسے ایک نہایت قیمتی ہیروں کا ہار تحفہ دیا۔ روح افزا ایسا خوبصورت ہار پاکر بہت خوش ہوئی۔ اور فخریہ اٹھلاتی ہوئی اپنی مینا کے سنہرے پنجرے کے پاس پہونچی۔ تاکہ اپنی پیاری مینا سے اپنے بیش بہا خوبصورت ہار کی تعریف سُنے لیکن مینا نے شہزادی کو دیکھ کر منہ بنا لیا۔ اور بولی

"اے ہے شہزادی! یہ کیسا ہار تم نے گردن میں ڈال لیا ہے"

یہ سُن کر شہزادی حیران رہ گئی۔ غصہ سے کانپتی ہوئی بولی "کیا تمہیں خبر نہیں۔ کہ اس ہار پر دس لاکھ روپے لاگت آئی ہے؟"

مینا:۔ "یہ سچ ہے۔ لیکن پیاری شہزادی میری نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہیں جب تک کہ . . . . . "

شہزادی:۔ "ہاں! ہاں!! پیاری مینا بتاؤ وہ کونسی شے ہے۔ جو میرے ہار کو دنیا بھر میں مشہور کر دے"

مینا:۔ "لال پری کے ہاں کا ایک لعل اس ہار میں چار چاند لگا دے گا۔ اور پھر یہ ہار دراصل خوبصورت ہوگا"

شہزادی یہ سُن کر بادشاہ کے پاس پہونچی اور تمام معاملہ بیان کیا۔ بادشاہ اپنی بیٹی کو آب دیدہ نہ دیکھ سکا۔ اسی وقت تمام سلطنت میں اعلان کر دیا۔ کہ جو شخص لال پری کے ہاں سے لعل لائے گا۔ وہ تاج و تخت کا آئندہ وارث اور شہزادی کا دولہا بنے گا"

(۲)

لال پری کی تلاش میں جانا جانجوکھوں

کا کام تھا۔ انعام سُن کر سب کے منہ میں پانی بھر آیا۔ لیکن مہم کی سختی کا خیال کر کے سب کے دل بیٹھ گئے۔ شوکت غریب ماں کا نورِ نظر تھا۔ اُس کی بیوہ ماں اُسے کلیجہ کی ٹھنڈک سمجھتی تھی۔

بادشاہ کا اعلان سُن کر شوکت بہت دیر سے گھر واپس آیا۔ ماں کو دروازے پر منتظر پایا۔ محبت سے ماں کے گلے میں باہیں ڈال دیں۔ اور کہنے لگا۔ "اماں! آج ایک بڑی اچھی خبر ہے۔"

ماں نے انتہائی محبت سے پوچھا "وہ کیا۔ میرے پیارے شوکت! کیا ہمارے لئے بھی کوئی اچھی خبر ہو سکتی ہے؟"

بادشاہ کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے شوکت نے کہا۔ "یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے خدا نے سنہری موقعہ میرے لئے دیا ہے مجھے تاخیر نہ کرنی چاہئے۔ اور فوراً اس مہم کے لئے چل دینا چاہیئے۔ اگر خدا کو منظور ہوا اور آپ کی دعائیں شامل حال رہیں تو انشاء اللہ کامیاب واپس آؤں گا۔"

شوکت کی ماں نے پہلے تو اجازت دینے سے انکار کیا۔ لیکن جب شوکت کو بہت ہی آمادہ دیکھا تو بالآخر اجازت دے دی۔ اور میاں شوکت "لال پری" کی تلاش میں چل دئے۔

ہفتوں بچارے شوکت نے اپنا سفر جاری رکھا۔ لیکن "لال پری" کا کہیں نام و نشان نہ ملا۔ تھک کر ایک درخت کے نیچے سستانے بیٹھ گیا۔ اس کی نگاہوں کے سامنے نیلا نیلا سمندر تھا۔ اردگرد خوبصورت درخت تھے۔ لیکن اس نظارہ کا لطف نہ اٹھاتے ہوئے شکستہ دل شوکت نے آہستہ آہستہ کہا۔ "اب مجھے واپس ہی جانا پڑے گا۔ کیونکہ "لال پری" کا مجھے کوئی سراغ نہیں ملا۔"

اتنے میں اسے ایک چیخ کی سی آواز سنائی دی۔ اوپر نگاہ اٹھائی۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ درخت میں ایک گھونسلا ہے جس میں دو بچے عقاب کے بیٹھے ہیں اور ایک کالا خوفناک سانپ گھونسلے میں چلا جا رہا ہے۔ شوکت نے اسی دم تلوار نکالی

ور سانپ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اور
س طرح پرندوں کی جان بچائی۔

بچارے خوف زدہ بچوں نے جب دیکھا
ہمارا دشمن مار ڈالا گیا۔ تو بہت خوش ہوئے
ور شوکت کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ اتنے
ں نر عقاب اور مادہ عقاب دونوں آن
ہونچے۔ اور جب انھیں معلوم ہوا کہ شوکت
نے اُن کے بچوں کی جان بچائی ہے۔ تو
ں کے بہت ممنون ہوئے۔ اور بضد
وئے کہ ہمیں کوئی خدمت بتاؤ جو ہم بجا لائیں"

شوکت:- پیارے پرندو! میں نے
ہارے سر کوئی احسان نہیں کیا۔ جو کچھ کیا
ہرا فرض تھا۔ ہاں اگر تم مجھے یہ بتا سکو۔ کہ
ال پری کہاں رہتی ہے۔ تو میں بہت
کر گذار ہوں گا"۔

عقاب:- "آہ! یہ ایک راز ہے۔
ں سے بہت کم لوگ واقف ہیں لال پری
ندر کے بیچوں بیچ ایک جزیرہ میں رہتی ہے
ہاں پہونچنا انسانی طاقت سے باہر ہے
بتہ ہم اس احسان عظیم کے بدلہ میں تمہیں
ہاں لے جائیں گے"

شوکت کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب
اُن دونوں نے اپنے بڑے بڑے پروں
پر شوکت کو بٹھا کر اڑنا شروع کیا۔ ۲۴ گھنٹہ
برابر پرواز کرنے کے بعد اس جزیرہ
میں جا پہونچے۔

عقاب بولا:- اگر ہم تمہیں یہاں چھوڑ دیں
تو تمہارا جان بچا کر محل میں داخل ہونا
مشکل ہے۔ کیونکہ بڑے بڑے دیو
"لال پری" کے محل کی نگہبانی کرتے ہیں
ہم تمہیں فصیل کے اوپر سے لے کر
اڑیں گے۔ اور خاص "لال پری" کے
محل میں پہونچا دیں گے۔ اس طرح تم اپنا
مطلب آسانی سے حاصل کر لو گے۔

الغرض شوکت کو محل کے اندر پہنچا
عقاب واپس چلے گئے۔ اور وعدہ کر گئے
کہ ہم تمہیں لینے آئیں گے"۔

"عقاب اپنے خیال میں تو جو دیو پہرے
پر تھے۔ اُن سے بچا کر شوکت کو اندر
پہونچا گئے۔ لیکن بدقسمتی سے ایک بڑا
دیو جو دراصل جزیرہ کا مالک تھا اندر ہی
موجود تھا۔ بچارے شوکت کو اُس سے

مقابلہ کرنا پڑا۔ اُس کا ہر ایک عضو زخمی ہوگیا لیکن دیو جان سے گیا۔ اسی تلوار نے شوکت کو دیو سے بچا لیا جس نے عقاب کے بچوں کو سانپ سے بچایا تھا۔

اب شوکت محل کی سیر کرنے لگا۔ دیکھتا کیا ہے۔ ایک نہایت دل فریب وسیع کمرہ ہے۔ جو دلہن کی طرح آراستہ ہے۔ کمرہ کے وسط میں ایک سونے کی مسہری بچھی ہے۔ اس پر ایک خوبصورت نازنیں محو خواب ہے۔

شوکت حیران تھا۔ کہ شہزادی کو خواب سے کس طرح بیدار کردوں۔ کہ اتنے میں اُس نے خود ہی آنکھیں کھول دیں۔ شوکت کو دیکھ کر بہت حیران ہوئی اور بولی۔

"دیو نے تمہیں اندر آنے کی اجازت کیسے دی"

شوکت:۔"میں نے اس دیو کو مار ڈالا ہے"

لال پری:۔"تو پھر میں آزاد ہوں! اپنی ہمجولیوں کو یہ خبر ابھی سناؤں گی!!"

یہ کہہ کر لال پری نے تالی بجائی۔ تو کئی حسین وجمیل پریاں آن موجود ہوئیں۔ انھوں نے جب سنا۔ کہ شوکت نے انھیں دیو کو مار کر کے آزاد کر دیا۔ تو خوشی سے ناچنے لگیں۔

لال پری:۔ لیکن تم یہاں آئے کس غرض سے ہو؟

شوکت:۔"میں شہزادی کے ہار کے لئے لعل لینے آیا ہوں۔ اگر وہ مل جائیں تو میں تمام عمر شکر گذار رہوں"

لال پری:۔ واہ یہ کون بڑی بات ہے۔ میں ابھی ابھی تمہیں بہترین لعل منگوا دوں گی"

اس کے بعد خوبصورت پریوں نے شوکت کی خوب خاطر تواضع کی۔ اس کے زخموں پر ایک عرق چھڑکا۔ جس سے وہ بالکل تندرست اور توانا ہوگیا۔ چلتے وقت اسے پریوں نے بہت سے بیش بہا لعل بھی دئے۔ اور سب سے بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ اُس کے غریبانہ

بڑے خود بخود بہترین شاہی پوشاک میں بدیل ہو گئے۔ اور اس کی جیبیں سونے سے بھر گئیں۔

عقاب کے جوڑے نے اسے جلد ہی نزل مقصود پر پہنچا دیا۔ شہزادی خوبصورت حل پا کر بہت خوش ہوئی۔ اور شوکت کی نادی اس کے ساتھ نہایت دھوم دھام سے ہو گئی۔

شوکت کی ماں بھی محل میں رہنے لگی۔

سرور رعنا

نیکی

نیکی کبھی ڈوبتی نہیں ہمیشہ تیر جاتی ہے
نیکی خاموش دماغوں میں پیدا ہوتی ہے۔
بڑی بڑی خانقاہوں میں پیدا ہوتی ہے۔
جہاں سوائے ابابیلوں کے گھونسلے کے اور کچھ نہیں ہے۔ نیکی انسان کو ایسے راستہ پر لے جاتی ہے جہاں نہ انسان کانٹوں میں الجھتا ہے نہ کسی ڈر یا خوف کا خدشہ ہوتا ہے۔ نیکی ان کا سب سے بڑا جوہر ہے۔

برجیس جہاں بیگم

آگرہ

بہت سی بناتی بہنیں ایسی ہوں گی جنہوں نے آگرہ۔ دہلی اور ہندوستان کے دیگر بڑے اور تاریخی شہر دیکھے ہوں گے۔ لیکن کچھ بہنیں ایسی بھی ہوں گی جن کو ایسا اتفاق نہ ہوا ہوگا۔ آج ہم اپنی بناتی بہنوں کی دلچسپی کے لئے آگرہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں

کئی ہزار برس ہوئے آگرہ کے قرب و جوار کے خطے پر ایک اگرسین نامی راجہ حکومت کرتا تھا۔ اس نے اپنا دارالسلطنت قائم کرنے کی خاطر اپنے ہی نام پر ایک شہر آگرہ آباد کیا۔

اُس کے مرنے کے بعد اس شہر میں بہت سی تبدیلیاں ہوئیں لیکن جب اکبر اعظم ہندوستان میں اپنے جاہ و جلال کا ڈنکا بجا رہا تھا تو اس نے اپنی راجدھانی کے لئے آگرہ ہی کو منتخب کیا۔ اُس وقت آگرہ نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کرنے لگا۔

اُس وقت ہندوستان کی صنعت، دستکاری

علوم وفنون، بہادری اور طاقت، ریاست اور سخاوت کا مرکزِ اعلیٰ آگرہ ہی تھا۔

اکبر کی علم پسندی کا ثبوت اس کے قابل نورتنوں سے ملتاہے۔ اس وقت کی دستکاری کے گواہ اکبر کا بنوایا ہوا قلعہ، جامع مسجد، اور فتح پور سیکری کی درگاہ ہے۔

گو یہ عمارتیں اپنے مقام پر ہندوستان کی بہترین عمارتوں میں سے ہیں مگر ابھی آگرہ کو فن معماری میں اس قدر ترقی حاصل کرنی تھی کہ وہ دنیا کے سامنے ایک ایسی عمارت پیش کر سکے جو ہندوستان کی سب عمارتوں میں ممتاز ہو۔ یہ عمارت اکبر اعظم کے عہد حکومت میں تعمیر نہیں ہوئی بلکہ اُس کے بنانے کا فخر شاہجہاں بادشاہ (جو اکبر کا پوتا تھا) کو ہے۔ اُس نے یہ عمارت اپنی پیاری بیوی ممتاز محل کی یادگار میں بنوائی تھی اور اسکا نام تاج محل رکھا۔

آگرہ کی عمارتوں میں اعتماد الدولہ کا مقبرہ بھی قابل تذکرہ ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی اسی زمانہ کی تعمیر ہے جو عمارتوں کے حق میں بہترین زمانہ کہلانے کا مستحق ہے۔

آگرہ ہمیشہ سے تجارت کا مرکز ہے چونکہ پہلے زمانہ میں لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے بہت سی مشکلات اور بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا لہذا بڑے اور تجارتی شہر ہندوستان کے بڑے بڑے دریاؤں کے کنارے ہی بنائے جاتے تھے تاکہ کشتی کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی جاسکیں۔ چنانچہ آگرہ بھی دریائے جمنا پر واقع ہے۔

آگرہ اب بھی ہندوستان کے بڑے شہروں میں گنا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ شہر کئی بہت بڑی تجارتوں کا مرکز ہے۔

(۱) یہاں جوتے کا کام بہت بڑے اور اعلیٰ پیمانہ پر ہوتا ہے۔ یہاں جوتے بنانے کے سینکڑوں کارخانے اور جوتے بیچنے کی ہزاروں دوکانیں ہیں۔ یہاں سے ہندوستان کے دوسرے بڑے اور چھوٹے شہروں کو جوتا بھیجا جاتا ہے۔

(۲) آگرہ کی دریاں۔ قالین وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ اور بہت عمدہ بنائے جاتے ہیں۔

(۳) آگرہ میں سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ کا کام جس پیمانہ پر ہوتا ہے شاید ہی کہیں ہوتا ہو۔ یہاں سنگ مرمر کے تاج محل کلینڈر، پیالے، قندیلیں اور پیپر ویٹ اور سنگ موسیٰ کے کھرل نہایت نفیس عمدہ اور سستے بنتے ہیں۔

ان کے علاوہ آگرہ کی بہت سی چھوٹی چھوٹی اشیا مشہور ہیں۔ آگرہ تعلیمی مرکز بھی ہے۔ یہاں کی یونیورسٹی ہر سال عمدہ نتائج پیش کرتی ہے۔ یہاں متعدد اسکول اور کئی کالج ہیں۔

آگرہ کی آبادی بھی کافی ہے۔ یعنی قریب ۳۰۰۰۰۰ کے ہے۔

سیّد علی آگرہ

نیکی کا بدلہ

اندھے فقیر کی ننھی لڑکی باپ کو سہارا دئے جا رہی تھی۔ شام ہوئی جاتی تھی اندھے نے کہا بیٹی آج تو چار ہی پیسے ملے۔ ہم سب آج بھوکے ہی رہیں گے۔ ان چار پیسوں میں کیا ہوگا۔ کسی امیر کی ڈیوڑھی میں لے چل لڑکی بولی اچھا اس سلمنے والے مکان میں جائیں گے۔ یہ بڑی ڈیوڑھی ہے شاید یہاں کچھ زیادہ مل جائے۔ ننھی بچی باپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے عالی شان مکان کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ اس نے باپ کو دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا اور خود دبے پاؤں کھڑکی کے پاس جا کر آہستہ سے شیشوں میں سے جھانکنے لگی۔ کھڑکی آدھی کھلی ہوئی تھی۔ کھانے کی میز پر طرح طرح کے کھانے چنے جا رہے تھے۔ میز پر ایک طرف سیب انگور انار سنترہ وغیرہ الگ رکھے ہوئے تھے۔ مزیدار گرم گرم سالن کی خوشبو سے اُس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ جوں ہی

اُس کی نظر میوہ کی رکابی پر پڑی۔ اُس نے اپنے دل میں کہا۔ آہا کتنے بڑے انگور اور کیسے لال لال سیب ہیں۔ مجھے انگور کھائے ہوئے کتنے دن ہو گئے۔ جب کہ میری اماں نے چار پیسے کے انگور خریدے تھے جن میں سے ہم سب بھائی بہنوں کو دو دو انگور ملے تھے پھر ہوا کے ساتھ مرغ کے سالن کی خوشبو اُس کی ناک میں پہونچی۔ وہ آنکھ بند کرکے سانس اوپر کھینچ کر اس خوشبو کا لطف اٹھانے لگی۔ پھر بولی یہ امیر کتنے مزیدار سالن کھاتے ہیں۔ کتنا اچھا ہوتا کہ وہ مجھے اور میرے ابا کو تھوڑا سا کھانا سالن اور ایک سیب اور تھوڑے انگور دے دیتے۔ اب اس کی نظر میز کے نیچے پڑی۔ دیکھا کہ بلی ایک طشتری میں مزے لے کر کھانا کھا رہی ہے۔ "یہ بلی ہم سے کہیں اچھا کھانا کھاتی ہے۔ امیر لوگوں کے جانور بھی ہم سے اچھے ہیں"۔ یہ اسی خیال میں غرق تھی۔ کہ اندھے نے آواز دی بیٹی دیر ہو گئی کیا چراغ روشن ہو گئے۔ گھر چلنا چاہئے کچھ ملا بھی ہے۔ لڑکی نے اُسی جگہ کھڑے ہو کر کھڑکی میں جھانکتے ہوئے کہا نہیں ایک پیسہ بھی نہیں۔ عین اسی وقت اس گھر کا امیر اور اُس کے بچے کھانا کھانے آ رہے تھے لڑکی کو جھانکتے ہوئے دیکھ کر اس امیر کو بہت غصہ آیا۔ نوکروں کو حکم دیا کہ فوراً اس غلیظ گندی چھوکری کو باہر کر دیا جائے۔ بچے اس غریب کے میلے کچیلے کپڑے دیکھ کر ہنسنے لگے۔

چپراسی نے اس بچی کو دو چار طمانچے رسید کئے وہ بچاری بلبلا اٹھی بیٹی کے رونے کی آواز سُن کر اندھا فقیر آگے بڑھا اور ایک جھاڑ سے ٹکر کھا کر غریب گر پڑا۔ امیر کے بچے سب کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔ لڑکی باپ کو اٹھانے کے لئے دوڑی اور اپنی ساری تکلیف بھول گئی۔ بچارا اندھا بڑی مشکل سے بیٹی کے سہارے اٹھا پھر دونوں گھر جانے لگے۔

بازو والے کمرے میں اس امیر کی بڑی لڑکی اپنی میز کے پاس بیٹھی ہوئی پڑھ رہی تھی۔ اُس نے یہ سارا ماجرا دیکھا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو گر پڑے۔ اُٹھ کر

ن لوگوں کی حالت پر بہت رحم آیا۔ جوں ہی
دھا اس کی کھڑکی کے پاس سے گذرا اس نے
ہوٹی لڑکی کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔
ریب لڑکی نے دیکھا کہ بجلی کی روشنی میں
س کے ہاتھ کی ہیرے کی انگوٹھیاں چمک
ہی ہیں۔ اس کو ان انگوٹھیوں کی چمک بڑی
ھی معلوم ہوئی۔ وہ کھڑکی کے قریب ڈرتے
رتے چلی گئی۔ امیر لڑکی نے اُس غریب کے
ساتھ بڑی نرمی اور محبت سے بات کی۔ اندھا
ور بچّی دونوں دکھ درد بھُول گئے۔ لڑکی
ھڑکی کے پاس جاکر سلاخوں میں سے اندر
للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی۔ امیر
لڑکی نے چار آنے اور ایک کاغذ میں تھوڑی
سی مٹھائی دی۔ مٹھائی پاکر بچّی بہت خوش
ہوئی وہ اچھلتی کودتی باپ کے پاس گئی
چونّی باپ کو دے دی اور مٹھائی تھوڑی
سی اپنے منہ میں ڈال لی تھوڑی بھائی
بہنوں کے لئے اٹھا رکھی۔ اندھے نے
امیر لڑکی کو ہزاروں دعائیں دیں اور گھر کی
طرف روانہ ہوگیا۔

اُس دن سے اندھے نے اس گھر کا
رُخ نہ کیا۔ یہ دونوں چپراسیوں کی مار
سے بہت ڈر گئے تھے۔ ایک دن دوپہر کے
وقت اندھا اور اس کی لڑکی سڑک پر بدستور
بھیک مانگتے جا رہے تھے۔ سڑک سنسان
تھی۔ لڑکی نے دیکھا کہ امیر آدمی کے احاطہ
کے پاس پھاٹک کے نزدیک پتھر کے نیچے
کچھ چیز چمک رہی ہے۔ وہ دوڑتی ہوئی گئی
دیکھا کہ پتھر کے پاس گھاس میں ایک انگوٹھی
پڑی ہوئی ہے۔ اُس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ
نہ تھا۔ اُس نے چپکے سے انگوٹھی اٹھالی
اور پھر باپ کے پاس آگئی۔ اس کو فوراً
یاد آیا کہ اس قسم کی انگوٹھی اُس نے امیر
لڑکی کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ اُس نے باپ
سے سارا قصّہ بیان کیا۔ اندھے نے کہا
کہ فوراً اس انگوٹھی کو واپس دے دینا
چاہیئے۔ چنانچہ چھوٹی لڑکی باپ کو لئے ہوئے
ڈرتی ہوئی اس احاطہ میں داخل ہوئی۔
دیوان خانہ بند تھا اور باہر کوئی چپراسی بھی
نہ تھا۔ لڑکی بہت خوش ہوئی۔ وہ سیدھی
امیر لڑکی کے کمرے کی طرف روانہ ہوگئی
افسوس کہ اس نے امیر لڑکی کو روتے ہوئے

پایا۔ اندھے کی لڑکی نے پکارا "بی بی۔ جانی۔ بی بی۔ جانی۔ ہائیں آپ کیوں رو رہی ہیں" امیر لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور ایک آنہ کے پیسے لاکر دینے لگی۔ تو غریب لڑکی نے دیکھا کہ اُس کی انگلیاں خالی ہیں۔ پوچھا بی بی آپ کی انگوٹھیاں کیا ہوئیں۔ لڑکی نے کہا کہ ایک کھو گئی تو اماں جان نے سب ہی اُتروالیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ پلٹ کر واپس جانے لگی تو لڑکی نے پھر پکارا۔ بی بی۔ جانی یہ لیجئے۔ لڑکی واپس آئی دیکھا کہ کھڑکی میں اُس کی کوئی ہوئی انگوٹھی رکھی ہے۔ خوشی سے چلا اٹھی۔ اچھی بچی یہ تمہیں کہاں سے ملی۔ یہ تو میری ہے۔ غریب لڑکی نے سارا قصہ سنایا۔ امیر لڑکی خوشی سے دوڑتی ہوئی گئی اور اپنی ماں اور بہن بھائیوں کو بلا لائی۔ اور اس کی دیانت داری کا سارا قصہ سنایا۔ امیر کی بیوی بے حد خوش ہوئی۔ لیکن بچے سب شرمندہ ہوئے۔ کیونکہ چند ہی دنوں پہلے انھوں نے اس غریب کو مار کر بھگایا تھا۔

امیر کی بیوی نے اس لڑکی کی طرف بڑے پیار و محبت سے دیکھا۔ اور اپنی بچی کا ایک عمدہ کپڑوں کا جوڑا اُس کو دیا۔ اور دو روپے ماہانہ کا وظیفہ اُس بچی کے نام جاری کر دیا۔

بیگم نے اپنے بچوں کی دیکھ کر کہا۔ دیکھو بچو اسی کو سچی شرافت کہتے ہیں۔ یہ غریب ہے تمہاری جیسی امیر نہیں۔ لیکن شرافت میں تم سے کہیں بڑھی ہوئی ہے۔ بچے شرمندگی کے مارے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

بیگم عبدالرحمن خاں بمبئی

بقیہ صفحہ ۲۷۰۔

پھر اور لوگوں نے بھی اسی طرح چائے کا استعمال کیا۔ رفتہ رفتہ عوام پر ظاہر ہو گیا کہ چائے تھکاوٹ دور کرنے اور بدن میں چستی پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ کچھ عرصہ تک لوگوں نے اس کو پی کر خاصیت کا تجربہ کیا جس سے اس کا اور بھی خوشگوار اثر ظاہر ہوا۔ اور ایسی مقبولیت ہوئی کہ دنیا کے ہر حصہ میں بکثرت استعمال ہونے لگی ہے۔ خاتون مچھلی شہری

چائے کی خصوصیت کیونکر دریافت ہوئی

قدرت نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں انہیں
سی ایسی ہیں جن کی خاصیت محض کسی
نی واقعہ سے معلوم ہوئی ہے۔ چائے کی
یت بھی اسی طرح دریافت ہوئی۔ مشہور
کہ ایک لکڑہارا جنگل سے لکڑیاں کاٹ
یا کرتا۔ اور جب تھکا ماندہ گھر آتا۔ تو
وٹ دُور کرنے کے لئے گرم پانی سے
ہاتھ پاؤں دھویا کرتا۔ ایک دن حسب
ں لکڑیاں کاٹ کر لایا۔ اور لکڑیوں کا
جو پتیوں سمیت چائے کے نرم ڈنٹھلوں
بندھا ہوا تھا سر سے اتار کر زمین پر
دیا۔ اور اپنی بیوی سے ہاتھ پاؤں
نے کے لئے پانی مانگا۔ اُس نے
ت میں گرم پانی کی بجائے ٹھنڈا پانی
برتن میں لاکر رکھ دیا۔ لکڑہارا جو دن بھر
نت سے پریشان ہو رہا تھا ٹھنڈا پانی
یں لیتے ہی آگ بگولا ہوگیا۔ اور لکڑیوں
گٹھے سے چائے کا ایک ڈنٹھل کھینچ کر
بیوی کو مارنے لگا۔ اس طرح مارنے
میں چائے کی بہت سی پتیاں جھڑ کر پانی کے
برتن میں پڑ گئیں بعد میں بیوی نے بدحواسی
میں پانی کے برتن کو اسی طرح لے جا کر چولھے
پر چڑھا دیا۔ اور جب پانی کھول گیا تو اسی پانی
سے اپنے شوہر کے ہاتھ پاؤں دھلائے۔
تھوڑی دیر کے بعد لکڑہارے کو ایک خاص
قسم کا آرام محسوس ہوا جو اس سے پہلے کبھی
محسوس نہ ہوا تھا۔ اُس نے اپنی بیوی سے
پوچھا کہ آج کیسے پانی سے تو نے ہاتھ پاؤں
دھلائے تھے۔ اُس نے جواب دیا کہ انہیں
چائے کی پتیاں پڑ گئی تھیں۔ لکڑہارے
نے دوسرے دن پھر چائے کے چند پودے
لے کر اُن کی پتیوں کو خاص اہتمام سے
پانی میں جوش دیا اور اسی سے ہاتھ پاؤں
دھوئے۔ اُس دن اُس کو اور بھی آرام
محسوس ہوا جس سے اس پورا یقین ہوگیا
کہ یہ انہی پتیوں کا اثر ہے (باقی صفحہ ۲۶ پر)

مدد کرنے میں ذلّت نہیں ہے

ایشور چندر ودّیا ساگر کا نام غالباً سب نے سنا ہوگا۔ قوم کے رہنما اور بہت بڑے عالم اور فاضل تھے۔

اُن کی زندگی کی ایک کہانی سُن کر بناتی بچیوں پر واضح ہو جائے گا کہ کسی کی مدد کرنے کسی شخص کی عزّت نہیں گھٹتی۔ چاہے وہ کام کتنا ہی ادنیٰ کیوں نہ ہو۔ اگر اس میں ذرّہ برابر بھی دوسرے کا فائدہ ہے تو وہ کام اعلیٰ ہے۔ اور اسی کہانی میں جھوٹا غرور بھی ملے گا۔ مغرور آدمی ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

ایشور چندر کے زمانہ طالب علمی کا ذکر ہے کہ یہ اپنے وطن جانے کے لئے اسٹیشن پر آئے۔ گاڑی آکر رکی۔ اُس وقت اسٹیشن پر ایک طوفان بے تمیزی بپا ہوتا ہے۔ ادھر رات کا وقت، انٹر میں سے ایک لڑکا سوٹ پہنے اور ایک بیگ ہاتھ میں لئے اترا اور چاروں طرف متلاشی نظروں سے قلی کو دیکھنے لگا۔ بہت آوازیں دیں لیکن اتفاق سے کوئی قلی نہ ملا۔ ایشور چندر کو کیونکہ اسی گاڑی سے جانا تھا اس لئے ڈبے کے پاس آئے۔ اور جانا ملتوی کر کے اس کا بیگ لے لیا۔

وہ لڑکا غرور سے سر اُٹھائے آگے آگے اور ایشور چندر نہایت عاجزی سے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ آخر اس لڑکے کا گھر آ گیا۔ اُس نے بیگ لے لیا۔ اور اس خدمت کے عوض چار پیسے دینے چاہے۔ لیکن ایشور چندر نے شکریہ کے ساتھ واپس کر دئے۔ کیونکہ گاڑی جا چکی تھی اس لئے مجبور ہو کر وہ کالج واپس چلے آئے۔

صبح کو اس لڑکے کو ایک دعوتی رقعہ ایشور چندر کی طرف سے ملا۔ کیونکہ ان دنوں ان کی بہت شہرت ہو رہی تھی اس لئے وہ لڑکا اور اِترایا۔

لیکن جب دعوت میں پہونچا۔ اور ایشور چندر کی شکل نظر آئی تو شرم سے پانی پانی ہوگیا۔ اور فوراً پلٹ آیا۔ اور دل میں سوچا کہ ایک اتنی علمیت شہرت کا مالک شخص تو اس قدر انکساری برتے اور ہم یوں اکڑ فوں دکھائیں۔ اُس دن سے اس نے توبہ کی۔ اور یہ مقولہ یاد رکھا۔

"تکبر عزازیل را خوار کرد"

مبشرہ بنت اعزاز حسین

بقیہ صفحہ ۳۲۔

لیجیے آپ کی تمنا برآئی۔" سلیمہ شاہزادہ کا نام سُنکر چونکی اور شاہزادہ کی طرف دیکھنے لگی۔ شاہزادہ نے اُس سے دوبارہ گانے کے لئے کہا۔ اور اس کی سریلی آواز سن کر شہزادہ بہت خوش ہوا اور اُس کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اُس کی شادی شہزادے سے ہوگئی اور نیلم پری کا دوسرا تحفہ بھی سچ ثابت ہوا۔

عبدالجلیل دہلوی

نیلم پری کے تحفے

(۱)

بہت زمانہ کا ذکر ہے ایک امیر آدمی تھا۔ اُس کا ایک عالی شان بنگلہ تھا۔ بنگلہ کے پیچھے ایک خوشنما باغ تھا۔ جو طرح طرح کے خوشبودار پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ اس کے بیچ میں ایک خوبصورت فوارہ بھی تھا جس میں سے پانی ہر وقت اچھل اچھل کر نکلتا رہتا تھا۔ پھولوں کی کیاریاں نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجائی گئی تھیں۔ جب امیر شام کو باغ کی سیر کو جاتا تھا تو اُس کا دماغ پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھتا اور وہ بہت خوش ہوتا۔ اس باغ میں ایک مالی کام کیا کرتا تھا۔ اس کے دو لڑکیاں تھیں نعیمہ اور سلیمہ۔ سلیمہ کی ماں مر چکی تھی۔ مالی نے دوسری شادی کر لی تھی۔ اس لئے بیچاری سلیمہ کی حالت اچھی نہ رہتی تھی۔ کیونکہ اُس کی سوتیلی ماں بڑی بے رحم اور خودغرض عورت تھی۔ وہ نعیمہ کو تو اچھے اچھے کپڑے پہناتی

ور بچاری سلیمہ کے چھتڑے ہی لٹکتے رہتے
ر چونکہ سلیمہ ایک نیک اور صابر لڑکی تھی اس
لئے اف تک نہ کرتی تھی۔

(۲)

ایک دن کا ذکر ہے کہ خوب سردی پڑ رہی
تھی۔ نعیمہ اور سلیمہ اپنے ماں باپ کے ساتھ
آگ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ کیتلی میں چائے
گرم ہو رہی تھی۔

"آج باغ میں پھولوں کو چھانٹنے جانا ہے"
مالی کمبل کو اپنے گرد لپیٹتے ہوئے بولا۔"
"ابا میاں۔ تمہیں تو دن بھر بس کام ہی
کام رہتا ہے۔" نعیمہ اپنی ننھی آواز میں بولی۔
اس پر ماں اور باپ دونوں ہنس پڑے۔
سلیمہ بھی مسکرا دی۔

نعیمہ کی ماں بولی" سلیمہ چلی جائے گی۔ آخر
بیٹیاں اپنے باپ کے کام آیا ہی کرتی ہیں۔"

آخر بچاری سلیمہ اپنی رضائی اوڑھے
باغ میں پہونچی۔ اس کے ننھے ننھے پاؤں
سردی کی برداشت نہ لا کر سن پڑ گئے تھے۔
اور اس کو چلنا مشکل ہو گیا۔ بچاری لڑکی کی
چمکیلی آنکھوں سے دو آنسو نکل پڑے۔ وہ
مجبوراً باغ میں پہونچی۔

وہ ابھی پھولوں کے پودوں کی بڑھی
ہوئی شاخیں تراشنے میں مشغول تھی کہ پاس
کے ایک جھاڑی دار پودے میں کھڑکھڑاہٹ
پیدا ہوئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک تیتری
نظر پڑی جس کے خوبصورت پر کانٹوں سے
زخمی ہو چکے تھے۔ اور بے بس تھی۔ اس
رحم دل لڑکی نے فوراً اس کو کانٹوں میں
سے نکالا۔ نکالتے وقت اس کی انگلی
میں بھی کانٹا چبھ گیا اور خون نکل آیا۔ وہ
ابھی خون بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی
کہ تیتری جو ایک گلاب کے پھول پر جا کر بیٹھی
تھی بولی۔ سلیمہ نے منہ موڑ کر دیکھا تو وہاں
تیتری نہ تھی بلکہ ہلکے نیلے رنگ کے خوشنما
لباس میں ایک پری کھڑی تھی۔

"ننھی تم نے میری جان بچالی۔ تم بہت
اچھی لڑکی ہو۔ اگر میں اس جھاڑی میں سے
نہ نکلتی تو یقیناً مر جاتی۔ تم نے مجھ پر بہت
احسان کیا۔"

سلیمہ جو اس پری کو دیکھ کر کچھ متعجب
اور کچھ خوف زدہ تھی۔ آہستہ سے بولی۔

اُس میں احسان کی کیا بات ہے۔ اور .... یہ .... "سلیمہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ اُس کی زبان ہکلانے لگی اور اسے کچھ خوف معلوم ہونے لگا۔

"نہیں تم ڈرو مت۔ میں تو نیلم پری ہوں اور جو لوگ غریب جانوروں اور کیڑوں پر رحم کرتے ہیں میں اُن سے محبت کرتی ہوں اور اُن کو تحفہ دیتی ہوں۔" پری یہ کہہ کر مسکرائی۔

سلیمہ خاموش کھڑی رہی۔ وہ پری کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ اُس کے دل میں نہ معلوم کیا کیا خیالات آ رہے تھے۔ "اچھا میں تمہیں اس صلہ میں دو تحفے دیتی ہوں۔"

پری مُسکراتی ہوئی بولی۔ "تمہاری شادی ایک شہزادے سے ہوگی۔ اور تمہاری آواز نہایت سریلی ہو جائے گی۔"

سلیمہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ پری آہستہ آہستہ پھر ایک تیتری میں تبدیل ہو کر اڑ گئی اور سلیمہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ اس کا دل خوشی کے مارے بلیوں اچھل رہا تھا۔ اُس کی شادی ایک شہزادے سے ہوگی۔ کبھی وہ اس کو سچ سمجھتی اور خوشی کے مارے اس کا چہرہ پر نور ہو جاتا اور کبھی وہم سمجھ کر نا امید ہو جاتی۔ اتنے میں اسے خیال آیا کہ اگر اُس نے جلدی سے کام ختم نہ کیا تو اس کے باپ پر گھڑکیاں پڑیں گی۔ اُس نے جلدی جلدی کام کرنا شروع کیا۔ اور جلدی ہی فارغ ہو کر گھر پہونچ گئی۔

(۳)

ایک دن کا ذکر ہے کہ سلیمہ اور نعیمہ کھیل رہی تھیں۔ سلیمہ کی عمر اب تیرہ سال کے قریب ہو گئی تھی اور نعیمہ کی عمر ابھی ۷ سال ہی کی تھی۔ کھیلتے کھیلتے دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ نعیمہ چونکہ لاڈ پیار کی پلی ہوئی تھی اُس نے بڑی بہن کی کچھ پرواہ نہ کی اور مارنے لگی سلیمہ نے بھی ایک تھپڑ مارا۔ اس کا تھپڑ مارنا تھا کہ نعیمہ رونے لگی۔ اور نعیمہ کی ماں چیختی چلّاتی ہوئی آئی۔ جب اپنی بچّی کو روتے ہوئے دیکھا تو سلیمہ پر برس پڑی اور اس کو خوب ہی مارا۔ جب انتقام کی آگ اس پر بھی ٹھنڈی نہ ہوئی۔ تو اُس نے اُس کو گھر سے نکال دیا۔

سلیمہ نے ایسی مصیبتیں کب جھیلی تھیں۔ بچاری روتی پیٹتی ہوئی تھوڑی دور تک گئی اب جائے تو کہاں جائے۔ خیال ہوا کہ باپ کے پاس جایا جائے۔ مگر وہ بھی اُس سے خفا تھا۔ غرض یہ اپنے نصیبوں کو روتی رہی پاس ہی ایک جنگل تھا۔ جہاں وہ اکثر اپنی بکری چرانے جایا کرتی تھی۔ وہ اسی طرف چل نکلی۔ جنگل سنسان تھا۔ ہوا درختوں کو گدگداتی ہوئی چل رہی تھی۔ سلیمہ ایک درخت کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ بہت دیر تک روتی رہی اور اپنی ماں کو یاد کرتی رہی۔ جب رو کر خاموش ہوئی تو اسے یاد آیا کہ ایک دفعہ جب کہ وہ چھوٹی سی لڑکی تھی اور باغ میں گئی تھی تو اُس نے ایک تیتری کو بچایا تھا۔ جو پری میں تبدیل ہو گئی تھی اس پری نے کہا تھا کہ تیری شادی ایک شاہزادہ سے ہوگی اور تیری آواز نہایت سریلی ہوگی۔ اس خیال کے آتے ہی اُس کی آنکھیں چمک اٹھیں اسے خیال آیا کہ ذرا گا کر دیکھنا چاہئے۔ کہ واقعی آواز سریلی بھی ہے یا نہیں۔ اسے ایک گانا یاد تھا۔ وہ وہی گانے لگی۔ اُسے بڑی حیرت ہوئی کہ اُس کی آواز نہایت سریلی تھی تمام جنگل اُس کی پیاری آواز سے گونج رہا تھا۔ وہ گاتی رہی گاتی رہی مگر اس کا دل نہ بھرا۔ اُس کے دل میں خوشی کا سمندر لہریں مار رہا تھا کہ پری کی ایک بات تو سچ نکلی۔ وہ اپنی دھن میں گا رہی تھی کہ اسے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ جو ہر لحہ قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ اسے خوف محسوس ہونے لگا کہ اس جنگل میں کون آگیا۔ وہ اسی کشمکش و پنج میں تھی کہ چند گھوڑے سوار آئے۔ آگے والا شہسوار ایک حسین اور خوش پوش نوجوان تھا۔ اور باقی سب لوگ اُس کی عزت کرتے تھے۔ وہ نوجوان اتر اور اُس نے کہا۔

"اے لڑکی کیا تو بتا سکتی ہے کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ اس جنگل میں کون گا رہا تھا۔"

لڑکی خاموش رہی۔ جب اُن لوگوں نے زیادہ زور دے کر پوچھا تو اُس نے سارا حال کہ دیا۔ اتنے میں ایک آدمی کہا۔ "شاہزادہ صاحب ـــ (باقی صفحہ ۲۹

بالوں کے نسخے

بالوں کی کئی قسمیں ہیں۔ بھورا اور باریک۔ وہاں جسے بالی کہتے ہیں نہیں بڑہتا، البتہ سیاہ اور موٹا بال بڑہتا ہے۔ بشرطیکہ اچھی دیکھ بھال اچھے طریقہ سے کی جا سے۔ ہر روز صبح بال دھونا تیل لگانا۔ کنگھی کرنا بالوں کے لئے بہت ضروری ہے۔

دوا بال بڑھانے والی:۔ پانی میں سرسوں کا تیل پھینٹ کر لگانے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور بال بڑھتے ہیں۔

دوسری دوا:۔ ہنسراج اور طباشیر اور سماق اور گلاب زیرہ اور گل انار اور مصطگی اور انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست ہلیلہ کابلی ایک ایک تولہ لے کر سب کو کوٹ کر سوا سیر پانی میں ایک رات دن ترکر کے جوش دیں۔ جب آدھا رہ جائے مل کر چھان لیں اور ۲۵ تولہ روغن گل اور ۲۵ تولہ تل کا تیل ملا کر پھر آگ پر رکھیں جب پانی بالکل جل جائے اور تیل رہجائے تو اتار کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔ اس سے خراب بال گر کر اچھے اور سیاہ جمتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے۔ اور اگر کسی کو اس سے سردی ہو تو بال چھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھالیں۔

تیسری دوا:۔ بیری کے پتے پیس کر اس سے بال دھونے سے بال خوب بڑھتے ہیں۔

چوتھی دوا:۔ ماش کی دال پیس کر اس سے بال دھونے سے بھی بال بہت بڑھتے ہیں۔

پانچویں دوا:۔ کلونجی پیس کر اس سے بال دھونے سے بھی بال بہت بڑھتے ہیں۔

بالوں میں لیکھ یا دھک یا جم جوئیں پڑجانا:۔ سرسوں کے تیل میں سیاہ مرچ پیس کر بالوں کی جڑوں میں لگانے سے جوئیں بالکل مرجاتی ہیں۔

پارہ ناریل کے تیل میں پھینٹ کر بالوں

کی جڑوں میں لگانے سے ایک ایک جوں مرجاتی ہے۔

چھڑیلا اور اکنیر سفید کے پتے۔ اور میو سائلڈ اور دکھنی مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لے کر پانی میں اوٹا کر اس پانی سے اُس جگہ کو دھوئیں اس سے جوئیں مرجاتی ہیں۔ جم جوئیں ایسی جوئیں ہوتی ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چمٹی رہتی ہیں اور بہت مشکل سے معلوم ہوتی ہیں۔

کسی بہن نے بال جمانے والی کوئی اچھی سی دوا دریافت کی تھی۔ ذیل میں درج کرتی ہوں۔

دوا بال جمانے والی:- ایک جونک لائیں اور چار تولہ تل کا تیل آگ پر چڑھا دیں جب خوب جوش آجاوے اس وقت جونک کو مار کر فوراً تیل میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جونک جل جاوے پھر اس کو اسی تیل میں رگڑ لیں اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ کی وجہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد جم آئیں گے۔

مس ایس بیگم، لکھنؤ

دانائی کی باتیں

خوبصورت عورت کی جگہ آنکھ کی پتلیوں میں ہوتی ہے مگر خوش اخلاق دل پر حکومت کرتی ہے۔

والدین تمہارا نام سکندر رکھ دیں یا نپولین یہ کوئی قابل فخر بات نہیں۔ نام وہ ہے جو تم خود پیدا کرو۔

اس شخص کو اپنے زخم مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔

نیک خیالات نور اور روشنی کی طرح دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔

رات کو مقروض ہو کر سونے سے بھوکا سونا اچھا ہے۔

بیکاری مصیبت کی ماں ہے اور محنت آرام کی۔　　مسز آم جی خاں

عکس ریز کا موجد

بناتی بہنو! عکس ریز کے معنی شعاعوں کے ہیں۔ تم جانتی ہو کہ آج کل عکس ریز سے کتنا کام لیا جاتا ہے۔ آج میں بتانا چاہتی ہوں کہ اس کا موجد کون تھا۔ اس کا موجد پروفیسر رانجن وزبرگ (جرمنی) کا باشندہ تھا۔ یہ ایک کروکز کی نلی سے کچھ تجربہ کر رہا تھا۔ اس نلی کے چاروں طرف سیاہ کاغذ منڈھا ہوا تھا۔ کہ یکایک کاغذ روشن ہوگیا۔ اور جب پروفیسر رانجن نے ۲۳ جنوری ۱۸۹۶ء کے اخبار نیچر میں یہ اعلان کیا کہ میں زندہ انسانوں اور صورتوں کی اندرونی تصویریں لینے میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ تو طبی دنیا میں ہل چل گئی۔ رانجن نے ثابت کردیا۔ کہ ان شعاعوں کی راہ میں لکڑی یا اس قسم کی کوئی چیز مطلق حائل نہیں ہوتی اور شعاعیں اُن کے اندر آسانی سے گذر جاتی ہیں۔ اور سوائے ہڈی یا لوہے جیسی سخت چیزوں کے انکار وکنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگرچہ ایسی روشنی ہی کا ایجاد ہونا جو انسانی گوشت اور لکڑی جیسی ٹھوس چیزوں کے اندر داخل ہو سکے کچھ کم حیرت کی بات نہ تھی لیکن ڈاکٹروں کے لئے تو یہ نعمت ہے۔ کیونکہ وہ جن چیزوں کو بڑی مشکلوں سے معلوم کرتے تھے اب بڑی آسانی سے معلوم کرتے ہیں۔ اور اس کے ذریعے سے تکلیف کی جگہ کا پتہ جلد لگ جاتا ہے۔ اس کے ذریعے سے مریضوں کی تکلیف میں بھی کمی ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں کے علاوہ ڈاکخانہ والے اور پولس بھی اس سے مدد لیتی ہے اور پارسلوں کے اندر کی چیز بہ معلوم کرکے ممنوع چیزیں روکی جاسکتی ہیں۔ غرض عکس ریز بھی خدا کی دی ہوئی انسانی قوتوں کا نمونہ ہے۔ اور دنیا کی بڑی ایجادوں میں سے ایک عجیب ایجاد ہے۔

صالحہ عبدالحکیم قادری۔ کلکتہ۔

جواہر پارے

قرآن شریف سے

(۱) اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جانتے رہو وہ تمہارے اچھے بُرے سب کام دیکھتا ہے۔ اُسے تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔ اللہ نہایت زبردست اور حکمت والا ہے۔

(۲) اللہ فضل و کرم رکھتا ہے لوگوں پر۔ اللہ سنتا ہے اُن کی بات۔ اور کام بناتا ہے ایمان والوں کا۔ لیکن اکثر لوگ اس کا شکر نہیں کرتے۔

(۳) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کو معلوم ہے جو لوگ اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مگر اللہ پر احسان رکھ کر لوگوں کو دیکھانے کو اپنی خیرات نہ ضائع کرو۔

(۴) اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اور اللہ کو بے انصاف لوگ ہرگز پسند نہیں۔ اللہ ناشکر گذار بندے کو پسند نہیں کرتا۔

(۵) اللہ ہر دے ئے زمین کا مالک ہے۔ وہی جس کو چاہے سلطنت عطا کرے اور جس کو چاہے عزت دے جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ اور جس کو چاہے ذلیل کرے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۶) آپس میں فساد اور ظلم کرنے والے لوگوں پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں کی۔

(۷) جو لوگ نیک کام کرتے ہیں وہی نیک بخت کہلاتے ہیں۔ اللہ کو خبر ہے پرہیزگار بندوں کی۔ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔

نواب ذکیہ سلطانہ مرادآباد

پہیلیاں

اوگھٹ گھاٹ گھڑا نہ ڈوبے۔ ہاتھی کھڑا نہائے
درخت بھیگیں پھنگی ستے۔ چڑیا پیاسی جائے　　　شبنم
ہاتھ کاٹے پاؤں کاٹے۔ کالی منہ کی مورت۔
زندہ اوپر مردہ ناچے۔ دیکھ موئے کی صورت　　　مشک
کھتری ساری جل گئی۔ جلا نہ ایکو تار
گھر کا مالک بھاگ گیا۔ گھر بھاگا کھڑکی دوار　　　مچھلی پکڑنے کا جال

سیدہ ضمیر فاطمہ۔ سوسر

باشا کی بیٹی خشخش پہ لوٹی۔ بیٹھ پہ کشیدہ گدی میں چوٹی۔　　　مچھلی
اے بی نانی کہو کہانی۔ ایک مٹکے میں دو طرح کا پانی۔　　　انڈا

آنسہ ابراہیم مدراس

سپاہی کی جان ہے امیروں کی شان ہے۔　　　تلوار
ڈبکی ماروں بار بار منہ کالا۔ منہ کھولوں تو موتیوں کی مالا۔　　　قلم
ساون بھادون میں خوب بہے اور کاتک میں تھوڑی۔ امیر خسرو
یوں کہیں کہ بوجھ پہیلی موری۔　　　نالی
کوٹھے پہ کنگنا۔ جھلک آئے انگنا۔　　　چاند
سامنے آیا ہوگیا دونا مارا گیا نہ زخمی ہوا۔　　　آئینہ میں عکس۔
امیروں کی میں نوکر ہوں۔ بدمعاشوں کی بدمعاش ہوں
غریبوں کی سرتاج۔　　　جوتی

خون پینے آؤں تو پہلے بنک بجاؤں۔ مچھر

عفت آرہ بیگم۔ پورنیہ

ایک جناور ار۔ اس کی پیٹھ پر دو پر۔ اُس کی بوٹی ہے مردار۔ شہد کی مکھی
اس کا شوربا ہے حلال۔

ایک جناور ایسا دیکھا۔ ندی کنارے بیٹھا دیکھا۔ چونچ اُس کی چراغ
میناکاری۔ دم سے پانی پیتا دیکھا۔

سیّد علی ناصر جعفری بھرتپور

ہنڈکلیا

آلو کی ٹکیہ:- آلو چھ عدد۔ گھی ۲ چھٹانک۔ پیاز دو عدد۔ نمک ہری مرچ۔ کوتھمبر (یعنی ہرا دھنیہ) حسب ضرورت۔

ترکیب:۔ آلو ثابت دھولیں اور حسب ضرورت نمک ڈال کر گلالیں۔ جب اچھی طرح گل جائیں تو آہستہ سے چھلکا جدا کرکے حسب پسند ٹکڑے کاٹ لیں۔ اب پیاز کوتھمبر ہری مرچ باریک تراش کر اچھی طرح دھولیں اور ا[illegible]ر پانی نتھرنے رکھ دیں۔ اور کڑہائی میں آدھ پاؤ گھی اور حسب ضرورت ہلدی کڑکڑا کے تراشی ہوئی پیاز وغیرہ ڈالیں۔ جب پیاز سرخ ہونے لگے تو آلو ڈال کر سرخ م[illegible] کا سفوف اور ٹیبل سالٹ چھڑک دی[illegible] اور چمچہ کی ڈنڈی سے ملائیں۔ ا[illegible] دوسری کڑھائی میں آدھا گھ[illegible] کڑکڑا کر سرخ مرچ ثابت۔ [illegible]را کریاپات۔ لہسن کے چند جو۔ [illegible] کرکے پتیلے میں چھوڑ دیں۔ اور [illegible] ہونے کے بعد ڈبل روٹی یا پھلکا کے ساتھ نوش فرمائیں۔

شہر بانو فرزیز ٹون

سلہ بگھار کا ایک پتا۔

ہنسی کی باتیں

مریض:۔ حکیم صاحب میرے پیٹ میں
ت درد ہے۔ اور دست برابر آ
ے ہیں۔

حکیم صاحب: نبض دیکھ کر۔ اچھا! آج
، نے کیا کھایا ہے۔

مریض:۔ اور تو کچھ نہیں صرف ایک
ہوئی روٹی کھائی تھی۔

حکیم صاحب نے مریض کو چند گولیاں
ے کر ہدایت دی کہ صبح شام آنکھوں میں
انا۔

مریض:۔ حیران ہوکر۔ ہائیں پیٹ کے
دکو آنکھوں سے کیا نسبت۔

حکیم صاحب:۔ پہلے آپ اپنی آنکھوں کا
ج کرلے بعد میں پیٹ کا علاج ہوجائیگا۔
نکہ اگر آپ کی بینائی درست ہوتی تو اس
فد میں جلی ہوئی روٹی کبھی نہ کھاتے۔

مبشرہ بنت اعزاز حسین

ایک لڑکا مدرسہ میں بہت دیر کرکے پہونچا
استاد نے سبب پوچھا تو جواب دیا کہ راستہ
میں اتنی کیچڑ تھی کہ ایک قدم آگے رکھتا تھا تو دو
قدم پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ استاد نے کہا کہ اس
حالت میں تو کیونکر یہاں آیا۔ جواب دیا جب
میں نے یہ حال دیکھا تو گھر کی طرف منہ کرکے
چلنے لگا اور اس ترکیب سے یہاں آپہونچا۔

محمود عالم۔ اکبرآبادی

ایک بادشاہ مع شہزادہ کے ایک روز
شکار کرنے گیا۔ ان کے ہمراہ ایک مسخرہ بھی
تھا۔ جب ہوا گرم ہوگئی تو بادشاہ اور
شہزادہ نے اپنے کپڑے اتار کر مسخرہ کو
دے دئے۔ اُس نے ان کو اپنے
کندھے پر رکھ لیا۔ چلتے چلتے راہ میں
بادشاہ نے مسکراتے ہوئے اس مسخرے
سے کہا کہ تجھ پر تو ایک گدھے کا بوجھ
لدا ہوا ہے۔ مسخرے نے جواب دیا۔ جہاں
پناہ ایک کا نہیں دو گدھوں کا۔

(ترجمہ از فارسی) صدیقہ بانو۔ گیا

جمپر کا دیدہ زیب گلا

یہ گلا بادامی سلک کے جمپر پر کاڑھیے۔ ڈی۔ ایم۔ سی کاٹن سے حسب پسند رنگوں سے کاڑھ لیجئے۔ پھول گلاب کا گلابی دھاگے سے کاڑھا جائے گا۔ تیار ہونے پر اندر کی جانب پوت کی جھالر بنا لیجئے۔ جس سے اور بھی خوبصورت معلوم ہوگا۔
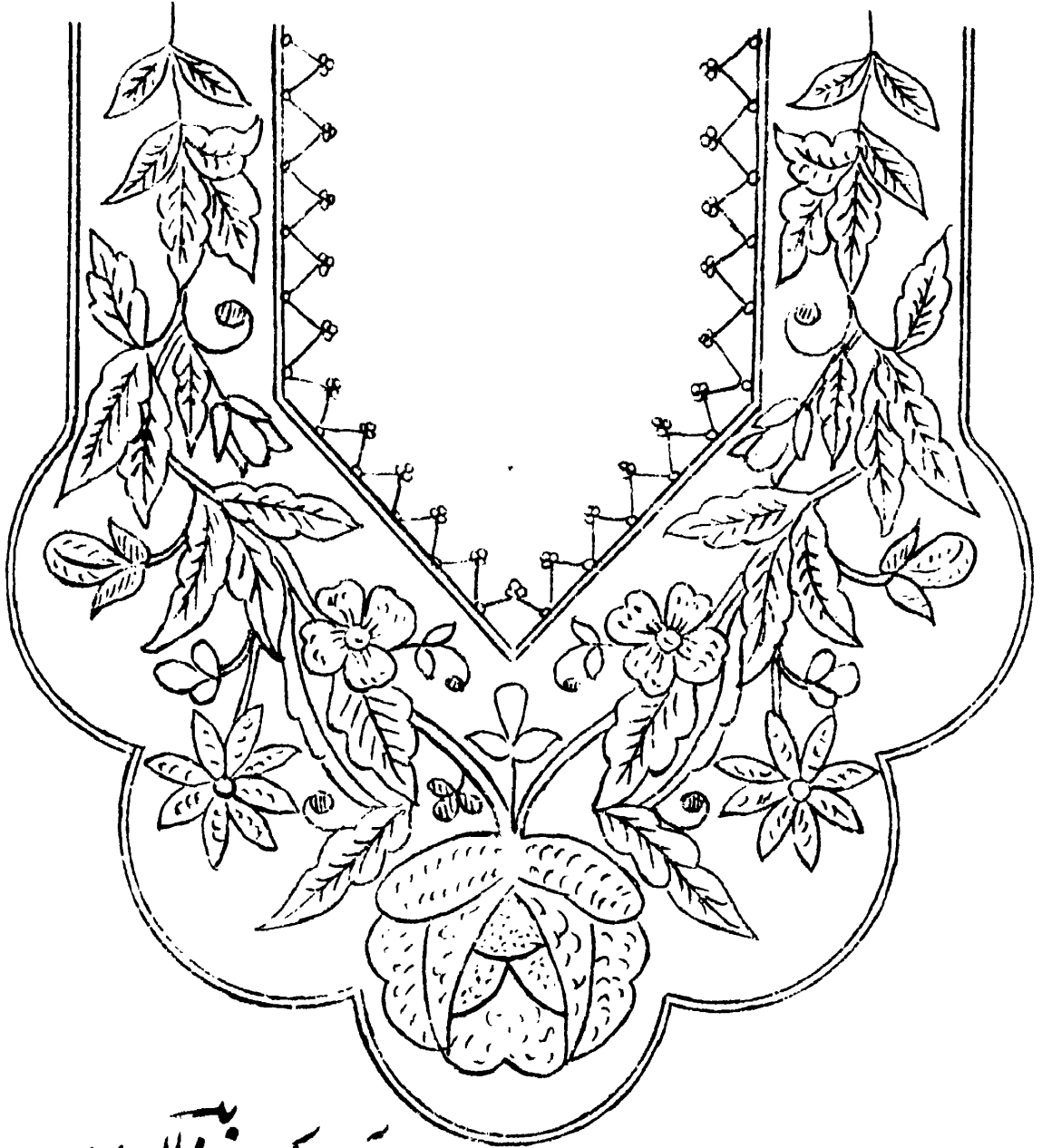
آر۔ کے۔ درخشاں بجنور

[illegible]	[illegible] کھانے	[illegible] کھانے	[illegible] کھانے	[illegible] کھانے
[..]جابی کھانے	[illegible] کھانے	لذیذ کھانے	عمدہ عمدہ کھانے	ملتانی [illegible] کھانے
[..]ے پرہیزی کھانے				پشاوری [illegible] کھانے

سینکڑوں قسم کے کھانے تیار کرنیکی اردو زبان میں بے نظیر کتاب

عصمتی دسترخوان حصہ اول

[..]ـب نمایاں خصوصیت جو اس موضوع کی اور کسی کتاب میں نہ ملے گی یہ ہے کہ تمام ترکیبیں تجربہ کرنے کے [..]ہیں اس لئے ترکیبیں **بالکل صحیح ہیں اور وزن بالکل درست!** ہندوستان بھر کے ہر حصہ کی تمیز [..]توں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے اور ایڈیٹر صاحب عصمت کی اہلیہ محترمہ آمنہ نازلی صاحبہ [..]ت نے کتاب مرتب فرمائی ہے۔ باورچی خانہ کے انتظام اور کھانوں کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات و [..] درج کئے گئے ہیں۔ ایک ایک چیز کئی کئی قسم کی تیار کرنے کے لئے بھی عصمتی دسترخوان سے بہتر کتاب ملنی [..]ـت مثال کے طور پر صرف دو کھانوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

[پڈ]نگ کی ترکیبیں		کبابوں کی ترکیبیں			
[..]نگ	[..]ے پڈنگ	ران کے کباب	کباب بیضہ مرغ	[..]سس کباب
[..]ی پڈنگ	انڈے پڈنگ	آلو کے کباب	کچے قیمے کی ٹکیاں	شامی کباب
[..]ی پڈنگ	[..]ت پڈنگ	کچے آلو کے کباب	گوشت کے میٹھے کباب	[..]تور کے کباب
[..]ب	جلیبیوں کی پڈنگ	[..]ل کے کباب	کباب مرغ مسلم	انگریزی کباب
[..]نگ	میوہ دار پڈنگ	مچھلی کے بیسنی کباب	سیخ کے چٹ پٹے کباب	اروی کے کباب
[..] پڈنگ	کشمش پڈنگ	سینے کے کباب	مچھلی کے شامی کباب	اور کئی قسم کے
[..]ماروں کیلئے	بالائی پڈنگ	پسندے کے کباب	دہی کے کباب	کباب

[ص]رف دو چیزوں کی فہرست سے کتاب کا اندازہ کیجئے چاول، سلونے اور میٹھے، سوئیاں، کھیر، فیرنی، سادے اور ترکاری کے [..]ـھلی، مرغ، چیلی، بسکٹ، کیک، دالیں، مٹھائیاں، حلوے، چٹنیاں، مربے، اچار، سموسے، برتے [..]چوریاں، پراٹھے، روٹی۔ **غرض** ہر قسم کے شرقی و مغربی کھانوں کی بڑی بڑی اچھی ترکیبیں ہیں اور ہر چیز [..]ی درجن صحیح ترکیبیں! **اس کتاب کا ہر گھرانے میں ہونا ضروریات میں سے ہے** [ہندو]ستان بھر میں اس کی دھوم مچ گئی ہے۔ بہت سی عورتیں اس کتاب کی بدولت عمدہ عمدہ ذائقہ دار کھانے پکانے [..]ـے لڑکیوں کو یہ کتاب اشد ضروری سمجھ کر جہیز میں دیجاتی ہے۔ سینکڑوں خواتین نے اس کی تعریف میں خطوط بھیجے [..]لتنے ہی مردوں نے اس کتاب کی اشاعت پر مؤلفہ و پبلشر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کھانے [..]کی اس قدر صحیح اور ایسی کارآمد کتاب ہندوستان کی کسی زبان میں آجتک نہیں چھپی، اس کی تیاری پر پانی [کی طرح] روپیہ بہایا گیا ہے۔ پہلے ہی سال میں ہاتھوں ہاتھ تین ایڈیشن نکل گئے اس کتاب پر اس قدر محنت کی گئی ہے [..] چھ روپے قیمت بھی ہوتی تو کم تھی لیکن اس لئے کہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے صرف دو روپیہ قیمت رکھی [گئی ہ]ـے۔ مجلد کی قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ ہے۔ اور زیادہ تر مجلد ہی منگائی جاتی ہے۔

پتہ: منیجر رسالہ عصمت دکوچہ چیلان دہلی

عصمتی دسترخوان حصہ دوم عصمتی کُن ہی کال

یہ کتابیں بھی شائع کی گئی ہیں!

اسی لئے ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہیں

عصمتی ہنڈکلیا یہ کتاب بچیوں کے لئے ہے تاکہ وہ شادی سے قبل کھانے پکانے کے فن میں ماہر ہوجائیں اور ایک کنواری بچی کو جو جو کچھ جاننا چاہئے عملی طور پر اس سے واقف ہوجائے۔ سوا سو کھانوں کی بہت صحیح ترکیبیں بچیوں ہی کے مطلب کی دی گئی ہیں یہی خوبی ہے کہ کھانے پکانے کے متعلق نہایت مفید مضامین اور کارآمد ہدایتیں دی گئی ہیں جو ہر لڑکی کو ضرور جاننی چاہئیں۔ باتصویر، نامکمل قیمت صرف ۸؍

ناشتہ دوپہر اور رات کے کھانے سے قبل صبح اور تیسرے پہر کیا ناشتہ کیا جاتا ہے۔ اس موضوع پر سب سے پہلی قابل قدر کتاب جس میں چاء، کوکو، شربت، لسی، فالودہ، آئس کریم، بسکٹ، کیک، توسٹ، کڑاہی وغیرہ وغیرہ نیز ہندوستان کے ہر صوبہ اور ہر حصے کے مختلف قسم کے ناشتوں کی کئی کئی ترکیبیں ہیں گویا اس کتاب کی موجودگی میں جس حصہ ملک کا مہمان ہمارے ہاں آئے، اسی کے مطلب کی چیز ہم ناشتہ میں پیش کرکے محو حیرت کرسکتے ہیں۔ قیمت ۱۰؍

بچوں کے کھانے ننھے بچوں کے لئے اصول صحت سے کس قسم کی غذا دینی چاہئے۔ کون سے کھانے مفید ہیں اور وہ کس طرح تیار ہوتے ہیں اس موضوع پر بے نظیر کتاب جس میں بچوں کے صحت بخش اور مفید کھانوں کی کئی درجن تجربہ کی ہوئی صحیح ترکیبوں کے علاوہ کئی نہایت کارآمد مضامین بھی ملک کے قابل قابل ڈاکٹروں اور تجربہ کاروں کے لکھے ہوئے ہیں۔ باتصویر قیمت صرف ۸؍

بیماروں کے کھانے بیماروں کے لئے جو کھانے بہت مفید ہیں اس میں صرف انہی کی ترکیبیں ہیں۔ اور کئی قابل تجربہ کار ڈاکٹروں نے اس کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ تمام ترکیبیں تجربہ کی ہوئی ہیں اور بہت کارآمد ہیں مضامین بھی بے انتہا مفید و قابل قدر ہیں۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے باتصویر قیمت دس آنہ (۱۰؍)

مذاقیہ کھانے دولہا بھائی سے، نندوئی سے، سہیلیوں سے مذاق کرنے کیلئے نہایت دلچسپ کتاب جس کا ہر نسخہ صحیح ہے۔ بیہودہ تکلیف دہ عامیانہ مذاق کی جگہ اس کتاب کو شائستہ مذاق کو مدار بنئے ہنسانے والی کتاب ہے زندہ دلی کا ثبوت دو، لڑکیوں کی شادی کے رت جگوں کی تواضع کیلئے لڑکیاں یہ کتاب نہایت شوق سے منگاتی ہیں

مشرقی و مغربی کھانے [illegible]

[illegible]

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں
جو اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں
موتیوں کا کام
عصمتی کروشیا
عصمتی کشیدہ
گلدستہ کشیدہ
خواتین کی دستکاریاں
ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت دہلی

دسمبر 1937

ESTD.1927 REGD.No L 2222

سالانہ چندہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ بنات دہلی

ے مسلمان لڑکیوں کیلئے حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۰ء میں جاری فرمایا اور نہایت پابندی وقت سے ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر (عہ) بذریعہ وی۔پی (عہ ۱۲)

گیارہواں سال	بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء	جلد ۲۱ نمبر ۳

فہرست مضامین

ہماری باتیں

عید کی مبارکباد اور "بنات" کی نئی تیاریاں

ایک عید شروع مہینے میں آئی اور "بنات" بیس تاریخ کو شائع ہوتا ہے اس لئے ہم عید کی مبارکباد ذرا دیر سے پیش کر رہے ہیں۔ خدا کرے آپکو عید کی ہزاروں خوشیاں نصیب ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں آپ کو ایک خوشخبری سنانی ہے اور وہ یہ کہ نئے سال سے "بنات" میں نئی نئی دلچسپیاں اور بہت سی خوبیاں پیدا کی جائیں گی، گویا جنوری ۱۹۳۷ء کا بنات ایک ایسا پرچہ ہوگا جسے آپ نہ صرف بے حد پسند کریں گی بلکہ آپ کا خود بخود دل چاہے گا کہ آپ اپنی سہیلیوں کو بھی اس کا خریدار بنائیں۔

حسب معمول اس سال بھی آپ کو بہت سے علمی اور مذہبی مضامین، سبق آموز اور دلچسپ قصے کہانیاں، عمدہ اور اخلاقی نظمیں، ضروری معلومات، ہنڈکلیا کی ترکیبیں، پہیلیاں، معمے، لطیفے، غرض ہر وہ چیز جس کی آپ کو ضرورت ہو سکتی ہے پیش کی گئی۔ آئندہ نمبر سے ان سب کے علاوہ اور بھی بہت سی مفید اور دل بہلانے والی چیزیں شائع کی جائیں گی۔ یہ دسمبر کا پرچہ ہمارے اگلے پروگرام کا ایک ہلکا سا نمونہ ہے۔ مثلاً سب سے پہلے حضرت علامہ راشد الخیری کا ایک بیش بہا مضمون ہے جو ہماری تعریف سے بالا تر ہے اس کے بعد حضرت آغا شاعر قزلباش، حکیم عبدالرحمن صاحب رئیس صاحبہ نے دلچسپ کہانیاں سنائی ہیں۔ سید محمد عباس حسن صاحب اور صالحہ بیگم نے بھی عمدہ اور مفید مضمون لکھے ہیں نظموں میں مسز ایم جی خاں اور مس حفیظ النساء کا نام قابل ذکر ہے شکیلہ ہاجرہ صاحبہ نے سفرنامہ دلچسپ لکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ، ہاں مضمون نگاروں کو چاہیئے وہ پرانے ہوں یا نئے، اپنے مضمونوں کے آخر میں نام اور پورا پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ انھیں خواہ مخواہ کوئی شکایت ہوگی۔ اس مرتبہ احمد نگر پر ایک مضمون چھپ رہا ہے مضمون نگار نے اس کے آخر میں نام نہیں لکھا اور نہ پتہ ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ اگر آپ بنات میں کوئی خاص بات اور چاہتی ہیں تو ہمیں اطلاع دیجئے ہم آپ کے مشورے کو شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

مضمون نگاروں کو اب "بنات" کی طرف خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے مختصر اور عمدہ قصوں، کہانیوں، ڈراموں، اخلاقی نظموں وغیرہ کے علاوہ اگر آپ علمی، مذہبی، تاریخی، جغرافیائی اور سائنس کے متعلق مضامین بھی بہت آسان زبان میں دلچسپ بنا کر لکھ سکتی ہوں تو باقاعدہ بھیجئے اگر یہ مضامین واقعی اچھے ہوئے تو "بنات" کی سالگرہ کے موقع پر مضمون نگار بہنوں اور بھائیوں کو انعامات بھی دئے جائیں گے

جس طرح ہم آپ کے لئے "بنات" کو زیادہ سے زیادہ کار آمد اور دلچسپ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ بھی ہماری مدد کیجئے اور وہ اس طرح کہ اپنے اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ خریدار دیجئے پھر ہم آپ کا نام "بنات" سے محبت کرنے والوں کی فہرست میں شائع کریں گے۔

۲ بلقیس ایڈیٹر

بی انجم

از حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ

بی انجم ،عقل مند تو سدا ہی کی تھیں، ایک دن بیٹھے بیٹھے جی میں کیا آئی ، کہ چلو
آرا بیگم ہی سے مل آئیں ، اُس دن جلسہ میں کیسی محبت سے ملی ہیں، چلتے چلتے کہہ گئی
، کہ میرے ہاں ضرور آئیے گا ، اِن بے چاری کی عنایت تو یہ کچھ کہ پہلی ملاقات
نی محبت ، اور میری بے مروتی کا یہ حال ، کہ اقرار تک کرلیا ، اور خاک پورا نہ کیا ۔
آج سے اچھا ، اور اس وقت سے بہتر موقع کونسا ملے گا۔ بچے دونوں ددھیال
ہوئے ہیں، سکندر کو گھر میں بٹھا ، بڑی بی کو ساتھ لے ، ہو آؤں ۔ کچھ ایسا دور بھی نہیں۔
کپڑے بدل لینے ہیں ، سو اب بدلے ، البتہ ذرا نا وقت ہو گیا ہے ۔ تو جان پہچان
وقت اور نا وقت کیسا جس وقت فرصت ملی ۔ اور موقعہ ہوا وہی وقت ہے ۔ لاکھ
فت ہو مگر گیتی آرا بیگم جیسی بیوی صورت دیکھتے ہی نہال نہال ہو جائیں گی ۔
مئی کا گرم مہینہ تھا ، اور گو آفتاب ڈھل چکا تھا ، مگر پھر بھی گرمی اس قیامت کی تھی ، کہ
وں طرف آگ برس رہی تھی ، سڑک پر اکا دکا کوئی ضرورت کا مارا رستہ چلتا نظر آجاتا تھا ،
میدان صاف مصیبت کے مارے راج مزدور تو بے شک ٹوکریاں ڈھو ڈھو کر پاڑ پر
چار ہے تھے ، ورنہ کس کی ہمت تھی کہ دم بھر بھی لُو کے جھکڑ کا مقابلہ کر سکتا ، تین بج کر
منٹ ہوئے تھے ، کہ ڈولی میں بی انجم اور پیچھے پیچھے بڑھیا شیش محل پہونچے ۔
گیتی آرا بیگم کا گھر تو مغربی تہذیب کا پورا نمونہ تھا ۔ میاں اسسٹنٹ سرجن ، بیوی حد درجہ
وہمن ، شہر میں ہیضہ پھیلا ہوا ، ماما تک کی مجال نہ تھی ، کہ گھر سے باہر نکل کر فوراً گھر میں گھس آئے
منی سے اُسی روز اُسی صبح پڑوس میں ایک ایسی جوان موت ہوئی کہ وہمن کا رہا سہا سکت

بھی جاتا رہا۔ اتوار کا دن تھا۔ ڈاکٹر صاحب بھی گھر ہی میں تھے، دروازے دونوں بند حکم چڑھا ہوا کہ اگر کوئی بیمار بھی آئے، تو ٹال دو۔ اس صورت اس حالت اس آفت میں بی انجم کی ڈولی دروازے پر پہونچی، اور کہاروں نے آواز دی "سواری اتروالو" گھر میں خبر پہونچنی تو خیر مشکل تھی، لطف یہ تھا کہ باہر کا نوکر بھی کوٹھری میں پڑا اسنسنا رہا تھا۔ کہار بھنبنا رہے ہیں، بڑی بی ہر چند چلا رہی ہیں۔ مگر کوئی ہو تو بولے، اور سُنے تو جواب دے۔ گرمی کے مارے یوں ہی جان نکلی جا رہی تھی۔ ڈولی میں گھٹے گھٹے بی انجم، اور بھی بے اوسان ہو گئیں۔ غصّہ کرنے اور جھونجل اتارنے کو لے دے کے ایک بڑی بی!

انجم "بڑھیا، تیری عقل تو نہیں جاتی رہی، اندر جا کر کیوں نہیں کہتی کہ درد غہ جی کی صاحبزادی آئی ہیں"

بڑھیا "بیوی واہ! کہوں کس سے، اور جاؤں کیونکر، دیوار پاکھوں سے کہوں یا کواڑوں سے، دروازہ بھڑا ہوا کنڈی لگی ہوئی، آدمی کا نام نہیں، چیخنے کو چیخے جاؤ۔ یہ بھی کسی کے ہاں آنے کا وقت ہے؟"

انجم "تو میری دادی ہے یا نانی۔ وقت کی ٹوکنے والی تو کون؟ مردار کنڈی کیوں نہیں کھٹکھٹاتی؟"

بڑی بی "اس خواہ مخواہ کے غصّے سے حاصل کیا۔ کہار پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے۔ قصور اپنا، غلطی اپنی بہر ہوگئیں میرے"

انجم "بڑھیا کمبخت۔ نمک حرام۔ بے وقوف، چڑیل، اتنی جوتیاں ماروں گی کہ بھیجا نکل پڑے گا۔ جا نکل جا یہاں سے، خبردار جو صورت دکھائی ہوگی۔ کہارو تم کنڈی کھٹکھٹاؤ"

کہار "سرکار اتنی دیر سے جنجیر بجا دنت۔ اب کوؤ سُنے نہیں تو ہم کا کرے"

انجم "ارے تو بے ایمانوں کسی سے پوچھو تو سہی کہ ڈاکٹر صاحب کا گھر یہی ہے؟

ڈاکٹر صاحب کا نوکر " کون ہے، کون ہے ؟ "

بڑھیا " شکر ہے خدا کا، بھائی ادھر تو آ "

نوکر " کہاں سے آئی ہے ڈولی - ؟ "

بڑھیا " الٰہی توبہ! بھائی ایسے گھوڑے بیچ کر سونا ہے، کہ خبر ہی نہیں "

نوکر " تو اپنا مطلب کہو ہوئیں نہ سوئیں، تو کون ؟ "

بڑھیا " ڈر - تو تکار سے کیوں بولتا ہے ؟ "

نوکر " بول بول سواری کہاں سے آئی ہے ؟ "

بڑھیا " دروغہ جی کے یہاں سے آئی ہے، اور کہاں سے آئی ہے "

نوکر " کسی کے آنے کا حکم تو ہے نہیں، مگر خبر کئے دیتا ہوں، اور آج سرکار بھی گھر ہی میں ہیں "

نوکر نے چھوٹے دروازے پر جاکر ماما کو بلایا، اور سواری کی اطلاع اندر ہوئی، گیتی آرا بیگم میاں کے دورے پر جانے کے صندوق، کپڑے، اسباب، بچھونا، وغیرہ ٹھیک کر رہی تھی، اُن کو اس وقت دم مارنے کی فرصت نہ تھی، گاڑی کا وقت سر پر چلا آرہا تھا اور کام بہت کچھ باقی تھا، سواری کی خبر سُن کر بہت ہی چزبز ہوئیں۔ ملتی ہیں تو میاں کا اسباب یوں ہی رہتا ہے، نہیں ملتیں تو بے مروت، کج خلق، مغرور دماغ دار بنتی ہیں - ادھر سفینہ کا اندیشہ، اصول کا لحاظ، اِدھر گھر پر آیا آدمی، دروازے پر ڈولی، مختصر یہ کہ دروازے کھلے اور بی انجم اندر داخل ہوئیں، چہرہ تمتمایا ہوا، پیشانی پر تیوریاں بندھی ہوئی، غصہ سے سرخ، گرمی سے پسینے پسینے۔ گیتی آرا بیگم - اپنی معزز مہمان کے استقبال کو دروازے پر موجود تھیں، سلام کیا، ہاتھ ملایا - مگر بی انجم کے غصہ کا کیا ٹھکانا تھا، چھوٹتے ہی کہتی ہیں :-

" واہ بوا واہ، خدا نہ کرے کہ کوئی تمہارے گھر پر آئے، اچھی مٹی پلید کی، دو گھنٹے سے

ڈولی بچھی پڑی ہے۔ اور کوئی پوچھنا تک نہیں "۔

گیتی آرا بیگم "۔ آیئے آیئے اندر تشریف لے چلئے، میں آپ کے تشریف لانے کی بے حد ممنون ہوں۔ ایک ضروری کام میں مصروف تھی۔ اس وجہ سے خبر نہ ہو سکی"۔

انجم "۔ اچھی، یہ دن دہاڑے دروازہ بند کرنا کس خدا نے بتایا ہے؟"

گیتی آرا بیگم "۔ آج کل اس محلّہ کی ہوا خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ احتیاط کی گئی ہے کہ آمد و رفت میں کمی ہو۔ آپ اگر مجھے پہلے سے آنے کی اطلاع دے دیتیں، تو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوتی۔ میں اس وقت ڈاکٹر صاحب کے اسباب کی درستی میں مصروف ہوں۔ وہ پانچ بجے کی گاڑی سے جا رہے ہیں "۔

انجم "۔ مجھے کیا خبر تھی، کہ آپ کو فرصت نہ ہو گی، نہیں تو آنے ہی کا ارادہ نہ کرتی، اب آگے کو کان پکڑا۔ اس دن جو آپ نے اس طرح تاکید سے کہا تو میرا جی بھی چاہا۔ ورنہ میں تو خود ہی نہ کہیں جاؤں نہ آؤں، جلسہ میں بھی جمیلہ کے سر ہونے سے چلی گئی تھی "۔

گیتی آرا بیگم "۔ آپ تشریف لائیں، تو بہت اچھا کیا۔ میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوئی، آپ یہاں بیٹھئے مجھ کو آدھ گھنٹہ کی اجازت دیجئے، اس کے بعد حاضر ہوں گی "۔

انجم "۔ جی نہیں، اب میں جاتی ہوں۔ بڑی بی چلو۔ رخصت "۔

(از گرداب حیات)

پاک باتیں

(۱) جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرا اور پرہیز کیا تو وہ دین اور دنیا میں کامیاب ہے۔

(۲) اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی طرف وسیلہ کی جستجو کرو۔

(۳) جس نے رسُول کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔

(۴) بُرائی چھوڑ دینا بھلائی ہے۔

(۵) ناشکری کو خدا پسند نہیں کرتا۔

(۶) اللہ کسی کی نیکی برباد نہیں کرتا۔

(۷) خدا کا سہارا مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا بہترین مددگار ہے۔

(۸) ایک چیز بھی ایسی نہیں جو خدا کے حمد کی تسبیح نہ پڑھتی ہو۔

محمود علی حیدرآباد دکن

رسُولِ مقبول کے پاک ارشاد

(۱) علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

(۲) تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے یعنی اُن کی بڑی خدمت کرو اور اُن کو ہمیشہ خوش رکھو۔

(۳) اولاد پر والدہ کی خدمت باپ سے دوگنی لازم ہے۔

(۴) بوڑھوں کی ہمیشہ عزت کرو۔

(۵) جب بچہ دایاں بایاں پہچاننے لگے تو اس کو نماز کا حکم کرو۔

(۶) مسلمانوں میں بہتر وہ ہیں جن کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں

(۷) کھیلوں میں ہمت، طاقت، اور بہادری پیدا کرنے والے کھیل پسندیدہ ہیں اور وقت ضائع کرنے والے بے فائدہ کھیل ناپسندیدہ۔

احمد خالد عمر شرقی۔ گونڈہ

اچھی باتیں

(۱) کبھی کسی کی برائی مت کرو۔ کیا معلوم کہ وہی عیب تم میں بھی موجود ہو لہذا پہلے تم خود اچھی بن لو تب دوسروں کو نصیحت کرنا۔

(۲) اگر تم کوئی سبق آموز قصہ پڑھو تو اس پر عمل ضرور کرو ورنہ علم بغیر عمل بے کار ہے۔

(۳) پڑھنے سے کبھی جی مت چراؤ کیونکہ علم ہی عزت، دولت اور ترقی کا زینہ ہے۔

(۴) بات میں نرمی اختیار کرو۔ میٹھی بولی سے انسان ہر دل عزیز رہتا ہے!

(۵) بڑوں کا ادب کرو۔ چھوٹوں پر پیار محبت کی نظر رکھو تاکہ وہ بھی ادب کریں اور تم سے محبت کریں۔

(۶) ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

قمر بنت محمد اوصاف صاحب بنارس

جھوٹ سے توبہ

ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھ میں یہ تین عادتیں ہیں۔ شراب پینا۔ چوری کرنا اور جھوٹ بولنا۔ میں ان سب کو ایک دم نہیں چھوڑ سکتا۔ فرمایئے ان میں سب سے زیادہ بُری عادت کونسی ہے تاکہ میں اسے پہلے چھوڑ دوں حضرتؐ نے ارشاد کیا۔ جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔ اس نے اسی وقت توبہ کر لی جب رات آئی چاہا کہ شراب پیئے لیکن اس کے دل میں خیال آیا کہ صبح حضرتؐ کی خدمت میں جاؤں گا۔ وہ مجھ سے دریافت کریں گے جھوٹ بول نہیں سکتا سچ کہوں گا تو لوگوں میں بدنام ہو جاؤں گا۔ یہ سوچ کر باز آیا جب رات بہت آئی تو چوری کا ارادہ کیا مگر اس کے دل میں پھر حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کا خیال آیا لہذا چوری سے بھی باز رہا۔ صبح حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہؐ

دو باتیں دوستی پر

وہ کونسا انسان ہوگا۔ جس نے عمر بھر میں کسی کو دوست نہ بنایا ہوگا۔

راحت سے زندگی بسر کرنے اور فکر سے رہائی پانے کے لئے ہر شخص کو ایک باوفا رفیق کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جو اس کی خوشی و ترقی سے شاد ہو۔ اور رنج و تکلیف میں ہمدردی کرسکے۔ اکثر اوقات جب ہم کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں تو بے اختیار جی چاہتا ہے۔ کہ دل کا حال کسی سچے مونس اور غمگسار کے سامنے بیان کریں۔ اور مشورہ طلب کریں۔ نیز عقلمندوں کا قول ہے کہ کسی امر کا دل ہی دل میں کھٹکتا رہنا اچھا نہیں۔ کیونکہ صحت پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ درحقیقت یہ انسانی طبیعت کا خاصہ ہے۔ کہ جب تک دل کا حال کسی سے نہ کہا جائے۔ قلب پر ایک بوجھ سا محسوس ہوا کرتا ہے۔ لہذا دوست بننا یا بنانا ایک بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ کسی کو دوست بنانے سے پہلے اس بات کو معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔ کہ جس کو دوست بنایا جاتا ہے آیا وہ قابل دوستی بھی ہے؟ سب سے اول اس کا چال چلن دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے دوست کا رنگ اختیار کرتا ہے۔ اور یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ صحبت کا اثر نا معلوم طور پر ہوا کرتا ہے۔ اور دیر تک قائم رہتا ہے۔ سالہا سال تک نصیحتیں سنتے رہنے میں اتنا فائدہ نہیں ہوتا جتنا چند ساعت اچھی صحبت میں رہنے سے مذکورہ بالا باتوں پر نظر رکھتے ہوئے کسی سے دوستی قائم کرنے سے پیشتر ذیل کی صفات اس شخص میں دیکھ لینی چاہئیں

(۱) پابند مذہب ہو۔

(۲) وفادار ہو۔

(۳) رازداری میں پختہ ہو۔

(۴) احسان جتانے والا نہ ہو۔ بلکہ

احسان ماننے والا ہو۔

(۵) سچا خیرخواہ ہو۔

(۶) دوست کا عیب چھپانے والا ہو۔

علاوہ بریں اس بات کا دیکھنا بھی لازم ہے۔ کہ اس کا سلوک اور دوستوں کے ساتھ کیسا ہے۔ اگر اُن کے ساتھ وفادار ہے تو تم سے دوستی قائم رکھے گا۔ ورنہ اللہم اللہ خیر سلا۔

بعض آدمی اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے بھی کچھ عرصہ تک دوست بن جاتے ہیں لیکن جہاں اپنی غرض پوری ہوئی۔ یہ ہوا ہوئے۔

دوستی میں سب سے ضروری چیز رازداری ہے۔ کسی میں تمام مذکورہ بالا صفات ہوں اور یہ نہ ہو تو وہ قابل دوستی نہیں۔

دوستی کی جان رازداری ہے۔ اکثر ایسا اتفاق بھی پیش آجاتا ہے۔ کہ ایک دوست اپنے دوسرے رفیق پر بھروسہ کرکے کچھ کہہ دیتا ہے۔ جس کے اظہار پر اس کی عزت وشان کا دارومدار ہوتا ہے ورنہ اُسے بڑے نقصانات پہونچنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ لیکن وہ جس سے کہا جاتا ہے راز کو راز نہیں جانتا۔ بلکہ لاپروائی سے فاش کردیتا ہے۔ ایسا کرنا دوست کے ساتھ سخت بے وفائی ہے۔

اکثر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ایک دوست کا راز اپنے دوسرے دوست سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ بھی تو دوست ہی ہے؟ بے شک یہ تمہارا دوست ہے لیکن اس کا تو نہیں۔ ایسا کرنے سے جس کا راز ظاہر ہوگیا۔ اسے سخت شرمندگی ہوتی ہے اور رنج الگ۔ ممکن ہے تمہارا دوست اپنے دوست سے کہہ دے۔ اور پھر وہ اور کسی سے۔ بس اسی طرح وہ راز تمام میں آشکار ہوجائے گا۔

میں نے کئی جگہ دیکھا ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات سے دلوں میں فرق پڑگیا اور سالہا سال دوستی ملیامیٹ ہوگئی۔

اگر کوئی تم سے سچی محبت اور دوستی کا دم بھرتا ہو۔ تو اس سے کوئی ایسی شے

خدا جو کرتا ہے

اچھا کرتا ہے

کہتے ہیں کسی بادشاہ کا ایک بوڑھا وزیر تھا جو نہایت عقلمند اور خدا ترس تھا وہ اس قدر قانع تھا کہ خوشی اور غم کو بالکل یکساں سمجھتا تھا۔ جو کام ہوتا خواہ اچھا ہو یا برا ہو وہ ہمیشہ یہی کہتا۔ "کہ خدا جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے"۔ بادشاہ اس کی نہایت عزت و قدر کرتا تھا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ وہ بوڑھا اس کے باپ کے وقت کا ملازم تھا۔ دوسرے اس لئے کہ وہ نہایت عقلمند اور لائق تھا۔

ایک روز بادشاہ کی انگلی کٹ گئی تمام محل میں دوڑ بھاگ ہونے لگی فوراً شاہی ڈاکٹر کو حاضر کیا گیا اور دوا لگوائی گئی۔ اتنے میں وزیر بھی خیریت دریافت کرنے کو حاضر ہوا۔ بادشاہ نے انگلی اسے دکھا کر کہا کہ "میں سیب کاٹ رہا تھا کہ میری انگلی میں چاقو لگ گیا۔ زخم گہرا آگیا ہے۔

...کو جس کو وہ نہایت عزیز رکھتا ہو۔ دیکھو ...تمہیں عزیز جانتا ہے۔ یا اپنی شے کو ...ر واقعی دوست ہوگا۔ تو تمہیں سب سے ...ھ کر عزیز جانے گا۔

ہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ دوست غریب ...ر تو اس کو حقیر نہیں جاننا چاہئے۔ کیونکہ ...وستی دولت حاصل کرنے کے لئے نہیں ...جاتی۔ اصل شے دلی محبت ہے۔ ...تی الامکان اپنے دوستوں کی مدد ...طرح کرنی لازم ہے۔ یہ نہیں کہ تم ...ن سے تو بڑی بڑی توقع رکھو۔ اور آپ ...ن کے کام نہ آؤ۔ دوست بنانے سے پہلے دوست بننا سیکھنا لازم ہے۔

مذکورہ بالا باتیں خاص دوست اور ...لی دوستی سے تعلق رکھتی ہیں۔ معمولی ...صاحب سلامت کو دوستی نہیں کہہ سکتے۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

محمد سعید عباس (سوسرا)

"کوئی ڈر نہیں بادشاہ سلامت"۔ وزیر
نے حسب عادت کہا" فکر نہ کیجئے۔ خدا جو
کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

بادشاہ یہ سن کر سخت غضب ناک ہوا
کہ باقی سب لوگ اس کی انگلی کٹنے سے
پریشان تھے اور افسوس کر رہے تھے
لیکن یہ نمک حرام کہہ رہا ہے کہ اچھا ہوا۔
اس نے حکم دیا کہ وزیر کو قید میں ڈال دیا
جائے۔ یہ سنتے ہی وزیر پھر بولا۔ بہت
اچھا بادشاہ سلامت میرے لئے قید ہی
بہی۔ اسی میں کچھ مصلحت ہوگی۔ خدا جو
کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔ چنانچہ وزیر قید
ہوگیا۔

چند روز بعد بادشاہ شکار کو گیا۔
وہاں اُس نے ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا
ڈال دیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا
ہرن کہیں جھاڑیوں میں چھپ گیا۔ بادشاہ
اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گیا مگر
وہ ہاتھ نہ آیا۔ آخر اُس نے اپنا گھوڑا
ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اور
وہیں گھاس پر سو گیا۔ اچانک شیر کی
دہاڑ سنی۔ آنکھ کھلی تو شیر پاس کھڑا
نظر آیا۔ سمجھا کہ بس موت سر پر ہے۔ بھلا
لیٹے لیٹے مقابلہ بھی کیا کرتا۔ اُدھر شیر نے
اسے سونگھنا شروع کیا۔ جب سونگھتا
سونگھتا اس کی انگلی کے پاس پہونچا
تو یک لخت مڑا اور اسے نقصان پہنچائے
بغیر چلا گیا۔ اب بادشاہ کی جان میں جان
آئی وہ جلدی سے اُٹھ بیٹھا اور حیرت سے
سوچنا شروع کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ شیر
اسے چھوڑ کر کیوں چلا گیا۔ اچانک اسے
یاد آیا کہ شیر مردار اور زخم خوردہ جاندار
کو نہیں کھاتا۔ اور نفرت سے چھوڑ جاتا ہے۔
اُس نے خدا کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی اسے
وزیر کا انگلی کٹنے پر یہ کہنا کہ "خدا جو کچھ کرتا ہے
اچھا کرتا ہے"۔ یاد آگیا اور وہ اپنے کئے پر
سخت پچھتایا۔ اتنے میں اس کے ہمراہی
بھی اسے ڈھونڈتے ہوئے آپہونچے۔
بادشاہ نے سارا واقعہ انہیں سنایا۔ پھر
وہ شہر کی طرف چلے۔ وہاں پہونچتے ہی
بادشاہ محل میں جانے سے پہلے جیل خانہ
میں پہونچا اور وزیر کو آزاد کرکے اُس سے

حا فی مانگی اور کہا کہ اب مجھے یقین
گیا کہ آپ بالکل سچ کہتے ہیں۔ واقعی انگلی
کٹ جانا نہایت اچھا ثابت ہوا۔

وہ کیسے! وزیر نے دریافت کیا۔

س پر بادشاہ نے سارا قصہ اسے سنایا
در پھر دریافت کیا یہ تو ہوا اگر آپ نے جو
نی قید کا حکم سن کر یہ کہا کہ خدا جو کرتا ہے
چھا کرتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی
جلا قید ہونے سے آپ کو کیا فائدہ پہونچا؟

"میرے بھولے بادشاہ"۔ وزیر نے
سکراتے ہوئے کہا سنئے میں اگر قید نہ ہوتا
آپ کے ہمراہ ضرور جاتا۔ اور وہاں
جب آپ ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالتے
دمیں ہم رکاب ہوتا۔ اور شکاریوں کی
رح پیچھے ہرگز نہ رہتا۔ وہاں جب ہم
دونوں تھک کر لیٹے ہوتے تو شیر آپ کو
زخمی سمجھ کر چھوڑ دیتا۔ مگر میں چونکہ زخمی
تھا مجھے پھاڑ کھاتا۔ آپ نے مجھے قید
رکے گویا میری زندگی بچالی۔

رئیس ۔ امرتسر

مکھی اور مکڑی کی دشمنی کی وجہ

گو کہ اس واقعہ کی کوئی اصلیت نہیں،
نہ یہ قصہ سچا ہو سکتا ہے۔ مگر دلچسپ ضرور
ہے۔ لہذا بناتی بہنوں کی تفریح طبع کے
لئے انگریزی سے آسان ترجمہ کرکے
پیش کرتی ہوں۔ امید ہے بہنیں پسند
فرمائیں گی۔

کسی زمانہ میں مکھی اور مکڑی۔ بلی اور چوہا
آپس میں گہرے دوست تھے۔ اُن کی
آپس کی دشمنی کی وجہ ذیل کا قصہ بیان
کیا جاتا ہے۔

بہت مدت کا ذکر ہے کہ ایک مکھی کو
ایک بڑا سا گیہوں کا دانہ ملا جس کو وہ
دریا کے اس پار کھیت میں لے جانا چاہتی
تھی۔ مگر ایک تو درمیان میں دریا تھا دوسرے
وہ اتنا بڑا دانا لے کر اڑ نہ سکتی تھی۔ لہذا
اُس نے اپنی دوست مکڑی سے مدد چاہی
مکڑی نے دریا کے پار تک ایک سنہری
جال سا تان دیا جس پر سے مکھی اُس

دانے کو گھسیٹ کرلے گئی۔ اور کھیت میں پہونچ کر اس دانے کو کسان کو دیا۔ کسان نے اس کے عوض مکھی سے وعدہ کیا کہ وہ اس کو رہنے کی جگہ اور کھانا دے گا اس کی دوست مکڑی کو بھی جس نے جال تان کر اس کو پل بناکر دیا تھا۔ اس معاہدہ میں شامل کرلیا گیا۔ مکھی اور مکڑی بہت محتاط تھے انھوں نے کسان سے کہا اس وعدہ کو تم ایک کاغذ کے پرزہ پر لکھ دو۔ تاکہ کسی وقت کام آئے۔ کسان نے وعدہ نامہ لکھ دیا۔ اب مکھی اور مکڑی کو اس عہدنامہ کے رکھنے کی فکر ہوئی کہ کہاں پوشیدہ رکھا جائے۔ مکھی نے صلاح دی کہ بلّی سے پوچھا جائے وہ بہت سی پوشیدہ جگہیں جانتی ہے۔ لہذا بلی سے پوچھا گیا۔ اُس نے کسان کے جھونپڑے کے ایک کونہ میں جہاں ڈھیروں کوڑے کرکٹ کا انبار لگا تھا اس عہدنامہ کو چھپا دیا۔ اب مکھی اور مکڑی ہنسی خوشی رہنے سہنے لگے۔ چند دن گذرنے پر اس بڈھے کسان کی جگہ نیا کسان آیا۔ یہ نوجوان اور اپنے کام میں چست و چالاک اور صفائی پسند تھا اس نے جھونپڑی میں مکڑی کا جالا تنا ہوا دیکھ کر اس کو صاف کرنا چاہا جس سے مکھی اور مکڑی کو بہت فکر ہوئی اور انھوں نے سوچا ہم کو اب یہ عہدنامہ اُس کو دکھاکر اس بوڑھے کسان کا وعدہ یاد دلانا چاہیئے۔ یہ تجویز کر کے دونوں اس عہدنامہ کی جگہ گئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ اس عہدنامہ کو چوہا کتر رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر مکڑی کو مکھی پر بڑا غصہ آیا۔ کہ اُس نے بلّی سے پوچھنے کی صلاح کیوں دی۔ نہ اس سے صلاح لیتے نہ ہمیں اتنا بڑا نقصان اٹھانا پڑتا۔ اُس نے غصہ کی حالت میں مکھی پر حملہ کیا اور مکھی کو جان سے مارڈالا۔ بلّی بڑی غیرت والی تھی اُس نے یہ دیکھ کر کہ چوہے نے اس قیمتی عہدنامہ کو کیوں کترا جس سے اس کا اعتبار گیا۔ اُس نے غصہ کی حالت میں چوہے پر حملہ کر دیا۔ اور اسے جان سے مارڈالا۔ اس دن سے ان میں دشمنی چلی آتی ہے۔

ر۔ ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم مدراس۔

خدا کی شکر گزاری

عنایت کا اُس کی بیاں کیا کریں ؂ عجب نعمتیں اُس نے بخشی ہمیں
زمیں اُس نے بندوں کو رہنے کو دی ؂ ہوا سانس لینے کے خاطر ملی
بجھانے کو پیاس اُن کی پانی دیا ؂ پکانے کو دی آگ اُس نے بنا
اناج اپنی رحمت سے پیدا کیا ؂ جسے کھا کے جیتا ہے چھوٹا بڑا
کہیں پھول ہیں سونگھنے کے لئے ؂ کہیں اُس نے کھانے کو میوے دئے
زباں دی کہ بولا کریں سچ سدا ؂ نگہہ دی کہ دیکھیں بھلا اور برا
دئے کان سننے کو باتیں ہمیں ؂ سمجھ اس لئے دی کہ سوچیں انہیں
دئے ہاتھ ہر کام کے واسطے ؂ دئے پاؤں سیر و سفر کے لئے
ہمیں رات دی اُس نے آرام کو ؂ ہمیں دن دیا محنت اور کام کو
اٹھائے نہ تکلیف اگر کام کی ؂ تو لذت نہ پائے کچھ آرام کی
ہمیشہ ہماری خوشی کے لئے ؂ نئے موسم آتے ہیں اور دن نئے
بہت جب ستاتی ہے سردی ہمیں ؂ تو وہ بھیج دیتا ہے گرمی ہمیں
بہت زور کرتی ہیں جب گرمیاں ؂ تو بارش سے ہوتا ہے ٹھنڈا جہاں
ہمیشہ سماں دیکھئے اک نیا ؂ نہ گرمی سدا ہے نہ سردی سدا

خدا نے ہمیں دیں بڑی نعمتیں
ہمیں چاہیئے شکر اُس کا کریں

مسز ایم حی خاں جودھپور

جنّت کا پھول

جمیل باغ میں کھیل رہا تھا۔ شام کا وقت تھا سورج ڈوب رہا تھا۔ چاروں طرف پھول ہی پھول کھلے ہوئے تھے۔ جمیل جب کچھ دیر کھیل چکا تو ایک جھاڑ کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ سامنے والے بڑے برگد کے درخت پر بلبل گا رہی تھی اس کا گانا بغور سُننے لگا۔ یکایک اس کی نظر ایک بڑے آسمانی رنگ کے پھول پر پڑی۔ اُس نے دیکھا کہ اس پھول میں ایک ننھی مُنّی خوبصورت بچّی بہت خوبصورت لباس پہنے سر پر ننھا منا سا تاج پہنے آہستہ سے جھانک رہی ہے۔ جمیل اُس کی پیاری صورت دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ پھول کے نزدیک جا کر اور پنجوں پر کھڑا ہو کر جھانکنے لگا لیکن اس کو یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ پھول خالی تھا۔ یہ پھر واپس اپنی جگہ پر آگیا۔ لیکن نظر اُدھر ہی جمائے رکھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کو وہ بچی پھر جھانکتی نظر آئی جمیل نے اس خیال سے کہ کہیں نزدیک جاؤں تو پھر وہ غائب نہ ہو جائے وہیں سے بیٹھے ہوئے پوچھا "تم کون ہو؟ تمہارا نام کیا ہے؟"

لڑکی نے جواب دیا۔ "میرا نام جنّت کا پھول ہے۔"

"تم کہاں رہتی ہو؟" جمیل نے دریافت کیا۔

لڑکی بولی "میں جنّت آباد میں رہتی ہوں۔"

جمیل نے پوچھا "کیا وہ ہمارے ملک سے اچھا ہے؟"

لڑکی بے اختیار ہنسنے لگی اور بولی "ہمارا ملک اتنا اچھا ہے کہ کوئی ملک اُس کے برابر نہیں۔ یہاں تو بھوک پیاس، رنج غم سب ہی باتیں رہتی ہیں لیکن ہمارے ملک میں بھوک نہ پیاس رنج نہ غم فکر نہ پریشانی۔ خوف نہ اندیشہ۔

بس یوں سمجھو امن ہی امن ہے۔ہم دن رات
پھولوں میں رہتے ہیں اور حوریں ہمارے ساتھ
کھیلتی ہیں۔

"حور کس کو کہتے ہیں" جمیل نے دریافت کیا

لڑکی بولی "تمہیں حور نہیں معلوم؟ اتنے
بڑے ہوگئے"!

جمیل بولا "ہمارے ملک میں تو حور نہیں
ہوتے پھر مجھے کس طرح معلوم ہو کہ حور کیا
چیز ہے"۔

لڑکی بولی "اچھا یہ بات ہے تو سنو!
یہاں ہماری جنت میں بہت ساری عورتیں
ہیں جو سب کی سب نہایت ہی خوبصورت
بہت ہی پیاری شکل والی اور بے حد نیک
ہوتی ہیں۔یہ گناہوں سے بالکل پاک
ہوتی ہیں بس فرشتہ ہی سمجھ لو۔

"لیکن تم اکیلی رہتی ہوگی تو جی گھبراتا ہوگا"

"واہ ہم تو گھبرانا جانتے ہی نہیں اور میں
اکیلی کیوں رہنے لگی؟ میرے ساتھ اور
بہت سے لڑکے لڑکیاں چھوٹے بڑے
موجود ہیں۔اور خود میرا بھائی بھی میرے
ساتھ ہے"۔

"اور تمہاری امی جان اور ابا جان" جمیل
نے پوچھا۔

لڑکی خاموش ہوگئی اور بولی "نہیں میرے
ابا اماں یہاں نہیں۔بس اسی بات کی وجہ
سے رنجیدہ ہو جاتی ہوں۔حوریں کہتی ہیں
کہ میری اماں اور ابا دنیا میں رہتے ہیں"۔

جمیل نے ذرا خوف زدہ ہو کر کہا "تو
کسی بچے کے ماں باپ جنت میں نہیں"۔

لڑکی بولی "ہیں کیوں نہیں بہت سارے
بچوں کے ماں باپ بہن بھائی سب ہیں۔
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی بچے کے ماں
باپ دنیا سے ادھر آتے ہیں تو حوریں
اُن کو خبر کر دیتی ہیں کہ دنیا سے تمہارے
ماں باپ آ گئے ہیں لیکن دنیا میں برے
کام کرنے کی وجہ سے دوزخ میں پڑے
ہوئے ہیں یہ سنتے ہی بچے دوڑتے ہوئے
دوزخ کی طرف جاتے ہیں۔دوزخ کی
دہکتی ہوئی آگ اُن کے قدموں سے
ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔سب دوزخی بےتاب
ہو کر اُن کی طرف دوڑتے آتے ہیں اور یہ
بچے اپنی ماں یا باپ جو کوئی ہو اُن کا دامن

پکڑ کر کھینچتے ہوئے لاتے ہیں۔"

جمیل نے پوچھا "یہ بچے اپنے ماں باپ کو کس طرح پہچان سکتے ہیں۔ وہاں دوزخ میں بہت سے آدمی رہتے ہوں گے۔"

لڑکی بولی "یہ تو تم نے خوب دریافت کیا! سنو جو بڑے بچے ہوتے ہیں ان کے لئے تو پہچان لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ لیکن جو چھوٹے چھوٹے ہی ماں باپ کو چھوڑ کر جنت آباد میں چلے آتے ہیں اُن کی آسانی کے لئے خدا نے یہ کیا ہے کہ جس وقت یہ بچے دوزخ میں داخل ہوتے ہیں سوائے اُن کے ماں باپ کی آنکھوں کے سب دوزخیوں کی آنکھیں خود بخود بند ہو جاتی ہیں۔ اس سے بچے پہچان جاتے ہیں کہ اُن کے ماں باپ کون سے ہیں۔"

جمیل نے بڑے اشتیاق کے ساتھ پوچھا "جنت کیسی جگہ ہے۔"

"جنت تمہاری دنیا سے بہتر اور پیاری جگہ ہے۔ اس میں سب سے عالی شان ایک عمارت ہیرے جواہرات اور موتیوں کی بنی ہوئی ہے اس پر ہمیشہ نور برستا رہتا ہے اس کے دروازہ پر حوریں پہرہ دیتی رہتی ہیں اس کے باغ میں طرح طرح کے جھاڑ اور پھول ہیں۔ اکثر جھاڑوں کے ہیرے جواہرات کے پھول پتے ہیں اور اُن پر موتیوں اور یاقوت کے جھولے جا بجا پڑے ہوئے ہیں جس پر ہم سب بچے بیٹھ کر جھولتے اور خدا کی تعریف کے گیت گاتے رہتے ہیں۔ اس باغ میں دودھ کی ندیاں جا بجا ہیں۔ اچھا تو خیر دیکھو یہ بچے اپنے ماں باپ کو لئے ہوئے اس باغ میں داخل ہوتے ہیں اور اس بڑے عالی شان محل میں جاتے ہیں۔ ہم بچوں کو وہاں کسی بات کا خوف نہیں۔ اس بڑے شاندار محل میں تمہیں معلوم ہے کون رہتے ہیں؟" لڑکی نے دریافت کیا۔"

جمیل بولا "کوئی بادشاہ رہتا ہوگا۔ اور کیا۔"

لڑکی مسکرا کر بولی "وہاں ہمارے سردار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے ہیں اور ارد گرد نیک بندوں کی صفیں رہتی ہیں ہمارے حضرت

بچوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔ چنانچہ جوں ہی بچوں کو آتے دیکھتے ہیں آگے بڑھ کر بڑی محبت سے اُن کو گود میں اٹھا لیتے اور آنے کی وجہ دریافت فرماتے ہیں۔ ہم سب بچے بھی حضرت سے بڑی محبت رکھتے ہیں چنانچہ جلدی اُن سے لپٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک آپ خدا سے کہہ کر ہمارے ماں باپ کے گناہ نہ معاف فرمائیں گے اس وقت تک ہم آپ کی گود سے نہ اتریں گے۔ ہمارے حضرت مسکراتے ہیں اور پھر ان بچوں کے ماں باپ کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمارے حضرت کی دعا قبول کر لیتا ہے۔ جس وقت اُن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہیں جنت میں رہنے سہنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ ہم سب بچے جھک کر رسول پاک کے قدم چومتے ہیں۔ اب ان بچوں کے ماں باپ کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ حوریں اُن کو جنتی لباس سے آراستہ کرتی ہیں آب کوثر سے نہلاتی ہیں اور پاک شربت کے جام پلاتی ہیں تو جب کہیں یہ اس قابل ہوتے ہیں کہ ہمارے حضرت کی قدم بوسی کر سکیں۔"

جمیل بڑے غور سے لڑکی کی باتیں سُن رہا تھا اب جو اُس کی نظر اُس کے چہرے پر پڑی تو بولا "تم تو کہتی ہو جنت میں کوئی تکلیف نہیں پھر یہ تمہاری زبان پر چھالے کیسے؟"

لڑکی بولی "جب کبھی دنیا میں میری اماں مجھے یاد کرکے روتی ہیں اُن کے آنسوؤں کا گرم گرم کھولتا ہوا پانی یہاں میرے جسم پر گرنے لگتا ہے اور اس طرح چھالے پڑ جاتے ہیں۔ میں درد سے بے تاب ہو جاتی ہوں اور حوروں سے اس کا سبب پوچھتی ہوں تو وہ کہتی ہیں۔

تمہاری ماں خدا کی مصلحت کو بھول کر اور بے خبر بن کر جب روتی ہے تو اُس کے آنسو تم پر آگرتے ہیں۔ میں اُن سے اس کی دوا کرنے کو کہتی ہوں تو بڑی بے پرواہی کے ساتھ جواب دیتی ہیں اس کی دوا ہمارے پاس نہیں تمہاری ماں کے پاس ہے۔ وہ اگر خدا کی ذات پر

بھروسہ اور اس کی مرضی پر راضی و شاکر ہو کر صبر کرے گی تو ابھی ایک لمحے میں تمہارے آبلے اچھے ہو جائیں گے۔"

جمیل بولا "تو پھر تم اپنی ماں سے کیوں نہیں کہتیں کہ آپ مت روئیے مجھے تکلیف پہونچتی ہے۔"

لڑکی بڑے افسوس کے ساتھ بولی کیا خبر وہ کہاں رہتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ میری اماں کی گود میں جو مزہ تھا وہ جنت میں بھی نہیں۔ مجھے میری اماں کی گود جنت سے زیادہ پیاری تھی۔ یہ کہتے ہوئے اس کے آنسو بہنے لگے۔

جمیل کے بھی آنسو نکل پڑے اور وہ ہمدردی سے بولا "تم اپنی اماں کا پتہ بتاؤ تو شاید میں تمہاری مدد کرسکوں۔ کیا تمہارے بھائی بہن بھی ہیں۔ اُن سب کے کیا نام ہیں؟"

میری اماں کا نام تو امی جان ہے اور میرے چھوٹے بھائی کا نام جمیل اور بہن کا نام ثریا تھا۔"

جمیل بے اختیار خوشی سے چلا اٹھا

"آہا تم ہی میری چھوٹی ننھی منی بہن سعدیہ ہو۔ آؤ میں تمہیں گود میں اٹھا کر امی جان کے پاس لے جاؤں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے پھول کی ڈالی کو نیچے جھکا لیا۔ لڑکی نظر نہ آئی تو منہ پھول کے نزدیک لے جا کر جھانکنے لگا۔ ایسا معلوم ہوا کہ لڑکی دور سے بول رہی ہے "یہ آسمانی پھول کھلنے کا وقت ہے بہشتی کلیاں چٹک رہی ہیں۔ حوریں مجھے جنت میں ڈھونڈھ رہی ہیں۔ پیارے بھائی خدا حافظ میری اماں کو میرا آخری پیار۔" اس جملے کے ساتھ آواز بھی ختم ہو گئی جمیل نے بے قراری کے ساتھ پھول توڑ لیا اور فوراً اس کو چیر کر دیکھا لیکن سعدیہ کا پتہ نہ تھا۔

بیگم عبدالرحمٰن خاں بمبئی

اجمیر وغیرہ کا دلچسپ سفر

کوئی سال بھر کا عرصہ گذرا کہ میں اپنے
الد بزرگوار کے ہمراہ اپنے وطن ویلور سے
ضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (اجمیر شریف)
ا زیارت کے لئے روانہ ہوئی۔ ویلور سے
دراس ایکسپریس میں دو گھنٹہ کا اور پاسنجر میں
بار گھنٹوں کا راستہ ہے۔ سفرنامہ اجمیر کی
بتدا سے قبل خود میرے وطن ویلور کا مختصر
ال پڑھنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ ویلور احاطہ
دراس میں مسلمانوں کا قدیم چھوٹا سا شہر ہے
س کی آبادی تقریبًا ساٹھ ہزار ہے جس
ن مسلمانوں کی تعداد پندرہ ہزار ہے۔
ہاں مسلمانوں کے دو قدیم بڑے مدرسے
یں ایک مدرسہ لطیفہ اور دوسرا مدرسہ
اقیات الصالحات۔ ان دونوں مدرسوں
یں عربی۔ فارسی اور اردو کی تعلیم دی
اتی ہے۔ اور دور دور سے لوگ یہاں
علم حاصل کرنے کی غرض سے آتے ہیں خاص
کر جنوبی ہند یعنی ملیبار۔ سیلون۔ سنگاپور
ملایا۔ جزائر اور سماترا اور جاوا وغیرہ سے۔
ویلور میں ایک نہایت پختہ پتھر کا قلعہ بھی اگلے
وقتوں کی یادگار ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کو
ہندو بادشاہوں نے بنوایا تھا۔ اس کے
دیکھنے سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ اس
میں جابجا ہندو مورتیاں بنی ہوئی ہیں اور
اس قلعے کی وضع قطع بھی بالکل ہندوانی ہے
مورخین (تاریخ لکھنے والے) اس قلعہ کی عمر
تقریبًا ایک ہزار سال بتلاتے ہیں۔ پائداری
میں ہندوستان کے مضبوط ترین قلعوں
میں شمار کیا جاتا ہے۔ قلعہ کے اندر اسی
زمانہ کی یادگار ایک مندر بھی ہے۔ جو اتنا
بلند ہے کہ شہر کے دور دور مقامات سے
اس کا اوپر کا حصہ بخوبی نظر آتا ہے۔ اس
مندر کے سات درجے ہیں لیکن فی الحال
ان پر چڑھنے کی ممانعت ہے۔ یہ قلعہ ۱۷۶۵ء
سے انگریزوں کے ماتحت ہے۔ ٹیپو سلطان
شہید کی جس وقت انگریزوں کے ساتھ

جنگ ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت
اس قلعہ میں انگریزوں نے گولہ بارود رکھی
تھی اور قلعہ ہی میں انگریزی فوج کی رہائش
کا انتظام تھا اور شہر میں ہندوستانی فوج کا
اس قلعہ سے انگریزوں کو ملک کے فتح کرنے
میں بڑی مدد ملی۔ اس قلعہ میں ٹیپو سلطان
شہید کے خاندان کو ۱۷۹۹ء میں جبکہ انگریزوں
نے سرنگ پٹن لیا تھا اور ٹیپو سلطان شہید
ہوئے تھے انگریزوں نے نظر بند کیا تھا اور
۱۸۰۶ء میں جب یہاں کی ہندوستانی فوج
نے بغاوت کی تو انھیں کلکتہ ٹالی گنج روانہ کر
دیا گیا تھا۔ جہاں اُن کی اولاد اب بھی زندگی بسر
کر رہی ہے۔ اس قلعہ میں ایک چھوٹی سی
مسجد بھی ہے جو شاہ ٹیپو سلطان کے عہد
حکومت میں بنوائی گئی تھی لیکن اب بند
پڑی ہوئی شہید سلطان کا مرثیہ زبان حال
سے پڑھ رہی ہے۔ کوئی پچاس برس کا زمانہ
ہوا کہ قلعہ سے چھاؤنی اٹھا دی گئی اور اب
ان کی بجائے قلعہ میں ضلع کے عہدہ داران
مثلاً کلکٹر۔ ضلع کا جج۔ سب جج۔ منصف وغیرہ
کے دفاتر نیز پولیس ٹریننگ اسکول بھی ہے

خیر یہ تو اپنے وطن کا مختصر حال ہے اب
یہاں سے اجمیر شریف کا سفرنامہ شروع
ہوتا ہے۔ مدراس سے میں، میری بڑی
ممانی صاحبہ، اور میری ماموں زاد دو
بہنیں وغیرہ میرے والد صاحب کے ہمراہ
بمبئی روانہ ہوئے۔ مدراس سے بمبئی
۲۶ گھنٹوں کا سفر ہے۔ بمبئی کے قریب
علی الصباح مغربی گھاٹ جن کو کھنڈالا
گھاٹس کہتے ہیں نظر آئے۔ ان غاروں
کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ بڑے
بڑے پہاڑوں کو کاٹ کر یہ راستہ بنایا
گیا ہے۔ واقعی داد دئے بغیر رہا نہیں جاتا
ریل اوپر سے چلی جا رہی تھی اور آس پاس
غاروں میں اوس ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی
کہ کیا کہوں۔ بعض بعض دفعہ تو اوس کے
علاوہ کوئی چیز ہی نہ دکھائی دیتی تھی۔ نہ یہ
سمجھ میں آتا تھا کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔
کیونکہ بارش کے دن تھے اسلئے پہاڑوں میں
جگہ جگہ پانی تھا اور نیچے غاروں میں گرتا ہوا
بڑا اچھا معلوم ہوتا تھا۔ جب ہم بمبئی اسٹیشن پر
پہونچے تو میرے منجھلے ماموں صاحب اور

رے خالو صاحب اسٹیشن پر موجود تھے
ون صاحب کے مکان پر دو روز تک
را قیام رہا اور جس قدر ہم سے ہو سکا ہم نے
ی کی سیر کی ۔

یہاں سے ہم چاند رات کو اجمیر شریف
پنچے ۔ سوائے ضروریات کے سب وقت
را درگاہ میں گذرتا تھا ۔ جماعت کے
اتھ نمازیں بھی وہیں ادا کی جاتی تھیں ۔
اسا گر تارا گڈھ اور شیش محل بھی دیکھنے کا
فاق ہوا ۔ ۶ رجب کو بعد قل کے ہم
ن شام کی ریل سے آگرہ روانہ ہوئے
اں ہم نے تین دن قیام کیا ۔ تاج محل
ہ ۔ جامع مسجد ۔ احتشام الدولہ ۔ فتح پور
سیکری ۔ مقبرہ شہنشاہ اکبر ۔ جمنا ندی
پل وغیرہ وغیرہ دیکھے ۔ عمارتوں کی
ری گری تحریر سے باہر ہے ۔ اللہ
لہ کیا اسلامی شان و شکوہ ہے ۔ مغل
ہنشاہوں کی حکومت کا جلال اور دبدبہ
ب تک ان سے صاف عیاں ہے ۔

واپسی پر ہم نے ان سب پر حسرت
مری نگاہیں ڈالیں ۔ تیسرے دن
علی الصباح ہم سب دہلی روانہ ہوئے ۔
جہاں ہم نے پانچ دن قیام کیا ۔ چاندنی چوک
لال قلعہ ۔ جامع مسجد ۔ فتح پوری مسجد ۔
فرخ شاہ ۔ پرانا قلعہ ۔ ادکھلہ ۔ مقبرہ ہمایوں
بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت نظام الدینؒ
چراغ دہلی اور حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمۃ اللہ کے مزار متبرک کی
زیارت کی ۔ اس سے فارغ ہونے کے
بعد قطب مینار ۔ جنتر منتر ۔ صفدر جنگ ۔
نئی دہلی ۔ اسمبلی ہاؤس وغیرہ وغیرہ بھی
دیکھنے کا موقع ملا ۔ اپنی اسلامی عمارتوں
کے آگے آج کل کی نئی فیشن کی عمارتیں
ہمیں پسند نہ آئیں ۔ یہاں سے پانچویں
دن بمبئی واپس ہوئے ۔ دہلی اسٹیشن سے
جب ریل گاڑی باہر ہوئی تقریباً سب
عمارتیں جو ہم نے دیکھی تھیں دور اور نزدیک کے
فاصلے سے نظر آ رہی تھیں ۔ اسلامی عمارتوں
کو دیکھ کر بڑی دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ
کیسی کیسی شان والی عمارتیں یوں
بےکسی کی حالت میں پڑی ہیں ۔ جب ریل
تیزی کے ساتھ چلنے لگی تو ایک ایک

عمارت آنکھ سے اوجھل ہونے لگی۔ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ جیسے کوئی اپنے وطن سے ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتا ہو دوسرے دن دس بجے ہم ممبئی پہونچے۔اثنائے قیام میں ہم نے بمبئی کی پھر سیر کی۔مثلاً رانی باغ ۔ ہینگنگ گارڈن ۔ چوپاٹی جوہو وغیرہ وغیرہ

بمبئی میں چند دن قیام کرنے کے بعد پھر ہم اپنے وطن واپس ہوئے۔ لیکن اب بھی جب کبھی اس سیر کا خیال آتا ہے تو عجب لطف آتا ہے۔

شلیکہ ہاجرہ خانم
بنت حاجی محمد سرور خاں۔

مرے ننھے تارے!

مرے ننھے تارے مرے پاس آجا ❊ تو اپنی چمک آکے مجھ کو دکھا جا

اِدھر آ تجھے ہاتھ میں لے کے دیکھوں ❊ یہ کیا بات ہے جو چمکتا ہے تو یوں

تو ننھا سا جگنو ہے اللہ میاں کا ❊ تجھے اوڑھنی میں میں رکھوں اِدھر آ

چمکتے ہو ہنستے ہو تم اتنے اونچے ❊ مرا ہاتھ پہونچے وہاں کس طرح سے

زمیں پر ہوں میں اور تم آسماں پر ❊ بتاؤ تو پھر میں تمہیں پاؤں کیوں کر

چلا آ چلا آ مرے پیارے تارے
چراغوں سے اچھے کھلونے سے پیارے

مس حفیظ النساء بیگم
جوناگڈھ

بن ہاتھ کی لڑکی

ایک مدت گذری کسی زمانہ میں ایک پن چکی والے پر اس قدر مفلسی چھائی کہ اس کا سب مال بک گیا۔ یہاں تک کہ ایک کوڑی تک پاس نہ رہی بس صرف ایک خالی خولی پن چکی اور ایک سیب کا درخت باقی رہ گیا۔ جو اسی پن چکی کے پیچھے تھا۔ اس لئے لاچار اس غریب پن چکی والے کو اپنا آپا پالنے۔ اپنی بیوی اور ایک اکلوتی بچی محبوبہ کے لئے جنگل کی لکڑیاں کاٹ کر بسر اوقات کرنی پڑی۔

اتفاق کی بات ایک دن وہ دکھیا ٹھیک دوپہر کو لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا سر پر رکھے جنگل سے پھرا چلا آتا تھا پسینہ میں شور بور تھا۔ کمزوری کے مارے سانس سینے میں سماتا نہیں تھا۔ مگر وہ کسی نہ کسی طرح اسی حال سے اپنے گھر پہونچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے قریب سے آتا ہوا ایک لمبی ڈاڑھی والا بوڑھا آدمی لکڑی ٹیکتا ہوا مل گیا۔ جس نے جوانوں کی طرح مسکرا کر بلکہ قہقہے مار کر اس پن چکی والے سے یہ سوال کیا؟

پیر مرد:۔ اے شخص مجھے تجھے دیکھ کر تیری حماقت پر بہت ہی ترس آتا ہے۔ بھلا تو کیوں اتنی محنت و مشقت کرتا ہے۔ اگر تو مفلس ہے تو اس وقت تیری پن چکی کے پیچھے جو جنس کھڑی ہے اس جنس کو مجھے دیدینے کا وعدہ کر تو میں ابھی ابھی تیرے گھر کو خالص سونے سے بھر دیتا ہوں۔ بول بول کیا ارادے ہیں۔

یہ خبر سنتے ہی بھولے چکی والے کی لالچ نے آنکھیں بند کر دیں۔ اور اس نے یہ سمجھ کر کہ میری پن چکی کے پیچھے دھرا کیا ہے۔ لے دے کے وہی ایک درخت سیب کا کھڑا ہے۔ اگر یہ شخص لیتا ہے تو لے لے۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ فوراً وعدہ کر لیا۔ کہ اچھا بڑے میاں میں نے وہ چیز آپ کو دے دی۔

یہ سن کر اس بوڑھے شیطان نے جو ایک نہایت خبیث روح تھی پھر ایک زبردست قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔ اچھا پن چکی والے جا میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اگر تو بھی اپنے وعدہ میں سچا ہے تو آج سے تین سال کے بعد میں خود تیرے گھر آؤں گا اور اپنی وہ امانت ضرور لے جاؤں گا۔

یہ کہتا ہوا وہ شیطان تو اسی طرح مسکراتا ہوا ایک طرف جا کر غائب ہو گیا اور یہ غریب اس کی باتوں کو بھول بھال پھر اپنا بھاری بوجھ اپنے سر پر رکھ ہانپتا کانپتا سر سے پاؤں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کسی نہ کسی طرح اپنے گھر تک

پہونچا۔ اپنا بھاری بوجھ ایک طرف ٹیک کردہ ابھی اچھی طرح سانس بھی لینے نہ پایا تھا۔ کہ دیکھتا کیا ہے کہ اس کی وہی مغموم اور ردتی صورت بیوی ہنستی ہوئی بے اختیار اس کی طرف دوڑی چلی آتی ہے۔ جس نے آتے ہی اسے یوں مبارکباد دی "میاں میرے اچھے میاں۔ اس خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا۔ اب تم اس محنت اور مشقت سے آزاد ہوگئے"

چکی والا "وہ کیونکر۔ وہ کیوں کر بیوی۔"

بیوی "میاں یہ تو میں بھی نہیں جانتی کہ کیونکر۔ مگر ہاں یہ ایک راز سا ہے۔ تمہارے آنے سے تھوڑی ہی دیر پہلے ایکا ایکی کھن کھن چھنا چھن ہونی شروع ہوئی۔ اور تمام خالی صندوق اور برتن بھانڈے جگہ جگہ رکھے ہوئے اشرفیوں سے بھر گئے۔ آؤ تم بھی چل کر دیکھ لو۔ پھر برتن بھانڈے ہی نہیں۔ ہماری ساری کوٹھریاں تک دولت سے مالا مال ہیں میری خود سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اور پھر مزا یہ ہے کہ نا کوئی لانے والا میں نے آتا جاتا دیکھا نہ اوپر سے پھینکنے والا۔ یہ تو کوئی جادو ہے جادو۔

بس یہ سننا تھا کہ اس پن چکی والے کو وہ بوڑھا اور اس کا سارا واقعہ یاد آگیا اور وہ چلا اٹھا "ہاں ہاں بیوی میں سمجھا۔ اب میں سمجھا۔ ٹھیک۔ ٹھیک۔"

بیوی "مگر مجھ سے بھی تو کہو۔ کیا ٹھیک؟"

چکی والا "بیوی ابھی ابھی کا ذکر ہے۔ کہ جنگل سے نکلتے ہی مجھے ٹھیک دوپہر کو ایک بوڑھا۔ لمبی سی ڈاڑھی والا بوڑھا۔ لکڑی ٹیکے ایک طرف کھڑا دکھائی دیا۔ میں اس وقت یہی گٹھا سر پر رکھے ہانپتا کانپتا چلا آتا تھا۔ بس اس نے مجھے اس حال میں دیکھتے ہی کہا۔ کہ اے شخص تو کیوں اتنی محنت اور مشقت کرتا ہے۔ اگر اس وقت جو جنس تیری پن چکی کے پیچھے کھڑی ہے وہی جنس مجھے دے دے تو میں ابھی ابھی تیرے گھر کو سونے سے بھر دوں گا۔ بیوی! تم جانتی ہو پن چکی کے پیچھے سوائے اس اکیلے سیب کے درخت کے اور کیا تھا۔ بس میں نے اسی دم اقرار کر لیا۔ کہ اچھا منظور ہے مجھے منظور ہے۔ میں نے وہ جنس تم کو دے دی۔ اس پر وہ بوڑھا خوب قہقہہ مار کر ہنسا اور کہنے لگا۔ جا پن چکی والے۔ میں نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا تو اگر سچا ہے تو آج سے تین سال کے بعد میں خود تیرے گھر آؤں گا۔ اور اپنی امانت تجھ سے لے جاؤں گا۔

یہ سننا تھا کہ اس کی غریب بیوی یا تو نہال نہال تھی۔ یا وہ کھڑی کھڑی رونے پیٹنے لگی۔ اور اس نے بے اختیار چلا کر کہا۔

ارے میاں کمبخت! یہ تو نے کیا غضب کیا۔ وہ بوڑھا ضرور کوئی جادوگر یا شیطان

ہائے میاں! دوپہر کو تو میری معصوم بچی
یہ اس سیب کے درخت کے نیچے جھاڑ د
نے گئی تھی۔
اس واردات کا انکشاف ہوتے ہی وہ
وں بڈھے۔ بڑھیا تو یونہی سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔
اس معصوم لڑکی کی سنئے۔ وہ بچی نہایت خدا
یدہ نماز گذار اور بڑی اللہ والی لڑکی تھی۔
نی قبول صورت تھی کہ شہزادیاں بھی چراغ
کر ڈھونڈو تو ویسی نہ ملیں۔ ماں باپ کی
ت کے بعد جو وقت بھی اسے ملتا تھا۔ اللہ
کی عبادت اور ریاضت میں بسر کرتی تھی۔
مسلسل کئی دن گذرنے کے بعد بھی اس نے
ماں باپ کو اپنی طرف دیکھ دیکھ کر روتے
ے دیکھا۔ تو وہ فوراً سمجھ گئی کہ ضرور میری
بابت اُن کو کوئی شاید فکر ہے۔ آخر ایک دن
ماں کو جب اُس نے زار زار روتے دیکھا
ن وقت اس سے نہ رہا گیا۔ تو اسنے اپنی
ی پیاری باہیں ماں کے گلے میں ڈال کر کہا۔
ا جان! ضرور کوئی تازہ مصیبت آنے والی
۔ جو آپ دونوں مجھے دیکھ دیکھ کر روتے ہیں۔
کے لئے مجھے بتائیے کیا معاملہ ہے؟ پھر
کا دل تھا۔ اس نے ساری بیتا بھری
ن اس سے کہہ سنائی۔ جسے سن کر وہ نیک
لڑکی تھوڑی دیر تو گردن جھکائے سوچا
۔ لیکن پھر یکایک کسی خاص جذبہ سے متاثر
ہو کر کہنے لگی۔
ابھی اماں! اس میں رنج کرنے اور اپنی
جان ہلکان کر دینے کا کیا موقع ہے۔ اگر
میرے خدا کو یہی منظور رہے کہ میں کسی شیطان
جادوگر خبیث روح کی لونڈی بن کر رہوں تو
جو اس کی مرضی۔ ورنہ وہ ہزار جھک مارا کرے
میرا مالک مجھے بچا لے گا۔ میرا بال بھی بیکا نہ
ہوگا۔ آپ تو مجھے خدا پر چھوڑ دیں۔ جو ہونا تھا
وہ ہوچکا۔ اور جو ہونا ہوگا وہ ہو جائے گا۔
الغرض اسی دھڑکے اور پریشانی میں وہ تین
برس کٹ گئے۔ جو یکایک ایک صبح کو وہی
پیر مرد خبیث روح اپنی امانت لینے منہ اندھیرے
وہاں آموجود ہوا۔ مگر اس زمانہ میں محبوبہ کا یہ
معمول سا ہوگیا تھا کہ وہ پچھلی رات سے اٹھتی
غسل کرتی اور پاک صاف کپڑے پہن کر مصلے
پر بیٹھ جاتی اور ساتھ کے ساتھ اپنے گرد ایک
حصار بھی کھینچ لیتی تھی۔ آج بھی وہ اسی طرح
عبادت الٰہی میں مصروف تھی کہ وہ ظالم آن
پہونچا۔ بلکہ اسی حالت میں اُس نے دو تین
دفعہ اسے حصار سے باہر کھینچ لینے کے لئے
حملے بھی کئے۔ لیکن وہ حصار اس کی فرعونی
طاقت سے بہت بلند تھا۔ اس لئے اس
خبیث کے لڑکی تک جاتے ہوئے پر جلتے تھے
آخر وہ تنگ آگیا اور نہایت غیظ و غضب میں
بھرا ہوا اس کے باپ کے پاس جا کر کہنے لگا۔

"دیکھو جی۔ تم نے نہایت جھوٹا وعدہ کیا
کیا تھا۔ تم نے مجھے ہرگز نہیں بتایا تھا کہ وہ
بدذات لڑکی روحانی عملیات بھی جانتی ہے۔
جس کی وجہ سے میں بھی اس کے قریب نہیں
جاسکتا۔ اب تمہاری خیر اسی میں ہے کہ کل اس
گھر میں پانی کا ایک قطرہ بھی کہیں نہ رکھنا۔ کہ
وہ بدذات نہا دھو بھی نہ سکے۔ وضو تک بھی
نہ کر سکے۔"

یہ سن کر پن چکی والا۔ اس کا باپ۔ کیونکہ نہایت
کمزور دل کا آدمی تھا بلکہ وہ اس ملعون شیطان
کی صورت سے بھی ڈرتا تھا۔ اس لئے اس نے اس
حکم کے آگے گردن جھکا دی۔ اور دوسرے دن
پچھلی رات سے اٹھ کر گھر بھر کا سارا پانی بہا دیا۔
یہاں تک کہ جب غریب محبوبہ وضو کے لئے اٹھی
تو کسی برتن میں پانی کی ایک بوند بھی نہ پائی۔
لیکن خوش قسمتی سے ایک صاف برتن میں
کچھ پانی رہ گیا تھا جس پر بڑے میاں کی نظر
نہ پڑی تھی۔ محبوبہ نے جلدی جلدی اسی پانی
سے وضو کر لیا۔ اور مصلے پر بیٹھ کر اسی طرح
اپنے بچانے والے اپنے واحد و یکتا خدا کی
عبادت میں مصروف ہو گئی۔ آج بھی اپنے وقت
پر وہ خبیث اسی طرح گھبرایا ہوا آیا۔ اور آج
بھی لڑکی پر اس کا کوئی قابو نہ چلا۔ اب تو وہ
بہت ہی گھبرایا۔ اور اس نے صاف طور پر اس کے
باپ سے یہ لفظ بھی کہہ دئے۔ کہ دیکھو جی!
کل میں آخری مرتبہ تمہارے گھر پھر آؤں گا لیکن
کل میں کسی طرح بھی بغیر اپنی امانت لئے خالی
نہ جاؤں گا۔

پن چکی والا خاموش ہو رہا۔ اور تیسری
صبح کو اس نے کہیں نام کو بھی ایک قطرہ
پانی نہ چھوڑا۔ اب جو لڑکی نے اٹھ کر جا بجا
پانی ڈھونڈا تو اسے کہیں ایک بوند پانی کی
نہ مل سکی۔ آخر اپنی اس مجبوری پر وہ غریب
اس قدر روئی کہ اس نے اپنے پاک آنسوؤں
سے وضو کر لیا اور اسی طرح روتے ہوئے
اپنے گرد حصار کھینچ کر وہ یاد الٰہی میں معروف
تھی کہ وہ خبیث پھر اپنے وقت پر آیا۔ مگر
آج بھی لڑکی پر اس کا کچھ بس نہ چلا۔ تو
اس نے اس بڈھے باپ سے بگڑ کر
کہا ـــ

دیکھو او بڈھے تو نہایت بددیانت
آدمی ہے۔ اب صرف ایک کام باقی رہ
گیا ہے اور وہ یہ کہ یا تو اس بدبخت لڑکی
کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈال نہیں تو کل میں
خود تجھے اپنے ساتھ پکڑ لے جاؤں گا اور
جو بھی بد سے بدتر سلوک ہوگا وہ تیرے
لئے جائز سمجھوں گا۔ سنا تو نے۔ بس اتنا
کہہ کر وہ سنگ دل خبیث تو وہاں سے چلتا
بنا۔ مگر غریب باپ کو مارے خوف کے اس
رات نیند نہ آئی۔ آخر وہ ڈرتا ڈرتا اپنی

سوم بچی محبوبہ کے پاس پہونچا۔ اور اس سے
۔ اے میری بدنصیب بچی! تیری مصیبت اور
ری بدقسمتی اب حد سے زیادہ گذر گئی ہے آج
ں شیطان کا مجھے یہ قطعی حکم ہے کہ صبح سے
ہلے پہلے یا تو تیرے یہ دونوں نازک ہاتھ
ے خطا کاٹ ڈالوں یا میں خود تیرے بدلے
س کی قید میں چلا جاؤں۔ پھر جو سلوک بھی وہ
یرے ساتھ کرے۔

خود غرض بڈھے باپ کے یہ لفظ سنتے ہی
ڑکی نے بھری ہوئی شیرنی کی طرح یوں
واب دیا۔ کچھ پرواہ نہیں۔ ابا جان! اگر
ہ ملعون اس ظلم و ستم پر تیار ہے تو آپ
یہ حق ہے کہ اگر میری سو جانیں بھی ہوتیں
ریں آپ پر قربان کر دیتی۔ ابا جان آپ
یرے مالک ہیں میرا گوشت پوست
لکہ بال بال سب آپ کا مال ہے۔ بیشک آپ
یرے دونوں ہاتھ قلم کر دیں اور اس کی
رزد پوری کریں۔ میں راضی بہ رضائے الٰہی
ہوں۔ بسم اللہ کیجئے۔

آہ آہ۔ جب وہ صبح قریب آئی تو اس
ظالم باپ نے اپنی جان کے خوف سے اس
معصوم بچی کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے۔ جب
ہ غریب لڑکی زار زار روتی رہی۔ عین اسی
وقت وہ سنگ دل خبیث روح بھی آن کھڑا
ہوا۔ اور مسکرا کر کہنے لگا۔ اچھا ٹھیک تو نے
اپنا وعدہ اس طرح پورا کر دیا۔ اب یہ لڑکی
نکمی ہو گئی اس لئے میں نے بھی اسے چھوڑ دیا۔
یہ کہتا ہوا وہ ظالم تو اُدھر دفان ہوا اور اِدھر
دن چڑھتے ہی وہ ماں بیٹیاں زار و قطار
رو رو کر ایک دوسرے سے جدا ہوئیں۔ لڑکی
کے کہنے سے ماں نے اس کے وہ دونوں
کٹے ہوئے ہاتھ ایک چادر میں لپیٹ کر اس
کی کمر سے کس دئے۔ اور وہ مظلوم محبوبہ
روتی دھوتی ماں باپ کو آنکھوں کے اشارہ
سے سلام کر کے اس گھر سے نکل کھڑی ہوئی۔

ہر چند اس کا بے وقوف اور کمزور دل
باپ دور تک اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتا چلا گیا کہ
اے بیٹی! یہ جو کچھ ہوا میرے لالچ اور کمزوری
کا نتیجہ ہے۔ اب تو بظاہر ہر مصیبت کا خاتمہ
ہو گیا ہے۔ اب مجھے معاف کر تقدیر میں یہی
لکھا تھا۔ اب جس طرح بھی ہو خوش و ناخوش
ہمارے ساتھ گذارہ کر۔ لیکن اس خدا پر شاکر
بہادر لڑکی نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور
سیدھی جنگل کی طرف روانہ ہو گئی۔ آہ

آخر وہ عورت ذات بن ہاتھ کی لڑکی رستے
سے انجان پا پیادہ چلتے چلتے تھک گئی اور
اسے بھوک نے بے حد ستایا۔ ہاتھ اس کے
نہیں تھے جو وہ جنگل کی بناسپتی توڑ توڑ کر
پیٹ کی آگ بجھاتی۔ شام کے قریب اس کا
اور بھی برا حال ہو گیا۔ دور سے ایک باغ

شاہی نظر آیا جس میں سیب کے بہترین درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ قریب پہونچی تو باغ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن سارا باغ پانی سے لبریز تھا۔ اب اس میں یہ غریب جائے تو کیونکر جائے۔ یہ دیکھ کر بن ہاتھ کی لڑکی کو سخت مایوسی ہوئی اور وہ خدا کی درگاہ میں رو رو کر اس طرح التجا کرنے لگی۔

"اے بے دست و پا بندوں کے مالک! اے پالن ہارے۔ اے رزق کا وعدہ کرنے والے۔ ماں باپ سے ستر درجہ زیادہ چاہنے والے خدا!۔ اے رازق مطلق! تو میرے حال سے خوب واقف ہے۔ نہ مجھ میں اب بھوک کی سہار ہے۔ نہ قدم چلنے کے قابل۔ نہ میرے ہاتھ ہیں جو اس باغ کے سیب ہی توڑ کر بھوک کی آگ بجھاؤں۔ اب تجھی سے التجا ہے کہ مجھ غریب کی مدد کر"۔

چونکہ بےکس کی دعا، خدا قبول کرتا ہے۔ اس لئے اس خدا رسیدہ بچی کی دعا۔ فوراً قبول ہوئی۔ اور ایک آسمانی فرشتہ سفید برف جیسا لباس پہنے اس کے سامنے آگیا۔ اور لڑکی کو اشارہ کیا۔ میرے پیچھے پیچھے چلی آ۔ پس آگے آگے وہ اور پیچھے پیچھے دکھیا مجبوبہ۔ جہاں جہاں وہ باغ میں جاتا تھا وہاں کا پانی خود بخود خشک ہوتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں ایک سیب کے درخت کے نیچے جا پہونچے۔ بہت سے خوش نما سیب اس میں لدے ہوئے تھے۔ وہاں پہونچ کر آسمانی فرشتہ نے اپنے ہاتھ سے ایک لدی پھندی ڈالی کو جھکایا۔ اور بن ہاتھ کی لڑکی نے ایک پورا سیب اپنے منہ سے کتر کتر کر کھا لیا۔ جب اس کو تسکین ہو گئی تو وہ درخت سے پیچھے ہٹ گئی۔ فرشتہ پھر آگے آگے ہو لیا۔ اور لڑکی پیچھے پیچھے۔ اسی طرح دونوں باغ سے باہر چلے آئے۔ جہاں سے فرشتہ اپنے مقام پر چلا گیا اور لڑکی ایک جھاڑی میں چھپ کر وہیں رات بسر کرنے کو زمین ہی پر لیٹ گئی۔

خدا کی شان۔ وہ باغ ایک بڑے جلیل القدر بادشاہ کا تھا جس نے خاص اپنے لئے وہ قیمتی اور لاثانی سیب محفوظ کئے تھے۔ اُن میں سے ہر درخت کے سیب شمار کئے ہوئے تھے بلکہ ہر ایک میں باغ کے مالی نے نمبر بھی ڈال دئے تھے۔ حالانکہ اتنا بڑا واقعہ گذرا جس کو مالی اور چوکیداروں نے اپنی آنکھ سے دیکھا مگر وہ ڈر کے مارے ایک آواز بھی بلند نہ کر سکے کہ خدا جانے یہ کیا راز ہے؟ اس وقت خاموش ہی رہنا بہتر ہے۔ لیکن جب صبح کو ایک سیب کی رپورٹ خود بادشاہ کے حضور میں اس تفصیل کے ساتھ گذری۔ تو اُس نے خاص مالی اور چوکیداروں کو اپنے حضور میں طلب کر لیا۔ جہاں ایک زبان ہو کر سب نے اس طرح

کہا۔ کہ جہاں پناہ! کل رات کو آٹھ بجے کے قریب پہلے تو ایک فرشتہ نہایت سفید لباس پہنے ظاہر ہوا۔ اُس کے پیچھے پیچھے ایک روح سی تھی۔ جس کے دونوں ہاتھ ندارد تھے۔ باغ کا تمام پانی اس فرشتہ کے قدم رکھتے ہی خشک ہوگیا۔ اس طرح وہ دونوں ایک شاہی درخت کے نیچے جا پہونچے۔ خود فرشتۂ رحمت نے اپنے ہاتھ سے ایک ڈالی جھکا دی اور اُس بے ہاتھ کی روح نے آگے بڑھ کر نہایت شوق سے ایک سرکاری سیب اپنے دانتوں سے کُتر کُتر کر کھالیا۔ اور پھر پیچھے ہٹ گئی۔ اس طرح جب وہ سیر ہوگئی تو پھر وہ دونوں جدھر سے آئے تھے چپ چاپ واپس ہوگئے۔ اور ہم لوگ دیکھتی آنکھوں یہ سب کچھ دیکھ کر بھی مارے خوف کے اُن سے کچھ نہ کہہ سکے۔

بادشاہ کو یہ واقعہ سُن کر ظاہر ہے کہ بڑا تعجب ہونا تھا جو ہوا۔ بلکہ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو خدا کے حکم سے کسے عذر ہوسکتا ہے۔ لیکن آج ہم خود اس عجیب واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ دوسری رات بھی آگئی اور اندھیرا ہوتے ہی بادشاہ خود معہ وزیر سلطنت اور ایک عابد زاہد مرد باخدا کے اس باغ میں چلا آیا۔ اور وقت کا منتظر رہا۔ کچھ رات گذرتے ہی وہ بن ہاتھ کی لڑکی ایک جھاڑی میں سے برآمد ہوئی۔ وہ فرشتۂ رحمت بھی اُس کے آگے آگے تھا۔ اسی طرح آگے پیچھے وہ دونوں باغ میں داخل ہوئے اور پھر سیب کے ایک درخت کے نیچے آ ٹھیرے پھر اس فرشتۂ رحمت نے ایک ڈالی لڑکی کے آگے جھکا دی اور لڑکی نے اسی طرح ایک پختہ سیب اپنے دانتوں سے کُتر کُتر کر کھالیا۔ اور سیر ہوگئی۔

بادشاہ۔ وزیر۔ اور وہ عامل تینوں کے تینوں اس واقعہ کو نہایت حیرت سے دیکھتے رہے۔ لیکن جونہیں وہ بن ہاتھ کی لڑکی واپس چلی تو اس وقت بادشاہ کے حکم سے اس مرد عابد نے پکار کر یوں کہا۔

اے روح! اے بن ہاتھ کی روح! کیا تو آسمان سے اتری ہے یا زمین سے برآمد ہوئی ہے۔ کیا تو حقیقت میں کوئی روح ہے یا کوئی انسانی ہستی ہے؟ خدا کے واسطے بیان کر یہ کیا راز ہے؟

بس یہ سنتے ہی بن ہاتھ کی لڑکی نے نہایت آہستہ آہستہ اپنی مغموم آواز سے یوں جواب دیا۔

اے بندہ خدا۔ میں کوئی روح نہیں۔ بلکہ ایک غریب دُکھیا فلک زدہ بن ہاتھ کی کنواری لڑکی ہوں جس سے تمام زمانہ پھر گیا ہے۔ میرے سگے باپ نے ایک دشمن سے ڈر کر میرے یہ ہاتھ کاٹ ڈالے ہیں۔ بس اب

وہ خدا ہی میرا مددگار ہے۔ اور وہ ہی میرا محافظ اور نگہبان ہے۔

ٹھیک اسی وقت وہ رحم دل شہریار آگے بڑھ کر کہنے لگا:۔

اے مصیبت زدہ مخلوق! اے بے گناہ لڑکی۔ اگر تجھ سے دنیا پھر گئی ہے تو غم نہ کر۔ اسی خدا کے حکم سے میں تجھے اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ آ چل۔ میرے محلوں میں چل اور اپنی نورانی صورت سے میرے گھر کو روشن کر۔ بن ہاتھ کی لڑکی نے بادشاہ کی اس تجویز کو سن کر فرشتۂ رحمت کی طرف دیکھا۔ جس نے رضامندی کے طور پر اپنا سر ہلایا۔ اس طرح مطمئن ہو کر۔ وہ بن ہاتھ کی لڑکی اس نئے بادشاہ کے ساتھ ساتھ ہولی۔ چونکہ محبوبہ انتہا کی قبول صورت تھی اور نہایت ایماندار بھی۔ اس لئے وہ بادشاہ اُسے جان و دل سے پیار کرنے لگا اس نے چاندی کے دو خوبصورت ہاتھ بنوا کر اس کے دونوں طرف لگا دئے اور اس سے اپنی شادی کر لی۔

پورے دو سال اس بن ہاتھ کی لڑکی کو وہاں نہایت اطمینان سے گذرنے پائے تھے کہ یکایک اس بادشاہ کو اپنے ملک سے باہر جانے کا ایک سفر درپیش ہو گیا۔ بادشاہ نے اپنی بیگم کو اپنی مقدس ماں کی سپرد کر دیا۔ اور اس کی ہر قسم کی دلداری اور نگرانی کی تاکید کر کے وہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ بلکہ چلتے چلتے اُس نے اپنی ماں سے یہ سفارش بھی کی کہ میرے جانے کے بعد میری اس پیاری بیگم کے کوئی بچہ پیدا ہو تو آپ وقتاً فوقتاً ان دونوں کے حالات سے مجھے مطلع کرتی رہیں۔ یہ آپ کا مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ بادشاہ کے اس طرح یکایک سفر پر چلے جانے کے بعد اس دکھیا بن ہاتھ کی لڑکی کے ایک نہایت خوبصورت شہزادہ پیدا ہوا۔ لڑکی کی دادی ملکۂ عالم نے اس کی بہت کچھ خوشی منائی۔ ماں اور بچے کی شاہانہ نگہداشت کی اور اسی خوشی میں اس بادشاہ کی جائے قیام معلوم کر کے یہ مبارک باد بھی لکھی کہ اس اس طرح فلاں تاریخ فلاں وقت تمہارے جانے کے بعد تمہاری محبوبہ ملکہ کے بطن سے ایسا قبول صورت بچہ پیدا ہوا ہے۔ یہ خدا کا بڑا فضل ہے تمہیں میں اس بچے کے ننھے سے ہاتھ کا اس خط میں صندل سے ایک نشان بھی بھیجتی ہوں۔ خدا تمہیں مبارک کرے۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ بادشاہ کا یہ سفر اسی خبیث دشمن کا ایک حاسدانہ کرشمہ تھا جس نے اس غریب لڑکی کے دونوں ہاتھ کٹوا دئے تھے۔ اب جو یہ خبر اسے ملی کہ وہی بن ہاتھ کی لڑکی فلاں بادشاہ کے محل میں راج کر رہی ہے تو وہ آتش حسد سے جل کر کباب ہو گیا۔ (باقی باقی) آغا شاعر دہلوی

مرض سے لاپروائی

بعض بہنوں کی عادت ہے۔ کہ وہ مرض سے اس قدر لاپروائی برتتی ہیں کہ خدا کی پناہ اور معمولی مرضوں میں تو وہ بالکل توجہ ہی نہیں کرتیں۔ لیکن بہنوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح قطرہ قطرہ کر کے دریا بنتا ہے اسی طرح معمولی بیماریوں سے بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر شروع ہی سے چھوٹی چھوٹی بیماریوں کا خیال کیا جائے تو عموماً بڑی بڑی بیماریاں آنے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہیں۔

اگر ہم مرض سے لاپروائی اختیار کریں تو یہ امر لازمی ہے کہ وہ آئندہ چل کر بڑے بڑے مرضوں کا پیش خیمہ ہونگی اگر معمولی پھنسی بھی ہو تو بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ نہیں تو یہی پھنسیاں ٹوٹ جانے سے اور ناخن کا زہر لگ جانے سے اکثر بڑے بڑے امراض کا باعث ہو جاتی ہیں۔

زندگی اور موت خدا کے ہاتھ ہے لیکن احتیاط بھی تو آخر لازمی ہے بعض بہنیں سوئی کے چبھ جانے کو بھی زیادہ اہمیت نہیں دیتیں۔ حالانکہ ناخن کے زہر سے زیادہ خراب سوئی کا زہر ہے۔ اس لئے جس وقت سوئی چبھ جائے تو اسوقت ذراسا خون نکال کر ٹنچر آیوڈین لگا دی جائے۔ تو اس کا زہر سرایت نہیں کرنے پاتا ہے۔ المختصر اگر ہم معمولی امراض کا شروع ہی سے مناسب علاج کریں تو آئندہ چل کر یہ کبھی بھی ہماری تکلیف کا باعث نہ ہوں گے۔

مس صالحہ عبدالحکیم قادری۔ کلکتہ

احمد نگر کی موجودہ حالت

احمد نگر جس کا نام چاند بی بی نے ہمیشہ کے لئے مشہور کر دیا ہے ۔ اُس کی موجودہ حالت یہ ہے کہ فصیل کا کہیں نام و نشان نہیں چند دروازے آمد و رفت کے لئے کھڑے ہیں شہر قدیم نہایت خستہ حالت میں ہے ۔ بعض محلے نہایت گندے ہیں جتنی اچھی عمارتیں تھیں وہ یا تو شکستہ ہو گئیں یا غیروں کے قبضہ میں چلی گئیں ۔ مثلاً ایک مسجد میں تحصیل کا دفتر ہے ، چوک کی دو دیا مسجد میں کتب خانہ ہے جیل ہسپتال اور جج صاحب کی کچہری کی عمارتیں بھی سب قدیم شاہی زمانہ کی عمارتیں ہیں ۔

دریائے سینا اس کے کنارے بہتا ہے مگر ہمیشہ خشک اس لئے رہتا ہے کہ بند باندھ کر اس کا پانی روک لیا گیا ہے ۔ برسات میں بارش کا کچھ پانی آجاتا ہے ۔

یہاں کی جامع مسجد بڑی ہے ۔ مگر کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں ۔ اسی کے قریب ایک مقبرہ ہے ۔ یہاں کے لوگ اُسے "دو بوٹ چیرا" کہتے ہیں ۔ اس لئے کہ دو انگل کی اس میں ایک پتھر کی چیپ لگی ہوئی ہے ۔

شہر کا سب سے زیادہ رونق دار حصّہ "قلعہ" قلعہ کے اطراف کی فوجی چھاونیاں ۔ سبزی کے بڑے بڑے میدان اور گھوڑ دوڑ کے میدان ہیں ۔ برسات کے موسم میں یہاں عجب رونق ہوتی ہے ۔ یہ سب میدان سبزہ زار بنے رہتے ہیں ۔ یہاں کی دو مسجدیں قابل ذکر ہیں ۔ ایک کا نام دمڑی مسجد ہے اور دوسری کا ٹولی مسجد ۔ کہتے ہیں کہ جب یہاں قلعہ اور شاہی عمارتیں تیار ہو رہی تھیں اس وقت مزدوروں سے جو ہزاروں کی تعداد میں کام کرتے تھے ، دمڑی دمڑی اور ٹولی ٹولی اُن کی روزانہ کی مزدوری سے جمع کر کے یہ مسجدیں بنائی گئی ہیں ۔ حیدرآباد میں بھی ایک ٹولی مسجد قطب شاہیوں کے وقت کی ہے جو بہت خوبصورت ہے ۔

ا راللہ آئندہ اس کا حال لکھوں گی ۔
ری پیسہ کے چوتھائی حصہ کو اور ٹولی اٹھنیاں
ہ کو کہتے ہیں ۔ حیدر آباد کی ٹولی مسجد
ب قدر خوبصورت ہے اُس سے کہیں
یادہ احمد نگر کی یہ دمڑی مسجد خوبصورت ہے
ں لئے اس کا مختصر حال لکھتی ہوں ۔

یہ جس قدر مختصر ہے اسی قدر خوبصورت
ں ہے اور ہر کہ بہ قامت کہتر بہ قیمت بہتر
ں مثال پوری طرح اس پر چسپاں ہوتی
ہے ۔ یہ مسجد از سرتاپا پتھر کی ہے ۔ ایک ہی
دالان ہے جس کی سنگین چھت بالکل
سادہ بغیر ستون کے کھڑی ہے ۔ دالان
یں تین چشمے ہیں اور دونوں پہلوؤں
یں دو دو چشمے ۔ چاروں کونوں پر چار
منارہیں ۔

مسجد کی چھت کے اطراف آدھے
آدھے گز کی اونچی نقشی گوٹ ہے اور اُس پر
نہایت خوبصورت لانبے لانبے کنگرے ہیں
مسجد کا روکار نقش ونگار سے لپا ہوا ہے
روکار پر درمیان میں ایک خوبصورت
پتلی ہی سنگین کمان اتاری گئی ہے جس پر
مچھلی کانٹے کا نقش ہے اور جس کے
دونوں بازوں پر دو چھوٹے چھوٹے
منارے اس کمان کی دلفریبی کو دوچند
کرتے ہیں ۔

روکار کی طرح مسجد کے اندر کی
مغربی اور شمالی وجنوبی دیواریں بھی
بہترین نقش ونگار سے لپی ہوئی ہیں
مسجد کے پیچھے پتھر کے دو نہایت
خوبصورت پرنالے لگے ہوئے
ہیں ۔

روکار کو چھوڑ کر مسجد باہر سے
سادہ اور اندر سے پرکار ہے ۔
اس کے دیدہ زیب اور خوبصورت
بنانے میں انسان کے صناع اور
نقاش ہاتھوں نے اپنی بہترین قوت
صرف کی ہے اور اُس کو پتھر کی
ایک دلہن بنا کر کھڑا کر دیا ہے ۔ مسجد
کا طول تقریباً ۲۴ فٹ ۲ انچ اور
عرض ۱۶ فٹ دس انچ ہے ۔

نامعلوم

بنات کا جنوری نمبر نئی شان سے نکلے گا ۔ مینیجر

دلچسپ پہیلیاں بوجھیئے

لگ لگ کہوں تو نہ لگے ۔ مت مت کہوں تو لگ جائے ۔ — ہونٹ

ایک چڑیا جوڑے دار ۔ انڈے دیتی کئی ہزار — خشخاش

شکر کریں جب ہم کو آئے ۔ ہندو اس کو نحس بتائے ۔ — چھینک

شاکرہ

کالی ہے ۔ کالے بن میں رہتی ہے ۔ لال پانی پیتی ہے سفید انڈا دیتی ہے — جوں

پیلی ہے بین کی بتاتے نہیں ۔ کھانے کی چیز ہے ۔ پر کھاتے نہیں — اشرفی

راجہ بنسی مرے کوئی روتا نہیں پھولوں کیاری بچھے کوئی سوتا نہیں — سانپ ۔ چاندنی ۔

چینی پیالہ ٹوٹے کوئی جوڑتا نہیں ۔ — انڈا

پہلے میں آئی ۔ میرے پیچھے بھیا ۔ دانت نکوسے باوا آیا ۔ — ککڑی ۔ تربوز

برقعہ اوڑھے میاں ۔ — انار ۔ بھٹہ

ننھی سی جان گزبھر کی زبان ۔ — سوئی ۔

مستبشرہ بنت اعزاز حسین

ہاتھ میں لیجئے ۔ دیکھا کیجئے ۔ — آئینہ

بال نچے کپڑے پھٹے ۔ موتی لئے اُتار
یہ بپتا کیسی پڑی ننگی کر دی نار — بھٹہ

آگ دے وہ ہوئے روکھ ۔ پانی دے وہ جاوے سوکھ
رات سمے اک میوہ آیا ۔ پھولوں پاتوں سب کو بھایا ۔ — آتشبازی کا انار

والدہ محمد عبدالوالی

ایک پرلطف معمہ

بہنیں اس معمہ کا حل بتائیں کہ مندرجہ ذیل
...تقسیم کس طرح کی جائے۔
دو شخص سفر پر جا رہے تھے جن کے پاس
...من گھی برائے فروخت ہمراہ تھا۔ یہ آٹھ من
آٹھ من کے برتن میں بھرا تھا۔ اس کے علاوہ
...اور فالتو برتن ایک پانچ من دوسرا تین من کا
...کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں کسی بات پر دونوں
...جھگڑا ہوگیا۔ اور ایک نے اس میں سے
...آدھا حصہ مانگا یعنی ہر ایک کا چار من
...پڑا۔ اور وہ دونوں اس کو برابر آپس میں
...تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہاں ایسا کوئی پیمانہ
...تھا جس سے وہ برابر ایک ماشہ کا فرق کئے
...آپس میں نصف نصف بانٹ لیں سوائے
...دو فالتو پانچ اور تین من کے برتنوں کے۔
...بنات کی بہنیں بتائیں کہ وہ دونوں کس طرح
...آپس میں نصف نصف بانٹ سکتے ہیں؟
...پہلے آپ خوب سوچئے۔ اگر آپ اس معمہ کو
...[illegible] سکیں تو [illegible] ملاحظہ

فرمائیے جو یہ ہے:-
اس کو اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ پہلے تین
من کا برتن بھر کر گھی نکال لیا جائے اور یہ تین من
پانچ من کے خالی برتن میں ڈالا جائے۔ پھر تین من کے
برتن کو ایک دفعہ پھر بھرا جائے اور وہ بھی پانچ من کے
برتن میں ڈال دیا جائے۔ کیونکہ پانچ من کے برتن
میں پانچ من ہی آئے گا جب دوسری دفعہ ڈالا جائے
گا تو ایک من گھی تین من کے برتن میں بچ جائے گا
وہ یوں ہی رکھ کر پانچ من کا بھرا ہوا برتن آٹھ من کے
برتن میں انڈیلا جائے اور اس خالی کئے ہوئے
پانچ من کے برتن میں جو گھی تین من کے برتن میں
بچا ہوا ہے ڈالا جائے۔ اور آٹھ من کے برتن
سے اس خالی کئے ہوئے تین من کے برتن کو
بھر کر پانچ من والے برتن میں انڈیل دیا جائے
کیونکہ پانچ من کے برتن میں ایک من گھی پہلے
ڈالا جا چکا ہے اور تین من یہ انڈیلا جائے تو
پورا چار من پانچ من والے برتن میں اور چار من آٹھ
من والے برتن میں رہ جاتا ہے [illegible] انیسہ ابراہیم مدراس

ہنڈکلیا

کچوری خستہ

میدہ سفید پاؤ بھر۔ نمک حسب ذائقہ۔ گھی چھٹانک بھر۔ میدہ میں گھی ڈال کر کسی قدر سخت گوندھ لیں۔ پھر ماش کی دال پسی ہوئی ڈھائی چھٹانک لے کر اس میں سُرخ مرچ۔ انار دانہ۔ دھنیہ۔ الائچی۔ زیرہ۔ ہینگ۔ سب مصالحہ ملا کر اور دال میدہ میں بھر کر ٹکیاں بنا لیں۔ پھر کڑاہی میں گھی ڈال کر تل لیں۔

سعودہ خاتون

دال بھرے پراٹھے

دال چنا ایک پاؤ۔ گھی ایک پاؤ۔ دال دھو کر نمک حسب ذائقہ پانچ سُرخ مرچیں قدرے گرم مصالحہ ایک ادرک کا ننھا سا ٹکڑا نصف گرہ چھلی ہوئی مگر ثابت پیاز ڈال کر اور گلنے کے حق کا پانی ڈال کر پکنے دو۔ جب دال گل جائے (ٹوٹے نہیں) اور پانی خشک ہو جائے اتار لو اور باریک پیس لو۔ پیسنے وقت پانی نہ ڈالنا ورنہ پراٹھے بالکل خراب ہو جائیں گے۔ اب آٹا گوندھو اور نمک ڈالو پھر آٹے کے چھوٹے چھوٹے پیڑے بنا کر ایک پیڑے کی چنگیر بناؤ اور اس میں گھی لگاؤ۔ تھوڑی دال بچھاؤ ذرا سا گھی لگاؤ اور دوسری چنگیر اوپر رکھ کر بیل لو اور توے یا کڑاہی میں گھی ڈال کر سینک لو۔

حمیدہ بیگم یوسف جعفری

انڈے کا حلوا

انڈے دو۔ گھی ایک چھٹانک شکر ایک چھٹانک

پہلے انڈوں کو سفیدی سمیت خوب پھینٹ لیں اس کے بعد شکر گھی ملا کر پھر پھینٹیں اور الائچی باریک پیس کر اس میں ملا دیں۔ پھر دھیمی آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ کفگیر ملاتے رہیں۔ جب گھی چھوٹ جائے اور رنگ بادامی ہو جائے ۴

خبریں

پچھلے دنوں ہندوستان کی تین قابل ہستیاں اُٹھ گئیں۔

(۱) سر عبدالقیوم کا انتقال ۴ دسمبر کو پشاور کے قریب دل کی حرکت بند ہو جانے سے ہوا آپ سرحد کے سابق وزیر تھے اور اچھے رہنما اور سیاست داں تھے۔

(۲) سر جگدیش چندر بوس کا انتقال ۲۲ نومبر کو کلکتہ سے آگے ایک دیہات میں دل کی حرکت بند ہونے ہی سے ہوا۔ آپ بڑے زبردست سائنس داں تھے۔

(۳) حکیم محمد احمد خاں دہلی کے مشہور حکیم تھے اور مسیح الملک ثانی کہلاتے تھے۔ ان کے انتقال کی وجہ سرسام تھی۔ اُن کے اُٹھ جانے سے طبی دنیا کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔

مین پوری میں ایک فقیر کے مرنے پر پولیس کو اُس کے سامان میں سے بنک کی ایک پاس بک ملی جس میں اسی کے نام ایک ہزار روپیہ جمع تھے

حیدر آباد کی ٹکسال میں سے ۶۰ ہزار روپیہ کی چوری ہوگئی تھی لیکن خفیہ پولس نے ایک شخص کو گرفتار کر لیا جس کے پاس سے ۵۶۷۵۰ روپیہ نکل آئے۔

پچھلے چند مہینوں سے چین اور جاپان میں برابر جنگ جاری ہے۔ بہت سے ملکوں نے صلح کرانے کی کوشش بھی کی مگر صلح نہ ہو سکی جاپان برابر فتح حاصل کر رہا ہے۔ اُس نے چیپائی سوچاؤ شنگھائی وغیرہ فتح کرنے کے بعد اب چین کے دارالسلطنت نانکنگ کو بھی فتح کر لیا ہے چین کے وزیر جنگ مارشل کیائی شیک اپنی بیگم کے ساتھ طیارے میں بیٹھ کر کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہو گئے۔ جاپانی طیاروں نے ان کا تعاقب کیا مگر ناکام رہے جاپانی چینیوں پر بہت ظلم کر رہے ہیں جگہ جگہ بھاری بھاری بم پھینکے جا رہے ہیں جس سے خوبصورت عمارتیں اور انسانی زندگیاں تباہ اور برباد ہو رہی ہیں۔

جنوری کا بنات وی پی ہوگا

ذیل میں جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر درج ہیں ان کا چندہ دسمبر کے پرچے کے ساتھ ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ (صرف ایک روپیہ آٹھ آنے) بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اس طرح انھیں ۳ ر کی کفایت اور بہت سہولت ہوگی۔ اگر خدانہ کرے کسی بہن یا بھائی کو بنات کی آیندہ خریداری منظور نہ ہو تو مہربانی فرماکر ایک کارڈ لکھ کر انکاری اطلاع کردیجئے۔ ۱۶ جنوری تک جن کا منی آرڈر یا انکاری اطلاع نہ آئے گی اُن کو ایک روپے بارہ آنے کا وی پی ۲۰ جنوری کو بھیجا جائے گا اور وہ حسب معمول بنات کی ہمدرد سمجھی جائیں گی۔ یاد رکھئے جنوری سے بنات نئی شان سے نکلے گا۔ منیجر

۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۷-۱۸-۳۰-۳۵-۱۱۷-۱۱۹-۱۲۴-۱۴۴-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹

۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۵-۲۲۴-۲۲۶-۲۲۸-۲۳۰

۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۸-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۳-۲۴۵-۲۴۷-۲۵۰-۵۲

۲۵۴-۲۵۵-۲۵۸-۲۶۱-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۹-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳

۲۸۴-۲۸۷-۲۸۸-۳۲۰-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۶-۳۳۸-۳۴۲- سے

۳۴۵ تک ۳۴۸-۳۸۸-۴۱۱-۴۱۵-۴۲۰-۴۴۳-۴۹۸-۵۱۰ سے ۵۱۲ تک ۵۱۵-۵۱۷-۵۱۸-۵۲۰

۵۲۱-۵۲۳-۵۲۴-۵۴۲-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۶-۷۵۸-۷۶۰-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۵-۷۹۲-۷۹۳

۷۹۵-۷۹۹-۹۷۶-۱۱۴۳-۱۱۷۷-۱۱۷۹ سے ۱۱۸۱ تک ۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۹۱-۱۱۹۳-۱۱۹۵

۱۱۹۶-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۸-۱۲۱۱-۱۲۱۵-۱۲۲۳-۱۲۳۰-۱۲۳۲-۱۲۹۱-۱۲۹۴-۱۳۴۹-۰۰

۱۵۱۴-۱۵۱۹-۱۵۴۹-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۵۱-۱۶۶۸-۱۶۹۷ سے ۱۷۰۰ تک ۱۷۰۴-۱۷۰۶ سے ۱۷۰۸

۱۷۱۰-۱۷۱۱ سے ۱۷۲۹ تک ۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۴۰-۱۷۶۳-۱۷۸۱-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۹۵۰-۱۹۶۲-۱۹۶۸-۱۸

ملو

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری کی مشہور و مقبول تصانیف

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
یات صالحہ	یا صالحات۔ دلی کی ٹکسالی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول ایک نیک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر بہایت مقبول تصنیف	۱۲
سبح زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے۔ بیس دفعہ شائع ہو چکی ہے	۱۲
نام زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات۔ یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصور غم کا خطاب دلوایا تھا اٹھارہویں دفعہ چھپی ہے	عہ
ب زندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین کتاب کہی جاتی ہے دو حصہ میں ہر حصہ کی قیمت ۱۲ مکمل	۱عہ
وفان حیات	قبیح رسوم، شرکت، بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول قصہ بے انتہا دلچسپ واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جاتی ہے	۱۰
وہر قدامت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی جن میں ایک دور قدیم کی پرستار ہے اور ایک دور جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتلائے گی کہ عالم نسواں کیا تھا کیا ہو گیا اور کیا ہو جائے گا	۱۲
نازل السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے مکمل	۱عہ
حہ زندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصور غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف قصہ دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے آٹھ دفعہ چھپ چکا ہے	۱۲
نو شیطانی	امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز ہیں بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر نہایت دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو	۱۳
نارو نے کا عجائب خانہ	ایک شیطان کی مغفرت کیلئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے واقعات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	۸
بیلہ میں میلہ	یا غدر کی ماری شہزادیاں لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اجڑی ہوئی دلی کا آخری سماں	۱۲
ستونتی	اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں	۷
[illegible]	محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے اور ترکہ پدری کی حقدار نہیں باپ اور بھائی کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے	۸
نیر عصمت	خلع اور ارتداد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کئی جگہ نہایت درد انگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز	۵
نت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	۸
سراب مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج	۸
گوشی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔	۶
ساز سعید	اس فسانہ میں جس قابلیت سے حضرت علامہ مغفور نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے وہ بے انتہا سبق آموز ہے	۸
لائی نغمی	ایک نہایت ہی مزیدار پر لطف مزاحیہ کہانی جسکے ہر ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے بی نغمی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں	۶
نازل ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے	۴
بچہ کا کرتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں	۴
بڈیا کی سرگذشت	فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی۔ مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو	۴
اسرار عالم	ایک افسانے میں چار افسانے، حیات انسانی پر پرندوں کی بحث، چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ	۴

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
جوہر عصمت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ۔ جنوں کی دلہن، اگلی عیدیں، بیگناہ کا قتل، عدل جہانگیری، بلبل کی شہادت وغیرہ ۱۲ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ ضیا دیتی	۱۲
سیلاب اشک	پرستار محبت۔ بلوچن کے تین رنگ، طلاق کا سفید بال، حج اکبر، عدل گلبدن بے قصور بچی، ثریا کا تخیل، درد انگیز یا تصویر افسانے	عہ
طوفان اشک	رواج کی ہوکھٹ پر مظلوم عورتوں کا قربانیاں۔ دل ہلا دینے والے مار افسانوں کا مجموعہ نہایت درد انگیز اور عبرتناک	۶

کتاب	مختصر کیفیت	
شو	ایک نہایت ہی پرلطف افسانہ جسے پڑھکر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے۔اس کے ساتھ ۳ اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی	۱۰/
نی زندگی	۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں بیوی، بیٹی، بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہجائے	۸/
ستہ عید	اگرچہ عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے مگر اثر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔	۸/
ادنفس	حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ ہے جنھیں پڑھکر دل دردمند تڑپ اٹھتے ہیں۔چھٹی مرتبہ چھپا ہے	۱۰/
آزنفس	اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا	۴/

تاریخ، سیرت ادب وانشا

بکالال	اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جاسکے۔اس میں علامہ مغفور کا بہترین انشا ہے	۶/
ہ کالال	اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں نثر میں مصور غم نے جو مرثئے لکھدیئے صدیوں انکا جواب نکلیگا	۱۲/
ہرا	اردو زبان میں جگر گوشہ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانحعمری، آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔نو دفعہ چھپی ہے	۶/
ع خاتون	مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوانمرگی پر قدردان خسر کے خون کے آنسو۔یہ کتاب بتائے گی کہ بہو کسے کہتے ہیں۔	۵/
حزین	ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں علامہ مغفور نے شاعری کی تھی۔طرز تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے	۸/
ع ظفر	یا نوبت پنجروزہ بہادر شاہ دہلی کے آخری پانچ جشن اسی سال پہلے کی دلی کی جھلک قلعہ کی بہاریں شاہی جھمگھٹے میلوں ٹھیلوں کے رنگ	۸/
کادم وامین	شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور پھر مصور غم کے قلم سے!	۴/

تاریخی ناول

جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کرسکتی ہیں مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

نا شام	امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک انطاکیہ بیت المقدس غزہ کی لڑائیاں ان میں مسلمان کس طرح لڑے تھے کہ دشمنوں کو دانت کھٹے کر دیئے	۸/
س کربلا	کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم دردانگیز نہیں اس پر مصور غم کے قلم نے قیامت ڈھائی ہے بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے	۸/
رب خداوند	شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی صلیب و ہلال کے معرکے اسلام و عیسائیت کی جنگ	۱۲/
کمال	ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفےٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ	۶/
ید مغرب	طرابلس مراکش مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا اثر	۶/
بشہوار	ایران ماژندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔مندرجہ بالا ولاویز ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلکش افسانہ ہے	۸/
نظر طرابلس	تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی	۵/
رد ائے نقد	یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل	۵/
منشاہ کا فیصلہ	عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ۔ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھہرتا ہے	۴/

ملنے کا پتہ۔ دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے ۲۱ جدید مجموعے

احکام النسواں عورتوں کے متعلق احکام قرآن مجید اور ان کی تفسیر خواتین ہند کے محسن اعظم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے کئی سال تک رسالہ بنات میں یہ تفسیر لکھی تھی اور پہلے ہی پرچہ میں تحریر فرمایا تھا کہ یہ تفسیر ان تمام تفسیروں سے جو اس وقت ہمارے ہاں موجود ہیں بالکل علیحدہ عام فہم اور صاف ستھری زبان میں واضح طور پر ہوگی۔ تاکہ مسلمان عورتوں کے واسطے ان کی ایک علیحدہ تفسیر ہو جائے اور ان کو مسائل کے دریافت کرنے میں جو دقت اس وقت محسوس ہو رہی ہے وہ رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ تفسیر کو مکمل فرما دیتے۔ تاہم تمام احکام جمع کر لیئے گئے ہیں کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہئے اس کی پوری قدر و قیمت مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہے **قیمت** ایک روپیہ (عہ)

محسن حقیقی مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات مصنف آمنہ کے لال کے قلم سے اور اس قدر موثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں مجالس میلاد کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی کتاب میں ہیں قیمت ۶ر

دعائیں حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف ہم اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر نہ دعا مانگنی جانتے ہیں نہ سمجھتے ہیں مصور غم نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں لکھی تھیں جو اسقدر سوز و گداز اور زود اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں سرور کائنات اور آپ کے عزیزوں کی بھی ہیں باعتبار ادب دعاؤں کی کوئی کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی **قیمت** صرف آٹھ آنہ (۸ر)

قرآنی قصے اُن نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیری نے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے عورتوں کے لئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب نہایت بلند ہے **قیمت** صرف ایک روپیہ (عہ)

گدڑی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ، ہنرمند، کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق ہی مفید مشورے دلنشین پیرایہ میں یہ کتاب زنانہ لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے یہی ہیں وہ مضامین جنھوں نے دو سو پچاس نہیں ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور وہ کامیاب گھروالی بنکر خوشگوار زندگی گذارنے لگیں **قیمت** ایک روپیہ چار آنہ

چمنستانِ مغرب خانہ داری، تاریخ، معاشرت، ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلک رہا ہے جنھیں پڑھکر ترجمے کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکا ہوتا ہے مشرق کے بے مثل ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرقی بیبیاں دلچسپیوں کا لطف اُٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور ازدواجی زندگی میں تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکیں **قیمت** ایک روپیہ

دلی کی آخری بہار ۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اُٹھاتے میلے ٹھیلے کس طرح منائے جاتے تھے اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی دردانگیز کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگرخراش نقشے ہیں جنہیں علامہ مغفور نے انشاپردازی ہی کا کمال نہیں دکھایا۔ قلعہ معلی کی کوثر سے دُھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی بلکہ فسانہ شب سنا کر درد مند دلوں کو تڑپا دیا

مسلی ہوئی پتیاں دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط۔ انشاء کی معمولی کتاب نہیں حیات انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھکر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجیے۔ ایک دریائے لطافت ہے کہ بہ رہا ہے ایک معلمہ بے نظیر ہے کہ خواتین ہی نہیں مردوں کو بھی درس دے رہی ہے ایک نشتر ہے کہ کلیجہ میں گھس رہا ہے لکھنے کے ڈھنگ پڑھنے کے رنگ رونے جیسے کا طرز سب ہی کچھ اس میں موجود ہے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو ۱۸۹۳ء کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے قیمت [illegible]

داستانِ پارینہ مصور غم مرحوم جامع حیثیات مصنف تھے ان کی مورخانہ حیثیت کے آگے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی پڑی اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھیے اور دیکھیے کہ تاریخ میں افسانہ سے بڑھکر کر دینا علامہ راشد الخیری جیسے بے مثل انشاپرداز مورخ کا کام تھا واقعات سب تاریخی ہیں۔ مگر پیرایہ بیان کی دلکشی بار بار ان کے مطالعہ پر مجبور کرتی ہے مسلم بیگمات اور حکمرانوں پر غیر مسلم متعصب مورخوں نے جو ناروا حملے کئے ہیں ان کے اس قدر مدلل اور شگفتہ جوابات بھی ہیں کہ بے اختیار مصور غم کی مورخانہ قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اکثی تصویریں بھی ہیں۔ قیمت بارہ آنے۔

عروس مشرق یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثرات ... مصور غم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مخصوص طرز میں جو مضامین تحریر فرمائے ... خواتین کی جو عزت و خدمت رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ ...

بزم رفتگان اردو ادب کے عرفانی شہ پارے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال شعرا کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں حضرت علامہ مغفور کا یوں تو ہر مضمون ... فرمایا ایک جلد لا جواب اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ بالتصویر۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

نالۂ زار خواتین ہند کے محسن اعظم کے درد انگیز مضامین جنہیں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ وہ معرکۃ الآرا مضامین جو زمانہ تحریر میں عرفانی درجہ رکھتے ہیں نالۂ زار میں عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگ دل سے سنگ دل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت (۱۲/)

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں۔ اپنے والدین کو نعمت جانیں اور کنوارپنے کی قدر کریں۔ قیمت (۴/)

بلبل نمبر ۱ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر طبقۂ نسواں کے سب سے بڑے ناصح نے تہائی صدی تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے یہ انتہا قیمتی مجموعہ خشک سے خشک موضوع کو نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان فرمانے کی مصور غم خداداد قابلیت رکھتے تھے کسی مضمون کی چند سطریں پڑھنے کے بعد بہت ہی مشکل ہے کہ مضمون ختم نہ کیا جائے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ قیمت دس آنے۔

سیاحت ہند ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے جو حالات عصمت و بنات میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ دردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت و تمدن سے واقفیت ہوتی ہے اور علامہ مرحوم کی طبیعت عادات و خصائل کا پتہ چلتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

یادگارِ تمدن تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ہے طرز بیان اس قدر دلآویز اور موثر ہے کہ ایک ایک سطر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے علامہ مغفور کی بے مثل انشا پردازی کا کرشمہ ہے قیمت ۸/

افسانوں کے جدید مجموعے

گردابِ حیات حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے انہی ۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی قیمت ...

بساطِ حیات چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں۔ یہ جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں نہیں قصہ کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں قیمت ...

حور اور انسان اب سے ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت موثر اور درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس مجموعے میں چار پانچ افسانے تو وہ ہیں تین چار عصمت کے زرین دور اول کے ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں۔ حور اور انسان۔ پریوں کی محفل۔ ضمیرہ۔ شرع کا خون۔ انتہائے حمیت۔ ایک روح کی سرگذشت۔ سوکن کی نصیحت ہر افسانہ سبق آموز اور موثر ہے۔ قیمت صرف (۱۲/)

نشیب و فراز آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے ہر افسانہ صرف حد درجہ دلچسپ ہے بلکہ نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت ۸/

دادا لال بجھکڑ کی پانچ نہایت ہی پرلطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ ولایتی ممی اور نانی عشو کے سلسلے کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصور غم ظرافت نگاری میں انتہائی کمال رکھتے تھے قیمت ...

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

[illegible] کا اٹھارواں ایڈیشن

اس کتاب سے [illegible] گذشتہ اٹھارہ سال میں اردو کی کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ اٹھارہ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شام زندگی کو انھیں پڑھواتے ہیں اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنھیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شام زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے شام زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہو کر انسان گزرتا ہے نظرانداز نہیں کیا گیا۔ پھر پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھکر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو تیار ہیں اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصور غم کا خطاب دیا تھا ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمالیجئے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں تمہارے دل دکھ کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی اور صرف شام زندگی ہے۔

شام زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھادی۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کردی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا جو شخص شام زندگی سے محروم رہے اور شام زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے ورنہ شام زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔

ضخامت ۸ جزسے اوپر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبح زندگی

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے شام زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوار پتہ بھی دیکھ تو اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں صبح زندگی لڑکیوں کی اتالیق بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے قصہ اس قدر دلچسپ کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے زبان اتنی شیریں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہے صبح زندگی میں درد بیان، کیفیت زندگی اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے بیسیوں مرتبہ چھپ چکی ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔

شب زندگی

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے شام زندگی میں اسے آخری منزل تک پہنچایا ہے شب زندگی میں موت کے بعد کے حالات پڑھو جن سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جن میں ایک دوزخ میں بھی خوش اور دوسری جنت میں بھی مقید ہے نسیمہ کی بہو نسیم دلہن کی جگرخراش داستان اور اس کی سوکن نسترن کے مفصل بیان سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر کچھ اثر نہ ہو۔

صبح زندگی اور شام زندگی جیسی موثر اور درد انگیز کتابوں کے بعد شب زندگی جو ستم نہ ڈھائے کم ہے شب زندگی خود پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کرکے انہیں اس جیسا بناؤ تاکہ وہ کامیاب زندگی گذاریں دنیا کے ساتھ دین بھی حاصل کریں یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھائیں اس کے چودہ ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخامت ۸ جز۔ ولایتی چکنا کاغذ قیمت ایک روپیہ

شب زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خداترس اور نیک بی بی بنجاتی ہے اور اسکے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں کتاب کی ہیروئن فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہجائیں گے اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ کم سے کم اردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے یہ وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ مرحوم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونمائی میں دی تھی۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ اس کے بھی گیارہ ایڈیشن نکل چکے ہیں قیمت ایک روپیہ شب زندگی مکمل دونوں حصے عہ دو روپے۔

درسِ مشرق یورپ کی اندھادھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے گذشتہ چوتھائی صدی میں حضرت مصورِ غم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مخصوص طرز میں جو مضامین میں تحریر فرماتے تھے ان کا مجموعہ ان مضامین میں ان مشرقی بیبیوں کو جو مغرب زدہ مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے قیمت (۱۰/)

بزمِ رفتگان اردو ادب کے عرفانی شہکار مرثیے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال شعرا و ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو معدنِ ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں حضرت علامہ مغفور کا یوں تو ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے مگر بزمِ رفتگان کا ایک ایک لفظ ایک جداگانہ اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ بالتصویر۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

نالۂ زار خواتینِ ہند کے محسنِ اعظم کے درد انگیز مضامین جنمیں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ وہ حرکتہ الآرا مضامین ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں نالۂ زار میں عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگ دل سے سنگ دل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت (۱۲/)

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں۔ اپنے والدین کو ...ت جانیں اور کنوار پتے کی قدر کریں۔ قیمت (۴/)

بلبلِ نمبر ۱ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر طبقۂ نسواں کے سب سے بڑے ناصح نے تہائی صدی تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے اُن کا بے انتہا قیمتی مجموعہ خشک سے خشک موضوع کو نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان فرمانے کی مصورِ غم خداداد قابلیت رکھتے تھے کسی مضمون کی چند سطریں پڑھنے کے بعد بہت ہی مشکل ہے کہ مضمون ختم نہ کیا جائے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ قیمت دس آنے۔

سیاحتِ ہند ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے جو حالات عصمت و بنات میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ ...ردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس سے مختلف صوبوں کی معاشرت تمدن سے واقفیت ہوتی ہے اور علامہ مرحوم کی طبیعت عادات و خصائل کا بھی پتہ چلتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

یادگارِ تمدن تمدن حقوقِ نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ہے طرزِ بیان اس قدر دلآویز اور موثر ہے کہ ایک ایک سطر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے علامہ مغفور کی بے مثل انشا پردازی کا کرشمہ ہے قیمت ۶/

افسانوں کے جدید مجموعے

گردابِ حیات حضرت مصورِ غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے انہیں ۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنوار گئی قیمت ...

بساطِ حیات چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیاتِ انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں۔ یہ جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں نہیں قصہ کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاحِ معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں قیمت ...

حور اور انسان اب سے ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوقِ نسواں کی حمایت میں چند نہایت موثر اور درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس مجموعے میں چار پانچ افسانے تو وہ ہیں اور تین چار عصمت کے زرین دورِ اول کے ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں۔ حور اور انسان۔ پریوں کی محفل۔ ضمیرہ۔ شرع کا خون۔ انتہائے حمیت ایک روح کی سرگذشت سوکن کی نصیحت ہر افسانہ سبق آموز اور موثر ہے۔ قیمت صرف (۱۲/)

نشیب و فراز آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے ہر افسانہ صرف حد درجہ دلچسپ ہے بلکہ نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ قیمت ۴/

دادا لال بجھکڑ کے پانچ نہایت ہی پُرلطف مزاحیہ قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ ولائتی نمی اور نانی عشو کے سلسلہ کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصورِ غم ظرافت نگاری میں انتہائی کمال رکھتے تھے قیمت ۸/

محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

شامِ زندگی کا اٹھارواں ایڈیشن

اس کتاب سے زیادہ گذشتہ اٹھارہ سال میں اردو کی کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ اٹھارہ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شامِ زندگی کو انھیں پڑھواتے ہیں اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شامِ زندگی کو پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنھیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شامِ زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے شامِ زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس کی شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہر انسان گزرتا ہے نظر انداز نہیں کیا گیا۔ پھر پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھکر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو تیار ہیں اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصورِ غم کا خطاب دیا تھا ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے غرض شامِ زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمائیے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں تمہارے دل دکھ کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شامِ زندگی اور صرف شامِ زندگی ہے۔

شامِ زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھا دی۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا جو شخص شامِ زندگی سے محروم رہے اور شامِ زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے ورنہ شامِ زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔

ضخامت ۸ جزو سے اوپر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبحِ زندگی

یہ شامِ زندگی کا پہلا حصہ ہے شامِ زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لو اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنا چاہیے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنانے میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں صبحِ زندگی لڑکیوں کی لائق بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے اس قدر دلچسپ کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے زبان اتنی شیریں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہے صبحِ زندگی میں درد بیان، کیفیت اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے بیس مرتبہ چھپ چکی ہے

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔

شبِ زندگی

صبحِ زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے شامِ زندگی میں اسے آخری منزل تک پہنچایا ہے شبِ زندگی میں موت کے بعد کے حالات پڑھو جن سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جن میں ایک دوزخ میں بھی خوش اور دوسری جنت میں بھی مقید ہے نسیمہ کی بہو نسیم دلہن کی جگر خراش داستان اور اس کی سوکن نشترن کے مفصل بیان سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر کچھ اثر ہو۔

صبحِ زندگی اور شامِ زندگی جیسی موثر اور درد انگیز کتابوں کے بعد شبِ زندگی جو تم نہ دیکھا تو کم ہے شبِ زندگی خود پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کرکے انہیں اس جیسا بناؤ تاکہ وہ کامیاب زندگی گذاریں دنیا کے ساتھ دین بھی حاصل کریں یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھائیں اس کے چودہ ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخامت ۸ جزو۔ ولایتی چکنا کاغذ قیمت ایک روپیہ

شبِ زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق ونیم دلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بنجاتی ہے اور اسکے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں کتاب کی ہیروئن فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ کم سے کم اردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے یہی وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ محترم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونمائی

عصمت بک ڈپو کی چند مشہور و مقبول کتابیں

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
زچہ خانہ	ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اس قدر مکمل و مفصل اور مدلل اور اس قدر کارآمد اور مفید اور عام فہم کتاب شائع نہیں ہوئی کپتان ڈاکٹر نصیر الدین احمد میڈیکل افسر کا غیر فانی کارنامہ ہے حاملہ اور زچہ دونوں حصوں پر زر کثیر صرف کر کے تصویریں دی گئی ہیں۔	۱۸
صنعت و حرفت	سینکڑوں قسم کی چیزیں گھر پر تیار کر کے مالی پریشانیاں دور کرنے کے بیش بہا صحیح نسخے۔ مسز رحیم چیف کیمسٹ کی اہلیہ محترمہ نے تجربہ کے بعد لکھی ہیں	عہ
مشرقی و مغربی کھانے	عصمتی دستر خوان کا دوسرا حصہ مغربی اور ایشیائی کھانوں کی صحیح ترکیبیں جو تجربے کے بعد لکھی گئی ہیں۔ سو صفوں کے نہایت کارآمد مضامین ہیں سے مرتبہ	عہ
سنگھار خانہ	خوبصورتی اور تندرستی کی قابل قدر کتاب جسم کے ہر حصہ کو خوشنما بنانے جوانی قایم رکھنے کی ہدایتیں سنگھاری اشیاء کے استعمال کے صحیح طریقے اور روز نشیں	عہ
خانہ داری کے تجربات	ذاتی تجربوں کی بنا پر خانہ داری کے متعلق بے بہا مضامین جو نامور مضمون نگار محترمہ ر۔ ایلقبیس بیگم نے لکھے ہیں بہو بیٹیاں مطالعہ کریں تو سگھڑ بن جائیں	۱۲
مفید نسواں	خانہ داری کے تجربوں کا دوسرا حصہ۔ تندرستی، تیمارداری کے متعلق ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت مفید اور کارآمد مضامین۔	۸
تندرستی ہزار نعمت	عصمت کی مشہور نامہ نگار محترمہ زہرہ فیضی کے یورپ امریکہ کے تجربات صحت قایم رکھنے کے متعلق قیمتی مشورے، تندرستی کے اصول۔	۴
بچوں کی تربیت	سائنس اور حفظان صحت کے اصولوں پر بچوں کی پرورش، اور اخلاق و مذہب کے اصولوں پر ان کی تربیت کس طرح کی جائے اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب	۱۰
خواتین اندلس	مسلمانوں کے زمانہ کے اسپین میں بڑی بڑی شاعرہ ادیب مصورہ بذلہ سنج لطیفہ گو مدبر خواتین گذری ہیں۔ ان کا تذکرہ ہو تاریخ میں افسانہ کا لطف	۶
انوری بیگم	اردو کی بہت مشہور افسانہ نگار مسز خدیو جنگ مرحومہ کا مقبول و مشہور افسانہ جس میں تمدنی خرابیوں اور رسوم کی پابندیوں کے نقصانات دکھائے	۶
دولت پر قربانیاں	دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے اور ناموزوں لڑکے لڑکی کی شادی کر دینے کے دردناک نتائج۔ پانچ عبرت ناک سبق آموز افسانے	۸
غیرت کی پتلی	تین مختلف الخیال عورتوں کے حالات او لوالعزمی اور ہمت سے کس طرح بگڑا ہوا گھر بن سکتا ہے اس موضوع پر محترمہ فاطمہ بیگم منشی فاضل کی تصنیف	۶
چار رُخ	چار عورتوں کی آپ بیتی مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید، عیسائی مشنریوں کی صحبت رواج کی پابندیوں کے درد انگیز نتیجے دکھائے گئے ہیں۔	۴
شہید وفا	امۃ الوحی صاحبہ مشہور افسانہ نگار ہیں یہ کتاب انہیں کے نتیجہ خیز دلاویز دلچسپ افسانوں کا مجموعہ ہے سب افسانے کامیاب اور بہت اچھے ہیں	عہ
تاریخی لطیفے	دنیا کی نامور شہزادیوں، بادشاہوں، شاعروں، ادیبوں کے لطیفے جن میں تہذیب سے گرا ہوا لغویات خرافات سے لتھڑا ہوا کوئی لطیفہ نہیں۔	۸
ہنسی کی باتیں	عامیانہ بازاری لطیفے نہیں عصمتی بہنوں کے لکھے ہوئے نئے طبع زاد سنجیدہ لطیفے مہذب ظرافت کی دل پسند کتاب۔	۸
عقل کی باتیں	بڑے بڑے پیغمبروں بادشاہوں، مصنفوں، فلاسفروں کے وہ مقولے جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں جن میں زندگی کی مشکلات کا حل ہے	۸
پردہ و تعلیم	مسلمان عورت کا تمام مذہب کی عورتوں سے مقابلہ مسلمانوں عورت کے حقوق تعلیم کی طرف سے غفلت کے نتائج پردہ پر معقول نتیجہ خیز بحث	۱۲
آئینہ جمال	بلقیس جمال صاحبہ کی نظموں کا مجموعہ اسلام کے دور اولین کی سبق آموز ... کہانیاں او مناظر قدرت کی مصوری ہندوستان کی نامور شاعرہ کا بہترین تحفہ	۱۲
شمع خاموش	خواتین کی محبوب شاعرہ نجمہ بیگم لکھنوی کی درد انگیز نظمیں جو ہندوستانی مسلمان عورتوں کی مظلومیت کا صحیح فوٹو ہیں۔ معہ دیباچہ راشد الخیری	۶
نغمات موت	محترمہ حجاب اسمٰعیل کے درد انگیز مضامین جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے اور جو اردو رسالوں میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں	۶
ادب زریں	محترمہ حجاب اسمعیل کے درد انگیز مضامین کا دلاویز مجموعہ مصنفہ کے بلند تخیل عبارت کی رنگینی جذبات کی ترجمانی اور شاعری کا بہترین نمونہ	۸
روحانی شادی	اخلاقی اور اصلاحی ڈرامہ جو پلاٹ، مکالمہ، کیرکٹر ہر اعتبار سے کامیاب ہے سبق آموز عبرت ناک اور دلچسپ مزاحیہ بھی ہے۔ از منشی پریم چند بی اے۔	۶
آئینہ موٹر	انجن کے ہر پرزہ کے متعلق معلومات، کتاب کے مطالعہ سے مالک موٹر خود گاڑی کا نقص دور کر سکتا ہے۔ اردو میں اپنے موضوع پر بہترین کتاب	عہ ۸
جانباز	محترمہ نذر سجاد حیدر کا بہترین افسانہ جس کے پلاٹ کی دلچسپی کتاب ختم کرنے پر مجبور کرتی ہے۔	۱۲
فیروزہ	ایک دولت مند مگر یتیم لڑکی کا افسانہ عم شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں استقلال اور ہمت کی ناکامیوں پر فتح	۸
زنانہ بستہ	بچیوں اور لڑکیوں کے لئے دس ننھی ننھی کتابوں کا نہایت مفید مجموعہ، چوتھا ایڈیشن حال میں چھپا ہے۔	عہ
افسانہ حرم	لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جرنلسٹ نے نہایت آسان زبان میں اخلاق آموز مفید دس کہانیاں لکھی ہیں۔	۷
مزیدار کہانیاں	چھوٹے بچوں کے لئے انہیں کی زبان میں نہایت دلچسپ کہانیاں جن کی تصویریں بھی دیکھ کر بچے خوش ہوں گے از سید ابو تمیم صاحب	۵
مختصر دنیا	ایک انگریز سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتئے اسے دیو سمجھتے تھے سیاح درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا تھا قابل دید ہے	۵
بچوں کی دنیا	ملک روس کے سب سے بڑے مصنف ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی تھیں ان کا انتخاب اور بہت آسان زبان میں ترجمہ	۷
جاپانی کہانیاں	جاپانی بچوں کی بہترین کہانیاں نہایت آسان عام فہم اردو میں محترمہ مسز فضلی نے لکھی ہیں ہر کہانی کے ساتھ تصاویر بھی ہیں۔	عہ
دامن باغبان	مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے سبق آموز دلچسپ اخلاقی افسانوں کا دلاویز مجموعہ	عہ

دودھ کی قیمت اور سات اور افسانے جو خاص طور پر خواتین کے لئے منشی پریم چند نے لکھے تھے منشی جی کے افسانوں کا آخری مجموعہ۔ ع

زنانہ دستکاری کی تین قابل قدر کتابیں

گلدستۂ تارکشی

تارکشی کے کام سے بھی بڑھ گئی کیونکہ مؤلفات محترمات سیدہ اشرف و سنجیدہ اشرف نے جو ہندوستان کی بہترین دستکار خواتین میں سے ہیں اس کتاب میں نمونے بھی بہترین دیئے ہیں اردو زبان میں اس دستکاری پر کوئی کتاب اس قدر خوبصورت شائع نہیں ہوئی - مختصر فہرست یہ ہے

باب ۱۔ تارکشی کا کام۔ ضروری اشیاء دھاگے نکالنے کے طریقے یہ سب مضامین عام فہم پیرایہ میں مفصل اور مکمل طور پر لکھے گئے
باب ۲۔ تکیہ کے غلاف، تپائی پوش، میز پوش وغیرہ وغیرہ کے لئے ۱۲ مختلف قسم کے دیدہ زیب کونے۔
باب ۳۔ میز پوش کے لئے ۴ نئی قسم کے نمونے
باب ۴۔ ٹیپ کور۔ کشتی پوش۔ میز پوش۔ کرسی پوش وغیرہ کے ۷ نمونے
باب ۵۔ ۴ نہایت نفیس دیدہ زیب جھالریں۔
باب ۶ - سہل انسرشن۔ نئی وضع کی بیل خوشنما بیل۔ ڈالی لیڈیز ہینڈ بیگ بیبی کوٹ ۲ نمونے۔
باب ۷ - میز پوش کے کنارے کی جالی۔ میز پوش کا مرکز کشتی پوش خوبصورت خوان پوش۔ آئینہ پوش وغیرہ کے کھلے دہانوں میں نہایت خوبصورت نمونے۔
باب ۸۔ ۲ وضع وضع کے دلفریب نمونے کروشیا - ڈبان تھریڈ کے
باب ۹ - ایمبرائیڈری۔ میز پوش کے لئے نفیس خاکہ نظر فریب کونہ پلنگ پوش کا ایک دلفریب خاکہ کرسی کی پشت کا کیٹر ایلیپ شیڈ کی جھالر کرسی کے کپڑے کے لئے کرسی پوش خوبصورت صوفہ کشن۔ کشن کا خاکہ تکیہ کے غلاف کا کونہ ۱۰ نمونے کل ۷۵ نہایت خوبصورت نہایت صاف وضع وضع کے نمونے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

کراس اسٹچ ورک

یعنی دوسوتی کام یا ترچھے ٹانکوں کا کام اردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے جو نہ صرف اس دستکاری سے ناواقف لڑکیوں کے لئے بہترین اُستانی ہے۔ بلکہ ان خواتین کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ جو یہ کام جانتی ہیں۔ محترمات غدیر فاطمہ سنجیدہ اشرف کے نہایت کارآمد مضامین اور عام فہم ہدایتیں ہیں۔ مختصر فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

باب ۱ وضع وضع کی ۱۸ دلآویز بیلوں کے نہایت صاف اور واضح نمونے چند عنوانات یہ ہیں۔ تیلی بیل۔ آستینوں کی بیل۔ ساری کی بیل تولیہ کے کنارے کی بیل۔ چوڑی بیل۔ انگوری بیل وغیرہ وغیرہ
باب ۲۔ طرح طرح کی ۸ خوبصورت گوشہ موڑی بیلوں کے دلفریب نمونے۔
باب ۳ - مختلف چیزوں کے ۱۵ دیدہ زیب اور خوشنما کونوں کے بہترین نمونے۔
باب ۴ ۔ گلدستے۔ کونوں کے لئے۔ رومال کے لئے۔ میز پوش اور تکئے کے غلاف کے لئے ۱۶ خوبصورت گلدستے
باب ۵ - میز پوش کا مرکز۔ مبارک باد - خوبصورت مرکز نفیس دلاویز وسطی۔
باب ۶۔ ۵ نفیس نمونے پھولوں کی ٹوکریوں کے۔
باب ۷ - اُڑتا ہوا جوزہ۔ تیتری دوڑتی ہوئی۔ بطخ۔ بطخوں کی جوڑی چڑیا مع ڈالی۔ اُڑتی ہوئی تیتری۔ چڑیا - تیلی۔ سارس - مور شاخ انگور پر چڑیا۔ نامہ بر چڑیاں کا گھونسلہ۔ طوطا شاخ پر وغیرہ وغیرہ ۱۶ نمونے۔
باب ۸ بلی - چوہا۔ گلہری۔ ہرن۔ اونٹ۔ ہاتھی۔ گھوڑا وغیرہ
باب ۹ - میز پوش کے لئے ۴ بہترین نمونے -
باب ۱۰ - عید مبارک۔ دستکاری کا شعر۔ گاڈ بلیس۔ ہمارا گھر۔ گڈ لک نقشہ ہندوستان۔ ویل کم۔ ہندسے - مونوگرام کے ۱۲ نقشے حروف تہجی وغیرہ وغیرہ۔
باب ۱۱ - دستی رومال۔ دستی بیگ (دو مختلف نمونے) پردا۔ دریائی خاکہ۔ پلنگ پوش۔ چائے دانی۔ چائے پوش۔ جمپر فراک میں کشتی وغیرہ ۱۳ نمونے۔

کل ۱۲۲ - بہترین نمونے خوب واضح اور دیدہ زیب مصوری اور چھپائی صاف نفیس کتابت اچھا کاغذ سفید دبیز۔ قیمت ۱۲؁

جالی کا کام

ہندوستان کی قدیم صنعت پر اردو زبان میں پہلی اور نہایت کامیاب کتاب جس میں لہریں۔ جال سیدھے اُلٹے فیتے۔ دوپٹے کے کونے۔ آسان کڑھت۔ بیلیں۔ بیلیں۔ گریبان۔ گلدستے۔ پھول اور مختلف چیزیں مثلاً میز پوش۔ کشتی پوش۔ جگ کور۔ بیگ وغیرہ وغیرہ کے نہایت دلکش خوبصورت نمونوں کے علاوہ جالی اور چکن کاری۔ جالی پر کشیدہ۔ جالی پر کروشیا وغیرہ کے بھی متعدد حسین نمونے ہیں ۳۸ نمونے بلاک کے اور ۱۰ لیتھو کے ہیں۔ ترکیبیں مفصل ہدایتیں نہایت کارآمد اور عام فہم۔ اس کتاب کی تعریف میں بھی بیسیوں خطوط آچکے ہیں

قیمت صرف (۱۲؁) یہ تینوں کتابیں **دفتر عصمت دہلی** سے شائع ہوئی ہیں۔

عصمت دستکاری کی مفید کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جاچکی ہیں

(۱) عصمتی کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ

یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور ماہر محترمہ فاطمہ انور علی بیگم صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ عصمت کی مشہور مضمون نگار محترمہ و۔ ا۔ صاحبہ کی رائے ہے "یہ خوبصورت اور کامیاب کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے" محترمہ لطیف بیگم صاحبہ جن کے سلائیوں کے کام کے مضامین رسالہ عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں لکھتی ہیں "عصمتی کروشیا کے نقشے اس قدر صاف واضح اور آسان ہیں کہ سمجھنے میں بالکل دقت نہیں ہوتی" محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ موئد کروشیا کی رائے ہے "جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے نمونے بنانے میں بہت سہولت ہو جاتی ہے" دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب کیساتھ بڑے سائز پر شائع ہوا ہے کاغذ دبیز۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

مختصر فہرست عصمتی کروشیا

بنگلہ نما گاڑی	فارم ہاؤس	گڑ نائٹ
ڈاک بنگلہ	مسجد کا دروازہ	امام حسین
آدمی مع مشک	مرغ	شیر ببر
کلمہ طیبہ	تاج محل آگرہ	جامع مسجد
۵ نفیس انسرشن	۱۱ دلاویز جھالریں	۲ خوبصورت کونے
خوش آمدید	عید مبارک	درخت نما ڈالی
چڑیا ڈالی پر	طرہ دان	پردہ گھوڑے
گاڈ بلیس	راج ہنس	بچہ مع تیر و کمان
ایکخاتون مع پنکھا	آئی کوزی، تولئے	گلدستے و گلدان

(۲) عصمتی کشیدہ

اس کتاب میں کشیدہ کاری کے نہایت اچھے اچھے نمونے دئے گئے ہیں ضروری اور کارآمد ہدایتیں اس قدر آسان پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکیں ہر نمونہ کی ضروری تشریح کی گئی ہے یعنی نمونہ کس کس چیز کے لئے موزوں ہو سکتا ہے اور کس کس رنگ میں ہونا چاہیئے۔ اور کیا کیا احتیاط ضروری ہے پھر نمونے شروع ہوتے ہیں، میز پوش پلنگ پوش، رومال، کرسیوں کے گدوں تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادروں۔ پردوں وغیرہ وغیرہ کے وسطا ور کونوں کے لئے مختلف قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ کے کئی درجن خوبصورت نمونے ہیں۔ ان کے بعد کئی وضع کی دلاویز بیلیں پھر مختلف قسم کی کڑھت کے عمدہ عمدہ نمونے ایک درجن سے زیادہ اس کے بعد پرندوں اور چند مشہور عمارات کے خاکے غرض بچیوں کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے اور انہیں ہنرمند بنادیگی پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت عہ

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ

کشیدہ کاری کی اس قدر خوبصورت اور اتنی کارآمد کتاب آجتک نہیں چھپی

اس کتاب کی تیاری میں ۲۲ دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ اور کشیدہ کاری کی مشہور ماہر محترمہ غلام فاطمہ بیگم صاحبہ آگرہ نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب ۱	خوبصورت فریم مثلاً یا محمد، تاج محل، عید کا تحفہ، فوٹو وغیرہ	۹ نمونے
باب ۲	مختلف قسم کے پھولوں کو زن ڈالیوں کے	۶۳ "
باب ۳	مختلف وضع کے بڑے پھول	۴۴ "
باب ۴	میز پوش چادروں وغیرہ کے کونے	۱۹ "
باب ۵	غلاف تکیہ وغیرہ کے خوشنما مرکز	۱۸ "
باب ۶	مختلف وضع کے گول پھول	۱۱ "
باب ۷	بیل کلاتھ، پلنگ کی چادریں ساری وغیرہ کی بیلیں۔	۱۷ "
باب ۸	انسرشن کی بوٹیاں وغیرہ	۸ "
باب ۹	قمیص کے کف	۳ "
باب ۱۰	قمیص کرتہ بلاؤز کے گریبان	۴ "
باب ۱۱	متفرق۔ مثلاً ٹی کوزی بچوں کے بب۔ جوتہ۔ پاندان کا غلاف بائیسکل کی گدی بٹوہ وغیرہ۔	۱۵ "

موتیوں کے کام کی طرح گلدستہ کشیدہ میں بھی پہلے نہایت کارآمد ہدایتیں ہیں پھر نمونے کے مطابق کاڑھنے کی مفصل ترکیبیں ہیں ہر چیز کا رنگ اور ٹانکہ بتایا ہے پھر نمونے دئے گئے ہیں اور تمام نمونے نہایت صاف ہیں۔ اکثر نمونے ایسے خوبصورت ہیں کہ آجتک کشیدہ کاری کی کسی کتاب میں دیکھنے میں نہ آئے ہونگے اور ترکیبیں تو اس قدر آسان ہیں کہ چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکتی ہیں۔ گلدستہ کشیدہ میں سب نئے نئے ہیں یعنی جو عصمتی کشیدہ میں آچکے ہیں وہ اس کتاب میں نہیں ہیں کاغذ خوب موٹا دبیز اعلیٰ درجہ کی چھپائی ٹائٹل رنگین ضخامت ۱۹۲ صفحے قیمت عہ

(۵) موتیوں کا کام

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں میں روز بروز ترقی کر رہا ہے مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا نہ ہو سمجھ میں نہیں آتا جب اشارہ مل جائے تو بآسانی کیا جا سکتا ہے یہ کام ہے بھی دلچسپ اور مفید۔ غریبوں کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ عصمتی بہنوں نے مرتب کی ہے اور دعوی کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں کے کام کی ایسی کتاب ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں مندرجہ ذیل ۲ [illegible] نمونے ہیں۔

۴۸ وضع کے پھول گلدستے	۲۷ قسم کی لیس	۲۶ جھالر[illegible]
۱۳ عمدہ عمدہ فریم	۱۱ انسرشن توری وغیرہ	۳ جا لیسا[illegible]
۲۹ وضع وضع کی بیلیں	۸ تکمس ہار	۸ خوان پوش
۹ حاشیہ کارہ	۲ پنکھے	۳ منی بیگ
۷ ہینڈ بیگ کے نمونے	۲ بٹوے	گلاس پوش
متفرق چیزیں ٹی کوزی	ہولڈر سلیپر	لیمپ کے جھاڑ [illegible]

مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی فہرست پیش کی [illegible]

بیلیں		لیس	
بلاؤز کی بیلیں ۲	گلاب کی بیل	جگنو نما لیس	برگ نما [illegible]
آسان بیل	ہینک نما بیل	کے ٹکاروں کی لیس	دائی نما [illegible]
سادی بیل	لٹ دار "	کنگورے دار لیس	جال نما [illegible]
دوپٹہ کی بیل ۲	جوڑی "	الگوٹھی دار لیس	بلاؤز کی [illegible]
فراک کی " "	گلے کی آستین کی	سوسہ دار لیس	دوپٹہ کی [illegible]
ساڑھی کی " ۳	دامن کی بیل	اوپر لڑیاں	لوز نما [illegible]
اوڑھنی "	حاشیہ کی	بوٹہ دار	سادہ [illegible]
قمیص کا گھیر	نفیس بیل	لاکٹ لڑیاں	شلوار [illegible]
		نیفرنیتہ کی پتلی	دلکش [illegible]
		سہ لڑی "	چوڑی دار [illegible]

پہلے موتیوں کے کام کی ماہر بہنوں کے نہایت کارآمد مضامین درج ہیں پھر مفصل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ کی اس قدر آسان لکھی گئی ہیں کہ نو مشق بھی پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ترکیبیں صرف دو دو تین تین سطروں میں ہیں جو کہ بآسانی سمجھ میں آجاتی ہیں تمام نمونے صاف اور خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی ہے کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے بہتر کتاب ہندوستان میں نہیں ملے گی، کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ دو رنگ کا باتصویر خوبصورت۔ قیمت دو روپے عہ

(۶) عصمتی دستکاری ⎬ ان کتابوں کا اشتہار [illegible]
(۷) سلمہ ستارہ کا کام ⎬ بجگہ کی قلت ملاحظہ فرمائیے [illegible]

(۴) خواتین کی دستکاریاں

جو عورتیں مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک جلد منگا لیں تو گھر بیٹھے خود داری و عزت کیساتھ زندگی گذار سکتی ہیں کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد بیش بہا مشورے دئے گئے ہیں اور بہت سے کاموں کی اس قدر تفصیل بیان کر دی ہے کہ پڑھی لکھی عورتیں بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو بآسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں جہاں غریب عورتوں کو بہترین مشورہ دیگی وہاں امیر عورتوں کو بھی ہنرمند اور سلیقہ شعار بنا دے گی۔ قیمت آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت [illegible] دہلی

REGD No. L 8222

تندرست بچے

افریقہ کے وحشی

بچیوں کا سب سے پرانا اور باتصویر ماہوار رسالہ

بنات
کا سال بھر کا چندہ صرف (عہ)
اور بذریعہ وی پی (عہ) ہے
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر
بالکل مفت ملتا ہے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔ (۲ر)

بنات

بنات
ہندوستان کے مختلف
صوبجات تعلیم کی طرف سے
زنانہ اسکولوں کیلئے سرکاری
طور پر منظور ہے
ریل کے اسٹیشنوں پر
بھی خریدا جاسکتا ہے

بارھواں سال | فہرست مضامین بابت ماہ اگست ۱۹۳۸ء | جلد ۲۲ نمبر ۵

باہتمام ابو امین مولوی محمد امان الرحمن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت سے شائع ہوا

ہماری باتیں

ڈپٹی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہار و اڑلیسہ کے ایک خط (نمبر ۸۷-۱۷-ای) تاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء سے معلوم ہوا کہ "بنات" کو انھوں نے بھی تمام مدرسوں اور اسکول ہوسٹلوں کے لئے منظور کیا ہے۔ یہ جو سرکاری محکمات تعلیم بنات کو اسکولوں کے لئے منظور کر رہے ہیں اس سے آپ خود اندازہ کر سکتی ہیں کہ بنات آپ کے لئے کس قدر مفید ہے۔

بچیوں میں مضمون لکھنے کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے ہم نے ایک نئی بات سوچی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر مہینے ہم ایک عنوان تجویز کریں گے۔ بناتی بہنوں کو چاہئے کہ اس عنوان پر کم سے کم لفظوں میں عمدہ سے عمدہ مضمون لکھ کر ہمارے پاس بھیج دیا کریں۔ جو مضمون سب سے اچھا ہوگا ہم صرف اس کو شائع کریں گے اور اس کی لکھنے والی بہن کو ایک اچھی سی کتاب انعام میں دیں گے۔ مضمون نگاری کے مقابلہ میں صرف بنات کی خریدار شریک ہوں گی۔ اس دفعہ آپ اپنی کسی سیر کا حال لکھئے جس میں کسی تاریخی اور مشہور شہر کا ذکر ہو۔ یہ انعامی مضمون ایک صفحہ سے کم اور تین صفحوں سے زیادہ نہ ہو۔

انعاموں کے متعلق ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سالگرہ نمبر کے موقعہ پر نمبروں کے لحاظ سے دئے جائیں۔ چنانچہ نمبر پورے مضمون کی عمدگی کو دیکھ کر مقررہ نمبروں میں سے دئے جائیں گے۔ فرض کیجئے آپ نے ایک کہانی لکھی ہے۔ کہانی کے نمبر دس مقرر ہیں۔ ممکن ہے آپ کی کہانی بہت عمدہ ہو تو آپ دس میں سے دس ورنہ پانچ چھ حاصل کریں گی۔ اس طرح اگر آپ کے تمام مضمونوں کے (یعنی جنوری ۱۹۳۸ء سے سالگرہ نمبر سے پہلے تک) کل نمبر سب سے زیادہ ہوئے تو اول انعام آپ کو ملے گا۔ نمبروں کا حساب ہم نے یہ رکھا ہے:-

کہانی	پندرہ نمبر
علمی، تاریخی، حسابی اور عام معلومات کا مضمون۔	پندرہ نمبر
نظم (کم سے کم سات شعر)	پندرہ نمبر
ایک معمہ یا ہنڈکلیا کی دو ترکیبیں	آٹھ نمبر
آٹھ پہیلیاں یا آٹھ لطیفے۔ (طبع زاد)	سولہ نمبر
ہنسانے والا مضمون	دس نمبر
دستکاری پر مضمون	پندرہ نمبر
دستکاری کا نمونہ	آٹھ نمبر
اصلاحی اور صحت وغیرہ کے متعلق مضمون	دس نمبر
ایک خریدار بنانے کے لئے	پندرہ نمبر

انعام کے لئے کم سے کم پچاس نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔

ایڈیٹر

رائیں

شمس العلماء مولانا محمد امین عباسی پروفیسر عربی (ڈھاکہ یونیورسٹی):۔
میں نے "بنات" کا بغور مطالعہ کیا ہیں نہایت مسرت سے یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ یہ رسالہ اپنے اغراض میں نہایت کامیاب ہے۔ ملک کو ایسے رسالوں کی سخت حاجت ہے جن میں عورتوں کے مذاق اور ان کے مناسب اصلاحی اور اخلاقی مضامین ہوں۔ یوں تو عورتوں کے لئے اور بھی رسالے میری نظر سے گذرے ہیں لیکن جو خوبی میں نے رسالہ "بنات" میں پائی وہ بیشتر اس صنف کے رسالوں میں مفقود ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کے اہتمام سے عورتوں کے پڑھنے کے مضامین مدت دراز سے نکل رہے ہیں۔ اس میں آپ کو جو ید طولیٰ حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اوروں کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایسے مضامین کا انتخاب جو عورتوں کے مذاق اور ان کے مناسب ہو بالخصوص لڑکیوں کے لئے آسان کام نہیں۔ اس کے لئے زمانہ دراز کے تجربہ کی حاجت ہے۔
اس میں شبہ نہیں کہ اس ذریعہ سے آپ جو خدمت قومی انجام دے رہے ہیں قوم کو اس کا شکرگذار ہونا چاہئے اور اس کا شکریہ یہی ہے کہ اس کو ہر گھر میں پہونچنا چاہئے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر دلی مبارک باد دیتا ہوں۔
(ڈھاکہ ۱۲ر جولائی ۱۹۳۸ء)

محترمہ نذر سجاد حیدر صاحبہ (بیگم حضرت یلدرم):۔
آپ کے بھیجے ہوئے چند پرچے بنات کے ملے جو میری لڑکی نے پڑھ کر سنائے۔ تصاویر بھی دیکھیں۔ تھوڑے عرصہ میں اس پرچہ نے جس قدر ترقی کی ہے قابل فخر و قابل داد ہے۔ خدا آپ دونوں بھائیوں کو زندہ و سلامت رکھے۔ اور اسی طرح اس ادبی خدمت میں منہمک۔ ماشاء اللہ بنات اس وقت ہندوستان بھر کے لڑکیوں کے رسالوں سے بہت بلندی پر ہے۔ یہاں جس کی بھی نظر سے گذرا بہت پسند کیا گیا۔ سجاد صاحب نے دیکھا ان کے خیال میں "لڑکیوں کے تمام اردو رسالوں میں بنات کا اول نمبر ہے"۔
(لکھنؤ ۲۸ر جولائی ۱۹۳۸ء)

میاں محمد ابراہیم صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی ای ایس پرنسپل گورنمنٹ کالج:۔
رسالہ بنات کے چند پرچوں کا میں نے مطالعہ کیا۔ یہ رسالہ یوں تو مدت سے میرے یہاں بچیوں کے پاس آتا ہے۔ مگر میں نے اس دفعہ خاص طور پر اس کا ہر پہلو سے ملاحظہ کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ ہی صرف ایک ایسا پرچہ ہے جو چھوٹی عمر اور تھوڑی استعداد کی بچیوں کے لئے ایک اہم ضرورت پوری کر رہا ہے۔

مضامین نہایت ہی دلچسپ اور سبق آموز ہیں بچیوں کی مکمل تربیت کے لئے ایسے مختلف اور مفید مضامین جو اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں نہایت ہی ضروری ہیں۔ ادبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی مضامین کے علاوہ صنعت و حرفت اور امور خانہ داری کی معلومات کا کافی ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ میری رائے میں ایسا پرچہ ماہوار کی بجائے ہفتہ وار ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ زیادہ مفید ہوسکے۔

(ملتان ۹ جولائی ۳۸ء)

محترمہ خورشید اقبال حیا میرٹھی:۔

میری رائے کچھ وزن رکھتی ہے تو میں بلا خوف تردید کہہ سکتی ہوں کہ "بنات" ہندوستان بھر میں اپنی طرز کا واحد کامیاب رسالہ ہے۔ جسے اس کی معنوی حیثیت کے علاوہ صوری حسن و دلکشی، ندرت ترتیب اور نفاست ذوق کا بہترین نمونہ کہا جائے تو بے جا نہیں،

اسکول کے علاوہ گھر پر بچیوں کی معلومات بڑھانے اور ذہانت کو جلا بخشنے کے لئے "بنات" ایک بہترین معلم اور حسین راہنما ہے۔ مضامین کی سلاست، نظموں کی دلاویزی اور اصلاحی پہلو ہر طرح قابل تعریف ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے کہ بچے وہی منہ بند کلیاں ہیں جو مستقبل قریب میں شگفتہ پھول بن کر [illegible] عالم کو رونق بخشنے والی ہیں اور یہ وہی بنیادی اینٹیں ہیں جن پر آگے چل کر قصر قومیت کی تعمیر [illegible] و تربیت ایک اشد ضروری چیز ہے۔ مجھے دلی مسرت ہے کہ آپ دونوں بہ [illegible] بخوبی سمجھ لیا ہے۔ میں آپ لوگوں کو اس زبردست قومی خدمت پر دلی مبارکبا [illegible] ہے کہ "بنات" روز افزوں ترقی کرے۔ آمین!!۔

(میرٹھ ۔ ۵ اگ [illegible]

جناب ملک غلام محمد خاں۔ بی ایس سی۔ بی ای ایس۔ ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولز۔

بنات عرصہ تین سال سے عزیزہ طاہرہ کے لئے جاری کرایا ہوا ہے۔ یہ ایک نہایت مفید رسالہ ہے جس م [illegible] اخلاقی و ادبی دلچسپ مضامین نہایت آسان پیرائے میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ واقعی سبق آمو [illegible] نظمیں اور مزیدار کہانیاں درج ہوتی ہیں۔ مسلمان بچیوں کے لئے یہ از حد مفید اور دلچسپ رسالہ ہے۔

(لائل پور ۲۲ جون ۳۸ء)

"بنات" دہلی

بچیوں کا بہترین رسالہ

مذہب

از

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری

اس بات سے شاید ہی کسی کو انکار ہو کہ جب سے نئی روشنی کا دور دورہ
شروع ہوا لڑکیاں مذہب سے کوسوں دور جا پڑیں۔ تہذیب کا شوق ایسا چرایا
کہ انسانیت کا اصلی جوہر بھی بالکل غارت ہو گیا۔ قرآن شریف جو ماں باپ نے نہایت
شوق اور [illegible] سے پڑھایا تھا۔ اس کو کبھی بھول کر بھی نہیں دیکھتیں۔ البتہ اخبار، رسالے
ناول ہر وقت مطالعہ میں موجود ہیں۔ کیا یہ حالت قابل افسوس نہیں ہے۔ کہ
مسلمان لڑکیاں اپنے خدا سے ایسی فرنٹ ہو جائیں کہ اس کے کلام کا بھول کر بھی نام نہ
لیں نماز اور روزہ تو الگ رہا +

[illegible]ت پڑھنے لکھنے کے قابل ہیں یا اُن میں مشکل سے دس
[illegible] سکیں گی جنھوں نے قرآن شریف نہ پڑھا ہو۔ لیکن ایسی
[illegible]ن شریف کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھتی ہوں دس فی صدی بھی
[illegible] سکیں گی۔

کوئی شخص دنیا میں مذہب سے الگ ہو کر مشکل سے ترقی کر سکتا ہے۔
اور صرف مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو برے کاموں سے روک
سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آج کل عام طور پر دیکھ رہے ہیں کہ لڑکیاں
ماں باپ کی گستاخی کرنے میں ہرگز نہیں چوکتیں۔ نماز کے قضا کرنے کا روزے
کے جانے کا ان کو مطلق ملال نہیں ہوتا۔ اور مذہب کی یہ لاپروائی بڑھتے بڑھتے

مضامین نہایت ہی دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ بچیوں کی مکمل تربیت کے لئے ایسے مختلف اور مفید مضامین جو اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں نہایت ہی ضروری ہیں۔ ادبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی مضامین کے علاوہ صنعت وحرفت اور امورخانہ داری کی معلومات کا کافی ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ میری رائے میں ایسا پرچہ ماہوار کی بجائے ہفتہ وار ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ زیادہ مفید ہوسکے۔

(ملتان ۹ رجولائی ۱۹۳۸ء)

محترمہ خورشید اقبال جیا میرٹھی:۔

میری رائے کچھ وزن رکھتی ہے تو میں بلا خوف تردید کہہ سکتی ہوں کہ "بنات" ہندوستان بھر میں اپنی طرز کا واحد کامیاب رسالہ ہے۔ جسے اس کی معنوی حیثیت کے علاوہ صوری حسن ودلکشی، ندرت ترتیب اور نفاست ذوق کا بہترین نمونہ کہا جائے تو بےجا نہیں،

اسکول کے علاوہ گھر پر بچیوں کی معلومات بڑھانے اور ذہانت کو جلا بخشنے کے لئے "بنات" ایک بہترین معلم اور حسین راہنما ہے، مضامین کی سلاست، نظموں کی دلاویزی اور اصلاحی پہلو ہر طرح قابل تعریف ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے کہ بچے وہی منہ بند کلیاں ہیں جو مستقبل قریب میں شگفتہ پھول بن کر گلزار عالم کو رونق بخشنے والی ہیں اور یہ وہی بنیادی اینٹیں ہیں جن پر آگے چل کر قصر قومیت کی تعمیر ہونے والی ہے، ان کی ذہنی تعلیم وتربیت ایک اشد ضروری چیز ہے۔ مجھے دلی مسرت ہے کہ آپ دونوں بھائیوں نے اس نازک مگر اہم مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ میں آپ لوگوں کو اس زبردست قومی خدمت پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ "بنات" روز افزوں ترقی کرے۔ آمین!!۔

(میرٹھ۔ ۹ راگست ۱۹۳۸ء)

جناب ملک غلام محمد خاں۔ بی ایس سی۔ پی ای ایس۔ ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولز۔

بنات عرصہ تین سال سے عزیزہ طاہرہ کے لئے جاری کرایا ہوا ہے۔ یہ ایک نہایت مفید رسالہ ہے جس میں اخلاقی وادبی دلچسپ مضامین نہایت آسان پیرائے میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ واقعی سبق آموز نظمیں اور مزیدار کہانیاں درج ہوتی ہیں۔ مسلمان بچیوں کے لئے یہ ازحد مفید اور دلچسپ رسالہ ہے۔

(لائل پور۔ ۲۲ رجون ۱۹۳۸ء)

مذہب

از
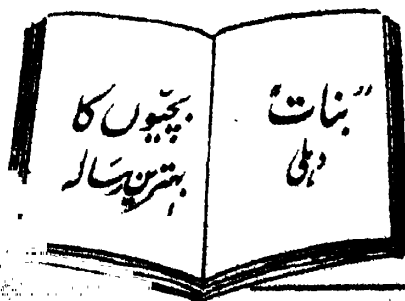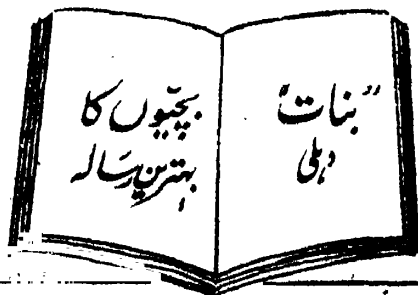
مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیریؒ

اس بات سے شاید ہی کسی کو انکار ہو کہ جب سے نئی روشنی کا دور دورہ شروع ہوا لڑکیاں مذہب سے کوسوں دور جا پڑیں۔ تہذیب کا شوق ایسا چرایا کہ انسانیت کا اصلی جوہر بھی بالکل غارت ہو گیا۔ قرآن شریف جو ماں باپ نے نہایت شوق اور محنت سے پڑھایا تھا۔ اس کو کبھی بھول کر بھی نہیں دیکھتیں۔ البتہ اخبار، رسالے ناول ہر وقت مطالعہ میں موجود ہیں۔ کیا یہ حالت قابل افسوس نہیں ہے۔ کہ مسلمان لڑکیاں اپنے خدا سے ایسی فرنٹ ہو جائیں کہ اس کے کلام کا بھول کر بھی نام نہ لیں، نماز اور روزہ تو الگ رہا۔

جو لڑکیاں اس وقت پڑھنے لکھنے کے قابل ہیں اُن میں مشکل سے دس فی صدی ایسی نکلیں گی جنھوں نے قرآن شریف نہ پڑھا ہو۔ لیکن ایسی لڑکیاں جو قرآن شریف کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھتی ہوں دس فی صدی بھی نہ نکلیں گی۔

کوئی شخص دنیا میں مذہب سے الگ ہو کر مشکل سے ترقی کر سکتا ہے۔ اور صرف مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بُرے کاموں سے روک سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آج کل عام طور پر دیکھ رہے ہیں کہ لڑکیاں ماں باپ کی گستاخی کرنے میں ہرگز نہیں چوکتیں۔ نماز کے قضا کرنے کا روزے کے جانے کا ان کو مطلق ملال نہیں ہوتا۔ اور مذہب کی یہ لاپروائی بڑھتے بڑھتے

ان کو اس قابل کر دیتی ہے کہ وہ اپنے حقوق کے ادا کرنے میں غفلت سے کام لیتی ہیں۔ غرض کوئی لڑکی اس وقت تک اپنی زندگی اچھی طرح نہیں گزار سکتی۔ جب تک کہ وہ مذہب کے احکام کی پابند نہ ہو۔ اکثر لڑکیوں اور بیویوں کو دیکھا ہے کہ غیر مذہب کی عورتوں سے باتیں کر رہی ہیں۔ نماز کا وقت نکل رہا ہے اور مطلق خیال نہیں، وہ اس کو فخر سمجھتی ہوں گی۔ لیکن سمجھ دار غیر مذہب والے ہرگز ایسے شخص کو وقعت سے نہ دیکھیں گے جو اپنے مذہب کی پروا نہ کرے۔

لڑکیوں کو اگر نیک نام زندگی بسر کرنی ہے تو وہ سب سے پہلے اپنے مذہب پر توجہ کریں اور اس کے بعد وہ جس طرز پر رہنا پسند کریں رہیں۔

سنہ ۱۹۱۲ء

دُعاء

کہ اللہ میاں ہم سے خوش رہیں

اللہ میاں! آپ بہت اچھے ہیں۔ آپ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں۔ ہم لاکھ شکر ادا کریں پھر بھی اُن نعمتوں کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ کوئی شخص اور کوئی چیز آپ کا حکم ٹالنے کی ہمت نہیں کر سکتی۔ ہمارا مذہب اسلام ہے جو سب دینوں سے اچھا پاک اور سچا ہے۔ حضرت محمد مصطفٰے صلعم آپ کے رسول ہیں۔ انھوں نے ہمیں سیدھا راستہ بتایا۔ اگر ہم اس راستہ پر چلیں تو برائیوں سے بچیں گے اور دنیا میں نیکیاں کمائیں گے۔

اللہ میاں! آپ بڑے رحم دل ہیں۔ بچوں کی دعا جلدی قبول کر لیتے ہیں۔ ہم سب بچیاں بھی آپ سے ایک دعا مانگتی ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ:۔

آپ ہم سے کبھی خفا نہ ہوں۔ کوئی قصور ہو تو معاف کر دیجئے۔ اور ہم سے ہمیشہ خوش رہیئے

چڑیا کا گھونسلہ

ایک روز ناصر اور اس کی بہنیں چھت میں چڑیا کا گھونسلہ دیکھ کر آپس میں مشورہ کرنے لگیں کہ اس گھونسلے کو کس طرح اتارا جائے۔ آخر صلاح یہ ٹھہری کہ جب بچے نکل آئیں اور ان کے پر آجائیں اس وقت ناصر دیوار سے سیڑھی لگا کے چڑھ جائے اور اس کی بہنیں اس کے نچلے حصے کو اس وقت تک مضبوطی سے تھامے رہیں جب تک ناصر اس مال کو اڑا کے لائے بچے نکل آئے۔ ان کی چوں چوں سے انہیں اس کی خبر مل گئی۔ سات دن انتظار کرنے کے بعد وہ انہیں اتارنے کی تیاریاں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بے چارے ماں باپ چڑا چڑیا چوں چوں کرتے اِدھر اُدھر اڑتے پھرتے۔ اپنی بساط بھر غل مچا مچا کر اپنا رنج و غم اپنے بچوں کے چھن جانے پر ظاہر کرتے لیکن ناصر اور اس کی دونوں بہنوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ انہوں نے تینوں بچے مع گھونسلے کے اتار لیے۔ چھوٹی بہن جو نرم دل لڑکی تھی بولی کہ آؤ۔ انہیں ایک پنجرے میں بند کر دیں۔ میں خود ان کی روزانہ خبر لیا کروں گی۔ دانہ ڈالوں گی۔ پانی پلاؤں گی اس نے اپنے بہن بھائی کو یقین دلایا کہ جب یہ بچے بڑے ہو جائیں گے تو پنجرے میں پھر پھر کرتے اور چہکتے بہت بھلے معلوم ہوا کریں گے۔ لیکن ناصر اور ہی قماش کا لڑکا تھا۔ اس کی رائے تھی کہ ان سب کے پر نوچ ڈالے جائیں اور ان کو کمرے کے بیچ میں چھوڑ دیا جائے جب وہ فرش پر لڑھک لڑھک کر چلیں گے تو بڑا مزا ہوگا۔ بڑی بہن بھی اپنی چھوٹی بہن کی طرح ان کے پالنے کے حق میں تھی۔ لیکن ناصر بڑا ضدی لڑکا تھا۔ اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اپنی بات پر اڑا رہا۔ دونوں ننھی بچیاں اپنے بھائی کی ہٹ دھرمی دیکھ کر چپ ہو گئیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ ان کی نہ چلے گی تو اپنی تجویز پر زور دینا چھوڑ دیا۔ ناصر نے بلا تامل ان غریب بچوں کے بال نوچنا شروع کر دیا۔ وہ نوچتا جاتا تھا اور انھیں فرش پر چھوڑتا جاتا تھا

چند ہی منٹ میں تینوں بچے گوشت کی بوٹی کی طرح بے بال و پر ہو گئے۔ تکلیف اور درد سے وہ چوں چوں کرتے اور بری طرح تڑپتے۔ اپنے ننھے بازوؤں کو ہلاتے تھے اور سردی سے کانپ رہے تھے۔ ناصر کو ان کی تکلیف کا ذرا خیال نہ تھا۔ بلکہ وہ خوش ہو رہا تھا۔ جب وہ فرش پر لڑھکنے سے رکتے تو وہ اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے انہیں دھکیلتا تاکہ وہ ہلتے جلتے رہیں۔ جب وہ کمزوری اور تکان سے اوندھے ہو جاتے یا کروٹ کے بل گرے رہ جاتے تو وہ کھلکھلا کر ہنستا۔ کودتا۔ اچھلتا۔ شروع میں اسکی دونوں بہنیں اس کے خلاف تھیں وہ منہ بنائے بیٹھی تھیں اور اسے برا بھلا کہہ رہی تھیں لیکن جب انھوں نے اپنے بھائی کو ایسی خوشی میں دیکھا تو وہ اپنی بات بھول گئیں اور اسکے ساتھ اس کھیل میں شریک ہو گئیں۔ انہیں اس کھیل کے ظلم اور بے رحمی کا مطلق خیال نہ رہا۔ سچ ہے بُری صحبت کا بُرا اثر ہوتا ہے۔ خربوزہ کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔

وہ اپنے اس ظالمانہ کھیل کو ہیں مصروف تھے کہ انھیں استاد صاحب آتے نظر آئے۔ تینوں بوکھلا سے گئے۔ ہر ایک نے ایک ایک بچہ اپنی جیب میں ڈال لیا اور آنکھ بچا کے ٹلنے لگے۔ استاد نے انہیں بلا کے اس طرح کھسک جانے کی وجہ پوچھی۔ وہ بلانے پر آ تو گئے لیکن بہت ڈرے ڈرے۔ آنکھیں زمین میں گڑی ہوئی۔ اس سے استاد کو یقین ہو گیا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔ بچوں نے جواب دیا کہ ہم تو کھیل رہے تھے۔ استاد نے کہا کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ میں سیدھے سادھے کھیلوں کا مخالف نہیں ہوں بلکہ تمہیں ہنستے کودتے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اتنے میں انھوں نے دیکھا کہ ہر ایک کا ہاتھ جیب میں ہے۔ اس پر انھوں نے کہا کہ دکھاؤ تمہاری جیبوں میں کیا ہے جس کو تم مجھ سے چھپا رہے ہو۔ مجبورًا انہیں حکم بجالانا پڑا۔ جیب سے انھوں نے تینوں بچے ننگ منگ نکال کے دیدئے۔ استاد کو انہیں دیکھ کے سخت رنج ہوا۔ اور ان پر بڑا ترس آیا۔ ان کے ماں باپ اب بھی صحن میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد غل مچا مچا کر فریاد کر رہے تھے۔ استاد نے قہر کی نگاہ ان تینوں پر ڈالی۔ اس کا وہ اثر ہوا

ہو لفظوں سے نہ ہوتا تینوں کانپ گئے۔ کچھ دیر کے بعد ناصر بولا کہ یہ بے بال و پر بچے جب اچک اچک کر ہلتے تھے تو ہمیں لطف آتا تھا۔ استاد نے پوچھا کہ کیا تمہیں ان کو تکلیف دینے میں مزا آتا ہے اور کیا ان کی چیخیں تمہارے دل پر کچھ اثر نہیں کرتیں؟ ناصر نے حیران ہو کے کہا کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ چند بالوں کے نوچنے سے انہیں کیا تکلیف پہونچ سکتی ہے۔ استاد نے اس تکلیف کو سمجھانے کے لئے ناصر کے سر سے چند بال اکھاڑے۔ ناصر تکلیف سے چلانے لگا۔ استاد نے کہا اگر میں تمہارے سر کے کل بال اسی طرح اکھاڑ کے پھینک دوں تو تمہیں کس قدر تکلیف ہوگی۔ تمہیں اپنی تکلیف کا تو اس قدر خیال ہے لیکن ان بے زبان جانوروں کا جنھوں نے تمہارا کچھ نہیں لیا تمہیں ذرا خیال نہیں بچیو! مجھے سب سے زیادہ حیرانی اس بات کی ہے کہ تم کیسے اس ظلم میں شریک ہو گئیں!

بچیاں بالکل چپ چاپ تھیں منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ آخر آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ فرش پر بیٹھ گئیں۔ استاد نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ان کو کچھ اور کہنا مناسب نہ جانا۔ لیکن ناصر اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔ کہ میں نے پرندوں کو کچھ تکلیف نہیں دی بلکہ اپنے بازوؤں کو ہلانے اور کودنے پھاندنے سے وہ اپنی خوشی ظاہر کرتے تھے۔ استاد نے سمجھایا کہ یہ ننھے جانور تکلیف کی وجہ سے اپنے بازو ہلاتے اور لڑکتے تھے۔ اور جسے تم خوشی ظاہر کرنا کہتے ہو وہ ان کی تکلیف اور درد کی فریاد تھی۔ اگر ان کے زبان ہوتی تو تم ان کی یہ فریاد سنتے کہ۔ بیا۔ باوا۔ آؤ ہمیں بچاؤ۔ ہم بے رحم بچوں کے ہاتھوں میں پڑ گئے ہیں۔ انھوں نے ہمارے سارے بال نوچ لئے ہیں۔ ہم جاڑے میں سکڑ رہے ہیں۔ ہمارا بدن دکھ رہا ہے۔ آؤ ہمیں گرم کرو اور اس تکلیف سے بچاؤ۔ ورنہ ہم ابھی مرے جاتے ہیں

دونوں لڑکیاں بالکل بے تاب ہو گئیں آنسوؤں کی لڑیاں آنکھوں سے جاری تھیں ناصر کو اس بے رحمی پر برا بھلا کہنے لگیں۔ جس میں اس نے انھیں بھی شریک کر لیا تھا۔ ناصر کو اب اپنی غلطی معلوم ہو گئی۔ اپنے سر کے بال کھینچنے پر تکلیف کا مزا چکھ چکا تھا۔ اس کے دل کی ملامتوں کا اثر (باقی صفحہ ۱۵ پر)

چھائی ہیں پھر فلک پر برسات کی گھٹائیں

غنچے چٹک رہے ہیں پتے ہرے ہوئے ہیں شاداب ہیں مناظر، بادل گھرے ہوئے ہیں
پانی سے آج چشمے ہر جا بھرے ہوئے ہیں سرسبز کھیتیاں ہیں گلشن ہرے ہوئے ہیں
رنگین ہیں فضائیں مخمور ہیں ہوائیں
چھائی ہیں پھر فلک پر برسات کی گھٹائیں

شاداب ہیں بولیں طائر چہک رہی ہیں سبزہ لہک رہا ہے پودے لچک رہے ہیں
بدمست ہیں فضائیں گلشن مہک رہے ہیں دریا مچل رہے ہیں غنچے جھلک رہے ہیں
رنگین ہیں فضائیں مخمور ہیں ہوائیں
چھائی ہیں پھر فلک پر برسات کی گھٹائیں

بوندوں کی پھر صدائیں کانوں میں آرہی ہیں کوئل بھی نغمہ زن ہے چڑیاں بھی گا رہی ہیں
کلیاں چٹک چٹک کر گلشن بسا رہی ہیں کم عمر لڑکیاں پھر جھولوں میں گا رہی ہیں
رنگین ہیں فضائیں مخمور ہیں ہوائیں
چھائی ہیں پھر فلک پر برسات کی گھٹائیں

پھولوں نے رنگ بدلا تم بھی خوشی مناؤ اچھا سا گیت تم بھی بہنوں کوئی سناؤ
شفاف ساحلوں پر دھومیں نئی مچاؤ مثل گلاب ہنس کر بچپن کے دن گزارو
رنگین ہیں فضائیں مخمور ہیں ہوائیں
چھائی ہیں پھر فلک پر برسات کی گھٹائیں

صفیہ بیگم شمیم (ملیح آبادی)

مصر کے مینار

قدیم (پرانے) زمانہ میں مصر کے مینار دنیا کے سات عجائبات (عجیب وغریب چیزیں) میں شمار کئے جاتے تھے۔ آج صرف یہی ایک مینار ہیں جو اپنی قدیم حالت میں صحیح وسالم نظر آتے ہیں باقی عجائبات ٹوٹ پھوٹ کر مٹنے کے قریب ہیں۔

یہ مینار مصر کے قدیم بادشاہوں کے مقبرے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا مقبرہ چھیاپس کا ہے جو چھ ہزار برس قبل پہلے مصر کا بادشاہ تھا۔ اس مقبرہ کا مینار سب سے بڑا اور مضبوط ہے۔

یہ مینار مصر سے دس میل کے فاصلہ پر ریگستان میں ہیں۔ ایک زمانہ ہوا یہ مینار باہر سے صاف اور چمک دار تھے۔ اور ایک پتھر دوسرے پتھر سے ایسا چپکا تھا کہ بڑی مشکل سے الگ الگ پہچانے جاسکتے تھے۔ مگر اب بیرونی (باہر کا) حصہ کھردرا ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ان میناروں کو بنے صدیاں (ایک صدی سو سال کی ہوتی ہے) گذر گئی ہیں اور دوسرے مصر کے رہنے والوں

پتھر نکال لئے ہیں۔

ان میناروں کے اندر راستے اور گھر بنے ہوئے ہیں اور ان میں ایسی عجیب وغریب چیزیں بھی رکھی گئی ہیں جنھیں آج کل کی کلیں تیار نہیں کرسکتیں۔ ان میناروں کو تعمیر (بنانا) کرنے کے لئے ہزاروں غلاموں نے کام کیا تھا اور جو پتھر وہ ڈھو ڈھو کر لاتے تھے وہ دریائے نیل کے ساحل پر نکالا جاتا تھا۔

ایک تاریخ داں کی رائے ہے کہ دریائے نیل سے ان میناروں تک پتھر اٹھالانے کے لئے کم سے کم سو ہزار غلام تو ضرور بھرتی کئے گئے ہوں گے۔ دریائے نیل سے یہاں تک ریت پر ایک مضبوط اور پتھریلی سڑک بنائی گئی تھی جس کی مدد سے پتھر یہاں تک آسانی سے لائے جاتے تھے۔ اس سڑک کے تیار ہونے میں دس برس لگے۔ ان سو ہزار غلاموں کے علاوہ چار ہزار اور غلام لگائے گئے تھے۔

بادشاہ وقت اپنا مینار (مقبرہ) خود تیار کرواتا تھا۔ کیونکہ مصری بادشاہ چاہتے تھے کہ مرنے کے بعد ان کا جسم صحیح وسالم ہمیشہ کے لئے (بطور یادگار) رہ جائے ہر ایک مینار میں ایک نامعلوم راستہ اور خفیہ (چھپی ہوئی) کوٹھری ہے۔ ان میناروں کے خفیہ راستے صدیوں تک پوشیدہ رہے اور چھیاپس کے مینار کا راستہ تو سطح زمین سے تین سو قدم گہرا چلا گیا ہے۔ مینار کے عین وسط میں مدفن (وہ جگہ جہاں کسی کو دفن کیا جاتا ہے) ہے۔ اسے بادشاہ کا گھر کہتے ہیں۔ یہاں سوائے رشتہ داروں کے کسی کو جانے کی اجازت نہیں۔

اس خفیہ کوٹھری کا دروازہ ساڑھے تین قدم اونچا اور دس قدم موٹا ہے۔ اس میں بادشاہ کا جنازہ رکھا ہوا ہے۔ یہ جنازہ اتنا بڑا ہے کہ کوئی اُسے باہر نہیں لا سکتا بادشاہ کا مردہ جسم لکڑی کے جنازہ میں رکھا ہوا ہے۔ اور لکڑی کا جنازہ پتھر کے جنازہ میں ہ

مصریوں کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد دوسرا جنم ہوگا اور وہاں بہت سی چیزوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ اس لئے آج بھی ان مقبروں میں جنگی ہتھیار۔ جواہرات۔ پتھر کی کشتیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں ؂

صفیہ بی۔ (دنکنڈہ)

آئندہ مہینے کے بنات میں: مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری کا ایک نہایت عمدہ مضمون شائع کیا جائے گا۔ اور مسٹر صادق الخیری ایم اے بھی بچہ کی کہانی سنائیں گے ۔

پُرلطف حساب

رقیہ:۔ پیاری ثریا۔ تم اپنی چاہے جس
...کے گھر کا نمبر اور اس کی عمر مجھ سے پوچھ
...ڑا بتا دوں گی۔

ثریا:۔ اچھا؟ لیکن کس طرح؟

رقیہ:۔ ایک حساب کے ذریعے۔ اچھا
...ی سہیلی کی عمر اور اس کے گھر کا نمبر سوچ لو
...س طرح میں بولتی جاؤں اسی طرح سے
...۔سب سے پہلے اس کے گھر کا نمبر لکھو۔
...ر اس کو دو سے ضرب دے دو پھر اس میں
...مع کردو۔ پھر اس کو ۵۰ سے ضرب دو۔
...س میں اس کی عمر جمع کردو۔ اور اس
...سے ۳۶۵ گھٹا دو۔ پھر ۱۱۵ جمع کردو
...مجھے بتاؤ کہ جمع کرنے کے بعد کیا جواب
؟

ثریا:۔ ۴۷۱۵۔

رقیہ: تھوڑی دیر ٹھیر کر گویا کچھ سوچ
...ہے۔ دیکھو اس کے گھر کا نمبر ۴۷ ہے
اور عمر ۱۵ سال۔ اب تم خود دیکھو:۔

گھر کا نمبر	۴۷
۲ سے ضرب دو	۹۴
۵ جمع کردو	۹۹
۵۰ سے ضرب دو	۴۹۵۰
عمر جمع کردو ۱۵ برس	۴۹۶۵
۳۶۵ گھٹا دو	۴۶۰۰
۱۱۵ جمع کردو	۴۷۱۵

کیوں ٹھیک ہے نا؟ اور تم سمجھ گئیں؟

ثریا:۔ ہاں آپا اب میں بالکل سمجھ گئی کہ حساب کرنے کے بعد جو جواب آئے گا اس کا پہلا عدد گھر کا نمبر اور دوسرا عدد عمر کا۔ یہ تو بہت ہی پرلطف حساب ہے۔ میں آج اسکو ایڈیٹر صاحب "بنات" کے پاس روانہ کرتی ہوں۔ اور اپنی سہیلیوں کو بھی یہ حساب بتا کر حیرت میں ڈال دوں گی۔

صالحہ عبدالحکیم قادری کلکتہ

کتابیں پڑھنے کے فائدے

کتابیں پڑھنے سے بے شمار فائدے ہوتے ہیں۔ مثلاً ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ہم اچھی اچھی باتیں سیکھتے ہیں۔ ہمیں اچھے برے کی تمیز کرنی آجاتی ہے۔ کتابیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ تاریخی۔ جغرافیائی۔ ادبی۔ علمی اخلاقی وغیرہ۔ قسم قسم کی کتابوں کا الگ الگ فائدہ ہے۔ جیسی کتاب ہے ویسا ہی اثر۔ جس مضمون سے آپ کو دلچسپی ہو اسی قسم کی کتابیں پڑھئے ؛

جغرافیہ پڑھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی اب کیا حالت ہے۔ اور آج سے لاکھوں برس پہلے کیا حالت تھی۔ یہ کس طرح بنی۔ دن رات کس طرح ہوتے ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بڑے ہونے کی کیا وجہ ہے زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے یا سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔ ہم کو آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے نظر آتے ہیں وہ کیا ہیں۔ چاند اور سورج میں گرہن کیونکر لگتا ہے۔ ہوا کیا ہے۔ یہ زمین سے کتنے اوپر کی ہے ؛ غرض کہ یہ اور ایسی ہی تمام باتیں ہم کو کتابیں ہی پڑھنے سے معلوم ہوتی ہیں ؛

ہم کو تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنے قابل انسان دنیا سے گذر گئے جو اپنے پیدا ہونے کا مقصد یہ سمجھتے تھے کہ خلق خدا کو فائدہ پہونچائیں۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک انسان اپنی قوم اور ملک کے لئے مفید نہ ثابت ہو اس کا دنیا میں رہنا بے کار ہے۔ ان قابل لوگوں کی زندگی کے حالات پر غور کرنے سے ہمارے دلوں پر بھی اپنی قوم اور ملک کی محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان کے عمل پر کاربند ہو کر ان کی طرح ہو جائیں۔ سر سید احمد خاں کی سوانح عمری پڑھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں۔ برے بنے۔ لیکن انھوں نے مسلمان لڑکوں کی تعلیم کے لئے

ڈھ میں اتنی بڑی یونیورسٹی قائم کر دی جس سے
وں مسلمان لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
اسی طرح علامہ
ندالخیریؒ کے حالات
نے سے معلوم ہوتا ہے
ھوں نے لڑکیوں کی
اور ترقی کے لئے بڑی
کوششیں کیں اور بہت سی تکلیفیں سہیں۔
ں لوگوں نے ان کی مخالفت کی اور برا
بھی کہا۔ مگر انھوں نے جس کام کو پورا
ے کا ارادہ کر لیا تھا اسے کر کے ہی رہے
آج انہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ
ہے کہ ملک میں بے شمار لڑکیاں تعلیم یافتہ اور
تربیت یافتہ نظر آتی ہیں۔

ان بزرگوں کے
حالات پڑھنے سے
ہمارے دل میں بھی
خواہش ہوتی ہے کہ
ہم بھی اپنی زندگی کو
دوسروں کے لئے اس قدر مفید بنائیں کہ
ہمارے بعد ہمارا نام اچھے کاموں کی وجہ سے
لوگوں کی زبان پر عام ہو۔ یہ جذبہ ہم کو اچھے
کاموں کے کرنے پر مجبور کرتا ہے جو ہمارے ہی
لئے نہیں بلکہ دوسروں کیلئے بھی بہت مفید ثابت ہوتے ہیں

اُمِ سلمہ

ہ ۹ کا باقی مضمون:۔ اس کے چہرے پر ظاہر تھا۔ استاد نے دیکھا کہ اب کسی اور سزا کی ضرورت نہیں ہے۔
ں بے رحمی کے شوق میں نہیں ہوئی بلکہ بے عقلی اور ناسمجھی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ ناصر نے ان بچوں کو
سلے میں نہایت آہستگی اور احتیاط سے رکھ دیا۔ چڑا چڑیا خوشی کے مارے اسی وقت گھونسلے میں
بڑے۔ ناصر کے نیچے اترنے کا بھی انھوں نے انتظار نہیں کیا۔ بچے اپنے ماں باپ کو دیکھ کے
چوں چوں کر کے ہمکنے لگے۔ ناصر نے یہ حالت دیکھی تو اس کے دل پر اور بھی اثر ہوا۔ اس کی بہنیں پہلے
سے رو رہی تھیں۔ اس آخری تماشہ نے اُن کی بیرحمی کا نقش اور بھی انکے دل پر جما دیا۔ آئندہ کیلئے بے زبان
روں کے ستانے سے توبہ کر لی۔ بلکہ ہمیشہ وہ انہیں آرام پہونچانے میں لگے رہے۔
محمد ظفر

کتابیں پڑھنے کے فائدے

کتابیں پڑھنے سے بے شمار فائدے ہوتے ہیں۔ مثلاً ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ہم اچھی اچھی باتیں سیکھتے ہیں۔ ہمیں اچھے برے کی تمیز کرنی آجاتی ہے۔ کتابیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ تاریخی۔ جغرافیائی۔ ادبی۔ علمی اخلاقی وغیرہ۔ قسم قسم کی کتابوں کا الگ الگ فائدہ ہے۔ جیسی کتاب ہے ویسا ہی اثر۔ جس مضمون سے آپ کو دلچسپی ہو اسی قسم کی کتابیں پڑھئے ؂

جغرافیہ پڑھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی اب کیا حالت ہے۔ اور آج سے لاکھوں برس پہلے کیا حالت تھی۔ یہ کس طرح بنی۔ دن رات کس طرح ہوتے ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بڑے ہونے کی کیا وجہ ہے زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے یا سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔ ہم کو آسمان پر جو چمکتے ہوئے ستارے نظر آتے ہیں وہ کیا ہیں۔ چاند اور سورج میں گرہن کیونکر لگتا ہے۔ ہوا کیا ہے۔ یہ زمین سے کتنے اوپر کی ہے ؂ غرض کہ یہ اور ایسی ہی تمام باتیں ہم کو کتابیں ہی پڑھنے سے معلوم ہوتی ہیں ؂

ہم کو تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنے قابل انسان دنیا سے گذر گئے جو اپنے پیدا ہونے کا مقصد یہ سمجھتے تھے کہ خلق خدا کو فائدہ پہونچائیں۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک انسان اپنی قوم اور ملک کے لئے مفید نہ ثابت ہو اس کا دنیا میں رہنا بے کار ہے۔ ان قابل لوگوں کی زندگی کے حالات پر غور کرنے سے ہمارے دلوں پر بھی اپنی قوم اور ملک کی محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ ان کے عمل پر کاربند ہو کر ان کی طرح ہو جائیں۔ سر سید احمد خاں کی سوانح عمری پڑھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں۔ برے بنے۔ لیکن انھوں نے مسلمان لڑکوں کی تعلیم کے لئے

علیگڈھ میں اتنی بڑی یونیورسٹی قائم کردی جس سے ہزاروں مسلمان لڑکے تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

اسی طرح علامہ راشد الخیری کے حالات پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم اور ترقی کے لئے بڑی بڑی کوششیں کیں اور بہت سی تکلیفیں سہیں۔ بعض لوگوں نے ان کی مخالفت کی اور برا بھلا بھی کہا۔ مگر انھوں نے جس کام کو پورا کرنے کا ارادہ کرلیا تھا اسے کرکے ہی رہے اور آج انہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ ملک میں بے شمار لڑکیاں تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ نظر آتی ہیں۔

ان بزرگوں کے حالات پڑہنے سے ہمارے دل میں بھی خواہش ہوتی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی کو دوسروں کے لئے اس قدر مفید بنائیں کہ ہمارے بعد ہمارا نام اچھے کاموں کی وجہ سے لوگوں کی زبان پر عام ہو۔ یہ جذبہ ہم کو اچھے کاموں کے کرنے پر مجبور کرتا ہے جو ہمارے ہی لئے نہیں بلکہ دوسروں کیلئے بھی بہت مفید ثابت ہوتے ہیں

اُم سلمہ

صفحہ ۹ کا باقی مضمون:۔۔۔ اس کے چہرے پر ظاہر تھا۔ استاد نے دیکھا کہ اب کسی اور سزا کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ غلطی بے رحمی کے شوق میں نہیں ہوئی بلکہ بے عقلی اور ناسمجھی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ ناصر نے ان بچوں کو گھونسلے میں نہایت آہستگی اور احتیاط سے رکھ دیا۔ چڑا چڑیا خوشی کے مارے اسی وقت گھونسلے میں کود پڑے۔ ناصر کے نیچے اترنے کا بھی انھوں نے انتظار نہیں کیا۔ بچے اپنے ماں باپ کو دیکھ کے چوں چوں کرکے ہکنے لگے۔ ناصر نے یہ حالت دیکھی تو اس کے دل پر اور بھی اثر ہوا۔ اس کی بہنیں پہلے ہی سے رو رہی تھیں۔ اس آخری تماشہ نے اُن کی بیرحمی کا نقش اور بھی انکے دل پر جما دیا۔ آئندہ کیلئے بے زبان جانوروں کے ستانے سے توبہ کرلی۔ بلکہ ہمیشہ وہ انہیں آرام پہونچانے میں لگے رہے۔

محمد ظفر

وقت کی قدر

پیاری بہنوں! وقت کی قدر کرنا سب کاموں سے بہتر ہے۔ ہم میں بعض بچیاں ایسی ہیں جو فضول باتیں کرنے یا سننے میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتی ہیں۔ لیکن ہم کو کبھی بھول کر بھی ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں بچپن سے ہی وقت کی قدر کرنا سیکھنی چاہیئے۔ جو عادت بچپن میں پڑ جاتی ہے وہ ساری عمر ساتھ دیتی ہے۔ اگر ہم ہمیشہ وقت کی قدر کریں تو بہت سے نقصانوں سے بچے رہیں گے۔ جس کام کا جو وقت ہو اسے اسی وقت ختم کر دینا چاہیئے۔ اپنی بڑی بہن یا اماں سے اپنے دن بھر کے کاموں کے وقت لکھوا کر رکھ لیجیئے اور ان پر سختی کے ساتھ عمل کیجیئے۔ وقت ایک بہتے دریا کی مانند ہے۔ جو گھنٹہ یا منٹ گذر جاتا ہے پھر لوٹ کر نہیں آتا۔ اکثر لڑکیاں بچپن میں پڑھنے سے جی چراتی ہیں لیکن جب بڑی ہوتی ہیں اور انھیں کافی سمجھ آتی ہے۔ اور دوسروں کو پڑھتے لکھتے دیکھتی ہیں تو انھیں بھی شوق ہوتا ہے کہ ہم بھی پڑھیں لیکن پھر مشکل اور دشوار ہو جاتا ہے اور انھیں اپنی غفلت پر بہت افسوس ہوتا ہے۔ بہنوں! ہم کو اسلام کی تعلیم یہی بتاتی ہے کہ وقت کی قدر کرو۔ اللہ میاں نے اپنے بندوں کو جو چند سال زندگی کے دیئے ہیں وہ اس واسطے نہیں کہ اُن کو بے قدری کے ساتھ گنوا دیا جائے۔ بلکہ زندگی کے ایک ایک منٹ ایک ایک سکنڈ کو اچھے سے اچھے کام میں صرف کرنا چاہیئے۔ طالب علم بچیوں کو چاہیئے کہ اپنے وقت کی قدر کریں اور علم حاصل کرنے میں صرف کریں اور ایسی باتوں کی طرف کبھی بھول کر بھی توجہ نہ کریں جو تعلیم سے غافل کرنے والی ہوں۔ عقل مند بچیاں ہر وقت کے لئے ایک کام اور ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر کر لیتی ہیں:

احمدی بیگم۔ (پیلی بھیت)

حضرت بلالؓ

حضرت بلالؓ ایک بت پرست (پتھر کو
جنے والا) کے خریدے ہوئے غلام تھے۔
ں کا آقا ان کو بہت تکلیفیں دیتا تھا۔ اس کی
ں یہ تھی کہ یہ اسلام کو چھوڑ کر پھر بت پرست
جائیں۔ مگر وہ ایسے سچے مسلمان تھے کہ ان
ب مصیبتوں کو جھیلتے تھے۔ لیکن جس پاک اور
، دین کو انھوں نے قبول کیا تھا اسے چھوڑنے
ر گز تیار نہ ہوئے۔ حضرت بلالؓ کا بت پرست
ت کبھی تو ان کی گردن میں رسی باندھ دیتا اور
یں لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور رسی کو پکڑ کر
یں گلیوں میں لئے پھرتے تھے۔ یہاں تک
سی کی رگڑ سے ان کا جسم لہولہان ہو جاتا۔
ں انھیں لوہے کا لباس پہنا کر دھوپ میں بٹھاتا
اتا کہ گرمی سے بلبلا اٹھیں۔ کبھی مکے سے باہر
تا اور تپتی ہوئی ریت پر انھیں ننگا کر کے
دیتا اور تپتے ہوئے پتھر ان کے سینے پر رکھ
ا۔ کبھی جانوروں کی کچی کھال میں انھیں
ھ دیتا اور دھوپ میں بٹھا کر ایسا پٹواتا کہ
وہ کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی اور ان کے
بدن سے خون کے فوارے چلنے لگتے۔ پھر
یہی نہیں کہ مار پیٹ پر ہی بس کرتا بلکہ بھوک
پیاس سے الگ تنگ کرتا تھا۔ کھانے کو روٹی
پینے کو پانی نہ دیتا۔ یہ بھوک پیاس کے مارے
بلکا کرتے وہ ذرا بھی رحم نہ کرتا۔ جاڑوں میں
ساری ساری رات ننگا دھڑنگا صحن میں باندھے
رکھتا۔ گرمی میں سارا سارا دن دھوپ میں
بٹھائے رکھتا۔ غرض وہ بے درد ان پر طرح
طرح کے ظلم کرتا تھا۔ مگر حضرت بلالؓ ایسے صابر
(صبر کرنے والے) تھے اور ہمارے پیارے نبیؐ
کے سچے عاشق (محبت کرنے والے) تھے کہ کبھی
کوئی برا کلمہ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ ایک دفعہ
وہ بے چارے بری طرح پٹ رہے تھے۔ کہ
حضرت ابوبکرؓ ان کے پاس سے گذرے اور
اس سچے مسلمان کی تکلیف کو نہ دیکھ سکے۔ اسی
وقت ان کو ان کے مالک سے خریدا۔ اور پھر انہیں
آزاد کر دیا +

شہر بانو بنگلور

ایک چھوٹا سا ڈرامہ

آدھی قیمت

(ڈرامہ والے)

ایک امیر — اس کا دوست

ماہی گیر

چپراسی — دربان

(امیر دیوان خانے میں بیٹھا اپنے دوست سے باتیں کر رہا ہے۔ ذرا دور ایک چپراسی کھڑا ہے)

امیر:۔ (دوست سے) دعوت کا تمام انتظام ہو گیا؟

دوست:۔ ہاں ہر قسم کی مٹھائیاں پھل اور ترکاریاں موجود ہیں۔ طرح طرح کے پھول بھی آ گئے ہیں لیکن افسوس مچھلی ابھی تک نہیں ملی۔

امیر:۔ کیوں؟

دوست:۔ ماہی گیر کہتے ہیں کہ آج سمندر میں طوفان بہت زیادہ ہے۔ جب تک ہوا کم نہ ہو جائے گی مچھلی نہیں مل سکے گی۔

امیر:۔ لیکن مچھلی کے بغیر تو دعوت کا مزہ نہیں۔ کل میری لڑکی کی شادی ہے اگر دسترخوان پر مچھلی نہ ہو گی تو مجھے سخت شرمندگی ہو گی۔ کوشش کر کے مچھلی ضرور منگاؤ۔

دوست:۔ ہاں کوشش تو میں کر رہا ہوں۔

دوسرا منظر

(ایک ماہی گیر (مچھلی پکڑنے والا) ایک مچھلی لئے ہوئے آتا ہے اور اندر جانا چاہتا ہے۔ دربان

ہے ا ر

دربان:۔ (ڈانٹ کر) ٹھہرو! ٹھہرو!
ن ہو؟ اندر کیوں گھسے جا رہے ہو؟
ام ہے؟

ماہی گیر:۔ حضور میں ایک غریب ماہی گیر
۔ مالک کے لئے عمدہ مچھلی لایا ہوں۔

دربان:۔ لیکن مالک کو آج مچھلی کی ضرورت
ہے۔

ماہی گیر:۔ (خوشامد سے) حضور ذرا
ئے تو کیسی عمدہ مچھلی ہے۔ اندر جانے دیجئے
ایسی مچھلی دیکھیں گے تو ضرور لے لیں گے

دربان:۔ (غصہ میں) نہیں خبردار!
رمت جانا۔

ماہی گیر:۔ (ہاتھ جوڑ کر) غریب پر ذرا
نے دیجئے۔

دربان:۔ چپ رہ! میرے سامنے
ے ہٹ جا۔

ماہی گیر:۔ (اور خوشامد سے) حضور
کیجئے اگر آج یہ مچھلی نہ بکی تو میرے بال
وں کو فاقہ ہو جائے گا۔ اسی کا سہارا ہے گھر
کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ رحم کیجئے۔

دربان:۔ اچھا خیر۔ چلا جا مجھے تیرے
اوپر ترس آتا ہے۔ میں بہت رحم دل انسان
ہوں۔

ماہی گیر:۔ حضور کا شکریہ۔ خدا حضور
کو اس مہربانی کا بدلہ دے۔

(جاتا ہے)

دربان:۔ لیکن ٹھہرو! تم اس شرط
پر اندر جا سکتے ہو کہ جو کچھ تم مچھلی کی قیمت پاؤ
اس کا آدھا مجھے دو۔

ماہی گیر:۔ (پہلے پریشان ہو جاتا ہے پھر
کہتا ہے) حضور ایک آنہ لے لیجئے گا۔

دربان:۔ نہیں اس سے کام نہیں
چلے گا۔ آدھی قیمت دینی ہو تو اندر جاؤ ورنہ
یہاں سے دور ہو۔

ماہی گیر:۔ اچھا دو آنے دے دوں گا
سرکار۔

دربان:۔ جا کمبخت یہاں سے نکل۔
اب میں تجھے ہرگز نہ جانے دونگا۔

ماہی گیر:۔ بہت اچھا حضور آپ
کی مرضی۔ آدھی قیمت ہی دے دوں
گا۔

تیسرا منظر

دربان اس کو اندر جانے کی اجازت دیدیتا ہے اور وہ امیر کے دیوان خانے میں داخل ہوتا ہے)

امیر:- (چپراسی سے) وہ کون آرہا ہے؟

چپراسی:- حضور ایک ماہی گیر مچھلی لئے ہوئے آرہا ہے۔

امیر:- (چپراسی سے) اچھا جلدی بلاؤ۔

(ماہی گیر امیر کے سامنے آکر آداب بجالاتا ہے اور مچھلی اس کے سامنے رکھ دیتا ہے)

امیر:- (دوست سے) دیکھو کیسی عمدہ مچھلی ہے۔

دوست:- ہاں واقعی بہت عمدہ ہے۔

امیر:- اے ماہی گیر تم یہ مچھلی ہماری ضرورت کے موقع پر لائے ہو اس لئے جو قیمت تم مانگو گے وہی تمہیں دیں گے۔ بتاؤ کیا چاہتے ہو؟

ماہی گیر:- حضور میں اس مچھلی کی قیمت روپیہ پیسہ کچھ نہیں مانگتا بلکہ اپنی پیٹھ پر صرف بیس کوڑے چاہتا ہوں۔

امیر:- (دوست سے) یہ شخص پاگل معلوم ہوتا ہے۔ (ماہی گیر سے) میری سمجھ میں نہیں آتا تمہارا کیا مطلب ہے۔

ماہی گیر:- میں اس مچھلی کو بیچنا چاہتا ہوں۔

امیر:- ہاں تو پھر بتاتے کیوں نہیں کہ کیا قیمت چاہتے ہو۔

ماہی گیر:- میں اپنی ننگی پیٹھ پر بیس کوڑے چاہتا ہوں۔

امیر:- تم کیسے بیوقوف ہو عین ضرورت کے وقت تم میرے لئے مچھلی لائے جس کے لئے میں تم کو انعام دینے کو تیار ہوں۔ لیکن تم ایسے احمق ہو کہ مار کھانے کو تیار رہو۔

ماہی گیر:- لیکن میں اور کچھ نہیں لوں گا۔

امیر:- اچھا مچھلی تو میں ضرور لوں گا کیونکہ اس وقت مجھے اس کی سخت ضرورت ہے اور تمہاری مرضی کے مطابق مجھے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہئے (چپراسی سے) چپراسی۔

چپراسی:- جی حضور

امیر:- اس آدمی کو ننگا کرکے بیس کوڑے مارو لیکن بہت آہستہ آہستہ مارنا۔

(چپراسی باہر سے ایک چھڑی لاتا ہے اور ماہی گیر کا کرتہ اتروا کر مارنا شروع کرتا ہے۔

چپراسی:- (گنتا جاتا ہے) ایک، دو، تین

ہار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس۔

ماہی گیر:۔ (دسواں کوڑا لگنے کے بعد بلدی سے) ٹھہرو! ٹھہرو! (چپراسی رک جاتا ہے) یرے سودے میں ایک حصہ دار اور بھی ہے لہذا س کا حصہ دینا بھی مجھے واجب ہے۔

امیر:۔ (حیرت سے) کیا! کیا دنیا میں تمہاری رح ایک بیوقوف اور بھی ہے۔ جلدی بتاؤ کہ ہ کہاں ہے۔ اور کون ہے؟

ماہی گیر:۔ وہ محل کے پھاٹک پر ٹہل رہا ہے۔

امیر:۔ وہ کون ہے؟

ماہی گیر:۔ گستاخی معاف ہو وہ حضور ہی کا دربان ہے۔ جب میں یہ مچھلی بیچنے کے لئے یہاں آرہا تھا تو اُس نے مجھے روک دیا اور جب تک کہ میں نے پنی قیمت کا آدھا حصہ دینے کا اقرار نہ کیا اس نے آنے کی اجازت نہ دی۔

امیر:۔ دربان بدمعاش کہیں کا (چپراسی سے) جاؤ جلدی اس بدمعاش کو اپنے ساتھ لاؤ۔

(چپراسی باہر جاتا ہے اور دربان کو ہمراہ لے کر واپس آتا ہے)

امیر:۔ (غصہ میں) کیا تم نے اس ماہی گیر سے مچھلی کی آدھی قیمت دینے کا وعدہ کروایا تھا؟

دربان:۔ (شرمندہ ہوکر) جی ہاں حضور۔

امیر:۔ اچھا تو وہ آدھی قیمت تم کو ضرور ملے گی۔ (چپراسی سے) اس نمک حرام کی پیٹھ پر دس کوڑے خوب زور زور سے لگاؤ۔

(دربان کو کوڑے مارتا ہے)

امیر:۔ (ماہی گیر سے) میں نے تمہاری مچھلی کی قیمت تو ادا کردی مگر ابھی میں تم کو کچھ انعام بھی دونگا۔ (ایک سونے کی گھڑی نکال کر) لو اسے لے جاؤ اپنی بیوی کو دیدینا اور جب کبھی مچھلی پکڑ کر لاؤ تو میرے پاس ضرور لانا۔

(ماہی گیر جھک کر آداب بجالاتا ہے اور چلا جاتا ہے)

زیب النساء خاتون
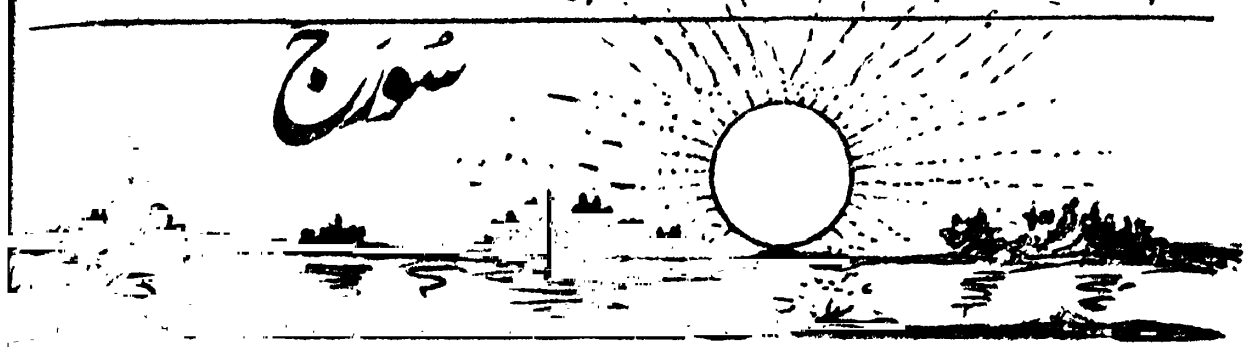
سورج صبح کو مشرق سے نکلتا ہے۔ دوپہر کو درمیان میں یعنی ہمارے سروں کے اوپر ہوتا ہے شام کو مغرب میں چھپ جاتا ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھرتا ہے اور مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے۔ لیکن اصل میں سورج نہیں پھرتا بلکہ زمین پھرتی ہے اور مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے۔ یہ تو تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ زمین گیند کی طرح گول ہے۔ اب یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج ساکن ہے یعنی ایک جگہ کھڑا ہے۔ اور زمین لٹو کی طرح گھومتی ہے ؛

تم حیران ہو گی کہ جب زمین پھرتی ہے۔ تو اس کی حرکت ظاہر کیوں نہیں ہوتی اور اس کے بدلے سورج کیوں پھرتا نظر آتا ہے؟ اس کی وجہ تم اس مثال سے سمجھ سکتی ہو کہ فرض کرو تم ریل گاڑی میں سوار ہو تمہاری گاڑی اسٹیشن پر کھڑی ہے۔ دوسری لائن پر تمہارے سامنے ایک اور گاڑی کھڑی ہے اب سیٹی بجتی ہے اور تمہاری گاڑی چل پڑتی ہے۔ ذرا کھڑکی سے باہر دیکھو تو تم حیران رہ جاؤ گی۔ کیونکہ شروع میں تمہیں اپنی گاڑی کی بجائے دوسری گاڑی چلتی نظر آئے گی یعنی تمہیں ایسا معلوم ہوگا کہ سامنے والی ریل گاڑی جو دراصل کھڑی ہے چل رہی ہے اور تمہاری گاڑی جو دراصل چل رہی ہے معلوم ہوتا ہے کھڑی ہے۔ اسی طرح جب ہم تیز رفتار موٹر یا گاڑی میں سفر کر رہے ہوں تو دور کے مکانات یا درخت وغیرہ بھاگتے نظر آتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موٹر یا گاڑی بھاگتی ہوئی آگے کو نہیں جا رہی بلکہ مکانات یا درخت وغیرہ اسی طرف کو بھاگے جا رہے ہیں جدھر سے ہماری موٹر یا گاڑی آ رہی ہے بس یہی حال سورج اور زمین کا ہے چلتی دراصل زمین ہے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ سورج چل رہا ہے۔

ر۔س۔ امرتسر

ساون کے گیت

تفریح کاش ہوتی یوں صبح کی ہوائیں　　گانا سہیلیوں کا ہو جھومتی گھٹائیں
شمشاد جھومتا ہے گلزار خوشنما ہیں　　قدرت کا ہو نظارا اس قدرتی فضائیں

باصد سرور باہم قدرت کے گیت گائیں
مل کر سہیلیوں میں ساون منانے جائیں

نظارہ آئینے کا پانی دکھا رہا ہو　　مخمل کا فرش ہر سو سبزہ بچھا رہا ہو
پانی برس رہا ہو۔ بادل بھی چھا رہا ہو　　ہر فرد اس جہاں کا ساون منا رہا ہو

باصد سرور باہم قدرت کے گیت گائیں
مل کر سہیلیوں میں ساون منانے جائیں

شفاف صاف پانی ندی سے آ رہا ہو　　ہر سمت چھوٹے چھوٹے نالے بنا رہا ہو
کہسار کی فضا پر اک حسن چھا رہا ہو　　اور خوشنما نظارہ دل کو لبھا رہا ہو

باصد سرور باہم قدرت کے گیت گائیں
مل کر سہیلیوں میں ساون منانے جائیں

احباب پھر رہے ہوں ہر سمت ٹولیوں میں　　اور دل لگی ہو آپس کی پیاری بولیوں میں
ہو جوش صد مسرت سب کی ٹھٹھولیوں میں　　رکھتے ہوں پھول چن کر دامن کی جھولیوں میں

باصد سرور باہم قدرت کے گیت گائیں
مل کر سہیلیوں میں ساون منانے جائیں

سلام مچھلی شہری

مطلب :۔ تفریح = سیر۔ کاش = خدا کرے۔ شمشاد = سرو۔ (ایک پیڑ ہے)۔ گلزار = پھلواری۔ خوشنما = خوبصورت۔ باصد سرور = بہت خوشی کے ساتھ۔ ہر فرد = سب لوگ۔ کہسار = پہاڑ۔ احباب = دوست۔ (سہیلیاں)۔ جوش صد مسرت = خوشی کا جوش۔ ٹھٹھولیوں = ہنسی مذاق۔

عوج بن عنق

آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ اکثر لمبے تڑنگ
اور بے وقوف آدمی کو عوج بنولق کہہ دیـ
ہیں۔ یہ دراصل عوج بن عنق کے لفظ کی
بگڑی ہوئی صورت ہے قصص الانبیا
میں لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ کی اولادیں ایک
عورت عُنق نام کی ہوئی ہے یہ اتنی لمبی چوڑی
تھی کہ بیٹھتی تو پوری ایک ایکڑ زمین گھیر لیتی
اس کے ہاتھوں کی انگلیاں تین تین گز
لمبی تھیں۔ ہر انگلی کی نوک پر ۲ دو ۲ دو ناخن
تھے جو ایسے سخت تھے کہ معلوم ہوتا تھا گو
فولاد کے دو پھاوڑے لگے ہوئے ہیں ؛
ان ہی خاتون عُنق کے فرزند ارجمند
عوج تھے جو حضرت آدم کی زندگی ہی میں پیدا ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ خدا نے عنق کے گناہ
ناراض ہو کر اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس پر بڑے بڑے شیر ببر چھوڑے گئے جو ہاتھیوں
کی برابر تھے اور بڑے بڑے گدھ بھی چھوڑے گئے جو گدھوں کی برابر تھے۔ پھر بھیڑیے
چھوڑے گئے جو اونٹوں کے برابر تھے۔ ان سب نے مل کر اسے مارا۔ چیرا پھاڑا۔ نوچ کھا

تکابوٹی کرڈالی اور کھا گئے ؛

مگر لمبی تڑنگی پہاڑ سی عورت کے صاحبزادے رہ گئے جو ادھر ادھر بے ٹھکان مارے مارے پھرتے تھے۔ دو قدم چلے اور مشرق سے مغرب میں یا مغرب سے مشرق میں پہونچ گئے۔ پانی کی گہرائی کہیں بھی ان کے گھٹنوں سے زیادہ نہ تھی۔ طوفان نوح (وہ طوفان جو حضرت نوح علیہ السّلام کے زمانہ میں آیا تھا اور بہت زبردست تھا) بھی ان کو نہ ڈبو سکا۔ اس میں پانی فقط ان کے ٹخنوں تک پہونچا تھا۔ آپ کا قد ۳۳۳۳ ۱/۳ گز تھا۔ میاں عوج کا سر بادلوں سے اوپر نکل جاتا تھا۔ جب کبھی پیاس لگتی تو سر جھکا کر بدلیوں میں سے پانی پی لیتے۔ بھوک لگتی تو سمندر میں سے بڑی بڑی مچھلیاں پکڑ کر ہاتھ اونچا کر دیتے وہ سورج کی گرمی میں بھن جاتیں اور آپ کھا لیتے۔ آپ حضرت آدم کے سامنے پیدا ہوئے تھے۔ تین ہزار سال دنیا کی بہار دیکھنے کے بعد حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں مارے گئے۔

حضرت موسیٰؑ کو خدا نے حکم دیا کہ عوج اور اس کی نالائق قوم سے لڑو۔ مگر لڑنے سے پہلے بارہ آدمیوں کو چن کر اُن کے پاس بھیجو۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے بارہ پیغامبروں (پیغام لے جانے والے) کو روانہ کر دیا کہ وہ ان عجیب دیوزاد کے حالات دریافت کرائیں۔ جب یہ لوگ ان کے ہاں پہونچے تو اتفاق سے عوج بن عنق کا سامنا ہو گیا۔ عوج سر پر لکڑیوں کا گٹھا لئے ہوئے تھا۔ ان بارہ آدمیوں آدمیوں کو بھی اُسی گٹھے پر بٹھا لیا اور گٹھے کو گھر لاکر زمین پر ڈال دیا۔ بعض کا بیان ہے کہ لکڑیوں کے گٹھے پر نہیں بلکہ عوج نے اُن کو اپنی آستین میں جو اس کی جیب کا کام دیتی تھی باغ کے میووں کے ساتھ بھر لیا اور بادشاہ کے سامنے لاکر آستین جھاڑی تو پھلوں اور میووں کے ساتھ یہ بارہ پیغامبر بھی نکل پڑے۔ کہتے ہیں کہ عوج نے ایک بھاری پہاڑ اکھاڑ کر اپنے سر پر رکھ لیا اور چاہا کہ بنی اسرائیل کی فوج پر ڈال کر ان کو ہلاک کر دے کہ اتنے میں ایک ہدہد اس پہاڑ پر آبیٹھا اور اس پر ایک چونچ جو ماری تو وہ چٹان بیچ سے خالی ہو کر عوج کے گلے کا ہار ہو گئی اور سارا سر اس کے اندر سما گیا اور وہ کسی چیز کو نہ دیکھ سکا اور ٹھوکر کھا کر گرا حضرت موسیٰؑ نے اسوقت اپنا عصا ایسا مارا کہ ایک ہی چوٹ میں سکا دم نکل گیا (باقی صفحہ ۴۹ پر)

ورزش اور کھیل کود

تندرست زندگی اور خوشی حاصل کرنے کے
ے ورزش اور کھیل کود ضروری اور لازمی ہے
زش سے بدن میں طاقت اور ہاتھ پاؤں میں
ستی آجاتی ہے اور جسم میں حرارت پیدا ہو کر
ے لمبے سانس آتے ہیں جس کی وجہ سے بہت
ں آکسیجن (ایک گیس) اندر داخل ہو جاتی ہے
ر یہ گیس زندگی اور خوشی کے لئے خاص طور
ے ضروری ہے۔ ورزش سے بدن مضبوط،
نگت سرخ، طبیعت خوش، عقل تیز اور حافظہ
ور دار ہو جاتا ہے۔ جو بچے اور بچیاں تمام
ن لکھنے پڑھنے اور لیٹنے بیٹھنے میں گذارتے
یں۔ ان کی رنگت زرد جسم کمزور اور خیالات
پت ہوتے ہیں۔ ورزش کیسی ہونی چاہئے
س کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا مشکل ہے جسطرح
مختلف عادتوں اور مختلف ملکوں کی غذا میں
فرق ہوتا ہے اسیطرح طبیعت کے موافق ورزشیں
ھی جدا جدا ہیں لیکن ایک سیدھی اور صاف
سی بات یہ یاد رکھو کہ کھلی ہوا میں لمبے لمبے
سانس لینا صحت کے لئے بہت مفید ہیں۔ جو
وقت سیر کا یا بھاگنے کا یا کھیلنے کا ایک دفعہ مقرر
کر لیا اس وقت روزانہ اسے کرو۔ کھیل کود
کا وقت گھڑی گھڑی نہ بدلو۔ بہت سے کھیل
ایسے ہیں جن سے ورزش کا مقصد حاصل ہو جاتا
ہے۔ مثلاً۔ بیڈمنٹن۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال
وال بال۔ کبڈی۔ لہذا اسکول میں پڑھنے
والی ہر بچی کو اپنی دلچسپی کے موافق ایک کھیل
منتخب کر کے اس کے ذریعے ورزش کرنی چاہئے۔
کھلکھلا کر ہنسنا بھی بہت عمدہ ورزش اور ایک
قسم کا جسمانی کھیل ہے لڑکیوں کو اس مفت کی
دوا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے (لیکن بے
موقع کھلکھلا کر ہنسنا بہت برا ہے) لہذا اس
مفید مضمون سے سبق حاصل کرو اور ورزش کی
طرف سے کبھی غافل نہ ہو۔

مقصدہ خاتون ادیب

انوکھی سزا

بہت عرصہ گذرا ملک فارس پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ بہت ظالم تھا۔ ذرا سے قصور پر بہت بڑی سزا دیتا تھا۔ ساری رعایا اس کے ہاتھوں تنگ تھی۔ لیکن اس کی ملکہ بہت ہی رحمدل اور نیک عورت تھی۔ اسے بادشاہ کی عادت بہت ناپسند تھی۔ وہ بادشاہ کو بہت سمجھاتی۔ لیکن بادشاہ کسی کی نہ سنتا۔

ایک دفعہ بادشاہ نے ایک غلام کو اس وجہ سے کہ وہ بادشاہ کے پاؤں دباتے دباتے اونگھنے لگا تھا دیس سے نکال کر جنگل میں بھیج دیا۔ غلام کے بلکتے ہوئے بچے دیکھ کر بھی اس کو رحم نہ آیا یہ واقعہ ملکہ نے بھی دیکھا اور وہ خدا کے خوف کا خیال کرکے کانپنے لگی۔ کہ ایسے ظالم بادشاہ کا نہ معلوم کیا حشر ہوگا۔

اب ملکہ ہر روز خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگتی۔ ایک دن وہ دعا مانگ رہی تھی کہ ایک نرم آواز اس کے کان میں آئی۔ کہ "اے ملکہ تو کیوں پریشان ہے"؟

ملکہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کے سامنے ایک خوبصورت پری کھڑی ہے۔ ملکہ نے پری کو بادشاہ کے ظلم کا حال سنایا۔

پری نے کہا "اے نیک ملکہ غم نہ کر معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمہاری دعا قبول کرلی ہے۔ اب کل تماشا دیکھنا"۔ یہ کہہ کر پری غائب ہوگئی۔

دوسرے دن صبح ہی صبح محل میں شور کی آواز سنائی دی۔ ملکہ گھبرا کر اٹھی تو معلوم ہوا کہ بادشاہ کی ناک لمبی ہوتی جارہی ہے۔ بادشاہ نے ہر ایک سے کہا کہ کوئی میری ناک چھوٹی کردے۔ لیکن کوئی نہ کرسکا یہانتک کہ دوپہر کو بادشاہ کی ناک ایک فٹ لمبی ہوگئی۔ اور وہ بچوں کی طرح رونے لگا۔ ملکہ نے سمجھایا اور کہا کہ آج سے تم سچے دل سے توبہ کرو کہ کسی پر ظلم نہ کروگے تو خدا پاک تمہاری ناک چھوٹی کردے گا۔ بادشاہ کو اپنے ظلم کا خیال آیا تو وہ ڈر سے کانپ کر

خدا کے حضور میں ناک رگڑنے لگا۔ لیکن اتنی سخت تکلیف ہوئی کہ وہ تڑپ اٹھا۔ اتنے میں وہی پری آئی اور کہنے لگی "میں سمجھتی ہوں کہ تم نے اپنے ظلم کی کافی سزا پالی ہے اور اب تم اپنی غلطی پر شرمندہ ہو

اور اب کسی پر بلا وجہ ظلم نہ کرو گے" یہ کہہ کر پری نے اپنی چھڑی تین دفعہ بادشاہ کی ناک پر پھیری اور اس سے پہلے کہ بادشاہ اس کا شکریہ ادا کرتا غائب ہوگئی۔ بادشاہ نے دیکھا تو اس کی ناک بالکل ٹھیک ہوگئی تھی۔ وہ بہت رحم دل بن گیا اور ساری رعایا اس سے خوش ہوگئی۔ پھر بہت دنوں تک اس نے ملک پر بڑی اچھی طرح حکومت کی۔

منوّر ثریّا۔ پشاور

صفحہ ۲۵ کا باقی مضمون

اس کے بعد بنی اسرائیل کے بہت سے لوگوں نے مل کر خنجر مار مار کر بڑی مشکلوں سے عوج کا سر دھڑ سے جدا کیا اور اس کی ایک پسلی لا کر دریائے نیل پر ڈال دی جس سے پل بن گیا۔

سید ابن حسن شارق

دو سہیلیوں کی گفتگو

فاطمہ:- (پکار کر) ثریا بہن! کہاں جا رہی ہو؟

ثریا:- (پاس آتے ہوئے) کیا بتاؤں کہاں جا رہی ہوں

فاطمہ:- کچھ تو کہو بہن - ممانی تو اچھی ہیں؟

ثریا:- ہاں اچھی ہیں -

فاطمہ:- پھر منہ اندھیرے کدھر چل پڑیں -

ثریا:- تم یہ پوچھ کر کیا کرو گی - میں کچھ کام سے جا رہی ہوں -

فاطمہ:- اف فو! اب بہن یوں باتیں چھپاؤ گی!

ثریا:- اری بہن! تم تو میرے پیچھے پڑ گئیں

فاطمہ:- اچھا لو میں پوچھتی ہی نہیں - اب تو خوش ہو؟

(بات ٹالتے ہوئے) ثریا! میں نے سنا ہے - تم نے تو پڑھنا لکھنا شروع کر دیا ہے - آج کل کیا پڑھ رہی ہو؟

ثریا:- (جھینپ کر اک سادگی کے ساتھ) پڑھتی کیا ہوں بہن! گھر کے کام دھندوں سے ہی چھٹی نہیں ملتی کبھی سانس لینے کو فرصت مل گئی تو کوئی رسالہ - کوئی چھوٹی موٹی کتاب لے کر بیٹھ جاتی ہوں - جب کسی نے آواز دی - اٹھ کھڑی ہوئی - میں تو جیسا کہ پرے دن مولوی صاحب نے بھی کہا تھا یہ سمجھتی ہوں کہ اگر ماں باپ اور بڑوں کی اطاعت (حکم ماننا) کا سبق سیکھ لیا ہے تو پھر کسی اور سبق کے یاد کرنے کی ضرورت نہیں - اور اگر اسی سبق میں کچی رہ گئی تو پھر لاکھ کتابوں کے سبق پڑھوں تو کیا ہونا ہے - دنیا والے اور دین والے دونوں کی نظروں میں گر جاؤں گی -

فاطمہ:- بہن! آج تو میں تمہاری زبان سے وہ نئی باتیں سن رہی ہوں جو اب تک تم نے کبھی نہ کہیں ...... اچھا ثریا! تم کسی ضروری کام سے جا رہی تھیں میں نے روک لیا

اور لگی باتیں کرنے۔ پھر کبھی چین سے خود تمہارے یہاں آؤں گی۔ دو ایک گھنٹے بیٹھوں گی تو اور باتیں اچھی طرح ہوں گی۔

ثریا:۔ خوب یاد دلایا! جس کام کو نکلی تھی وہ دماغ سے اتر گیا تھا۔ اچھا مجھے فرصت ملی تو میں خود ہی آ جاؤں گی۔ تم کیوں تکلیف کرو۔ خدا معلوم اس وقت جب تم آؤ میں بیٹھی ہوں یا کام کرتی۔

فاطمہ:۔ تو پھر تم کل آؤ گی؟

ثریا:۔ اگر ہو سکا تو۔ مگر وعدہ نہیں کرتی۔ کیونکہ زبان دینے کے بعد میں ہمیشہ نبھاتی ہوں خواہ اولے پڑیں یا پتھر۔ وقت کی پابندی کا جتنا مجھکو خیال لگا رہتا ہے۔ اس سے زیادہ والدین کی اجازت اور کام کاج کی فکر رہتی ہے۔ آج تم سے وعدہ کر لوں۔ کل کوئی کام نکل آیا۔ یا کہیں اماں نے ساتھ چلنے کو کہا اُنسے کیسے انکار کروں گی۔ جیسے مجھ سے وعدہ خلافی نہیں ہوتی۔ اسی طرح بزرگوں کی حکم عدولی (حکم نہ ماننا) نہیں کر سکتی۔ اگر خالی رہی تو ضرور آجاؤں گی۔ لیکن تم میرا انتظار مت کرنا۔

فاطمہ:۔ ثریا! تم کو جتنا ماں باپ اور کام کاج کا پاس ہے۔ اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا احساس ہے، میری اور کسی سہیلی کو نہیں۔

ثریا:۔ (فوراً بات کاٹ کر) ہیں! تم نے کیا کہا!! چھوٹی چھوٹی باتیں! یہ چھوٹی چھوٹی باتیں نہیں ہیں بہن ان سے تو بڑی بڑی باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ پرسوں رئیسہ بیگم نے آنے کا وعدہ کیا۔ میں نے کھانے پکائے۔ انتظار کیا پر وہ نہیں آئیں۔ اب بتاؤ مجھے کتنا بُرا معلوم ہوا ہوگا۔ کل جب مولوی صاحب آئے تو میں نے کہہ دیا کہ میری ایک سہیلی نے آنے کا وعدہ کیا مگر وہ نہیں آئیں۔ مولوی صاحب نے مجھے سمجھاتے ہوئے دو ایک باتیں وقت کی پابندی اور وعدہ پورا کرنے کے بارے میں بتائیں۔ ایک جملہ ان کا اب تک میرے دل میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ "اگر وقت کی پابندی نہ کی جائے تو نہ کوئی دین کا کام ٹھیک ہوا ور نہ دنیا کا۔ پھر جب کوئی کام ٹھیک نہ ہو تو زندگی بیکار ہو جاتی ہے"! اچھا تم انتظار مت کرنا میں آئی تو آجاؤں گی"

(باقی آئندہ) محمد مونس ایم اے مرزا پوری

موسم کا حال

دریا چڑھے ہوئے ہیں ؏ بادل گھرے ہوئے ہیں
غنچے ہمارے دل لے ؏ کیسے کھلے ہوئے ہیں
پھولوں پہ رنگ آیا ؏ بلبل نے راگ گایا
نرگس نے آنکھ کھولی ؏ چمپا نے سر ہلایا
گیندا۔ گلاب۔ جوہی ؏ اور موتیا۔ چنبیلی
کھل کھل کے دے رہی ہیں ؏ خوشبوئیں اپنی اپنی
بیلیں چڑھی ہوئی ہیں ؏ فصلیں بھری ہوئی ہیں
ہر پھول اور کلی پر ؏ بوندیں پڑی ہوئی ہیں
گرمی ستا رہی تھی ؏ دل کو جلا رہی تھی
پیغام موت سب کو ؏ ہر دم سنا رہی تھی
اتنے میں بادل آیا ؏ ابرِ سیاہ چھایا
مردہ دلوں کے اندر ؏ روحِ حیات[1] لایا
قمری بھی گا رہی ہے ؏ دل کو لبھا رہی ہے
طوطی صدا خوشی کی ؏ سب کو سنا رہی ہے
بچوں میں بھی خوشی ہے ؏ خورسند[2] ہر اک کلی ہے
پانی میں تیرنے کی ؏ اک آگ سی لگی ہے
برسات کا لو! موسم ؏ آیا ہے کرتا چھم چھم
یہ ہی دعا تھی میری ؏ خالق سے اپنے پیہم[3]

سید مسعود حسن رضوی ادیب

مشکل الفاظ کا مطلب:۔ [1] زندگی [2] خوش [3] بار بار۔

دلچسپ معلومات

ہنری فورڈ دنیا کا سب سے بڑا امیر آدمی ہے۔

جرمنی کے ایک سائنس داں نے ایک ایسا بحری (سمندری) جہاز بنایا ہے جو موجودہ زمانے کے تیز رفتار ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ اور گولی کی طرح سمندر کی سطح کو چیرتا ہوا چلتا ہے۔ سمندر کی بے پناہ لہریں اور تیز موجیں اس جہاز کی رفتار میں ہرگز رکاوٹ نہیں ڈال سکتیں۔

ولیسٹ منسٹر (لندن) میں ایک عجیب وغریب حوض ہے۔ جو ایک خانہ دار خاتون نے تیار کروایا ہے۔ یہ حوض سارے کا سارا موم جامے کا بنا ہوا ہے۔ اور جب اسے تہہ کرلیا جاتا ہے تو یہ اتنا چھوٹا ہوجاتا ہے کہ انسان اسے جہاں چاہے اٹھائے لئے پھرے۔

دیا سلائی ۱۸۲۹ء میں ایجاد ہوئی تھی۔ اس وقت اس کی قیمت دو روپے فی ڈبیہ تھی۔

سوڈا واٹر سب سے پہلے ۱۸۱۵ء میں تیار ہوا تھا۔

نیویارک امریکہ کا "مجسمہ آزادی" (ایک بت) دنیا کا سب سے بڑا مجسمہ ہے۔ جو ایک سو اکیانوے فٹ بلند ہے۔

برٹش میوزیم (برطانوی عجائب خانہ) لندن دنیا کا سب سے بڑا عجائب خانہ ہے

دنیا کا سب سے بڑا گرجا سینٹ پیٹر روم میں ہے۔

سلطنت انگلیشیہ میں ایک ہزار جھیلیں دو ہزار دریا اور دس ہزار جزیرے ہیں۔

سید محمد عباس۔ سوسرا

ٹنی نورتن

چونکہ آموں کا موسم ہے اس لئے بہنوں کی خدمت میں یہ لذیذ چٹنی
ش کرتی ہوں۔

کچے آم کا گودا سوا سیر۔ کروندہ (چھلکے اتار
یجئے) جو عناب کے برابر اور ذائقہ میں ترش ہو
ؤ سیر۔ اگر کروندہ نہ ملے تو ڈالنے کی ضرورت نہیں
ر کروندہ کا مربہ ہو تو دھوکر بھی آپ ڈال سکتی ہیں
ٹانک بھر کشمش چھٹانک بھر چھوہارے۔ چھٹانک
ر مغز بادام۔ دو تولہ مغز پستہ۔ ان تمام
یزوں کو کسی قلعی دار برتن میں ملا لیں۔ سرخ مرچ
ریک پسی ہوئی ڈھائی تولہ۔ زیرہ سیاہ صاف
یا ہوا سوا تولہ۔ سونٹھ باریک پسی ہوئی تولہ بھر
مک ڈھائی تولہ۔ ان کو بھی ان ہی چیزوں میں
لا دیجئے۔ عمدہ سرکہ خالص سوا سیر اور دانہ دار
ھانڈ سوا سیر دونوں کو کسی قلعی دار برتن میں
چھی طرح ملا دیں۔ جب کھانڈ سرکہ میں بالکل مل
جائے تب کپڑے میں چھان لیں۔ پھر قلعی دار
برتن میں ڈال کر چولھے پر رکھ دیں اور اوپر
کی تمام چیزیں بھی سرکہ میں ملا کر آگ پر پکائیں
اور قلعی دار کفگیر سے خوب ہلاتے رہیں تاکہ
تلے میں نہ جم سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد سب
چیزیں جوش کھانے لگیں گی۔ اب تو ام پک
کر شہد جیسا گاڑھا ہو جائے گا تب آگ سے
اتار کر اچھی طرح سرد ہونے دیں۔ جب بخوبی
سرد ہو جائے مرتبان میں رکھ لیجئے۔ اور نوش
کیجئے۔

رئیس فاطمہ۔ حکیم پور

تلی ہوئی مچھلی

پہلے مچھلی کی صاف کرکے چار
چار انگل کے ٹکڑے کر لیجئے
پھر ان ٹکڑوں کے کانٹے نکال کر نمک [illegible]
سے اچھی طرح دھو لیجئے۔ اب ایک برتن میں دہی
رکھئے اور اس میں نمک مرچ ملا لیجئے دوسرے برتن
میں سوکھا بیسن رکھئے اور اس میں سفید زیرہ موٹا پیس
کر ملا لیجئے۔ اب مچھلی کے قتلے کو اچھی طرح دہی لپیٹ کر
اوپر سے سوکھا بیسن لپیٹ کر تل ڈالئے۔ اسما شمیم۔ ٹونک

دستکاری
بیل - اس بیل کو آپ جس چیز پر چاہیں بنائیں - پہلے کاکڑی آڑی بنائیے اس کے بعد ٹکویں کے چاند اور ستارے اس بیل کی طرح لگائیے - بہت آسان
آر - کے درخشاں بجنور
گریبان
اس گریبان کو سلمہ ستارے
سے بنائیے -
نسیم فاطمہ
الہ آباد
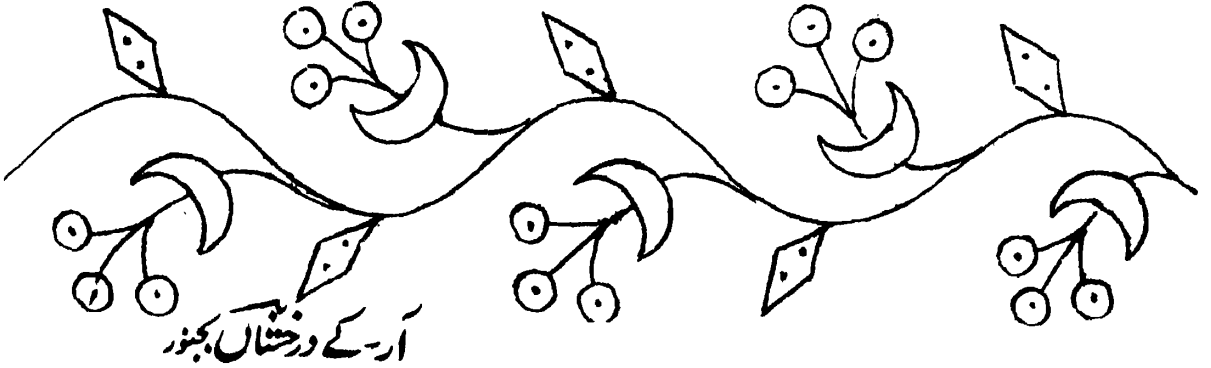
خوشنما گلدستہ

فہمیدہ خاتون دخت (بریلوی)

رومال کیلئے پھول

اس پھول کو ڈی ایم سی کاٹن نمبر ۱۶ سے
ئیں۔ بے حد خوبصورت معلوم ہوگا۔

بنت حبیب اللہ صاحب
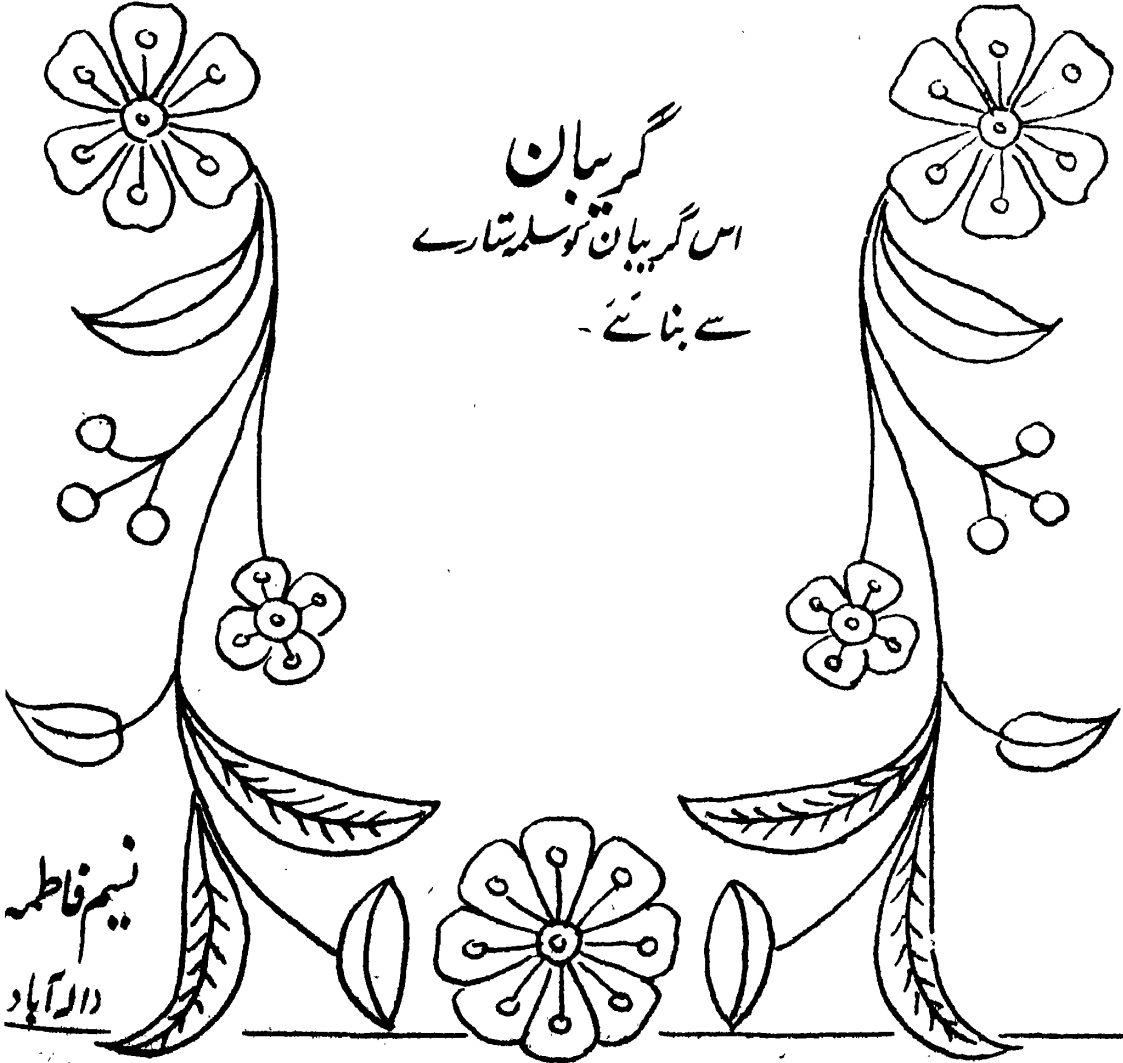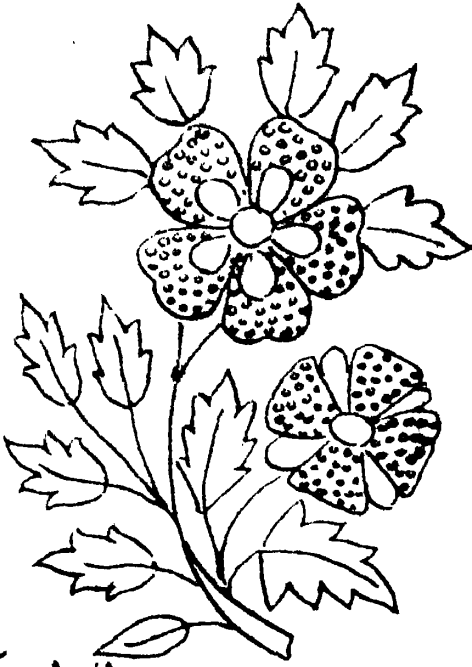
رومال کا پھول

اسے اپنے پسند کے رنگوں سے بنائیے۔

نادرہ سلطانہ (مرادآباد)
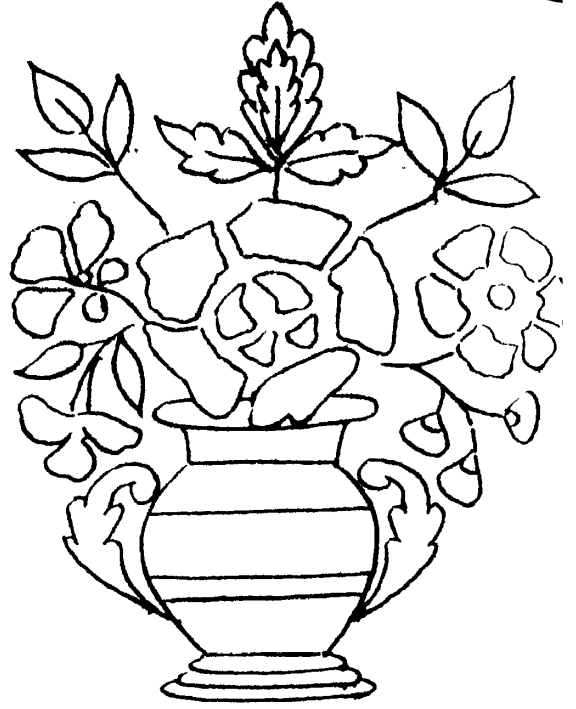
خوبصورت پھول
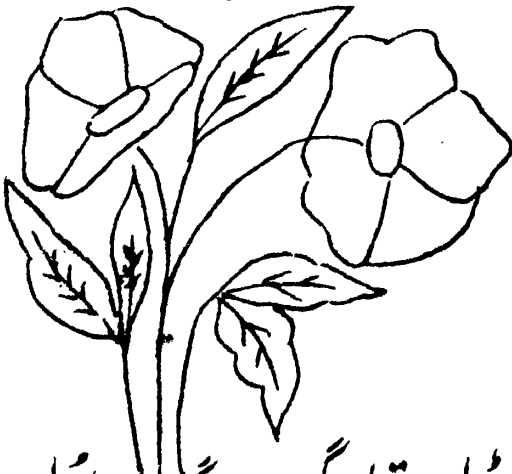
ڈال اور پتیاں گہرے سبز رنگ سے پھول
نارنجی رنگ سے۔ کلارکس نمبر ۲۵ کی لچھی سے بنائیں

مریم محمد پٹیل (کلکتہ)

(۱) ایک ناگن لہراتی جائے پھنکارے سے دل بہلاتی جائے۔ اگلے نگلے لاکھوں من سو سو من کا ایک ایک من سونپا اس کو نن من دھن۔ کاٹا دھڑ کو بھاگا چھن۔

(۲) ایک ناری سبھا میں آئی ساری سبھا بھونچک ہوگئی۔ نیاری نیاری کریں بچار مورکھ ہیں منہ پسار۔

(۳) ذرا سا بچہ بڑا شریر
کھینچ کمنیا مارے تیر

ریحانہ خاتون

(۴) اے اللہ میں بندہ تیرا
خوب بنایا ڈیرا میرا
پانی برسے خوب گھنیرا
پر نہ بھیگے میرا ڈیرا

محمد ضیاء الرحمٰن

ان پہیلیوں کی بوجھ صفحہ ۱۳۸۳ پر دیکھئے

آپ کا خریداری نمبر تو نہیں

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں۔ اگست کے پرچہ کے ساتھ انکا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرماکر اسکے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائے ورنہ ستمبر کا بنات وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور وصول کرلیں گی:- ۱۰۶-۱۰۷-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۹۷-۲۱۵-۲۱۶-۳۱۶-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۹-۴۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۱۰۴۷-۱۰۵۷-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۷-۱۲۹۳-۱۵۹۷-۱۶۳۷-۱۶۷۷-۱۷۰۳-۱۷۵۵-۱۷۷۸-۱۹۱۳-۱۹۱۸-۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۳۱-۱۹۳۵-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۷-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۹۳-۱۹۹۹-۲۰۸۴-۲۴۱۵-

منیجر

عقل کا امتحان

پچھلے مہینے :۔ جن بہنوں اور بھائیوں نے بالکل صحیح جواب بھیجا ان کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں جنھوں نے خریداری نمبر نہیں لکھا یا ٹکٹ نہیں بھیجا یا جن کا ٹکٹ پھٹا ہوا تھا یا دھبوں سے خراب تھا انہیں مقابلہ میں شریک نہیں کیا گیا :۔

سرورہ خاتون ۔ انیس فاطمہ ۔ بنت عبدالروف صاحب ۔ محبوب فاطمہ ۔ نور النسار ۔ حمیدہ بیگم ۔ یقین الدین ۔ الماس سلطان (راولپنڈی) اسماء شمیم ۔ ۱۹۲۲ ۔ زبیدہ بیگم (تھانہ بھون) بنت عبدالواحد خاں صاحب ۔ ق ۔ م کرانی ۔ صابرا خاتون ۔ حمیدہ بیگم ۔ بلقیس بانو ۔ جمیلہ بیگم ۔ رحمت خاتون ۔ ۲۲۳۲ ۔ حشمت نفیس بانو ۔ رضیہ ظفر ۔ ب ۔ ن ۔ ابراہیم ۔ ہمشیرہ سید رضا صاحب ۔ زبیدہ بی بی ۔ سارہ بی ۔ الماس سلطان (رنگون) بنت فضل اللہ احمد صاحب ۔ ایس بی صالح احمد صاحب توصیف جہاں بیگم ۔ افسر النسار ۔ اہلیہ سید مختار احمد صاحب جمیلہ خاتون (بہیراؤں) بلقیس بیگم ۔ آمنہ خاتون ۔ بنت حضرت صاحب بانی ۔ عائشہ سلطانہ ۔ صغرا بیگم ۔ منور بیگم ۔ رضیہ بیگم ۔ روشن اختر ۔ مس عبدالرحیم ۔ رضیہ سلطان (لدھیانہ) ثریا خاتون ۔ مظفر حسن ۔ رازقہ بی فاطمہ سوفی ۔ افضل النسا بیگم ۔ حسن آرا بیگم ۔ شمیم خاتون ۔ بنت محمد اکبر خانصاحب ۔ نادر النسا بیگم ۔ ۱۹۵۳ ۔ صالحہ عبدالحکیم قادری ۔ سیدہ نسیم فاطمہ ۔ مہر النسا ۔ یوسف ۔ صابرہ خاتون ۔ خالد حسین ۔ شاکرہ خاتون ۔ خورشید بٹ ۔ بنت سید احمد حسین صاحب ۔ صغرا بیگم ۔ بنت راجہ محمد حسن خاں ۔

اس دفعہ انعام عزیزہ اسماء شمیم (ٹونک) کے نام نکلا ہے ۔ لہٰذا ان کو "مزیدار کہانیاں" انعام میں دی جاتی ہے :۔

اس مہینے :۔ جو سوال لکھا جاتا ہے اس کا جواب صرف خریدار بہنیں اور بھائی دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ رکھ کر (ٹکٹ کا ذرا سا کونہ اپنے خط میں چپکا دیجئے مگر احتیاط رکھئے کہ وہ خراب نہ ہو جائے) ہم تک بھیج دیجئے ۔ جو مستقل خریدار نہیں ہیں ان کو ڈھائی آنے کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ۔ اس دفعہ مشہور کتاب "بالشتیوں کی دنیا" انعام میں ملے گی ۔

ایڈیٹر

تصویر کس کی؟

ایک شخص ایک تصویر کو دیکھ کر کہنے لگا ۔ میرا بھائی یا بہن کوئی نہیں ہے ۔ ہاں اس لڑکے کا باپ میرے باپ کا بیٹا ہے ۔ بتائیے وہ تصویر کس کی ہے ؟

جمیلہ اسداللہ (کلکتہ)

بنات نہایت اچھا پرچہ ہے۔ آپ کی ہمت پر آفرین
ہے کہ تین تین پرچے چلا رہے ہیں۔ حالانکہ سب بار صرف
آپ دونوں بھائیوں پر پڑ گیا ہے۔ مولانا مرحوم کے
انتقال کے بعد بھی برابر عصمت بنات وغیرہ نکل رہے ہیں
مضامین بھی اچھے۔ پابندی وقت پر رسالوں کا نکلنا
ان کامیابی کا باعث ہے۔ امید کہ آپ کے رسالوں کی
پبلک ضرور کرے گی۔

(صغرا ہمایوں مرزا ایم آر اے ایس۔ لندن ۔ ایڈیٹر
ب النسا، وغیرہ) حیدر آباد دکن ۔

بنات نہایت اچھا رسالہ ہے۔ دستکاری کے جو
نے بنات میں دئے جاتے ہیں وہ بھی نہایت اچھے
ں۔ کروشیا کی بیل جو آپ ٹائیٹل پر بناتے ہیں اس کی
ے کوئی اور بیل دسوتی کی یا جالی کی ہونی چاہئے۔
بکہ آج کل کروشیا کا بہت کم رواج ہے۔

بنت خان بہادر ریاست علی ایم ایل اے۔
(احمد نگر ضلع گوجرانوالہ)

اگر پیاری بہنیں اپنے پیارے بنات کے لئے زیادہ
ے زیادہ خریدار بنائیں تو بنات اور بھی زیادہ عمدہ
جائے میں بھی یہاں اسی کوشش میں ہوں۔
ں رضیہ امام۔ بنت سید امام احمد صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایگریکلچر علیگڈھ

اگر کوئی بہن ہنڈکلیا کے باب میں ذیل کے اچاروں
کی ترکیبیں مع مصالحوں کے تحریر کریں تو میں بہت ممنون
ہوں گی۔ (۱) مرچ کا اچار (۲) نیبو کا اچار۔
(۳) تیل کا آم کا اچار۔

حشمت نفیس بانو

مجھے بہن سعیدہ بشیر صاحب عطا سے ایک
مشورہ لینا ہے۔ بہن صاحبہ تحریر فرمائیں کہ اب وہ
اورئی میں ہیں یا ہمیر پور میں۔ اور اپنے پتے سے بھی
مطلع فرمائیں۔

رئیس فاطمہ لکھیم پور

میری تجویز ہے کہ بناتی بہنیں ایک "سسٹر لیگ"
قائم کریں اور ممبر شپ کی فیس ۲ر رکھی جائے۔ یہ لیگ
اسی طرح ہوگی جیسے "پن فرینڈ لیگ" "جالی فیلو لیگ" وغیرہ
انگریزی رسالوں کی ہوتی ہیں۔ التجا ہے کہ آپ میرے
اس خیال کو شائع فرمائیے۔ عنایت ہوگی۔

ص۔ بیگم۔ بلرام پور

پہیلیوں کے جواب

(۱) ریل۔ (۲) خط یا تار۔
(۳) بچھو۔ (۴) گولر کا کیڑا۔

مریض:۔ کیوں ڈاکٹر صاحب اگر میں دانت نکلوا دوں تو درد جاتا رہے گا؟

ڈاکٹر:۔ ہاں ہاں۔ میں بے ہوش کر کے نکالونگا اس لئے آپ کو بالکل تکلیف نہ ہوگی۔

مریض:۔ بہت اچھا آپ بے ہوش کر کے نکالئے۔

یہ کہہ کر مریض نے اپنا کوٹ اتارا اور پیسے گننے لگا۔

ڈاکٹر:۔ ابھی فیس دینے کی کیا ضرورت ہے؟ دانت نکال کر لے لوں گا۔

مریض:۔ واہ جناب میں کوئی آپ کو فیس تھوڑی دے رہا ہوں۔ میں تو گن رہا ہوں کہ کہیں بے ہوش کر کے آپ میرے دام نہ اڑالیں۔

حمیدہ بیگم

ماں:۔ دیکھو آج پھر تم باہر لڑکوں سے لڑے۔ اچھا تمہاری سزا یہ ہے کہ آج تمہیں کھانا نہ دوں گی۔

بیٹا:۔ آج کھانا کھایا ہی کس سے جائیگا میرے جبڑے میں چوٹ آجانے سے سخت درد ہے۔ رحمن خاتون

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

نیچے ان مضمونوں کے عنوان لکھے جاتے ہیں جو بنات میں شائع نہیں ہوں گے۔ عنوان کے آگے مضمون نگار کے شہر کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ مضمون نگاروں کو عمدہ مضمون بھیجنے چاہئیں:۔

ایک بہادر سپاہی۔ کلکتہ۔ لالچ کا نتیجہ۔ کلکتہ۔ خدا۔ ملیح آباد۔ جاں نثاری۔ سندر گڈھ۔ معقول جواب۔ جعفر آباد۔ بے اتفاقیوں کے دلچسپ حالات۔ لکھیم پور۔ یادِ ہمشیرہ۔ (نظم) جواہر پارے۔ بنگلور۔ وکیل اور موکل۔ امرت سر۔ بھلائی کے بدلے برائی۔ نعت شریف۔ سندر گڈھ۔ شہتوت کی قربانی۔ ٹونک۔ کڑیوں کی بات چیت۔ علی گڈھ۔ سوٹ کے کارنامے۔ سگرام پور۔ سوتیلی ماں۔ پشاور۔ حادثات۔ بنگلور۔ نیکی کا بدلہ بدی۔ جاورہ۔ تعلیم۔ پشاور۔ دوستی کا حق۔ سگرام پور۔ خدا کی تعریف۔ (نظم) اگیدڑا ور گھڑیال۔ کلکتہ۔ حمد خالق وارض وسما۔ دہلی کینٹ۔ تقریب الوداع بہن۔ (نظم) پہیلیاں۔ ونہنڈہ۔ میری محنت کا اثر۔ بنگلور۔ لطیفے۔ بنگلور۔ دلکش بیل۔ کلکتہ۔ صبح کی دعا۔ جونا گڈھ۔ میری اے مسلم بہنو تمہیں سال نو مبارک۔ (نظم) ازادری۔ جھوٹ کا علاج۔ جودہ پور۔ سپاہی کی قسمت۔ سندیلہ۔ جواہر پارے۔ مرادآباد۔

بنات کی مقبولیت

(چند نئے تبصرے)

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور۔

بنات دہلی مسلمان بچیوں کا ماہوار رسالہ جو سال ۱۹۲۷ء سے جاری ہے ایک حقیقی اور اصلی خدمتگذاری کا علمبردار ہے اور اپنی خدمت گذاری کے فرائض نہایت عمدگی سے بجالا رہا ہے۔ جنوری۔ فروری اور مارچ ۱۹۳۸ء کے تین نمبر پیش نظر ہیں جو نہایت سبق آموز مضامین لئے ہیں اور بچیوں کی ہر قسم کی واقفیت بڑھاتے کا بڑی خوبی سے انتظام کیا جاتا ہے۔ تمام مضامین دلچسپ نظمیں مزیدار کہانیاں ایسی درج کی جاتی ہیں جو اخلاقی سبق کی حامل ہوتی ہیں اور نہایت منفعت بخش نتیجہ لئے ہوتی ہیں اور کیوں نہ ہو حضرت علامہ راشد الخیری کا نام نامی ہی رسالہ کی خوبیوں کی ضمانت ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ کے جانشین رازق الخیری صاحب بھی آپ کے نقش قدم پر چل کر سابقہ روایات کو نبھاتے آتے ہیں۔ چندہ سالانہ ڈیڑھ روپیہ۔ کتابت طباعت کاغذ دیدہ زیب۔ ملنے کا پتہ۔ رسالہ بنات دہلی۔

جولائی ۱۹۳۸ء

رسالہ معارف اعظم گڈھ۔

بنات مرتبہ جناب رازق الخیری صاحب۔ تقطیع بڑی ضخامت. ۴۰ صفحے، کاغذ معمولی۔ کتابت وطباعت اچھی، قیمت سالانہ ۱ عہ ملنے کا پتہ :۔ دفتر بنات کوچہ چیلان، دہلی۔

مولانا راشد الخیری مرحوم نے مدرسۃ البنات کے ساتھ مسلمان بچیوں کے لئے ایک رسالہ بنات جاری تھا، یہ رسالہ گیارہ سال سے جاری ہے اور مولانا مرحوم کے فرزند رازق الخیری صاحب اس کو کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ یہ رسالہ مضامین کی نوعیت کے حساب سے عصمت کا مثنی ہے لیکن بچیوں کی استعداد کے لحاظ سے معیار اس سے کم رکھا گیا ہے، اس میں مختلف قسم کے معلومات بڑھانے والے چھوٹے چھوٹے مضامین، دلچسپ اور سبق آموز قصے ستھری نظمیں سلیقہ اور ہنر سکھانے والی باتیں، غرض ایک شریف اور مسلمان لڑکی کی تعلیم و تربیت کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے سب اس میں موجود ہیں یہ رسالہ چھوٹی بچیوں نوجوان لڑکیوں اور شادی شدہ خواتین سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

جولائی ۱۹۳۸ء

اخبار ریاست دہلی

رسالہ بنات دہلی۔ اس ماہوار رسالہ کو مرحوم علامہ راشد الخیری دہلوی نے مسلمان بچیوں کے لئے جاری کیا تھا جو اب ان کے فرزند اکبر رازق الخیری صاحب کی ادارت میں نکلتا ہے اس رسالہ میں مذہبی، اخلاقی، ادبی اور علمی مضامین آسان زبان میں لکھے جاتے ہیں تاکہ بچیاں انہیں آسانی سے پڑھ سکیں سبق آموز قصوں، کہانیوں، نظموں لطیفوں اور پہیلیوں کی صورت میں بچیوں کو سلیقہ اور خانہ داری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ فائدہ کے

کربلا کے میدان میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں

شہادت کی نہایت جامع مفصّل تاریخ

سیّدہ کا لال

مصور غم علیہ الرحمۃ کی بے مثل تصنیف

انی ولادت حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور جناب سیدہ کے اسلام پر
ات اور فضائل، سرور عالم کی رحلت حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کی
یں اور مرثیے۔ جمل اور صفین کی لڑائیوں کا مفصل بیان شیعہ سنی
ات کی ترقیاں۔ بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہ کی سیاست حضرت
علیہ السلام کی شہادت اور مرثیہ یزید کی حکومت، غرض معرکہ کربلا سے
کے تمام ضروری صحیح اور مستند واقعات نہایت تفصیل کے ساتھ
مغفور نے اپنے مخصوص پیرایہ میں تحریر فرمائے ہیں جن سے واقعہ
کے صحیح اسباب اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتے ہیں
دوسرا حصہ صدائے کربلا ہے حضرت مسلم اور ان کے بچوں کی شہادت
زینب کا بے مثل ایثار حضرت عباس، حضرت قاسم حضرت علی اکبرؑ کی شہادت
کا ننھا شہید، بیمار صغرا کا قاصد، سیدہ کے لال کی شہادت تمام حالات
سیدانیاں۔ ابن زیاد اور یزید کے دربار علیہ سنی اختلافات تبصرہ
اسین کا انجام اور خدائی فیصلہ، یوں تو تمام کتاب اس قدر درد انگیز
بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جا سکتی۔ مگر نثر میں جو مرثیے علامہ مغفور نے
تر لکھ گئے ہیں برسوں اور قرنوں ان کا جواب ادب اردو میں نہ ملے
ایک ایک صفحہ پر ہچکی بندھ جاتی ہے۔

دت نامہ پڑھنا ہے تو سیدہ کا لال پڑھیے

ب لطیف کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کی کوئی کتاب اس
د جامع اور مستند اس سے بڑھ کر درد انگیز اور موثر اردو فارسی عربی میں
لی گئی تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی یہی کتاب
تے یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں۔ اس کی مقبولیت کا اس سے
ہو سکتا ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہاتھوں ہاتھ ہزار روں جلدیں نکل
اور اب چھٹی دفعہ چھپی ہے۔ باعتبار ادب سیدہ کا لال اردو
کی کتابوں میں سے ہے اور آمنہ کے لال کی طرح سیدہ کا لال بھی

وہ کتاب ہے جس پر خود مصنف کو فخر تھا ضخامت ڈھائی سو صفحوں سے
بلکہ کم قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ علاوہ محصول۔

شہیدِ کربلا کی ماں یعنی سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت بی بی
فاطمہ کی اردو زبان میں بہترین سوانح عمری
الزہرا علامہ راشد الخیری مرحوم کی برسوں کی محنت ہے جس سے
معلوم ہوگا کہ میاں بیوی کس طرح رہتے ہیں۔ مائیں بچوں کو کس طرح
پالتی ہیں۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ باپ بیٹوں کے
کیا تعلقات ہوتے ہیں، باوجود اس ورخانہ حیثیت کے اس قدر دلچسپ
کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور
شہادت اہل بیت پر بھی بحث ہے اور اس قدر درد انگیز کہ آنسو
نکل پڑتے ہیں الزہرا علامہ مغفور کی بہت مقبول کتاب ہے چھ دفعہ
چھپی ہے قیمت ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول۔

عروسِ کربلا علامہ مغفور کے تمام تاریخی ناولوں میں بلحاظ
درد و اثر کے ممتاز ہے کربلا کے تاریخی واقعات
پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں اس پر مصور غم نے نثر کو بھی زینت قیامت
ڈھا دی ہے۔ بگڑ کی سہ دھاری ہے۔ ... چونکہ عورت کا دل
انسانہ ہے بہت مشہور کتاب ہے اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے
اور آج تک اس کی مانگ ... نکل رہی ہے عروسِ کربلا کی طرز پر کئی
مصنفوں نے ناول لکھے مگر عروسِ کربلا عروسِ کربلا ہی ہے
قیمت عہ لڑکیاں ضرور منگائیں۔

محرم نامہ خواجہ حسن نظامی کی مشہور کتاب ہے۔ شہادت حسینؑ
تک تمام حالات بشرح وبسط درج ہیں۔
زبان آسان پیرایہ دلچسپ عام فہم قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

یزید نامہ محرم نامہ کا دوسرا حصہ ہے جس میں شہادت
حسینؑ کے بعد کے حالات لکھے گئے ہیں اور
اسلام کی اس خونی داستان کو جس نے تاریخ اسلام پر بڑا اثر
ڈالا بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی خلفائے بنی امیہ
کے پورے حالات بھی ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)

شہیدِ کربلا اس کتاب میں سیرت حسینؑ ہے اور
ترتیب کے ساتھ شہادت عظمیٰ کے
واقعات ہیں جگہ جگہ میر انیس کے دردناک مراثی بھی دیے گئے
ہیں۔ قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ: مینیجر عصمت دہلی

جالی کا کام

ہندوستان کی قدیم صنعت پر اردو زبان میں پہلی نہایت مفید اور خوبصورت کتاب دو حصوں میں

حصہ اول میں مشہور دستکار محترمہ صفیہ خانم صاحبہ (ایس کے لاہور) نے نہایت قابلیت اور محنت سے کار آمد مضامین لکھے اور جالی کے نہایت وضع اور مختلف طرز کے جاذب نظر اور دلکش نمونے دیئے ہیں اور ان کے بنانے کی عام فہم مکمل اور مفصل ترکیبیں لکھی ہیں۔

باب اول میں ۳ دلاویز نمونے جس میں تین نمونے بلاکوں کے ہیں **دوسرا باب** جال ۸ دیدہ زیب نمونے بیتوں کے اور ۹ خوبصورت نمونے ہیں۔ **تیسرا باب** سیدھے فیتے ۲ طرح طرح کے نفیس نمونے جن میں ۴ نمونے بلاکوں کے ہیں **چوتھا باب** اُلٹے فیتے ۳ بہترین دلفریب نمونے **پانچواں باب** ۵ بلاکوں کے نمونے پھولوں کے ۵ خوبصورت نمونے لٹاؤ کے ۱۳ نمونے دوپٹے کے **چھٹا باب** آسان کروشیٹ بیلیں بیس کولے کوزی بیگ وغیرہ وغیرہ کے ۱۳ نمونے۔

حصہ دوم محترمہ غدیرہ فاطمہ نے مرتب کیا ہے اس میں مختلف قسم کے نمونے ہیں جالی کے چھوٹے بڑے پھول۔ گلدستے۔ کھلے بیلیں، کریبان چک لو، میز پوش، کشتی پوش، لیسیں، گلے وغیرہ وغیرہ کے نئی نئی طرز کے قریباً اتنے ہی نفیس و دلکش نمونے ہیں جو کئی سو نمونوں میں دیئے گئے ہیں۔ جالی اور چکن کا ریشم، جالی میں کشیدہ، جالی میں کروشیا وغیرہ کے متعدد حسین نمونے ہیں۔

نمونوں کے ساتھ اُن کے بنانے کی ترکیبیں اس قدر مفصل اور عام فہم ہیں کہ نو آموز لڑکیاں بھی اس کتاب سے پورا فائدہ اُٹھا سکتی ہیں اور جو خواتین تھوڑا بہت جالی کا کام جانتی ہیں وہ متعدد نمونے دیکھ کر پھڑک اُٹھیں گی۔ ۳۸ نمونے بلاکوں کے ترکیبیں مفصل مکمل اور عام فہم مضامین بے انتہا کار آمد قیمت عہ زنانہ دستکاری کی کتابوں میں اس کتاب سے بیش بہا اضافہ ہوا ہے۔

اس کتاب کے متعلق دستکار خواتین کی رائے:-

محترمہ حسین صاحبہ بنت خان بہادر ڈاکٹر محمد سلیمان اشرف صاحب سول سرجن ڈالٹن گنج لکھتی ہیں:- کتاب جالی کا کام موصول ہوئی خوبصورت اور دلفریب خاکے جو ایک روپیہ سے زیادہ کے ہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ میری ناچیز دستکاری میں انشاء اللہ ایک اور خوشنما دستکاری کا اضافہ ہو جائیگا۔ مسز عبدالشکور صاحب صدیقی سب انسپکٹر رباگنج لکھتی ہیں واقعی نہایت قابل قدر کتاب ہے جس نے پرانی صنعت کی یاد دل میں تازہ کر دی اس کتاب کا بہنوں کے پاس ہونا اشد ضروری ہے۔ (۳) آر کے درخشاں صاحبہ بجنور سے لکھتی ہیں۔ اس کتاب میں اس قدر عمدہ اور دیدہ زیب ہیں کہ بیان نہیں کر سکتی۔ یہ نمبر جالی کے کام کا شوق رکھنے والی بہنوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔ (۵) اے آر نگہت صاحبہ امراؤتی سے لکھتی ہیں کہ طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ اگرچہ کھانا کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ لیکن جب تک پورا پرچہ نہ دیکھ لیا۔ مجھ کو چین نہ آیا۔ اس کا ہر ایک نمونہ کار آمد اور خوبصورت ہے۔

قیمت عہ

گلدستہ تارکشی

تارکشی کا کام اسے بھی بڑھ گئی کیونکہ مولفات محترمات سیدہ اشرف و سنجیدہ اشرف نے جو ہندوستان کی بہترین دستکار خواتین میں سے ہیں اس کتاب میں نمونے بھی بہترین دیئے ہیں اردو زبان میں اس دستکاری پر کوئی کتاب اس قدر خوبصورت شائع نہیں ہوئی۔

باب ۱ تارکشی کا کام ضروری اشیاء دھاگے نکالنے کے طریقے یہ سب مضمون نہایت عام فہم پیرایہ میں مفصل و مکمل لکھے گئے ہیں۔ تکیہ کے غلاف۔ تپائی پوش میز پوش وغیرہ وغیرہ کے لئے مختلف قسم کے دیدہ زیب کونے **باب ۳** میز پوش کے ۴ نئی قسم کے نمونے۔ **باب ۴** نیپ کن میز پوش کرسی پوش وغیرہ کے ۷ نمونے **باب ۵** ۴ نہایت نفیس دیدہ زیب جھالر **باب ۶** سل انسرشن۔ نئی وضع کی بیل۔ خوشنما بیل۔ ڈالی ڈیزائن ۔ بچی کوٹ ۲ نمونے **باب ۷** میز پوش کے کنارے کی جالی۔ میز پوش کا مرکز۔ کشتی پوش۔ خوبصورت خوان پوش۔ آئینہ پوش وغیرہ کے کھلے دھاگوں میں خوبصورت نمونے **باب ۸** ۶ وضع وضع کے دلفریب نمونے کروشیا۔ **باب ۹** ۔ ایمبرائیڈری۔ میز پوش کے لئے نفیس نمونے کونہ پلنگ پوش کا ایک دلفریب خاکہ کرسی کی پشت کا کپڑا لیمپ شیڈ کی جھالر۔ کرسی کے کپڑے کے لئے کرسی پوش۔ خوبصورت صوفہ کشن کشن کے غلاف کا کونہ ۱۰ نمونے کل ۵۷ نہایت خوبصورت نہایت صاف وضع وضع کے نمونے قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

بچوں اور بچیوں کیلئے اچھی اچھی کتابیں

اسلامی کتابیں

ہمارے رسولؐ ننھے بچوں کے لئے آنحضرت صلعم کے حالات زندگی۔ قیمت چھ آنے (۶/)

ہمارے نبیؐ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے آسان زبان میں آنحضرت صلعم کے حالات زندگی قیمت تین آنے (۳/)

ہمارا دین ارکان اسلام بہت آسان زبان میں بچوں کو سمجھائے گئے ہیں قیمت دو آنے (۲/)

اسلامی تاریخ کی سچی کہانیاں بچوں کے لئے تاریخی اسلامی کی سبق آموز کہانیاں جس سے ان کا کیرکٹر بنتا ہے اور شریف جذبات پیدا ہوتے ہیں قیمت (۱۰/)

اچھی باتیں۔ دین و مذہب کی اچھی باتیں ... قیمت چار آنے۔

چار یار حضرت خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کے سبق آموز حالات اور چاروں خلافتوں کا بیان۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

مختصر تاریخ اسلام دنیا کی کسی زبان میں علامہ خیاط مصری کی اس کتاب سے بہتر اسلامی تاریخ شائع نہیں ہوئی اسلامی ممالک میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے چار حصے ہیں (۱) حالات رسول اکرم صلعم (۲) خلافت راشدہ (۳) تاریخ خلافت بنو امیہ (۴) خلافت بنو عباس۔ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے جن کی بے نظیر کتاب اخبار سائنس پر پنجاب نے ایک ہزار روپیہ کا انعام دیا تھا یہ ترجمہ بچوں کے لئے بچوں کی زبان میں ایسے عام فہم پیرایہ میں کیا ہے کہ ایک ایک بات ان کے ذہن نشین ہو جاتا ہے حالات مختصر ہیں لیکن کوئی ضروری واقعہ نہیں چھوڑا گیا۔ ہر مسلمان کی کم از کم اتنی معلومات ضرور ہونی چاہیئے جتنی اس اس کتاب میں ہیں۔ قیمت دو روپے گیارہ آنے (عہ)

مزیدار قصے اور ڈرامے

لومڑی اور مینا (باتصویر) لومڑی، تنتیر، کوے، مرغی، بطخ وغیرہ کی مزیدار لڑائی کا قصہ قیمت تین آنے (۳/)

بلی اور چوہا (باتصویر) چوہے بلیوں اور شیر کو بندوق سے مارتے اور خوشیاں مناتے ہیں قیمت ۳/

بلی حج کو چلی (باتصویر) خالہ بلی نیک بن کر کس طرح مصنف پرندوں کو دھوکہ دیتی ہیں۔ قیمت (۳/)

اسکول کی زندگی (ڈراما) اچھے اور شریر بچوں کا مقابلہ قیمت چار آنے (۴/)

شریر لڑکا نہایت دلچسپ اور سبق آموز ڈراما۔ خاص طور پر بچوں کے مطلب کا قیمت چار آنے ۴/

قوم پرست طالب علم اخلاقی ڈراما جس سے بچوں میں حب الوطنی، بہادری شجاعت کے جذبات پیدا ہوں۔ قیمت چار آنے (۴/)

محنت ڈراما۔ محنت سے کس طرح کامیابی حاصل ہوتی ہے قیمت

دیانت۔ اخلاقی ڈراما بہت دلچسپ سبق آموز قیمت دو آنے

بچوں کا انصاف بچوں کا ایسا فیصلہ کہ فلسفہ دان بھی دنگ رہ گیا قیمت چھ آنے

تاریخ تعلیم معلومات کی کتابیں

ترکوں کی کہانیاں ترک بچوں کی جانبازی اور ہمت کی سچی کہانیاں مسلمان بچوں کے لائق۔ قیمت چار آنے (۴/)

دنیا کے بسنے والے۔ دنیا کی دلچسپ معلومات بچوں کے لئے لکھی گئی

تاریخ ہند کی کہانیاں جنہیں بنت نصیر احمد صاحب نے آسان زبان میں لڑکوں لڑکیوں کے لئے لکھا ہے اسے پڑھ کر اپنے ملک کے متعلق بچوں کی معلومات بڑھتی ہے

علمی کہانیاں۔ نئی نئی ایجادوں پر باتصویر کہانیاں جن سے معلومات بڑھے

علمی پہیلیاں۔ بڑی مزیدار پہیلیاں جو تم بچے پڑھیں تو عقل بڑھتی ہے

چاند تارے۔ چھوٹی بچوں کی دلچسپ نظمیں لڑکوں لڑکیوں کے لئے قیمت

بچوں کی نظمیں ننھے بچوں کے لئے اچھی اچھی نظموں کا مجموعہ قیمت

بچوں کا قاعدہ بچوں کے لئے سب سے اچھا آسان اردو قاعدہ۔ قیمت چار آنے

رہنمائے قاعدہ۔ معلم کے لئے قاعدہ پڑھانے کی ہدایات

مشق خوشخطی۔ خط درست کرنے کے لئے ایک مشہور خوشنویس نے لکھی ہے۔ قیمت دو آنے (۲/)

دفتر عصمت کی کتابیں

مزیدار کہانیاں چھوٹے چھوٹے بچوں کیلئے انہیں کی زبان میں نہایت ... جن کی تصویریں بھی بچے دیکھ کر خوش ہوں گے از مسبک ابو نعیم ...

مختصر دنیا ایک انگریز سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا بالشتئے اسے سیاح درختوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا تھا ...

بچوں کی دنیا ملک روس کے سب سے بڑے مصنف ٹالسٹائی نے بچوں کی کہانیاں لکھی تھیں ان میں سے سب سے عمدہ ...

جاپانی کہانیاں جاپانی بچوں کی بہترین کہانیاں نہایت عام فہم زبان میں محترمہ مسز فضلی نے لکھی ہیں کے ساتھ تصاویر بھی ہیں قیمت (عہ)

زنانہ بستہ دس کتابوں کا مجموعہ (۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانی (۳) کھیل کی کتاب (۴) لکھنے کی کتاب (۵) ... تندرستی کی کتاب (۷) تہذیب ... (۹) ...

کراس اسٹچ ورک
یعنی
دوسوتی کام یا ترچھے ٹانکوں کا کام
اُردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ جو نہ صرف اس دستکاری سے ناواقف لڑکیوں کے لئے بہترین اُستانی ہے بلکہ ان خواتین کے لئے بھی نہایت مفید جو یہ کام جانتی ہیں۔ محترمات غدیر فاطمہ سیدہ اشرف و سنجیدہ اشرف کے بھی نہایت کارآمد مضامین اور عام فہم ہدایات ہیں۔
باب ۱ وضع وضع کی ۵۱ دلآویز بیلوں کے نہایت صاف اور واضح نمونے چند عنوانات یہ ہیں۔ پتلی بیل آستینوں کی بیل ساری کی بیل تولیہ کے کنارے کی بیل، چوڑی بیل انگوری بیل وغیرہ وغیرہ
باب ۲ طرح طرح کی ۸ خوبصورت گوشہ مثلثی بیلوں کے دلفریب نمونے
باب ۳ مختلف چیزوں کے ۱۵ دیدہ زیب اور خوشنما کونوں کے بہترین نمونے۔
باب ۴ - گلدستے کونوں کے لئے رومال کے لئے میز پوش اور تکیہ کے غلاف کے لئے ۱۶ خوبصورت گلدستے۔
باب ۵ - میز پوش کا مرکز۔ مبارک باد عید۔ خوبصورت مرکز نفیس دلآویز وسطی
باب ۶ - ۵ نفیس نمونے پھولوں کی ٹوکریوں کے
باب ۷ - دوڑتا ہوا چوزہ - تیتری دوڑتی ہوئی بطخ بطخوں کی جوڑی چڑیا مع ڈالی - اڑتی ہوئی تیتری - چڑیا - تتلی - سارس - مور - شاخ انگور پر چڑیا - نامہ بر - چڑیا کا گھونسلہ - طوطا شاخ پر وغیرہ وغیرہ ۱۲ نمونے۔
باب ۸ - چوہا - گلہری - ہرن - اونٹ - ہاتھی - گھوڑا -
باب ۹ - میز پوش کے لئے ۶ بہترین نمونے۔
باب ۱۰ - عید مبارک - دستکاری کا شعر - گاؤ تکیے - ہمارا گھر گاڑی نقشہ ہندوستان - ویلکم - ہند سے - مونوگرام کے ۱۶ نقشے حروف تہجی وغیرہ وغیرہ۔
باب ۱۱ - دستی رومال - دستی بیگ (۲ مختلف نمونے) پردا - میانی خاک پلنگ پوش - چائے دانی - چائے پوش - جمپر - فراک میں کشتی وغیرہ ۱۳ نمونے۔
کل ۱۲۲ بہترین نمونے خوب واضح اور دیدہ زیب تصویریں اور چھپائی صاف نفیس۔ کتابت اچھی کاغذ سفید دبیز
قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک
اس کتاب کے متعلق دستکار خواتین کی رائیں
(۱) آنسہ خدیجہ عبدالکریم صاحبہ کلکتہ لکھتی ہیں " یوں تو کہنے کو کراس اسٹچ ورک پر کتابیں بھری پڑی ہیں مگر اُردو زبان میں اس قسم کی کوئی کارآمد کتاب نہ تھی آپ نے مذکورہ بالا کتاب شائع کر کے بہنوں پر احسان کیا بلاشبہ یہ اپنی قسم کی نادر کتاب ہے میرے پاس الفاظ نہیں کہ شکریہ ادا کرسکوں "
(۲) عقیلہ عسکری صاحبہ جعفری شاہ گنج آگرہ لکھتی ہیں۔ کراس اسٹچ ورک امید سے زیادہ کامیاب ہے۔ میں اس خوشی میں جو ہر نسواں کو چندہ دیتی ہوں۔
(۳) توصیف جہاں صاحبہ جاورہ کی رائے۔ " کراس اسٹچ ورک ازابتدا تا انتہا بغور دیکھا مختلف بیلیں متعدد کونے گلدستے جانور پرند وغیرہ نہایت واضح اور دیدہ زیب ہیں۔ ہر ڈیزائن خوبی و سہولت نمونے بہ ہدایات آسان اور سہل ہیں اس کی ترتیب میں جس محنت سے کام لیا گیا ہے وہ قابل مبارکباد ہے۔
(۴) ولیہ شوکت حسین صاحبہ رضوی آگرہ کی رائے " کراس اسٹچ ورک دیکھ کر طبیعت خوش ہوگئی نمونے اس قدر عمدہ ہیں کہ جی چاہتا ہے بیٹھے دیکھا ہی کریں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری
(۵) رحمت النساء بیگم صاحبہ بی۔ اے۔ پیالہ سیٹ (جنوبی ہند) سے لکھتی ہیں " ہمارے ملک کو ایسی دستکاریوں کی سخت ضرورت ہے۔ میں اس پرچہ کی دل سے قدر کرتی ہوں۔ ماشاء اللہ بہت اچھا اور کارآمد ہے۔
(۶) محترمہ مسز حمید مشہور مضمون نگار کی رائے۔ " کراس اسٹچ ورک کے نمونے صاف اور آسان اور نفیس ہیں۔ مضامین اتنے آسان کہ ایک بچی بھی واضح طور پر بنا سکتی ہے "
(۷) مس ابراہیم الیاس صاحبہ کلکتہ سے لکھتی ہیں " کراس اسٹچ معین انتظار میں موصول ہوا۔ دیکھ کر دل مسرت سے باغ باغ ہوگیا۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ جتنی اُمید تھی اس سے بدرجہ بہتر پایا۔
(۸) آنسہ اقبال سعید صاحبہ خریدار نمبر ۱۳۶۲ لکھتی ہیں " کراس اسٹچ ورک دیکھ کر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ بہترین اُستانی ہے۔ میں کہہ سکتی کہ کس قدر لاجواب ہے۔
ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

بچوں کے فراک کیلئے کروشیا کا خوبصورت کالر

Price 0-2-6 per co

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا اور باتصویر ماہوار رسالہ

بنات

(یعنی بچیاں)

بنات
...ستان کے مختلف
...ن تعلیم کی طرف سے
... سکولوں کے
... کاری طور پر منظور ہے۔
...ے اسٹیشنوں پر
...ی خریدا جا سکتا ہے۔

بنات
کا سالانہ بھر کا چندہ صرف دو روپے
اور بذریعہ وی پی دو روپے
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر
بالکل مفت ملتا ہے
فی پرچہ . . . . . . ۳ /

...سواں سال || فہرست مضامین بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء || جلد ۲۲ نمبر ۶

باہتمام ابو امین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپکر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا

پچھلے پرچے میں ہم نے انعام حاصل کرنے کے لئے مضمونوں کے نمبر مقرر کئے تھے لیکن ڈرامے اور مذہبی مضموں کے نمبر لکھنے بھول گئے۔ اس لئے نوٹ کر لیجئے کہ ڈرامے کے تیس نمبر ہیں لیکن تین چار صفحوں سے زیادہ کا ڈرامہ عموماً جلدی نہیں چھپتا۔ دوسرے مضمونوں کی طرح ڈرامے بھی مختصر ہونے چاہئیں۔ کچھ دنوں سے اچھے مذہبی مضامین کم آ رہے ہیں۔ مضمون نگاروں کو مذہب کے متعلق نئے نئے مضمون بھیجنے چاہئیں۔ مذہبی مضمون کے لئے پندرہ ۱۵ نمبر ہیں۔ مضمونوں پر نمبر دیتے وقت ہم خوشخطی اور املا کا ضرور خیال رکھتے ہیں۔ آپ بھی احتیاط رکھئے۔

بنات میں چھپنے کے لئے بے شمار مضمون آتے ہیں اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اُن کو درست کر کے چھاپ دیں پھر بھی بہت سے مضمون چھپنے کے لائق نہیں ہوتے۔ اس کے کئی سبب ہیں۔ مثلاً بعض مضمون لمبے بہت ہوتے ہیں اور ہم عام طور پر دو تین صفحے کا مضمون قبول کرتے ہیں۔ بعض پرانے موضوع پر لکھے ہوتے ہیں یا کسی کتاب سے نقل ہوتے ہیں۔ بعض نہ مفید ہوتے ہیں اور نہ دلچسپ۔ بعض کاغذ کے دونوں طرف لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض میں دو سطروں کے درمیان اصلاح کی جگہ نہیں ہوتی۔ بعض چھپنے کے لائق تو ہوتے ہیں مگر ان کے نیچے مضمون نگار کا مکمل نام اور پتہ اور تاریخ نہیں ہوتی۔ بعض مضمون ادھورے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے مضمون بے کار کر دئے جاتے ہیں۔ آپ ان باتوں سے بچئے اور عمدہ مضمون بھیجئے۔ وہ ضرور شائع ہوں گے۔ جن مضمون نگاروں کے مضمون ہم اصلاح کر کے چھاپتے ہیں ان کو اپنے مضمون کی اصلاح پر غور کرنا چاہئے اور آئندہ ویسی غلطیاں نہیں کرنی چاہئیں۔

مضمون نگاری مقابلے میں بہت کم بہنیں شریک ہوئیں۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ اس مقابلے میں ہر بناتی بہن کو حصہ لینا چاہئے۔ اس دفعہ ب۔ ن۔ ابراہیم صاحبہ کا مضمون اوّل رہا۔ لہذا ان کو انعام پیش کیا جاتا ہے۔ شاکرہ صاحبہ بنت فضل اللہ صاحب کا مضمون بھی خاصا تھا۔ اب کے کوئی مذہبی مضمون ۲ ر اکتوبر تک بھیج دیجئے۔ اور اوپر مقابلہ کا مضمون بھی لکھ دیجئے۔

" دفتر بنات سے انعامی کتابیں رسالہ شائع ہونے کے ایک دو دن بعد ہی روانہ کر دی جاتی ہیں۔ انعام پانے والی بہنوں کو کتابوں کی رسید فوراً بھیج دینی چاہیے۔ بنات میں چھپنے کے لئے بہت سی بہنیں تصویریں کثرت سے بھیجنے لگی ہیں اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ تصویر کے ساتھ ۲ دو روپے کا منی آرڈر بھیجیے یہ رقم بلاک بنوانے پر اٹھتی ہے۔ باقی خرچ کاغذ اور چھپائی وغیرہ کا دفتر برداشت کریگا۔ تصویر صاف روشن اور تندرست بچوں یا دلچسپ منظر اور عمارتوں کی ہونی چاہئے۔ ایڈیٹر

رائیں

سید سلیمان ندوی ایڈیٹر رسالہ معارف:-

تربیت نامہ اور بنات کے تحفہ کا شکریہ۔ آپ لوگوں نے اپنے مرحوم باپ کی وفات کے بعد جس خوبی سے
ان ...یوں کو سنبھال لیا ہے وہ بے حد تعریف کے قابل ہے۔ تینوں میں سے ایک بنات بھی ہے۔ اس کی خوبیاں
اتنی ہی نہیں ہے کہ قوم کے ایک بڑے محسن سے اس کو نسبت ہے۔ بلکہ اصل میں قدر کی چیز وہ تعلیم ہے جو اس رسالہ کے
ذریعہ مسلمان بچیوں کو آپ دے رہے ہیں۔ اس افراط و تفریط کے دور میں اعتدال کی راہ آپ کے سارے زنانہ
پرچوں میں نظر آتی ہے۔ اور یہ بڑی قدر کی چیز ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ سلک ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور مسلمان بچیوں
اور لڑکیوں کو مشرق و مغرب اور دین و دنیا دونوں کی خوبیوں سے آراستہ کرنے کی کوشش جاری رہیگی۔

(اعظم گڈھ ۔ ۲۶ اگست ۳۶ء)

جناب ڈاکٹر سید محی الدین زور پروفیسر اردو ادبیات عثمانیہ یونیورسٹی:-

رسالہ بنات اردو کا ایک نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ ہے۔ اس میں ایسے مضامین اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتی
ہیں جن کے مطالعہ سے نوجوان طبقہ کو بے حد فائدہ پہونچ سکتا ہے خاصکر لڑکیوں کی ضروریات اور ان کی تربیت کا
جو التزام اس رسالہ نے کیا ہے وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور اردو میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی وہ شعبہ ادب
ہے جس کی کمی ہے اور جس کی طرف عہد حاضر کی نسلوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ ادارہ بنات اس کامیابی پر باعث
مبارکباد ہے اور یقین ہے کہ اس ضروری خدمت کی قدر کی جائیگی اور ہر پڑھے لکھے گھر میں بنات شوق سے
پڑھا جاتا ہوگا۔

حیدرآباد دکن ۔ ۱۶ اگست ۳۵ء

محترمہ جمیلہ بیگم مصنفہ "فیروزہ":-

رسالہ "بنات" میں کئی سالوں سے برابر دیکھ رہی ہوں۔ میرے خیال میں چھوٹی بچیوں کے واسطے اس سے بہتر
کوئی پرچہ نہیں ہوسکتا۔ عام فہم اور سلیس زبان۔ عمدہ دبیز کاغذ پر موٹے موٹے حرفوں سے لکھائی۔ صحیح اور شستہ
طباعت جو بہت ہی کم رسالوں کو نصیب ہے۔ ضرورت ہے کہ ڈپٹی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہار و اڑیسہ کی طرح جنہوں
نے اس مقبول عام رسالہ کو تمام مدرسوں۔ اسکولوں اور ہوسٹلوں کے لئے منظور کیا ہے[1]۔ ذمہ دار اصحاب صوبۂ بنگال

[1] بنات بہار۔ اڑیسہ کے علاوہ پنجاب سی پی برار اور بمبئی وغیرہ کے محکمات تعلیم کی طرف سے بھی تمام مدرسوں کے لئے منظور ہے۔ (ایڈیٹر)

پچھلے پرچے میں ہم نے انعام حاصل کرنے کے لئے مضمونوں کے نمبر مقرر کئے تھے لیکن ڈرامے اور مذہبی مضمون کے نمبر لکھنے بھول گئے۔ اس لئے نوٹ کر لیجئے کہ ڈرامے کے تو ۲۰ نمبر ہیں لیکن تین چار صفحوں سے زیادہ کا ڈرامہ عموماً جلدی نہیں چھپتا۔ دوسرے مضمونوں کی طرح ڈرامے بھی مختصر ہونے چاہئیں۔ کچھ دنوں سے اچھے مذہبی مضامین کم آ رہے ہیں۔ مضمون نگاروں کو مذہب کے متعلق نئے نئے مضمون بھیجنے چاہئیں۔ مذہبی مضمون کے لئے پندرہ ۱۵ نمبر ہیں۔ مضمونوں پر نمبر دیتے وقت ہم خوشخطی اور املا کا ضرور خیال رکھتے ہیں۔ آپ بھی احتیاط رکھئے۔

بنات میں چھپنے کے لئے بے شمار مضمون آتے ہیں اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اُن کو درست کر کے چھاپ دیں پھر بھی بہت سے مضمون چھپنے کے لائق نہیں ہوتے۔ اس کے کئی سبب ہیں۔ مثلاً بعض مضمون لمبے بہت ہوتے ہیں اور ہم عام طور پر دو تین صفحے کا مضمون قبول کرتے ہیں۔ بعض پرانے موضوع پر لکھے ہوتے ہیں یا کسی کتاب سے نقل ہوتے ہیں بعض نہ مفید ہوتے ہیں اور نہ دلچسپ۔ بعض کاغذ کے دونوں طرف لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض میں دو سطروں کے درمیان اصلاح کی جگہ نہیں ہوتی۔ بعض چھپنے کے لائق تو ہوتے ہیں مگر ان کے نیچے مضمون نگار کا مکمل نام اور پتہ اور تاریخ نہیں ہوتی۔ بعض مضمون ادھورے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے مضمون بے کار کر دئے جاتے ہیں۔ آپ ان باتوں سے بچئے اور عمدہ مضمون بھیجئے۔ وہ ضرور شائع ہوں گے۔ جن مضمون نگاروں کے مضمون ہم اصلاح کر کے چھاپتے ہیں ان کو اپنے مضمون کی اصلاح پر غور کرنا چاہئے اور آئندہ ویسی غلطیاں نہیں کرنی چاہئیں۔

مضمون نگاری مقابلے میں بہت کم بہنیں شریک ہوئیں۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ اس مقابلے میں ہر بناتی بہن کو حصہ لینا چاہئے۔ اس دفعہ ب۔ ن۔ ابراہیم صاحبہ کا مضمون اوّل رہا۔ لہذا ان کو انعام پیش کیا جاتا ہے۔ شاکرہ صاحبہ بنت فضل اللہ صاحب کا مضمون بھی خاصا تھا۔ اب کے کوئی مذہبی مضمون ۲ ر اکتوبر تک بھیج دیجئے۔ اور اوپر مقابلہ کا مضمون بھی لکھ دیجئے۔

" دفتر بنات سے انعامی کتابیں رسالہ شائع ہونے کے ایک دو دن بعد ہی روانہ کر دی جاتی ہیں۔ انعام پانے والی بہنوں کو کتابوں کی رسید فوراً بھیج دینی چاہئے۔ بنات میں چھپنے کے لئے بہت سی بہنیں تصویریں کثرت سے بھیجنے لگی ہیں اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ تصویر کے ساتھ دو روپے کا منی آرڈر بھیجئے یہ رقم بلاک بنوانے پر اٹھتی ہے۔ باقی خرچ کاغذ اور چھپائی وغیرہ کا دفتر برداشت کریگا۔ تصویر صاف روشن اور تندرست بچوں یا دلچسپ منظر اور عمارتوں کی ہونی چاہئے۔ ایڈیٹر

رائیں

مولانا سید سلیمان ندوی ایڈیٹر رسالہ معارف :-

عنایت نامہ اور بنات کے تحفہ کا شکریہ۔ آپ لوگوں نے اپنے مرحوم باپ کی وفات کے بعد جس خوبی سے
ن کے پرچوں کو سنبھال لیا ہے وہ بے حد تعریف کے قابل ہے۔ انھیں میں سے ایک بنات بھی ہے۔ اس کی خوبی
تنہا یہی نہیں ہے کہ قوم کے ایک بڑے محسن سے اس کو نسبت ہے۔ بلکہ اصل میں قدر کی چیز وہ تعلیم ہے جو اس رسالہ کے
ذریعہ مسلمان بچیوں کو آپ دے رہے ہیں۔ اس افراط و تفریط کے دور میں اعتدال کی راہ آپ کے سارے زنانہ
پرچوں میں نظر آتی ہے۔ اور یہ بڑی قدر کی چیز ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسلک ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور مسلمان بچیوں
اور لڑکیوں کو مشرق و مغرب اور دین و دنیا دونوں کی خوبیوں سے آراستہ کرنے کی کوشش جاری رہیگی -

(اعظم گڈھ - ۲۶ اگست ۳۵ء)

جناب ڈاکٹر سید محی الدین زور پروفیسر ادبیات (عثمانیہ یونیورسٹی) :-

رسالہ بنات اردو کا ایک نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ ہے۔ اس میں ایسے مضامین اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتی
ہیں جن کے مطالعہ سے نوجوان طبقہ کو بے حد فائدہ پہونچ سکتا ہے خاصکر لڑکیوں کی ضروریات اور ان کی تربیت کا
جو التزام اس رسالہ نے کیا ہے وہ اپنی آپ نظیر ہے - اور اردو میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی وہ شعبہ ادب
ہے جس کی کمی ہے اور جس کی طرف عہد حاضر کی نسلوں کو توجہ کرنی چاہیے - ادارۂ بنات اس کامیابی پر باعث
مبارکباد ہے اور یقین ہے کہ اس ضروری خدمت کی قدر کی جائیگی اور ہر پڑھے لکھے گھر میں بنات شوق سے
پڑھا جاتا ہوگا -

حیدرآباد دکن - ۱۶ اگست ۳۵ء

محترمہ جمیلہ بیگم مصنفہ "فیروزہ" :-

رسالہ "بنات" میں کئی سالوں سے برابر دیکھ رہی ہوں۔ میرے خیال میں چھوٹی بچیوں کے واسطے اس سے بہتر
کوئی پرچہ نہیں ہوسکتا۔ عام فہم اور سلیس زبان۔ عمدہ دبیز کاغذ پر موٹے موٹے حرفوں سے لکھائی۔ صحیح اور شستہ
طباعت جو بہت ہی کم رسالوں کو نصیب ہے۔ ضرورت ہے کہ ڈپٹی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہار و اڑیسہ کی طرح جنہوں
نے اس مقبول عام رسالہ کو تمام مدرسوں۔ اسکولوں اور ہوسٹلوں کے لئے منظور کیا ہے[1] - ذمہ دار اصحاب صوبہ بنگال

[1] بنات بہار۔ اڑیسہ کے علاوہ پنجاب ۔سی پی برار اور بمبئی وغیرہ کے محکمات تعلیم کی طرف سے بھی تمام مدرسوں کے لئے منظور ہے۔ (ایڈیٹر)

پچھلے پرچے میں ہم نے انعام حاصل کرنے کے لئے مضمونوں کے نمبر مقرر کئے تھے لیکن ڈرامے اور مذہبی مضمون کے نمبر لکھنے بھول گئے۔ اس لئے نوٹ کر لیجئے کہ ڈرامے کے تولہ نمبر ہیں لیکن تین چار صفحوں سے زیادہ کا ڈرامہ عموماً جلدی نہیں چھپتا۔ دوسرے مضمونوں کی طرح ڈرامے بھی مختصر ہونے چاہئیں۔ کچھ دنوں سے اچھے مذہبی مضامین کم آ رہے ہیں۔ مضمون نگاروں کو مذہب کے متعلق نئے نئے مضمون بھیجنے چاہئیں۔ مذہبی مضمون کے لئے پندرہ ۱۵ نمبر ہیں۔ مضمونوں پر نمبر دیتے وقت ہم خوشخطی اور املا کا ضرور خیال رکھتے ہیں۔ آپ بھی احتیاط رکھئے۔

بنات میں چھپنے کے لئے بے شمار مضمون آتے ہیں اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اُن کو درست کر کے چھاپ دیں پھر بھی بہت سے مضمون چھپنے کے لائق نہیں ہوتے۔ اس کے کئی سبب ہیں۔ مثلاً بعض مضمون لمبے بہت ہوتے ہیں اور ہم عام طور پر دو تین صفحے کا مضمون قبول کرتے ہیں۔ بعض پرانے موضوع پر لکھے ہوتے ہیں یا کسی کتاب سے نقل ہوتے ہیں۔ بعض نہ مفید ہوتے ہیں اور نہ دلچسپ۔ بعض کاغذ کے دونوں طرف لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض میں دو سطروں کے درمیان اصلاح کی جگہ نہیں ہوتی۔ بعض چھپنے کے لائق تو ہوتے ہیں مگر ان کے نیچے مضمون نگار کا مکمل نام اور پتہ اور تاریخ نہیں ہوتی۔ بعض مضمون ادھورے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے مضمون بے کار کر دئے جاتے ہیں۔ آپ ان باتوں سے بچئے اور عمدہ مضمون بھیجئے۔ وہ ضرور شائع ہوں گے۔ جن مضمون نگاروں کے مضمون ہم اصلاح کر کے چھاپتے ہیں ان کو اپنے مضمون کی اصلاح پر غور کرنا چاہئے اور آئندہ ویسی غلطیاں نہیں کرنی چاہئیں۔

مضمون نگاری مقابلے میں بہت کم بہنیں شریک ہوئیں۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ اس مقابلے میں ہر بناتی بہن کو حصہ لینا چاہئے۔ اس دفعہ ب۔ ن۔ ابراہیم صاحبہ کا مضمون اوّل رہا۔ لہذا ان کو انعام پیش کیا جاتا ہے۔ شاکرہ صاحبہ بنت فضل اللہ صاحب کا مضمون بھی خاصا تھا۔ اب کے کوئی مذہبی مضمون ۲ اکتوبر تک بھیج دیجئے۔ اور اوپر مقابلہ کا مضمون بھی لکھ دیجئے۔

"دفتر بنات سے انعامی کتابیں رسالہ شائع ہونے کے ایک دو دن بعد ہی روانہ کر دی جاتی ہیں۔ انعام پانے والی بہنوں کو کتابوں کی رسید فوراً بھیج دینی چاہئے۔ بنات میں چھپنے کے لئے بہت سی بہنیں تصویریں کثرت سے بھیجنے لگی ہیں اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ تصویر کے ساتھ ۲ دو روپے کا منی آرڈر بھیجئے یہ رقم بلاک بنوانے پر اٹھتی ہے۔ باقی خرچ کاغذ اور چھپائی وغیرہ کا دفتر برداشت کریگا۔ تصویر صاف روشن اور تندرست بچوں یا دلچسپ منظر اور عمارتوں کی ہونی چاہئے۔ ایڈیٹر

رائیں

لانا سید سلیمان ندوی ایڈیٹر رسالہ معارف :-

ایت نامہ اور بنات کے تحفہ کا شکریہ۔ آپ لوگوں نے اپنے مرحوم باپ کی وفات کے بعد جس خوبی سے پرچوں کو سنبھال لیا ہے وہ بے حد تعریف کے قابل ہے۔ انھیں میں سے ایک بنات بھی ہے۔ اس کی خوبی یں ہے کہ قوم کے ایک بڑے محسن نے اس کو نسبت ہے۔ بلکہ اصل میں قدر کی چیز وہ تعلیم ہے جو اس رسالہ کے مان بچیوں کو آپ دے رہے ہیں۔ اس افراط و تفریط کے دور میں اعتدال کی راہ آپ کے سارے زنانہ ں نظر آتی ہے۔ اور یہ بڑی قدر کی چیز ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسلک ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور مسلمان بچیوں ں کو مشرق و مغرب اور دین و دنیا دونوں کی خوبیوں سے آراستہ کرنے کی کوشش جاری رہیگی۔

(اعظم گڑھ - ۲۲ اگست ۱۹۳۰ء)

اب ڈاکٹر سید محی الدین زور پروفیسر اردو ادبیات (عثمانیہ یونیورسٹی) :-

سالہ بنات اردو کا ایک نہایت مفید اور دلچسپ رسالہ ہے۔ اس میں ایسے مضامین اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتی کے مطالعہ سے نوجوان طبقہ کو بے حد فائدہ پہنچ سکتا ہے خاصکر لڑکیوں کی ضروریات اور ان کی تربیت کا م اس رسالہ نے کیا ہے وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور اردو میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی وہ شعبہ ادب کی کمی ہے اور جس کی طرف عہد حاضر کی نسلوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ ادارہ بنات اس کامیابی پر باعث باد ہے اور یقین ہے کہ اس ضروری خدمت کی قدر کی جائیگی اور ہر پڑھے لکھے گھر میں بنات شوق سے ا ہوگا۔

حیدر آباد دکن - ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء

ترمہ جمیلہ بیگم مصنفہ "فیروزہ" :-

سالہ "بنات" میں کئی سالوں سے برابر دیکھ رہی ہوں۔ میرے خیال میں چھوٹی بچیوں کے واسطے اس سے بہتر ہیں ہو سکتا۔ عام فہم اور سلیس زبان۔ عمدہ دبیز کاغذ پر موٹے موٹے حرفوں سے لکھائی۔ صحیح اور شستہ جو بہت ہی کم رسالوں کو نصیب ہے۔ ضرورت ہے کہ ڈپٹی ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن بہار و اڑیسہ کی طرح جنھوں مقبول عام رسالہ کو تمام مدرسوں۔ اسکولوں اور ہوسٹلوں کے لئے منظور کیا ہے۔ ذمہ دار اصحاب صوبہ بنگال

مار۔ اڑیسہ کے علاوہ پنجاب، سی پی، برار اور بمبئی وغیرہ کے محکمات تعلیم کی طرف سے بھی تمام مدرسوں کے لئے منظور ہے۔ (ایڈیٹر)

مدارس میں بھی اس کو فوراً جاری کرائیں۔ بالخصوص شہر کلکتہ کے تمام مدرسوں۔ اسکولوں اور ہوسٹلوں میں اس کی منظوری نہایت مفید ہوگی۔

بنات میں نے جب جاری کرایا تو میرے گھر میں سب میرا مذاق اڑانے لگے کہ یہ اب بچی بنیں گی لیکن میں نے کہا کہ اگر اس دلچسپ پرچے کو ہم نہیں خریدیں گے تو پھر بچوں تک اس کی رسائی کیونکر ہوگی۔ اب تو ماشاء اللہ میری بھانجی بھی اس کو پڑھنے کے قابل ہوئی ہے۔ بھتیجا بھی بڑے شوق سے پڑھتا ہے۔ اور ہر رات کو اس کی دلچسپ پہیلیاں سب بچوں سے بجھوائی جاتی ہیں۔ بنات پڑھنے سے ابتدا ہی سے بچیوں کے دل میں بڑوں کی فرمانبرداری اور اسلام کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ دراصل یہ لڑکیوں کا شفیق معلم اور سچا رہنما ہے۔ کونسی بات ہے جو اس میں نہیں سبق آموز کہانیاں۔ دینی فرائض کی ہدائتیں، دستکاری، ہنڈکلیا، نظمیں، پہیلیاں۔ اور مزیدار لطیفے۔ غرضیکہ بچیوں کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ لڑکیاں اپنے اس سلیس رسالہ میں شوق سے مضامین لکھتی ہیں۔ حتیٰ کہ اہم مسائل پر بھی طبع آزمائی کرنے کا شوق ہو جاتا ہے۔ مشہور ادیبوں اور شاعروں کے مضامین اور نظمیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ بچیاں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ فرقہ وارانہ تعصب کا اس میں گذر ہی نہیں۔ تاریخی اور خیالی افسانے بھی بڑی چھان بین کے بعد شائع کئے جاتے ہیں تاکہ سب فرقوں میں یگانگت قائم رہے۔ اور بچپن فرقہ پرستی کی لعنت سے آلودہ نہ ہوجائے۔

بنات میں لکھنے والیوں کی تعداد بہت کافی ہے۔ جو یقینی آیندہ چل کر بڑی بڑی علمی اور ادبی خدمات کو شاندار طور سے سرانجام دیں گی۔ ہمیں یہ دیکھ کر اور بھی مسرت ہوتی ہے کہ بنات نئی نئی لکھنے والیاں پیدا کر رہا ہے۔ اور مضمون نگاروں کی فہرست میں نئے ناموں کا اضافہ ہوتا ہے۔ ڈرامے اکثر چھپتے رہتے ہیں۔ زیب عثمانیہ کی اور شمیم ملیح آبادی کی شاعری اور جمیلہ اسداللہ، صالحہ عبدالحکیم اور ب۔ ن۔ ابراہیم کے مضمونوں سے بھی ہماری بہنیں محظوظ ہوتی ہیں۔ مسٹر ہما ایم اے کی تشریف آوری بھی اس مجلس میں نیا ماحول پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ انھوں نے مضمون نگاری پر بہت ہی قابل قدر اور بسیط مضمون سپرد قلم فرمایا ہے جس سے بناتی بہنوں اور بھائیوں کو جو ہنوز نومشق ہیں کافی مدد ملتی ہے۔ اس میں اگر کی خوبیوں کی کوئی لیگ اور قائم ہوجائے تو یہ ہر شہر کی بناتی بہنوں اور بھائیوں میں میل جول بڑھانے میں مددگار ہوگی۔ بنات میں مضمون نگاری کے خیال سے بچیاں اپنے حروف عبارت اور مضامین کو بہتر بناکر مضمون نگار بننے اور انعام حاصل کرنے کے خیال سے لکھنے پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دینے لگی ہے۔ دستکاری میں کرو شیار کے اکثر بہترین نمونے رہا کرتے ہیں۔ خصوصاً چھوٹی لڑکیوں کے لئے نہایت آسان نمونے دئے جاتے ہیں۔ رسالے کی صوری و معنوی حیثیت کے مقابلہ میں اس کی قیمت اس قدر کم ہے کہ تعجب ہوتا ہے۔ میں دل سے دعا کرتی ہوں کہ خداوند کریم ہمارے بھائیوں مسٹر رازق الخیری اور مسٹر صادق الخیری کو خواتین اور بچیوں کی مزید علمی ترقیوں کا علمبردار بنائے۔

(کلکتہ۔ اگست ۱۹۳۵ء)

زکوٰۃ و خیرات

از

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری رح

زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ امیر آدمی غریب آدمیوں کی تکلیف سے بے خبر نہ ہوجائیں اور ان کو جو کچھ دیں یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے احسان کیا بلکہ خدا کے ایک حکم کی تعمیل کی۔ اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ اپنے امیروں سے لو اور غریبوں کو دو۔ یعنی امیر غریبوں کو خیرات و زکوٰۃ دے کر اُن کو شرمندہ نہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کا یہ یقین ہونا چاہئے کہ خیرات اور زکوٰۃ لینے والے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں پہونچ جاتی ہے۔ چنانچہ خداوند کریم اپنے کلام پاک میں فرما رہا ہے کہ اس سے پہلے کہ تم ہمارے پاس آؤ اپنے واسطے کچھ ہمارے پاس بھیج دو۔ جب تم آؤ گے تو تمہاری امانت تم کو واپس دیدیں گے۔

زکوٰۃ اس شخص پر جو قریب پچاس روپے رکھتا ہو واجب ہے۔ چاندی دو سو درم کی تول اور سونا بیس مثقال اگر ایک سال تک وہ اس کا مالک رہا ہو خواہ سونے کا یا چاندی کا تو زکوٰۃ دینی چاہئے ۱/۴۰ اصل قیمت کا پانچواں حصہ۔ حضور سرور کائنات ماہ رمضان میں بہت زیادہ خیرات فرماتے تھے اور آندھی کی طرح دیتے تھے۔ یعنی گھر میں کوئی چیز نہ رکھتے تھے۔

حدیث صحیح ہے کہ فرمایا رسالت مآب نے خوشی ہو اس کو جو اس مال میں سے دے جس کو جائز طور پر کمایا ہے۔

زکوٰۃ اور خیرات میں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ احسان ہرگز نہ کیا جائے۔ اسلام نے اس حاجت مند کو افضل بتایا ہے جو سوال نہ کرے اور در در نہ مانگے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص دوسرے حاجت مند کو کھلاتا اور پہناتا ہے قیامت کے روز جب سب ننگے اور بھوکے ہوں گے وہ ننگا اور بھوکا نہ ہوگا۔

حضرت جنید بغدادی کے سامنے یہ قول نقل کیا گیا کہ عالم اور طالب کو میں خیرات و زکوٰۃ میں اس لئے افضل خیال کرتا ہوں کہ ان کو رزق کی کوشش سے بے فکر کردوں تو انھوں نے فرمایا بہت درست ہے۔

نجمہ کی کہانی

ایک تھی بڑھیا

آپ کو کہانی بہت پسند ہے۔ اور مجھے کہانی سنانے کی اب فرصت نہیں۔ مگر کیا کریں ایک تو بی نجمہ ہمیں نہیں چھوڑتیں، ہفتہ آیا اور انھوں نے سب بچّوں کو جمع کرکے کہنا شروع کیا۔ "چچا میاں کہانی سنا رہے ہیں۔" ان کی بھولی باتوں پر مجھے ہنسی آجاتی ہے اور میں مجبور ہو جاتا ہوں۔ دوسرے ایڈیٹر صاحب سے معلوم ہوا کہ بناتی بہنیں بھی بیچارے چچا میاں کی کہانیاں سننے کے لئے بیتاب رہتی ہیں۔ ہاں صاحب بچپن کی ضد تو مشہور ہے اسے پورا کرنا ہی پڑیگا۔ لیجئے کہانی حاضر ہے:۔

ایک گاؤں میں ایک بڑھیا رہتی تھی۔ اس کا ایک ہی بیٹا تھا پر وہ شہر میں کھانے کمانے چلا گیا تھا۔ بڑھیا بیچاری کھیتوں میں جاکر دھان کوٹتی یا زمیندار کے گھر میں کام کاج کرتی تھی۔ اس طرح اس کو جو پیسے ملتے ان میں سے کچھ خرچ کرتی کچھ بچاتی۔ وہ سوچتی تھی "میرا بیٹا اب آنے ہی والا ہے۔ وہ گاؤں آجائیگا تو میں اس کی چاندسی دلہن بیاہ کر لاؤں گی۔ اور یہ پیسے اور میرا گہنا پاتا اسی کے کام آئے گا۔" ایکدن اس کے پیٹ میں بہت درد ہونے لگا اور وہ تکلیف کے مارے چیخنے لگی۔ اس کی جھونپڑی کے پاس سے اللہ بخش جارہا تھا اس نے بڑھیا کی آواز سنی "ہائے اللہ میں مری!" اللہ بخش اندر آیا تو دیکھا کہ بڑھیا پیٹ پکڑے چارپائی بیٹھی ہے۔ پوچھا "کیوں بہن کیا ہوا؟" بڑھیا نے جواب دیا "بڑے زور کا درد ہو رہا ہے۔" اللہ بخش نے بناوٹی ہمدردی سے کہا۔ "دوائی کیوں نہیں منگا لیتیں؟ تمہارے پاس تو بہت روپے ہیں؟" بڑھیا جھلا کر بولی "بڑا تو تجھے کیا؟ چل یہاں سے۔ وہ موئے اپنے پیسے لے کر بھی تو علاج نہیں کرتے۔ ہائے اللہ" اللہ بخش کو یہ خیال پیدا ہوا کہ بڑھیا کہیں بگڑ نہ جائے۔ پھسلا کر کہنے لگا۔ "سچ کہتی ہو بہن یہ وید حکیم لوگ لوٹا کرتے ہیں۔ مگر تمہاری بیمار کا علاج اگر جلدی نہیں ہوا تو تم مر جاؤ گی" بڑھیا نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ "سچ ارے بھائی تو تو ہی کچھ علاج بتا؟" اللہ بخش کچھ دیر سوچ کر کہا۔ "تمہارے پیٹ میں پھوڑ

گھس گیا ہے۔ وہی دق کرتا ہے۔"

بڑھیا ڈر گئی۔ "بھوت؟ ہائے بھوت؟"

اللہ بخش نے کہا "میری ایک بہن تھی۔ اس کے پیٹ میں بھی بھوت گھس گیا تھا۔ بہت علاج کرایا۔ مگر وہ اچھی نہیں ہوئی۔ آخر بھوت پیٹ پھاڑ کر نکلا اور وہ بے چاری مر گئی۔"

بڑھیا درد کو بھول کر رونے لگی "اچھے اللہ بخش۔ تو میں کیا کروں؟ یہ بھوت تو میرا بھی پیٹ پھاڑ ڈالے گا۔"

اللہ بخش نے کہا "برابر کے گاؤں میں ایک فقیر آیا ہوا ہے۔ وہ بھوت کو بھگا سکتا ہے۔"

بڑھیا نے ہاتھ جوڑ کر کہا "اچھے تو اسے بلا دو۔"

"میں کوشش کروں گا"۔ اللہ بخش نے ذرا خوش ہوتے ہوئے کہا "اس کی بڑی خوشامد کرنی پڑے گی۔ خیر تمہاری خاطر میں سب کچھ کر لوں گا۔"

(۲)

دوسرے دن اللہ بخش آیا۔ بڑھیا بھوت کے ڈر سے دبلی ہو گئی تھی۔ ایک دم اٹھ بیٹھی اور پوچھا "شاہ صاحب آ گئے؟"

"ہاں" اللہ بخش نے کہا "ذرا صفائی کر لو"

اللہ بخش نے ہاتھ جوڑ کر دروازے میں کہا "آئیے شاہ صاحب! آپ کی بڑی مہربانی ہے جو اس غریب کا کہنا مانا۔ ورنہ آپ کسی کے ہاں تھوڑی جاتے ہیں"۔ شاہ صاحب بڑے غرور سے اندر آئے۔ بڑے بڑے بال ایک ہاتھ میں لمبی مالا۔ دوسرے میں موٹا سا ڈنڈا۔ جب بیٹھ گئے تو بڑھیا کو دیکھ کر کہا "اس کے پیٹ میں بھوت ہے"

اللہ بخش جھٹ بول اٹھا "دیکھا۔ شاہ صاحب کو خود ہی معلوم ہو گیا کہ تمہارے پیٹ میں بھوت ہے"۔ بڑھیا سمجھی کہ شاہ صاحب بڑے اللہ والے ہیں۔ دل کا حال جان لیتے ہیں۔ وہ ان کے پاس بیٹھ گئی تو شاہ صاحب نے آنکھیں بند کر کے اور بڑھیا کے پیٹ کو مکا دکھا کر غصے میں کہا:۔

"اڈرم۔ بوڑم۔ گوڑم۔ او بھوت تو جلدی نکل جا۔ اڈرم۔ بوڑم۔ گوڑم۔ ورنہ مارے ڈنڈوں کے برا حال کر دوں گا۔ اڈرم۔ بوڑم۔ گوڑم"

اور پھر بڑھیا سے چیخ کر کہا "بول!"۔ بڑھیا ڈر گئی اور آہستہ سے بولی "درد اب کم ہے"

شاہ صاحب نے پھر اوائی توائی بکی اور کہنے لگے

وہ جو سامنے بدنی رکھی ہے یہاں لے آیا"۔
"بڑھیا بدنی لے آئی تو آنکھیں بند کرکے بولے،
"ہوں! او بھوت تجھکو اگر بدنی میں ہی بند نہ کیا تو
نام نہیں"، پھر بڑھیا کی طرف دیکھ کر کہا "جا تیرے
پاس جو زیور اور نقدی ر روپے پیسے ، ہے لے آ"۔
بڑھیا حیرت میں رہ گئی اور نہ اٹھی تو شاہ صاحب
کو غصہ آگیا "کمبخت کیا ہم تیرا مال لے کر بھاگ جائیں گے؟
ارے ہم تو تیرے ہی سامنے تیرا مال اس بدنی میں بند کردیں
گے ہم تو فقیر ہیں۔ ان چیزوں سے ہمیں کیا کام؟" بڑھیا
بانوں میں آگئی اور سارا مال لاکر بدنی میں بند کر دیا۔
شاہ صاحب نے پھر اول جلول بکا اور جیب میں سے
تھوڑی سی راکھ نکال کر بڑھیا کی مٹھی میں بند کر دی اور
حکم دیا کہ "جا کھیت کے آخری کونے میں اسے دبا آ میں نے
بھوت پکڑ لیا ہے اور اس بدنی میں بند کرتا ہوں"۔
جب تک بڑھیا واپس آئی شاہ صاحب نے
مال نکال کر اپنی جیب میں رکھ لیا اور بدنی کا منہ بند
کرکے وہی "اوڑم۔ بوڑم" کہنے لگے۔ جب بڑھیا آئی تو
کہا "بھوت نقدی کے لالچ میں بدنی میں آگیا تھا
میں نے اسے بند کر دیا۔ ایک مہینے میں مرجائے گا۔
تو کھول کر اپنا مال نکال لیجو۔ خبردار پہلے مت
کھولنا"۔

(۳)

کچھ دنوں بعد بڑھیا کا بیٹا واپس آیا تو دیکھا کہ
ماں کے پیٹ میں درد ہے اور تڑپ رہی ہے۔
اس نے اسے بہت کچھ تسلی دی اور کہا "ماں دیکھ
کتنا کما کر لایا ہوں ابھی تیرے لئے حکیم کو بلاتا ہوں"
بڑھیا رونے لگی اور شاہ صاحب کا حال سنا کر
کہنے لگی "وہ بھوت اس میں بند کر گئے ہیں لیکن درد
پھر بھی ہوتا ہے"۔ بڑھیا کے بیٹے کو شبہ ہوگیا۔ اس نے
بدنی کھول ڈالی۔ اس میں بھوت تھا نہ مال۔
فوراً بھاگا ہوا گیا اور پولس کو اطلاع کر دی۔
حکیم کے علاج سے بڑھیا کا درد جاتا رہا۔
اور پولس نے شاہ صاحب اور اللہ بخش کو
خوب سزا دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ شاہ صاحب
جھوٹے تھے۔ اور اللہ بخش کی مکاری سے
یہ ڈھونگ رچایا گیا تھا۔
بڑھیا بچاری کا مال تو خیر گیا۔ مگر اُسے
یہ یقین ہوگیا کہ بھوتوں کی کوئی حقیقت
نہیں۔ یہ صرف جہالت اور بزدلی کی
نشانی ہے:۔

صادق الخیری

خط و کتابت

آپ صاحبزادہ ولی احمد خان صاحب ایم اے ال ال بی جج کا نام ضرور جانتی ہوں گی کیونکہ اُن کی مشہور اور دلچسپ کتاب "مختصر دنیا" سب ہی بچیاں پڑھتی ہیں۔ کئی سال ہوئے صاحبزادے صاحب "عصمت" کے لئے اچھے اچھے مضمون لکھتے تھے۔ پھر وہ اپنے کاموں میں اس قدر مصروف ہوئے کہ انھوں نے مضمون لکھنا بالکل چھوڑ دیا۔ لیکن انہیں بنات سے بہت محبت ہے اس لئے انھوں نے آپ کے لئے نہایت مفید مضامین بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس دفعہ آپ "خط و کتابت" پر ان کا مضمون پڑھئے اور اس پر غور کیجئے۔ صاحبزادے صاحب کو خط لکھنے کا بڑا اچھا ڈھنگ آتا ہے۔ اور چونکہ خود قابل ہیں اس لئے چاہتے ہیں کہ بچیاں بھی خط لکھنے میں قابل ہوں۔ چنانچہ انھوں نے خطوں کی ایک بہت عمدہ کتاب لکھی ہے۔ یہ "انشائے سلمیٰ" کے نام سے دفتر عصمت سے بہت جلد شائع ہونے والی ہے۔ بناتی بہنوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئے۔ ایڈیٹر

انسان جب بات کرتا ہے تو سننے والا اس کو سُن لیتا ہے، کوئی بات یاد رہ جاتی ہے کوئی نہیں رہتی۔ منہ سے نکلی بات پرائی ہوئی۔ الفاظ ہوا میں کھو جاتے ہیں اور آواز بھی ظاہراً مٹ جاتی ہے۔ جب سے لکھنا پڑھنا شروع ہوا معمولی آدمی سے لے کر بادشاہوں تک کا ہر ضروری کام لکھ کر محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ معاہدے، اقرار نامے، تمسک، انتقال جائداد، پالیسی وغیرہم، یہ سب لکھے جاتے ہیں اور اسی سے ان کی حفاظت ہوتی ہے اور برسوں تک چلتے ہیں۔ ان کے لکھنے میں خاص خاص چھانٹے ہوئے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

جو آدمی پاس نہیں ہوتا اس سے بات کرنے کا ذریعہ بھی تحریر ہے۔ پہلے ایک شہر سے دوسرے شہر میں اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو جانے کے ذریعے بہت کم تھے، قافلے جایا کرتے تھے، اس لئے اس زمانے میں کسی کے ہاتھ دستی خط بھیجے جاتے تھے، اب ایسے وسائل (ذریعے) بہت زیادہ ہوگئے ہیں اور محکمہ ڈاک قائم ہو جانے سے لاکھوں خطوط ایک شہر سے دوسرے شہر کو اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو روزانہ بھیجے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے وصول کئے جاتے ہیں۔ اب خط و کتابت بہت عام ہے۔ اس فن کو انشا کہتے ہیں۔ یہ بہت اہم فن ہے اور اس کے لئے کافی لیاقت کی ضرورت ہے۔

خط لکھنے میں لکھنے والے کو اپنے اور اپنے مخاطب (جس کو خط لکھا جائے) کے تحفظ مراتب کا بڑا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ سیاسی خطوں میں ان باتوں میں بڑی نوک جھوک ہوتی ہے اور ذراسی غلطی میں سلطنتوں میں دشمنی ہو جاتی ہے۔ بادشاہوں اور بڑے بڑے آدمیوں کے خطوط بڑی قابلیت اور ذمہ داری سے لکھے جاتے ہیں ؛

اردو تحریر و انشاء پر فارسی اور بھاشا (بہت پرانی ہندی زبان) دونوں کا اثر ہے۔ القاب کم و بیش فارسی ہی کے لکھے جاتے ہیں ۔ آداب میں فارسی اور ہندی دونوں کی نقل ہے۔ فارسی والے بھی پہلے اپنی خیریت لکھ کر مخاطب کی خیر و عافیت معلوم کرنے کی آرزو ظاہر کرتے تھے اور بھاشا میں بھی اب تک یہی لکھا جاتا ہے۔ ابتدا میں ابوالفضل وغیرہ کی طرح اردو خطوط بھی بڑے لمبے چوڑے لکھے جاتے تھے کئی کئی سطروں میں القاب و آداب ہوتے تھے اور عبارت میں بھی الفاظ کی بھتات ہوتی تھی وہ اپنی جگہ ایک خاص طرز تحریر کی تھی مگر اسے زیادہ قابلیت کے آدمی ہی ایسا لکھ سکتے تھے جن کو کثرت سے الفاظ یاد ہوں اور ان کو مناسب جگہ استعمال کرنا بھی جانتے ہوں حضرت غالب نے اردو انشاء میں بالکل نئی بات پیدا کی اور دو لفظوں کے القاب کے ساتھ ایسے برجستہ و بے ساختہ رقعہ لکھے کہ ان کا جواب تو کیا کوئی نقل ہی نہ کر سکا۔ اس زمانہ میں جب کہ انگریزی تعلیم کا چرچا لڑکوں اور لڑ[کیوں] میں بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اپنی مادری زبان سے بے پروائی کی جا رہی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عام ط[ور پر] لڑکوں اور لڑکیوں کے خط بھی خوبصورت نہیں ہو[تے] اور القاب و آداب سے بھی واقفیت نہیں ہوتی، اپنی منشاء کا بھی خوبی اور خوش اسلوبی سے اظہ[ار] نہیں کر سکتے۔ آج کل انگریزی دانوں میں مردوں کے لئے "مکرمی" اور عورتوں کے لئے "محترمہ" یہ [دو] القاب رائج ہیں، جو بلا لحاظ مراتب استعما[ل] کئے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اپنی مادر[ی] زبان کی طرف توجہ کی جائے۔ اور بولنے [اور] لکھنے میں اس کی خصوصیات اور امتیازا[ت] کو نباہا جائے ؛

آئیندہ نمبر میں، بشرط فرصت فن انشاء پر بھی کچھ لکھوں گا۔ اور خط[وط] لکھنے کے متعلق چند باتیں جن [کے] لئے مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ ش[ائقین] میں کچھ جانتا ہوں، انشاء اللہ تعالے عرض کروں گا ؛

ولی احمد خاں۔ بی۔ جے

جغرافیہ

دن اور رات

تمہیں یہ معلوم ہوگیا ہے کہ زمین گول ہے ۔ اور وہ ایک جگہ نہیں کھڑی بلکہ گھومتی رہتی ہے۔ اس کے بعد تم کو یہ جاننا چاہیے کہ دن اور رات کس طرح بنتے ہیں؟

زمین کے گول ہونے کے باعث سورج کی ساری روشنی ایک ہی بار ساری زمین پر نہیں پڑتی بلکہ صرف اگلے حصہ پر پڑتی ہے یعنی زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ روشن رہتا ہے اور پچھلا حصہ اندھیرے میں رہتا ہے چنانچہ جس حصہ پر روشنی پڑتی ہے وہاں دن ہوتا ہے۔ اور جہاں اندھیرا ہوتا ہے وہاں رات ہوتی ہے۔ پھر جوں جوں زمین حرکت کرتی ہے اندھیرے والا حصہ روشنی میں آتا جاتا ہے ۔ اور روشنی والا حصہ اندھیرے میں چلا جاتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے تم کپڑوں کی بچی ہوئی کترنوں کی ایک گیند بناؤ۔ اس کے بیچوں بیچ سوئی دھاگہ سے یا پنسل سے اس طرح نشان لگاؤ کہ گیند کے دو حصے نظر آئیں ۔

گیند

اب اوپر کی طرف تاگہ باندھ کر گیند کو لٹکا دو۔ پھر ایک موم بتی جلا کر اس کے مقابل رکھ دو ۔ اب تم دیکھو گی کہ گیند کا جو حصہ موم بتی کے سامنے ہے وہ روشن ہے ۔ اور جو حصہ دوسری طرف یعنی پیچھے ہے وہاں اندھیرا ہے ۔

(گیند لٹک رہی ہے)

اس طرف روشنی پڑ رہی ہے یہ حصہ روشن ہے۔

اس طرف روشنی نہیں آتی یہاں اندھیرا ہے۔

موم بتی

اب اگر تم آہستہ آہستہ گیند کو پھراؤ تو تمہیں نشان کے باعث معلوم ہوگا کہ جو حصہ پہلے موم بتی کے سامنے ہونے کی وجہ سے روشن

تھا۔ اب اندھیرے میں ہوتا جاتا ہے اور جو
حصّہ پہلے اندھیرے میں تھا اب موم بتی کے
سامنے آکر روشن ہوتا جارہا ہے ٭
اب تم اس گیند کو زمین سمجھو اور موم بتی
کو سورج۔ بس اسی طرح دن رات بنتے ہیں

سورج
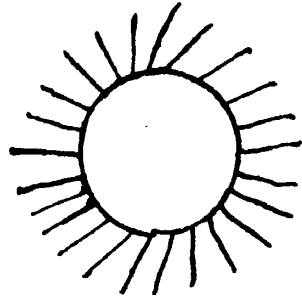
زمین

یعنی جو ملک سورج کے سامنے ہوتے ہیں
وہاں دن ہوتا ہے اور جو ملک پچھلی طرف
ہوتے ہیں۔ وہاں رات ہوتی ہے۔
چونکہ زمین گردش کرتی ہے (گھومتی رہتی
ہے) اس لئے جہاں پہلے دن ہو وہاں
رات ہوجاتی ہے۔ اور جہاں پہلے رات
ہو وہاں دن ہوجاتا ہے ٭

زمین کی یہ گردش چوبیس ۲۴ گھنٹ[ے]
میں پوری ہوتی ہے۔ اس لئے د[ن]
رات چوبیس گھنٹے کا مقرر ہے۔ اگ[ر]
ایسا نہ ہوتا یعنی زمین گردش نہ کر[تی]
تو سورج کی روشنی ہمیشہ ایک ہ[ی]
حصے پر پڑتی۔ اور دنیا کے آد[ھے]
ملکوں میں ہمیشہ دن رہتا اور آد[ھے]
ملکوں میں ہمیشہ رات ہی رہتی۔
اور یہ دنیا کے لئے بہت ہ[ی]
بڑا ہوتا ٭

ریس (امرتسر)

اپنی سہیلیوں کے نام "بنات" کا نمونہ مفت بھجوائیے۔ اس کی عمدگی کو دیکھ کر وہ ضرو[ر]
خریدار بن جائیں گی یہ آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک نیا خریدار بنانے کے پندرہ نمبر مقرر ہیں۔ مینیجر

نظم

سب تمہیں جان سے پیاری سمجھیں

کبھی شکوہ نہ کرو آپس میں
کوئی الزام نہ دو آپس میں
اس سے وقعت نہیں قائم رہتی
اس سے الفت نہیں دائم رہتی
ملنے والوں میں جو باتیں دیکھیے
پہلے ان سب پہ نظر کر لیجیے
کوئی بات اپنی بڑائی کی نہ ہو
یا کوئی ان کی بُرائی کی نہ ہو
قابلِ ذکر یہی باتیں ہیں
قابلِ فکر یہی باتیں ہیں
کوئی آزار[1] نہ پائے تم سے
نہ خجالت[2] ہی اٹھائے تم سے
بے سہاروں کو جو دیکھو مضطر[3]
غم کے ماروں کو جو دیکھو مضطر
حوصلہ ان کو دلاؤ جا کر
ان کی ہمت کو بڑھاؤ جا کر
بھول جائیں وہ مصیبت کیا ہے
غم و آلام و عقوبت[4] کیا ہے

سب تمہیں جان سے پیاری سمجھیں
زیب کو دوست تمہاری سمجھیں

زیب عثمانیہ (گولڈ میڈلسٹ)

مطلب:۔ [1] تکلیف [2] شرمندگی [3] پریشان [4] دُکھ ۔

جن بہنوں نے:۔ بنات کے متعلق اپنے والدین سے رائیں لکھوا کر بھیجی ہیں ہم اُن کے شکرگزار ہیں لیکن ہمیں زیادہ خوشی اس وقت ہوگی جب آپ اپنے رسالہ کے لئے بہت سے نئے خریدار بھی بنائیں۔ آیندہ مہینے خریدار بنانے والی بہنوں اور بھائیوں کی فہرست میں آپ کا نام ضرور چھپنا چاہیے۔

منیجر

صحت وصفائی

غسل

جسم کو صاف رکھنے کے لئے انسان کو غسل کرنا (نہانا) ضروری ہے۔ ہندوستان جیسے ملک میں ہر شخص کو دن بھر میں (اور خاص کر گرمیوں میں) کم از کم ایک مرتبہ ضرور نہانا چاہئے غسل کے لئے صبح کا وقت سب سے اچھا ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کے پیشے اس قسم کے ہیں کہ دن بھر کام کرنے سے ان کا جسم میلا ہو جاتا ہو انھیں شام کو بھی ضرور غسل کرنا چاہیئے غسل کے وقت سارے جسم کو خصوصًا ایسے حصوں کو جو ڈھکے رہتے ہیں خوب مل کر صاف کرنا چاہیئے تاکہ جسم کے وہ چھوٹے چھوٹے سوراخ جن کو مسامات کہتے ہیں۔ اور جن سے جسم کا میل پسینے کی شکل میں نکلتا رہتا ہے۔ کھلے رہیں ؛

ہمارے جسم سے روزانہ تقریبًا آٹھ چھٹانک پسینہ خارج ہوتا ہے۔ اور یہ پسینہ گرم ملکوں میں سرد ملکوں کی نسبت زیادہ نکلتا ہے۔ جب جسم سے پسینہ کے ساتھ زیادہ چکناہٹ خارج ہوتی ہے تو جلد میلی اور چکنی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں غسل نہ کیا جائے تو مسامات بند ہو جاتے ہیں اور اگر پسینہ کافی مقدار میں نہ نکلے۔ تو صحت میں خلل پڑتا ہے۔ اس لئے جلد (کھال) کے سب حصوں کو خاص کر سر۔ منہ۔ ہاتھ۔ پاؤں کو دھو کر صاف کرنا چاہئے۔ جلد کی چکنائی کو دور کرنے کے لئے صابن استعمال کرنا چاہیئے۔ لیکن کھاری پانی یا ایسا صابن جس سے جلد خشک اور سخت ہو جائے استعمال نہیں کرنا چاہیئے لڑکیوں کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ لیکن ضعیفوں۔ بیماروں۔ اور چھوٹی بچیوں کے لئے گرم پانی اچھا ہے۔ غسل کے بعد اگر طبیعت خوش ہو تو سمجھ لیجئے کہ ٹھنڈے پانی کا غسل فائدہ مند ہوا۔ اور اگر بدن کانپے یا ٹھنڈ معلوم ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہانا مضر ہوا۔ گرم پانی سے غسل کے بعد جسم ٹھنڈا

ہوجاتا ہے۔ کیونکہ گرمی خون کو جلد کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ اور ہوا گرمی کو جذب کرلیتی ہے۔ اس وجہ سے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کبھی کبھی بخار میں جسم کی گرمی کم کرنے کے لئے گرم پانی سے غسل کراتے ہیں۔ کمزور بہنوں اور بچیوں کو بار بار گرم پانی سے غسل نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ اُن کے بدن کی بہت سی گرمی نکل جائے گی۔ اور کمزوری کے باعث وہ غالبًا بے ہوش ہوجائیں گی جب تندرست بہن کا جسم ٹھنڈ سے کانپ رہا ہو۔ تو گرم پانی سے نہانا صحت بخش اور خوش گوار معلوم ہوتا ہے ؛

غسل کے بعد جسم کو تولئے سے اچھی طرح ملنا چاہیئے۔ اور گیلے اور میلے کپڑے ہرگز نہیں پہننے چاہئیں۔ اس طرح سے بہنیں اگر روزمرہ غسل کریں۔ اور جسم کے تمام حصّوں کو پاک صاف رکھیں تو بہت سی بیماریوں سے مثلاً داد۔ کھجلی۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ سے جو جسم پر میل جم جانے سے ہوجاتے ہیں محفوظ رہیں گی ؛

مسز۔ اے۔ اے۔ اختر۔ ہردوئی

کتابوں کا مطالعہ

تنہائی میں کتاب پڑھنے سے مضامین خوب سمجھ میں آتے ہیں۔ طبیعت خوش ہوتی ہے اور قابلیت بڑھتی ہے۔ علم حاصل کرنے کا اصلی مقصد اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔ پڑھنے سے انسان لائق ہوتا ہے۔ اس کی تقریر صاف اور تحریر عمدہ ہوجاتی ہے۔ اخلاق اچھے ہوجاتے ہیں اچھی اچھی کتابیں پڑھنے سے انسان کی روحانی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جیساکہ جسمانی ورزش سے جسمانی قوتیں بڑھتی ہیں۔ مطالعہ (سمجھ سمجھ کر پڑھنا) کے لئے رات کا وقت بہتر ہے۔ اس لئے کہ اس وقت طبیعت کو یکسوئی رہتی ہے۔ شور وغل نہیں ہوتا۔ ہمیشہ انسان کو ایسی کتاب پڑھنی چاہیئے۔ جو اپنی لیاقت کے مطابق ہو ؛

محمود علی۔ حیدرآباد دکن۔

اس مہینے کا انعامی مضمون

دریا دولت باغ کی سیر

دریا دولت باغ سرنگ پٹن میں میسور سے پونے گھنٹے کے راستہ پر واقع ہے۔ انڈین ہسٹری سے ہمیں اسکے متعلق کچھ زیادہ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن تاریخ سلطنت خدا داد میں اس کا مکمل حال ہے جو پر از معلومات ہونے کے علاوہ دلچسپ بھی بہت ہے۔ تاریخ میں دریا دولت باغ کی نسبت پڑھ کر اس تاریخی عمارت کو دیکھنے کی مدت سے خواہش تھی جو پچھلے دنوں پوری ہوگئی۔ میں نے اس کی بابت جو کچھ پڑھا تھا اس کو آنکھوں سے دیکھ کر حیرت ہوئی۔ محل کیا ہے زمانہ قدیم کی صنعت اور کاریگری کا مکمل نمونہ ہے۔ اس کی بناوٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلے زمانے کے لوگوں نے مکان بنانے کے فن میں کتنی ترقی کر لی تھی ؏

اللہ اللہ یہ وہی جگہ ہے جو کبھی لاکھوں آدمیوں کی بستی تھی اور جہاں سلطان ٹیپو شہیدؒ کے سامنے لارڈ ولزلی جھک گیا تھا اور یہ وہی محل ہے جس میں سلطان انصاف کیا کرتا تھا۔ آہ یہ وہی سرزمین ہے جس کا چپہ چپہ اس کے خون کا پیاسا تھا ؏

دریا دولت باغ کی خوبصورتی کا اندازہ الفاظ میں ادا کرنا ناممکن ہے۔ یہ کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ سارا محل سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے جس کے در و دیوار اور چھت پر اعلےٰ درجے کے نقش و نگار ہیں۔ اس کی دیوار و ں چھتوں پر نقاشی اور پچی کاری کا ایسا عمدہ کام بنا ہوا ہے کہ بے ساختہ اگلے زمانہ کی نقاشی کی داد دینے کو جی چاہتا ہے اور پائدار ایسا کہ آج تک اس کے رنگ و روغن میں زیادہ فرق آنے نہیں پایا۔ کہتے ہیں کہ سلطان کے زمانہ میں اس کی شان کچھ اور ہی تھی

اب تو یہاں کی چھتوں میں شہد کی مکھیوں
کے چھتے بنے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ
سلطان کے زمانہ میں اس کا باغ بہت
مشہور اور پر رونق تھا۔ مگر اب بالکل ویران
اور اجڑا پڑا ہے۔ اس کی بارہ دری
جہاں سلطان شہید عدالت کیا کرتے تھے
بہت وسیع اور پختہ ہے۔ اس کے جھروکے
بھی جالدار اور پختہ ہیں۔ زینے گو
بالکل تنگ اور اونچے ہیں مگر یہ اس
خوبی سے بنائے گئے ہیں کہ کسی کو کہیں
زینہ کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اس کا
زینہ ایک تنگ وتاریک کونے میں پوشیدہ
ہے جو بغیر رہبر کے اجنبی تلاش نہیں
کرسکتا۔ اس کا زینہ بڑے ہال میں سے
اس طرح نکلا ہوا ہے کہ اس ہال میں ایک
دروازہ ہے جس کے کھولنے پر زینہ کا
کونہ ملتا ہے۔ یہ زینہ یہاں لگا ہوا ہے
اس محل کو باہر سے دیکھنے سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے جادو سے
الہ دین کے چراغ کے ذریعے یہ محل
یہاں لا کھڑا کیا ہے۔ اس کے سامنے
کاویری ندی بہتی ہے جس کا پانی یہاں سے
شیوا سمندرم میں جسے اب بگاڑ کر
سی سمندر کہا جاتا ہے جا ملتا ہے۔
اس باغ کا پچھلی طرف کا نظارہ بہت کچھ
آگرہ کے تاج محل سے ملتا جلتا ہے۔
دونوں طرف شمشاد کے درخت کھڑے
ہیں۔ درمیان میں پانی کی نہر چلی گئی ہے
جس کے دونوں طرف پختہ سمنٹ کا بند
باندھ دیا گیا ہے۔ یہاں سے پانی کا منظر
بہت دلکش ہے۔ یہ پانی کاویری ندی
سے محل میں لایا گیا ہے۔ آج کل کاویری
ندی بہت کچھ سوکھ گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ
پہلے یہ ندی بھرپور تھی۔ اور اب بھی
اچھی بارشوں میں اس نہر کے پانی کی
رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت
اس کی روانی قابل دید ہوتی ہے۔
سب سے زیادہ دلچسپ چیز جو اس محل
میں ہے اس کی بیرونی دیوار کی تصویریں
ہیں جن میں سلطان کی پوری تاریخ
مصوری کے ذریعے دکھائی گئی ہے۔
اس میں سلطان کی انگریزوں سے پہلی

دوسری اور تیسری جنگ کا نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - اس میں ایک جگہ غدار محمد علی خاں لنگڑا سلطان کے دو فرزندوں شہزادہ عبدالخالق اور شہزادہ معزالدین کو بطور یرغمال (ضمانت یعنی سلطان اب بغاوت نہیں کرے گا) انگریزوں کے سامنے پیش کر رہا ہے - چوتھی جنگ کے منظر میں نمک حرام میر جعفر و میر صادق سلطان کے لئے دروازہ بند کر کے انگریزوں کو سلطان کے قید کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں - یہ سب تصویریں دیکھنے کے قابل ہیں - تاریخ پڑھنے کے بعد ان تصاویر کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام واقعات ہماری نظروں کے سامنے گذر رہے ہیں ؛

آج یہ تاریخی جگہ غیر آباد پڑی ہوئی ہے - اس کی چھتوں میں شہد کی مکھیوں کو پرورش کیا جاتا ہے اور ان سے شہد حاصل کیا جاتا ہے - اس چھت کے علاوہ یہاں باغ میں خاص خاص جگہوں پر نمبر وار لکڑی کے صندوق رکھے ہوئے ہیں جن میں شہد کی مکھیاں شہد جمع کرتی ہیں - اور اس کا گورنمنٹ کی طرف سے خاص انتظام ہے -

ب - ن - آنسہ ابراہیم (مدراس)

دلچسپ سوال

(سوال) (جواب)

(۱) تمہاری وہ کونسی چیز ہے جس کو تم سے زیادہ دوسرے استعمال کرتے ہیں ؛ تمہارا نام -

(۲) چیونٹی کے منہ سے کونسی چیز چھوٹی ہے ؛ (اس کے منہ میں جانے والی غذا -

(۳) وہ کونسا مشہور ملک ہے جہاں کوئی اپنی مرضی سے جانا نہیں چاہتا - اور گیا تو واپس نہیں آتا - ملک عدم

قدسیہ بیگم (بنگلور)

ایک جاپانی کہانی

پیارا بیٹا

کسی زمانہ میں ایک غریب بیوہ کے تین لڑکے تھے۔ وہ خود بیمار رہتی تھی۔ اس لئے اس کے تینوں بیٹے اس کی جگہ کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ مگر وہ کافی روپیہ نہیں کما سکتے تھے۔ اس لئے جب وہ دیکھتے کہ اُن کی غریب ماں کا پیٹ نہیں بھرتا۔ تو ان کو رنج ہوتا تھا۔

اس زمانہ میں چوروں کا بہت زور تھا اور بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ جو کوئی چور کو پکڑ لائے گا وہ انعام پائے گا۔ تینوں بھائی چاہتے تھے کہ ان کو کسی صورت سے انعام مل جائے تاکہ وہ اپنی غریب ماں کو خوش کریں۔ سب سے چھوٹے بھائی نے کہا۔ میں سب سے چھوٹا ہوں اور کھیت میں کام کرکے زیادہ نہیں کما سکتا۔ اس لئے میرے ہاتھوں کو باندھ دو اور مجھ کو قاضی کے پاس لے چلو۔ وہ سمجھے گا میں چور ہوں۔ اور تم کو انعام مل جائے گا۔ میں مارا بے شک جاؤں گا مگر اپنی ماں کی خاطر مرنے پر مجھ کو فخر ہوگا۔ دونوں بڑے لڑکے بھی اپنے چھوٹے بہادر بھائی کی طرح مرنے کو تیار تھے۔ مگر اس نے اصرار کیا کہ تم زندہ رہو اور ماں کی خدمت کرو۔ مجبوراً وہ راضی ہو گئے۔ انھوں نے اس کے ہاتھ باندھ دئے اور اس کو عدالت میں لے گئے۔

چھوٹے لڑکے کو ایک اندھیری کوٹھری میں بند کر دیا گیا۔ مگر جب قاضی نے دیکھا کہ دونوں بڑے لڑکے بہت اداس گھر کو جا رہے ہیں۔ تو قاضی بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا۔ اور اپنے دل میں سوچتا تھا کہ ان دونوں کو چور کے ساتھ ہمدردی کیوں ہے؟ جب لڑکے گھر پہونچے تو وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے اور اپنی غریب ماں کو سارا حال بتایا۔ قاضی دروازے کے پیچھے کھڑا یہ سب باتیں سن رہا تھا۔ وہ یہ قصہ سن کر اس قدر خوش ہوا کہ اس نے بادشاہ کے

سامنے اس قصہ کو بیان کیا۔ بادشاہ نے لڑکے کو چھوڑ دیا اور اس کو ایک بڑی تھیلی روپوں سے بھری ہوئی دی کہ اپنی ماں کو جا کر دیدے۔ لڑکا روپیہ لے کر ماں کے پاس گیا اور اس کو سارا قصہ کہہ سنایا ماں نے بادشاہ کو دعائیں دیں اور لڑکے کو خوب پیار کیا۔

دیکھو! اچھی نیت کا نتیجہ ہمیشہ اچھا نکلتا ہے۔ اور اچھے کام کا اچھا پھل ملتا ہے اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملا کہ بچوں کو ہمیشہ ماں باپ کی خدمت کرنی چاہئے۔ چاہے اس میں ان کی جان پر ہی کیوں نہ بن جائے۔

قیصر فاطمہ

مذاق

بہ نسبت ایک روتے ہوئے اور غمزدہ چہرے کے ہنستا ہوا چہرہ کتنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں تو واقعی خوش مزاج اور بامذاق ہونا بھی ہمارے خدا کا دیا ہوا بہترین عطیہ ہے جو صرف خوش نصیب انسانوں کو عطا ہوتا ہے۔ خوش اخلاق انسان سے مل کر دل خوش ہوتا ہے۔ اور نہایت سنجیدہ طبیعت والے اور خشک مزاج انسان سے ملنے سے وہ خوشی ہرگز میسر نہیں آتی۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ دن اور رات آپ صرف ہنستی ہی رہئے اور مذاق کو اپنا ہر وقت کا شغل بنا لیجئے نہیں ایسا مذاق اچھا نہیں سمجھا جاتا بلکہ بعض مرتبہ تو اس میں بڑی ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ مذاق وہ پسند کیا جاتا ہے جو حد سے نہ گذرے اور یہ عموماً ہم عمروں ہی سے کرنا موزوں ہوتا ہے۔ اپنے بزرگوں سے مذاق کرنا سخت گستاخی ہے اور چھوٹوں سے کرنے میں عزت اور قدر نہیں رہتی۔ مذاق ہمیشہ سنجیدگی سے کرنا چاہئے بعض بہنیں اچھے قسم کا مذاق نہیں کرتیں بلکہ ایسا کرتی ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور بدمزگی بھی ہو جاتی ہے۔ ایسا کرنے والے کو اخلاق پسند لوگ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اس لئے ہمیشہ موقع اور وقت سے ہی مذاق کرنا چاہئے۔ تاکہ کبھی ذلت نہ اٹھانی پڑے۔

سعیدہ بشیر عطا۔

نظم

برسات

موسم پھر برسات کا آئے ❊ رنگ نیا پھر گلشن لائے
گل کے بدن پر تازہ قبا[1] ہے ❊ پتا پتا کیا سجا ہے
کھاتے ہیں بل سنبل[2] کے گیسو ❊ چپکا کھڑا ہے سرو لب جو[3]
جوہی بیلا اور چنبیلی ❊ نرگس کی ہیں پیاری سہیلی
فرش ہے یہ سبزہ کا زمیں پر ❊ مخمل کا یا کوئی بستر
ڈالوں میں ہے چھوٹا سا جھولا ❊ اس میں پڑا ہے پیارا ننھا
خوش ہے کہ ہے فطرت کا تقاضا ❊ پھولوں کی رنگت دیکھ کے بچا
پوری کرکے فرضی خدمت[4] ❊ بچیو! تم کو جب ہو فرصت
آنا تم بھی سیر چمن کو ❊ اور مٹانا اپنی تھکن کو
دیکھو یاں فطرت کا تماشا ❊ صانع[5] کا کیسا ہے جلوا

غور کی ہے امداد ضرورت
لاکھوں سبق دیتی ہے فطرت

امداد عظیم آبادی

مطلب:۔ [1] لباس [2] سنبل ایک پھول کا نام ہے۔ مطلب اسی پھول سے ہے [3] دریا کے کنارے [4] وہ خدمت جو تم پر فرض ہے [5] اللہ میاں۔

❊

بنات: بچیوں کی بہترین سہیلی اور استانی ہے۔ اس کے مضامین سال بھر تک پڑھنے سے آپ قابل نیک اور اچھی بیٹی ہو جائیں گی۔ منیجر

مشرقی افریقہ

مشرقی افریقہ کے ساحل پر عربوں نے کئی صدیوں حکومت کی۔ مگر ان کی سلطنت ساحل تک ہی رہی۔ اندرون ملک میں وحشی قومیں آباد تھیں۔ جو بالکل ننگی رہتی تھیں۔ وہاں سڑکیں نہ تھیں۔ پانی کا انتظام نہ تھا۔ بظاہر کوئی پیداوار بھی نہ تھی۔ نہ کوئی مال و دولت ہاتھ آنے کی امید تھی۔ اس لئے عرب سمندر کے کنارے سے پندرہ بیس میل تک ہی رہے اور اندر جانے کی انھوں نے ضرورت نہیں سمجھی۔ پچاس ساٹھ سال پیشتر انگریزوں نے سلطان زنجبار سے یہ علاقہ حاصل کر کے آپس میں تقسیم کرلیا۔ دونوں نے اپنے علاقہ میں ریل کی لائن تیار کی۔ اور اب یہاں تقریباً بیس ہزار یورپین اور پچاس ساٹھ ہزار ہندوستانی روزی کما رہے ہیں۔ اس علاقہ میں ہاتھی بہت ہیں۔ معلوم نہیں کتنی صدیوں (سینکڑوں برس) سے ہاتھی دانت یہاں جمع ہو رہا تھا۔ دیسی باشندوں کی نظر میں اس کی کچھ قدر و قیمت نہ تھی۔ ہاں وہ کبھی کبھی جھونپڑیوں میں لکڑی کی جگہ ان کے ستون کھڑے کر لیتے تھے۔ اب انگریزوں نے ہاتھی دانت کی تجارت پر بہت پابندیاں کر دی ہیں۔ شروع میں جب سرکار کا انتظام پورا نہ تھا۔ لوگوں نے اُن سے خوب دولت کمائی۔ دیسی لوگ لوہے پیتل کا تار بازوؤں اور ٹانگوں پر لپیٹے رہتے ہیں۔ یہ ان کا ہار سنگھار ہے۔ ان کا یہ شوق بہت عرصہ تک محکمۂ تار کے لئے مصیبت بنا رہا۔ کیونکہ وہ زیور کو بے فائدہ کھمبوں پر لٹکا ہوا دیکھ کر جھٹ کاٹ لیتے تھے اور اس طرح تار کا سلسلہ کٹ جاتا تھا۔ بیوپاری لوگ جتنا لمبا ہاتھی دانت ہوتا اسی قدر لوہے یا پیتل کا تار ناپ کر ان کو دیدیتے تھے اور ہاتھی دانت لے لیتے تھے۔ افریقہ کے ان وحشیوں کی ایک قوم وانڈر بو ہے۔ ان کی ساری زبان میں کل ساٹھ

ستر الفاظ ہیں۔ ان کا رہنا سہنا ایسا ہے۔ کہ انھیں زیادہ الفاظ کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ گھر نہیں بناتے۔ مویشی نہیں پالتے۔ کھیتی باڑی نہیں کرتے۔ ان کی جائداد صرف تیر اور کمان ہے۔ دن بھر جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ جہاں رات آئی کسی درخت پر بسیرا لیا۔ ان سے بڑھ کر ایک اور قوم ہے جو جھونپڑی بنانا تو جانتی ہے۔ مگر ان کی بسر اوقات بھی جانوروں کے شکار ہی پر ہوتی ہے۔ خصوصاً ہاتھی کے گوشت پر۔ ان لوگوں کو ایک قسم کا زہر معلوم ہے۔ جو ہاتھی کو مار دیتا ہے۔ مگر گوشت پر اثر نہیں کرتا۔ لوہے کی تیز نوک دار سلاخ پر یہ زہر لگا کر شام کو اسے ندی کے کنارے یا چشمہ پر ایسی جگہ گاڑ دیتے ہیں۔ جہاں ہاتھی پانی پینے آیا کرتے ہیں۔ جوں ہی کسی ہاتھی کا پاؤں اس پر پڑا۔ سلاخ پاؤں میں کھب جاتی ہے اور ایک ہی دن میں ہاتھی مر جاتا ہے۔ سلاخ کا مالک آسمان کی طرف دیکھ کر معلوم کر لیتا ہے کہ لاش فلاں جگہ پڑی ہے۔ کیونکہ وہاں گدھ اڑتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنا تمام کنبہ لے کر وہاں جا پہونچتا ہے۔ وہیں جھونپڑا ڈال لیتا ہے۔ سارا کنبہ وہیں بود و باش (رہنا سہنا) اختیار کر لیتا ہے۔ حسب ضرورت ہاتھی کا گوشت کاٹ لیتے ہیں۔ باقی کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب یہ ذخیرہ ختم ہونے کے قریب نظر آتا ہے۔ تو اور سلاخ لگا دیتے ہیں +

یہاں ایسی قومیں بھی ہیں جو انگریزوں کے آنے سے پیشتر بھی مویشی پالتی تھیں اور کچھ کچھ کھیتی باڑی بھی کرتی تھیں۔ مگر بہت بھولی تھیں۔ گلویو قوم جو کینیا کالونی کے دارالخلافہ نیروبی کے ارد گرد آباد ہے ایک دفعہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر کے بغاوت (دشمنی) پر آمادہ ہوگئی۔ کمشنر جو ان کے حالات سے خوب واقف تھا۔ ایک چال چلا۔ اس قوم کے بوڑھے آدمیوں کو جمع کر کے ان کے سامنے پتنگ اڑا کر بولا۔ دیکھو میں خدا کو آسمان پر چٹھی بھیج رہا ہوں۔ کہ اس علاقہ میں بارش بالکل بند کر دے۔ تمہارے مویشی چارے کے بغیر اور تم خوراک کے بغیر تباہ ہو جاؤ۔

ان لوگوں نے پہلے کبھی کاغذ کا ٹکڑا آسماں کی طرف اُڑ کر جاتا ہوا نہ دیکھا تھا۔ اس لئے بدحواس ہو کر اس کی منتیں کرنے لگے۔ کہ چٹھی واپس منگا لو ہم سب ٹیکس ادا کر دیں گے ایک اور دفعہ کمشنر نے کاوی اونڈو کے علاقہ میں گراموفون کے استعمال سے بغاوت فرو کر لی۔ اس نے اس قوم کے بوڑھوں کو جمع کر کے کہا۔ "اگر تم ٹیکس نہیں دیتے۔ تو میں ابھی ولایت سے فوجیں بلاتا ہوں"۔ اس نے اپنے بازو بلند کر کے پھیلا کر ہوا میں چند حرکات کیں۔ ادھر اس کے ساتھی نے خیمہ کے اندر گراموفون چلا کر فوجی باجے کا ریکارڈ رکھ دیا جس میں فوج کے چلنے کی آواز کمانڈر (سپہ سالار) کے حکم سب سنائی دیتے تھے۔ مگر کچھ نظر نہ آتا تھا۔ لوگ گھبرا کر کمشنر کے پاؤں پر گر پڑے اور سب ٹیکس اسی وقت ادا کر دیا۔

انسان تو انسان یہاں کے جانور بھی وحشت میں باقی دنیا کے جانوروں پر سبقت رکھتے ہیں۔ وہ بہت عرصہ تک ریل گاڑی کو نئی قسم کا جانور سمجھتے رہے۔ ایک دفعہ گاڑی چڑھائی پر آہستہ آہستہ جا رہی تھی۔ کہ ایک گینڈا سامنے آ گیا۔ وہ غالباً اس نئے جانور سے خوش نہیں تھا۔ سامنے آ کر انجن کے ایک ٹکر لگائی۔ گاڑی کی رفتار بہت کم تھی۔ اور گینڈے نے پیچھے ہٹ کر پھر حملہ کیا۔ آخر تین ٹکروں کے بعد جب اسے معلوم ہوا کہ یہ جانور سخت ہڈی پسلی کا ہے۔ اور میری چوٹ کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ تو شرمندہ ہو کر بھاگ گیا۔

سید محمد عباس

مولانا شوکت علی ایم ال اے فرماتے ہیں:۔ بنات بہت اچھا رسالہ ہے اور سب بچیوں کو اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ مجھ کو امید ہے کہ کوئی مسلمان گھر ایسا نہ ہوگا جس میں بچیوں کے ہاتھ میں یہ پرچہ نہ پہونچے۔

منیجر

پچھلے نمبر کے آگے:-

دو سہیلیوں کی گفتگو

ثریا:- بہن سلام، لو میں آگئی!

فاطمہ:- آؤ آؤ بیٹھو۔ مجھے تو گمان بھی نہ تھا کہ تم اس وقت آؤ گی!-

ثریا:- چھٹی مل گئی اس لئے وعدے پر آگئی۔ ہاں اتنا ضرور مجھے کرنا چاہئے تھا کہ آنے سے پہلے تم کو اطلاع کر دیتی۔ کسی کے یہاں بغیر خبر دئے جانا بہت برا ہے۔۔۔ مگر تمہارا میرا معاملہ دوسرا ہے۔ تم تو میری سہیلی ہی نہیں بلکہ ایک طور سے رشتہ دار ہو۔ یہ میرا گھر ہے۔ اٹھی چلی آئی۔

فاطمہ:- اے واہ! اطلاع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

ثریا:- بہن اطلاع کروا دینا تو اچھا ہے بلکہ بڑے آدمیوں کے یہاں تو لکھ کر ملنے کا وقت طے کیا جاتا ہے۔

فاطمہ:- ارے؟ کیوں؟

ثریا:- اس لئے کہ سب لوگ اپنے دن بھر کے وقت کو اسی حساب سے ٹھیک ٹھیک کاموں میں خرچ کریں اور جو ملنے کا وقت ہو اس میں کوئی دوسرا کام نہ کرنے لگیں۔ اس کے علاوہ ایک بات اور بھی تو ہے۔ اگر لکھ کر طے نہ کیا جائے اور جانے پر ملاقات نہ ہوئی تو جانے والے کو کتنی تکلیف ہوگی اور فرض کر لو کہ وہ مل بھی گئے تو یہ ممکن ہے کہ اس وقت وہ کسی ضروری کام میں لگے ہوں۔ کیا خبر تم سے ملنا چاہتے ہوں یا نہیں۔

فاطمہ:- ٹھیک ہے! لو بہن پاؤں اٹھا کر چارپائی پہ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ تم تو ایسی بیٹھی ہو جیسے جانے والی ہو۔

ثریا:- اچھی خاصی تو بیٹھی ہوں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آؤں اور کھڑی کھڑی چلی جاؤں۔

فاطمہ:- (پان لگاتے ہوئے) اچھا ممانی اور ماموں تو اچھے ہیں؟

ثریا:- ہاں بہن، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

کہ آپا اور اماں کو کوئی شکایت نہیں۔

فاطمہ:۔ (پان آگے بڑھاتے ہوئے) لو یہ پان کھاؤ۔

ثریا:۔ میں تو پان نہیں کھاتی۔

فاطمہ:۔ (تعجب سے) بالکل؟

ثریا:۔ نہیں۔ ایسا زہر تو نہیں ہے! لیکن میں چاہتی نہیں کہ اس کی عادی ہو جاؤں۔

فاطمہ:۔ تو اس وقت پان نہ کھاؤ گی؟

ثریا:۔ کھانا کھانے کے بعد ایک آدھ کھا لیتی ہوں۔ ویسے بالکل نہیں کھاتی۔

فاطمہ:۔ کیوں؟ کوئی خاص بات ہے؟

ثریا:۔ ہاں مگر اس لئے نہیں کہتی کہ شاید تم یہ سمجھو کہ میرے اوپر ڈھال ڈھال کے باتیں کر رہی ہے۔

فاطمہ:۔ واہ! میں تمہاری اور تمہاری باتوں کی جتنی عزت کرتی ہوں اس کو میرا ہی دل جانتا ہے۔ کہنے سے کیا حاصل؟ ..... تم ایک بار سخت سست بھی کہو گی تو میں جانتی ہوں کہ اس میں میرا فائدہ ہی ہوگا۔ میں ہمیشہ اچھی اور نیک بات کو سنتی ہوں خواہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ ہاں تو کیا بات ہے؟

ثریا:۔ بات یہ ہے کہ میں نے پاندان کی بدولت غریب مسلمانوں کے یہاں بہت نقصان ہوتے دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں ایک بار زبان کو اس کا مزہ آگیا تو منہ اور پیٹ دونوں ایک اگالدان ہو جاتے ہیں۔ بجائے خوبصورتی بڑھانے کے الٹی منہ کی اور دانتوں کی صورت بری ہو جاتی ہے۔ اور مجھے تو شرم آتی ہے کہ پان کھاؤں اور آپا و اماں کی برابری کروں۔ میں نے بعض بڑی بوڑھیوں کو یہ کہتے تک سنا ہے کہ "بی ایک منہ کا زردہ مل جائے۔ چاہے دو روٹی کم ہی ملے" ایسی عادت پر خدا کی پھٹکار۔ دیکھو تو سہی پیٹ بھرے چاہے نہ بھرے پر منہ بھرا رہے!!

فاطمہ:۔ بے شک زیادہ پان کھانا اور اس کی عادت ڈالنا بہت ہی برا ہے۔ آج سے میں بھی جہاں تک ہوگا پان کھانا کم کردوں گی۔

محمد موسیٰ ایم۔ اے۔

سائنس

تھرمامیٹر

بخار کی حرارت معلوم کرنے کے لئے سائنس والوں نے ایک مفید آلہ تیار کیا ہے جسے تھرمامیٹر (Thermometer) کہتے ہیں۔

کسی تھرمامیٹر کو لے کر دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ یہ شیشہ کی پتلی سی نلکی ہے جس کے اوپر کا منہ بند ہے۔ اس نلکی کے اندر پارہ بھرا ہوا ہے۔ نلکی کے اندر باریک سوراخ ہے۔ اسی سوراخ سے اندر پارہ بھرتے ہیں اور پھر اس کو گرم کرکے اندر کی ہوا کو نکال کر منہ بند کر دیتے ہیں جس کے سبب سے پارہ گرمی پاکر اوپر کی جانب کو چڑھتا ہے۔ اور سردی پاکر نیچے اتر آتا ہے۔

تھرمامیٹر پر کچھ نشانات اور ہندسے بنے ہوتے ہیں۔ یہ نشانات اس لئے بنائے گئے ہیں کہ یہ دیکھا جاسکے کہ پارہ اوپر کہاں تک چڑھتا ہے۔ ان نشانوں کو انگریزی میں ڈگری (Degree) اور اردو میں درجے کہتے ہیں۔

اگر تھرمامیٹر کو کسی گرم پانی میں رکھ دو تو پارہ اوپر کی جانب بڑھ جائے گا۔ اور اگر کسی بہت ٹھنڈے پانی میں رکھ دو تو پارہ نیچے کی جانب اترتا ہوا معلوم ہوگا۔ اس طرح ہم پہچان سکیں گے کہ پانی کی حرارت کتنے درجہ پر ہے۔ چنانچہ جب کسی کا بخار دیکھنا ہوتا ہے تو ہم منہ یا بغل میں اسے لگا دیتے ہیں اور اندازاً ایک منٹ بعد اسے دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ مریض کو کتنا بخار ہے۔

تھرمامیٹر کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو وہ جو سائنس اور جغرافیہ والے ہوا کی حرارت ناپنے کے کام لاتے ہیں۔ اسے اس کے موجد کے نام پر فارن ہائیٹ (Fahrenheit) کہتے ہیں دوسرا تھرمامیٹر جو کہ پانی کی حرارت کے ناپنے

کے کام میں آتا ہے سینٹی گریڈ تھرما میٹر (Centigrade) کہلاتا ہے ؛

بخار دیکھنے کا عام تھرما میٹر فارن ہائیٹ (Fahrenheit) کے پیمانہ پر بنا ہوا ہوتا ہے اور اس میں ۹۵ سے ۱۱۰ تک درجے ہوتے ہیں یعنی انسان کی حرارت ۹۵ سے کم اور ۱۱۰ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ تندرستی میں (Normal) ۹۸۰۴ ہوتی ہے۔ اس سے کم یا زیادہ بیماری کی حالت میں ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ گرم وقت یعنی دوپہر کی حرارت کو انتہائی حرارت یعنی (Maximum Temperature) اور سب سے ٹھنڈے وقت کی حرارت کو کم سے کم یعنی (Minimum Temperature) کہتے ہیں۔ اس طرح دونوں وقتوں کی حرارت کو جمع کر کے دو سے تقسیم دے کر اس دن کی حرارت کا اوسط درجہ یعنی (Mean Temperature) معلوم کرتے ہیں ؛

ہوا یا کسی دوسری چیز کی حرارت ہمیشہ سایہ میں معلوم کی جاتی ہے ؛

مس صالحہ عبد الحکیم قادری کلکتہ

ہمارے رسول کے ارشاد

(۱) خدا اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے برابر والوں میں غرور سے بڑا بنتا ہے۔

(۲) خدا کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا اور بات چیت کرنی چھوڑ دیں۔

(۳) جو شخص خدا اور اس کے رسول کی خوشی حاصل کرنی چاہے۔ اس کو چاہئے کہ جب باتیں کرے تو سچ بولے۔ اگر کوئی اس کے پاس امانت رکھے تو اسے فوراً واپس کر دے۔ جہاں آرا، بنگال

نظم

رات

دنیا نے اک پلٹا کھایا ❊ رات ہوئی چھایا اندھیارا
نکلا چاند وہ چمکے تارے ❊ ننھے ننھے پیارے پیارے
چاندی کے کچھ پھول کھلے ہیں ❊ ہیرے موتی سے بکھرے ہیں
رات کا آنچل نور بھرا ہے ❊ جنت کا اک باغ بنا ہے
پھول ہوئے چپ پتے سوئے ❊ اوس کے قطرے ٹپ ٹپ روئے
دریا ٹھہرے نہریں ٹھہریں ❊ موجیں سوئیں لہریں ٹھہریں
دھیمی یوں رفتار صبا ہے ❊ جیسے کوئی تھک سا گیا ہے
دنیا سوئی تارے جاگے ❊ یعنی رات کے پیارے جاگے

تم بھی سو‌ؤ اب اے بچو!
جلدی سو‌ؤ، جلدی اٹھو

گوہر اقبال حور زبیری میرٹھی

❊

نصیحتیں

(۱) وعدہ کرو تو اسے پورا ضرور کر دو۔ یہ بڑی بہادری ہے۔

(۲) پہلے سوچو پھر بولو۔

(۳) کسی کے مذہب کو برا نہ کہو۔

(۴) اپنی عزت خود کرو۔ پھر دوسرے بھی تمہاری عزت کریں گے۔

(۵) اندھے کو راستہ بتانا ثواب ہے۔

طیبہ خاتون سنجیدہ۔ بریلوی

کہانی

قوس قزح

پیاری بچیو! یہ تو تم میں سے ہر ایک جانتی ہو گی۔ کہ قوسِ قزح کیا ہے۔ لیکن شاید تم سے یہ بہت کم جانتی ہوں کہ پرانے زمانے میں لوگ اس کی نسبت کیا خیال رکھتے تھے وہ کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں ایک بادشاہ کسی جادوگر سے ناراض ہو گیا۔ اس لئے اُس نے اسے اپنے ملک سے نکال دیا۔ جادوگر کو بہت غصّہ آیا۔ اور وہ بدلہ لینے کی تاک میں رہنے لگا۔ ایک دفعہ جب اسے موقع ملا۔ تو وہ واپس بادشاہ کے محل میں آیا۔ اور اس کی چھوٹی سی شہزادی کو اٹھا کر لے گیا۔ بادشاہ کے بہادر ملازم شہزادی کی تلاش میں نکلے لیکن کوئی بھی اسے ڈھونڈنے میں کامیاب نہ ہوا۔ شہزادی کے بھائی بھی اُس کو تلاش کرنے میں ناکام رہے۔ بادشاہ بیٹی کے غم میں بہت کمزور ہو گیا۔ حتیٰ کہ شہزادی کو گم ہوئے چودہ سال گذر گئے۔

بادشاہ اور لوگوں کو تو یہ معلوم تھا کہ جادوگر شہزادی کو اٹھا کر لے گیا ہے لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جادوگر کہاں رہتا ہے۔ ان چودہ سالوں میں شہزادی سیانی ہو گئی۔ ایک دفعہ جب جادوگر کہیں سفر پر جانے لگا۔ تو وہ اپنی عادت کے مطابق شہزادی پر ایسا جادو کر گیا کہ وہ اس محل سے باہر نہ جا سکے۔ انہیں دنوں خدا کا کرنا کیا ہوا۔ کہ ایک اور ملک کے شہزادے کو یہ پتہ لگا کہ شہزادی کو ایک جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے۔ اس شہزادے کو جادو کا علم بہت اچھا تھا۔ چنانچہ اس نے کچھ ایسے ہار بنائے کہ وہ جادو کے اثر کو زائل کر دیتے تھے۔ اس نے اپنے جادو کے زور سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ شہزادی اس وقت کہاں ہے۔ چنانچہ تمام جادو کا سامان لے کر وہ شہزادی کو چھڑانے کے لئے

روانہ ہوا۔ آخرکار وہ شہزادی تک آپہونچا۔ اور جادو کی تیار کی ہوئی مالا شہزادی کے گلے میں ڈال دی جس سے شہزادی پر سے تمام جادو ہٹ گیا۔ اور وہ شہزادے کو لے کر اپنے باپ کے ملک کو چل دی۔ شہزادہ اور شہزادی جب بادشاہ سلامت کے ملک میں واپس آگئے۔ تو شہزادی کی واپسی کی خوشی میں تمام محل اور شہر میں خوشیاں منائی جانے لگیں۔ ادھر جادوگر جب سفر سے واپس ہوا تو اس نے اپنا محل خالی پایا۔ شہزادی کو محل میں نہ دیکھ کر اسے سخت حیرت ہوئی۔ شہزادی کا حال معلوم کرنے کے لئے اس نے اپنا جادو کا شیشہ نکالا۔ اور اس میں شہزادے اور شہزادی کو خوشیاں مناتے دیکھ کر وہ غصہ سے ہونٹ چبانے لگا۔ اور غصہ میں جادو کا شیشہ دیوار سے دے مارا۔ شیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور انہیں ٹکڑوں سے قوس قزح بن گئی۔ جو ہم بارش کے بعد آسمان پر دیکھتے ہیں ؛

(ترجمہ)　　ر۔ ن

اچھی لڑکی

"پیاری اماں! میں ایک اچھی لڑکی بنوں گی"۔ ایک چھوٹی سی لڑکی نے کہا "مجھے دیکھتی رہنا"؛

یہ کہہ کر اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی چمکدار آنکھیں اوپر اٹھائیں اور ماں کے ہر حکم کو ماننے کے لئے تیار ہوگئی۔ دن بھر اس نے اپنی پیاری اماں کو خوش رکھا اور شام کو پوچھا۔ "اماں! کیا میں اچھی لڑکی ہوں؟" ماں نے پیار سے کہا "بےشک تم بڑی اچھی اور نیک بیٹی ہو۔ جو بچے ماں باپ کا کہنا مانتے ہیں وہ اچھے ہی ہوتے ہیں"۔ "میں ہمیشہ ایسی ہی نیک اور اچھی لڑکی رہوں گی اماں"۔ لڑکی نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا ؛

ص۔ن۔ (بلند شہر)

دلچسپ معلومات

ہندوستان کی فلم بنانے والی کمپنیاں ہر سال ایک ہزار میل لمبی فلمیں بنا ڈالتی ہیں۔

امریکہ نے ایک فلم بنانے پر ۲۴ سنہ ء میں پچاس ہزار اشرفیاں خرچ کی تھیں۔

سائنس والوں کا خیال ہے کہ پرندوں کی بہت سی قسمیں اب دنیا سے ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔

لندن میں بارہ ہزار گھوڑے گاڑیاں چلتی ہیں۔

میکسیکو میں بھکاریوں کی ایک ایسی انجمن بنائی گئی ہے جس کے ایک لاکھ سے زیادہ ممبر ہیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف ایک شہر نیویارک میں محتاج اور فقیر ایک دن میں دس ہزار پونڈ مانگ کھاتے ہیں۔

آدھ سیر شہد کو جمع کرنے کے لئے شہد کی مکھیوں کو ۴۰،۰۰۰ میل اڑنا پڑتا ہے۔ ایک دفعہ کی اڑان میں ایک مکھی ۱۰۰ پونڈ شہد حاصل کرتی ہے۔

دنیا بھر کی آبادی ۲،۱۱۰،۰۰۰،۰۰۰ آدمیوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے۔

یورپ میں۔ ۵۲۰،۰۰۰،۰۰۰

ایشیا میں۔ ۱،۱۶۲،۰۰۰،۰۰۰

افریقہ میں۔ ۱۵۱،۰۰۰،۰۰۰

امریکوں میں۔ ۲۶۶،۰۰۰،۰۰۰

آسٹریلیا میں ۱۱،۰۰۰،۰۰۰ آدمی آباد ہیں۔

دنیا بھر میں سب سے بڑا گنبد بیجاپور کا گول گنبد ہے جو دراصل محمد علی شاہ والی بیجاپور کا مقبرہ ہے اور سنہ ۱۶۲۵ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ عظیم الشان برج ۱۸۰۲۲۵ مربع فٹ پر پھیلا ہوا ہے۔

یورپ میں ایک دیا سلائی کا بکس ایسا ایجاد کیا گیا ہے جس کی دیا سلائی جلانے سے بجائے بدبو کے پھولوں کی خوشبو نکلتی ہے جس کی مہک سے سارا کمرہ معطر ہو جاتا ہے۔ سید ابن حسن شارق

دستکاری

آج کل تقریباً ہر لڑکی کو دستکاری کا شوق ہے۔ زنانہ اخبار اور رسالوں میں بھی اس کا بہت چرچہ ہے۔ دستکاری خواہ کسی قسم کی ہو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس میں صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ ورنہ اس کی ساری شان اور خوبصورتی ضائع ہوجاتی ہے۔ بعض بہنیں خیال کرتی ہیں کہ ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز ہونی چاہئے۔ خواہ وہ کیسی ہی ہو۔ اچھا اور بُرا کون دیکھتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ جن بہنوں کو یہ کام نہیں آتا وہ تو بے شک صرف ویسے ہی دیکھ کر خوش ہوجائیں گی اور صفائی کا خیال نہیں کریں گی۔ لیکن جو بہنیں یہ کام جانتی ہیں وہ تو ہاتھ کی صفائی، پھول اور پتّے کی بناوٹ، گلدستے کی خوبی اور رنگوں کی مناسبت نہایت غور سے دیکھیں گی۔ لہٰذا دستکاری میں ان سب باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ بعض لڑکیاں سوچتی ہیں کہ خود محنت کرنے سے کیا فائدہ؟ بازار میں ایک سے ایک اعلیٰ چیز بنی بنائی ملتی ہے وہ ہی کیوں نہ خرید لی جائے؟ مگر یہ بالکل نامناسب ہے۔ بے شک بازار میں بہت اچھی اور ہر قسم کی چیز مل سکتی ہے۔ مگر جو قدر اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیز کی ہوتی ہے وہ بازار کی چیز کی کہاں۔ جب ہم اپنی بنائی ہوئی چیز کو استعمال کرتے ہیں تو ہمارے دل کو خوشی ہوتی ہے۔ اور بازاری چیز استعمال کرنے سے بجائے خوشی کے شرمندگی ہوتی ہے۔ اسلئے لڑکیوں کو ہر قسم کی دستکاری خود سیکھنی چاہئے۔

اگر ہمیں کوئی کام نہ آتا ہو تو کسی دوسرے سے سیکھنے میں شرم نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ بہت شوق سے سیکھنا چاہئے۔ اور اگر خود کوئی کام آتا ہو اور کوئی اس کے سیکھنے کی خواہش ظاہر کرے تو اسے فوراً سکھا دینا چاہئے۔ جن لڑکیوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ کسی کام کو سکھانا بُرا سمجھتی ہیں۔ ان کو کوئی اچھا نہیں کہتا بلکہ سب برا سمجھتے ہیں۔ اچھی لڑکیاں وہ ہیں جو دوسروں کو بھی سکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

ماہ پارہ شجاع نئی دہلی

پھول
یہ پھول اور پتیاں کسی میز پوش تکیہ کے غلاف اور رومال وغیرہ کے کونے پر بنائیں۔ پھول۔ زعفرانی یا اپنی پسند کے مطابق کوئی اور رنگ۔ پتیاں اور ٹہنیاں سبز۔ کلی کا ذرا پھیکا زعفرانی رنگ ہو تو اچھا ہے۔
فاطمہ ہبلوی
کونہ
یہ کونہ تکئے کے غلاف پر بہت خوبصورت معلوم ہوگا۔ ڈی۔ ایم۔ سی۔ کے تاگہ سے کاڑھیے۔
اقبال جمیلہ بیگم
آگرہ
پتیاں سبز
عنابی
بادامی
آسمانی
گلابی
سرخ
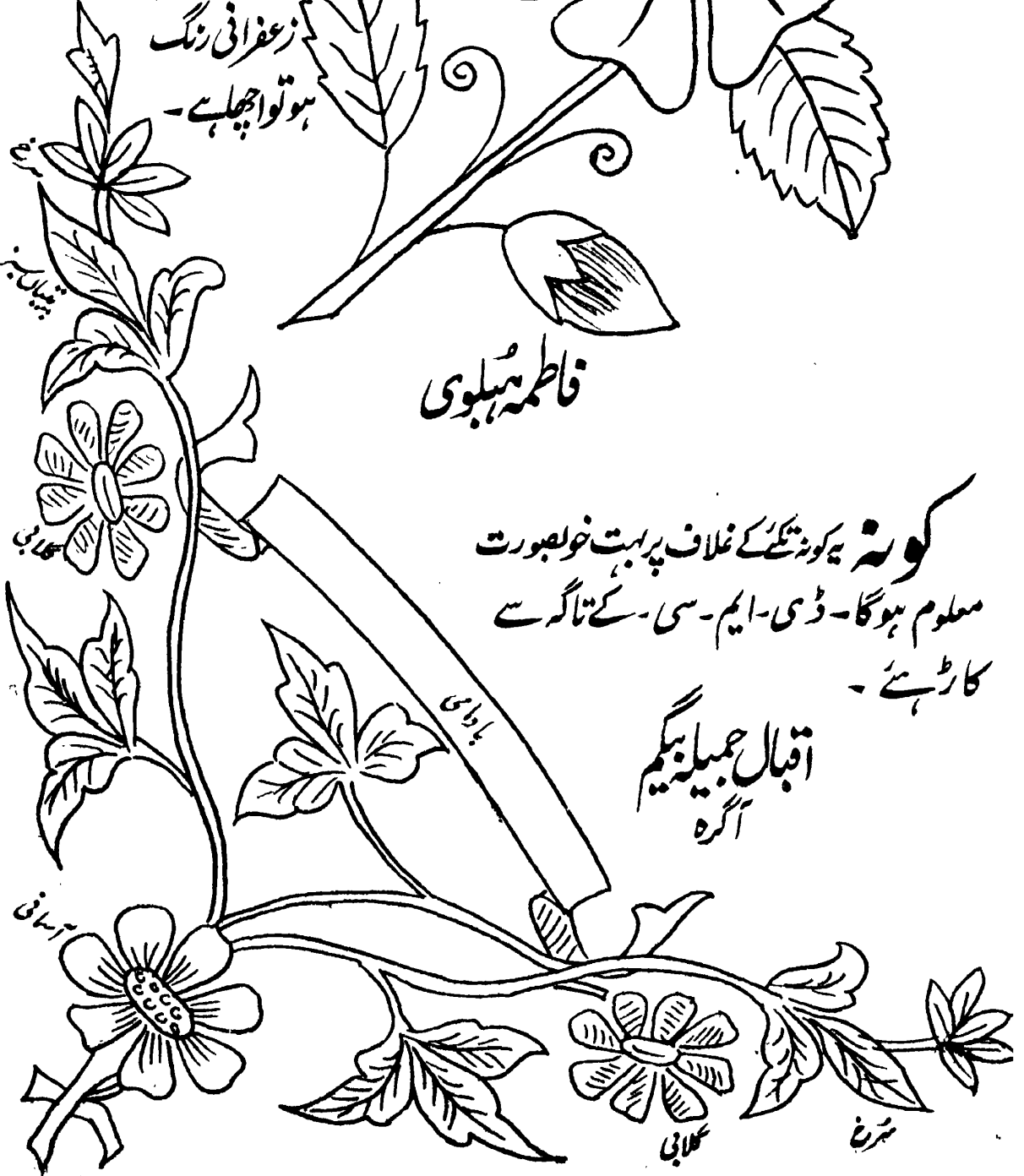
ہنڈکلیا

ماہ اگست کے بنات میں ایک بہن نے چند اچاروں کی ترکیبیں دریافت کی ہیں۔ وہ حاضر ہیں ؛

آم کا اچار - آم عمدہ کچے پانچ سیر۔ نمک حسب ذائقہ میتھی ثابت آدھ پاؤ مرچ آدھ پاؤ۔ ہلدی ایک پاؤ۔ کلونجی ایک چھٹانک

ترکیب :- مندرجہ بالا تمام مصالحے موٹے موٹے دل لو۔ آموں کو بغیر چھیلے درمیان میں سے دو دو کرلو۔ اور ان میں تمام کٹا ہوا مصالحہ بھر کر کسی مٹی کے چکنے برتن میں برابر برابر رکھدو۔ تین دن کے بعد خالص سرسوں کا تیل اتنا ڈالو کہ تمام آم اس میں ڈوب جائیں۔ کئی روز تک دھوپ میں رکھو پھر استعمال کرو بہت مزیدار ہوگا ؛

مرچ کا اچار - مرچ عمدہ بڑی ایک سیر۔ تیل سرسوں کا ایک سیر۔ ہلدی ایک چھٹانک۔ نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب :- مرچوں کو اتنا اُبالو کہ وہ زیادہ نہ گلیں۔ پھر ان کو ٹھنڈا کرلو۔ اب سرسوں کے تیل میں ہلدی خوب حل کرکے مرچوں اور تیل کو ملادو پھر اس میں بازار سے مصالحہ منگا کر ملادو۔ تین چار روز کے بعد استعمال کرسکتی ہیں۔ (مرچ کا مصالحہ دکانوں پر ملتا ہے

نیبو کا اچار - عمدہ بڑے کاغذی نیبو تیس۔ نمک حسب ذائقہ۔ کالی مرچ پانچ تولہ۔ رائی ایک چھٹانک۔ سفید زیرہ چار تولہ

ترکیب : نیبو کو تراش کر دو کرلو پھر مندرجہ بالا مصالحہ خوب باریک پیس کر چھری سے گود کر ان ٹکڑوں میں بھر دو۔ اس کے بعد تین روز تک اُن کو اسی طرح سوکھا رکھ چھوڑ دو۔ چوتھے روز برتن میں اتنا تیل ڈالو کہ تمام نیبو اس میں ڈوب جائیں۔ آٹھ دس روز کے بعد جب نیبو کا چھلکا گل جائے تو اچار تیار سمجھیں۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو تھوڑی سی کلونجی بھی ڈال لیں ؛

مقتصدہ خاتون۔ ادیب۔

[illegible] مہینے: [illegible] کے نام نیچے درج کئے جاتے ہے اس دفعہ [illegible] بہت کم ہی زیادہ تر جواب غلط تھے۔ آپ کو چاہیے کہ سوچ سمجھ کر [illegible]

ہیں۔ جنھوں نے خریداری نمبر نہیں لکھا یا ٹکٹ نہیں بھیجا یا جن کا ٹکٹ خراب تھا انھیں مقابلہ میں شریک نہیں کیا گیا (ایسے ٹکٹ ہمارے پاس نہ بھیجئے جن پر برا یا کوا لیا ر وغیرہ چھپا ہو)۔

مریم محمد ٹیل۔ خریداری نمبر ۲۱۷۷۔ ب۔ ن۔ ابراہیم۔ الیس بی صالح احمد حفیظ بتول۔ محبوب فاطمہ۔ حبیب جہاں۔ خریداری نمبر ۲۱۲۱۔ مسز ظفر احمد خاں۔ محمد حاذق۔ اختر النسا بیگم۔ اختری سلطانہ۔ آصفہ خاتون۔ سیدہ بشیر عطا۔ خالد الغفور۔ اشرف النساء۔ سارہ بی بی۔ بلقیس بیگم۔ نفیس جہاں بیگم۔ عذرا۔ زیب النسا بیگم۔ مچھن میاں۔ حمیدا بیگم۔ رفیعہ نازلی۔ صحیح جواب یہ ہے کہ وہ تصویر اس شخص کے بیٹے کی ہے۔ پچھلے مہینے کے سوال کا جواب چھپنے سے رہ گیا تھا۔ اس کا جواب چھ ناریل ہے۔ اس غلطی کا ہم کو افسوس ہے۔ اس دفعہ انعام عزیزہ حبیب جہاں (۲۱۹۱) بہرائچ کے نام نکلا ہے۔ لہذا ان کو "بالشتیوں کی دنیا" انعام میں دی جاتی ہے۔

اس مہینے: ۔ کے معمے کا جواب صرف خریدار بہنیں اور بھائی دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ رکھ کر ٹکٹ کا ذرا سا کونہ اپنے خط میں چپکا دیجئے مگر احتیاط رکھئے کہ وہ خراب نہ ہو جائے) ، راکتوبر تک بھیج دیجئے۔ جو مستقل خریدار نہیں ہیں انکو ۴ ر کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔ اب کے مشہور اور دلچسپ کتاب "بچوں کی دنیا" انعام میں ملے گی۔ ایڈیٹر۔

چند شہد کی مکھیاں اڑتی ہوئی ایک باغ میں آئیں۔ ایک پودے میں چند گلاب کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ایک ایک مکھی ایک ایک پھول پر بیٹھ گئی۔ مگر ایک مکھی کو بیٹھنے کی جگہ نہ ملی۔ تو اس نے کہا کہ اگر ایک ایک پھول پر دو دو مکھیاں بیٹھ جائیں تو میرے لئے بھی جگہ ہو جائے اور ایک پھول بھی بچ جائے۔ بہنیں بتائیں کہ کم سے کم کتنے پھول اور کتنی مکھیاں تھیں۔ صالحہ عبدالحکیم قادری۔ کلکتہ

بوجھو

(۱) ... لے ہانسے کے بیچ۔
(۲) ... چار پڑے ایک ایک کے
منہ میں دو دو بڑے۔
(۳) اپنا خزانہ آپ چرائے مالک ہے یا چور
اپنے گھر میں نقب لگا کر آپ مچائے شور
(۴) آدھا گھر کمہار کے آدھا سب کے پاس
... کھیتا چاہو تو جنگل اس کا باس
(۵) ... ب تن زخمی بے پیر دُہ چلتا ہے
... ب کا پیارا۔ سال سال وہ بڑھتا ہے

فاضلہ بیگم گنگا پور

... ہے۔ نہ وہ باپ سے ہے
... ہے۔ نہ آسمان سے ہے
... کوئی باخبر۔ کہ وہ کہاں سے ہے
... ہے پر کوا نہیں
... پتلی ہے پر شیر نہیں
... پڑھتا ہے پر بند نہیں

عاقلہ خاتون

ان پہیلیوں کی بوجھ صفحہ (۱۴۰) پر دیکھیے۔

آپ کا خریداری نمبر تو نہیں؟

جن بہنوں اور بھابیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں ستمبر کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ اکتوبر کا بنات وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور وصول کر لیں گی۔ ۱۹۹ - ۳۸۴ -
۴۸۶ - ۵۴۰ - ۶۳۵ - ۶۳۸ - ۶۴۰ - ۶۴۱ -
۶۵۲ - ۶۵۶ - ۶۶۰ - ۶۶۴ - ۶۶۹ - ۶۷۱ -
۶۷۶ - ۶۸۲ - ۶۹۱ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۸ -
۱۰۴۸ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۵ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۷ - ۱۰۹۱
۱۰۹۶ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۸ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ -
۱۱۱۵ - ۱۲۷۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۳ -
۱۶۴۷ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۷۸۰ - ۱۹۵۴ -
۱۹۶۳ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ - ۱۹۹۴ - ۱۹۹۶ -
۱۹۹۸ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۷ -
۲۰۰۸ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۵ -
۲۲۷۹ - ۲۴۱۲ -

منیجر

عقل کا امتحان

پچھلے مہینے: - جن بہنوں اور بھائیوں نے صحیح جواب بھیجا ان کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ افسوس ہے اس دفعہ یہ تعداد بہت کم رہی، زیادہ تر جواب غلط تھے۔ آپ کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر جواب لکھیں۔ جنھوں نے خریداری نمبر نہیں لکھا یا ٹکٹ نہیں بھیجا یا جن کا ٹکٹ خراب تھا انھیں مقابلہ میں شریک نہیں کیا گیا (ایسے ٹکٹ ہمارے پاس نہ بھیجئے جن پر برا یا گوالیار وغیرہ چھپا ہو)؛-

مریم محمد پٹیل۔ خریداری نمبر ۲۱۷ - ب۔ن۔ ابراہیم - ایس پی صالح احمد۔ حفیظ بتول۔ محبوب فاطمہ۔ حبیب جہاں۔ خریداری نمبر ۲۱۲۴ - مسز ظفر احمد خاں۔ محمد حاذق۔ اختر النساء بیگم۔ اختری سلطانہ۔ آصفہ خاتون۔ سعیدہ بشیر عطار۔ خالد الغفور۔ اشرف النساء۔ سارہ بی بی۔ بلقیس بیگم۔ نفیس جہاں بیگم۔ عذرا۔ زیب النساء بیگم۔ مچھن میاں۔ حمیدا بیگم۔ رفیعہ نازلی۔ صحیح جواب یہ ہے کہ وہ تصویر اس شخص کے بیٹے کی ہے۔ پچھلے مہینے کے سوال کا جواب چھپنے سے رہ گیا تھا۔ اس کا جواب چھ ناریل ہے۔ اس غلطی کا ہم کو افسوس ہے۔ اس دفعہ انعام عزیزہ حبیب جہاں (۳۱۹۷) بہرائچ کے نام نکلا ہے۔ لہذا ان کو "بالشتیوں کی دنیا" انعام میں دی جاتی ہے۔

اس مہینے: - کے معمے کا جواب صرف خریدار بہنیں اور بھائی دو پیسے کا ٹکٹ ساتھ رکھ کر (ٹکٹ کا ذرا سا کونہ اپنے خط میں چپکا دیجئے مگر احتیاط رکھئے کہ وہ خراب نہ ہو جائے)، ۲۰ اکتوبر تک بھیج دیجئے۔ جو مستقل خریدار نہیں ہیں انکو ۴ کے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔ اب کے مشہور اور دلچسپ کتاب "بچوں کی دنیا" انعام میں ملے گی۔ ایڈیٹر۔

چند شہد کی مکھیاں اڑتی ہوئی ایک باغ میں آئیں۔ ایک پودے میں چند گلاب کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ایک ایک مکھی ایک ایک پھول پر بیٹھ گئی۔ مگر ایک مکھی کو بیٹھنے کی جگہ نہ ملی۔ تو اس نے کہا کہ اگر ایک ایک پھول پر دو دو مکھیاں بیٹھ جائیں تو میرے لئے بھی جگہ ہو جائے اور ایک پھول بھی بچ جائے۔ بہنیں بتائیں کہ کم سے کم کتنے پھول اور کتنی مکھیاں تھیں۔ صالحہ عبد الحکیم قادری کلکتہ

پہیلیاں بوجھو

(۱) مخمل کی ڈبیا میں ہاسنے کے بیج۔

(۲) چار کھڑے چار پڑے ایک ایک کے
منہ میں دو دو بڑے۔

(۳) اپنا خزانہ آپ چرائے مالک ہے یا چور
اپنے گھر میں نقب لگا کر آپ مچائے شور

(۴) آدھا گھر کمہار کے آدھا سب کے پاس
سارا دیکھنا چاہو تو جنگل اس کا باس

(۵) چاند سا کھڑا سب تن زخمی بے پیر وہ چلتا ہے
ساج دلارا سب کا پیارا۔ سال سال وہ بڑھتا ہے

فاضلہ بیگم۔ گنگا پور

(۶) نہ وہ ماں سے ہے۔ نہ وہ باپ سے ہے
نہ زمین سے ہے۔ نہ آسمان سے ہے
بتائے کوئی باخبر۔ کہ وہ کہاں سے ہے

(۷) کالا ہے پر کوا نہیں
کمر پتلی ہے پر شیر نہیں
پیڑ پر چڑھتا ہے پر بندر نہیں

عاقلہ خاتون

ان پہیلیوں کی بوجھ صفحہ ۱۴۰ پر دیکھیے۔

آپ کا خریداری نمبر تو نہیں؟

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں ستمبر کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ اکتوبر کا بنات وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ضرور وصول کریں گی۔ ۱۹۹ - ۴۸۳ -
۴۸۶ - ۵۴۰ - ۶۳۵ - ۶۳۸ - ۶۴۰ - ۶۴۱ -
۶۵۲ - ۶۵۶ - ۶۶۰ - ۶۶۴ - ۶۶۹ - ۶۷۱ -
۶۷۶ - ۶۸۲ - ۶۹۱ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۸ -
۱۰۴۸ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۵ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۷ - ۱۰۹۱
۱۰۹۶ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۸ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۴ -
۱۱۱۵ - ۱۲۷۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۳ -
۱۶۴۷ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۸۰ - ۱۹۵۴ -
۱۹۶۳ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ - ۱۹۹۴ - ۱۹۹۶ -
۱۹۹۸ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۷ -
۲۰۰۸ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۵ -
۲۲۷۹ - ۲۴۱۲ -

منیجر

مجلس بنات

رسالہ بنات ہمیں نہایت پابندی وقت اور باقاعدگی کے ساتھ ہر مہینے ملتا رہتا ہے۔ عمدہ مضامین اور پاکیزہ خیالات اس کی صفات کی رونق دوبالا کر رہے ہیں چھوٹی چھوٹی خولصورت اور وجد آفریں نظموں نے اس کی زینت بڑھا دی ہے۔ اگر چندے اور یہی حال رہا تو انشاء اللہ چوٹی کا رسالہ بن جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس کی ترویج و اشاعت بہت بڑے پیمانے پر کی جائے جتنی تعداد خریداروں کی زیادہ ہوگی رسالہ اتنا ہی پھلے پھولے گا۔ ایک بہن کا پتہ لکھتی ہوں۔ ان کے نام رسالہ بذریعہ وی پی ارسال کر دیں عین نوازش ہوگی!

بنت سید سید خانصاحب (پشاور)

بہن رئیس فاطمہ سے عرض ہے کہ میرا پتہ یہ ہے مس سیدہ بشیر عطا بنت خان بہادر محمد بشیر صدیقی صاحب کلکٹر میرپور یو-پی

نمبروں کے ذریعہ انعامات تقسیم کرنے کا اعلان نظر سے گذرا۔ آپ نے قابلیتوں کا معیار بالکل امتحانوں کی طرح قائم کیا ہے۔ یہ طریقہ مجھے بہت پسند آیا۔ قابلیت کے معیار کو جانچنے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ اس میں خوشخطی اور صحیح املا کے لئے بھی کچھ نمبر مقرر کر دیں تو اور بھی فائدہ ہو۔ اس طریقہ سے نمبر حاصل کرنے کی کوشش میں بچیاں خوش خط اور صحیح املا لکھنے کی کوشش کریں گی!۔

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم۔ مدراس

میری ہمشیرہ کی آواز چار سال سے بہت موٹی اور بھاری ہوگئی ہے۔ اگر کوئی بناتی بہن یا بھائی مہربانی فرما کر اس کا علاج بتائیں تو شکر گذار ہوں گی۔ نسخہ آزمایا ہوا ہو۔ یا ڈاکٹر کا پورا پتہ ہو۔

اختر النساء

کوئی بہن ایسا نسخہ بتائیں جس سے بال لمبے اور گھنے ہو جائیں۔ نیز میرے بالوں کی نوکیں چر کر دو دو ہو جاتی ہیں۔ کوئی تیل یا مسالہ ایسا بتائیے جس سے بال بھی لمبے ہوں اور نوکیں بھی نہ پھٹیں۔

خریداری نمبر ۲۰۷

ابتدا ہی سے بنات کے مضامین نہایت دلچسپ اور مفید ہوتے تھے۔ مگر اب اس کی ظاہری شکل و صورت بھی نہایت شاندار اور دیدہ زیب ہوگئی ہے۔ بچوں کے لئے اور بھی رسالے میری نظر سے گذرتے رہے ہیں۔ مگر جو خوبی بنات میں ہے کسی دوسرے رسالہ میں نہیں ہے۔ بالخصوص بچیوں میں اخلاق سکھلانے اور ان کو نیک بیٹیاں فرض شناس اور سگھڑ بیویاں اور سچی محبت کرنے والی اور اولاد کو اعلیٰ تربیت دینے کے قابل مائیں بنانے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ مسز آر کے فضلی (سیاح جاپان)

ہم نے یہ افسوس کے ساتھ سنا کہ بناتی بہن اختری سلطانہ صاحبہ دیوبندی کی والدہ عرصے سے بیمار ہیں بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ ایڈیٹر

ذرا ہنسیئے

مریض:۔ کیوں ڈاکٹر صاحب اگر میں دانت نکلوا دوں تو درد جاتا رہے گا؟

ڈاکٹر:۔ ہاں ہاں۔ میں بے ہوش کرکے نکالوں گا اس لئے آپ کو بالکل تکلیف نہ ہوگی

مریض:۔ بہت اچھا۔ آپ بے ہوش کرکے نکالئے (یہ کہہ کر مریض نے اپنا کوٹ اتارا اور پیسے گننے لگا)

ڈاکٹر:۔ ابھی فیس دینے کی کیا ضرورت ہے؟ دانت نکال کرلے لوں گا۔

مریض:۔ واہ جناب۔ میں کوئی آپ کو فیس تھوڑی ہی دے رہا ہوں۔ میں تو گن رہا ہوں۔ کہ کہیں بے ہوش کرکے آپ میرے دام نہ اڑا لیں۔

حمیدہ بیگم۔

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

نیچے ان مضمونوں کے عنوان لکھے جاتے ہیں جو بنات میں شائع نہیں ہوں گے۔ عنوان کے آگے مضمون نگار کے شہر کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ مضمون نگاروں کو عمدہ مضمون بھیجنے چاہئیں:۔

نیکی کا بدلہ بدی۔ جاورہ۔ تعلیم۔ پشاور۔ دوستی کا حق۔ سگرامپور۔ خدا کی تعریف۔ نظم۔ گیدڑ اور گھڑیال کلکتہ۔ حمد خالق ارض وسماں۔ دہلی کینٹ۔ تقریب الوداع بہن۔ نظم پہیلیاں۔ کوہنڈہ۔ بری صحبت کا اثر۔ بنگلور۔ لطیفے۔ بنگلور۔ دلکش بیل۔ کلکتہ۔ صبح کی دعا۔ جوناگڈھ۔ میری اے مسلم بہنوں تمہیں سال نو مبارک۔ نظم ازا ورنی۔ جھوٹ کا علاج۔ جودھپور۔ سپاہی کی قسمت۔ سندھیلہ ایک بہادر سپاہی۔ کلکتہ۔ لالچ کا نتیجہ۔ کلکتہ۔ خدا۔ ملیح آباد۔ جاں نثاری۔ سندگڈھ۔ معقول جواب جعفر آباد۔ دہقانیوں کے دلچسپ حالات۔ لکھیم پور۔ یاد ہمشیرہ۔ نظم۔ جواہر پارے۔ بنگلور۔

بنات کی مقبولیت

(چند اور نئے تبصرے)

رسالہ "ہمایوں" لاہور۔

بنات حضرت علامہ راشدالخیری مرحوم کا فیض ان کے بعد بھی جاری ہے۔ علامہ مغفور اردو کے شہرۂ آفاق ادیب اور عورتوں کے محسن اعظم تھے۔ ان کی حمایت اور بہتری کے لئے انھوں نے جو زبردست کوششیں کیں وہ ان کے رسالوں کے ذریعے مستقل طور پر ہمارے سامنے ہیں۔ ان رسالوں میں ایک بنات ہے جو گیارہ سال سے باقاعدہ کم عمر بچیوں کے لئے نہایت مفید اور دلچسپ مضامین شائع کر رہا ہے۔ اس میں بچیوں کی لیاقت اور زبان کی صحت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ہر مہینے کی کہانیوں، نظموں، تاریخ، جغرافیہ حساب اور سائنس کے مضامین کے علاوہ پہیلیاں، معمے، دستکاری اور ہنڈکلیا کی ترکیبیں بھی شائع کی جاتی ہیں۔ زبان اتنی سادہ اور دلکش ہوتی ہے کہ ننھی بچیاں بھی مزے لے لے کر پڑھیں۔ غرض باتوں باتوں میں ایسے بہت سے سبق پڑھا دئے جاتے ہیں جو ایک اچھی بچی کے لئے ضروری ہیں۔ سال بھر کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔ پتہ: مینیجر رسالہ بنات دفتر عصمت دہلی۔

ستمبر ۱۹۳۸ء

رسالہ المنظور بدایوں۔

ماہنامہ بنات دہلی:۔ کون ہے جو محسن ادب نوع ملت علامہ راشدالخیری رحمۃ اللہ علیہ کی ان عظیم الشان خدمات سے ناواقف ہو جو مرحوم نے معصوم بچیوں کے سدھارنے اور عورتوں کی اصلاح کے لئے انجام دیں۔ کس قدر مسرت کا مقام ہے کہ آپ کے لگائے ہوئے پود[ے] آج بارآور ہو رہے ہیں آپ نے جس مقدس و مبارک کام کی بنیاد ڈالی تھی وہ آج آپ کے لائق و قابل فخر فرزندان کے ہاتھوں پھل پھول رہا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ماہنامہ بنات ہے موجودہ دور میں بنات نے جس قدر ترقی کی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں اُس نے جس قدر مفید خدمات انجام دی ہیں ان میں اگر بڑا حصہ حضرت علامہ مرحوم کی روح پاک کی معاونت کا ہے تو اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کے صاحبزادگان نے بھی اپنے نامور والد کی یادگار کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے پدر اگر نتواند پسر تمام کند کی مثال پیش کردی۔

بنات نسوانی دنیا کے لئے عموماً اور بچیوں کے لئے خصوصاً ایک بہترین معلم، پر مذاق سہیلی، ناصح ہمجولی ہے۔ ضرورت ہے کہ ملک کا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہے۔

۷ر جولائی ۱۹۳۸ء

پہیلیوں کے جواب

۱ مرچ ۲ پلنگ ۳ مرغی کا بچہ ۴ خرگوش۔ اس لفظ کا پہلا آدھا خر ہے اس کے معنی گدھا۔ دوسرا آدھا گوش۔ اس کے معنی کان جو سب کے پاس ہیں ۵ روپیہ ۶ گولر کا بھنگا ۷ چیونٹا۔

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے ۲۹ جدید مجموعے

احکام النسوان عورتوں کے متعلق احکام قرآن مجید اور ان کی تفسیر خواتین ہند کے محسن اعظم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے کی۔ ال تک سال بنات میں یہ تفسیر چھپی تھی اور پہلے ہی پرچہ میں تحریر فرمایا تھا کہ یہ تفسیر ان تمام تفسیروں سے جو اس وقت ہمارے ہاں موجود ہیں بالکل علیحدہ عام فہم اور صاف ستھری زبان میں واضح طور پر ہوگی تاکہ مسلمان عورتوں کے واسطے ان کی اپنی علیحدہ تفسیر ہو جائے اور ان کو مسائل کے دریافت کرنے میں جو دقت اس وقت محسوس ہو رہی ہے وہ رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ مغفور تفسیر کو مکمل فرما دیتے۔ تاہم تمام احکام جمع کر لئے گئے ہیں یہ کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہئے اس کی پوری قدر و قیمت مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)

محسن حقیقی مسلمانوں کے آقا و مولا سردار دو جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات مصنف آمنہ کے لال کے قلم سے اور اس قدر موثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں مجالس میلاد کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی اسی کتاب میں ہیں قیمت چھ آنہ (۶؍)

دعائیں حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف ہم اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر نہ دعا مانگنی جانتے ہیں نہ دعا کو سمجھتے ہیں مصنف مغفور نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں لکھی تھیں جو اس قدر سوز و گداز اور زود اثر [illegible] ہوئی ہیں کہ ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں سرور کائنات اور آپ کے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں باعتبار ادب دعاؤں کی کوئی کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی قیمت صرف آٹھ آنہ (۸؍)

قرآنی قصے ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے عورتوں کے لئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب نہایت بلند ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

گدڑی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ ہنرمند کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے دلنشین پیرایہ میں یہ کتاب زنانہ لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے یہی ہیں وہ مضامین جنہوں نے دس بیس سو کیا؟ نہیں ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور وہ کامیاب گھر والی بنکر خوشگوار زندگی گذارنے لگیں قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍)

گلستان مغرب خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلک رہا ہے جنہیں پڑھ کر ترجمے کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکا ہوتا ہے مشرق کے بے مثل ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرقی بیبیاں ادبی دلچسپیوں کا لطف اٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور ازدواجی زندگی میں تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

دلی کی آخری بہار ۶۰ برس سے پہلے دلی کیا تھی، مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری سے اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے میلے ٹھیلے کس طرح منائے جاتے تھے اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی اس کا جواب اس کتاب میں ملے گا جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی دردانگیز کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگر خراش افسانے ہیں جن میں علامہ مغفور نے انشاپردازی کا کمال نہیں دکھایا قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں لکھی بلکہ فسانہ شب سنا کر دردمند دلوں کو تڑپا دیا ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)

مسلی ہوئی پتیاں دلی کی بیگماتی زبان میں زنانہ خطوط انشا کی معمولی کتاب نہیں حیات انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ ایک دریائے لطافت ہے کہ بہ رہا ہے ایک معمہ بے نظیر ہے کہ خواتین ہی کو نہیں مردوں کو بھی درس دے رہی ہے ایک نشتر ہے کہ کلیجہ میں گھس رہا ہے لکھنے کے ڈھنگ پڑھنے کے رنگ رہنے کا طریقہ جینے کا طرز سب ہی کچھ اس میں موجود ہے حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو ۱۹۰۳ء کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے قیمت ۶؍

داستان پارینہ مصور غم مرحوم جامع حیثیات مصنف تھے ان کی امور خانہ حیثیت کے آگے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی پڑی اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھئے اور دیکھئے کہ تاریخ میں افسانے سے بڑھ کر لطف پیدا کر دینا علامہ راشد الخیریؒ جیسے بے مثل انشاپرداز مورخ کا کام تھا واقعات سب تاریخی ہیں مگر پیرایہ بیان کی دلآویزی بار بار ان کے مطالعہ پر مجبور کرتی ہے مسلم بیگمات اور حکمرانوں پر غیر مسلم متعصب مورخوں نے جو ناروا حملے کئے ہیں ان کے استدلال اور دشمن [illegible] واقعات [illegible] کے بے اعتبار مصور غم کی مورخانہ قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کئی تصویریں بھی ہیں قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

عروسِ مشرق یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے علامہ راشد الخیری نے اپنی مخصوص طرز میں جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ان مضامین میں ان مشرقی خوبیوں کو جو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے موثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

بزمِ رفتگان اردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثیے جو ملک کی مایۂ ناز خواتین اور باکمال شعراء و ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو معدن ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں حضرت علامہ مغفور کا یوں تو ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے مگر بزم رفتگان کا ایک ایک فقرہ ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا ہوا ہے۔ با تصویر قیمت دس آنہ (۱۰/)

نالہ زار خواتین ہند کے محسن اعظم کے درد انگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ وہ معرکۃ الآرا مضامین ہیں جو زمانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں نالہ زار میں عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ان کے مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگ دل سے سنگ دل انسان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں قیمت بارہ آنے (۱۲/)

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ خوشگوار زندگی گذارنے کی تیاری کر سکیں۔ اپنے والدین کو نعمت جانیں اور کنوار پنے کی قدر کریں۔ قیمت چار آنہ (۴/)

بلبلِ بیمار لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر طبقہ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے تہائی صدی تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا بے انتہا قیمتی مجموعہ خشک سے خشک موضوع کو نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان فرمانے کی مصور غم خداداد قابلیت رکھتے تھے کسی مضمون کی چند سطریں پڑھنے کے بعد بہت ہی مشکل ہے کہ مضمون ختم نہ کیا جائے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ حل فرمایا ہے قیمت دس آنے (۱۰/)

سیاحتِ ہند ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا علامہ مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے جو حالات عصمت و بنات میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات کی تعلیم یافتہ ہوشمند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس کے مختلف صوبوں کی معاشرت و تمدن سے واقفیت سے ہوتی ہے اور علامہ مرحوم کی طبیعت عادات و خصائل کا بھی پتہ چلتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

یادگارِ تمدن تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تھا اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ ہے طرز بیان اس قدر دلآویز اور موثر ہے کہ ایک ایک سطر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے علامہ مغفور کی بے مثل انشا پردازی کا معمولی کرشمہ ہے۔ قیمت ۸/

مسلمان عورت کے حقوق اس مجموعے میں حقوق نسواں کی حمایت میں وہ متفرق مضامین ہیں جو گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں عصمت اور دوسرے پرچوں میں شائع ہو گئے ہیں مگر شریف ہزاروں انسانوں سے آنسو کا خراج حاصل کر چکے ہیں جو مرد خانگی زندگی خوشگوار بنا لینے کے آرزومند ہیں جو عورتیں معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اسلام میں ان کی کیا وقعت اور کیا درجہ ہے وہ اس مجموعہ کا مطالعہ کریں جس دل میں مسلمانوں کی ترقی اور بہتری کا درد ہے یہ ممکن نہیں کہ وہ ان مضامین کو پڑھے اور نہ تڑپ اُٹھے قیمت ۱۲/ بارہ آنہ

ساجن موہنی بہت سی بیبیاں باوجود کوشش کے شوہر کو خوش نہیں رکھ سکتیں کیونکہ انھیں تسخیر شوہر کے گر ہی نہیں معلوم۔ میاں بیوی میں آئے دن لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے اور زندگی میں بے لطفی پھیکا پن ہی نہیں ناخوشگواری بلکہ تلخی محسوس ہوتی ہے اس مجموعہ کا مطالعہ نہ صرف شادی شدہ خواتین ہی کے لئے بے انتہا مفید ہے۔ بلکہ اُن لڑکیوں کے لئے بھی جن کی عنقریب شادی ہونے والی ہے قیمت ۴/

پورا اسلام مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت موثر مذہبی مضامین جن کے مطالعہ سے انھیں معلوم ہوگا کہ ان کی ہستی کیا معنی رکھتی ہے اور آئندہ زندگی کو خطرات سے بچا کر ایک مسلمان کی حیثیت سے پُر لطف و اطمینان زندگی کس طرح بسر کی جاتی ہے۔ خدا اور اس کے بندوں کے ان پر کیا حقوق ہیں اور انھیں دینی و دنیاوی فرائض کو خوش اسلوبی کے ساتھ کس طرح انجام دینا چاہئے۔ علامہ راشد الخیری کی ہر تحریر کی دو خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ ادبیت اور مذہبیت۔ خشک سے خشک موضوع کو اس قدر لطیف اور دلآویز پیرایہ میں بیان فرمایا ہے کہ مجال ہے کہ طبیعت ذرا اُکتا جائے معمولی پڑھی لکھی عورتوں ہی کے لئے نہیں تہذیب جدید کی دلدادہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کے لئے بھی اس مجموعہ میں گراں بہا اسلامی معلومات ہیں جو زندگی کو کامیابی کے ساتھ بسر کرنے میں مدد دیں گی قیمت ایک روپیہ (عہ)

شادی کا انتخاب اس وقت اولاد کی شادی کا انتخاب مسلمانوں کے لئے نہایت اہم مسئلہ ہے کوئی خاندان ایسا نہ ہوگا جہاں والدین پریشان نہ ہوں۔ کہ جوان لڑکیاں بیٹھی ہیں اور موزوں بر نہیں ملتا۔ لڑکیاں اس معاملہ میں دم بخود ہیں اور والدین بھی حالات کے تحت میں کرنے پر مجبور۔ لڑکیاں شادی کے وقت کیا کریں۔ مذہب اسلام نے ان کو کیا حق دیا ہے لڑکی لڑکے کی شادی کے وقت

کن باتوں کو دیکھنا چاہتے۔ خواتین ہند کے محسن اعظم نے بیمار رہنے سے قبل ایک مستقل کتاب اس موضوع پر فرمائی تھی لیکن موت نے کتاب کی تکمیل کی مہلت نہ دی جس قدر صفحے لکھے جا چکے تھے ان کے ساتھ عصمت کے تیس سال کے فائل سے تلاش کر کے اس موضوع پر علامہ مغفور کے زیادہ سے زیادہ مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

عالم النسواں ان ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے حضرت علامہ مغفور کا اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ۔ تحریک نسواں، بیداری نسواں، آزادیٔ نسواں، حریت نسواں ہر جن کو ذرا بھی دلچسپی ہے وہ علامہ مغفور کے جنھوں نے تمام عمر عورتوں کی ترقی اور بہتری کی کوشش میں ختم کر دی ان گراں بہا خیالات کی قدر کریں گے قیمت آٹھ آنہ (۸/)

فریب ہستی وہ بیش بہا مضامین جو اصلاح معاشرت اور اصلاح اخلاق کے متعلق ہیں اور جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مسلمان گھرانے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدابیر ہیں۔ قیمت (۶/)

بکھری ہوئی پتیاں مختلف موضوعات کے متفرق مضامین۔ اس مجموعہ میں وہ مضامین بھی شامل ہیں جو بعض گذشتہ مجموعوں میں مثلاً گدڑی میں لال۔ بزم رفتگان بے فکری کا آخری دن۔ عروس مشرق۔ گرداب حیات وغیرہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ انشائے لطیف اور کئی درد انگیز نظمیں بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں حضرت علامہ مغفور کی کئی مختلف حیثیتیں نظر آتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چھ آنہ (عہ/)

افسانوں کے جدید مجموعے

خدائی راج اور دوسرے افسانے اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بے مثل مجموعہ جس میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے اور جذبات انسانی کی درد انگیز ترجمانی کی گئی ہیں۔ پلاٹ۔ مکالمہ کردار نگار۔ مناظر نویسی۔ جذبات نگاری ہر اعتبار سے یہ افسانے مشرق کے بہترین افسانوں میں سے ہیں جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

گرداب حیات حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور موثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان میں سے ۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کو زندگی سنور گئی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)

بساط حیات چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں یہ جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں نہیں۔ قصہ کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں قیمت چھ آنہ (۶/)

حور اور انسان اب سے ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت موثر اور درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنھوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس مجموعے میں چار پانچ افسانے تو وہ ہیں اور تین چار عصمت کے زرین دور اول کے ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں۔ حور اور انسان۔ پریوں کی محفل۔ ضبرو۔ شرع کا خون۔ انتہائے حمیت۔ ایک روح کی سرگذشت۔ سوکن کی نصیحت ہر افسانہ سبق آموز اور موثر ہے قیمت صرف (۱۲/)

نشیب و فراز آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے ہر افسانہ صرف حد درجہ دلچسپ ہے بلکہ نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے قیمت چار آنہ (۴/)

دادا لال بجھکڑ پانچ نہایت ہی پُرلطف قصے جنھیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ دلائتی نتھی اور نانی عشو کے سلسلہ کی تفریحی لیکن نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصور غم ظرافت نگاری میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے قیمت آٹھ آنہ (۸/)

حضرت علامہ مغفور کی ان جدید کتابوں کے علاوہ باقی تمام تصانیف اور شریف بیگمات کے مطلب کی بہترین اردو کتب پتہ ذیل سے منگائیے۔

ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو دہلی

شام زندگی کا اٹھارہواں ایڈیشن

اس کتاب سے زیادہ گذشتہ اٹھارہ سال میں اردو کی کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی اٹھارہ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شام زندگی کو انھیں پڑھواتے ہیں اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنھیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لیے شام زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے شام زندگی میں قصے کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہر انسان گذرتا ہے نظر انداز کیا گیا پھر پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھ کر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت مع محصول واپس دینے کو تیار ہیں اور وہ فراغی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصور غم کا خطاب دیا تھا ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمائیے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دل دکھ کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی اور صرف شام زندگی ہے

شام زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھا دی لا مذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا جو شخص شام زندگی سے محروم رہے اور شام زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے ورنہ شام زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے ضخامت ۸ جزو سے اوپر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبح زندگی

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے شام زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لو اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیے حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں صبح زندگی لڑکیوں کی اتالیق بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے قصہ اس قدر دلچسپ کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے زبان اتنی شیریں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہے صبح زندگی میں درد و بیان کیف زبان اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے بیس مرتبہ چھپ چکی ہے۔

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

شب زندگی

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا تھا شام زندگی میں اسے آخری منزل تک پہنچایا ہے شب زندگی میں موت کے بعد حالات پڑھو جن سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں استقبال کرتی ہیں اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جنھیں ایک دوزخ میں خوش اور دوسری جنت میں بھی مقید قیمیک بیوہ نسیم دلہن کی جگر خراش داستان اور اس کی سوکن نشتن کے مفصل بیان ہی ممکن ہی نہیں کہ دل پر کچھ اثر ہو۔

صبح زندگی اور شام زندگی جیسی موثر اور درد انگیز کتابوں کے بعد شب زندگی جو تم نہ دیکھ سکے تم شب زندگی خود پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کر کے انہیں اس جیسا بناؤ تاکہ وہ کامیاب زندگی گذار دیں دنیا کے ساتھ دین بھی حاصل کریں یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھائیں اس کے چودہ ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخامت ۸ جزو ولایتی چکنا کاغذ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

شب زندگی حصہ دوم

بتائیگی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بنجاتی ہے اور اس کے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں کتاب کی ہیروین فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہجائیں گے اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ کم سے کم اردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے یہی وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ مخترم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونمائی میں دی تھی۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ اس کے بھی گیارہ ایڈیشن نکل چکے ہیں قیمت ایک روپیہ شب زندگی مکمل دونوں حصے عار دو روپے۔

زنانہ دستکاری کی مشہور کتابیں

سلمہ ستارہ کا کام

ہندوستان کی مشہور دستکار

مرحومہ خدیجہ بائی صاحبہ اندھیری دکن بہت جن کی لنوان جن کو مختلف دستکاریوں پر زنانہ نمائشوں سے متعدد زنانہ رسائل سے متعدد انعامات ملے تھے جن کی دستکاری کی تعریفیں ہندوستان بھر میں مشہور تھی انہوں نے یہ کتاب ایڈیٹر صاحب عصمت کے اصرار پر نہایت قابلیت اور بے انتہا محنت سے تیار فرمائی تھی

مضامین کی مختصر فہرست

فن نقاشی	سامان نقاشی	نقاشی مہین ریشم جالی پر
مولڈ فریم پر نقاشی	سیاہ رنگ پر نقاشی	سلائی کی مشین سے نقاشی
فریم یا کارگاہ	دستی رنگ یا حلقہ	بگیس ٹرانسفر پیپر
قبل از سلائی احتیاطیں		سلمہ ستارہ کی قسمیں

کتاب پانچ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے اور ہر حصہ کے متعلق ضروری ہدایات ہیں۔ مثال کے طور پر حصہ اول کی ہدایات کے عنوانات درج کئے جاتے ہیں

سلمہ کی آسان کڑھت	سلمہ کی گنجان کڑھت	ابھری ہوئی کڑھت
سلمہ زری کلابتون کا بھرا	سلمہ کی گنجان کڑھت	ریشم زری سے جالی بنانا
نگین زری اور سلمہ کی کڑھت	سلمہ ریشم کی کڑھت	سلمہ شانکل کی کڑھت

سلمہ اور کلابتون کی مشرقی دستکاری

حصہ اول خالص سلمے کے پھول بیلیں پتے وغیرہ ۳۸ قسم کے حصہ دوم میں سلمہ اور ستارے کے کام کے ۵۳ نہایت خوبصورت نمونے دیئے گئے۔ حصہ سوم میں سلمہ اور سوتی کے ۶۵ دلآویز نمونے ہیں حصہ چہارم ۸ وضع وضع کی خوبصورت بیلیں سلمہ اور کلابتون اور شکوپیس ستاروں کی ہیں۔ حصہ پنجم میں متفرق نمونے عبارتیں قطعات وغیرہ ۲۶ ہیں کل ۲۲۶ نمونے ہیں اور اس قدر خوبصورت کہ آپ دیکھ کر پھڑک اٹھیں گی خوب صاف اور واضح بنائے گئے ہیں اور سفید دبیز کاغذ پر عمدہ چھپائی ہوئی ہے۔ قیمت صرف ... روپیہ علاوہ محصول۔

سوئی کا کام

مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں مثلاً کشیدہ کاری کروشیا ٹمنگ کارپٹ ورک تارکشی وغیرہ میں سب سے مقدم اور سب سے اہم فن خیاطی ہے جس کا جاننا ہر لڑکی اور ہر عورت کی روزمرہ کی ضروریات میں سے ہے۔ خواتین کو حلقہ عصمت کی مشہور دستکار محترمہ زاہدہ ... فضلا کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ انھوں نے تقریباً ڈیڑھ درجن نامور دستکار بہنوں کی مدد سے سال بھر کی محنت کے بعد سوئی کا کام یا چمنستان خیاطی تیار کی ہے جس میں مختلف وضع کے کپڑوں کی کٹائی اور سلائی کے ۱۸۱ دلآویز نمونے ہیں۔ جن کی تقسیم اس طرح ہے۔

باب ۱۔ بچوں کے کپڑے سوٹ۔ جانگیے۔ باڈی۔ پاجامہ۔ سینہ بند فیڈر وغیرہ کے ۱۹ نمونے

باب ۲۔ بچوں کے فراک قمیص۔ کرتے۔ گاؤن وغیرہ وضع وضع کے ۳۳ نمونے

باب ۳۔ مختلف قسم کے نہایت دلفریب دیدہ زیب جمپروں کے ۲۵ نمونے

باب ۴۔ نئی نئی طرز کے قمیصوں کے ۱۵ نمونے

باب ۵۔ پارسی مدراسی اور دوسری قسم کے بلاوز ۶ نمونے

باب ۶۔ نئی نئی وضع کے خوبصورت کالر ۴۲ نمونے

باب ۷ مختلف وضع کے نفیس دلآویز کف ۹ نمونے

باب ۸۔ لباس شب خوابی باڈی۔ لیڈیز انڈرویر وغیرہ کے ۹ نمونے

باب ۹۔ پائجامے۔ شلوار کی کٹائی سلائی ۹ نمونے

باب ۱۰۔ مختلف چیزیں مثلاً دیوارگیری کی جھالر الماری پوش میز پوش۔ پلنگ پوش۔ کشتی پوش دسترخوان تکیوں کے غلاف جگ کور آئینہ پوش ٹی کوزی وغیرہ کے ۲۲ نمونے

ہر نمونے کے متعلق کٹائی اور سلائی کی ترکیب نہایت محنت اور خاص توجہ سے مکمل اور مفصل لکھی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں سلائی کی مشین اور قینچی سوئی وغیرہ کے استعمال کے متعلق نہایت کارآمد ہدایتیں ہیں۔ نمونے خوب صاف واضح ہیں کاغذ سفید چکنا اور خوب دبیز کتاب سوئی کے کام کی موجودگی میں آپکو درزی کی پریشانی سے نجات مل جائیگی چھوٹی لڑکیاں سگھڑ بن جائینگی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں دوسرا ایڈیشن شائع ہوگا قیمت عمر

اونی کام سلائیوں سے

فن ٹمنگ پر نہایت قابل قدر کتاب جس میں بنائی کے متعلق مضامین اور ہدایتیں بے انتہا عام فہم پیرایہ میں ہیں۔

مختصر فہرست نمونوں کی بچوں کی اونی ٹوپیوں کے ۵ اور بچوں کے اور مردانہ موزوں کے نہایت صاف اور خوبصورت ۸ نمونے۔ اور بچوں کے لئے اونی بنیان۔ فراک۔ لیگ۔ ٹی کوٹ کے ۱۰ سوئٹر سوئٹر کوٹ سلیپ اوور جرسی وغیرہ کے ۹ عمدہ نمونے مختلف قسم کی بناوٹ اور بیلیں ۱۶ ترکیبیں ان کے علاوہ ہیں۔

متفرق چیزیں۔ مثلاً زنانہ جمپر۔ واسکٹ زنانہ بنیان اونی مفلر گلوبند وغیرہ کل تعداد ۵۲ بلاک کے نقشے اور تصویریں ان کے علاوہ ہیں۔ اپنے موضوع پر نہایت ... قیمت ... علاوہ محصول

تارکشی کا کام

جس کی مدد سے لڑکیاں کپڑے سے دھاگے نکال کر کام بہت آسانی سے سیکھ جائیں گی جو بہت سے جانتی ہیں وہ اس کام کی ماہر ہو جائیں گی تارکشی کی مدد سے بہت عمدہ کام ہو سکتا ہے۔ گوشے، انسرشن کرنے۔ میز پوشوں کے مرکز۔ گریبان۔ متفرق چیزیں۔ مثلاً پنکھا، پلنگ پوش، دسترخوان، کوٹ۔ دستی بیگ۔ چڑیوں کی جوڑی۔ تاج محل وغیرہ وغیرہ۔ ۹۵ اعلیٰ درجہ کے خوبصورت نہایت نفیس نمونے ہیں۔ اور ہر نمونہ کے متعلق مفصل ترکیب ایک درجن سے زیادہ رنگین بلاکوں کے نمونے ہیں۔ اس کتاب کی دستکار خواتین میں دھوم مچ گئی۔ اس کی تعریف میں کئی درجن خطوط شائع ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ عہ۔ قریب الختم ہے جلد منگا لیجئے۔

گلدستۂ تارکشی

"تارکشی کا کام" سے بھی بڑھ گئی۔ کیونکہ مؤلفات محترمات سیدہ اشرف و بیگم اشرف نے جو ہندوستان کی بہترین خواتین میں سے ہیں اس کتاب میں نمونے بہترین دیئے ہیں۔ اردو زبان میں اس دستکاری پر کوئی کتاب اس قدر خوبصورت شائع نہیں ہوئی۔ مختصر فہرست ملاحظہ فرمائیے

باب ۱۔ تارکشی کا کام۔ ضروری اشیاء۔ دھاگے نکالنے کے طریقے یہ سب مضامین نہایت عام فہم پیرایہ میں مکمل اور مفصل طور پر لکھے گئے ہیں۔

باب ۲۔ تکیہ کے غلاف۔ تپائی پوش میز پوش وغیرہ وغیرہ کے لئے ۴ مختلف قسم کے دیدہ زیب کونے باب ۳ میز پوش کے لئے ۸ نئی قسم کے نمونے باب ۴ ٹیپ کن کشتی پوش۔ میز پوش کرسی پوش وغیرہ کے ۷ نمونے باب ۵۔ ۸ نہایت نفیس دیدہ زیب جھالریں۔

باب ۶۔ سہل انسرشن۔ نئی وضع کی بیل۔ خوشنما بیل۔ ڈالی لیڈیز۔ ہینڈ بیگ۔ ٹی کوزی ۷ نمونے۔ باب ۷۔ میز پوش کے کنارے کی جالی۔ میز پوش مرکز۔ کشتی پوش۔ خوبصورت خوان پوش۔ آئینہ پوش وغیرہ کے کھلے دھاگوں میں۔ ۷ نہایت خوبصورت نمونے باب ۸۔ وضع وضع کے دلفریب نمونے کروشیا باب ۹۔ (ہیملا اسٹیچ سادی)۔ میز پوش کے لئے نفیس خاکہ۔ نظر فریب کوز۔ پلنگ پوش کا ایک دلفریب خاکہ۔ کرسی کی پشت کا کپڑا لیمپ شیڈ کی جھالر۔ کرسی کے کپڑے کے لئے کرسی پوش۔ خوبصورت صوفہ کشن۔ کشن کا خاکہ۔ تکیہ کے غلاف کا کونہ۔ ۱۰ نمونے کل ۵۷ نہایت خوبصورت نہایت صاف وضع وضع کے نمونے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

شمیم سوزن کاری

ایک چمن پر بہار ہے۔ جس میں مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں کے گلہائے رنگا رنگ کھل رہے ہیں۔ جسے مشہور دستکار مسز سعیدہ منیر الا صاحبہ حیدرآباد نے مرتب فرمایا ہے۔

سوزن کاری کے متعلق ضروری ہدایات کے بعد نمونے شروع ہوتے ہیں: زری کا کام یا ڈاربینا ورک کے ۷ خوبصورت نمونے۔

کروشیا اور کراس اسٹیچ ورک کے ۷ نمونے۔ جالی کے کام کے ۱۱۔ دلکش نمونے بلاک کے۔ کارچوبی کے کام کے ۱۸ نفیس نمونے۔ کامدانی کے کام ۵ نمونے۔ پھر ریشم کا کام یا سلک ایمبرائیڈری کے ۸۵ نمونے ہیں۔

حصہ دوم میں بھی نفیس نفیس نمونے ہیں۔ بلاک اور لیتھو کے نمونے تعداد میں ۱۵۵ ہیں جن کے متعلق مفصل ترکیبیں اور ہدایات عام فہم زبان میں دی گئی ہیں۔ جن سے نوآموز لڑکیاں بھی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ قیمت عہ

شمیم سوزن کاری کے متعلق محترمہ سعیدہ ایم اشرف کانپور خریدار نمبر ۲۸۴۸ لکھتی ہیں: "شمیم سوزن کاری کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ ہر نمونہ اس قدر خوبصورت اور عمدہ ہے۔ کہ بے اختیار زبان سے واہ وا نکلتی ہے"

محترمہ حمیدہ حبیب منزل علی گڈھ (خریداری نمبر ۱۷۴۴) لکھتی ہیں۔ "جوہر نسواں کا یہ نمبر۔ بڑی شان و شوکت سے نکلا ہے ہر مضمون قابل تحسین ہے۔ میرے قلم میں طاقت نہیں جو تعریف کر سکے۔ جوہر نسواں اپنی خوبصورتی میں عدیم النظیر اور دلکشی میں ضرب المثل ہے۔ واقعی یہ مقناطیس کا اثر رکھتا ہے۔ ایک خریدار دیتی ہوں"

محترمہ کنیز فاطمہ از درگاہ رودولی ضلع بارہ بنکی لکھتی ہیں:۔ "شمیم سوزن کاری کو امید سے بڑھ کر پایا۔ بہت ہی اچھی کتاب۔ میرے یہاں سب کو پسند آئی۔ ہر نمونہ کار آمد ہے" قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ دفتر جوہر نسواں و عصمت دہلی

جالی کا کام

ہندوستان کی قدیم صنعت پر اردو زبان میں پہلی نہایت مفید خوبصورت کتاب دو حصوں میں

حصہ اوّل میں مشہور دستکار محترمہ صفیہ خانم صاحبہ (ایس۔ کے لاہور) نے نہایت قابلیت اور محنت سے کارآمد مضامین لکھے اور جالی کے کام کے مختلف قسم
[کے مختـ]لف طرز کے جاذب نظر اور دلکش نمونے دیئے ہیں اور ان کے بنانے کی عام فہم مکمل مفصل ترکیبیں لکھی ہیں۔
[پہلا] باب ہر ہیں۔ ۱۲ ادلا ویز نمونے جن میں تین نمونے بلاکوں کے ہیں۔ **دوسرا باب** جال ۸ دیدہ زیب نمونے لیتو کے اور ۹ خوبصورت نمونے بلاکوں کے۔
[تیسـ]را باب سیدھے فیتے ۲۶ طرح طرح کے نفیس نمونے جن میں ۸ نمونے بلاکوں کے ہیں **چوتھا باب** آڑے فیتے ۱۳ بہترین بغرب نمونے **پانچواں**
[باب] ۵ بلاکوں سے نمونے بیچوں کے۔ ۵ خوبصورت نمونے کشاؤں کے۔ ۳ نمونے دوپٹے کے **چھٹا باب** آسان کروشیا بیلیں لیسیں کونے بیم ٹی کوزی وغیرہ کے ۴ نمونے
حصہ دوم محترمہ خدیجہ فاطمہ نے مرتب کیا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے نمونے ہیں جالی کے چھوٹے پھول بڑے پھول گلدستے۔ گملے بیلیں۔ گریبان
[و] دامن پوش کشتی پوش لیسیں گلے وغیرہ وغیرہ کے نئی طرز کے تقریباً ۱تنے ہی نفیس اور دلکش نمونے ہیں جو کئی سو دلکش نمونوں میں سے چھانٹے گئے ہیں۔ جالی اور چکن کاری
[کی] کشیدہ۔ جالی میں کروشیا وغیرہ کے متعدد حسین نمونے ہیں۔
نمونوں کے ساتھ ان کے بنانے کی ترکیبیں اس قدر مفصل اور عام فہم ہیں کہ نو آموز لڑکیاں بھی اس کتاب سے پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں اور جو خواتین تھوڑا بہت جالی کا کام جانتی
[ہیں و]ہ نمونے دیکھ کر پھڑک اٹھیں گی۔ ۳۸ نمونے بلاکوں کے ترکیبیں مفصل مکمل اور عام فہم مضامین بے انتہا۔ قیمت عمہ زنانہ دستکاری کی کتابوں میں اس کتاب
[سے] بیش بہا اضافہ ہوا ہے۔

اس کتاب کے متعلق دستکار خواتین کی رائے :-

مہ جبین صاحبہ بنت خانبہادر ڈاکٹر محمد سلیمان اشرف صاحب سول سرجن ڈالٹن گنج لکھتی ہیں۔ کتاب جالی کا کام موصول ہوئی۔ بہت خوبصورت دلفریب ایک
[سے] دوسرے سے بڑھ کر ہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی میری ناچیز دستکاری میں انشاء اللہ ایک اور خوشنما دستکاری کا اضافہ ہو جائیگا۔ (۲) مسز عبدالشکور صاحب
[ڈپ]ٹی سب انسپکٹر مدارس گنج لکھتی ہیں۔ واقعی نہایت قابل قدر کتاب ہے جس نے پرانی صنعت کی یاد دل میں تازہ کر دی اس کتاب کا ہر دستکار بہن کے پاس ہونا اشد ضروری ہے
[(۳)] آرسے درخشاں صاحبہ بجنور سے لکھتی ہیں۔ اس کتاب میں اس قدر عمدہ اور دیدہ زیب نمونے ہیں کہ بیان نہیں کر سکتی۔ یہ ہنر جالی کے کام کا شوق رکھنے
[والی] بہنوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔ (۵) اے۔ آر نگہت صاحبہ امراؤتی سے لکھتی ہیں۔ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو گئی۔ اگرچہ کھانا کھانے کا ٹائم ہو گیا
لیکن جب تک پورا پڑھ نہ دیکھ لیا مجھ کو چین نہ آیا۔ اس کا ہر ایک نمونہ خوبصورت ہے۔ قیمت عمہ

لکڑی کا باریک کام یعنی فریٹ ورک

یورپ اور امریکہ میں اس فن کی جیسی کچھ قدر ہے ہندوستان میں عشر عشیر بھی نہیں بلکہ یہاں اکثر لوگ اس نام سے بھی ناواقف ہوں گے۔ یہ نہایت دلچسپ صاف اور فائدہ مند
[د]ستکاری ہے جو ہر مرد۔ عورت۔ بچہ جوان اور بوڑھے کے لیے موزوں ہے اس سے لکڑی کی بے شمار چیزیں قلمدان۔ گلدان۔ بریکٹیں رنگین صندوقچے تصویروں اور
[پھو]لوں کے چوکھٹے (فریم) الماریاں کتابوں کے سہارے۔ کھلونے گڑیوں کے گھر اور سامان کا فرنیچر۔ گھڑیوں اسٹینڈ گراموفون اور وائرلیس کے بکس اور تصویروں کے
[اسٹین]ڈ وغیرہ وغیرہ کے بنائی جا سکتی ہیں۔ ہندوستانی زبان میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے جو دستکاری کے مشہور ماہر جناب سید رضا احمد صاحب جعفری۔
[الہ] آبادی نے اس قدر عام فہم اور سلیس زبان میں لکھی ہے کہ ہر شخص اس کو سمجھ سکتا ہے۔ تمام اصلی باتوں کو تصویروں اور نقشوں سے آئینہ کر دیا ہے فنی اصطلاحوں سے قطعی
[پاک ر]کھا ہے اس کے علاوہ فریٹ ورک کی چیزوں کو رنگنے اور پالش کرنے کے طریقے بھی شروع میں لکھے ہیں۔ قیمت ۸

وصلی کی دستکاری

لڑکیوں کو ہنر مند اور دستکار بنانے کے سلسلہ میں یہ بھی مفید کتاب ہے۔ غریب عورتیں وصلی کے کام کی ماہر ہو کر اور مختلف چیزیں بنا کر اپنی پریشانیوں کو دور کر سکتی ہیں۔ یہ بھی سید رضا احمد صاحب جعفری کی قابل قدر کتاب ہے بہت آسان
[زبان میں] عام فہم [طریقوں] سے زیادہ سے زیادہ معلومات شکلوں کے ذریعہ پہنچائی گئی ہیں چند عنوان یہ ہیں:- سامان۔ عام ہدایتیں اور بنیادی اصول بنیادی شکلیں آسان نمونے مکمل بکس۔ سلت
[قیمت ۸ محصول] [illegible]

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

یعنی دوسوتی کام یا ترچھے ٹانکوں کا کام

اُردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے جو نہ صرف اس دستکاری سے ناواقف لڑکیوں کے لئے بہترین اُستانی ہے بلکہ ان خواتین کے لئے بھی نہایت مفید ہے جو یہ کام جانتی ہیں، محترمات غدیرہ فاطمہ، سیدہ اشرف، و سنجیدہ اشرف کے بھی نہایت کار آمد مضامین اور عام فہم ہدایات ہیں۔

باب ۱ وضع وضع کی ۱۵ دلاویز بیلوں کے نہایت صاف اور واضح نمونے چند عنوانات یہ ہیں۔ پٹی بیل آستینوں کی بیل ساری کی بیل تولیہ کے کنارے کی بیل چوڑی بیل اُنگوری بیل وغیرہ وغیرہ

باب ۲ طرح طرح کی آٹھ خوبصورت گوشہ موڑی بیلوں کے دلفریب نمونے

باب ۳ مختلف چیزوں کے ۱۵ دیدہ زیب اور خوشنما کونوں کے بہترین نمونے

باب ۴ گلدستے کونوں کے سے رومال کے لئے میز پوش اور تکیہ کے غلاف کے لئے ۱۶ خوبصورت گلدستے۔

باب ۵ میز پوش کا مرکز، مبارکباد عید، خوبصورت مرکز۔ نفیس ولآویز وسطی۔

باب ۶ ۵ نفیس نمونے پھولوں کی ٹوکریوں کے۔

باب ۷ دوڑتا ہوا جوزہ۔ تیرتی دوڑتی ہوئی بطخ۔ بطخوں کی جوڑی، چڑیا مع ڈالی۔ اُڑتی ہوئی تیتری۔ چڑیا۔ تتلی۔ سارس مور۔ شاخ انگور پر چڑیا نامہ بر۔ چڑیا کا گھونسلہ۔ طوطا شاخ پر وغیرہ وغیرہ ۱۶ نمونے۔

باب ۸ چوہا۔ گلہری۔ ہرن۔ اونٹ۔ ہاتھی گھوڑا۔

باب ۹۔ میز پوش کے لئے ۱۶ بہترین نمونے۔

باب ۱۰ عید مبارک۔ دستکاری کا شعر۔ گاڈ بلیس۔ ہمارا گھر۔ گڈ لک نقشہ ہندوستان۔ ویلکم۔ ہند ہے۔ مونوگرام کے ۱۶ نقشے حروف تہجی وغیرہ وغیرہ

باب ۱۱ دستی رومال۔ دستی بیگ (۲ مختلف نمونے) پردا۔ مپاتی۔ خاک پلنگ پوش۔ چائے دانی۔ چائے پوش۔ جمپر۔ فراک میں کشتی وغیرہ ۱۲ نمونے۔

کل ۱۲۲ بہترین نمونے خوب واضح اور دیدہ زیب مصوری اور چھپائی صاف نفیس۔ کتابت اچھی کاغذ سفید دبیز قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک

اس کتاب کے متعلق دستکار خواتین کی رائیں

(۱) **آنسہ خدیجہ عبدالکریم** صاحبہ کلکتہ۔ لکھتی ہیں یوں تو انگریزی میں کراس اسٹچ ورک پر کتابیں بھری پڑی ہیں مگر اردو زبان میں اس قسم کی کوئی کار آمد کتاب نہ تھی آپ نے مذکورہ بالا کتاب شائع کرکے بہنوں پر بے حد احسان کیا بلاشبہ یہ اپنی قسم کی نادر کتاب ہے میرے پاس الفاظ نہیں۔ کہ اظہار کرسکوں"

(۲) **عقیلہ عسکری** صاحبہ جعفری شاہ گنج آگرہ لکھتی ہیں کراس اسٹچ ورک اُمید سے زیادہ کامیاب ہے میں اس خوشی میں جو بہنوں کو حاصل ہو گی حصہ دار ہوتی ہوں

(۳) **توصیف جہاں** صاحبہ جاورہ کی رائے۔ کراس اسٹچ ورک کو از ابتدا تا انتہا بغور دیکھا۔ مختلف بیلیں متعدد کونے گلدستے جانور پرند وغیرہ نہایت واضح اور دیدہ زیب ہیں ہر نقش اپنی خوبی و ہنرمندی کا نمونہ ہے ہدایات آسان اور سہل ہیں اس کی ترتیب میں جس محنت جانکاہی سے کام لیا گیا ہے قابل مبارکباد ہے

(۴) **ولیہ شوکت حسین** صاحبہ رضوی آگرہ کی رائے کراس اسٹچ ورک دیکھ کر طبیعت خوش ہو گئی نمونے اس قدر عمدہ ہیں کہ جی چاہتا ہے بیٹھے دیکھا ہی کریں یہ کتاب ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

(۵) **رحمت النساء بیگم** صاحبہ بی اے پیالہ پٹ (جنوبی ہند) لکھتی ہیں ہمارے ملک کو ایسی دستکاریوں کی سخت ضرورت ہے میں اس پرچہ کی دل سے قدر کرتی ہوں ماشاءاللہ بہت اچھا اور کار آمد ہے

(۶) **محترمہ مسز حمید** مشہور مضمون نگار کی رائے۔ کراس اسٹچ ورک کے نمونے صاف اور آسان اور نفیس ہیں مضامین اتنے آسان کہ ایک بچی بھی واضح طور پر بنا سکتی ہے۔

(۷) **مس ابراہیم الیاس** صاحبہ کلکتہ سے لکھتی ہیں۔ کراس اسٹچ عین انتظار میں موصول ہوا دیکھ کر دل مسرت سے باغ باغ ہوگیا۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے جتنی اُمید تھی اس سے بدرجہ بہتر پایا۔

(۸) **آنسہ اقبال سعید** صاحبہ خریدار ۱۳۶۲ لکھتی ہیں۔ کراس اسٹچ ورک دیکھ کر وہ مسرت حاصل ہوئی بہترین اُستانی ہے میں نہیں کہہ سکتی کہ کس قدر لاجواب ہے

ملنے کا پتہ دفتر عصمت دہلی

زنانہ دستکاری کی مفید کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تسلیم کی جا چکی ہیں

(۱) عصمتی کروشیا

کروشیا کی شوقین بہنوں کے لئے بہترین تحفہ

یہ کتاب فن کروشیا کی مشہور ماہرہ ... انور علی بیگم صاحبہ نے ترکیبیں اور ہدایات لکھ کر مرتب کی ہے۔ عصمت کی مشہور مضمون نگار ... صاحبہ کی رائے ہے "یہ خوبصورت اور نایاب کتاب بہت محنت سے مرتب کی گئی ہے"۔ محترمہ لطیف بیگم صاحبہ جن کے سلائی کے ... رسالہ عصمت میں خوب مقبول ہو چکے ہیں لکھتی ہیں "عصمتی کروشیا کے نقشے ... صاف واضح اور آسان ہیں کہ کتنے میں بالکل دقت نہیں ہوتی" محترمہ نفیس بیگم صاحبہ ... کروشیا کی رائے ہے "جو ہدایات دی گئی ہیں ان سے نمونے بنانے میں بہت سہولت ہو جاتی ہے" ... ایڈیشن نہایت آب و تاب کے ساتھ ... سائز پر شائع ہوا۔ کاغذ دبیز۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

مختصر فہرست عصمتی کروشیا

بگلہ نما گاڑی	فارم ہاؤس	گذ نائٹ
ڈاک بنگلہ	مسجد کا دروازہ	امام حسین
آدمی مع مشک	مرغ	شیر ببر
کلمہ طیبہ	تاج محل آگرہ	جامع مسجد
۵ نفیس انسرشن	۱۱ الاوز جھالریں	۲ خوبصورت کونے
خوش آمدید	عید مبارک	درخت نما ڈالی
چڑیا ڈالی پر	طرہ دان	پرداز گھوڑے
گاڈ بلیس	راج ہنس	بچہ نیز تیر و کمان
ایک خاتون مع پنکھا	کی کوزی، تولئے	گلدستہ گلدان

(۲) عصمتی کشیدہ

اس کتاب میں کشیدہ کاری کے نہایت اچھے اچھے نمونے دیئے گئے ہیں ضروری اور کارآمد ہدایتیں اس قدر آسان پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکیں ہر نمونہ کی ضروری تشریح کی گئی ہے یعنی نمونہ کس کس چیز کے لئے موزوں ہو سکتا ہے اور کس کس رنگ میں ہونا چاہئیے۔ اور کیا کیا احتیاط ضروری ہے۔ یہ نمونے شروع ہوتے ہیں میز پوش پلنگ پوش۔ رومال، کرسیوں کے گدوں تکیوں کے غلاف پلنگ کی چادروں۔ پردوں وغیرہ وغیرہ کے وسط اور کونوں کے لئے مختلف قسم کے پھولوں، بوٹوں، گلدستوں وغیرہ کے کئی درجن خوبصورت نمونے ہیں۔ ان کے بعد کئی وضع کی دلاویز بیلیں پھر مختلف قسم کی کڑھت کے عمدہ عمدہ نمونے ایک درجن سے زیادہ اس کے بعد پرندوں اور چند مشہور عمارات کے خاکے خوش نویسوں کیلئے یہ کتاب بہت کارآمد ہے اور انہیں ہنرمند بنادیگی پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اب دوبارہ چھپی ہے قیمت عمر

(۳) گلدستہ کشیدہ

عصمتی کشیدہ کا دوسرا حصہ

کشیدہ کاری کی اس قدر خوبصورت اور اتنی کارآمد کتاب آج تک نہیں چھپی

اس کتاب کی تیاری میں ۲۴ دستکار بہنوں نے حصہ لیا ہے اور کشیدہ کاری کی مشہور ماہر محترمہ علی فاطمہ بیگم صاحبہ اگروی نے نہایت محنت و قابلیت سے کتاب کو مرتب فرمایا ہے۔

کتاب کے ۱۱ باب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

باب	مضمون	نمونے
باب ۱	خوبصورت فریم مثلاً یا محمد تاج محل عید کا تحفہ نوتو وغیرہ	۹ نمونے
باب ۲	مختلف قسم کے پھولوں کو رنز ڈالیوں کے	۶۲ نمونے
باب ۳	مختلف وضع کے بڑے پھول	۴۴ نمونے
باب ۴	میز پوش چادروں وغیرہ کے کونے	۱۹ نمونے
باب ۵	غلاف تکیہ وغیرہ کے خوشنما مرکز	۱۸ نمونے
باب ۶	مختلف وضع کے گول پھول	۱۱ نمونے
باب ۷	میز کلاتھ، پلنگ کی چادریں ساری وغیرہ کی بیلیں	۱۷ نمونے
باب ۸	انسرشن کی ٹوپیاں وغیرہ	۸ نمونے
باب ۹	قمیص کے کف	۳ نمونے
باب ۱۰	قمیص کرتہ بلاؤز کے گریبان	۴ نمونے
باب ۱۱	متفرق، مثلاً ٹی کوزی بچوں کے بب موزہ۔ پاندان کا غلاف بائیسکل کی گدی نوزہ وغیرہ	۱۵ نمونے

موتیوں کے کام کی طرح گلدستہ کشیدہ میں بھی بیسیوں نہایت کارآمد ہدایتیں ... کے مطابق کاڑھنے کی مفصل ترکیبیں ... ہر چیز کا ... رنگ لکھ دیا ہے پھر نمونے دیئے گئے ہیں اور تمام نمونے نہایت صاف ہیں اکثر نمونے ایسے خوبصورت ہیں کہ آج تک کشیدہ کاری کی کسی کتاب میں دیکھنے میں نہ آئے ہونگے اور ترکیبیں تو اس قدر آسان ہیں کہ چھوٹی بچیاں بھی سمجھ سکتی ہیں۔ گلدستہ کشیدہ میں سب کے سب نئے ہیں یعنی جو عصمتی کشیدہ میں آ چکے ہیں وہ اس کتاب میں نہیں ہیں کاغذ خوب موٹا دبیز اعلیٰ درجہ کی چھپائی ٹائٹل رنگین صفحات ۱۴۰ قیمت عہ

(۵) موتیوں کا کام

موتیوں کے کام کا شوق لڑکیوں میں روز بروز ترقی کر رہا ہے مگر یہ کام ایسا ہے کہ جب تک بتانیوالا نہ ہو سمجھ میں نہیں آتا جب اشارہ مل جائے تو بآسانی کیا جا سکتا ہے یہ کام بڑا ہی نہایت دلچسپ اور مفید ہے غریبوں کے لئے روزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے تو امیروں کے لئے دل بہلانے کا۔ ان ہی باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ مفید کتاب دستکاری کی ماہر ۲۷ عصمتی بہنوں نے تیار کی ہے اور دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ موتیوں کے کام کی ایسی مفید کتاب ہندوستان بھر میں نہیں چھپی۔ اس میں مندرجہ ذیل ۲۰۶ نمونے ہیں۔

۴۸ وضع کے پھول گلدستے	۲۷ قسم کی لیس	۲۶ جھالریں
۱۳ عمدہ عمدہ فریم	۱۱ انسرشن توری وغیرہ	۳ جالیاں
۲۹ وسیع وضع کی بیلیں	۸ نکلس ہار	۸ خوان پوش
۹ حاشیہ کنارہ	۳ پنکھے	۳ منی بیگ
۷ ہینڈ بیگ کے نمونے	۲ پردے	گلاس پوش پنچے
متفرق چیزیں ٹی کوزی	ہولڈر سلیپر	لیمپ کے جھاڑ وغیرہ

مثال کے طور پر صرف دو چیزوں کی فہرست پیش کیجاتی ہے

بیلیں		لیس	
بلاؤز کی بیلیں ۲	گلاب کی بیل	جگنو نما لیس	برگ نازنو
آسان بیل	عینک نما بیل	کلیوں کی لیس	دائی نما لیس
سادی بیل	لٹ دار	کنگورے دار لیس	ہلال نما لیس
دوپٹہ کی بیل ۲	چوڑی	الکڑی دار لیس	بلاؤز کی لیس
فراک کی	گلے کی آستین کی	... دار لیس	دوپٹہ کی لیس
ساڑھی کی ...	دامن کی بیل	اوپر لڑیاں	لوز نما لیس
اوڑھنی	حاشیہ کی	بوردار	سادہ لیس
قمیص کا گھیر	نفیس بیل	لاکٹ لڑیاں	شلوار کا پا
		... کی پٹیل	دلکش لیس
		... لڑی	چوڑی ...

پہلے موتیوں کے کام کی ماہر بہنوں کے نہایت کارآمد مضامین ہدایات درج ہیں پھر مفصل ترکیب اور ضروری ہدایات ہر نمونہ کی اس قدر آسان لکھی گئی ہیں کہ نو مشق بھی پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں چنانچہ بعض ترکیبیں ۳-۲ اور ۳-۴ صفحوں میں ہیں جو کہ بآسانی سمجھ میں آ جاتی ہیں تمام نمونے نہایت صاف اور خوبصورت ہیں کسی نمونے کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی موتیوں کے کام کا شوق رکھنے اور یہ کام سیکھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئے اس سے بہتر کتاب نہیں ملے گی، کاغذ خوب دبیز لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ دو رنگ کا تصویر خوبصورت۔ قیمت دو روپے عہ

(۶) عصمتی دستکاری
(۷) سلمہ ستارہ کا کام
(۸) نٹنگ یا بننے کی کتاب

ان کتابوں کا اشتہار کسی ... مگر ملاحظہ فرمائیے

جو بہنیں مالی دقتوں سے پریشان ہیں جنہیں آمدنی کی کمی اور اخراجات کی زیادتی نے پریشان کر رکھا ہے وہ اگر ایک جلد

(۴) خواتین کی دستکاریاں

منگا لیں تو گھر پر خودداری اور عزت کیساتھ زندگی گذر سکتی ہے کیونکہ اس کتاب میں نادار اور غریب عورتوں کو نہایت کارآمد بیش بہا مشورے دیئے گئے ہیں اور بہت سے کاموں کی اس قدر تفصیل بیان کر دی ہے کہ بیوہ جیسی عورتیں بغیر کسی کا احسان اٹھائے صرف اس کتاب کی بدولت مالی پریشانیوں کو بآسانی دور کر سکتی ہیں۔ خواتین کی دستکاریاں جہاں غریب عورتوں کو بہترین مشورہ دیگی وہاں امیر عورتوں کو بھی ہنرمند اور سلیقہ شعار بنا دے گی قیمت آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر عصمت دہلی

دستکاری

سوئٹر کی مقبرنما بناوٹ

جالی پر کروشیا کا پھول

Only Cover Printed at the Calcutta Art Press Katra Baryan Delhi

شاہی مسجد لاہور

رنگون کے ایک شکستہ و تاریک جھونپڑے میں مغلیہ خاندانِ شاہی کا چراغِ سحری

مسجد پیرس کا عظیم الشان حمام

گلستانِ خیاطی

کپڑوں کی کٹائی سلائی کے متعلق مفید کتاب چمنستان خیاطی یا سوئی کا کام کا دوسرا حصہ مرتبہ محترمہ غدیر فاطمہ۔ سائز عصمت کا نمونے صاف کاغذ دبیز سفید چکنا لکھائی چھپائی موزوں قیمت ۱۲؍

"عصمت بک ڈپو نے خواتین کی جو خدمت کی ہے اس کا اندازہ رسالہ عصمت اور اس کی مطبوعات سے لگایا جا سکتا ہے "گلستان خیاطی" میں محترمہ غدیر فاطمہ نے کپڑے کاٹنے اور سینے کی تعلیم دیکر خواتین کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے سینے پرونے پر اگرچہ بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں مگر یہ کتاب ہر اعتبار سے مستند ہے۔ کتاب میں نہ صرف بچوں کے کپڑے زنانہ و مردانہ لباس وغیرہ کی تعلیم خوش اسلوبی سے دی گئی ہے بلکہ فن کو تصویروں کے ساتھ اس طرح دکھایا گیا ہے کہ ہر خاتون بغیر کسی دقت کے ہر قسم کا لباس تیار کر سکتی ہے قمیص نیکر، واسکٹ، غلاف تکیہ، شلوار، کرتے، بلاؤز، پیٹی کوٹ، بنیان، برقعہ، سوٹ غرض سب ہی کچھ اس کتاب کے ذریعہ سکھا دیا گیا ہے۔ بچوں، عورتوں، لڑکیوں، مردوں، بڑے اور چھوٹوں سب کے لباس کی تراش خراش اول سے آخر تک نہایت خوش اسلوبی سے سمجھا دی گئی ہے۔"

زمزم لاہور

گلستانِ خیاطی رسالہ جوہر نسواں کا خاص نمبر ہے جو کپڑوں کی کٹائی کے متعلق ایک کارآمد اور مستقل کتاب کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ نمبر بڑی محنت اور قابلیت سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور پانچ مختلف ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں زنانہ کپڑوں، لڑکیوں اور لڑکوں کے کپڑوں، متفرق اشیا کے سینے کے متعلق نہایت مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں [illegible] ہر کتاب میں ہر قسم کے نقشے دئے گئے ہیں تاکہ [illegible] ہدایات [illegible]

گلشنِ زہرا

از محترمہ زہرہ برنی۔ مطبوعات عصمت میں کشیدہ کاری کی چوتھی کتاب نمونے صاف۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ دبیز سفید سائز عصمت کا ۱۱۰ صفحے۔ قیمت ۱۲؍

"گلشن زہرا" کشیدہ کاری پر ایک بہترین مستند اور مفید کتاب ہے عصمت بک ڈپو نے یہ کتاب شائع کر کے خواتین کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا پہلے باب میں بیل بوٹے بنانے کے قواعد کی تشریح کی گئی ہے۔ اور ان کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ دوسرے اور تیسرے باب میں پھول گلدستے کو ان کی اقسام کی تعلیم دی گئی ہے۔ چوتھے باب میں باسکٹ ٹوکریاں اور گملے بنانے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ غرض ساتویں باب پر اس فن کی تکمیل کر دی گئی اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے کشیدہ کاری کے فن میں پوری مہارت پیدا ہو سکتی ہے۔

"گلشن زہرا" مرتبہ محترمہ زہرا برنی کشیدہ کاری کی نہایت اچھی کتاب ہے۔ جس کے نو باب ہیں۔ شروع سے اخیر تک دیکھ جایئے۔ بیلوں پھولوں گلدستوں اور پھولوں کی ٹوکریوں سے آپ کا مشام جان معطر ہو جائے گا۔ کہیں کونوں کے پھول کہیں تکیوں کے غلافوں، پلنگ پوشوں اور میز پوشوں کے دلکش پھول بکھرے ہوتے ہیں کہیں انگور کے خوشے اور آم کے ڈال ہیں۔ کہیں پنکھوں کے نقشے اور فوٹو فریم درج ہیں۔ کہیں طوطے اور چڑیاں بیٹھی ہیں۔ الغرض ۱۱۰ صفحہ کی یہ کتاب بے حد دلفریب ہے اس کا خوشنما اور بیلدار سرورق بڑا دیدہ زیب ہے شروع میں مفید ہدایات بھی ہیں۔ قیمت ۱۲؍

حمایت اسلام لاہور

دیہاتی گیت

از ڈاکٹر اعظم کریوی سائز ۱۸×۲۲/۸ ۸۲ صفحے کاغذ سفید دبیز۔ لکھائی چھپائی اوسط درجہ کی قیمت ۸/

"دیہاتی گیتوں کی اہمیت مسلّم ہے۔ یہ ملک کے عوام کے دل کا آئینہ ہوتے ہیں۔ ان میں ہمیں اپنی قدیم معاشرت کے مصائب و حالات کی جھلک نظر آتی ہے۔ پیشِ نظر کتاب میں ہندوستانی کھڑی بولی کے گیت جمع کئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ کے مؤلف ڈاکٹر اعظم کریوی ہیں جنہیں گیتوں کے انتخاب کا بہت اچھا ذوق ملا ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ دیہاتی گیتوں کے شائقین کے ملاحظہ سے گزرے۔" **ہمایوں** لاہور ستمبر ۳۹ء

"اس کتاب کے مؤلف ڈاکٹر اعظم کریوی ہیں۔ اور اردو ادب میں بہترین چیز ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ادب اردو میں یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب میں دیہاتی گیت اور ان کا ترجمہ کرکے اس نئے احساس کی ایک روشن اور کامیاب تصویر پیش کی ہے جس کی طرف ہمارے ادیبوں اور شاعروں نے حال ہی میں توجہ کی ہے ہندوستان کی سماجی اور طبقاتی آزادی کی وضاحت کی گئی ہے جس میں ملکی آزادی کا راز پوشیدہ ہے کتاب قابل دید ہے۔ کاغذ عمدہ۔" **شاہکار** لاہور اگست ۳۹ء

"چھ مختلف عنوانات کے ماتحت دیہاتی گیت جمع کئے گئے ہیں۔ اصل کے ساتھ صحیح اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ یہ گیت دیہاتی زندگی کی کیفیات نمایاں کرنے کے لئے نہایت اچھا ذریعہ ہیں، اگر اس قسم کے گیت وغیرہ بہت زیادہ جمع کئے جائیں تو نہ صرف ادبی حیثیت سے بلکہ تمدنی تاریخ کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوں گے۔ نیز اہلِ نظر کے لئے ان میں دلچسپی کا سامان بھی کافی موجود ہے۔ کیونکہ وہ فطرتِ انسانی کو بے نقاب حالت میں پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اعظم صاحب کی یہ دلچسپ کوشش ضرور قابل داد ہے۔ ایک بہت بڑی کمی کو انہوں نے پورا کیا ہے لکھائی چھپائی معمولی۔"

جامعہ دہلی

"یہ کتاب بھی عصمت بک ڈپو دہلی نے شایع کی ہے۔ اس میں جناب اعظم کریوی نے بہت سے وہ گیت اکٹھے کردیئے ہیں جو گائے ہیں مختلف موسموں اور تقریبوں میں گائے جاتے ہیں ساتھ ہی ساتھ ان کا مفہوم بھی دیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ اب تک کوئی مجموعہ اس موضوع پر ہماری زبان میں شائع نہ ہوا تھا حالانکہ (Folk Song) کتابیں ادب کے لئے ضروری ہیں۔" **نگار لکھنؤ**

"دیہاتی گیت" یو پی کے دیہاتوں میں مختلف مواقع اور مختلف اوقات میں گائے جانے والے گیتوں کا مجموعہ ہے اور بلاشبہ جناب ڈاکٹر اعظم کریوی کو ان کے جمع کرنے میں بڑی کاوش سے کام لینا پڑا ہے۔ ابتدا میں حضرت ساغر نظامی کے پیش لفظ کے بعد اعظم صاحب نے تمہید کے طور پر دیہاتی گیتوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے بالکل ٹھیک تحریر فرمایا ہے کہ :-

"دیہاتی گیتوں کو بنانے والے عموماً ان پڑھ اور گنوار عورتیں یا مرد ہوتے جو کچھ اُن کے دل پر گزرتا ہے وہی زبان پر آجاتا ہے۔ مظلوم مصیبت زدہ دیہاتی عورتیں فریاد کرتی ہیں مگر ان کی زبان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہمارے دل پر ان گیتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔"

اس کتاب میں اعظم صاحب نے گیتوں کے بعد سادہ زبان میں ان کا مطلب بھی بیان کیا ہے۔ اس طرح ان گیتوں سے شہر کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی لطف اندوز ہوسکتا ہے۔

اس میں ہر قسم کے گیت ہیں یعنی ساون، چکّی، شادی اور کولھو وغیرہ کے ساتھ گائے جانے والے گیت علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت جمع ہیں بعض گیت بڑے مؤثر ہیں اور اُن کے مطالعہ کے بعد یہ سوچنا پڑتا ہے کہ یہ ان پڑھ اور گنوار دیہاتی اگر جاہل نہ ہوتے تو ان کے خیالات کتنے بلند ہوتے۔

ہمارے خیال میں جو لوگ دیہاتیوں کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔" **ہلال الہ آباد**

وداعِ راشد

رازق الخیری - سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ ۸۰ صفحات علامہ مغفور کے دو فوٹو - کاغذ سفید لکھائی چھپائی موزوں قیمت ۸ر

"وداعِ ظفر" کے مصنف علامہ راشد الخیری
ـم کی کتاب حیات کا آخری باب "وداعِ راشد" کے نام سے مرحوم کے
ـے صاحبزادے مولانا رازق الخیری نے تحریر فرمایا ہے - یہ کتاب
صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں علامہ مرحوم کی آخری علالت حق
وقت دم واپسیں اور تجہیز و تکفین تک کے جملہ حالات اس قدر مفصل
ر مؤثر لکھے ہیں کہ پڑھنے والے کی آنکھوں کے آگے سینما کے فلم کی طرح
ﻬﺮانے لگتے ہیں۔ سُخن نگاری کے بادشاہ کے آخری وقت کی روح
رسا تکلیفیں اور ان کے بے مثل ضبط و صبر کا بیان نہایت رقت انگیز
ہے۔ رازق الخیری صاحب نے اپنے عظیم المرتبت والد کا اچھوتا طرز
تحریر گویا ورثہ میں پایا ہے - بیگم راشد الخیری نے اس جانکاہ صدمے
دجس طرح برداشت کیا وہ ہماری خواتین کے لئے ایک سبق آموز نمونہ ہے:-

"اماں جان! اللہ کس دل گردے کی عورت ہیں۔ اُن کی
راجدھانی لُٹ گئی - اُن کا ۴۵ سال کا رفیق بچھڑ گیا۔
اُن کا سہاگ اُجڑ گیا - دل کے ٹکڑے ہو گئے مگر آنکھوں
میں شکوہ تھا نہ زبان پر آہ - انہیں کپکپاتے ہاتھوں سے
جن پر ابا جان قربان ہوتے تھے ابا جان کا ٹھاٹا باندھا"

علامہ راشد الخیری کے گھرانے کے افراد پر اس وجہ غمناک واقعہ
ـے کیا کیا اثرات مرتب کئے ہ ان سب کا مفصل بیان "وداعِ راشد"
میں مرقوم ہے - مولانا رازق الخیری کا یہ مضمون بہت قابل قدر ہے۔
اُمید ہے کہ وہ وقت بھی جلد آئے گا کہ علامہ مرحوم کی مبسوط سوانح عمری
بھی ان کے قلم سے مکمل کر مقبول ہوگی"

ساقی دہلی

"رازق الخیری علامہ راشد الخیری مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے
ہیں۔ "وداعِ راشد" میں انہوں نے اپنے جلیل القدر باپ کی بیماری
اور موت کے [illegible]

کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں - یہ مختصر سی کتاب خود
مصنف کے الفاظ میں حیاتِ راشد کا آخری باب ہے - رازق صاحب
نے دل کی صاف ستھری اور آسان زبان میں سچے اور پاک جذبات کی
ایک دردناک تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے - چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیے۔
گیارہ بجے ہوں گے . . . . . نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ در کی صورت

صفحات ۵۸، ۶۲، ۶۳ (۲ صفحے)

کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے مصور غم کی زندگی
کے تمام پہلو آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم محض
ایک عظیم الشان مصنف ہی نہیں بلکہ ایک بڑے انسان بھی تھے - یہ کتاب ہر
مسلمان کو پڑھنی چاہیئے" **شاہکار - لاہور**

"مولانا راشد الخیری نے مطبوعات کا ایک ایسا اچھا سلسلہ قائم کیا ہے کہ اسکی
وجہ سے اُردو کے نسوانی لٹریچر میں بڑی وسعت پیدا ہو گئی ہے - وداعِ راشد
اور عصمت کی کہانی دو نوں کتابیں راشد الخیری مرحوم ہی کی خدمات سے متعلق
لکھی گئی ہیں - اور ان کے مصنف مرحوم کے فرزند رازق الخیری ہیں ان کے
پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ راشد الخیری نے اُردو ادب پر کتنا احسان کیا ہے
اور اپنی قوم کے طبقۂ نسواں کی کیسی پُرخلوص خدمات انجام دی ہیں۔

سب رس حیدر آباد دکن

"مصور غم علامہ راشد الخیری کی وفات کے حالات ان کے فرزند اور عصمت
کے ایڈیٹر مولانا رازق الخیری نے کتابی صورت میں شائع کئے ہیں - جو ایک مخلص
اخبار نویس اور ہمدرد بنی نوع انسان (بالخصوص ہمدرد صنف نازک) کے
آخری جذبات اور ارشادات سے لبریز ہے ایک نیک منش انسان اور خادم خلق اللہ
کے آخری لمحات سے قارئین کو نصیحت اور عبرت حاصل ہو سکتی ہے کتاب
مذکور میں مرحوم کی دو تصاویر بھی دی گئی ہیں"

حمایت اسلام لاہور

عصمت کی کہانی

از رازق الخیری - ۹۰ صفحات سائز ۱۸×۲۲ چکنا سفید کاغذ علامہ مرحوم کے دو فوٹو لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸/

"یہ رسالہ عصمت دہلی کی اٹھائیس سالہ زندگی کی کہانی مولانا رازق الخیری کی زبانی ہے۔ آج کل "عصمت" اتنا مشہور اور اتنا مقبول ہے کہ شاید ہی کوئی معقول ہندوستانی گھرانا اس سے محروم ہو لیکن شاید یہ بھی بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ علامہ راشد الخیری مرحوم نے عصمت کو ربع صدی سے زیادہ زندہ رکھنے کے لیے کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں اور اس کی خاطر کتنی دفعہ اپنی محنت کی کمائی کا آخری پیسہ تک اس پر صرف کر دیا۔ ۲۸ سال کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا اور اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ مرحوم کو اس طویل عرصے میں بہت کم سکھ کی گھڑیاں میسر آئیں عصمت کا پہلا پرچہ جون ۰۸ء میں شائع ہوا تھا ۱۶ء سے مولانا رازق الخیری نے کچھ کچھ ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا ۲۳ء میں علامہ مرحوم نے عنانِ ادارت سے ہاتھ کھینچ لیا تھا اور فروری ۳۶ء تک مرحوم کی نگرانی میں عصمت شائع ہوتا رہا۔ اس کے بعد علامہ مرحوم جنت کو سدھارے اور اُن کی یادگار میں عصمت جاری رہا اب بفضلہ سب کامیاب اور پیش پیش ہے۔ اس کی تدریجی ترقی کی مفصل کیفیت "عصمت کی کہانی" میں درج ہے۔"

ساقی دہلی

"رسالہ عصمت دہلی کا مشہور رسالہ ہے جسے ہندوستان کے مشہور انشا پرداز اور صاحب قلم علامہ راشد الخیری نے ۲۸ سال تک چلایا۔ اور اس کے ذریعہ طبقۂ نسواں کی بے نظیر خدمات انجام دیں "عصمت" پر اب ۲۸ سال گزر چکے ہیں جس کی داستان اس رسالے میں دہرائی گئی ہے۔ داستان عصمت کا مطالعہ دلچسپی اور عبرت سے خالی نہیں ہے۔"

زمزم - لاہور

"معاصر عصمت" دہلی کو جاری ہوئے ۲۸ سال گزر گئے ہیں رسالہ مذکور کو زنانہ رسالوں میں جو وقعت اور بلند مرتبہ حاصل ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس کی ۲۸ سالہ حیات اس کے مقبول عام ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ کتاب موسومہ عصمت کی کہانی میں ایک اخبار نویس کی مشکلات خریدار حاصل کرنے کے سلسلہ میں اس کے پُر از مصائب دورے اور اہل دفتر کی سازشوں کے زہرہ گداز حالات پڑھ کر انسان سینکڑوں سبق سیکھ سکتا ہے۔ کتاب مذکور میں عصمت کے بانی مصور غم علامہ راشد الخیری مرحوم کی دو تصاویر بھی دیکھنے کی ہیں لکھائی چھپائی کاغذ سب اچھا ہے۔"

حمایت اسلام لاہور

"یہ کتاب بھی رازق الخیری صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں انہوں نے رسالہ "عصمت" کی ۲۸ سالہ سرگذشت بیان کی ہے۔ یہ داستان بڑی دلچسپ ہے اور اس کے مطالعہ سے اردو صحافت کی آج سے ربع صدی پہلے کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ کاغذ طباعت عمدہ۔

شاہکار - لاہور

"یہ بھی جناب رازق الخیری کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ رسالہ عصمت کیوں کر وجود میں آیا مولانا راشد الخیری مرحوم نے اس کے کامیاب بنانے میں کیسی غیر معمولی محنت و کاوش سے کام لیا اور اس رسالہ کے ذریعہ سے ملک کی کتنی زبردست خدمت انجام دی گئی"۔

نگار لکھنؤ

پڑے کی چھپائی

مولوی اقبال احمد سہروائز صنعت وحرفت ۲۲×۸ کے ۷۱ صفحے
کاغذ لکھائی چھپائی اوسط درجہ کی قیمت ۱۰/

"عصمت بک ڈپو دہلی نے خواتین کی اصلاح و بھلائی کے لئے جو
[…]ع خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے لئے علامہ راشد الخیری مرحوم کا نام ہی
[…]انی ہے کتاب اپنے موضوع میں مکمل اور جامع کتاب ہے۔ اس قسم کی
[…]نعتی کتابوں میں اکثر دھوکہ اور فریب دیا جاتا ہے۔ مگر عصمت بک ڈپو
[…]، یہ کتاب اپنے فن میں نہایت مستند اور مفید کتاب ہے۔" زمزم لاہور

"یہ کتاب ان عورتوں اور لڑکیوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوگی جنہیں
[…]ھریلو دستکاریوں سے شغف ہے اس میں چھپائی کے مختلف طریقے بتائے گئے
ہیں۔ کتاب کے شروع میں کپڑا چھاپنے کے فن پر ایک تاریخی نظر کے عنوان
سے ایک پُر از معلومات مضمون بھی درج ہے۔" شاہکار لاہور

"مصنفہ اقبال احمد صاحب ۷۱ صفحات لکھائی چھپائی معمولی
کپڑا چھاپنے کی صنعت کا حال اور اس کی مختلف ترکیبیں بیان کی گئی ہیں۔
چھاپنے کے طریقے رنگوں کے اقسام وغیرہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا
ہے۔ کتاب ماہرین فن اور مبتدیوں دونوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے
بشرطیکہ بڑے پیمانے پر اس صنعت کو جاری کیا جائے۔"

جامعہ دہلی

"ہندوستان کے سب سے بڑے عورتوں کے کتب خانہ عصمت
بک ڈپو دہلی نے جہاں بے شمار علمی و ادبی کتابیں عورتوں کے لئے
شائع کی ہیں وہاں دستکاری کی بھی متعدد عمدہ کتابیں چھاپی ہیں۔
.... کپڑے کی چھپائی اقبال احمد صاحب کی لکھی ہوئی ہے جو اس فن
کے اکسپرٹ ہیں۔ اس میں ہر قسم کے رنگوں کی تشریح اور طرح طرح کے
کپڑوں کی چھپائی کے طریقے بیان کئے ہیں۔ ہمیں امید ہے یہ کتاب لڑکیوں
اور عورتوں کے لئے بیحد کارآمد اور مالی اعتبار سے بھی مفید
ثابت ہوگی۔"

ساقی دہلی

شہزادی نیلوفر

از محترمہ سرور جہاں رعنا بی۔ اے۔ ۳۰×۲۰/۱۶ کے ۱۲۰ صفحے
تصویریں بھی ہیں۔ قیمت ۸/

"شہزادی نیلوفر بچوں کو بہلانے خوش کرنے اور ان کی معلومات بڑھانے
کی ایک مختصر کتاب ہے۔ جس میں گیارہ کہانیاں نہایت دلچسپ، شگفتہ اور عام
فہم انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ چونکہ خواتین بچوں کی نفسیات سے خوب واقف
ہوتی ہیں۔ اس لئے ایک خاتون کی مرتبہ کتاب اس موضوع میں بچوں کیلئے
بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ بچوں کو سمجھانے
کے لئے بچوں کی زبان اور بچوں کا انداز اختیار کیا گیا ہے گویا ایک بچہ دوسرے
بچے سے باتیں کر رہا ہے کتاب لائق مطالعہ ہے" زمزم لاہور

"اس کتاب میں گیارہ چھوٹی چھوٹی دلچسپ سبق
آموز اور نصیحت خیز کہانیاں بچوں اور بچیوں کے لئے لکھی گئی ہیں۔
ان کہانیوں کی زبان نہایت سلیس اور آسان ہے۔ یہ کہانیاں اس قابل
ہیں کہ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو پڑھائی جائیں بعض کہانیوں میں تصویریں
بھی دی گئی ہیں۔" سب رس حیدرآباد دکن

"یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جس میں بچوں اور بچیوں کے لئے
گیارہ کہانیاں محترمہ سرور رعنا نے لکھی ہیں۔ یہ سب کہانیاں بہت
دلچسپ ہیں اور اس لائق ہیں کہ چھوٹی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں
کو پڑھائی جائیں۔
ضخامت ۱۲۰ صفحات قیمت ۸ آنے۔"

ساقی دہلی

"شہزادی نیلوفر" یہ کتاب عصمت بک ڈپو کی طرف
سے شائع کی گئی ہے۔ اس میں شہزادی نیلوفر" اور دوسری
دس کہانیاں درج ہیں۔ جو محترمہ سرور رعنا کی لکھی ہوئی ہیں۔ تمام
کہانیاں سبق آموز ہیں۔ دلچسپ اور دلنشیں پیرائے میں آسان زبان
میں لکھی گئی ہیں۔ کتاب میں جگہ جگہ دستی تصویریں بھی ہیں۔"

رتن جموں

انشاء سلمیٰ

ا جزادہ ولی احمد خاں صاحب ایم اے ایم ایف ۲۲×۱۸/۸ کے ۶۲ صفحے کاغذ دبیز اوسط درجہ کی لکھائی چھپائی قیمت ۸/

یہ کتاب صاحبزادہ ولی احمد خاں صاحب ایم۔اے۔ایم ایف کی ...ف ہے۔ اچھی اور مفید تصنیف ہے۔ اردو ادب میں خطوط نویسی کی بہت کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں۔ مگر یہ کتاب ان سب کی نسبت زیادہ ہے۔ "انشا سلمیٰ" کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کتاب لڑکیاں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ مصنف کے اسلوب بیان میں ساتھ برجستگی بھی ہے۔ مقدمہ میں خط و کتابت کی تاریخ اور اس کی پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جس نے کتاب کی افادیت میں بہت کچھ کیا ہے۔ طلبا طالبات اور خواتین کو انشا سلمیٰ سے ضرور استفادہ ... کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب"۔ **شاہکار لاہور**

چھوٹا سا رسالہ بچیوں کو خط لکھنا سکھانے کیلئے لکھا گیا ہے۔ شروع میں انشاء پر ایک چھوٹا سا دیباچہ ہے جس میں قدیم و جدید طرز انشا کا موازنہ ... میں کیا گیا ہے۔ پھر خط لکھنے کے مختلف طریقوں کا ذکر ہے۔ مثلاً بڑوں کے لئے کیا القاب آداب استعمال کرنا چاہئیں۔ برابر والوں کو کیا لکھنا ... نام و پتہ کہاں لکھنا چاہئیے۔ کتاب کے دو حصے ہیں حصہ اول میں بزرگوں کے نام نمونے کے طور پر خطوط لکھے ہیں۔ حصہ دوم میں رشتے کی ...لیوں اور سہیلیوں کے نام خطوط کے نمونے ہیں۔ ان خطوط کی زبان ... ان میں روزمرہ کی گھریلو زندگی کا ذکر ہے کہیں دوسروں ... پوچھی گئی ہے اور اپنی بتائی گئی ہے۔ بچیوں کو انشا سکھانے کے لئے یہ ... رہے"۔

ہماری زبان دہلی یکم جولائی

یہ کتاب عورتوں کی خط و کتابت کا نہایت باسلیقہ مہذب اور کارآمد ... اور ہمارے خیال میں شریف خواتین کی اہل خصوصیات کو پیش نظر ... اس سے بہتر کتاب ابتک نہیں لکھی گئی۔ زبان نہایت شستہ ... عبارت دلچسپ اور الفاظ نہایت سہل ہیں۔ شریف خواتین کو ... مطالعہ کرنا چاہئیے"۔

زمزم لاہور

"جناب صاحبزادہ ولی احمد خاں صاحب ایم۔اے نے خط و کتابت سے متعلق یہ مجموعہ مرتب کیا ہے اور دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا ہے۔ خطوں کی زبان بہت صاف و سہل ہے اور تکلفات سے بری۔ آخر میں بعض مشکل الفاظ کے معنے بھی دے دئے ہیں اور ترتیب مدارج کے لحاظ سے القاب و آداب بھی"۔

نگار لکھنؤ

"لڑکیوں کی انشاء پر اب تک متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ "انشاء سلمیٰ" اس فہرست میں تازہ ترین اضافہ ہے۔ اس میں ۸۰ خط بطور نمونہ درج ہیں۔ خطوط عموماً صحیح، سلیس و رواں ہے۔ البتہ بعض محاورات جابجا کھٹکے مثلاً بجائے یاد آنے کے "یاد ہونا" (صفحہ ۲۲ و ۲۱) عبارت میں بھی کہیں کہیں انگریزیت کی جھلک آگئی ہے مثلاً صفحہ ۳۷ پر مکتوب ۴۲ لیکن ایسی مثالیں بس خال خال ہیں۔

شروع میں ایک عنوان ہے "اردو کتابت کی تاریخ" لفظ "کتابت" کا یہ محل استعمال محل نظر ہے۔ کتابت کے بجائے تو "خط و کتابت" ہونا چاہیئے تھا، اور یا "مکاتیب" ان جزئیات سے قطع نظر کرکے، رسالہ خاصہ دلچسپ بھی ہے اور مفید ہے"۔ **صدق دریاباد**

"لڑکیوں کو خط و کتابت سکھانے کے حق میں یہ رسالہ ایک اچھا رہنما ہے، اولاً کتابت اور اردو زبان کی خطوط نویسی پر ایک دلچسپ و مفید نوٹ ہے۔ اس کے بعد خطوط کے مختلف نمونے پیش کئے گئے ہیں آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ اور القاب و آداب کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے مبتدیوں اور خاص کر لڑکیوں کیلئے خطوط نویسی کی ... یہ رسالہ ایک اچھا معلم ثابت ہو سکتا ہے خطوط نویسی کے تمام ابتدائی اصول اور اصطلاحات بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ اس سے ان جزئیات ... [illegible]

[illegible]

لکڑی کا باریک کام

از :- سید رضا احمد صاحب جعفری۔ سائز $\frac{22 \times 18}{8}$ ۵۶ صفحے لکھائی چھپائی اچھی۔ قیمت ۸ ؍

"یہ چھوٹی سی کتاب دستکاری کے شائقین کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کے مرتب مولوی سید رضا احمد صاحب جعفری ہیں اور اسے عصمت بک ڈپو نے شائع کیا ہے۔ جہاں سے عورتوں کے لئے اکثر ایسی ہی مفید اور کارآمد کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

اگرچہ یہ پرانا مقولہ صحیح ہے کہ تجربہ ہی سب کچھ سکھاتا ہے اور ہر علم و فن میں محنت و مشقت کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی تاہم اس قسم کی کتابوں سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان دقتوں اور پریشانیوں سے دوچار ہوئے بغیر جو ہر نئے کام میں لازمی ہیں، مبتدی جلد ترقی حاصل کر سکتا ہے۔

یہ کتاب فریٹ ورک کے متعلق لکھی گئی ہے۔ لکڑی کا نفیس کٹاؤ کے کام سے بے شمار وضع اور قطع کے زیبائشی اور کارآمد اشیا بنائی جا سکتی ہیں۔ تصویروں اور آئینوں کے فریم، گلدان، قلمدان، الماریاں، اسٹیشنری کیس، گڑیوں کے مکان اور دوسرے کھلونے وغیرہ بڑے خوبصورت بن سکتے ہیں۔ اور اس فن میں یہ خوبی ہے کہ اس سے مرد و عورت اور بچہ اور بوڑھا ہر ایک فائدہ یا لطف اٹھا سکتا ہے۔ خاص کر پردہ نشین عورتوں اور لڑکیوں کے لئے یہ نہ صرف ایک دلچسپ مشغلہ اور ورزشی ہنر ہے بلکہ ایک مفید کام اور آمدنی کا ذریعہ بھی ہے۔ سید صاحب نے اس کتاب کو پانچ بابوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد بہت سے ایسے گر معلوم ہوتے ہیں جن سے واقف ہونے کے بعد فریٹ ورک یا لکڑی کے باریک کام میں بڑی سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کتاب میں جگہ جگہ نقشے خاکے اور تصویریں بھی درج ہیں جن کی مدد سے مضامین کے سمجھنے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب مفید ہے اور جن لوگوں کو گھر میں فرصت کے اوقات کا کوئی اور محبوب مشغلہ نہ ملتا ہو وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ ممکن ہے اس کام میں ان کا جی لگ جائے۔"

سب رس حیدرآباد دکن

"مؤلف سید رضا احمد صاحب جعفری۔ یہ کتاب بھی سید صاحب کی پہلی کتاب وصلی کی دستکاری کی طرح نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ اس میں لکڑی کے فریم ڈبے اور مختلف آرائشی اشیا بنانے کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ یہ فن ایک تفریحی مشغلے کے طور پر بھی اختیار کیا جا سکتا ہے اور تجارتی نقطۂ نظر سے بھی مفید ہو سکتا ہے۔ عصمت بک ڈپو دہلی اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کے لئے قابل مبارکباد ہے۔"

ہمایوں لاہور

"یہ کتاب بھی سید رضا احمد صاحب جعفری کی صنعتی تصانیف میں سے ہے۔ جو بقول ان کے ماہرین چوب کے مشوروں اور خود سید صاحب کے ذاتی تجربوں کی بنا پر مرتب کی گئی ہے۔ کتاب مذکور تصاویر سے مزین ہے۔ فریٹ ورک کی مشین اور کثیر التعداد جدید اوزاروں کی تصویریں اور ان کے استعمال کے طریقے کتاب مذکور میں درج ہیں۔ فرنچ پالش تیار کرنے کے طریقے بھی بتلائے گئے ہیں۔ الغرض فریٹ ورک سیکھنے کے متعلق یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ جو حضرات اس مفید صنعت کو سیکھنا چاہیں وہ عصمت بک ڈپو دہلی سے طلب کریں۔"

حمایت اسلام لاہور

"عصمت بکڈپو کی طرف سے لڑکیوں کو دستکاری اور ہنرمندی سکھانے کے لئے کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ لکڑی کے باریک کام میں فریٹ ورک کی دستکاری کے معلومات درج کئے گئے ہیں۔ رسالہ کئی بابوں میں تقسیم ہے۔ پہلے باب میں فریٹ ورک کے فائدے بیان کر کے ضروری اوزاروں لکڑی وغیرہ کے متعلق ہدایتیں درج کی گئی ہیں۔ دوسرے باب میں لکڑی پر خاکہ اتارنے کا طریقہ بتایا ہے۔ پھر خاکہ میں سوراخ کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ اس کے بعد خاکہ کاٹنے وغیرہ کے طریقے ہیں اس رسالہ کی مدد سے محض کم قیمت اوزاروں کی مدد سے لکڑی پر بہترین نقش و نگار بنانے کا ہنر نہایت آسانی سے سکھایا جا سکتا ہے تصویروں اور شکلوں سے شائع واضح کی گئی ہیں۔"

ندیم گیا

وصلی کی دستکاری

مؤلفہ سید رضا احمد صاحب جعفری سائز ۲۲×۱۸ ۵۶ صفحے لکھائی چھپائی اچھی۔ قیمت ۸

"اس کتاب میں وصلی یعنی گتے سے مختلف کھلونے ڈبے اور ضرورت کی چیزیں بنانے کی ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔ یہ دستکاری محض ایک دلچسپ مشغلہ ہی نہیں بلکہ بچوں کے لئے ذہنی ریاضت کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے۔ قابل مؤلف نے جگہ جگہ تصویریں دے کر بہت اچھی طرح سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اُردو میں اس فن پر شاید یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی معمولی سے معمولی بات کا فنی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا جائے تو اس میں کتنی باریکیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

ہمایوں لاہور

"سید رضا احمد صاحب جعفری نے اس مختصر سی تصنیف میں گتے یعنی کارڈ بورڈ کی صنعتوں کے متعلق مفید معلومات جمع کر دی ہیں۔ جو ان کے ذاتی تجربہ پر مبنی ہیں۔ گتے کی مختلف اشیا بنانے کے طریقے عام فہم زبان میں درج ہیں۔ اور جا بجا تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ الغرض سید صاحب نے پوری محنت اور دماغی کاوش سے کام لیا ہے۔ جو حضرات گتے کی دستکاری سیکھنے کے خواہش مند ہوں وہ عصمت بک ڈپو دہلی سے طلب فرما دیں۔"

حمایت اسلام لاہور

"یہ کتاب چار باب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں وصلی یا کارڈ بورڈ کی قسمیں بتائی گئی ہیں اور کارڈ بورڈ کے نمونے (ماڈل) بنانے کیلئے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کی تفصیل دی گئی ہے۔ دوسرے باب میں وصلی کی دست کاری کے اصول اور عام ہدایتیں درج ہیں تیسرے باب میں ابتدائی یا بنیادی شکلیں وضاحت کیساتھ نقشوں کے ذریعہ سمجھائی گئی ہیں اور چوتھا باب چند آسان نمونوں پر مشتمل ہے وصلی یا کارڈ بورڈ کی دستکاری بقول مؤلف بچوں کے لئے بدرجہا اتم مفید اور ساتھ ہی آسان اور ارزاں ہے اس کی کاٹ چھانٹ چھوٹے سے چھوٹے بچے کیلئے بھی ممکن و سہل ہے اگر اس صنعت کو جرمنی اور جاپان کے اسکولوں کی طرح ہندوستانی مدرسوں میں بھی بطور "رینڈل ٹریننگ" داخل کر لیا جائے تو بلاشبہ مفید نتائج مرتب ہوں گے۔"

سب رس حیدرآباد دکن

"عصمت بکڈپو اب تک زیادہ تر عورتوں کے لئے کتابیں شائع کرتا رہا لیکن اب یہ ادارہ دستکاری کے متعلق مفید کتابیں شائع کرنے کی طرف رجوع ہوا ہے اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کی موجودہ بیکاری کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ ہنرمند اور ماہر فن حضرات بجائے اس کے کہ اپنے ہنر اپنے سینوں میں لئے ہوئے دنیا سے گزر جائیں انہیں چاہیئے کہ وہ دوسروں کو اپنا ہنر سکھانے اور بتلانے میں قطعی بخل سے کام نہ لیں تاکہ آنے والی نسلیں دستکاریوں کے ذریعے زندگی کی کشمکش کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائیں ہمیں خوشی ہے کہ اس سلسلے میں جناب رضا احمد صاحب نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جو ہر ماہر دستکار اور ہنرمند کے لئے لائق تقلید ہے۔ وصلی یعنی گتا یا کارڈ بورڈ کی دستکاری بچوں کیلئے خاص طور سے مفید اور ساتھ ہی بہت سستی اور سہل بھی ہے۔ اس کی کاٹ چھانٹ چھوٹے سے چھوٹے بچوں کے لئے ممکن اور آسان ہے اور یہ بہت تھوڑے اوزار اور سستے سامانوں سے ہو سکتی ہے جرمنی اور جاپان میں بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ایسی دستکاریاں سکھائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں جب تک لڑکوں کو بچپن ہی سے اس قسم کی دستکاریاں سکھانے کا انتظام نہ ہوگا اور ابتدائی مدرسوں میں دستکاری کی تعلیم لازمی نہ قرار دی جائیگی اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ ہندوستان کبھی بھی خوش حال ہو سکے گا یا ہندوستان سے بیکاری دور ہوگی بہت بڑی غلطی ہے اس کتاب میں وصلی سے سرائی چکی، غلہ گودام، قلعہ وغیرہ بنانے کی سہولت کیلئے جگہ جگہ تصویریں بھی دی گئی ہیں جن کی وجہ سے بنانے والوں کو اور بھی آسانی ہوگی۔ کتاب کی کتابت طباعت عام ہے کاغذ بھی اچھا ہے۔"

... الہ آباد

"وصلی کی دستکاری" یہ سادہ کارڈ بورڈ کی ہنرمندی سکھانے کیلئے لکھا گیا ہے [illegible] مختلف چیزوں کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچیوں کا سب سے پرانا اور باتصویر رسالہ

بنات

ہندوستان کے مختلف محکمات تعلیم کی طرف سے زنانہ اسکولوں کے لئے سرکاری طور پر منظور ہے۔ ریل کے اسٹیشنوں پر سے بھی خریدا جا سکتا ہے

بنات
(یعنی بچیاں)

بنات

سال بھر کا چندہ صرف ۲؎ اور بذریعہ وی پی صرف ۲؎ غیر ملکوں سے چار شلنگ مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر بالکل مفت ملتا ہے فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۲

تیرھواں ۱۳ سال | جلد ۲۴ نمبر ۲

فہرست مضامین ماہِ دسمبر ۱۹۳۹ء

(باہتمام ابوامین مولوی محمد امان الرحمن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)

۳۹ء کا یہ آخری پرچہ ہے۔ اب انشاء اللہ ۲۰ جنوری ۴۰ء کو سالگرہ نمبر شائع ہوگا۔ اس میں ہم نے آپ کے لئے بہت سی عمدہ عمدہ کہانیاں اور ڈرامے، دلچسپ اخلاقی نظمیں اور گیت، تاریخ، سائنس، جغرافیہ اور حساب پر مفید مضامین، ہنسانے والے قصے، معمے، کارٹون، تصویریں وغیرہ جمع کی ہیں۔ آپ دیکھیں گی کہ نئے سال کی ابتدا ہم کیسے اچھے نمبر سے کریں گے۔

یہ تو ہوا بنات کے متعلق۔ اب آپ بتائیے کہ یہ سال جو دسمبر کی اکتیس ۳۱ تاریخ کو ختم ہو جائے گا آپ نے کیسا گذارا؟ علم اور تمیز میں کتنی ترقی کی؟ ماں باپ اور بڑے بوڑھوں کی خدمت کی یا نہیں؟ دوسروں کے ساتھ کتنی نیکیاں کیں؟ بڑوں کا کہنا مانا؟ پڑھنے لکھنے میں دل لگایا؟ صفائی ستھرائی اور سگھڑاپے کا خیال رکھا؟ چھوٹوں کو مارا تو نہیں؟ سہیلیوں سے لڑائی جھگڑا تو نہیں ہوا؟ سب کو خوش رکھا؟ آپ سے کوئی خفا تو نہیں؟ ——— بس یہی آپ کا امتحان ہے۔ ان سوالوں کو دل سے پوچھئے۔ جواب اچھے ملیں تو آپ پاس ہیں اور سمجھ لیجئے کہ بنات کا مطالعہ بے کار نہیں گیا۔ آپ نے اس سے بہت کچھ سیکھا۔ حمیرا نازلی اور رازقہ بیگم کی تجویز ہے کہ جو بناتی بہنیں امتحان پاس کیا کریں وہ اس کی اطلاع ایڈیٹر بنات کو دے دیا کریں۔ ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ بناتی بہنیں امتحان میں پاس ہونے اور انعامات حاصل کرنے کی ہمیں اطلاع کر دیا کریں ہم خوشی سے مجلس بنات میں چھاپ دیا کریں گے۔

ایڈیٹر

عورت کی حیثیت

از

مصوّرِ غم حضرت علّامہ راشد الخیری رحمتہ اللہ علیہ

یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ ہر شخص کو عام اس سے کہ وہ مرد ہو یا عورت، عمر کے مختلف حصّوں میں مختلف فرض انجام دینے پڑتے ہیں اور اگر سچ پوچھو تو کامیاب زندگی وہ زندگی ہے جو اپنے تمام فرائض کو اچھی طرح ادا کر گئی نہ کہ اس مرد کی زندگی جو دس لاکھ روپیہ چھوڑ کر مرا یا اس عورت کی زندگی جس نے مرتے وقت آٹھ لڑکے اور پانچ بیٹیاں چھوڑیں۔

ہم کو اس وقت یہ دیکھنا ہے کہ زمانہ کی ضرورت اور قانون قدرت نے عورت پر کس کس وقت کیا کیا فرائض مقرر کیے اور ان کی ادائیگی سے غفلت عورت کے واسطے کس حد تک قانونی اخلاقی اور انسانی جرم ہے اور ایسی مجرم عورت سوسائٹی میں کس قدر وقعت رکھتی اور خدا کے ہاں کس سزا کی مستحق ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہم عورت کے اس وقت سے بحث کرتے ہیں جو لڑکپن کہلاتا ہے اور اس وقت کے بھی وہ دن جب ایک لڑکی میں اتنا سمجھنے کی تمیز ہو کہ وہ کیا کر رہی ہے اور اسے کیا کرنا چاہیئے۔

ہم سات برس کی لڑکی کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے اچھے اور بُرے کاموں کو سمجھ سکے۔ یہ اس کا کوارپنہ کا زمانہ اور میکے میں زندگی بسر کرنے کے دن ہیں اور اس وقت اس کو بڑے بڑے تین فرض پورے کرنے ہیں۔ وہ انسان ہے، وہ بیٹی ہے اور وہ بہن ہے۔

سب سے پہلی بحث اس کی انسانیت سے ہے اس لئے کہ وہ انسان ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ انسانیت سے کام کرے۔

انسانیت میں دو باتیں شامل ہیں۔ وہ مخلوق سے اپنے خالق کو پہچانے اور اپنے جیسے انسانوں اور حیوانوں کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرے مسلمان لڑکیوں پر روزمرہ کی عبادت میں نماز سب سے زیادہ ضروری چیز ہے اور جو لڑکی نماز نہیں پڑھتی وہ اپنے بنانے والے کے احسان کو خاک میں ملا رہی ہے اور دنیا والے اس کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ جس نے خدا کی پروا نہ کی وہ انسان کی کیا پروا کرے گی۔

نماز میں خدا کا کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ تمام فائدہ پڑھنے والے کا اپنا ہے۔ اپنے بنانے والے کو جس کے احسانوں سے ہم ہر وقت دبے پڑے ہیں ہر وقت یاد رکھنا انسانیت کی بڑی دلیل ہے نماز دن رات میں پانچ وقت خدا کو یاد کرواتی ہے اور آدمی کا دل خدا کی یاد میں تازہ رہتا ہے کہ وہ خدا جو ہم کو کھانے کو رزق پینے کو پانی اور زندہ رہنے کو ہوا دیتا ہے ہر وقت ہمارے سامنے موجود ہے اور ہمارا فرض ہے کہ دم بھر کو بھی اس سے غافل نہ ہوں نماز پڑھنے والی لڑکیاں ہر وقت چونچال اور بشاش رہتی ہیں دیکھنے والے ان سے خوش اور سننے والے تعریف کرتے ہیں۔

جن لڑکیوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ صبح نو بجے سو کر اٹھیں اور شام کو سویرے ہی سے پڑ کر سو رہیں وہ صرف نماز ہی نہیں قضا کرتیں بلکہ اپنی زندگی کو جانوروں سے بدتر بنا رہی ہیں کیونکہ جانور بھی اپنے مالک کی عزت کرتے ہیں اسی لئے ایک فقیر نے جب بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ شاہ جی تم اچھے ہو یا تمہارا کتا یہ جواب دیا کہ:-

بابا یہ کتا میرا حکم مانتا ہے اگر امیر اور فقیر بھی اپنے مالک کا حکم مانیں تو اس سے اچھے ورنہ یہ کتا دونوں سے اچھا ہے۔

نماز نہ پڑھنے والی لڑکی سب سے پہلے تو آدمیت سے گئی گذری ہوئی کیونکہ وہ ان کاموں کو نہیں کر رہی جو انسان کو کرنے لازم ہیں اور جب انسان ہی نہ رہی تو پھر کچھ بھی ہو کس کام کی؟

انسانیت کے بعد اب وہ بیٹی ہے یعنی ماں باپ نے اس کو بڑی مصیبت اور محنت سے پال پوس کر اتنا بڑا کیا ہے اور اب اس کا فرض ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اُن کی خدمت اور اطاعت کرے۔

اس کو آیندہ زندگی میں جو کچھ کرنا ہے وہ میکے میں حاصل کرے اور جو کچھ بیوی بن کر کرنا ہے وہ بیٹی بن کر سیکھ لے وہ ماں کو گھر کے کاموں سے بالکل بے فکر کر دے باپ کی ضرورتوں کا کھانے پینے کا کپڑے لتے کا پان تمباکو کا خیال رکھے اور اس وقت کو غنیمت سمجھے کیونکہ قدرت نے اس کو ایسا موقعہ دیا ہے کہ وہ اپنے آئندہ فرائض پورے کرنے سیکھ لے ؎

اگست ۱۹۱۲ء

نظم

سالِ تمام کا انعام

باتوں باتوں میں لو یہ سال گیا ؛ قلب میں چھوڑ کر ملال گیا
اب یہ پھر لوٹ کر نہ آئے گا ؛ کوئی اِس کو کہیں نہ پائے گا
ساعتیں گزریں، روز و شب گذرے ؛ آنکھوں آنکھوں میں ماہ سب گذرے
ہر سحر اس کی بڑھ کے شام ہوئی ؛ مُدّتِ سال سب تمام ہوئی
سینکڑوں پھول سینہ چاک ہوئے ؛ کِھل کِھلا کر چمن کی خاک ہوئے
کھو کے دولت بہت فقیر ہوئے ؛ اور صدہا فقیر، امیر ہوئے
کام جس نے کیا صلہ پایا ؛ جو نہ کچھ کر سکا وہ پچھتایا
تم بھی اے پیاری بچیو! فی الفور ؛ اب کرو اپنے اپنے حال پہ غور
تم نے کیسے دیا یہ سال گذار؟ ؛ کام میں، یا کہ بس یونہیں بے کار؟
جس کسی نے کیا ہے اس کو بسر ؛ پڑھنے لکھنے میں، ہے وہ نیک اختر
جس نے رکھا ہے اپنے کام سے کام ؛ اسے حاصل ہوئے بڑے انعام
آؤ اب بھید کی سناؤں تمہیں ؛ کیا وہ انعام ہیں، بتاؤں تمہیں
دیکھو جس نے پڑھا ہے حِلم کے ساتھ ؛ عقل اس کو ملی ہے عِلم کے ساتھ
عقل اپنی جگہ ہے وہ انعام ؛ جس سے چلتے ہیں کل جہان کے کام
عقل سے دولتِ تمیز ملی ؛ لاکھ چیزوں کی ایک چیز ملی
اور تمیز سے ملی جو شے ؛ وہ بڑی نعمتِ الٰہی ہے

تم نے سمجھا؟ وہ شے ہے کیا بیٹی؟
وہ بزرگوں کی ہے دعا" بیٹی؟

اُم زہرہ ہاشمی (بدایونی)

سُورج مُکھی کی کہانی

سُورج مُکھی سمندر کی ایک ننھی پری تھی۔ اس کا رنگ اجلا، شکل پیاری پیاری اور لمبے لمبے سنہرے بال تھے۔ وہ ہمیشہ سبز کاہی رنگ کے کپڑے پہنے رہتی تھی۔

دور سمندر کی تہہ میں سورج مُکھی کا گھر تھا۔ یہ ایک غار تھا جو روشنی سے بھرا رہتا تھا۔ اس غار کی دیواریں گلابی اور سفید سیپیوں کی بنی ہوئی تھیں۔ فرش چمک دار ریت اور چھوٹی چھوٹی سیپیوں کا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ چاندی کے فرش پر موتی بکھرے ہوئے ہیں۔ غار میں مونگے کی قلمیں ایسی معلوم ہوتی تھیں کہ پرستان کے گلابی اور سفید درخت کھڑے ہیں۔

چاروں طرف بڑی خوشنما سیپیاں تھیں بڑی بڑی سیپیاں جن میں دھنک کے ساتوں رنگ جھلکتے تھے سورج مکھی کی کرسیوں کا کام دیتی تھیں۔ ایک بڑی سی سیپی کو سمندر کی موجیں جھکولے دیتی رہتی تھیں۔ یہ سیپی سورج مکھی کی مسہری تھی۔ ایک اور خوبصورت سیپی تھی جس میں سنہری مچھلیاں جتی ہوئی تھیں۔ اس میں سوار ہوکر سورج مکھی سمندر کی سطح پر سیر کرنے نکلتی تھی۔

سیپ کی اس گاڑی میں روزانہ رات کو سورج مکھی سیر کو جاتی تھی۔ لیکن اپنی زندگی بھر سورج مکھی کبھی زمین پر نہیں گئی تھی اور نہ کبھی اس نے سورج دیکھا تھا۔

ایک رات کو سورج مکھی اپنی گاڑی میں سیر کو نکلی۔ سمندر کی ٹھنڈی ہوا جو لگی تو اس کی آنکھ لگ گئی۔ ایک بڑی سی موج اٹھی اور کشتی کو ساحل پر بہالے گئی۔

جب سورج مکھی کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو زمین پر پایا۔ پوچھٹ رہی تھی۔ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اس نے پرندوں کا گانا سُنا پہلی دفعہ درخت، پھول اور تیتریاں دیکھیں پھر اس نے بڑے سارے سورج کو نکلتے دیکھا۔ ننھی پری نے خوش ہوکر کہا " اچھا یہ سورج

ہوگا جس کا ذکر میں سُنا کرتی تھی۔"

اس نے اپنا پیارا پیارا چہرہ سورج کی طرف اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ دن بھر اسے دیکھتی رہی یہاں تک کہ پہاڑوں کے پیچھے سورج جا چھپا۔ اب سورج مُکھی جلدی جلدی اپنی سیپ کی گاڑی کی طرف چلی۔ گاڑی میں سوار ہوتے ہی سنہری مچھلیوں نے سمندر کی تہہ میں اسے اس کے گھر پہونچا دیا۔

دوسرے دن پھر سورج مُکھی سورج کو نکلتا دیکھنے گئی۔ سورج نکلا، آسمان میں چڑھتا گیا، پھر اترتے اترتے پہاڑوں کے پیچھے جا چھپا۔ سورج مُکھی سارے دن اپنا منہ اوپر کئے اسے تکتی رہی۔ بڑے چمک دار سورج کو ننھی پری روزانہ اسی طرح دیکھتی رہی۔ اور اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ خود بھی سورج جیسی ہو جائے۔

ایک دن سورج مُکھی اپنے پیر کنارے کی گرم ریت میں دبائے دیر تک بیٹھی رہی۔ جب وہ اپنی گاڑی میں سوار ہو کر جانے کے ارادے سے اٹھی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کے پاؤں تو جڑیں بن گئے ہیں۔ اس کے خوبصورت کپڑے ہرے ہرے پتوں میں تبدیل ہو گئے اس کے سنہرے بال اور اجلے چہرے کا پھول بن گیا۔

اس طرح ننھی پری کی مراد پوری ہوئی وہ بھی سورج جیسی بن گئی تھی۔ اب وہ سورج مُکھی کا پھول بن گئی تھی۔ وہ پھول ہمیشہ بڑے چمک دار سورج ہی کی طرف تکتا رہتا ہے ؎

شاہد احمد (دہلوی)

سال گرہ نمبر جو بہنیں سال گرہ نمبر میں اپنے گھر کے بچوں کی تصویریں چھپوانی چاہیں وہ صاف روشن تصویریں اور چار روپیہ بلاک بنوانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ۳۰ر دسمبر تک بھیج دیں۔ باقی کاغذ، چھپائی وغیرہ کا خرچ دفتر دے گا۔

جن بہنوں اور بھائیوں نے ابھی تک سالگرہ نمبر کے لئے مضمون، نظم، کارٹون وغیرہ نہیں بھیجے ہوں وہ بھی ۳۰ر دسمبر تک بھیج دیں۔ اس کے بعد کوئی چیز نہ چھپ سکے گی ؎

مینیجر

اردو

ہماری زبان کے بڑے آدمی

(پچھلے مہینے سے پہلے)

شاہ مبارک آبرو۔

امیر خسرو اور ولی دکنی کے بعد سے گھر گھر شاعری کا چرچا ہوا۔ اور ہزاروں شاعروں نے اپنے اپنے جذبات اُردو زبان میں بیان کئے۔ بعضوں نے تو ترقی کرتے کرتے استادی کا رتبہ حاصل کیا۔ اور ان ہی کی وجہ سے زبان نے رواج اور ترقی پائی۔ ان میں شاہ مبارک آبرو مشہور استاد تھے۔ ان کا اصلی نام تو نجم الدین تھا مگر شاعری میں انھوں نے اپنا نام آبرو رکھا جسے تخلص کہتے ہیں۔ اور شاہ مبارک لقب سمجھو۔ یہ شاہ محمد غوث گوالیاری کے خاندان میں سے تھے اور بڈھے اور پرانے شاعر ہونے پر بھی اپنا کلام خانِ آرزو کو دکھا لیتے تھے۔ (خان آرزو اپنے وقت کے بہت بڑے استاد تھے۔ ان کا ذکر آگے آئے گا۔) بے چارے شاہ مبارک ایک آنکھ سے معذور تھے۔ اُن کے زمانہ کے دوسرے شاعر اپنے شعروں میں اکثر آنکھ کا اشارہ کرتے تھے اور ان کا مذاق اُڑاتے تھے۔ ان کا کلام سیدھا سادا اور مزے دار ہے۔ کچھ اس انداز کے محبت بھرے شعر ہوتے ہیں کہ پڑھنے سے دلوں میں جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ نمونے کا ایک شعر سنو:-

عزت ہے جوہری کی۔ جو قیمتی ہو جوہر
ہے آبرو ہمن کو جگ میں سخن ہمارا

شرف الدین مضمون۔

شیخ شرف الدین نام تھا مضمون تخلص کرتے تھے۔ شیخ فریدالدین شکر گنج ایک بڑے بزرگ گذرے ہیں یہ اُن کی اولاد میں سے تھے۔ اسی نسبت اور اعزاز کا ذکر انھوں نے اپنے ایک شعر میں بھی کیا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

کریں کیوں نہ شکر لبوں کو مرید
کہ دادا ہمارا ہے بابا فرید

آگرے کے قریب جاجمو ایک مقام ہے۔ یہ ان کا وطن تھا۔ مگر وہاں سے دلی آگئے تھے۔ پہلے سپاہی تھے مگر دلی کی سلطنت بگڑنے سے درویش ہوکر زینت المساجد میں آبیٹھے۔ اور دنیا سے کنارہ کیا۔ اور شعروشاعری پر قناعت کی۔ نہایت خوش مزاج۔ بااخلاق اور دوستوں کے دوست تھے۔ یہ بھی ہماری اردو شاعری کے استاد ہیں۔ ان کا کلام ہر خاص وعام میں مقبول تھا۔

باوجود استاد ہونے کے بہت احتیاط کرتے تھے۔ حالانکہ بوڑھے تھے مگر خانِ آرزو کو اپنا کلام بغیر دکھائے نہیں پڑھتے تھے۔ نروے نے بے چاروں سے دانتوں کی دولت چھین لی تھی اس لئے خانِ آرزو انھیں شاعر بے دانہ کہا کرتے تھے۔ ان کا اور کوئی شعر ایسا نہیں جو تمہارے مطلب کا ہو۔

شاکر ناجی

سید محمد شاکر نام تھا اور ناجی تخلص سے مشہور تھے۔ دلی وطن تھا۔ یہ اپنے زمانہ کے بڑے شاعروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ اور تمام شاعروں نے انھیں استاد مانا۔

طبیعت نہایت گرم اور مزاج بہت شوخ رکھتے تھے۔ جس سے الجھ جاتے تھے اسے پیچھا چھڑانا مشکل ہوجاتا تھا۔

محمد شاہی دور میں جب کہ نااہلوں کا بہت زور تھا۔ قسمت سے نواب عمدۃ الملک امیر خاں نے انھیں شریف اور سید زادہ سمجھ کر اپنے نعمت خانہ کا داروغہ مقرر کردیا مگر کچھ عرصہ کے بعد نادرشاہ کے حملے نے یہ رہی سہی بات بھی کھودی۔ بے چارے یہ بھی جنگ میں تباہ ہوئے اور بری طرح پسے اسی زمانہ میں انھوں نے ایک نظم لکھی اور جنگ میں ان پر جو کیفیت گذری وہ اس میں لکھی۔

محمد احسن احسن

محمد احسن نام اور احسن تخلص تھا۔ یہ بھی اسی زمانہ کے استاد ہیں۔ ان کا پورا حال کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ فقط اتنا معلوم ہوتا ہے کہ خوش گو شاعر تھے۔

غلام مصطفےٰ خاں یکرنگ

غلام مصطفےٰ خاں نام تھا اور یکرنگ تخلص

کرتے تھے۔ یہ ہماری اردو زبان کے دورِ اوّل میں بڑے خوش فکر اور باکمال شاعر تھے۔ خوب کہتے اور خوب پڑھتے تھے۔ مرزا مظہر جانِ جاناں کی شاعری کا جوانی میں وہ چرچا ہوا کہ یہ بھی اپنا کلام اُن کو دکھانے لگے۔ حالانکہ اُن کا بڑھاپا تھا۔ دیکھا! کیسے نیک لوگ ہوا کرتے تھے۔

ان کی وجہ سے بھی اُردو کا ذوق و شوق خوب پھیلا اور زبان نے ترقی پائی ✤

اس قسط میں اردو شاعروں کا پہلا دور ختم ہوگیا۔ آئندہ قسط میں دوسرے دور کے باکمال شاعروں کا ذکر سننا ✤

مسعود حسن شہاب (دہلوی)

نیک لڑکی

ایک ننھی سی نیک لڑکی ہے ✤ اپنی ماں کی وہ ایک لڑکی ہے
صُبح اُٹھتی ہے منہ اندھیرے سے ✤ کیونکہ سوتی بھی ہے سویرے سے
اُٹھتے ہی لیتی ہے خدا کا نام ✤ جُھک کے کرتی ہے پھر وہ سب کو سلام
غسل کر کے نماز پڑھتی ہے ✤ ترجمہ کا قرآن پڑھتی ہے
پھر اُٹھا کر وہ ننھے ننھے ہاتھ ✤ مانگتی ہے دعا ادب کے ساتھ
مجھ پہ ماں باپ کا رہے سایہ ✤ مجھ کو حاصل سدا ہو اُن کی رضا
بھائی میرے ہمیشہ شاد رہیں ✤ مجھ پہ ان کے کرم زیادہ رہیں
خوب لکھ پڑھ کے میں بنوں لائق ✤ اپنی ہم جولیوں میں ہوں فائق
مذہب و ملک و قوم و ملت کی ✤ آرزو ہے مجھے بھی خدمت کی

کاش میں کوئی ایسا کام کروں
جس سے دنیا میں پیدا نام کروں

ریاض بی اے علیگ
(الٰہ آباد)

ہنسانے والا مضمون

اُلّو کون؟

بوڑھے رکھّا کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ گھر میں وہ اور اس کی بیوی کرموبس دو ہی آدمی تھے۔ دن کے وقت رکھا کھیت میں کام کرنے جاتا تو کرمو گھر میں اکیلی رہ جاتی۔ آخر اس نے دل بہلانے کے لئے مرغیاں پالنی شروع کیں۔ رکھا کا دل مُرغیوں کو دیکھ کر اکثر للچاتا۔ اس نے کئی بار مُرغی کھانے کی خواہش کی۔ مگر بیوی نے منظور نہ کیا۔ آخر ایک روز اس نے چالاکی سے کام لینے کا ارادہ کیا۔ رات کو بیوی کے سامنے اُلّو کی بے حد تعریف کی اور کہنے لگا کہ میری صلاح ہے ہم ایک اُلّو پالیں۔ بیوی نے کہا پال تو لیں مگر اُلّو آئے گا کہاں سے؟

رکھّا:۔ تم اس کی فکر نہ کرو۔ آج میں نے بڑ کے درخت کی کھوکھ میں ایک اُلّو دیکھا ہے۔ تمہیں کیا بتاؤں کتنا پیارا معلوم ہوتا ہے۔

کرمو:۔ مگر کہتے ہیں کہ اُلّو بڑا منحوس ہوتا ہے۔

رکھّا:۔ بالکل فضول بات ہے۔ وہ تو بڑا عبادت گزار پرندہ ہے۔ ہر وقت خدا کے ذکر میں لگا رہتا ہے۔

کرمو:۔ تب تو تم ضرور اُلّو کو لے آؤ۔ ہم اُس کو پالیں گے۔

رکھّا:۔ ہاں لے آؤں گا۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ ابھی کمزور بہت ہے پہلے اسے کچھ کھلا پلا کر طاقتور کر لیں تو پھر گھر لے آئیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کمزوری کی حالت میں لانے سے وہ اداس ہو کر جان ہی کھو دے۔

کرمو:۔ پھر اسے کیا کھلانا چاہئے؟

رکھّا:۔ کہتے ہیں کہ مُرغی کا چوزہ بڑی طاقت ور چیز ہے۔

کرمو:۔ تو پھر کیا ہوا؟ کھلا دیں گے تم صبح اٹھ کر ایک چوزہ ذبح کر دینا۔ میں پکا دوں گی۔

کرمو ایک تو تھی ہی بے وقوف دوسرے رکھا نے چلی چال، چنانچہ پھانسہ میں آگئی صبح اٹھتے ہی چوزہ پکا کر رکھا کے کہنے کے مطابق درخت کی کھوکھ میں رکھ آئی۔ ادھر رکھا کھیت کے بہانے گھر سے نکل کر کوکھ میں بیٹھ گیا۔ کرمو نے چوزہ ڈالا۔ اس نے ہاتھوں ہاتھ لے کر کھالیا۔ دوسرے روز پھر کرمو کو بہلا پھسلا کر دوسرا چوزہ پکوایا تیسرے روز تیسرا۔ چوتھے روز چوتھا۔ غرض کہ چوزوں کے بعد مرغیوں کی باری آئی۔ اب تو کرمو گھبرائی۔ پر اُلّو کے شوق نے غلبہ پالیا اور وہ خاموش رہی۔ یہاں تک کہ تمام مرغیاں ختم ہوگئیں۔ جس روز آخری مرغی ڈالنے گئی تو نہ رہ سکی اور کوکھ کے اندر جھانک ہی لیا۔ خاوند کو اندر بیٹھے اور مرغی کھاتے دیکھ کر آگ ہی تو لگ گئی!! "اوہو یہ چالاکی! خود اُلّو بن کر مجھے بھی اُلّو بنایا۔ تبھی تو اتنی تاکید تھی کہ اندر نہ جھانکنا۔ ورنہ اُلّو ڈر کر بھاگ جائے گا۔ اتنی دغا بازی! یہ فریب! یہ مکّاری! میں تو ایسے آدمی کے ساتھ اب ایک گھڑی بھی نہ رہوں گی۔ ہائے میری مُرغیاں!"

چنانچہ غصّے میں بکتی جھکتی گھر پہونچی اپنا سامان جمع کر کے ایک ٹوکرے میں رکّھا۔ اور اسے اٹھا کر بھائی کے ہاں جانے لگی۔ ٹوکرا بھاری تھا اٹھ نہ سکا تو ہمسائی کے ہاں گئی تاکہ وہ آکر ٹوکرا اٹھوادے۔ اتنے میں رکھا بھی گھر آگیا۔ ٹوکرے اور سامان کو دیکھ کر فوراً معاملہ سمجھ گیا۔ جلدی جلدی ٹوکرے میں سے چیزیں نکال کر چھپا دیں۔ اور خود ٹوکرے کے اندر بیٹھ کر ڈھکنا بند کر لیا۔ کرمو آئی اور ٹوکرا اٹھا کر چلدی۔ بھائی کے ہاں جاکر ٹوکرا کھولا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب اُس نے ٹوکرے کے اندر رکھا کو بیٹھے دیکھا۔

"تم نے یہاں بھی میرا پیچھا نہ چھوڑا؟" کرمو نے انتہائی غصّے سے کہا۔

"اچھا ہوں یا بُرا میں تمہارا خاوند ہوں۔ تم مجھے چھوڑ آئی تھیں۔ پر میں ساتھ ہی چلا آیا"۔ رکّھا نے ٹوکرے میں سے نکلتے ہوئے جواب دیا۔

کرمو:۔ مگر اب تم مجھے اُلّو بنا کر مرغیاں نہ کھا سکوگے۔

رکھا:۔ (مسکراتے ہوئے) تو نہ سہی۔ اب میں توبہ کرتا ہوں کہ اب نہ کبھی اُلّو بنوں گا نہ تمہیں اُلّو بناؤنگا۔ آؤ اب گھر چلیں ٭

رئیس۔ (امرتسرا)

جغرافیہ

ہندوستان اور برما کی ریلیں

شکل ۱
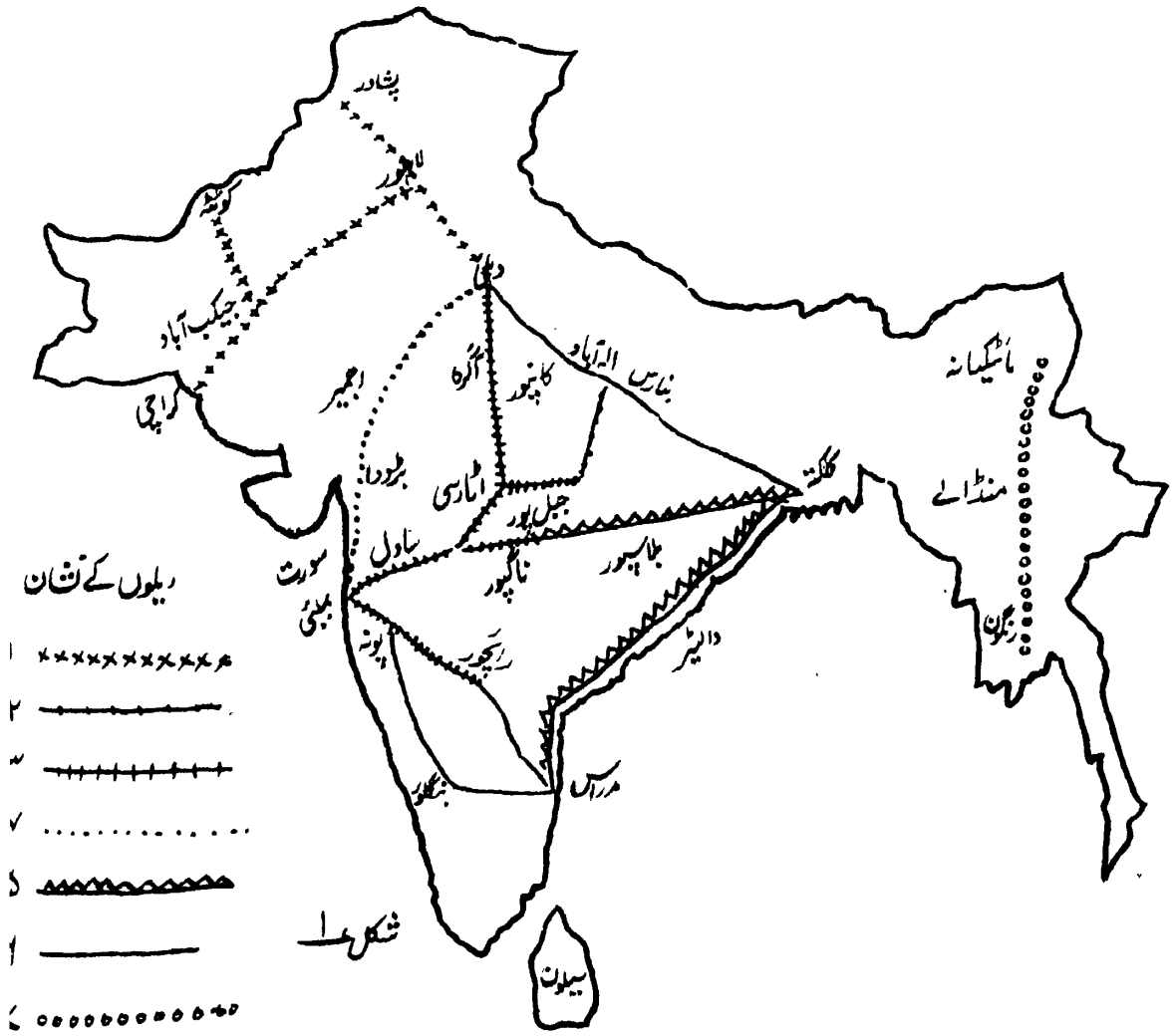
ہندوستان میں تقریباً پچاس ہزار میل ریلیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور ہر سال ایک ہزار میل کی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ نیچے لکھی ہوئی خاص خاص ریلوں کے راستے اوپر کے نقشے سے اچھی طرح سمجھ میں آجائیں گے۔

(۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے (N. W. Rly) یہ ۴۰۰۰ میل لمبی ہے۔

پہلی لائن لاہور سے کراچی اور جیکب آباد سے کوئٹہ جاتی ہے۔

دوسری لائن دہلی سے لاہور ہوتی ہوئی پشاور جاتی ہے۔

(۲) ایسٹ انڈین ریلوے (E. I. Rly) یہ ۲۳۰۰ میل لمبی ہے۔

پہلی لائن کلکتہ سے بنارس۔ الہ آباد۔ کانپور ہوتی ہوئی دہلی جاتی ہے۔

دوسری لائن کلکتہ سے الہ آباد ہوتی ہوئی جبل پور جاتی ہے۔

(۳) گریٹ انڈین پینن‌شلا ریلوے (G. I. P. Rly) یہ ۲۸۰۰ میل لمبی ہے۔

پہلی لائن دہلی سے آگرہ۔ اٹارسی بھوساول ہوتی ہوئی بمبئی جاتی ہے اور پھر پونہ ہوتی ہوئی رائچور جاتی ہے۔

دوسری لائن بمبئی سے بھوساول ہوتی ہوئی ناگپور اور جبل پور جاتی ہے۔

(۴) بمبئی بروڈا اور سینٹرل انڈیا ریلوے۔ (B. B. & C. I. Rly) یہ ۲۸۰۰ میل لمبی ہے۔

بڑی لائن بمبئی سے سورت رتلام ہوتی ہوئی دہلی آتی ہے چھوٹی لائن احمد آباد سے اجمیر ہوتی ہوئی دہلی آتی ہے۔

(۵) بنگال ناگپور ریلوے (B. N. Rly) یہ ۱۷۰۰ میل لمبی ہے۔

پہلی لائن کلکتہ سے بلاسپور ہوتی ہوئی ناگپور جاتی ہے۔

دوسری لائن کلکتہ سے والٹیر ہوتی ہوئی مدراس جاتی ہے۔

(۶) مدراس اور سدرن مرا‌ٹھا ریلوے (M. & S. M. Rly) یہ ۱۶۰۰ میل لمبی ہے۔

پہلی لائن پونہ سے بنگلور ہوتی ہوئی مدراس جاتی ہے۔

دوسری لائن رائچور سے مدراس جاتی ہے۔

(۷) برما ریلوے۔ یہ ۱۲۰۰ میل لمبی ہے۔

رنگون سے ارا ودی کی وادی ہوتی ہوئی مائٹکیانہ تک جاتی ہے۔

ایچ۔ ای۔ ظفر (بمبئی)

دلچسپ حساب

خالہ رضیہ اپنی تین بھانجیوں کے لئے چند پنسلیں لائیں اور انھیں میز پر رکھ کر خود کسی کام کو چلی گئیں۔ ان کی غیر حاضری میں بڑی بھانجی آئی اور ان کو تین حصّوں میں برابر برابر تقسیم کیا جس میں ایک پنسل زائد نکلی۔ چنانچہ اس نے دو حصّوں کو تو ملا کر وہیں رکھ دیا اور اپنا حصّہ اور وہ بچی ہوئی پنسل لے کر چلتی بنی۔ اب منجھلی بھانجی آئی۔ اس نے بھی ان کو تین حصّوں میں برابر تقسیم کیا تو اب کے بھی ایک پنسل بچی۔ اس نے بھی باقی دو حصّوں کو ملا کر رکھ دیا اور اپنا حصّہ اور بچی ہوئی پنسل لے کر چلی گئی۔ جب تیسری بھانجی آئی تو اس نے پھر انھیں تین حصّوں میں تقسیم کیا۔ حسب سابق اب کے بھی ایک پنسل بچی۔ اس نے بھی دو حصّوں کو تو ملا کر رکھ دیا، اپنا حصّہ اور بچی ہوئی پنسل خود لے کر چلی گئی۔ خالہ رضیہ آئیں اور ان بچی ہوئی پنسلوں کو تین حصّوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا تو کوئی زیادہ پنسل نہ بچی۔ بتاؤ خالہ رضیہ کل کتنی پنسلیں لائی تھیں؟

یہ سوال اپنے بھائیوں بہنوں اور سہیلیوں سے پوچھو۔ کوئی نہ بتا سکے تو تم خود بتا دو کہ کل ۲۵ تھیں اور انھیں یہ حساب اس طرح سمجھاؤ کہ ۲۵ ہونے کی وجہ سے جب بڑی بھانجی نے تین حصّوں میں تقسیم کیا تو فی کس آٹھ آٹھ پنسلیں آنے کے بعد ایک بچ رہی تھی جو اس نے اپنے حصّے کے ساتھ لے لی۔ ۲۵ میں سے ۹ نکل جانے کے بعد ۱۶ رہ گئیں۔ اب دوسری بھانجی نے تقسیم کیں تو فی کس پانچ پانچ آئیں پھر ایک بچ رہی جسے سابق اس نے بھی اپنے حصّہ کے ساتھ بچی ہوئی پنسل اٹھا لی تو ۶ پنسلیں جانے کے بعد دس رہیں۔ چھوٹی بھانجی ان دس پنسلوں کو تقسیم کرنے لگی تو فی کس تین ہر ایک کے حصّے میں آنے کے بعد پھر ایک بچ رہی جس کو اس نے اپنے حصّے کے ساتھ اٹھا لیا۔ یعنی دس میں سے چار جانے کے بعد ۶ رہ گئیں جس کو خالہ رضیہ نے تین حصّوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا تو فی کس دو دو پنسلیں پڑیں۔ اور باقی کچھ نہیں بچا:

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم (مدراس)

مطالعہ

زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی ذات پر غور و خوض کرے اور جو عیوب اپنے اندر نظر آئیں اُن کے دور کرنے کی کوشش کرے۔ یہ بات دو طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اوّل سوسائٹی سے جس میں انسان کو اپنے سے زیادہ لائق و شائستہ لوگوں کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ مگر عمدہ سوسائٹی سب آدمیوں کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے عام لوگ بُری خصلت انسانوں کی سوسائٹی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ ان کی بُری خصلتوں کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ آج کل اچھی سوسائٹی کا ہاتھ آنا نہایت دشوار ہے۔ خاص کر مستورات کے لئے جن کی ملاقات کا دائرہ نہایت ہی محدود ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا تمام وقت خانگی جھگڑوں یا ادنیٰ درجے کی عورتوں کے ساتھ غیبت اور فضول باتوں میں تمام ہوتا ہے۔ دوم کتابوں سے زندگی خوشگوار بنانے اور اپنی جنس کو فائدہ پہونچانے میں اگر کوئی شے مددگار ہو سکتی ہے تو وہ کتابیں ہی ہیں۔ عمدہ سوسائٹی نہ ملنے سے جو کمی رہ جاتی ہے اس کی تلافی اگر کچھ ہو سکتی ہے تو انھیں سے۔ اگر ہم چاہیں تو ان سے بہت کچھ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہوش مندی۔ راست بازی۔ انسانی ہمدردی۔ حُب الوطنی۔ خداشناسی تیمارداری۔ بیماری اور مصیبت کی حالت میں صبر و استقلال عیش و عشرت میں اعتدال۔ کاروبار میں حسن انتظام۔ وسیع معلومات۔ زبان دانی وغیرہ وغیرہ۔ یہی وہ ذریعے ہیں جن سے ہم گھبراہٹ اور تردد و پریشانی کے وقت اپنا دل بہلاتے ہیں۔ کہاں ملیں گے ایسے ناصح۔ قصہ گو اور بذلہ سنج۔ کہ جب ہم چاہیں بلا اجرت ہمیں دلکش قصے سنائیں۔ جب ہمیں افسردہ دیکھیں تو دلچسپ لطیفے کہیں۔ جب ہم برا راستہ اختیار کر رہے ہوں تو وہ سیدھا راستہ بتائیں۔ پریشانی کے وقت جب ہم کسی مشفق کو نہ پائیں۔ تو بے تکلف یہ شعر پڑھ کر مطمئن ہو سکتے ہیں ؎

ہے کتب خانہ مرا میرے لئے باغِ ارم
ہے کتب خانہ مرا میرے لئے بزمِ سرور

جب ہم اپنے مخلص دوستوں کے کاشانے یعنی کتابوں سے سجی ہوئی الماری کو کھولتے ہیں اور ان عزیز اور وفادار دوستوں کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو روشن کرتے ہیں۔ تو کچھ دیر کے لئے تردّد اور پریشانی کو فراموش کر دیتے ہیں۔

کتابیں ہی وہ ذریعہ ہیں جن سے ہم صدیوں پہلے کے واقعات کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔ بلند پایہ اسلاف کے زبان و قلم سے نکلے ہوئے الفاظ کو اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ ان کی گراں قدر نصیحت کے موتیوں کو پرو کر مالا بنا سکتے ہیں۔ اور اسے بے تکلف اپنے گلے میں ڈال سکتے ہیں۔ غرض یہی وہ شے ہے جس کے برابر نہ کوئی دوست ہے نہ شفیق۔ پس اے میری بناتی بہنو! اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری عقلی قوتیں تازہ ہوں۔ تمہارے تجربوں کا دائرہ وسیع ہو۔ تمہاری معلومات ترقی کریں۔ تمہاری طبیعت میں انشا پردازی کا مذاق پیدا ہو۔ تمہارے دل میں شگفتگی کی لہریں پیدا ہوں۔ اور تمہارے قالب میں زندہ دلی اور خوشی کی روح نمایاں ہو۔ اگر تمہاری تمنّا ہے کہ اپنے عیبوں کو دور کرو۔ اور اپنی عادتوں کو شائستہ اور شریفانہ بناؤ۔ اگر تمہیں پاکیزہ سوسائٹی نصیب نہیں ہو سکتی اور چاہتی ہو کہ اس کمی کو پورا کرو۔ اگر تم اخلاق کی روشنی سے اپنے دل کو منوّر کرنا پسند کرتی ہو۔ اگر تمہیں اس بات کی جستجو ہے کہ سچے غمخواروں اور وفادار دوستوں کا فیضِ صحبت حاصل کرو۔ اور ان کی لطیف ہدایتوں سے اپنے جذبات اور خیالات کو راہ راست پر لاؤ۔ تو کتابوں کا مطالعہ کیا کرو۔

سیّد محمد عبّاس (سوسرا)

نظم

جھنڈا اور پردہ

شہر بغداد کی حکایت ہے ॰ ایک راوی[1] سے یوں روایت ہے
جھنڈے اور پردے میں لڑائی ہوئی ॰ باتوں باتوں میں خودستائی[2] ہوئی
جھنڈا اس طرح بولا پردے سے ॰ "تجھ میں خوبی نہیں کوئی پردے!
میں ہمیشہ سفر میں رہتا ہوں ॰ مشکلیں ہر قدم پہ سہتا ہوں
نہیں تکلیف کی خبر تجھ کو ॰ پیش آیا نہیں سفر تجھ کو
تو ندیموں[3] میں شہ کے شامل ہے ॰ قربت[4] شاہ تجھ کو حاصل ہے"
اس کو پردے نے یوں جواب دیا ॰ "جو کہا تو نے میں نے مان لیا
پر یہ روشن[5] ہے اک زمانے پر ॰ سر میں رکھتا ہوں آستانے[6] پر
تیری مانند، پر غرور[7] نہیں ॰ نشۂ سرکشی میں چور نہیں

جو زمانے میں سر اٹھاتا ہے
وہ کیے کی سزا بھی پاتا ہے

کوکب شادانی (نگینوی)

مطلب:- [1] قصہ بیان کرنے والا [2] اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا [3] مصاحبوں [4] پاس رہنا [5] ظاہر [6] دہلیز [7] گھمنڈ کرنے والا [8] گھمنڈ۔

ایک حرفی کہانی

میم کی موج

مظفر منزل میں اس وقت منور، محمودہ، محبوبہ سب میز کے گرد بیٹھے ہیں۔ چائے پی رہے ہیں۔ مہاوٹ پڑ رہی ہے۔ دسمبر کا مہینہ ہے۔ محمودہ اور محبوبہ منور سے مذاق کرتی جا رہی ہیں۔

مظفر علی مراد آباد میں منصف تھے۔ اُن کی دو لڑکیاں تھیں محمودہ اور محبوبہ اور ایک لڑکا منور علی۔ منور کی منگنی مظفر پور کے مجسٹریٹ مظہر علی کی لڑکی منیر مظہر سے ہوگئی تھی۔ اب شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ منور کی دولہن کے لئے مخمل کا سوٹ بنوایا گیا تھا۔ اور پشمینے کی شال کلابتون کے کام کی۔ زیوروں میں موتیوں کے دست بند۔ موتیوں کا ہار اور کان میں مگر دیکھنے کے لائق تھے۔

ماشاء اللہ آج مظہر منزل میں دھوم دھام ہے۔ معلوم ہوتا ہے مراد آباد سے برات آگئی ہے۔ رات کے نو بجے برات مظہر منزل پہونچی۔ مظفر علی اور سب براتیوں کو منیر کے ماموں مشتاق علی نے موٹر سے اتار کر ڈرائنگ روم میں بٹھایا تھوڑی دیر بعد مولوی نے منیر مظہر اور منور علی کا نکاح پڑھایا۔

نکاح کے بعد منیر مظہر کی ممانی مسز مشتاق مشرف نے منیر کو دلہن بنایا۔ مخمل کا سوٹ پہنایا۔ موتیوں کا زیور پہنایا مسی لگائی۔ مہندی لگائی۔ موتیا کا عطر لگایا پھر دستر خوان چنا گیا۔ کھانے میں مرغ کا سالن مور کا قورمہ مچھلی کے کباب۔ میدے کی شیرمال متنجن مزعفر اور مٹھائیاں تھیں۔ کھانے کے بعد منور علی اندر بلائے گئے اور مخملی مسند پر بٹھا کر منیر مظہر کی منجھلی بہن متین مظہر نے منور علی کو مقیش کا ہار پہنایا۔ پھر منیر مظہر کو لا کر اسی مسند پر بٹھایا۔ آرسی مصحف ہوا منور علی کو سلامی میں مظہر علی نے موٹر دی۔ منیر مظہر کو رخصت کر کے منور علی اور براتی مظفر منزل لائے۔ منیر مظہر مظفر علی نے منہ دکھائی میں مشین دی۔ منور علی منیر مظہر کو پا کر بہت خوش ہوئے کیونکہ منیر مظہر علاوہ سلیقہ مند اور مہذب ہونے کے میٹرک پاس بھی تھی منور علی منیر کو ماہ مارچ میں مسوری لے گئے۔ شادی کی خوشی میں اپنے دوستوں کو دعوت دی۔ کیونکہ منور علی مسوری میں ماسٹر تھے۔

آنسہ طاہرہ محمود (رام نگر)

نیوزی لینڈ کی کہانی

کاہو

بہت زمانہ کا ذکر ہے۔ نیوزی لینڈ میں ایک مچھیرا رہتا تھا اس کا نام کاہو تھا۔ دیہات میں رہنے کی وجہ سے وہ نہایت سادہ زندگی گذارتا تھا۔ مگر اس کا دل ہمیشہ سفر کرنے اور دور دراز کے ملکوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے بے چین رہتا تھا۔ اس کی آرزو تھی کہ وہ سفر کرتا کرتا دور شمال کی طرف جائے اور سمندر اور آسمان کو ملتا دیکھے ؎

آخرکار اس نے سفر کرنے کی ٹھان لی اور چل پڑا۔ چلا چل چلا چل کئی کوس نکل گیا۔ دن کو سفر کرتا اور رات کو کہیں پیڑ کے نیچے آرام کرتا۔ اسی طرح چلتے چلتے وہ سمندر کے کنارے جا پہونچا۔ مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے وہ تھک کر چور ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ آرام کرنے کی غرض سے ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔ اور ساحل کے حسین منظر کا لطف اٹھانے لگا۔ سمندر کے کنارے ریت کے ذروں کی چمک دمک نے اس کی آنکھیں چندھیا دیں۔ تھوڑی دیر میں اس کی حیرانی کی کچھ انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ جنھیں وہ ریت کے ذرے سمجھ رہا ہے حقیقت میں وہ بے شمار مچھلیاں ہیں جو دھوپ میں چمک رہی ہیں ؎

"معلوم ہوتا ہے یہ کام اُن لوگوں کا ہے جو یہیں کہیں قریب رہتے ہوں گے۔" اس نے سوچا۔ مگر وہ اور بھی حیران ہوا جب اس نے ریت پر ننھے ننھے پاؤں کے بے شمار نشانات دیکھے ؎

"ارے یہ نشانات تو بہت چھوٹے ہیں۔ آدمی کے تو معلوم نہیں ہوتے۔ معلوم ہوتا ہے یہاں پریاں رات کو سیر کرنے اور مچھلیاں پکڑنے آتی ہیں۔" وہ آپ ہی آپ بولا ؎

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد کاہو اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔ اس کا منہ شمال کی طرف تھا اور دل میں دور دراز بسنے والے ملکوں کے دیکھنے کی تمنا۔ مگر تمام راستہ ایک خیال اس کے دماغ پر قبضہ کئے رہا۔ پریاں جب

رات کو سمندر کے ساحل پر سیر کرتی ہوں گی تو کیسا دلچسپ نظارہ ہوتا ہوگا۔ ان پریوں کا خیال ایسا بندھا کہ اس کا دل چاہنے لگا کہ وہ ایک رات ٹھہر کر ان کا تماشا دیکھے۔ چنانچہ وہ واپس لوٹا اور چاند نکلنے تک اسی چٹان تک جا پہونچا۔ اور پریوں کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

چاند کی حسین کرنیں ریت پر ناچتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ ابھی وہ اس منظر سے لطف اٹھا رہا تھا کہ تمام کا تمام ساحل ناچتی ہوئی خوبصورت پریوں سے بھر گیا۔ وہ سب نہایت حسین تھیں جیسے چاند کی کرنیں۔ اور ان کے بال اتنے لمبے تھے کہ ریت پر گھسٹ رہے تھے۔ مگر ان کا قد دیکھ کر اس کو بہت حیرانی ہوئی۔ کیونکہ ان میں سے بعض کا قد تو اس کے برابر تھا۔ حالانکہ اس نے پریوں کی کہانیوں میں سنا تھا کہ پریاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔

وہ مچھلیوں کا شکار کھیلنے آئی تھیں۔ اور ایک دوسری سے اپنی سُریلی آوازمیں چلا چلا کر کہہ رہی تھیں "اری بہن دیکھ یہ رہا جال۔ کہاں بھاگی جا رہی ہو بوا تم" وغیرہ۔ اس کے بعد کچھ پریاں پانی میں اتر کر کشتی میں جا بیٹھیں۔ جو ساحل سے کچھ فاصلہ پر تھی۔ تھوڑی دیر بعد کچھ اور پریاں پانی میں اتریں اور دوسری کشتی میں جا بیٹھیں جس میں مچھلیاں پکڑنے کا جال رکھا تھا۔ کاہو اس جال کو دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ کیونکہ وہ تو نیزوں سے مچھلیاں مارا کرتا تھا۔ پریوں نے جال سمندر میں ڈالا اور سریلی آوازیں گانے لگیں۔

"اب ہم سمندر میں اپنا جال ڈالتے ہیں
اور جب اس کو نکالیں گے تو اس میں
بہت سی مچھلیاں ہوں گی"

تمام فضا ان کے سریلے راگ سے گونج رہی تھی۔ اس دوران میں کبھی کبھی ان کے قہقہے بھی بلند ہو جاتے تھے۔

کاہو اس منظر کو دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ اس کے دل میں بھی اک آرزو پیدا ہوئی۔ کیوں نہ وہ بھی ان میں گھل مل جائے؟ اس خیال کے آتے ہی وہ چٹان سے اترا اور چپکے سے ان میں جا ملا۔ چونکہ کاہو بھی خوبصورت آدمی تھا۔ اور اس کا جسم پریوں کی مانند گورا چٹا تھا اس لئے وہ اس کو پہچان نہ سکیں۔ چاندنی بھی دھندلی دھندلی تھی اور وہ اپنے

کھیل میں اس قدر کھوئی ہوئی تھیں کہ اُن کو یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ ایک آدم زاد اُن میں گھس آیا ہے ؛

دونوں کشتیوں میں پریاں جال کے دونوں کونے پکڑے ہوئے کشتی کو ساحل کی طرف کھینچتی ہوئی بڑھیں۔ اور جو ان میں بڑی تھی وہ اوروں سے کہنے لگی " دیکھنا ذرا تم اس کنارے پر ہو جاؤ۔ کہیں جال چٹان کے کھردرے کونے میں نہ الجھ جائے ۔ ورنہ تمام کھیل بگڑ جائے گا "؛

کوئی چھ سات پریاں فوراً دوڑ کر اس کونے کے قریب کھڑی ہوگئیں اور دیکھتی رہیں کہ جال اس سے نہ الجھنے پائے ۔ ان کے علاوہ باقی سب پریاں جال کو کھینچنے میں مشغول تھیں۔ کیونکہ مشکل کام یہی تھا۔ اور کاہو بھی ان میں شامل تھا۔

جب یہ ساحل کے قریب ہوئے تو ایک لہر نے زور سے مچھلیوں کو ریت پر پھینکا۔ اور لہر واپس سمندر میں لوٹ گئی۔ وہ بچاری مچھلیاں وہیں پڑی رہیں۔ اور اس طرح چمکنے لگیں گویا چاند کی کرنیں چاند سے علیحدہ ہوکر گر پڑی ہیں۔

تمام رات اسی کھیل میں گذر گئی۔ جب صبح کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو تمام مچھلیاں ریت پر پڑی ہوئی تھیں۔ مگر اب پریوں کے چلنے کا وقت آچکا تھا۔ کیونکہ پریاں پسند نہیں کرتیں کہ کوئی ان کو دیکھ لے۔ اس لئے وہ اندھیرے منہ ہی غائب ہو جاتی ہیں ۔ چنانچہ سب کی سب جلدی جلدی مچھلیوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے لگیں۔

کاہو نے مچھلی کا شکار اس طرح جال سے کاہے کو دیکھا تھا؟ وہ چاہتا تھا کہ کچھ بولے مگر پریوں کی موجودگی کی وجہ سے اس کی ہمت نہ پڑی اور وہ خاموشی سے دیکھتا رہا۔ جمع کر چکنے کے بعد پریوں نے مچھلیوں کو ٹوکرے میں نہ بھرا جس طرح کہ عام مچھیرے کیا کرتے ہیں بلکہ گھاس کی بنی ہوئی ایک رسّی تانی اور اس میں مچھلیاں لٹکانے اور یہ گیت گانے لگیں۔

جلدی جلدی کریں بہنیں ۔
یہ کام ختم کرنا ہے ہمیں
جانا ہے ہمیں جانا ہے ہمیں
سورج کے نکلنے سے پہلے

کاہو بھی ان سب کی طرح مچھلیوں کو رسی میں لٹکانے لگا۔ مگر اسے شرارت جو سوجھی تو ان سب کو گرا دیا۔ جوں ہی مچھلیاں گریں سب نے اک زور کا ٹھٹھا لگایا۔ اور کچھ پریاں جو رحم دل معلوم ہوتی تھیں اس کی مدد کرنے دوڑیں۔ ایک نے رسی کے کونے میں گرہ لگا دی۔ تاکہ اگر رسی نیچی ہو جائے تو گرہ سے مچھلیاں رُک جائیں۔ مگر جوں ہی وہ پری گرہ لگا کر مڑی کاہو نے گرہ کھول دی اور مچھلیاں زمین پر آ رہیں۔

"ارے بے وقوف!" پریاں چلائیں۔ اور کچھ اس کی مدد کو پھر آ پہونچیں۔ مگر کاہو شرارتاً بار بار مچھلیوں کو گراتا رہا۔ اور وہ بیچاریاں اس کی مدد کرتی رہیں۔ آخر کار ایک پری نے مضبوط گرہ لگائی تاکہ کھلنے نہ پائے اور کھڑی دیکھتی رہی۔

اس کھیل میں کاہو نے پریوں کو صبح تک مشغول رکھا۔ یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور پریاں اس کو پہچان گئیں ۔ جب انھوں نے اپنے گروہ میں ایک آدم زاد کو دیکھا تو وہ ڈر کے مارے چیخنے لگیں۔ اور خوف زدہ ہو کر ادھرا دھر دوڑنے لگیں۔ بعض تو بھاگ گئیں گر پڑیں۔ اور بعض بھاگتے بھاگتے بے حال ہو گئیں۔ کاہو اپنی جگہ حیرانی کے ساتھ ان کو دیکھ رہا تھا۔ اور وہ جلدی جلدی کشتی میں سوار ہونے لگیں۔ کچھ دیر بعد کشتی سمندر کی سطح پر جاتی ہوئی نظروں سے غائب ہو گئی۔

کاہو نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ شاید کوئی پری رہ گئی ہو۔ مگر کسی کو نہ پایا۔ البتہ وہ اپنا جال بھول گئیں تھیں جس سے وہ مچھلیاں پکڑ رہی تھیں۔ کاہو نے اس کو اٹھالیا۔ اور تعجب سے دیکھنے لگا۔ کیونکہ اس نے اپنی تمام عمر میں ایسا جال نہ دیکھا تھا۔ یہ تو ہمیشہ نیزے سے مچھلیوں کو مارا کرتا تھا۔

کاہو نے سوچا کہ یہ جال مچھلیوں کے پکڑنے کے لئے عمدہ ہے۔ ایک دفعہ ہی بہت سی مچھلیاں پھنس جاتی ہیں۔ اور اگر وہ ان سے مچھلیاں پکڑنا شروع کردے تو قبیلہ میں سب سے زیادہ امیر ہو جائے اس خیال سے وہ بڑا خوش ہوا اور اپنا سفر

ملتوی کرکے گاؤں کی طرف چل دیا۔

گھر آکر اس نے جال کو آنگن میں لٹکایا اور اس کی بناوٹ پر غور کرنے لگا۔ جب اس کی سمجھ میں آگیا کہ وہ جال کس طرح کا بنا ہوا ہے تو اس نے بھی ایک جال بنایا۔ اس میں اس کو خاصی کامیابی ہوئی۔ پھر اس نے متواتر کئی جال بنائے اور اس کو اس طرح جال بنانے میں تھوڑے ہی عرصہ میں کافی مہارت ہوگئی۔

جال سے مچھلیاں پکڑنے کی وجہ سے وہ مچھلیاں سستی بیچتا اور چونکہ زیادہ مچھلیاں اس کے پاس روزانہ ہوتی تھیں اس لئے گاہک اس کے پاس خوب آتے۔ اب تو چند ہی روز میں اس کے پاس بہت سے روپے جمع ہوگئے اور خوب ہنسی خوشی زندگی گذرنے لگی۔

اس نے اپنے بیٹے کو جال بنانا سکھا دیا۔ اور اس کے بیٹے نے اپنے بیٹے کو۔ اس طرح جال بنانے کا فن خاندان در خاندان چلتا رہا۔ اور آہستہ آہستہ تمام دنیا میں پھیل گیا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ مچھیرے جال لئے مچھلیاں پکڑنے جاتے ہیں۔ مگر انھوں نے یہ کبھی نہ سوچا کہ یہ جال پہلے کس نے بنایا تھا۔ اس لئے ہم کو اس کا ہو کے شکر گذار ہیں کہ اس نے پریوں سے یہ چیز حاصل کی اور نیزے سے مچھلیاں مارنے کی مصیبت کو دور کر دیا۔

مترجمہ عبد الجلیل (دہلوی)

نیکی کے اصول

(۱) نیک انسان وہ ہے جو اپنے عیب کو ڈھونڈتا ہے سب سے برا وہ انسان ہے جو دوسرے کے عیب ڈھونڈتا ہے۔

(۲) نیک آدمی کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اس لئے تم بھی نیک بننے کی کوشش کرو۔

(۳) نیک آدمی حاجت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

(۴) غصہ ایک قسم کا پاگل پن ہے اس سے بچنا چاہئے۔

(۵) کسی مشکل سے گھبرا کر ہمت ہار دینا بزدلی کی نشانی ہے۔

(۶) اپنے دل کے بھید ہر آدمی پر ظاہر مت کرو۔

انیسہ بیگم (جسرانہ)

مشغلہ

دلچسپ کھیل

چولہے پر چار بنائیے
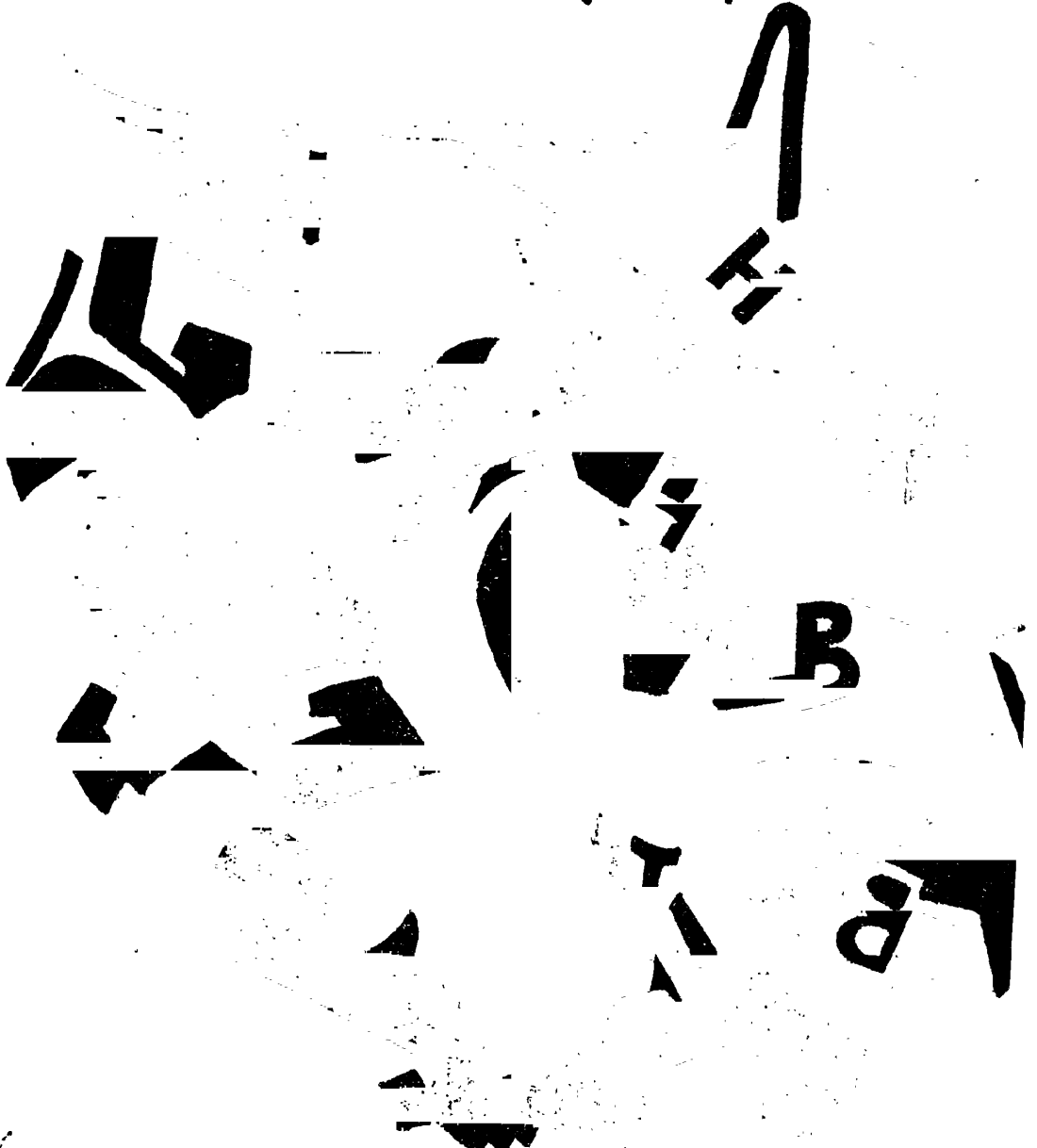
ترکیب :- ہلکے جھلی کاغذ سے ٹریس کر کے ان ٹکڑوں کو ایک موٹے کاغذ پر اتار کر کاٹ لیجئے اور ان کو میز پر رکھ کر ملائیے (اسٹوو پر ایک پتیلی رکھی ہوئی ہے) اگر مشکل معلوم ہو تو پہلے صفحہ ۳۰ پر بنی ہوئی تصویر دیکھ لیجئے۔ **حفیظ بتول** (بدایوں)

موجودہ جنگ

بہت سی لڑکیوں کو معلوم ہوگا کہ ہمارے مغرب میں براعظم یورپ ہے اور ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک یعنی پانچ سال متواتر یورپین قوموں کے درمیان ایک لڑائی جاری رہی ، جسے "جنگ عظیم" کہتے ہیں بس وہی لڑائی موجودہ لڑائی کا سبب سمجھ لیجئے ۔

سرویا یورپ کا ایک قدیم ملک ہے ، جو شمال میں آسٹریا ہنگری ، مشرق میں روس ، مغرب میں برطانیہ ، جنوب میں فرانس اور اٹلی وغیرہ سے گھرا ہوا ہے ۔ ۱۹۱۴ء میں سرویا کے کسی شہر میں آسٹریا ہنگری کے ولی عہد کو کسی نے قتل کر دیا اور نتیجے کے طور پر سرویا اور آسٹریا ہنگری میں جنگ چھڑ گئی اور جرمنی نے آسٹریا ہنگری کی مدد کی ، اور روس جو آسٹریا ہنگری کی بڑھتی ہوئی طاقت سے پہلے ہی ڈر رہا تھا ، اس خوف سے کہ کہیں سرویا پر بھی آسٹریا ہنگری کا قبضہ نہ ہو جائے ، سرویا کی مدد کرنے لگا ۔ برطانیہ اور فرانس کو چونکہ مشرق کی اسلامی ریاستوں اور ایشیا میں بہت سے فائدے حاصل تھے ، اور سرویا کو شکست ہو جانے کی صورت میں مشرق میں جرمنی اثر و رسوخ بڑھ جانے کا خطرہ تھا ۔ یہی نہیں بلکہ برطانیہ اور فرانس جرمنی کی بڑھتی ہوئی طاقت سے اپنی اپنی جگہ بھی بے اطمینان تھے ۔ لہذا یہ بھی سرویا کی حمایت میں جرمنی سے لڑنے لگے ۔ ترکیہ نے اپنے کسی قدر جغرافی و تاریخی فائدوں کے پیش نظر جرمنی کی مدد کا اعلان کر دیا ۔ اٹلی نے لڑائی کا رخ پہچان کر برطانیہ اور فرانس کی حمایت شروع کر دی اور لڑائی شروع ہو گئی ، جو پانچ سال تک متواتر جاری رہی ۔ برطانیہ اور فرانس کی حکمت عملیوں نے امریکہ کو جو دنیا کی مشہور دولت مند حکومت ہے جرمنی کے خلاف لڑائی پر آمادہ کر لیا اور امریکہ بھی جنگ میں کود پڑا ۔ جس کا لازمی نتیجہ جرمنی اور اس کے حمایتیوں کی شکست ، برطانیہ اور فرانس اور ان کے شریک کاروں کی فتح کی

صورت میں ظاہر ہوا، اور لڑائی ختم ہوتے ہی فاتح حکومتوں نے ہاری ہوئی قوموں کے لئے ایک عہدنامہ کیا جس کو معاہدہ ورسائی کہتے ہیں۔ اس معاہدے میں آسٹریا ہنگری کو مختلف حصوں میں بانٹ کر کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔ جرمنی کو تو جس کے علاقے اس وقت مشرق و مغرب میں دور دور تک پھیلے پڑے تھے بہت ہی محدود کر دیا گیا۔ ترکیہ کو بھی اس لڑائی میں بہت نقصان پہونچا۔ اور فاتح قوموں کو مال غنیمت میں بہت کچھ ہاتھ لگا۔ چنانچہ پولینڈ کی حکومت جس پر موجودہ لڑائی شروع ہوئی ہے جنگ عظیم سے پہلے بالکل نہیں تھی، اور یورپ کا قدامت پرست ملک ہونے کے باعث اپنے ترقی یافتہ ہمسایوں یعنی روس جرمنی اور آسٹریا ہنگری میں تین بار تقسیم ہو چکا ہوا تھا۔ لیکن جب جنگ عظیم شروع ہوئی تو آزادی کے خواہش مند پولستانیوں کی مراد بر آئی۔ لہذا جب معاہدہ ورسائی مرتب ہوا تو برطانیہ اور فرانس کی طرف سے پولینڈ کی آزادی کا خاص طور پر خیال رکھا گیا، اور جرمنی کے مشرقی۔ روس کے مغربی علاقے جرمنی اور روس سے علیحدہ کر کے پولینڈ کی ریاست دوبارہ قائم کر دی گئی۔ ہم سوال کر سکتے ہیں کہ روس کو مال غنیمت سے کچھ ملنے ملانے کے بجائے خود اس کے علاقے کیوں چھینے گئے جب کہ روس جنگ عظیم میں برطانیہ اور فرانس کا دوست اور جرمنی کا دشمن تھا! اس کی وجہ یہ ہوئی کہ عین لڑائی کے دنوں میں روس کی شہنشاہی حکومت کا خاتمہ ہو کر وہاں "اشتراکیت" قائم ہو گئی تھی جس کے معنی ہیں بانٹ کر کھانا" اور اب روس اور ترکیہ میں دوستانہ تعلقات پیدا ہو رہے تھے تو اس صورت میں برطانیہ اور فرانس بھلا روس کو کیا روادار تھے۔

اب ہمیں یہ بتانا ہے کہ اس وقت سے روس اور جرمنی اپنے اپنے علاقوں کو حسرت سے دیکھ رہے تھے، جو ان سے چھین کر پولینڈ کو دے دئے گئے تھے اور اب جب کہ جرمنی نے معاہدہ ورسائی کو پامال کرتے ہوئے پولینڈ سے اپنے علاقے چھین لئے تو بھلا روس اس دوڑ میں کب پیچھے رہنے والا تھا۔ اس نے بھی بڑھ کر اپنے مغربی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اور اس طرح پولینڈ کی چوتھی تقسیم عمل میں لائی گئی لیکن ہٹلر کا پیٹ اس سے بھی نہیں بھرا۔ وہ بہت ظالم اور لالچی معلوم ہوتا ہے ہر ایک سے لڑنے پر تلا ہوا ہے۔ ؛؛ زیب عثمانیہ (لودھیانوی)

آنکھیں

آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ دنیا کی تمام چیزیں آنکھوں ہی سے دکھائی دیتی ہیں۔ اگر بینائی (دیکھنے کی طاقت) کم ہو جائے یا بالکل جاتی رہے تو زندگی کا لطف نہیں رہتا۔ اور آدمی آسانی سے چلنے پھرنے تک سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ آنکھ کے اندر خراب مادہ داخل ہونے یا زخم پڑ جانے سے بہت سی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اس واسطے آنکھوں کی حفاظت کرنی چاہیئے اور انھیں گرد و غبار اور بہت تیز روشنی سے بچانا چاہیئے۔ اگر تھوڑی دیر لکھنے پڑھنے کے بعد آنکھوں سے پانی نکلے تو فوراً کسی ہوشیار ڈاکٹر سے آنکھوں کا معائنہ (علاج) کرا کے عینک کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ ورنہ بینائی کے کم ہو جانے کا خطرہ ہے۔

پڑھتے وقت اس بات کی خاص احتیاط رکھنی چاہیئے کہ تیز روشنی آنکھ کے اوپر نہ پڑے جہاں تک ممکن ہو روشنی پیچھے سے کتاب یا کاپی یا اخبار پر پڑنی چاہیئے نہ کہ آنکھ پر۔ طلبا کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ آنکھ کی بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔ ایسے لیمپ یا چراغ کے سامنے نہ پڑھنا چاہیئے جس میں سے دھواں نکلتا ہو۔ یہ دھواں آنکھوں اور پھیپھڑوں کو نقصان دیتا ہے۔

آنکھوں کا دُکھنا چھوت کی بیماری ہے۔ اس وجہ سے جب کسی کی آنکھیں دکھنی ہوں تو اس کے پاس نہ بیٹھنا چاہیئے۔ اور نہ اس کے ساتھ کھانا چاہیئے۔ جب آنکھیں دکھتی ہیں تو سُرخ ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں کھٹک ہوتی ہے۔ اگر دکھنی آنکھوں کو پھٹکری کے پانی سے دھوئیں تو آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ روئی صاف ہو۔ کسی میلے تکیہ یا رضائی میں سے نہ نکالنی چاہیئے پانی کو بھی ابال کر پھٹکری ملا کر چھان لینا چاہیئے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو باقاعدہ ڈاکٹر کا علاج کرنا چاہیئے۔

صغیرا بائی حسن علی (بمبئی)

نہ بولو کبھی جھوٹ ہر گز بوا

خدا اُس سے راضی نہ ہوگا کبھی ؛ کہ جس کو ہو عادت بُری جھوٹ کی
کرے جو کوئی جھوٹ کو اختیار ؛ رہے گا نہ اُس کا ذرا اعتبار
نہ ہو اُس کی عزّت وہ ہوگا حقیر ؛ رہیں دور اس سے صغیر و کبیر
جہاں میں تو جھوٹا وہ کہلائے گا ؛ قیامت کو دوزخ میں وہ جائے گا

نہ بولو کبھی جھوٹ ہر گز بوا
نہ اس سے کبھی ہوگا کچھ فائیدا

(ایچ۔ آئی مومن)

چوتھے پرچہ بنانے کا نقشہ
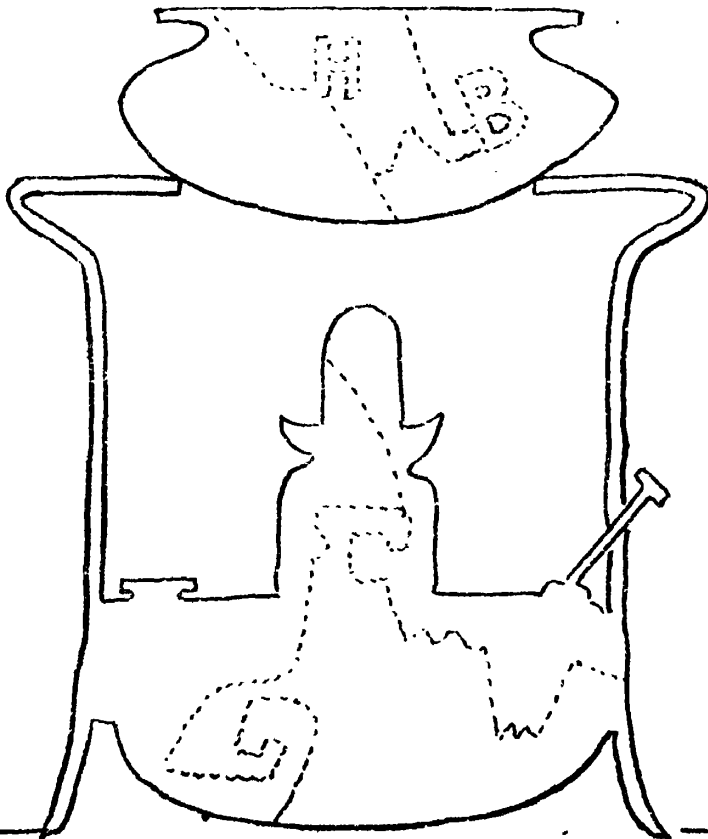
(صفحہ ۲۶ کا حل)

میرے چند شوق

مطالعہ:- مجھے پڑھنے لکھنے میں بہت ہی دلچسپی ہے۔ جی چاہتا ہے ہر وقت پڑھے جاؤں۔ سب چیزوں سے زیادہ، پڑھنے ہی کا شوق ہے خصوصًا علامہ راشد الخیری صاحب کی کتابیں بہت ہی شوق سے پڑھتی ہوں۔ بنات کے واسطے تو دن گنا کرتی ہوں۔

دستکاری:- اس سے مجھے بہت ذوق ہے۔ سب سے زیادہ ریشم کا کام پسند ہے۔

خط و کتابت:- سیکھ رہی ہوں۔ اور دوسرے کاموں سے مجھے اتنی دلچسپی نہیں ہے جتنی کہ خط و کتابت سے ہے۔ میری اکثر سہیلیاں مجھے خط بھیجتی ہیں تو میں جواب فورًا بھیج دیتی ہوں۔

موسیقی:- یوں تو موسیقی کے اصلی معنوں میں گانا، ستار بجانا، اور ناچنا وغیرہ سب شامل ہے۔ مگر مجھے صرف گانا آتا ہے اور کچھ نہیں۔ کھانا پکانے میں مجھے خوب مہارت ہے۔ اکثر دعوت وغیرہ کے موقعوں پر بعض اچھے سالن وغیرہ میرے ہی ذمہ کئے جاتے ہیں۔ مجھے سنیما دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ لیکن میرے والدین کا رجحان اس طرف نہیں ہے اس لئے یہ شوق پورا نہیں ہوتا۔ اکثر جو اچھے کھیل آجاتے ہیں وہ دیکھ لیتی ہوں ؛

مس زہرہ کاسید حسین (جالنوئی)

مطالعہ:- مطالعہ کا مجھے بہت شوق ہے اور میں زیادہ تر۔ حجاب امتیاز علی، شوکت تھانوی اور صادق الخیری کے افسانے پڑھتی ہوں ؛ دستکاری:- دستکاری کا مجھے بہت شوق ہے اور میری تنہائی کا محبوب مشغلہ ہے۔ شنائل ورک وین ورک وکر اس اسٹیچ، تارکشی۔ اون کا کام جانتی ہوں۔ جوہر نسواں سے مجھے بہت مدد ملتی ہے ؛ پکانا:- مجھے پکانے کا بھی بہت شوق ہے۔ ہنڈکلیا و عصمتی دستر خوان میں سے ہر روز کچھ نہ کچھ ضرور پکاتی ہوں ؛ موسیقی:- مجھے موسیقی کا بھی بہت شوق ہے۔ مگر ابھی تک سیکھنے کا موقعہ نہیں ملا ؛ کھیل:- مجھے کھیلوں میں سے بیڈمنٹن کا بہت شوق ہے اور کھیلتی بھی ہوں ؛

ش۔ ج۔ (پشاور)

عجیب معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کیا آپ کو معلوم ہے کہ سینے کی مشین کس نے بنائی؟ :-

سب سے پہلے سینے کی مشین ایک انگریز نے جس کا نام ٹامس سینٹ تھا ۱۷۹۰ء میں ایجاد کی۔ مگر اس پر صرف چمڑا سل سکتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ایک فرانس کے درزی نے ایک مشین بنائی جس سے کپڑا بھی سل سکتا تھا۔ اُس نے کئی مشینیں بنائیں اور بہت روپیہ کمایا۔ اس لئے دوسرے درزی جن کی کمائی میں مشین ایجاد ہونے کی وجہ سے کمی ہو گئی تھی۔ اس درزی سے حسد کرنے لگے۔ اور ایک روز بہت سے درزیوں نے مل کر اس کی فیکٹری پر حملہ کر دیا۔ اور اس کا بہت نقصان کیا۔ مگر اس درزی نے تھوڑے دنوں بعد پھر ویسی ہی مشین بنالی۔ کچھ دنوں بعد امریکہ کے ایک باشندے نے اس سے بھی بہتر مشین ایجاد کی۔ اور اسی کی طرز ایجاد پر آج کل کی مشینیں بنتی ہیں ؛

کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہم کھانا کیوں پکا کر کھاتے ہیں؟ :-

اگر ہم نے کھانا پکانے کا فن نہ سیکھا ہوتا تو معلوم ہے کیا ہوتا؟ ہماری صحت کو کئی سببوں سے بہت نقصان پہونچتا۔ کھانا پکا کر کھانے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نقصان پہونچانے والے جراثیم مر جاتے ہیں۔ پکانے سے کھانا نرم ہو جاتا ہے اور ہمارے دانت کھانا آسانی سے چبا سکتے ہیں۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ کھانا پکانے سے زیادہ لذیذ ہو جاتا ہے، اور بھوک کو بڑھاتا ہے، گرم کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے ؛

کیا آپ کو معلوم ہے کہ چوتھے برس (Leap Year) سال میں ۳۶۶ دن کیوں ہوتے ہیں؟ :-

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ ہر چوتھے سال فروری کے مہینے میں ۲۹ دن ہوتے ہیں۔ مگر کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ آخر کیوں ہر چوتھے سال ایک دن بڑھ جاتا ہے؟ دنیا سورج کے گرد چکر لگاتی ہے

اور یہ سفر پورا ۳۶۵ دنوں میں پورا ہوتا ہے۔ لیکن سال میں ہم ۳۶۵ دن گنتے ہیں اور پاؤ دن چھوڑ دیتے ہیں۔ اس حساب سے ہر سال ایک چوتھائی دن زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہر چار سال کے بعد پورا ایک دن بن جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ ایک دن فروری کے مہینے میں جوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہر چوتھے سال میں ۳۶۶ دن ہوتے ہیں۔

جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ)

دستکاری

پھول اور ڈالی

یہ نمونہ میز پوش، تکیہ کے غلاف یا رومال وغیرہ پر بنائیے۔ پھول کا اندرونی حصّہ گلابی اور اس کے کنارے ہلکے گلابی رنگ کے۔ چھوٹے پھول پیلے یا نیلے رنگ کے۔ پتے و ڈنٹھل ہرے رنگ کے بنائیے۔
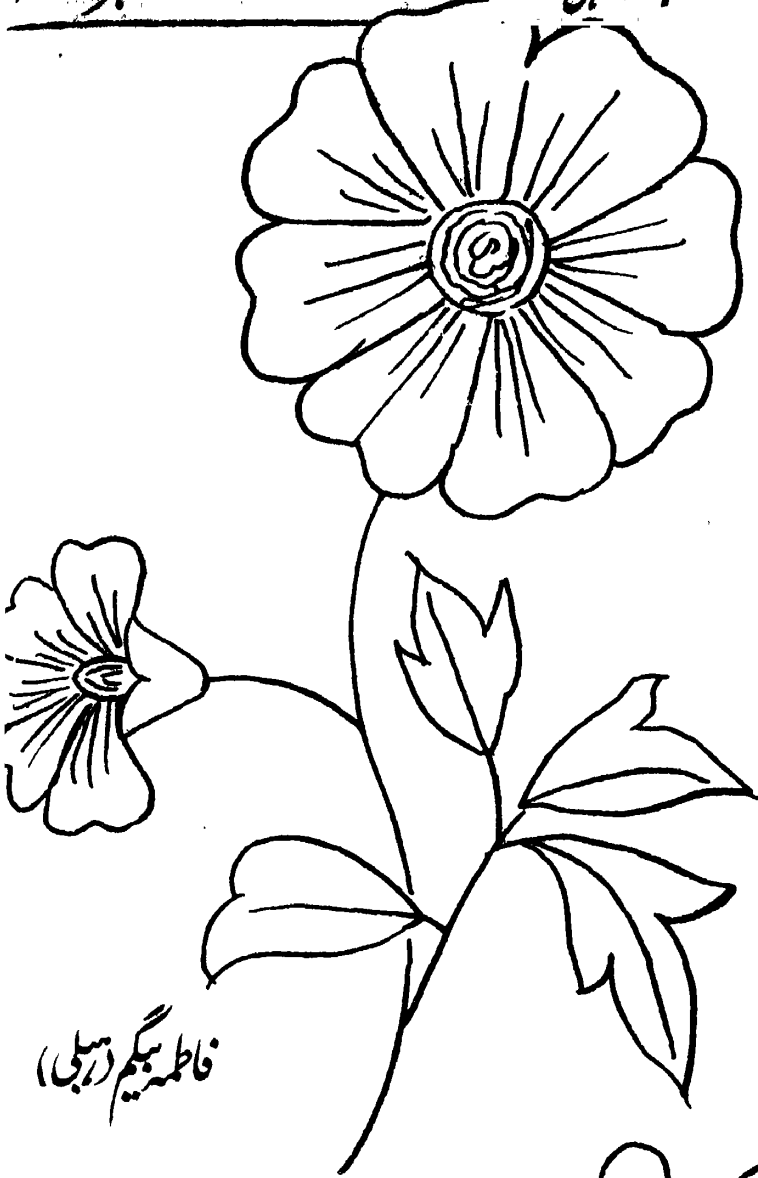
فاطمہ بیگم (دہلی)

میز پوش کا خاکہ

فیتہ - سُرخ
ڈنٹی - پستئی شیڈ دار
پتی - کاہی سبز شیڈ دار
کیونلہ - نارنجی و سُرخ شیڈ دار
انگور - فالسئی شیڈ دار

شاکرہ خاتون۔ آروی

گریبان

اپنی پسند کے رنگوں سے بنائیے

خجستہ اختر بانو (رائے پور)
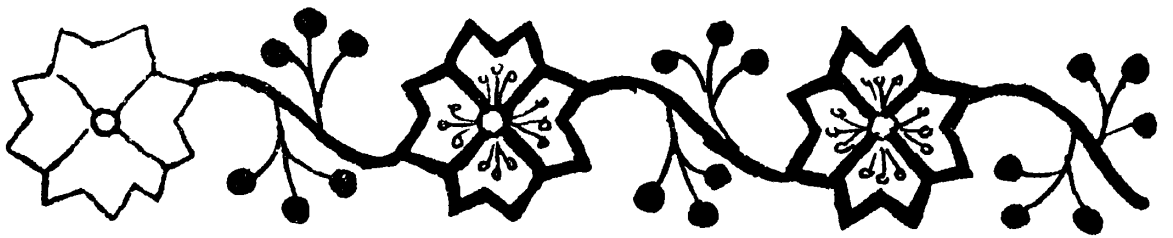
بیل

اس بیل کو قمیص کے دامن پر کشمیری ٹانکوں سے کاڑھیئے۔ پھول۔ ہلکے پیازی۔ بیچ کا زیرہ ہلکا فیروزی۔ ڈنڈیاں اور ٹلین نما چیز سب ہلکے سبز رنگ سے کشیدہ کریں۔ ڈی ایم سی نمبر ۱۲ کا گولہ لیں بے حد خوبصورت معلوم ہوگی۔

مستبشرہ خاتون ادیب (نئی دہلی)

صحت

تندرستی کے گیت

تندرستی بہارِ ہستی ہے ٭ اس پہ دار و مدارِ ہستی ہے
یہ گلِ خوش گوارِ ہستی ہے ٭ دل نشیں لالہ زارِ ہستی ہے
تندرستی کے گیت گائیں گے
تندرستی کا سُکھ منائیں گے

تندرستی ہی حسنِ فطرت ہے ٭ ہاں یہی شاہکارِ قدرت ہے
لاکھ دولت کی ایک دولت ہے ٭ "تندرستی ہزار نعمت ہے"
تندرستی کے گیت گائیں گے
تندرستی کا سُکھ منائیں گے

ہند کی یادگار ہو جاؤ ٭ چار جانب جہان میں چھاؤ
آؤ ہاں، اے سہیلو آؤ!! ٭ گیت مِل جُل کے اب ذرا گاؤ
تندرستی کے گیت گائیں گے
تندرستی کے سُکھ منائیں گے

تندرستی سے کام ہوتا ہے ٭ تندرستی سے نام ہوتا ہے
اس سے دشمن غلام ہوتا ہے ٭ ہاں یہ عرضِ سلام ہوتا ہے
تندرستی کے گیت گائیں گے
تندرستی کا سکھ منائیں گے

سلام مچھلی شہری

سہیلی بوجھ پہیلی

(۱) ایک نار وہ اوکھ دکھاوے ⁂ جس پہ تھوکے وہ مرجاوے

(۲) خربوزہ با نگر بوزہ ⁂ لوہے کا کوٹ ملائی کا کوزہ

بنت ناصر علی (لکھنؤ)

(۳) سفید مُرغا جب جب کان ⁂ آئیں گے دو دو کاٹیں گے کان

(۴) چار چڑیاں چار رنگ ⁂ پنجرے میں جا کر ایک ہی رنگ

مبارکہ خاتون (غازی پور)

(ان پہیلیوں کے جواب صفحہ (۴۰) پر دیکھئے)

ذرا ہنسئے

ایک جولاہے کا بچّہ پانی کے گھڑے میں اپنا عکس دیکھ کر ڈرنے لگا۔ جب جولاہے نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟ تو اس نے کہا۔ پانی میں کوئی آدمی ہے۔ مجھے ڈرا رہا ہے۔ جب جولاہے نے پانی میں جھانکا تو اسے اپنی ہی سفید ڈاڑھی نظر آئی۔ بولا۔ بڈھے شرم کر! سفید ڈاڑھی والا ہو کر بچّے کو ڈراتا ہے!

ایک جرمن، ایک مجلس میں بیٹھا شیخی بگھار رہا تھا۔ کہ جرمنی کی زبان بہت پرانی اور پاک ہے۔ اور حضرتِ آدم بہشت میں بھی یہی زبان بولتے تھے۔

ایک مذاقیہ شخص بھی قریب بیٹھا ہوا تھا۔ بولا۔ جبھی تو انھیں بہشت میں سے نکالا گیا!

چاند شرما (لدھیانہ)

ہنڈکلیا

بھیجے:- چیزیں:- گائے کا مغز ایک عدد۔ انڈے دو عدد۔ گھی۔ پاؤ بھر۔ نمک۔ مرچ۔ ہرا دھنیا حسب پسند۔

ترکیب:- پہلے مغز کو پانی میں اُبال لیں پھر اس کے اوپر کی جھلّی وغیرہ اتار کر صاف کرلیں۔ اور گول گول پتلی ٹکیاں کاٹ کر بڑے برتن میں پھیلا دیں اور نمک مرچ اور ہرا دھنیا اوپر چھڑک کر رکھ دیں۔ انڈوں کو خوب پھینٹ لیں اور ٹکیوں پر اس کو لپیٹ کر گھی میں سرخ کرلیں بھیجے تیار ہیں۔

ش۔ ج۔ (کامٹی)

شیر خرما:- سامان:- خرما۔ پستہ۔ بادام۔ چرونجی سب چیزیں آدھ آدھ پاؤ۔ سوئیاں۔ ایک چھٹانک۔ شکر۔ آدھ سیر۔ دودھ تین سیر۔

ترکیب:- پہلے خرما کو باریک تراش لیجئے اور دودھ میں ڈال کر چولھے پر چڑھا کر ہلانا شروع کیجئے۔ اس بات کا خیال رکھئے کہ نیچے لگنے نہ پائے۔ جب دودھ سوکھ کر آدھا ہو جائے تو باقی میوہ (ان کو بھی مہین مہین کاٹ کر پہلے ہی رکھ دیجئے) اور سوئیاں۔ شکر ڈال کر ہلانا شروع کیجئے۔ جب کھیر کے مانند ہو جائے تو اتار لیجئے۔ ٹھنڈا ہونے پر سب کو تقسیم کیجئے۔

صالحہ عبدالحکیم (کلکتہ)

کینتھے کا مربّہ:- چیزیں:- کینتھے ۴ عدد۔ شکر۔ دس چھٹانک۔ زعفران دو ماشہ۔ کیوڑہ۔ ایک تولہ۔

ترکیب:- پہلے کینتھے کا گودا نکال کر اس کو باریک پیس لیجئے۔ پھر اس کو چھلنی میں چھان ڈالئے۔ اب ایک پتیلی میں آدھ سیر پانی ڈال کر کینتھے کو خوب پکائیے۔ جب پانی تھوڑا رہ جائے تب اس میں شکر ڈالئے۔ جب تیار ہو جائے تو زعفران۔ کیوڑہ ڈال دیجئے۔ ٹھنڈا ہو جانے پر نوش کیجئے۔ بہت لذیذ مربہ ہوگا:

ناظمہ سلطانہ

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں دسمبر کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ جنوری کا بنات (سالگرہ نمبر) وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی :- ۱۰-۱۱-۱۴-۱۷-۳۰-۳۵-۱۱۷-۱۱۸-۱۲۴-۱۴۴-۱۴۷-۱۵۱-۱۵۳-۱۵۶-
۱۵۸-۱۵۹-۱۶۱-۱۶۵-۲۲۴-۲۲۶-۲۲۸-۲۳۰-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۸-۲۴۶-
۲۴۷-۲۵۰-۲۵۲-۲۵۴-۲۵۵-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۳-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۷-
۲۸۸-۳۲۶-۳۳۶-۳۳۸-۳۴۲-۳۴۵-۳۴۸-۳۸۸-۴۱۱-۴۱۳-۴۹۸-۵۱۱-۵۱۲-
۵۱۸-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۳-۵۳۴-۵۴۲-۷۵۶-۷۵۸-۷۶۰-۷۷۷-۷۷۹-۷۸۰-۷۹۳-
۷۹۵-۹۰۷-۱۱۶۶-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۲-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۷-۱۲۰۸-
۱۲۳۲-۱۲۹۱-۱۴۰۰-۱۵۱۹-۱۶۳۴-۱۶۵۱-۱۷۱۱-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۶-۱۷۲۷-
۱۷۳۷-۱۷۸۱-۱۸۳۰-۱۸۳۸-۱۹۵۲-۲۰۲۹-۲۰۴۲-۲۰۵۰-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۷۳-
۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۸۱-۲۰۸۳-۲۰۸۷-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۱۰۰-
۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۱۱-۲۱۱۳-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۶-۲۱۵۴-
۲۱۷۱-۲۱۷۸-۲۲۲۵-۲۲۶۳-۲۲۷۰-۲۲۹۰-۲۳۲۷-۲۳۲۹-۲۳۴۶-۲۳۵۱-۲۳۵۵-
۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۹۱-۲۳۹۴-
۲۴۶۳-۲۵۷۲-۲۶۰۱-۲۶۰۳-۲۶۱۸-۲۶۴۳-۲۶۴۴-۲۶۵۵-۲۶۵۶-۲۶۵۷-
۲۶۶۲-۲۶۶۴-۲۶۶۸-۲۶۶۹-۲۶۷۰-۲۶۷۳-۲۶۷۴-۲۶۷۶-۲۶۷۷-۲۶۷۸-
۲۶۸۰-۲۶۸۱-۲۶۸۲-۲۶۸۳-۲۶۸۴-۲۶۸۶-۲۶۸۷-۲۶۹۲-۲۷۰۰-۲۷۰۱-
۲۷۰۶-۲۷۰۷-۲۷۰۸-۲۷۰۹-۲۷۱۶-۲۷۱۷-۲۷۱۹-۲۷۲۰-۲۷۲۱-۲۷۲۳-۲۷۲۴-
۲۷۲۶-۲۷۲۹-۲۷۳۶-۲۷۴۱-۲۷۴۶-۲۷۵۳-۲۷۶۶-۲۷۷۱-۲۷۸۲-۲۷۹۱-
۲۷۹۸-۲۸۲۳-۲۸۴۵-۲۸۴۹-۲۸۵۴-۲۸۷۶-۲۸۹۳-۲۹۳۳-۲۹۵۱-۲۹۷۹-
۲۹۸۱-۳۰۳۳-۳۰۴۴-۳۰۴۷ —

منیجر

مجلس بنات

بناتی بہنوں اور خصوصًا مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی ایسی دوا سے بذریعہ بنات مطلع کریں کہ میرے بال لمبے اور گھنے ہو جائیں۔ دو سال ہوئے موتی جھرہ نے میرے بالوں کا خاتمہ کر دیا۔ مجھے امید ہے کہ مولوی صاحب یا بناتی بہنیں توجہ فرما کر میرے شوق کو پورا کریں گے۔

ایک بناتی بہن (کونڈہ)

نومبر کے بنات میں بہن مس محی الدین حیدرآباد دکن کا مضمون "میرے چند شوق" نظر سے گذرا بہن صاحبہ کے تمام شوق واقعی اچھے اور مفید ہیں ٹکٹ جمع کرنے کا مجھے اور میرے ننھے بھائی کو بھی شوق ہے۔ میرے پاس غیر ممالک کے بہت سے ٹکٹ تبادلہ کے لئے فالتو ہیں بہن صاحبہ اپنے پتہ سے آگاہ کریں میں ضرور ٹکٹوں کا تبادلہ کرونگی

منور زہرا شفیع۔ (پشاور)

بہن صالحہ بیگم صاحبہ کی تجویز کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ بنات کی طرف سے حسابی مضمونوں کا مجموعہ ضرور تیار کیا جائے۔ اگر یہ مجموعہ تیار ہو گیا تو یقینًا یہ بناتی بہنوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ لہٰذا آپ ضرور اس مجموعہ کو شائع کر دیجئے۔

قیصر بانو محمد (بلیا)

پہیلیوں کا جواب:- (۱) صندوق (۲) ناریل (۳) مولی (۴) پان۔

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

ہمارے نبی کی حالت (موضع سوگاؤں) جمیلہ کا خواب (نثرلہ) دلفریب بیل (عابدہ) بے وقوف شہزادے (بھوپہ) افسردہ دل (پٹیالہ) گرمی کی کہانی (ممبر) دنیا میں سب سے (بلرام پور) قناعت (نثار احمد) صحابیات (لاہور) دلچسپ حساب (مردوڈ) ذرا سنئے (بمبئی) چار عقلمند بھائی (جنکا نماز (امرتسر) اوصاف بنات (دہلی) ہمارا وطن (دل سے پیارا وطن، اوربہادر خادمہ (دہلی) علم کا شوق (نئی دہلی) چاندنی رات میں دریا کی سیر (فیض آباد) غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔ زرّیں اقوال (بمبئی) ایڈیٹر

دسمبر ۱۹۳۹ء
بنات دہلی
یادگار حضرت علامہ راشد الخیری رح
عصمت
دہلی
ہندوستان بھر کے تمام زنانہ اخبارات و رسائل میں سب سے اچھا
اور سب سے زیادہ چھپنے والا مشہور و معروف باتصویر ماہوار رسالہ ۳۱ سال سے
کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے عصمت ہندوستان کے مشہور ادیبوں
اور ملک کی بہترین لکھنے والی خواتین کے اعلیٰ درجہ کے مضامین ۸۰ صفحوں
پر ہر ماہ شائع کرتا ہے عصمت ہی وہ رسالہ ہے جو صوری و معنوی خوبیوں
کے لحاظ سے شریف بیگمات کے لئے ہندوستان کا چوٹی کا رسالہ سمجھا جاتا ہے۔
سالانہ چندہ چار روپیہ
عصمت بک ڈپو دہلی
ہندوستان بھر میں سب سے بڑا زنانہ کتب خانہ
فخر نسوان ہند محترمہ خاتون اکرم کی یادگار
جوہر نسواں دہلی
ہندوستان بھر میں زنانہ دستکاری کا واحد رسالہ ہے جس میں کشیدہ
کروشیا جالی تار کشی کارچٹ کینوس کراس اسٹچ سلمہ ستارہ بتن ٹیچی
گوٹا اور کپڑوں کی سلائی کٹائی وغیرہ مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں
کے عمدہ عمدہ نمونے اور مفصل ترکیبیں اور کارآمد ہدایتیں شائع ہوتی
ہیں جوہر نسواں کے مضامین پھوہڑ لڑکیوں کو بھی سگھڑ اور ہنرمند بنا دیتے ہیں
جوہر نسواں کی قلمی معاونین ہندوستان کی مشہور دستکار خواتین ہیں۔
سالانہ چندہ مع محصول ۲ فی پرچہ ۳ر
رسالہ بنات دہلی
حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۲۶ء میں یہ
ماہوار رسالہ مسلمان لڑکیوں کے لئے جاری فرمایا تھا بارہ سال میں اسکا
کسی ایک ماہ کا پرچہ بھی ایک دن کی تاخیر سے شائع نہیں ہوا عصمت
کی طرح بنات بھی پابند وقت ہے۔ لڑکیوں اور بچیوں کے لئے
بہترین مضامین سبق آموز نظمیں مزیدار کہانیاں شائع کرتا ہے زبان
اتنی آسان کہ آٹھ برس تک کی بچیاں سمجھ سکتی ہیں۔
سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ۔ نمونہ مفت
مینیجر عصمت و بنات و جوہر نسواں دہلی

...مورغم حضرت علّامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصانیف

...ب	مختصر کیفیت	قیمت
...ما لحہ	یا سالحات۔ دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول ایک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف۔	۱۲ر
...ندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں۔ لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے اکیس۲۱ دفعہ شائع ہو چکی ہے۔	۱۸ر
...ندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصور غم کا خطاب دلوایا تھا۔ انیس۱۹ دفعہ چھپی ہے۔	۸ر
...دگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات، اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے دو حصے ہیں ہر حصہ کی قیمت مکمل	۶ر
...یات	تیج رسوم شرک بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول، قصہ بے انتہا دلچسپ۔ واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔	۸ر
...مت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی جن میں ایک دور قدیم کی پرستار ہے اور ایک دور جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتائیگی کہ عالم نسواں پچاس سال پہلے کیا ہو سکتا تھا۔	۸ر
...السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں۔ یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے۔	۱۰ر
...ندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصور غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف۔ قصہ دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے آٹھ دفعہ چھپا ہے۔	۱۲ر
...یطانی	امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز و نتیجہ خیز بعض واقعات اسقدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو۔	۱۲ر
...کے اعمالنامے	ایک شیطان کی مغفرت کیلئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں آخری روح کے واقعات پڑھکر مکمل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔	۸ر
...میلہ	یاعمر کی ماری شہزادیاں لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اجڑی ہوئی دلی کا آخری سال۔	۱۲ر
...ئی	اس فسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہوسکتی۔ واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔	۷ر
	محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ جو صرف اسلئے کہ لڑکی ہے اور ترکہ پدری کی خاطر حقیقی بھائی اور باپ کے ہاتھوں وہ وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔	۷ر
...عصمت	تلع اور اندماد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا کئی جگہ نہایت درد انگیز ہے کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز۔	۵ر
...قت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	۸ر
...مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج۔	۸ر
...ا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔	۶ر
...عید	اس فسانہ میں محسن نسواں حضرت علامہ محترم نے سعیدہ جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے بے انتہا سبق آموز اور دلچسپ ہے۔	۸ر
...غی	ایک نہایت ہی مزیدار پر لطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے۔ بی نغمی نے بڑھاپے میں وہ وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔	۶ر
...ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔	۴ر
...رتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ دکھ بھی اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں۔	۴ر
...سرگزشت	فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔	۴ر
...لم	ایک افسانہ میں چار افسانے حیات انسانی پر پرندوں کی بحث۔ چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ۔	۴ر

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

...مت	مظلوم بیوی کا پاک جذبہ۔ بھنورکی دلہن، اگلی مٹیں، بیگناہ کا قتل، عدل جہانگیری، بلبل کی شہادت وغیرہ ۳۰ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ۔ چھٹا ایڈیشن۔	۱۸ر

سالنامہ بنات خوردار — ملنے کا پتہ: عصمت دہلی

سیلاب اشک بہشتی محبت۔ بلوچوں کے تین رنگ۔ طاقوں کا سیلاب۔ حج اکبر، دل گلبدن۔ ستم تصویر کی دنیا کا قتل۔ دردانگیز تصویری افسانے۔ — قیمت ۶

طوفانِ اشک رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں۔ دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت دردانگیز اور عبرتناک — عہ

ماتمی عشو ایک نہایت ہی پر لطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے اس کے ساتھ ۳ اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی — ۱۰

سوانی زندگی ہم افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں، بیوی، بیٹی اور بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے۔ — ۸

گلدستۂ عید عید اور رمضان کے متعلق بہترین مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے۔ گراں قدر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔ — ۸

رودادِ قفس حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ جنہیں پڑھ کر دلِ دردمند تڑپ اٹھتے ہیں۔ پہلی مرتبہ چھپا ہے۔ — ۱۰

آوازِ قفس " اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مغفور علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا۔ — ۴

تاریخ، سیرۃ، ادب و انشا

آمنہ کا لال اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلافِ عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے۔ — ۱

سیدہ کا لال اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں۔ غرض مصور غم نے جو ہر تیسرے لکھے صدیوں اس کا جواب نہ نکلے گا۔ — ۱۲

امت کی مائیں رسول اکرم صلعم کی بیبیوں کے مقدس حالات زندگی۔ کثرت ازدواج پر نہایت معقول بحث۔ یہ کتاب مردوں اور عورتوں کو دین و دنیا کی کامیابی کا راستہ بتاتی ہے۔ — ۲

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانح عمری۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔ نو دفعہ چھپی ہے۔ — ۶

وداعِ خاتون مشہور ادیبہ محترمہ ذاتِ رسول اکرم کی جوانمرگی پر قدر دان خسر کے خون کے آنسو۔ یہ کتاب بتائے گی کہ بہو کیسے کہتے ہیں۔ — ۵

قلبِ حزیں ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں حضرت علامہ مغفور نے شاعری کی ہے۔ طرزِ تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے۔ — ۸

وداعِ ظفر یا نوبت پنجرزنہ۔ بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے آخری پانچ جشن۔ ستر سال پہلے کی دلی کی جھلک۔ قلعہ کی بہاریں، شاہی جلسے، میلوں ٹھیلوں کے رنگ — ۲

امین کا دم واپسیں شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لختِ جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات ادیبِ مصور غم کے قلم سے! — ۴

تاریخی ناول

جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کر سکتی ہیں مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

یاسمینِ شام امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں۔ یرموک۔ انطاکیہ۔ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں جن میں مسلمان عورتوں نے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیے

عروسِ کربلا کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم دردانگیز نہیں اس پر مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم نے قیامت ڈھا دی ہے بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے۔ — ۴

محبوبۂ خداوند شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قبیل جماعت نے ... سو کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی۔ صلیب و ہلال کے معرکے۔ اسلام و عیسائیت کی لڑائیاں۔ — ۱۲

اندلس کی شہزادی مسلمانوں کے زمانہ کے اسپین کا دلاویز محبت کا افسانہ جو بتائے گا کہ مسلمانوں نے کس طرح فتح پائی اور کس طرح اپنے اعمال سے فنا ہوئے — ۸

دُرِ شہوار ایران، ماژندران، سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔ مندرجہ بالا چاروں تاریخی ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلچسپ افسانہ ہے۔ — ۸

سنانِ طرابلس تسخیر طرابلس کے سلسلے مسلمانوں کا جوش ایمانی۔ حضرت زبیر بن العوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار و محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ — ۵

شہیدِ مغرب طرابلس و مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے۔ مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا اثر — عہ

سودائے نقد یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے۔ حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل! — ۵

شہنشاہ کا فیصلہ عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ۔ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے۔ ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھہرتا ہے۔ — ۴

تیغِ کمال ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں۔ مصطفیٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ۔ — عہ

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے جدید مجموعے

پہلا سٹ

کتاب	تفصیل	قیمت
قرآنی قصے	ان نبیوں اور پیغمبروں کے حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ علامہ مغفور کے مخصوص اور موثر پیرایہ میں۔	ھر
گدڑی میں لعل	عورتوں کو سگھڑ، ہنرمند، کفایت شعار اور منتظم بنانے کے لئے خانہ داری کے متعلق دلنشین پیرایہ میں بے بہا مشورے۔	" ۱۴ر
نالۂ زار	عورتوں کی مظلومیت کا مرقع ان کے مصائب و آلام کی دردانگیز داستانیں وہ مضامین جو لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔	" ۱۲ر
عروس مشرق	مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے مشرقی خواتین کو محفوظ رکھنے کے لئے علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین۔	" ۱۰ر
بزم رفتگاں	اردو نثر کے بے مثل مرثیے جو ملک و قوم کی چند مایہ ناز خواتین اور باکمال ادیبوں اور شاعروں کی یاد میں لکھے گئے ۔ باتصویر۔	" ۱۰ر
سیاحت ہند	ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کی تعلیم یافتہ خواتین و حضرات کا تذکرہ مختلف صوبوں کے معاشرتی حالات خود علامہ مرحوم کے سفر کے متعلق ۔	عہ
گرداب حیات	عورتوں کی اصلاح و حمایت میں ۲۵ چھوٹے چھوٹے سبق آموز موثر افسانوں کا دلآویز مجموعہ۔	" عہ
دادا لال بھجکڑ	ادر چار نہایت ہی پر لطف مزاحیہ لیکن نتیجہ خیز قصے نانی عشرا در ولایتی نعمی کے ساتھ کی کتاب۔	" ۸ر
بے فکری کا آخری دن	اور دوسرے مضامین۔ لڑکیوں کے لئے جنہیں پڑھ کر وہ کنوار پنے کی قدر کریں گی اور اپنے فرائض سمجھنے لگیں گی۔	" ۴ر

دوسرا سٹ

کتاب	تفصیل	قیمت
احکام نسواں	عورتوں کے متعلق قرآن مجید کے احکام اور ان کی تفسیر عام فہم صاف ستھری زبان میں۔	" عہ
دعائیں	حضرت علامہ مغفور کی آخری تصنیف سوز و گداز اور درد و اثر میں ڈوبی ہوئی اردو زبان میں نظم و نثر کی دعائیں۔	" ۸ر
دلی کی آخری بہار	نصف صدی پہلے کی تہذیب تعلقات وضعداری اور محبت کی پر درد کہانیاں اور برباد دلی کے جگر خراش افسانے۔	" ۱۲ر
محسن حقیقی	سرور کائنات صلعم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات اور مجالس میلاد کے متعلق اصلاحی مضامین۔	" ۶ر
چمنستان مغرب	زنانہ داری تاریخ معاشرت ادب وغیرہ پر خواتین کے مطلب کے چند بہترین انگریزی مضامین کے عام فہم ترجمے۔	" عہ
مسلی ہوئی پتیاں	دلی کی ٹکسالی زبان میں چند خطوط جن کا ایک ایک لفظ تیر و نشتر کی طرح کلیجے کے پار ہو جاتا ہے۔	" ۶ر
داستان پارینہ	چند تاریخی مضامین (باتصویر) جن میں افسانہ سے زیادہ دلچسپی اور دلآویزی ہے۔	" ۱۲ر
بلبل بہار	لڑکیوں کی تربیت تعلیم اور پردہ پر طبقہ نسواں کے سب سے بڑے محافظ نے تہائی صدی تک غور و فکر کر کے جو نسخے تجویز کئے ان کا مجموعہ۔	" ۱۰ر
خدا اور انسان	عصمت و تمدن میں اب سے ۲۵ سال پہلے جو معرکۃ الآرا افسانے شائع ہوئے تھے ان میں سے آٹھ افسانے۔	" ۱۲ر
بساط حیات	حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ۔ چار سبق آموز نہایت موثر افسانے۔	" ۶ر
نشیب و فراز	آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔	" ۴ر
یادگار تمدن	تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں پہلا اور آخری پرچہ تھا اس کے متعلق مضامین ہیں طرز بیان بے انتہا دلآویز۔	" ۶ر

تیسرا سٹ

کتاب	تفصیل	قیمت
مسلمان عورت کے حقوق	حقوق نسواں کی حمایت میں علامہ مغفور کے معرکۃ الآرا مضامین جن کی بدولت عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی۔	" ۱۲ر
زیور اسلام	مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے نہایت موثر اور دلچسپ مذہبی مضامین کا قیمتی مجموعہ۔	" عہ
خدائی راج	اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری بے مثل افسانوں کا دلآویز مجموعہ جو اردو افسانہ نگاری میں غیر فانی درجہ رکھتا ہے۔	" عہ
ساجن موہنی	شوہر کا دل کس طرح مسخر کیا جا سکتا ہے اس موضوع پر بے بہا مشورے۔	" ۴ر
شادی کا انتخاب	لڑکی لڑکے کی شادی کے وقت کیا باتیں ضرور دیکھنی چاہئیں۔	" ۸ر
عالم نسواں	خواتین سے متعلق ملکی غیر ملکی تحریکوں پر خواتین ہند کے محسن اعظم کا تبصرہ جو ادبی حیثیت رکھتا ہے۔	" ۸ر
فریب ہستی	مسلمان گھرانے اندر ہی اندر کس طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی درستی کی کیا تدابیر ہیں۔ اس بحث پر مفید مضامین۔	" ۶ر
بکھری ہوئی پتیاں	مختلف موضوعوں پر علامہ مغفور کے متفرق مضامین جن میں حضرت مغفور کی مختلف ادبی حیثیتیں نظر آتی ہیں۔	" ۱۴ر

ملنے کا پتہ

دفتر عصمت کوچہ چیلان دہلی

ابتہ دفتر عصمت دہلی | بنات دہلی | محصول ڈاک بذمہ خریدار

عصمت بک ڈپو کی چند مشہور و مقبول کتابیں

کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
...ہ خانہ	ہندوستان کی کسی زبان میں اس موضوع پر اس قدر مکمل مفصل اور مدلل اور اس قدر سکار آمد اور مفید اور عام فہم کتاب شائع نہیں ہوئی۔ کیپٹن ڈاکٹر نصیر الدین احمد میڈیکل افسر کا غیر فانی کارنامہ ہے۔ حاملہ اور زچہ دونوں حصوں میں زر کثیر صرف کر کے تصویریں دی گئی ہیں۔	۸ روپے
...ت و حرفت	سینکڑوں قسم کی چیزیں گھر پر تیار کر کے مالی پریشانیاں دور کرنے کے بیش بہا صحیح نسخے۔ مسٹر رحیم چیف کیمسٹ کی اہلیہ محترمہ نے تجربہ کے بعد لکھے ہیں۔	عمار
...تی مغربی کھانے	عصمتی دسترخوان کا دوسرا حصہ مغربی اور ایشیائی کھانوں کی صحیح ترکیبیں جو تجربے کے بعد لکھی گئی ہیں۔ مصنفوں کے نہایت کار آمد مضامین بھی ہیں مع ایڈیشن۔	عمار
...نگھار خانہ	خوبصورتی اور تندرستی کی قابل قدر کتاب جسم کے ہر حصہ کو خوشنما بنانے جوانی قائم رکھنے کی ہدایتیں سنگھار کی اشیاء کے استعمال کے صحیح طریقے اور ورزشیں۔	عہ
...اری کے تجربات	ذاتی تجربوں کی بنا پر خانہ داری کے متعلق بے بہا مضامین جو نامور مضمون نگار محترمہ ... بلقیس بیگم نے لکھے ہیں پھوہڑ لڑکیاں مطالعہ کر لیں تو گھر بن جائیں	۱۲ر
...ید نسواں	خانہ داری کے تجربوں کا دوسرا حصہ تندرستی، تیمارداری کے متعلق ذاتی تجربوں کی بنا پر نہایت مفید اور کار آمد مضامین۔	۸ر
...تی ہزار نعمت	عصمت کی مشہور نامہ نگار محترمہ زہرہ فیضی کے یورپ امریکہ کے تجربات صحت قائم رکھنے کے متعلق قیمتی مشورے، تندرستی کے اصول۔	۴ر
...ں کی تربیت	سائنس اور حفظان صحت کے اصولوں پر بچوں کی پرورش اور ان کی تربیت کس طرح کی جائے اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب ہے۔	۱۰ر
...ین اندلس	مسلمانوں کے زمانہ کے اسپین میں بڑی بڑی شاعرہ ادیب مقررہ بذلہ سنج لطیفہ گو مدبر خواتین گذری ہیں ان کا تذکرہ ہے۔ تاریخ میں افسانہ کا لطف	۶ر
...ری بیگم	اردو کی بہت مشہور افسانہ نگار مسز نذر سجاد حیدر مرحومہ کا مقبول اور مشہور افسانہ جس میں خانگی خرابیوں اور رسوم کی پابندیوں کے نقصانات دکھائے ہیں۔	۱۲ر
...ن پر قربانیاں	دولت کے لالچ میں سوکن پر بیٹی بیاہنے اور ناموزوں لڑکے لڑکی کی شادی کر دینے کے دردناک نتائج۔ پانچ عبرتناک سبق آموز افسانے۔	۸ر
...ت کی پتلی	تین مختلف الخیال عورتوں کے حالات اولو العزمی اور ہمت سے کس طرح بگڑا ہوا گھر بن سکتا ہے۔ اس موضوع پر محترمہ فاطمہ بیگم منشی فاضل کی تصنیف۔	۶ر
...ار رخ	چار عورتوں کی آپ بیتی مغربی تمدن کی اندھا دھند تقلید عیسائی مشنریوں کی صحت مزاج کی پابندیوں کے دردانگیز نتیجے دکھائے گئے ہیں۔	۴ر
...ید وفا	امۃ الوحی صاحبہ مشہور افسانہ نگار ہیں یہ کتاب انہیں کے نتیجہ خیز دلآویز دلچسپ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ سب افسانے کامیاب اور بہت اچھے ہیں۔	عہ
...نجی لطیفے	دنیا کی نامور شہزادیوں، بادشاہوں، شاعروں، ادیبوں کے لطیفے جن میں تہذیب سے گرا لغویات خرافات سے لتھڑا ہوا کوئی لطیفہ نہیں۔	۸ر
...ں کی باتیں	عامیانہ بازاری لطیفے نہیں عصمتی بہنوں کے لکھے ہوئے نئے نئے طبع زاد سنجیدہ لطیفے مہذب ظرافت کی دل پسند کتاب۔	۸ر
...ں کی باتیں	بڑے بڑے پیغمبروں بادشاہوں مصنفوں فلاسفروں کے وہ مقولے جو برسوں کے تجربوں پر مبنی ہیں جن میں زندگی کی مشکلات کا حل ہے۔	۸ر
...ہ و تعلیم	مسلمان عورتوں کا تمام مذہب کی عورتوں سے مقابلہ مسلمان عورتوں کے حقوق تعلیم کی طرف سے غفلت کے نتائج پردہ پر معقول بحث۔	۱۲ر
...ز جمال	بلقیس جمال حیرت کی چالیس نظموں کا مجموعہ اسلام کے دور اولین کی سبق آموز تاریخی کہانیاں اور مناظر قدرت کی مصوری ہندوستان کی نامور شاعرہ کی بہترین نظمیں ہیں	۱۲ر
...ی خاموشی	خواتین کی محبوب شاعرہ محبوب بیگم لکھنوی کی دردانگیز نظمیں جو ہندوستانی عورتوں کی مظلومیت کا صحیح فوٹو ہیں شروع میں مولانا راشد الخیری ایڈیٹر عصمت کا دیباچہ	۶ر
...ات مسرت	محترمہ حجاب اسمٰعیل کے دردانگیز مضامین جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے اور جو اردو رسالوں میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔	۶ر
...ب زریں	محترمہ حجاب اسمٰعیل کے دردانگیز مضامین کا مجموعہ مصنفہ کے بلند تخیل کی رنگینی جذبات کی ترجمانی اور شاعری کا بہترین نمونہ۔	۸ر
...ینہ موٹر	انجن کے ہر پرزہ کے متعلق معلومات کتاب کے مطالعہ سے مالک موٹر خود گاڑی کا نقص دور کر سکتا ہے۔ اردو میں اپنے موضوع پر بہترین کتاب۔	۸ر
...ل بانو	محترمہ نذر سجاد حیدر کا بہترین افسانہ جس کے پلاٹ کی دلچسپی کتاب ختم کرنے پر مجبور کرتی ہے۔	۱۲ر
...یسہ روزہ	ایک دولت مند گھر کی یتیم لڑکی کا افسانہ۔ عزم شرافت اور انسانیت کی دل ہلا دینے والی قربانیاں استقلال اور ہمت کی ناکامیوں پر فتح۔	۸ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر عصمت دہلی

عصمت بک ڈپو کی چند مشہور و مقبول کتابیں

نام کتاب — مختصر کیفیت — قیمت

افسانۂ حرم — لڑکیوں کے لئے ایک فاضل جنٹلمین نے نہایت آسان زبان میں اخلاق آموز مفید دس کہانیاں لکھی ہیں۔

مزیدار کہانیاں — چھوٹے بچوں کے لئے انہیں کی زبان میں نہایت دلچسپ کہانیاں جن کی تصویریں بھی دیکھ کر بچے خوش ہوں گے۔ از سید ابو تمیم صاحب۔

مختصر دنیا — ایک انگریز سیاح بالشتیوں کی دنیا میں چلا گیا۔ بالشتئے اسے دیو سمجھتے تھے سیاح درجنوں بالشتیوں کو جیب میں ڈال لیتا تھا بہت مزیدار ہے۔

بچوں کی دنیا — ملک روس کے سب سے بڑے مصنف ٹالسٹائی نے بچوں کے لئے جو کہانیاں لکھی تھیں ان کا انتخاب ترجمہ بہت آسان زبان میں ہے۔

جاپانی کہانیاں — جاپانی بچوں کی بہترین کہانیاں۔ نہایت آسان عام فہم اردو میں محترمہ مسز فضل نے لکھی ہیں۔ ہر کہانی کے ساتھ تصاویر بھی ہیں۔

دامن باغباں — مشہور افسانہ نگار ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے سبق آموز دلچسپ اخلاقی افسانوں کا دلاویز مجموعہ۔

عصمتی دسترخوان — (از محترمہ آمنہ نازلی) کھانے پکانے کے متعلق ہندوستان کی بہترین کتاب جس کی تیاری میں ۸۰ عصمتی بہنوں نے حصہ لیا جس کی تمام ترکیبیں تجربہ کے بعد لکھی گئی ہیں۔ ۰ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت حصہ اول دو روپے۔ حصہ دوم دو روپے۔ — دونوں حصہ

مشرقی مغربی کھانے — (از محترمہ آمنہ نازلی) عصمتی دسترخوان کا دوسرا حصہ۔ کھانوں کی ترکیبیں سب تجربوں کے بعد لکھی گئی ہیں سوئفوں کے مضامین بھی کھانے پکانے کے متعلق ہیں۔

ناشتہ — (از محترمہ آمنہ نازلی) دوپہر اور رات کے کھانے سے قبل صبح اور سہ پہر ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جن جن چیزوں کا ناشتہ کیا جاتا ہے ان کی صحیح ترکیبیں۔

عصمتی ہنڈکلیا — (از محترمہ آمنہ نازلی) چھوٹی بچیوں کے کھانے پکانے کی سب سے اچھی کتاب۔ مضامین بھی بہت مفید ہیں۔

بچوں کے کھانے — (از محترمہ آمنہ نازلی) اصول صحت سے بچوں کو کس قسم کی غذا دینی چاہئے یہ بتا کر صحت بخش اور مقوی غذائیں تیار کرنے کی صحیح ترکیبیں درج کی گئی ہیں۔

بیماروں کے کھانے — (از محترمہ آمنہ نازلی) نامور ڈاکٹروں اور تجربہ کار بزرگوں اور عمر رسیدہ عورتوں نے مریضوں کے لئے بہترین کھانے لکھے ہیں۔

مذاقیہ کھانے — (از محترمہ آمنہ نازلی) دولہا بھائی سے نندوں سے سہیلیوں سے مہذب اور شائستہ مذاق کرنے کی پسندیدہ کتاب۔

عصمتی کشیدہ — کشیدہ کاری کی پسندیدہ کتاب جس میں کاڑھنے کے لئے عمدہ عمدہ نمونے دئے گئے ہیں۔

گلزار درخشاں — (از محترمہ آرے درخشاں) مختلف وضع کی کڑھت کے لئے کئی کئی قسم کے خوبصورت نمونے مع ضروری ہدایات۔

گلدستۂ کشیدہ — (از محترمہ خدیجہ فاطمہ) کشیدہ کاری کی سب سے اچھی کتاب جس میں ہر قسم کے نمونے بہتر سے بہتر دئے گئے ہیں۔

چمنستان خیاطی — کپڑوں کی کٹائی سلائی کے متعلق کارآمد ہدایات اور متعدد عمدہ عمدہ نمونے (از محترمہ فاطمہ بیگم منشی فاضل)۔

گلستان خیاطی — چمنستان خیاطی کا دوسرا حصہ جس میں مفید مضامین کارآمد ہدایتیں اور نئی نئی طرز کے اعلیٰ درجہ کے نمونے ہیں۔

عصمتی کروشیا — (از محترمہ فاطمہ انور علی صاحبہ) فن کروشیا کے متعلق مشہور کتاب جس میں بہترین نمونے دئے گئے ہیں۔

کراس اسٹچ ورک — اپنے موضوع پر اردو میں پہلی کتاب جس کی دھوم مچ گئی مرتبہ محترمہ خدیجہ فاطمہ رکن ادارت جوہر نسواں دہلی۔

موتیوں کا کام — ۲۷ عصمتی بہنوں نے یہ کتاب تیار کی ہے۔ ہندوستان بھر میں موتیوں کے کام کے متعلق ایسی مفید کتاب نہیں چھپی۔

سلمہ ستارہ کا کام — محترمہ خدیجہ بائی مرحومہ ہندوستان کی مایہ ناز دستکار خاتون کی تالیف ہے دوسری دفعہ چھپی ہے۔

تارکشی کا کام — کپڑوں سے دھاگہ نکالنے کے کام پر سب سے پہلی کتاب اردو زبان میں۔

گلدستۂ تارکشی — محترمات سیدہ اشرف اور سعیدہ اشرف جیسی نامور دستکار خواتین نے مرتب کی ہے بہت خوبصورت ہے۔

اونی کام سلائیوں سے — فن ننگ پر قابل قدر کتاب جس میں بنائی کے متعلق عام فہم ہدایتیں اور لیتھو بلاک کے بہت سے نمونے ہیں۔

جالی کا کام — ہندوستان کی قدیم زنانہ صنعت پر سب سے پہلی کتاب جس میں لیتھو اور بلاک کے بہت سے نمونے ہیں۔

نسیم سوزن کاری — ایک چمنستان پر بہار ہے جس میں مختلف قسم کی زنانہ دستکاریوں کے گلہائے رنگارنگ کھل رہے ہیں۔

خواتین کی مشکلات — کم استطاعت نادار غریب عورتوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ کیا کیا کام کر کے مالی مشکلات دور کر سکتی ہیں۔

مختصر کیفیت

ب　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　قیمت

ایک کام　ذریٹ ورک کے متعلق اردو میں پہلی کتاب۔ جس پر ولایت کے پرچوں نے بھی شاندار ریویو لکھے۔ از سید رضا احمد صاحب جعفری۔　۸ر

کا کام　غریب عورتیں دستکاری کے کیا کیا کام کرکے مالی پریشانیاں دور کر سکتی ہیں۔ از سید رضا احمد صاحب جعفری۔　۸ر

پھلواری　پھولوں کی کاشت کیاری اور باغیچہ کی نگہداشت اور انگریزی ہندوستانی اور ہر موسم اور ہر قسم کے پھولوں کی کاشت کے متعلق بتایا۔　۸ر

نسواں　(از مولوی نصیرالدین صاحب ہاشمی) خواتین کے لئے معاشرتی اخلاقی اصلاحی مضامین کا دلچسپ مجموعہ جس میں بہترین معاشرت کے متعلق ابھی لکھا ہے۔　۸ر

کی چھپائی　سائنٹفک طریقوں سے کپڑوں کو کس طرح چھاپنا چاہئے ایک ماہر فن نے نہایت عام فہم پیرایہ میں یہ کتاب لکھی ہے۔　۸ر

سلمٰی　لڑکیوں کو خط و کتابت سکھانے کی جدید ترین نہایت مفید اور دلچسپ کتاب۔ از صاحبزادہ ولی احمد خاں صاحب ایم اے ایم۔ ایف۔　۶ر

گیت　جاہل گنواروں کے مختلف طرز کے گیتوں کا نہایت ہی دلچسپ مجموعہ　ڈاکٹر اعظم صاحب کریوی مشہور ادیب کی محنت اور قابلیت کا بہترین نمونہ۔　۸ر

نیلوفر　چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے دلچسپ کہانیوں کا دلچسپ مجموعہ۔ جسے بچے اور بچیاں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔　۱۲ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم مرحومہ

ہمنشیں　ادیبۂ جلیلہ محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کے بے مثل ادبی مضامین کا حسین مجموعہ جس سے اردو لٹریچر میں قابل قدر اضافہ ہوا۔　عمر

خاتون　اسلام کی پہلی ترقی پسند افسانہ نگار خاتون یعنی محترمہ خاتون اکرم سے دلآویز نتیجہ خیز سبق آموز افسانوں کا خوبصورت مجموعہ نیا ایڈیشن　للعمر

فسانہ　محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کا لکھا ہوا ایک نہایت دلآویز فسانہ جس پر نہایت شاندار ریویو اخبارات نے کیا ہے۔　۸ر

میٹھی　ایک دلچسپ مختصر افسانہ جسے پڑھنے کے بعد محترمہ خاتون اکرم جنت مکانی کی افسانہ نگاری کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا نیا ایڈیشن۔　۶ر

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا

نسواں　یہ ایک دلچسپ اخلاقی ناول جس میں عورتوں کی ہر حالت اور ہر عمر کے متعلق معلومات کا دلچسپ ذخیرہ ہے۔　للعمر

ہشت باجرہ　دلچسپ اور سبق آموز قصوں کے پیرایہ میں اخلاقی اصلاحی جواہرات کا بیش بہا ذخیرہ۔　۱۰ر

النساء　لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جدید طرز پر خط و کتابت کی بے نظیر کتاب جس میں خطوط کے پیرایہ میں بہت سی مفید باتیں بتائی گئی ہیں۔　۱۲ر

نی　اخلاقی معاشرتی افسانہ جس میں ایرانی رسوم وغیرہ کی دلچسپ معلومات لکھی ہے۔　۱۰ر

تصانیف منشی پریم چند آنجہانی

شادی　اخلاقی اور اصلاحی ڈراما جو پلاٹ کے لحاظ سے کامیاب ہے سبق آموز عبرتناک اور دلچسپ مزاحیہ بھی ہے۔　۶ر

کی قیمت　اور سات اور افسانے جو خاص طور پر ناظرین کے لئے منشی پریم چند نے لکھے تھے۔ منشی جی کے افسانوں کا آخری اور سب سے بہتر مجموعہ ہے۔　عمر

تصانیف مولانا سیماب اکبرآبادی

آفتاب زندگی　(از مولانا سیماب اکبرآبادی) ایک لڑکی کے کنوارپنے کے دلچسپ حالات دلنشین پیرایہ میں۔　۶ر

مہتاب زندگی　(از مولانا سیماب اکبرآبادی) آفتاب زندگی کا دوسرا حصہ جس میں شمس النساء کی شادی کے بعد کے حالات دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔　۶ر

گلدستہ　بچوں اور لڑکیوں کے لئے دس ننھی ننھی کتابوں کا نہایت مفید مجموعہ چوتھا ایڈیشن حال میں چھپا ہے۔　عہ

عصمت کے ۳۱ سال کے پرچے

۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۵ء تک چند متفرق پرچے، جو بہت تھوڑی تعداد میں باقی ہیں، قیمت فی پرچہ ایک روپیہ اس دور میں حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی ایڈیٹری میں نہایت شائع ہوتا تھا کاغذ ولائتی نہایت اعلیٰ قسم کا لگایا جاتا تھا ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۳ء متفرق پرچے تھوڑی تھوڑی تعداد میں بچے ہوئے ہیں کاغذ معمولی قیمت فی پرچہ آٹھ آنے ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۶ء تک ہر سال کے پورے پرچے ہیں اُن کی قیمت چار روپے اور جس سال کے ۱۰ ماہ کے پرچے ہیں اُن کی قیمت ساڑھے تین روپے ۱۹۲۸ء کے پرچے جن میں جوبلی نمبر بھی شامل ہے قیمت للعکر ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۶ء تک بڑا سائز ہر فائل میں زیادہ تر سفید چکنے کاغذ کے پرچے ہیں لیکن بعض آرٹ کاغذ اور بعض معمولی کاغذ کے بھی نکلنے ممکن ہیں۔ سال کے پورے پرچوں کی قیمت چار روپے۔ دس ماہ کے پرچوں کی قیمت ساڑھے تین روپے۔ ہر سال مکمل یا نامکمل فائل میں ایک روپیہ قیمت کا سالگرہ نمبر بھی شامل ہے۔ صرف سالگرہ نمبر ۱۹۳۴ء ۸ر جوبلی نمبر ۱۲ر سالگرہ نمبر ۱۹۲۹ء تا ۱۹۳۶ء فی پرچہ ایک روپیہ راشد الخیری نمبر ۱۹۳۶ء ۱۲ر سالگرہ نمبر ۱۹۳۷ء ۱۰ر محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

منیجر عصمت دہلی

عصمت کا راشد الخیری نمبر

بنات اور جوہر نسواں اور ساقی کے راشد الخیری نمبر ہاتھوں ہاتھ نکل گئے اور اب کسی قیمت پر نہیں مل سکتے۔ البتہ عصمت کے اس خاص نمبر کے کچھ پرچے باقی ہیں۔ اس نمبر میں ہندوستان اور بیرون ہند کے مسلم اور غیر مسلم مشہور لکھنے والوں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین نے ہندوستان کے مصلح اعظم کی یاد میں موثر مضامین لکھے اور مرحوم کی تصانیف پر تنقید یں کیں اور حضرت علامہ مغفور کی بے ساختہ اور ادبی کمالات کا اعتراف کیا ہے اور کئی مضمون حضرت مرحوم کے ذاتی حالات اور خانگی زندگی کے متعلق ہیں جو علاوہ دلچسپ ہونے کے سبق آموز ذخیرہ خیز ہیں حضرت علامہ مرحوم کی مختلف عمروں کی تصاویر بھی دی گئی ہیں مضامین کے نتیجے ہوتے تین سو ہیں گر نصف سے زیادہ باریک لکھ کر تصانیف حضرت مرحوم کے سائز کے ۰۰ ۸ صفحوں کے مضامین شائع کئے گئے ہیں کاغذ ولائتی چکنا۔ لکھائی چھپائی بہترین۔

ہندوستان کے کسی سیاسی رہنما کی ادیب و کسی شاعر کی یاد میں ایسا شاندار اور اسقدر کامیاب عظیم خاص نمبر کسی پرچہ کا شائع نہیں ہوا۔

عصمت کا راشد الخیری نمبر ایک تاریخی پرچہ ہے

جس کا مطالعہ نہ صرف تعلیم یافتہ خواتین کے لئے ضروری ہے جنہیں تحریک نسواں سے دلچسپی ہے بلکہ ان مردوں کو بھی یہ ضرور پڑھنا چاہئے جنہیں ادب اردو کا خدا نے ذوق عطا فرمایا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

رسالہ جوہر نسواں دہلی کے خاص نمبر

پہلا خاص نمبر مارچ ۱۹۳۵ء ادنیٰ کام سلائیوں سے۔ فن خنک پر بہترین کتاب متعدد بلاک کے نمونے بھی ہیں قیمت (عہ) دوسرا خاص نمبر ستمبر ۱۹۳۵ء تارکشی کا کام۔ کیڑے دھاگے بنانے متعلق۔ متعدد بلاک کے نمونے بھی ہیں قیمت (عہ) تیسرا خاص نمبر مارچ ۱۹۳۶ء کراس اسٹچ ورک۔ اس موضوع پر ایسی خوبصورت اور مفید کتاب اردو شائع نہیں ہوئی قیمت (عہ) چوتھا خاص نمبر ستمبر ۱۹۳۶ء راشد الخیری نمبر۔ خواتین ہند کے محسن اعظم کی یاد میں شائع ہوا تھا مختلف زنانہ دستکاریوں کے اعلیٰ نمونے۔ قیمت پانچواں خاص نمبر مارچ ۱۹۳۷ء جالی کا کام۔ ہندوستان کی قدیم صنعت پر مستند کتاب متعدد نمونے بلاک کے ہیں قیمت (عہ) چھٹا خاص نمبر ستمبر ۱۹۳۷ء مختلف زنانہ دستکاری ختم ہو گیا۔ ساتواں خاص نمبر مارچ ۱۹۳۸ء سوزن کاری۔ ایک حسین پرچہ جس میں مختلف قسم کے کھانے رنگا رنگ کمل رنگ ہیں قیمت (عہ) آٹھواں خاص نمبر ستمبر ۱۹۳۸ء مختلف زنانہ دستکاریاں۔ ختم ہو گیا۔ نواں خاص نمبر مارچ ۱۹۳۹ء گلستان خیالی۔ لڑکوں لڑکیوں کی کتابی سلائی کے متعلق نہایت کارآمد کتاب قیمت (عہ)۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر عصمت دہلی

اونی کام سلائیوں سے

پُل اوور میں شکرپارا

ESTD.1927
سالگرہ نمبر جنوری ۱۹۳۰ء
REGD.Nº L2222
بنات
جسے
حضرت علامہ راشد الخیری نے
۱۹۲۰ء
میں
جاری
کیا
BANAT
HAFEEZ
ایڈیٹر: رازق الخیری

دیکھو تو بچی ماں کو پانی پلا رہی ہے۔ نظم صفحہ ۱۰ پر دیکھئے

آؤ بنات کا سالگرہ نمبر پڑھیں

تیرھواں سال | فہرست مضامین جنوری سنہ ۱۹۴۰ء | جلد ۲۴ نمبر ۴

(باہتمام [illegible] الرحمٰن [illegible] مطبع محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا)

قصے کہانیاں۔ ڈرامے۔ مکالمے۔ گفتگو

سائنس۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ حساب

دلچسپ مضامین۔ دستکاری۔ ہنڈکلیا۔ متفرق

تصویریں اور کارٹون۔ جاپانی دلہن اور ادنی سوئٹر (رنگ برنگی تصویریں) بچی ماں کو پانی پلا رہی ہے۔ زنظم کے ساتھ) آدھ سال گرہ نمبر پڑھیں۔ ایسا زیور کون پسند کرے گا؟ تندرست بچیاں۔ راستہ بتاؤ۔

مبارک نیا سال بہنو مبارک

مضامین کیسے ہیں دیکھو مبارک نیا سال نامہ نہ کیوں ہو مبارک
مجلی "بنات" آج سب کو مبارک بس اب لمحے لمحے کو سمجھو مبارک

مبارک نیا سال بہنو مبارک

مضامین پڑھنے میں آئیں گے اچھے دل آویز گذریں گی نظمیں نظر سے
نکات ہاتھ آئیں گے علم وادب کے سبق دین و دنیا کا حاصل کریں گے

مبارک نیا سال بہنو مبارک

بڑی خیر و خوبی سے ہر ماہ گذرا جو مضمون دیکھا اچھوتا ہی دیکھا
دل آویز نظمیں، فسانے دل افزا "بنات" اب کے پہلے سے بھی ہے انوکھا

مبارک نیا سال بہنو مبارک

یہ سرچشمۂ علم جاری ہے جب تک اٹھائیں گے سب فائدہ اِس سے بے شک
مساعی ہیں سب قابلِ قدردان تھک کسی سے نہیں ملک میں اس کو چشمک

مبارک نیا سال بہنو مبارک

دعائیں یہی ہیں شہابِ حزیں کی کرے روز افزوں یہ پرچہ ترقی
رہیں خرم و شاد بہنیں بناتی نیا سال گذرے بصد خیر و خوبی

مبارک نیا سال بہنو مبارک

مسعود حسن شہاب دہلوی

سنہ ۱۹۳۹ء کے بارہ پرچوں کو ایک بار پھر دیکھ جائیے کہ اس میں آپ کی دلچسپی اور فائدے کے کیسے کیسے عمدہ اور کتنے مضمون شائع ہوئے۔ تصویریں کتنی چھپیں۔ اور سنہ ۱۹۳۸ء کے مقابلے میں اس سال بنات نے کتنی ترقی کی۔ ایک نظر دیکھنے سے مضمونوں کی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے:-

نظمیں اور گیت۔ ۶۴ قصے کہانیاں۔ ۳۶ ڈرامے مکالمے۔ ۱۰

مذہبی مضامین۔ ۱۳ سائنس۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ۳۶ علمی مضامین۔ ۲۴

اخلاقی مضامین۔ ۱۸ تندرستی اور سیر و تفریح۔ ۲۱ دستکاری کے نمونے۔ ۲۷

دستکاری کے مضامین۔ ۹ پہیلیاں معمے۔ سوالات۔ ۵۷ لطیفے — ۲۹

ہنڈکلیا پر مضمون اور ترکیبیں۔ ۲۰ عجیب و غریب کھیل۔ ۷

۶۰ رنگین اور سادہ فوٹو۔ ہاتھ کی بنی ہوئی تصویریں ان کے علاوہ۔ بعض قسم کے مضمونوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ بعض کی کم رہی۔ یہ کمی اس سال مضمون نگاروں کو دور کر دینی چاہیے۔

بناتی بہنوں اور بھائیوں نے سنہ ۳۹ء میں بڑے اچھے اچھے مضمون لکھے اور انھوں نے واقعی کوشش کی کہ اُن کی مضمون نگاری میں ترقی ہو۔

پرانی مضمون نگار بہنوں کے علاوہ بعض نئی بہنیں بھی مضمون لکھنے کی خوب مشق کر رہی ہیں اور ہمیں امید ہے کہ وہ بہت جلد بنات کی مشہور مضمون نگار بن جائیں گی۔ پچھلے سال کی طرح اس مرتبہ بھی سارے سال کے بہترین مضمونوں پر انعام دئے جاتے ہیں:-

پہلا انعام۔ پانچ روپے مس جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ) کو

دوسرا انعام۔ چار روپے رئیس صاحبہ (امرتسر) کو

تیسرا انعام تین روپے مس صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ) کو
چوتھا انعام دو روپے صغیرا بانو حسن علی صاحبہ (بمبئی) کو

لڑکوں میں سید محمد عباس صاحب (سوسر) (دوسرے۔ اور مسعود حسن صاحب شہاب ادیب (دہلی) چوتھے انعام کے مستحق ہیں۔ ہم انعام پانے والی بہنوں اور بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ وہ دفتر عصمت کی اپنی اپنی رقموں کی چاہے جونسی کتابیں ایک مہینے کے اندر اندر منگالیں ؂

انعام دیتے وقت ہم نے کثرت اور عمدگی دونوں کا لحاظ رکھا ہے۔ بعض بہنیں ایسی بھی ہیں جنھوں نے انعام تو حاصل نہیں کیا مگر ان کے مضمون اچھے تھے اور انھوں نے اپنے پرچے کی بڑی مدد کی۔ ایسی بہنوں میں ب۔ن۔ آنسہ ابراہیم (مدراس) اور مس مقصودہ خاتون ادیب فاضل اور ستبشرہ خاتون صاحبہ ادیب فاضل (نئی دہلی) ذکر کے قابل ہیں ؂

بزرگوں میں حضرت آغا شاعر۔ مولانا محوی لکھنوی۔ مولوی شاہد احمد۔ جناب عابد مسیح۔ پنڈت اندرجیت شرما۔ محترمہ خورشید اقبال حیا۔ جناب ابن حسن شارق۔ حاجی جوہر۔ نفیس فاطمہ بیگم صاحبہ۔ اور محترمہ زبیدہ زریں نے باقاعدہ بنات کے لئے بڑے پیارے پیارے مضمون۔ کہانیاں اور نظمیں لکھیں۔ نیز (اور) مولانا محمود اسرائیلی۔ زیب عثمانیہ صاحبہ۔ ظفریاب حسین صاحب جام نوائی۔ گوہر اقبال صاحبہ حور۔ عبدالجلیل صاحب دہلوی۔ جناب سلام مچھلی شہری۔ محترمہ بیگم عبدالرحمٰن۔ جہاں آرا بیگم صاحبہ (بنگال) فاطمہ بیگم صاحبہ (دہلی) چاند شرما صاحب۔ اور حفیظ بتول صاحبہ بھی کسی نہ کسی نمبر میں شریک ہوئیں ؂

ہم اپنے تمام مضمون نگاروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ بنات کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ہر قسم کے عمدہ عمدہ مضمون بھیجتے ہیں۔ خاص کر جناب شاہد احمد صاحب ایڈیٹر ساقی کے کہ وہ بچیوں کے مطلب کی اتنی اچھی کہانیاں لکھتے ہیں۔ عابد مسیح صاحب اور اندرجیت شرما صاحب کے کہ وہ علمی اور دلچسپ مضمون اور نظمیں بھیجتے ہیں ؂

سنہ ختم ہوا۔ اب سنہ کا پہلا پرچہ سال گرہ نمبر کی صورت میں حاضر ہے۔ دیکھئے آپ کے لئے کیسے کیسے عمدہ دلچسپ اور مفید مضمون جمع کئے گئے ہیں۔ تصویریں بھی بہت زیادہ ہیں۔ یقین ہے یہ نمبر آپ کو ہر طرح پسند آئے گا۔

افسوس ہے بہت سے اچھے اچھے مضمون سال گرہ نمبر میں چھپنے سے رہ گئے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ وہ دیر سے پہونچے۔ دوسری یہ کہ اس سے زیادہ مضمونوں کی گنجائش نہیں نکل سکتی تھی۔ پچھلے سال جن بہنوں کے مضمون نہیں چھپ سکے یا کم چھپے انھیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ وہ بنات کو اچھی طرح پڑھا کریں اور خود ایسے ہی عمدہ مضمون لکھنے کی کوشش کیا کریں۔ جو مضمون اچھا ہوتا ہے ہم اسے ضرور شائع کرتے ہیں۔

ایک بہن کو اپریل ۱۹۳۵ء کے بنات کی سخت ضرورت ہے۔ دفتر میں کوئی پرچہ نہیں بچا۔ کوئی بہن مہربانی فرما کر دے سکیں تو وہ ان کا شکریہ ادا کریں گی۔ بلکہ اگر وہ بہن چاہیں تو پرچہ دو تین روز بعد واپس کر دیا جائے گا۔ ص۔ معرفت دفتر عصمت دہلی کے پتہ پر بھیجئے۔

ایڈیٹر

نئے سال کی دعا

ہزار شکر کہ خالق نے فضل فرمایا نئی سحر کا نیا گیت، خلق نے گایا
نئی عروس کی مانند سالِ نو آیا

ہم اس کے فیض سے اک کاش کامیاب بنیں عمل ہوں نیک، زمانے میں انتخاب بنیں
کریں جہان کو پُر نور آفتاب بنیں

ہمیشہ اپنے بزرگوں کی بات کو مانیں ادب کو اُن کے ہر اک بات سے سوا جانیں
جو ہم پہ اُن کے فرائض ہیں اُن کو پہچانیں

عزیز وقت نہ برباد ہو کبھی اپنا فضول باتوں میں ہرگز نہ جی لگے اپنا
حصولِ علم ہو منشائے زندگی اپنا

ہمیشہ کام جو اچھے ہیں ان سے کام رہے خیالِ خدمتِ مخلوق صبح و شام رہے
رہیں نہ ہم تو زمانے میں نیک نام رہے

شریکِ حال کرم ہو ترا سدا یارب لگا رہے تری رحمت سے آسرا یارب
قبول ہو یہ "نئے سال کی دعا" یارب

اُم زہرا ہاشمی (بدایونی)

خدا کا شکر

ترا شکر کرتے ہیں دن رات ہم — کہ رہتے ہیں خوش، کچھ نہیں دل کو غم
نہ کچھ سوچ ہم کو، نہ کچھ فکر ہے — کہ دے رکھی ہے تو نے ہر ایک شے
بنائی ہے یہ رات آرام کو — تو پیدا کیا ہے یہ دن کام کو
کھلایا ہے شب کو ستاروں کا باغ — چمک کر لبھاتے ہیں دل یہ چراغ
تجھی نے بنایا ہے یہ آسمان — کہ جیسے ہو نیلا کوئی سائبان
یہ چاند اور تارے یہ سورج تمام — تری ہی تو قدرت کے یا رب ہیں کام
یہ بازار، یہ شہر اور یہ مکان — بتاتے ہیں تیری ہی قدرت کی شان
بنائے ہیں یہ سبز تو نے درخت — کوئی نرم ہے ان میں اور کوئی سخت
یہ پھل اور ترکاریاں اور پھول — نہیں کوئی ان میں سے ہرگز فضول
یہ جنگل یہ باغ اور اونچے پہاڑ — یہ سبزہ، یہ پودے، یہ بوٹے، یہ جھاڑ
جو ہر اک جگہ پر لگاتا ہے تو — ہمیں اپنی قدرت دکھاتا ہے تو
یہ دریا، یہ تالاب، یہ ندیاں — یہ نالے، یہ جھیلیں، یہ گہرا کنواں
یہ چشمے، یہ جھرنے، یہ سب آبشار — تجھی نے بنائے ہیں پروردگار!
بنایا ہمارے لئے کل جہاں — یہ کھیل اور تماشے یہ دلکش سماں
تجھے کس طرح بھول سکتے ہیں ہم — تری مہربانی کو تکتے ہیں ہم

یہ سب کچھ کیا تو نے ہم کو عطا
ترا شکر ہو ہم سے کیوں کر ادا

محوی صدیقی لکھنوی

بنات "بڑے آدمیوں کی رائے میں"

پروفیسر مرزا محمد سعید ایم اے آئی ای ایس:۔ بنات میں لڑکیوں کی دلچسپی کے لئے ہر قسم کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ادبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی اور عام معلومات کے مضامین کے علاوہ خانہ داری۔ صنعت و حرفت اور ان تمام امور کو ملحوظ رکھا جاتا ہے جو لڑکیوں کی تربیت کے لئے ضروری خیال کئے جاسکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ رسالہ بنات ہر لحاظ سے ایسا مفید رسالہ ہے کہ ہر ایک تعلیم نسواں کے حامی اور زنانہ مدرسے کے مہتمم کو اس کی قدر کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین ایم اے پی ایچ ڈی شیخ الجامعہ:۔ بنات مولانا راشد الخیری مرحوم کی ایک اچھی یادگار ہے۔ دلچسپ بھی اور مفید بھی۔ خوشی کی بات ہے کہ وہ پابندی سے جاری ہے اور رازق الخیری صاحب اسے سلیقے سے نکال رہے ہیں۔ خدا کرے بنات اور مدیر بنات کی محنت پھلے پھولے۔

مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق:۔ "خیری" گھرانے کے قلم سے جو کچھ نکلے گا "خیر" ہی ہوگا اور پھر جو پرچہ "صادق" کے اہتمام میں نکلے "صدق" کے خادم کے دل میں کیونکر نہ جگہ پائے! ــــ مئی نمبر میں لکھا ہے کہ پرچہ کا صحیح نام "بَنات" ہے۔ کوئی "نَبات" نہ پڑھے لیکن اگر کوئی پرچہ کی میٹھی میٹھی باتوں میں مصری کا مزہ پائے تو کیوں نہ اسے نبات ہی کہے جائے۔

شمس العلما مولانا محمد امین عباسی (ڈھاکہ):۔ میں نے بنات کا بغور مطالعہ کیا۔ میں نہایت مسرت سے یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ یہ رسالہ اپنے اغراض میں نہایت کامیاب ہے۔ اس ذریعہ سے آپ جو خدمتِ قومی انجام دے رہے ہیں قوم کو اس کا شکرگزار ہونا چاہئے اور اس کا شکریہ یہی ہے کہ اس کو ہر گھر میں پہونچنا چاہئے۔

مولانا نیاز فتحپوری۔ ایڈیٹر نگار:۔ بنات وقتاً فوقتاً میری نگاہ سے گذرتا رہتا ہے اور جس وقت میں اس کی معصوم دنیا کی معصوم باتیں سنتا ہوں تو تھوڑی دیر کے لئے تمام افکار بھول جاتا ہوں۔ اس میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے وہ سب کچھ ہوتا ہے جس کی ان کو ضرورت ہے یعنی کام کی باتیں بھی اور تفریح بھی۔ لکھائی چھپائی۔ نقوش و تصاویر کے علاوہ اس کی معنوی حیثیت بھی بہت بلند ہے

محترمہ نذر سجاد حیدر (بیگم حضرت یلدرم):۔ ماشاءاللہ بنات اس وقت ہندوستان بھر کے لڑکیوں کے رسالوں سے بہت بلند ہے۔ پہلے پہل جب میری نظر سے گذرا بہت پسند کیا۔ سجاد صاحب نے دیکھا۔ ان کے خیال میں "لڑکیوں کے تمام اردو رسالوں میں بنات کا اول نمبر ہے"

مولانا شوکت علی مرحوم:۔ میں نے بنات کے پرچے خوب شوق سے پڑھے۔ واقعی بچیوں کو ایسے پرچہ کی بہت ضرورت تھی تاکہ ابتدا ہی سے چھوٹی بچیوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو اور اسلام اور اس کی اعلیٰ تعلیم پر وہ فخر کریں۔ بنات بہت اچھا رسالہ ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ کوئی مسلمان گھر ایسا نہ ہوگا جس میں بچیوں کے ہاتھ میں یہ پرچہ نہ پہونچے۔

دیکھو تو بچّی ماں کو پانی پلا رہی ہے

دیکھو تو! بچّی! ماں کو پانی پلا رہی ہے — پر ماںتا، اسی پر - آنسو بہا رہی ہے

ماں نے خیال باندھا آئندہ حسرتوں کا — بچّی کے - اس ادب پر - کٹنے لگا کلیجا

کیا؟ ٹکٹکی لگائے ماں تک رہی ہے اس کو — گویا - وہ - سوچتی ہے - آئندہ زندگی کو

کیسا کھلونا ہے یہ خوش وقت زندگی کا؟ — اُف رے اتھاہ سمندر اے لال تیرے جی کا

دیکھو تو پیار اس کا؟ چھوٹوں میں یہ بڑائی؟ — کیا دونوں ہاتھوں میں ہے - لیکر گلاس آئی

لڑکی پرایا دھن ہے یہ آنچ کون جانے؟ — کیا جانے سکھ یہ پائے کیا جانے دُکھ اٹھائے؟

پروان اس کا چڑھنا میٹھی مُراد اس کی — میں مر گئی - تو کس کو؟ آئے گی یاد اس کی

اس لال کا الٰہی؟ کیا ہوگا پھر نتیجا؟ — کس کو خبر ہے اس کی کھٹا ہو پھل کہ میٹھا؟

کل کون جانتا ہے کیا اپنے ساتھ لائے؟ — معصوم! ننھی میری - غم سے خدا بچائے

یہ ساتھ میرا اس کا اور یہ خوشی ہے کب تک

یہ چاند کب تلک ہے یہ چاندنی ہے کب تک

(تصویری نظم)

آغا شاعر قزلباش دہلوی

پوتی کا خط دادی کے نام

از

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رح

بڑی دادی اماں صاحبہ کو لونڈی کا آداب -

آج صبح منجھلے ماموں جان حیدرآباد جاتے ہوئے دو گھنٹے کے لئے یہاں بھی ٹھیرے - میرا حصّہ مجھ کو دیا - اور اماں جان کا اماں جان کو - آپ نے جس محبّت اور شفقت سے تکلیف اُٹھا کر یہ چیزیں مجھ کو بھیجیں - میرا منہ نہیں کہ شکریہ ادا کرسکوں - دادی اماں نماز کے بعد دُعا مانگتی ہوں کہ خدا آپ کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھے - ہماری دَدھیال تو آپ ہی کے دم سے ہے خدا اس دم کو رہتی دنیا تک رکھے - اور آپ جیسی چاہنے والی دادی قیامت تک زندہ رہیں - دیکھئے وہ کونسا مبارک دن ہوتا ہے - کہ میں اپنی دادی جان کو جھک کر آداب کروں - اور دادی جان مجھے کلیجے سے لگائیں - میں نے آپ کے دو حرف سر پر رکھے - آنکھوں سے لگائے - اور عمر بھر پاس رکھوں گی - دادی اماں اپنے بزرگ کہاں نصیب ہوتے ہیں - آپ کی بیماری کا حال سُن کر سخت رنج ہوا - اللہ ہماری طرف دیکھے - اور آپ کو تندرست کردے - پر نہیں جو اُڑ کر آؤں - اور اپنی دادی اماں کے پاؤں دباؤں - دیکھئے ابا جان کو چھٹی کب ملتی ہے - آج کل کرتے چھ مہینے تو ہوگئے - ملے یا نہ ملے میں تو منجھلے ماموں جان کے ساتھ لوٹتی دفعہ آجاؤں گی - اماں جان جب چاہے آئیں ؏

آپ کی لونڈی

(لڑکیوں کی انشا)

دعوت ان اسلام

ہم صلح و مروت کا جب ہاتھ بڑھا دیں گی
صدیوں کے حریفوں[1] کو آپس میں ملا دیں گی
مایوس نہ ہوں ہرگز دیر[2] اور حرم[3] والے!
ہم شیخ و برہمن کے جھگڑوں کو چکا دیں گی
کیوں دکھ ہو غریبوں کو ہم کس لئے ہیں آخر؟
ہم ان کو بچا لیں گی، اور خود کو مٹا دیں گی
احساس ہے سب ہم کو بس دیر ہے کچھ دن کی!
ہم ظلم کی بنیادیں اک بار ہلا دیں گی
دہقاں[4] کے مقدر میں ردّی نہیں کیوں آخر؟
یا راز یہ پالیں گی، یا خود کو مٹا دیں گی
ظالم کو سزا دینے اٹھے گا زمانہ پھر!
مظلوم کے حق میں ہم جب بڑھ کے صدا دیں گی
ہم قوم کی مسلم ہیں، اور ہند وطن اپنا!
ہم زیبؔ وطن کی ہر بگڑی کو بنا دیں گی؟

زیب عثمانیہ (لودھیانوی)

[1] دشمنوں [2] بت خانہ [3] کعبہ [4] کاشتکار - زمیندار

مسلمان لڑکی

بتاؤں میں کیا ہے مسلمان لڑکی
سراپا حیا ہے مسلمان لڑکی
ہے قربان بھائی پہ اپنے ہمیشہ
بہن پر فدا ہے مسلمان لڑکی
وہ کرتی ہے بیمار کی دل سے خدمت
پیام شفا ہے مسلمان لڑکی
اندھیرے گھروں میں اجالا ہے جس کا
وہ روشن دیا ہے مسلمان لڑکی
بدن کی طرح دل بھی ہے صاف اس کا
بہت با صفا ہے، مسلمان لڑکی
سدا کام سے کام رہتا ہے اس کو
اسی میں فنا ہے، مسلمان لڑکی
زمانے میں اپنی مثال آپ ہی ہے
خدا جانتا ہے، مسلمان لڑکی
غرض یہ کہ میری نظر میں تو نیرؔ
عطائے خدا ہے، مسلمان لڑکی

محمد شفیع الدین نیرؔ

سنہری ندی کا بادشاہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دور پہاڑوں میں ایک وادی تھی۔ اس وادی میں قسم قسم کا غلّہ اور طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے تھے۔ اور ایسے عمدہ کہ دنیا بھر میں کہیں اور پیدا نہیں ہوتے تھے۔

اس کے پاس ہی ایک جھرنا تھا جب سورج اس پر چمکتا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سونا بہہ رہا ہے۔ اسی لئے اس کا نام سنہری ندی پڑ گیا تھا۔

وادی میں تین بھائی رہتے تھے۔ آس پاس کی ساری زمین کے یہی بھائی مالک تھے۔

ان میں سے دو بڑے بدصورت اور سنگ دل تھے۔ یہ دونوں کالے بھائی کہلاتے تھے۔

سب سے چھوٹا بھائی بڑا نرم دل اور نیک تھا۔ اس کا نام گل تھا۔

ایک رات دونوں کالے بھائی کہیں باہر چلے گئے اور گل کو گھر میں چھوڑ گئے کہ سب کا کھانا پکالے۔

اس رات غضب کی سردی پڑ رہی تھی۔ سرد ہوا کا جھکڑ چل رہا تھا اور دھواں دھار مینہ برس رہا تھا۔

ایکا ایکی کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا گل نے کھڑکی میں سے جھانک کر دیکھا۔

ایک عجیب طرح کا ٹھنگنا آدمی باہر کھڑا تھا۔ لمبی سی ناک۔ موٹے موٹے سُرخ گلے۔ اور آنکھیں خوشی سے بھری ہوئیں۔

گل کو دیکھ کر بولا "ارے بھئی سنتے ہو۔ میرے سارے کپڑے بھیگ کر چوڑا ہو گئے۔ مجھے اندر آجانے دو۔"

گل نے بھائیوں سے ڈر کر کہا "میں آپکو اندر نہیں بلا سکتا۔ میرے بھائی مجھے ماریں گے۔"

ٹھنگنے بڈھے نے کہا "میں سردی سے ٹھٹھر رہا ہوں۔ ذرا آگ تاپ لوں گا تو گرم ہو جاؤں گا بس یہ کام ہے۔"

گل نے ترس کھا کر دروازہ کھول دیا اور

ایک عجیب طرح کا ٹھنگنا آدمی باہر کھڑا تھا

ٹھنگنا اندر آگیا اور آگ کے پاس جا بیٹھا۔

کھانے کی خوشبو سے ٹھنگنے کے مُنہ میں پانی آنے لگا۔ بولا "بڑی اچھی خوشبو آرہی ہے کھانے کی۔ ذرا سا مجھے دے دو۔"

گل نے کہا "میرے بھائیوں نے کہا تھا تھوڑا سا تم اپنے حصّے کا لے لینا۔ بس میں اپنا حصّہ آپ کو دے دیتا ہوں۔"

اتنے ہی میں دونوں کالے بھائی واپس لوٹ آئے۔ اور گل پر بہت بگڑے کہ بڈھے کو اندر کیوں آنے دیا۔

ایک بھائی نے بیلن اٹھا کر گل کو ما
چاہا مگر بڈھے نے اپنی بڑی سی ٹوپی بیچ میں
روک کر گل کو پٹنے سے بچا لیا۔ بیلن ٹوپی۔
ٹکرا کر نیچے گر پڑا۔ پھر دونوں بھائیوں نے بڈ
کو پکڑ کر باہر نکال دینے کی کوشش کی مگر نہ جا
کیا ہوا کہ دونوں کے دونوں بیلن کی طر
لڑھکتے ہوئے دور جا پڑے۔ پھر بڈھے نے
"میں رات کو بارہ ۱۲ بجے تم سے ملنے آؤں گا"

اس رات بڑے زور کا طوفان آیا۔ جب بارہ بجے تو زور کا تڑاخہ سنائی دیا جیسے کہیں بجلی گرے۔

دونوں کالے بھائی پلنگ پر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے ہی میں ان کے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے کے ساتھ کھل گیا۔

دیکھا تو کمرے کی چھت غائب اور گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہے۔ پانی کے ایک بہت بڑے بلبلے پر وہی بڈھا بیٹھا ہے۔

بڈھے نے کہا "میرے نام کا کارڈ میز پر رکھا ہے۔" اتنا کہا اور غائب ہو گیا۔

کالے بھائیوں نے اٹھ کر دیکھا تو اس پر لکھا تھا:۔

جنوب مغربی ہوا

صبح کو بھائیوں نے دیکھا کہ سیلاب ان کے مکان کی ایک ایک چیز بہا لے گیا تھا۔ ان کی ساری دولت بھی پانی میں بہہ گئی تھی۔

باہر یہ ہوا کہ ان کے سارے غلے کے کھیت اور پھلوں کے درخت سب سیلاب میں بہہ گئے تھے۔ وادی میں ہوا پھر کبھی نہیں آئی۔ اس نے مینہ کا ایک قطرہ بھی نہیں برسا۔ چاروں طرف ریت اور چکنی مٹی تھی اور ایک دانہ بھی نہیں اگا۔

بھائیوں کے پاس کچھ بھی نہیں رہا تھا۔ صرف چند سونے کے پیالے رہ گئے تھے۔ اب یہی صورت رہ گئی تھی کہ انھیں پگھلا کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈھال لیے جائیں تاکہ خرچ چلے۔

گل کے پاس صرف ایک ڈونگا تھا جس کی شکل ایک ٹھنگنے بڈھے کی سی تھی۔ جب اس کے پگھلنے کی باری آئی تو گل کو بہت رنج ہوا۔

مگر جب گل نے اسے گلا دیا تو اس میں سے ایک سنہرا بونا باہر نکل آیا اور بولا:۔

"میں سنہری ندی کا بادشاہ ہوں۔ ایک طلسم نے مجھے ڈونگا بنا دیا تھا۔ تم نے اس طلسم کو توڑ کر مجھے آزاد کر دیا۔ میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ دیکھو۔ اگر تم صرف تین قطرے پاک پانی کے ندی میں ڈال دو تو ندی سونے کی بن جائے گی۔

لیکن اگر پانی پاک نہ ہوا تو تم پتھر کے بن جاؤ گے!"

اتنا کہہ کر سنہرا بونا دودکش میں چڑھ گیا۔

کلے بھائی جب گھر آئے تو انھوں نے گل کو خوب مارا۔ جب انھوں نے یہ کہانی سنی تو بڑا بھائی ایک بوتل میں پانی بھرنے چل کھڑا ہوا۔

چلتے چلتے اسے بہت دیر ہو گئی اور پیاس لگنے لگی۔

سامنے جو نظر پڑی تو اس نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کتا پڑا پیاس سے مر رہا ہے۔ بڑے بھائی نے اس کی کچھ پروا نہیں کی اور اس کے برابر سے پانی پیتا گذر گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک ننھی لڑکی پیاس سے مرتی دکھائی دی۔ لیکن اب کے بھی وہ پانی پیتا اس کے قریب سے گذر گیا۔

آگے چلا تو ایک بڈھا مرتا دکھائی دیا۔ بڈھے نے چیخ کر کہا "پانی"۔ مگر سنگ دل بھائی اس کی طرف توجہ کیے بغیر آگے بڑھ گیا۔

جب وہ سنہری ندی کے پاس پہونچا تو پانی میں جوش سا آیا اور اسے بہالے گیا۔ اور ایک دم سے وہ کالے رنگ کا پتھر بن گیا۔

اس کے بعد منجھلا بھائی گھر سے نکلا۔ اسے بھی کتا اور ننھی لڑکی اور بڈھا نظر آیا۔

یہ بھی ایسا کٹر تھا کہ کسی کو پانی کی ایک بوند تک نہیں دی۔ بڑے بھائی کی طرح آخر یہ بھی کالا پتھر بن گیا۔

ان دونوں کے بعد گل ایک بوتل پانی لے کر گھر سے نکلا۔

تھوڑی دیر بعد اسے پیاس لگی۔ بوتل کو منہ سے لگایا ہی تھا کہ ایک بڈھا پاس آ کھڑا ہوا اور بولا۔ "میں پیاس سے مرا جا رہا ہوں۔ مجھے ذرا سا پانی دے دو۔"

گل نے اسے اپنی بوتل دے دی۔ بڈھے نے ڈگڈگا کر پانی پیا اور بوتل واپس دے ڈھلان پر چل دیا۔ گل کو خود اتنی زور کی پیاس لگ رہی تھی کہ بے تاب ہوا جاتا تھا۔ بوتل پھر منہ سے لگائی۔ مگر اسی وقت سامنے ایک ننھی لڑکی دکھائی دی جو پانی

کے لئے بلک رہی تھی۔

گل نے بوتل اسے دے دی اور وہ پانی پی کر پہاڑی کی دوسری طرف بھاگ گئی۔

بوتل میں اب صرف چند قطرے پانی کے رہ گئے تھے۔

گل کو شدّت کی پیاس لگ رہی تھی مگر اب اس کی نیت پانی پینے کی نہیں تھی۔ کیونکہ پانی اگر وہ پی جائے تو پھر ندی سونے کی کیسے بنے گی؟

اتنے ہی میں ایک کتا پیاس سے مرتا دکھائی دیا۔ گل نے سوچا میں جب ادھر لوٹ کر آؤں گا تو کتے کے لئے پانی لیتا آؤں گا۔

لیکن کتے نے کچھ ایسی دردناک آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا کہ گل اسے چھوڑ کر آگے نہ بڑھ سکا۔

دل ہی دل میں گل نے کہا "بچارا کتا۔ شاید میرے واپس آنے سے پہلے ہی مر جائے"

یہ سوچ کر اس نے بوتل میں جتنے بھی پانی کے قطرے باقی تھے سب کے سب کتے کو پلا دئے۔

اب جو گل دیکھتا ہے تو کتا تو غائب ہے اور اس کے سامنے سنہری ندی کا بادشاہ کھڑا ہے!

بادشاہ نے ایک پھول توڑ کر گل کو دیا۔ اس پھول پر اوس کے چند قطرے پڑے تھے۔

پھول دے کر گل سے بولا "انھیں ندی میں ڈال دو۔" گل نے ایسا ہی کیا۔

مگر ندی کا پانی سونے کا نہیں بنا۔ بادشاہ غائب ہو چکا تھا۔ گل کو بڑا رنج ہوا اور وہ منہ لٹکائے وادی کی طرف واپس چل دیا۔

وہاں پہونچ کر گل نے دیکھا کہ ندی نے اپنا رُخ بدل دیا ہے۔ اب وادی کے بیچوں بیچ بہہ رہی تھی اور اس کی شادابی سے چاروں طرف سبزہ اور تروتازگی پھیلی ہوئی تھی۔

گل کے دونوں بھائی تو پتھر بن چکے تھے۔ اب گل اکیلا رہ گیا تھا اور ساری زمین اور باغوں کا مالک اب صرف گل ہی تھا تھوڑے ہی دنوں میں وہ بہت امیر ہو گیا۔

دیکھا جائے تو ایک طرح سے ندی کا پانی واقعی سونے کا بن گیا تھا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے گل مالا مال ہو گیا۔ اور باقی ساری عمر ہنسی خوشی میں گزار دی ✦

شاہد احمد دہلوی

جاپان میں نیا سال

جاپان میں نیا سال بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ کیا امیر کیا غریب۔ کیا چھوٹے کیا بڑے سبھی اس خوشی میں حصہ لیتے ہیں۔ سال بھر کے تہواروں میں نئے سال کی عید سب سے ضروری سمجھی جاتی ہے۔ اس کی رونق بڑھانے کے لئے کئی دن پہلے سے تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ہر خاندان اور گھر میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق نئے کپڑے سلوائے جاتے ہیں ۔ قرض دار ۳۰ر دسمبر کو اپنا تمام قرضہ اور حساب کتاب صاف کر دیتے ہیں۔ اس موقع پر گھروں کو خوب صاف کیا جاتا ہے۔ اور جہاں جہاں مرمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں مرمت کروائی جاتی ہے۔ فرش پر خوشبودار چٹائیاں بچھائی جاتی ہیں۔ کھڑکیوں اور دیواروں پر نئے نئے رنگ دار کاغذ لگائے جاتے ہیں کمرے کی دہلیزوں کو صنوبر، بانس اور نارنگیوں سے سجایا جاتا ہے۔ سنہری نارنگیاں دھوپ کی روشنی میں موتی کی طرح دمکتی ہیں چمکدار پتیوں اور پھلوں میں سرخ جھینگے اپنے تیز پنجے گاڑ دیتے ہیں جس گھر میں یہ جھینگے ہوتے ہیں۔ جاپانیوں کا خیال ہے کہ وہاں کے رہنے والے بہت خوش قسمت ہوتے ہیں اور ان کی بڑی بڑی عمریں ہوتی ہیں۔ دسمبر کی آخری رات ہے۔ کڑکڑاتا جاڑا پڑ رہا ہے۔ لیکن بازار اور گلی کوچے ہیں کہ لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں۔ ساری رات خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے۔ یہ عید سورج نکلنے سے ایک دو ہی گھنٹے پہلے ختم ہوتی ہے۔ اور اس وقت لوگ اپنے اپنے گھروں کو آرام کرنے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں پہلے زمانہ کے جاپانی لوگ سال بھر میں صرف اسی دن کو اپنے کاروبار بند کر کے چھٹی منایا کرتے تھے۔ گاڑیوں کو طرح طرح سے سجا کر ان میں سامان بھر دیا جاتا ہے جسے دوکاندار "سال کا پہلا سامان" کہتے ہیں۔ دوکانداروں

کے لیے ان گاڑیوں کو کھینچے ہوئے بازاروں
میں پھرتے ہیں۔ اور اپنا بہت سا سامان بیچ ڈالتے
ہیں۔ سال کے پہلے دن کا جشن ذرا قیمتی ہے
تو دوسری جنوری کو ہر دکان دار کی طرف سے
پہلے خریدار کو ایک تحفہ ملتا ہے۔ اس دن بیوپار
بہت ہی سویرے شروع ہو جاتا ہے بعض خریدار
تحفہ پانے کے لیے رات کے دو بجے گھروں سے
نکل کھڑے ہوتے ہیں بعض بالکل غریب لوگ
جو اس عید کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے ان کے
لئے تھال میں بہت سی سستی اور خوبصورت
چیزیں ملتی ہیں۔ بہت سے دکان دار ہر قسم کے
بیٹل ڈور فروخت کرتے ہیں کیونکہ پہلی جنوری
کو ہر لڑکی بچی سے لے کر دلہن تک بیٹل ڈور اور
شیٹل کاک (پردار گیند) کھیلتی ہے۔ بیٹل ڈور
چمگادڑ کی شکل کا لکڑی کا اوزار ہوتا ہے۔ سامنے
کی طرف رنگین اور پیچھے کی طرف عموماً زیبائش
ہوتی ہے۔ کسی بیٹل ڈور پر تاریخی رنگین تصویر
ہوتی ہے۔ کسی پر جاپان کی کوئی خوبصورت عورت
اپنے دریچے سے مسکراتی ہے نیز دلکش منظر یا
سفید خرگوش اور بندر جو جاپانیوں کے خیال کے
مطابق چاند میں بستے ہیں یا دلفریب پھولوں کا
گلدستہ یا پرندوں کی تصویریں وغیرہ بنی ہوتی ہیں۔
یہ چیزیں ایک یا دو پیسوں میں مل جاتی ہیں مصنوعی
چیزوں سے بہت زیادہ دلفریب اصلی چیزیں
ہوتی ہیں۔ خوشنما پھولوں کے پودے۔ بیر کے
پودے جو باغبان سال کا "پہلا پھل" کہہ کر دیتے ہیں
زیادہ قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ آخر کار خرید
فروخت ختم ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ سرگرم ہجوم
کے کانوں میں نصف شب کی اطلاع دینے والی
گھنٹی کی بلند آوازیں آنے لگتی ہیں مگر کوئی ان کی
پروا نہیں کرتا۔ سب سڑک پر اپنی اپنی مرضی کے
مطابق خوشیاں مناتے ہیں۔ طلوع آفتاب کا
مشرقی پہاڑیوں پر نظارہ دیکھتے ہیں۔ اس
نظارہ کا دیکھنا نیک فال خیال کیا جاتا ہے۔
اب جاتریوں کا ایک قافلہ جس کو "نیک طرف جانا"
کہتے ہیں آتا ہے۔ اس رسم کو ادا کرنے کے لئے
ہر سال مختلف مندر چنے جاتے ہیں۔ جب یہ
رسم ادا ہو چکتی ہے۔ تو لوگ ایک دوسرے
سے ملتے ہیں۔ اور دھوم دھام کی دعوتیں
دیتے ہیں ؛

(ترجمہ) سید محمد عباس (سوسرا)

نیا سال آیا نیا دور آیا

نئی آن لے کر نئی بان لے کر ٭ نئی بات لے کر نئی شان لے کر
نیا سال آیا نیا دور آیا ٭ بہاریں لٹاتا بھر طور آیا
ہواؤں میں تر و تازگی آ رہی ہے ٭ مہکتے گلوں کو ہنسی آ رہی ہے
سماں سارے عالم کا بدلا ہوا ہے ٭ مسرت سے ہر قلب جاگا ہوا ہے
نئی کھیلتی ہیں زمیں پہ بہاریں ٭ نئی ہیں بہاریں نئی ہیں ملازیں

نیا دور ہے شوخیاں ہو رہی ہیں
امنگیں ہیں خوش لڑکیاں ہو رہی ہیں

نئی زندگی کے ہیں آثار پیدا ٭ تمناؤں کی صبح پھر ہے ہویدا
فضاؤں پہ چھائی مسرت کی بدلی ٭ بشاشت کی چہروں پہ پھر موج دوڑی

نیا سال آیا نیا حسن چھایا
امیدیں لئے کامیابی کی آیا

سبق دینے آیا ہے یہ بچیوں کو ٭ کہ دنیا میں رہ کر نہ بے کار بیٹھو
کرو وقت کی قدر اے پیاری بہنو ٭ چٹکتی رہو دہر میں ننھی کلیو
نہ دامانِ ہمت کبھی چھوڑنا تم ٭ نہ پڑھنے سے منہ کو کبھی موڑنا تم
مدرسہ میں پڑھنے میں تیزی دکھاؤ ٭ نئے کام سیکھو نئی داد پاؤ

سلیقہ کے زیور سے آراستہ ہو
ہنر کے شگوفوں سے پیراستہ ہو

بدلتے ہوئے سال کا رنگ دیکھو
نئے طور سیکھو نئے ڈھنگ سیکھو

عبادت کرو دل لگا کر خدا کی ٭ کٹی جا رہی ہے یوں ہی زندگانی
نہ پھر لوٹ کر آئیں گے دن خوشی کے ٭ شجر سوکھتے جائیں گے زندگی کے

جہاں تک ہو دنیا میں نیکی کرو تم
یوں ہی کشتیٔ علم کھیتی رہو تم

رہو شاد بہنوں مری یہ دعا ہے ٭ تمہیں کامیابی ہو یہ مدعا ہے
رہے باپ ماں کا سدا سر پہ سایا ٭ رہے باغ سرسبز یہ زندگی کا

مثالِ قمر تم زمانے میں چمکو
رہو شاد و خرّم مری پیاری بہنو!

صفیہ شمیم (ملیح آباد)

فضا کی سیر

صفحہ ۳۲ کا باقی مضمون

برف یا اولے بن جاتے ہیں۔ مگر خواہ وہ کیسے ہی روپ میں ہوں کام کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ اور ان کی یہ مستعدی ہمارے کئی فائدوں کا باعث ہے۔ وہ مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں اور پیاسی زمین کو سیراب کرکے اس میں نئی روح پھونکتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم تھوڑے ہی عرصہ میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ لہراتا دیکھتے ہیں۔ یہ تمام قسم کے پھل۔ میوہ جات سبزیاں اور اناج جس پر تمام جاندار جیتے ہیں۔ اسی بارش کی ہمت اور فیاضی کے گیت گاتے سنائی دیتے ہیں اور ہمیں یہ سبق سکھاتے ہیں کہ ہم اپنے خالق کی مہربانیوں کا شکر ادا کریں جس نے ہمارے فائدے کے لئے ایسی چیزیں پیدا کیں۔ اور ہمارے کھانے کے لئے عجیب و غریب نعمتیں عطا کیں ٭

رئیس (امرتسر)

لڑکے اچھے ہوتے ہیں یا لڑکیاں

اگر میں لڑکی ہوتا اور پھر یہ کہتا کہ میرے خیال میں لڑکیاں لڑکوں سے اچھی ہوتی ہیں۔ تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ اپنی بہنوں کا پاس کر رہا ہوں لیکن نہیں۔ میرا خیال ہے کہ واقعی لڑکیاں زیادہ اچھی ہوتی ہیں اور لڑکے کم۔ وہ زمانہ گیا۔ جب عورت کو انسان نہیں بلکہ جائداد سمجھا جاتا تھا۔ عرب میں تو یہ رواج تھا کہ جس کے گھر لڑکی پیدا ہوتی وہ اس معصوم کو زندہ زمین میں گاڑ آتا لیکن حضرت محمدؐ صاحب نے اس رواج کو ہٹایا اور عورتوں پر بہت بڑا احسان کیا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم حضرت محمدؐ صاحب کی دل سے قدر کریں اور عزت سے ان کا نام لیں۔

گھر کا تمام کام کاج عورتیں ہی کرتی ہیں۔ اگر عورتیں کھانا نہ پکائیں۔ تو مرد کیا کریں؟ مانا کہ آج کل مرد بھی روٹیاں پکانے کا کام کرتے ہیں لیکن وہ لطف اس روٹی میں کہاں جو ایک عورت کے پکائے ہوئے کھانے میں ہوتا ہے۔ آج کل بہت سی لڑکیاں اس کام میں غفلت کرتی ہیں اور اپنے ہاتھوں سے کھانا نہیں پکاتیں۔ یہ بہت بری بات ہے۔ عورت کا یہ سب سے بڑا فرض ہے کہ وہ کھانا اپنے ہاتھوں سے پکائے۔ اس کام میں جتنی خوشی حاصل ہوتی ہے، یہ وہی جانتی ہیں۔ جو اپنے ہاتھوں سے کھانا پکائیں۔ اور جن کے کھانے کو گھر والے پسند کریں۔

ہاں! تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ لڑکیاں لڑکوں سے اچھی ہوتی ہیں۔ اس اچھی سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ اخلاقی طور پر اور عام لحاظ سے اچھی ہوتی ہیں۔ ورنہ عموماً عورتیں مردوں سے کمزور ہوتی ہیں۔ لیکن آج کل تو بعض عورتیں مردوں کو ہرانے لگی ہیں۔ مثلاً پڑھائی میں، کھیلوں میں، لیکچر کرنے میں، کئی بار عورتیں جیت جاتی ہیں اور مرد ہار جاتے ہیں! لیکن ایسی عورتیں کم تعداد میں ہوتی ہیں۔ عموماً عورتیں مردوں سے کمزور ہوتی ہیں۔

یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ ماں باپ اپنے بیٹوں کو بہ نسبت بیٹیوں کے زیادہ پیار کرتے ہیں

لیکن یہ لڑکیوں کی ہی اچھائی ہے کہ وہ اپنی بہنوں سے اتنا پیار نہیں کرتیں جتنا کہ اپنے بھائیوں کو کرتی ہیں۔ بڑی بہنیں چھوٹے بھائیوں کو دن بھر گود میں لئے لئے پھرتی ہیں۔ ہم عمر بہنیں ہمیشہ اپنے بھائی کو اچھی چیز دیتی ہیں اور خود بُری لے کر ہی خوش ہو جاتی ہیں۔ چھوٹی بہنیں ہمیشہ اپنے بڑے بھائیوں کی تعریف کرتی ہیں، اُن کی عزّت کرتی ہیں اور ان کا حکم مانتی ہیں۔

اسی طرح بیوی اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے۔ اس کے لئے کھانا تیار کرتی ہے۔ مکان صاف کرتی ہے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ بڑھاپے میں بیوی سے زیادہ خدمت اور کون کرسکتا ہے؟ یہ بھی عورتوں کی خوبی ہے۔

ماں جتنا پیار اپنے بچے سے کرتی ہے۔ اتنا اور کوئی نہیں کرتا۔ چاہے بچہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ ماں کی نظروں میں وہ دنیا کا بہترین بچہ ہے۔ جب بچہ چھوٹا سا ہوتا ہے اور بول بھی نہیں سکتا۔ تو ماں ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ رات کو اپنے ساتھ سلاتی ہے۔ اگر بچہ رات کو پیشاب کردے تو وہ خود گیلی جگہ پر سوتی ہے اور اپنے بچے کو خشک جگہ پر سلاتی ہے۔ اگر بچہ دوسری طرف کو بھی گیلا کردے تو وہ اسے اپنی چھاتی پر لٹا لیتی ہے۔ اور اسے تکلیف نہیں ہونے دیتی۔ اس سے زیادہ پیار دنیا میں اور کون کرسکتا ہے؟

اسی طرح جو فرماں برداری ایک بیٹی اپنے والد کی کرتی ہے اور کون کرسکتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے باپ کی خوشی چاہتی ہے۔ اور اس کا ہر حکم بجالاتی ہے۔

عورت کے دل میں عموماً مرد سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اس کی باتوں میں شیرینی مٹھاس اور لذت ہوتی۔ جو دوسروں کے دل موہ لیتی ہے۔

یہ ماؤں کے ہاتھ میں ہی ہوتا ہے کہ جیسے وہ چاہیں اپنے بچوں کو بنالیں۔ آپ دیکھیں گی کہ جتنے بھی بڑے بڑے آدمی ہو گزرے ہیں۔ ان کی مائیں نیک، قابل اور لائق تھیں۔ ان باتوں کے علاوہ عورتیں بہت ہنس مکھ ہوتی ہیں۔ انھیں غصّہ کم آتا ہے اور وہ ناراض کم ہوتی ہیں۔ سب باتیں ہنس ہنس کر ٹال دیتی ہیں۔ لیکن مرد جلدی ناراض ہوجاتے ہیں اور [illegible] جھگڑنے لگتے ہیں۔ عورتوں میں یہ بھی [illegible] خوبی ہے کہ وہ شرم وحیا والی بہت [illegible]

اور شرم و حیا خاص عورت کا زیور ہے۔ چونکہ عورتوں کو بچوں کو پالنا ہوتا ہے۔ اس لئے ہر عورت کو چاہیے کہ وہ کچھ نہ کچھ تعلیم ضرور حاصل کرے۔ تاکہ بچوں کو اخلاق ادب سکھا سکے۔ اور ان کی ہر طرح سے دیکھ بھال کر سکے!

جہاں عورتوں میں اتنی خوبیاں ہوتی ہیں۔ وہاں دو بڑے عیب بھی ہوتے ہیں۔ اوّل تو یہ کہ انھیں بناؤ سنگھار کا بہت شوق ہوتا ہے۔ دوسرے چٹپٹے کھانوں کا بہت شوق ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی قدرتی بات ہے۔ اگر بناؤ سنگھار کا شوق نہ ہو تو وہ اپنے مکان کو صاف ستھرا کس طرح رکھ سکیں۔ اپنے بچوں کی صفائی کس طرح کر سکیں۔ اور اگر کھانوں کا شوق نہ ہو تو یہ لذیذ کھانے۔ حلوئی۔ فرنی۔ پلاؤ۔ زردہ وغیرہ کس طرح پکا سکیں! عورت اگر بناؤ سنگھار کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن ہر وقت اسے بناؤ سنگھار میں نہیں لگے رہنا چاہیے۔

مجھے ڈر ہے کہ میرا مضمون طویل ہو جا[ئے] لیکن مجھے یہ کہنا ہی پڑے گا کہ واقعی لڑکیاں لڑکوں سے اچھی ہوتی ہیں۔ وہ زیادہ شریف خوش مزاج۔ نیک اور اعلیٰ چال چلن کی ہو[تی] ہیں۔ وہ شرم و حیا والی اور گھر کی زینت ہوتی ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عورتوں کی قد[ر] کریں۔ اور انھیں اپنے سے کمتر نہ سمجھیں ؛

چاند شرما (گورنمنٹ کالج)

دلچسپ تماشہ

شکل نمبر ۱ (۱)

شکل نمبر ۲ (۲)

اس تماشہ کو آپ جس کے سامنے کریں گی وہ پہلے حیران ہوگا۔ اور پھر سمجھ کر خوش ہوگا۔

ایک اُبلا ہوا انڈا لیجئے اور اس کے سخت چھلکے جدا کر دیجئے۔ پھر ایک شیشے کی بوتل اتنے چوڑے منہ والی لیجئے جس میں سب انڈا ذرا مشکل سے جا سکے۔ اور سب کو دکھلا دیجئے کہ انڈا بوتل میں نہیں جا سکتا۔ اب انڈا وہیں کسی کے پاس چھوڑ دیجئے۔ اور بوتل کو اندر کمرے میں لے جا کر تھوڑا گرم کر کے پھر سب کے سامنے لا کر رکھ دیجئے اور اس کے منہ پر وہی انڈا شکل نمبر ۱ کی مانند اس طرح رکھئے کہ اس کا پتلا سرا نیچے کی جانب ہو اور اس کو بوتل کے منہ میں اس طرح دبا دیجئے کہ بوتل کا منہ اچھی طرح بند ہو جائے۔ پھر الگ ہٹ جائیے تھوڑی دیر میں بہنیں یہ دیکھ کر حیران ہوں گی کہ انڈا خود بخود آہستہ آہستہ بوتل کے اندر جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اندر گر جاتا ہے جیسے (شکل نمبر ۲) میں۔ مگر کیوں؟

آپ سے اس کا سبب دریافت کیا جائے گا تو پہلے آپ اُن سے پوچھئے۔ جب وہ نہ بتا سکیں تو کہئے کہ بوتل میں پہلے ہوا تھی۔ جب بوتل گرم کی گئی تو تھوڑی ہوا کے سوا باقی سب پھیل کر باہر نکل گئی۔ پھر اس کے منہ پر انڈا جما کر کچھ دیر کے لئے وہ کھلی ہوا میں رکھ دی گئی۔ جوں جوں بوتل ٹھنڈی ہوتی گئی۔ اُس کے اندر کی ہوا بھی سرد ہو کر سُکڑنے لگی۔ اور بوتل کے اندر دباؤ کم ہو گیا۔ لہٰذا باہر والی ہوا نے دباؤ ڈال کر انڈے کو بوتل کے منہ میں داخل کر دیا۔

ایچ۔ ای۔ ظفر۔ بمبئی

بہت دنوں کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ سیبوں کے جزیرے میں حکومت کرتا تھا۔ خدا نے اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا کی تھی۔ چونکہ لڑکی بے حد خوبصورت اور پھول کی طرح نازک تھی اس لئے ملکہ نے اس کا نام گل رخ یعنی پھول جیسے چہرے والی رکھا تھا۔ ایک دن وہ اپنے محل کے باغ میں چمپا کی کلیوں سے کھیل رہی تھی کہ ایک بڑھیا جادوگرنی کا ادھر سے گذر ہوا۔ اس نے گل رخ کو اپنے پاس بلایا اور دل میں کہنے لگی "مجھے تمہارے خاندان سے بدلہ لینا ہے۔ میں اتنے عرصہ سے اس وقت کا انتظار کر رہی تھی"۔ جب شہزادی اس کے قریب آ گئی تو اس نے زبردستی اس کو سیب کے درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف کھینچا اور اس کے سر پر ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے بولی "میں تم کو سیب کے درخت میں تبدیل کئے دیتی ہوں"۔ شہزادی کچھ نہ سمجھ سکی اور وہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہی۔ جادوگرنی نے کوئی ایسا جادو کیا کہ وہ بچاری آناً فاناً ایک خوبصورت درخت بن گئی۔ چلتے چلتے جادوگرنی نے کہا "شہزادی! اب تم ہمیشہ ایسی ہی رہو گی۔ کیونکہ اس جادو کو اتارنے کی ایک ایسی شرط ہے جو دنیا میں کسی کو نہیں معلوم"۔

اور وہ شرط یہ تھی کہ جو شخص بھولے سے اس درخت میں سے سیب توڑنا چاہے وہ اپنے بہترین لباس میں ہو اور وہ سیب توڑ کر وہیں کھانا شروع کر دے۔

شہزادی لاپتہ ہو گئی تو بادشاہ کے محل اور رعایا میں بڑی بے چینی پھیلی۔ بہت سے آدمی تلاش کے لئے بھیجے گئے اور کھوج لگانے والوں نے جزیرے کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن شہزادی

کہیں نہ ملی۔ آخر بادشاہ نے اپنے بیٹے سے پوچھا
"تم کو معلوم ہے کہ ہماری سلطنت کا سب سے بڑا

جادوگرنی اس کے سر پہ ہاتھوں کو ہلاتے ہوئے بولی "میں تم کو سیب کے درخت میں تبدیل کئے دیتی ہوں"

اور دانا جادوگر کہاں رہتا ہے؟
شہزادے نے جواب دیا "ہاں ابا جان۔ وہ
جادوگر پہاڑوں کے بیچوں بیچ ایک غار میں رہتا ہے
اور وہاں کا سفر یہاں سے چار دن کا ہے"
بادشاہ بولا "بس تو تم ایک دم روانہ ہو جاؤ
اور اسے ہماری مصیبت سناؤ۔ اس سے کہنا کہ
وہ ہماری مدد کرے۔ اس کی بڑی مہربانی ہوگی"

(۲)

شہزادہ اپنے سفر پر روانہ ہوگیا۔ چوتھے روز صبح وہ گھنے جنگلوں میں سے گذر رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک نوجوان ملا جو بھوک سے نڈھال اور بہت تھکا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

نوجوان نے شہزادے سے کھانا مانگا اور کہا کہ میں تین دن سے اس جنگل میں کھویا گیا ہوں اور بھوک کے مارے مر رہا ہوں شہزادے کو اس پر رحم آگیا اور اس نے اسے توشہ دان میں سے کچھ کھانے کو دیا جب اس کا پیٹ بھر گیا تو وہ کہنے لگا "میں غریب آدمی ہوں اور اپنی قسمت آزمائی کے لئے نکلا ہوں۔ آپ نے میری جان بچائی، بتلائیے میں کس طرح آپ کے احسان کا شکریہ ادا کروں؟"

شہزادے نے جواب دیا "شکریے کی کیا ضرورت ہے؟ میں اکیلا سفر کر رہا ہوں، اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ ایک سے دو ہو جائیں گے۔"

نوجوان راضی ہوگیا اور وہ دونوں روانہ ہوئے۔ راستے میں شہزادے نے اسے اپنی بہن کے غائب ہو جانے کا قصہ سنایا تو اس نے بڑا افسوس ظاہر کیا اور کہنے لگا "مگر تم کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ بڈھا جادوگر بہت عقلمند ہے، وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔"

جب وہ غار پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ بدقسمتی سے بڈھا جادوگر کہیں گیا ہوا ہے۔ البتہ اس کا بھتیجہ گھر پر موجود ہے۔ انھوں نے اسی سے صلاح کی تو اس نے کہا "اگر چچا صاحب ہوتے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرتے۔ خیر لیکن میں اپنی رائے تمہیں بتائے دیتا ہوں، میرا خیال ہے کہ گل رُخ پر کسی جادوگرنی نے جادو کر دیا ہے۔ اور جادو کو توڑنے کے لئے گل دس ہزار شرطیں ہوتی ہیں میرے چچا کے پاس دس ہزار شاہ بلوط کے بیج ہیں۔ ان پر الگ الگ یہ شرطیں لکھی ہوئی ہیں۔ اگر تم ساری شرطیں یاد کر لو تو ممکن ہے کسی خاص شرط کو پورا کرنے سے شہزادی اس منحوس جادوگرنی کی قید سے آزاد ہو جائے لیکن تمہیں کوئی شرط بھولنی نہیں چاہئے اور نہ کوئی بیج کھونا چاہئے، ورنہ پھر وہ جادو کسی طرح دور نہ ہوگا شہزادے نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دونوں دوست ان بیجوں کو تھیلوں میں بھر کر گھر لائے اور بادشاہ کو ساری رام کہانی کہہ سنائی۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو حکم دیا کہ یہ ساری شرطیں یاد کر و چنانچہ شرطیں یاد کرنی شروع ہوئیں۔ مگر وہ اگلا یاد کرتے تھے اور پچھلا

ہوتے تھے کئی ہفتے اس بے کار کوشش میں گزر گئے اور ایک روز تو یہ غضب ہوا کہ ایک شہزادے کے ہاتھ سے شاہ بلوط کا ایک بیج سوسن کے تالاب میں گر پڑا۔ بڑی ڈھونڈیا مچی لیکن کوئی اسے نہ نکال سکا۔ بادشاہ اور سب لوگ مایوس ہوگئے اور خوب روئے پیٹے، کہ ہائے اب شہزادی کبھی نہ ملے گی۔

آخر وہ نوجوان بھی جو شہزادے کا گہرا دوست بن گیا تھا، شرطیں یاد کرتے کرتے تھک گیا یہاں تک کہ اس کے کپڑے لیری بن گئے۔ ایک دن اس نے اپنی گٹھڑی کھولی جو اس بے چارے کی کل ملکیت تھی اور جس میں اس نے وقت بے وقت کے لئے ایک اچھا سا جوڑا رکھ چھوڑا تھا۔ یہی کپڑے اس کے بہترین تھے۔ چنانچہ اس نے ان کو پہن لیا اور محل کے باغ میں آیا۔ ایک چھوٹے سے درخت میں اس نے نہایت خوبصورت سیب لٹکتے دیکھے تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ لپک کر اس نے ایک سیب توڑ لیا لیکن اسے کھانا شروع کیا ہی تھا کہ سیب کا درخت غائب ہوگیا اور اس کی جگہ ایک بے حد خوبصورت لڑکی نمودار ہوئی۔ نوجوان نے حیران ہو کر پوچھا "بی بی! تم کون ہو؟" لڑکی نے جواب دیا "میں شہزادی گل رخ ہوں۔ تم نے سیب توڑ کر مجھے جادو سے نجات دی ہے۔ میں تمہاری شکر گزار ہوں۔"

(۳)

جب شہزادے کا دوست شہزادی کو لے کر محل میں داخل ہوا تو بادشاہ اور محل والے بہت خوش ہوئے۔ بادشاہ نے اس خوشی میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کیا اور شہزادوں اور شہزادیوں نے ریشم کے کپڑے پہنے جن میں لعل و یاقوت ٹنکے ہوئے تھے۔ بادشاہ نے شہزادی سے پوچھا "بیٹی! اس نوجوان کو کیا انعام دیا جائے" تو اس نے جواب دیا کہ اسے شہزادہ بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس کو شہزادوں کے کپڑے پہنائے گئے اور وہ واقعی شہزادوں جیسا خوبصورت معلوم ہونے لگا۔ تھوڑے دنوں بعد ان دونوں کی شادی رچائی گئی اور بادشاہ نے برات پر سے سونے جواہرات نچھاور کئے محل کے دوسرے شہزادوں اور شہزادیوں نے دولہا دلہن کو عمدہ عمدہ تحفے دئے۔ اور وہ ہنسی خوشی رہنے سہنے لگے۔ چونکہ درخت کا جادو اس جادوگرنی کا سب سے بڑا کمال تھا، اس لئے اس کے دور ہوتے ہی وہ جادوگرنی بھی مر گئی اور پھر کبھی اس کی وجہ سے گل رخ پر کوئی مصیبت نہ آئی۔

نفیس فاطمہ بیگم

پریوں کا گیت

آؤ سہیلی ہم تم گائیں پھر پریوں کا گیت

چاند کے گھر میں پریاں گائیں
پیارے پیارے گیت سنائیں
ناچیں کودیں تان اڑائیں
تاروں کے بھی من کو لبھائیں

آؤ سہیلی ہم تم گائیں پھر پریوں کا گیت

دھیرے دھیرے پاؤں اٹھائیں
چھم چھم کر کے چھب دکھلائیں
پیچھے ہٹ کر آگے آئیں
دائیں بائیں مڑتی جائیں

آؤ سہیلی ہم تم گائیں پھر پریوں کا گیت

راتوں یوں ہی دھوم مچائیں
چاند کے گھر میں رات جگائیں
دن میں کسی کو منہ نہ دکھائیں
صبح سے پہلے ہی چھپ جائیں

آؤ سہیلی ہم تم گائیں پھر پریوں کا گیت

اندرجیت شرما

فضائی سیر

بارش۔ اولے اور برف

بنات بہنو! آسمان اور زمین کی سیر ختم ہو چکی۔ اس کے بعد فضا کی باری تھی مگر افسوس کہ میں یہ سلسلہ جاری نہ رکھ سکی۔ جس کے لئے معافی چاہتی ہوں ؀

بارش: اچھا اب ہم بارش کا دل چسپ حال شروع کرتے ہیں۔ قطرے تو تم نے ضرور دیکھے ہوں گے۔ بھلا بتاؤ تو۔ قطرے کیا ہوتے ہیں؟ ــــ ہاں ٹھیک ــــ پانی کی ننھی ننھی بوندیں۔ اب تم ایک پانی سے بھرا ہوا گلاس لو اور ایک خالی گلاس ــ خالی گلاس میں ایک ایک بوند پانی ڈالو۔ کچھ عرصہ میں گلاس بھر جائے گا۔ یہی دریاؤں اور سمندروں کا حال ہے۔ قطرہ قطرہ جمع ہو کر دریا اور سمندر بن جاتے ہیں۔ جب سورج کی شعاعیں پانی پر پڑتی ہیں تو ننھے ننھے قطروں کا جسم پھیلنا شروع ہو جاتا ہے پھر وہ اوپر اٹھتے ہیں اور بخارات بن کر ہوا میں چڑھنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے بہت اوپر جا پہونچتے ہیں۔ انھیں سردی محسوس ہوتی ہے تو سمٹ سمٹا کر ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں اور زمین کے رہنے والوں کو بادل نظر آنے لگتے ہیں۔ ہوا ان بادلوں کو اٹھائے لئے پھرتی ہے اور یہ قطرے پانی کی بجائے ہوا میں تیرتے ہیں۔ ہوا کی خاصیت یہ ہے کہ جب گرم ہوتی ہے تو پانی اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ اور جب ٹھنڈی ہوتی ہے تو پانی کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ یہ پانی کونسا ہوتا ہے جو ہوا کے ساتھ ملا ہوتا ہے؟ وہی پانی کے قطرے، جو بخارات بن کر

ہوا میں مل چکے تھے۔جب یہ ہوا سے الگ ہو جاتے ہیں تو بارش کی صورت میں زمین پر اتر آتے ہیں۔تم نے وہ نظم پڑھی ہوگی جس کا عنوان ہے "بارش کا پہلا قطرہ" چنانچہ اس میں ہے نا ؎

ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمین پہ ٹپکا
پھر تو قطروں کا بندھ گیا تار
بارش لگی ہونے موسلا دھار

جب بارش ہوتی ہے تو اس کا کچھ پانی زمین میں جذب ہو جاتا ہے اور کچھ نالے ندیوں میں ہوتا ہوا دریاؤں میں جا ملتا ہے اور دریا سمندروں میں مل جاتے ہیں۔ چنانچہ سمجھ لو کہ وہی قطرے جو سمندر سے بخارات بن کر اٹھے تھے، بارش کی صورت میں برس کر پھر سمندر میں جا ملے۔جب سورج چمکتا ہے تو یہ قطرے پھر بخارات بن کر اُڑ جاتے ہیں۔

برف:۔ بعض دفعہ ہوا اوپر چڑھ کر بہت زیادہ سرد ہو جاتی ہے اس وقت قطرے علیحدہ ہونے کی بجائے جم جاتے ہیں۔ یہی برف ہے جو پہاڑوں پر روئی کے گالوں کی طرح پڑی نظر آتی ہے۔

اولے:۔ بعض قطرے جب میدانوں میں گرتے ہیں تو نیچے آتے آتے سخت بلکہ ٹھوس گولیاں بن جاتے ہیں۔انھیں اولے کہتے ہیں۔ پہاڑوں پر گرنے والی برف نرم ہوتی ہے۔ وہ کوئی نقصان نہیں پہونچاتی۔مگر جو برف اولے کی صورت میں میدانوں میں گرتی ہے وہ نقصان دہ ہوتی ہے۔اولے سخت ہونے کی وجہ سے اکثر انسانوں اور جانوروں کو زخمی کر دیتے۔ دروازوں کے شیشے توڑ ڈالتے ہیں اور فصلوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔موسم گرما میں پہاڑوں کی برف گرمی سے پگھلنے لگتی ہے اور پھر پانی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔جو ندی نالوں کے ذریعے بہتا ہوا دریاؤں،سمندروں میں جا ملتا ہے۔اور وہاں سے پھر بخارات بن کر اڑتا ہے۔غرض لاکھوں کروڑوں برس سے یہ سلسلہ جاری ہے۔قطروں کی صورت ہمیشہ ادلتی بدلتی رہتی ہے۔ کبھی یہ سیال چیز یعنی پانی ہوتے ہیں،کبھی گیس یعنی بخارات بن جاتے ہیں،اور کبھی ٹھوس چیز یعنی

(باقی مضمون صفحہ [illegible] پر دیکھیے)

عید
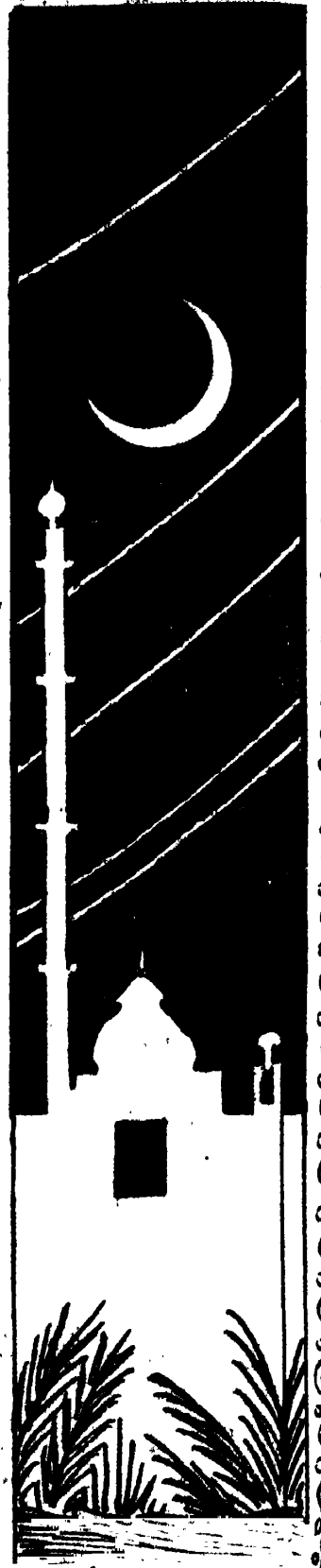
چاند جب عید کا نظر آیا — حال کیا پوچھتے ہو خوشیوں کا
ہو گئی رات کاٹنی مشکل — کل کے دن پر لگا ہوا ہے دل
بچیوں نے لگائی ہے مہندی — رنگ یا لی منگائی ہے مہندی
اچھے اچھے بنائے ہیں کپڑے — سب نئے سل کے آئے ہیں کپڑے
بچے بے اعتبار ایسے ہیں — ان کو رکھ کر سرہانے سوئے ہیں
آ گئی نیند سو گئے بچے — بارے خاموش ہو گئے بچے
خواب بھی عید ہی کے آتے ہیں — سوتے سے اُٹھ کے بیٹھ جاتے ہیں
صبح صادق کا ہو گیا ہے ظہور — ساری دنیا پہ چھا گیا اک نور
صبح اٹھتے ہی سب نے غسل کیا — پہنا اُجلا لباس عطر ملا
مائیں نہلا رہی ہیں بچوں کو — خوب بہلا رہی ہیں بچوں کو
بچیوں نے بھی سر گندھایا ہے — ماؤں نے خوب انھیں سجایا ہے
جوڑے رنگین سب نے پہنے ہیں — چاندی سونے کے سارے گہنے ہیں
اوڑھنی پر ٹکا ہوا گوٹا — دیکھنا! ہے دمک رہا کیسا!
بھائیوں کو بلاتی پھرتی ہیں — اپنے کپڑے دکھاتی پھرتی ہیں
ہاتھ مہندی رنگے دکھاتی ہیں — خوش ہیں ہنستی ہیں کھل کھلاتی ہیں
بچے لٹو ہوئے کھلونوں پر — وہ بھی جھولی میں رکھ لئے کر

کیوں نہ کھیل کا یہی سن ہے
اور پھر آج عید کا دن ہے

تسکین [?] (سوہرا [?])

بچپن میں سبھی شرارتیں کرتے ہیں۔ جب میں چھوٹی تھی تو مجھے شرارتیں کرنے میں خاص لطف آتا تھا۔ اب بھی جب کبھی موقع ملتا ہے تو ضرور کچھ نہ کچھ شرارت کرتی ہوں۔ مگر اب اور بچپن کی شرارتوں میں بہت فرق ہے۔ میں اپنی حال ہی کی ایک شرارت کا حال سُناتی ہوں:۔

گرمیوں کا مہینہ تھا اور ہم سب پہاڑ پر گئے ہوئے تھے۔ فرحت میری ہم عمر ایک رشتے کی بہن ہے۔ اور ہمیشہ سے ڈرپوک واقع ہوئی ہے۔ جس کوٹھی میں ہم رہتے تھے اس کے ساتھ ایک بڑا سا باغ بھی تھا۔ اس باغ میں فرحت کو رات کے وقت کبھی جانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ ایک دن میں نے ارادہ کیا کہ فرحت کو اس کے ڈرپوک ہونے کی کچھ سزا دی جائے چنانچہ پکّا ارادہ کرکے میں نے اپنے بھائی کو بھی اس میں شامل کرلیا۔ اور یہ طے پایا کہ فرحت کو رات کے وقت ظفر کسی ترکیب سے باغ میں لے آئے۔ اور باقی میں خود سمجھ لوں گی۔ رات کو جب مجھے کھانا کھانے کے لئے بلایا گیا تو میں نے کہہ دیا کہ مجھے بھوک نہیں۔ اور اپنے ہی کمرے میں رہی۔ کھانا کھا چکنے کے بعد ظفر نے فرحت سے کہا "آپا آپ نے وہ گلاب کا پودا دیکھا ہے جس میں سبز پھول لگتے ہیں۔ چلئے آپ کو دکھلاؤں" فرحت نے ہر چند انکار کیا مگر ظفر اس کو بہت اصرار کے بعد لے آیا۔ گلاب کا پودا تو صرف بہانہ تھا۔ جیسے ہی وہ باغ کے موڑ پر پہونچے ظفر یہ کہہ کر کہ "میں ابھی آیا۔ رومال لے آؤں" اس قدر تیزی سے چلا گیا کہ فرحت کو کچھ سوچنے کا موقع نہ ملا۔ ظفر کے جانے کی دیر تھی کہ فرحت کو وہاں ٹھیرنا مصیبت معلوم ہوا۔ اور وہ بھی ڈرتے ڈرتے جانے کے لئے

مڑی ہی تھی کہ پیچھے سے کسی کی ایک آواز نے اس کے ہوش گم کر دیئے۔ مڑ کر جو دیکھا تو پاس کے درخت میں ایک سایہ حرکت کرتا نظر آیا۔ اتنے میں پھر آواز آئی "لڑکی تو یہاں پر کیوں آئی ؟" فرحت نے جواب دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ "م۔م۔ میں "

آواز :۔ "جلدی جواب دو ! یہ م۔م کیا لگا رکھی ہے "

فرحت :۔ "غ۔ لطی ہوئی ۔۔۔۔۔"

آواز :۔ "جلدی جواب دو تم کون ہو ؟"

فرحت :۔ "فرحت"

آواز :۔ "اچھا اب بتاؤ تم کو کیا سزا ملے ؟"

فرحت :۔ "م۔م۔ معاف کیجئے۔ اب۔ب۔ب نہ آؤں گی "

آواز :۔ "کسی کو معافی نہیں دی جاتی ۔ جو سزا میں نے تمہارے لئے تجویز کی ہے ۔ سنو ! دیکھو روز رات کو اسی وقت یہاں پر اکیلے آکر آدھ سیر دودھ رکھ جایا کرو "۔ یہ کہہ کر وہ سیاہ سایہ درختوں کی آڑ لیتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ فرحت کو وہاں سے ہلنے کی ہمت نہ پڑی ۔ جب امی جان نے دیکھا کہ فرحت کو باغ میں اکیلے گئے ہوئے کافی وقت گذر گیا اور وہ ابھی تک نہیں لوٹی تو انہوں نے نوکر کو بھیجا اور اس وقت فرحت ڈرتی ڈرتی گھر میں داخل ہوئی اور فوراً میرے کمرے میں آئی ۔ میں اتنی دیر میں کمرے میں آکر اپنا لباس تبدیل کر چکی تھی ۔ اور غسل خانہ میں منہ کی سیاہی دھو رہی تھی کہ فرحت نے مجھے آواز دی اور میں "ابھی آئی" کہتی ہوئی جلدی سے منہ پونچھ کر باہر نکلی تو فرحت کو سر سے پاؤں تک کانپتے دیکھا۔ میں نے دلاسا دیا اور سبب پوچھا تو اس نے باغ کا پورا واقعہ سنایا۔ میرا دل بے اختیار ہنسنے کو چاہا۔ مگر میں نے بہت سنجیدہ چہرہ بنا کر پوچھا "تو اب تمہارا کیا ارادہ ہے ؟"

فرحت نے جواب دیا "میں تو کبھی ایسا نہیں کر سکتی ۔ میری کبھی بھی یہ ہمت نہ ہو گی کہ میں اکیلی وہاں جا کر دودھ رکھ آیا کروں "

میں :۔ "اگر تم نے اس کی بات پوری نہ کی تو خدا جانے تم پر کیا مصیبت آئے "

فرحت :۔ "تو تم ہی کوئی ترکیب بتاؤ نا "

اتنے میں ظفر کمرے میں داخل ہوا۔ اور آتے ہی مسکراتے ہوئے کہا "کیوں یہاں کیا ہو رہا ہے ؟"

جب میں نے پورا قصہ دہرایا تو ظفر نے مسکراتے ہوئے کہا "جمیلہ آپا کو سب کچھ معلوم ہے۔ انہی سے پوچھئے۔"

فرحت نے میری خوشامد کرتے ہوئے کہا "اچھی جمیلہ کوئی ترکیب بتاؤ۔"

میں نے جواب دیا "اچھا وعدہ کرتی ہو کہ تم اپنا خواہ مخواہ کا ڈرنا چھوڑ دوگی؟"

فرحت: "میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔ مگر اس مصیبت سے کسی طرح نجات مل جائے۔"

یہ سن کر میں فرحت کو اپنے ساتھ غسل خانے میں لے گئی۔ اور اپنے وہ کپڑے دکھائے جن میں مجھے دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی۔ سارا معاملہ معلوم ہوا تو وہ اپنی بے وقوفی پر بہت ہنسی۔

اب کبھی فرحت سے کہو کہ "آدھ سیر دودھ پیا دہے؟ تو وہ جواب دیتی ہے۔

"آدھ سیر دودھ تم جیسوں کو کون دے۔ جاؤ اب کوئی اور بھیس بدلو تو شاید کچھ کما سکو!"

جمیلہ اسداللہ (کلکتہ)

ننھا بھائی

اے ننھے منے بھائی	کیا تو نے شکل پائی	سب کو پسند آئی
صورت ہے تیری پیاری	رنگت ہے تیری پیاری	مورت ہے تیری پیاری
ہے ناک لمبی اونچی	پیشانی چوڑی چکلی	گالوں کی رنگت اچھی
ہیں بال کیسے اچھے	چمکیلے اور بھورے	اور ہاتھ پاؤں چھوٹے
سانچے میں تو ڈھلا ہے	ہر عضو دل ربا ہے	ہر بات خوش نما ہے

جوہر (چانڈوی)
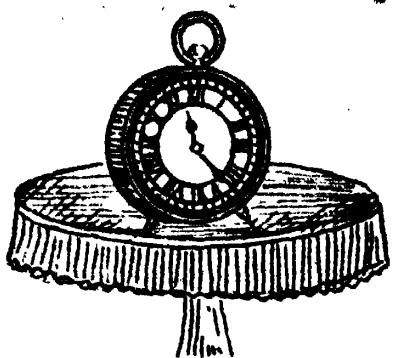
کیا بجا ہے؟

ماموں:- بیٹی قیصر ذرا گھنٹے میں دیکھو تو کیا وقت ہے۔ مجھے ٹھیک ساڑھے تین بجے کہیں جانا ہے۔

قیصر:- کہاں جائیں گے آپ؟

ماموں:- قیصر بیٹی اگر کوئی تمہارے آگے کہیں جانے کا ذکر کرے تو یہ دریافت کرنا کہ کہاں جاؤ گے بہت بدتمیزی ہے۔ بچوں کو اس قسم کے سوالات اپنے بزرگوں سے نہیں کرنے چاہئیں۔

قیصر کھسیانی ہو کر بھاگ گئی۔ تھوڑی دیر تک گھنٹے کے سامنے کھڑی ہو کر اس کو بغور دیکھا۔ پھر ماموں کے پاس آکر بولی۔ شائد دو بجے ہیں۔

ماموں بولے:- شائد کیا معنی؟ کیا تم کو وقت دیکھنا نہیں آتا؟ کیا اماں جان نے تم کو بتایا نہیں!

قیصر:- سکھایا تو کئی دفعہ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا۔

ماموں:- اچھا جاؤ آبا کی میز پر سے گھڑی اٹھا لاؤ۔ میں بھی تو دیکھوں کیسے سمجھ میں نہیں آتا۔

قیصر نے جا کر گھڑی لا دی۔ ماموں بولے:- اب آؤ میرے پاس بیٹھ جاؤ اور میں جو کہوں غور سے سنو اور سوچ کر جواب دو۔ بتاؤ تمہیں ہندسے تو معلوم ہیں نا!

قیصر:- جی ہاں کیوں نہیں۔ یہ ایک۔ یہ دو۔ یہ تین۔ یہ چار ------ اور یہ جو درمیان میں چھوٹی لکیریں سی ہیں یہ منٹ ہیں۔

ماموں:- بس بس میں سمجھ گیا۔ اچھا بتاؤ بڑی سوئی کس لئے ہے۔ اور چھوٹی سوئی کس لئے۔

قیصر:- بڑی سوئی سے منٹ معلوم ہوتے ہیں اور چھوٹی سے گھنٹے۔

ماموں:- ایک گھنٹے میں کتنے منٹ ہوتے ہیں۔ اور ایک منٹ میں کتنے سکنڈ؟

قیصر:- ایک گھنٹہ میں ساٹھ منٹ اور ہر منٹ میں ساٹھ سکنڈ چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور

ات دن کا ایک ہفتہ۔

ماموں:۔ ٹھیک۔ اب غور سے سنو۔ یہ جو
ٹی ننھی پانچ لکیریں ہر دو ہندسوں کے درمیان
یں یہ منٹ بتلانے کے لئے ہیں یعنی بارہ سے ایک
۔ پانچ منٹ۔ بارہ سے دو تک دس منٹ۔ اسی طرح
نتی چلی جاؤ۔ دیکھو اب یہ دونوں سوئیاں بارہ پر ہیں۔
ب اگر یہ چھوٹی سوئی بارہ پر اور بڑی ایک کے ہندسہ
پر رہے تو کیا وقت ہوگا؟

قیصر:۔ بارہ بج کر پانچ منٹ۔

ماموں:۔ ٹھیک۔ اچھا اب اگر بڑی سوئی دو پر
ہے تو اس وقت؟

قیصر:۔ بارہ بج کر دس منٹ۔

ماموں:۔ سمجھو کہ بڑا کانٹا آٹھ پر ہے اور چھوٹا
بارہ کے ہندسے سے کچھ سیدھے ہاتھ کی طرف ہٹا
ہوا ہے تو کیا وقت ہوگا؟

قیصر:۔ بارہ بجنے میں چالیس منٹ۔

ماموں:۔ چالیس منٹ تو ٹھیک ہیں، لیکن
بارہ بجنے میں نہیں بلکہ بارہ بج کر چالیس منٹ۔
تم کو یہ تو معلوم ہے کہ دونوں سوئیاں ایک ہی طرح
سے گردش کرتی ہیں یعنی سیدھے جانب۔ پیچھے
کی طرف تو یہ پھرتی نہیں۔ اس لئے جب چھوٹی سوئی
ہندسہ سے ذرا بھی آگے بڑھ جاتی ہے تو سمجھ لینا چاہئے
کہ جس ہندسہ کے پاس سے وہ گذری ہے، وقت
بھی اتنا ہو چکا۔ مثلاً چھوٹی سوئی پانچ سے آگے
ہٹ چکی ہو تو سمجھ لو کہ پانچ بج چکے ہیں۔ اب رہا
منٹ کا حساب تو جس ہندسہ کے قریب بڑی سوئی
ہو، اس ہندسہ کو پانچ سے ضرب دو۔ مثلاً چھوٹی
سوئی چھ پر سے گذر رہی ہے اور بڑی چار پر ہے
تو کیا وقت ہوگا؟

قیصر:۔ چھ بج کر بیس منٹ۔

ماموں:۔ شاباش۔ اچھا ایک اور بات ہے
جب کچھ وقت گذر کر آدھ گھنٹہ ہونا ہے یعنی تیس
منٹ ہوتے ہیں، جب کہ بڑی سوئی ہمیشہ چھ کے
ہندسہ پر ہوتی ہے تو اس کو تیس منٹ نہیں کہتے۔
مثلاً چار بج کر تیس منٹ ہوئے ہوں تو اس کو
ساڑھے چار کہیں گے۔ سوائے ایک اور دو کے
باقی سب ہندسوں کے ساتھ بجائے تیس منٹ
بولنے کے ساڑھے کا لفظ لگایا جاتا ہے۔ صرف
ایک بج کر تیس منٹ کو ڈیڑھ اور دو بج کر تیس منٹ کو
ڈھائی کہتے ہیں۔ کیوں اب تو تم سمجھ گئیں نا؟ قیصر: خوش
ہو کر ماموں جان آپ کتنے اچھے ہیں کتنی آسانی سے آپ نے
مجھے سمجھا دیا۔

بیگم عبدالرحمٰن خاں (بمبئی)
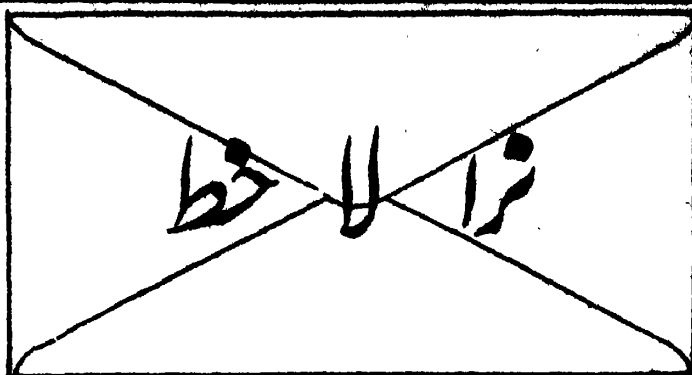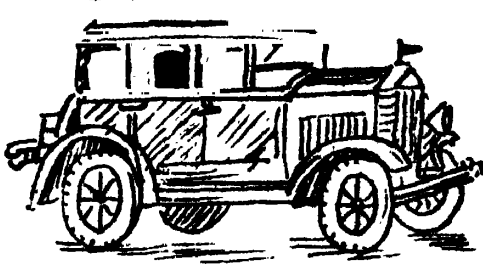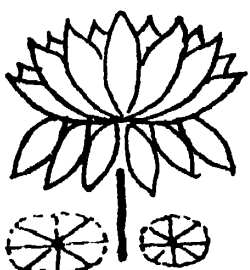
سالگرہ نمبر
۳۹
جنوری
نرالا خط
پیاری
خوش رہو۔
عرصہ بعد کل تمہارا
ملا - یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی
کہ تم
کی سالگرہ میں بھائی
الدین کے ساتھ مع اپنی
امی اور پیاری
کے آؤگی - کل ہم لوگ اپنی
نئی
میں
دیوی کے
گئے تھے
تک وہاں
رہے۔ انھوں نے
اور
سے
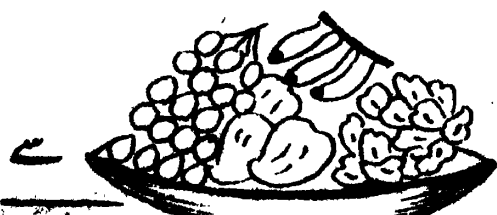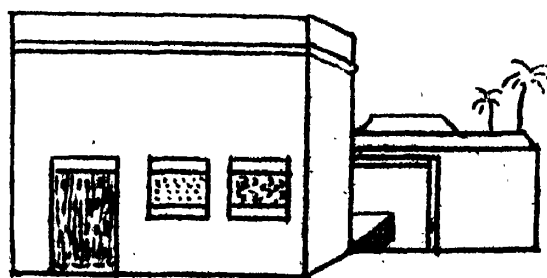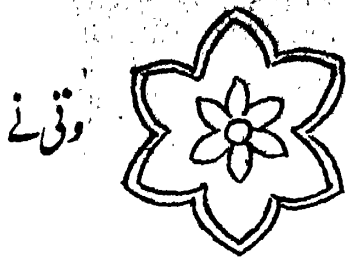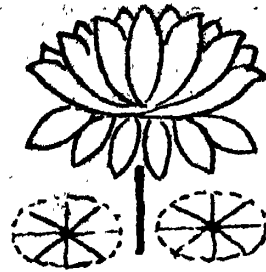
ہماری تواضع کی
دیوی کی چھوٹی بہن
وتی نے
پر ہمیں گانا بھی سنایا تھا۔ انہی کی زبانی
معلوم ہوا کہ
کماری اب جلد
آرہی ہیں
میں آج کل ایک
پوش اور
کور
بنارہی ہوں تمہارا
تو ختم ہوگیا ہوگا۔ پیاری بہن تم آتے وقت
اپنی
میں سے میری انگریزی کی
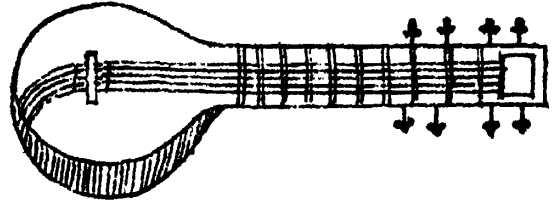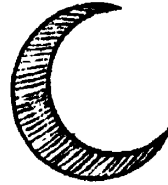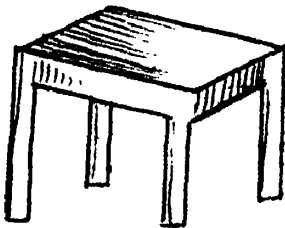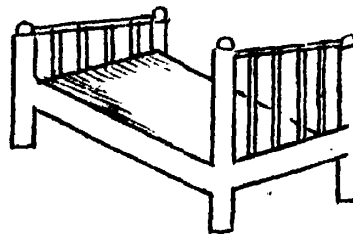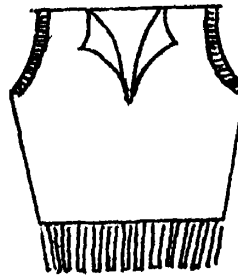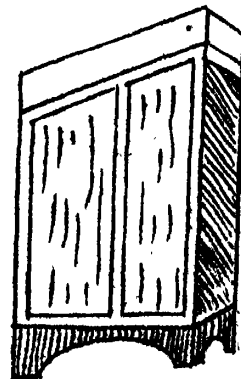
لیتی آنا جو وہاں غلطی سے رہ گئی تھی۔ زیادہ کیا ؟ اپنی امی

جان کو کہہ دینا۔

تمہاری بہن جبیں

اگر آپ یہ خط نہ پڑھ سکیں تو صفحہ (۴۳) پر دیکھئے
اور پھر خود پڑھنے کی کوشش کیجئے۔

جہاں آرا بیگم (بنگال)

گڑیا کی چوری

صفحہ ۴۸ کا باقی مضمون

منگائیے۔ کیونکہ ۲۹ر کو شادی اب ضرور ہو گی۔

روشن دماغ :۔ لو بہن تم کو تمہاری گڑیا اور روپیہ مبارک ہو۔ میں نے تو مذاق کیا تھا۔ ورنہ اچھی لڑکیاں سچ مچ چوری تھوڑی کرتی ہیں اور پھر چوری کے پیسوں سے کوئی شریف لڑکی کہیں کتاب خرید سکتی ہے۔ تم بتانے میں کیوں آگئیں!

(پھر وہ مشرف کو گلے لگا لیتی ہے حسن افزا اور بھابی جان قہقہہ لگاتی ہیں مشرف خوشی خوشی گڑیا لے کر اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔ پردہ گرتا ہے۔)

ریحانہ بیگم (غازی پور)

کہانی

ایک تھا راجا ایک تھی رانی
چھوٹا سا اک اُن کا محل تھا
ہلکا پھلکا سامان اُس میں
ریشم کے پردے چمکیلے
ہر در میں ہر طاق میں جھالر
دربانوں کی عُمدہ وردی
نوکر چاکر اور پیادے
پائیں باغ بھی اک چھوٹا سا
رانی کی تعریف یہی تھی
اس کے بال تھے گھونگروالے
دل میں نرمی بات میں نرمی
راجا تھا رانی کا الٹا
اندر والے باہر والے
لیکن رانی اُس راجا کی
اک دن دونوں سیر کو نکلے
جنگل میں دریا بہتا تھا
ندی کنارے پھول کھلے تھے

ننھا راجا ننھی رانی
سُتھرا سُتھرا پیارا پیارا
ننھے سوفے ننھی میزیں
اچھے نکھرے خوب سجیلے
رنگ اُن کے بہتر سے بہتر
اچھّی اچکن اچھّی پگڑی
سب کے سب رہتے تھے ادب سے
نہروں نہروں پانی بہتا
صورت اچھی سیرت اچھی
لمبے لمبے کالے کالے
موہنی مورت رحم کی دیوی
بے حد ضدّی سخت ہٹیلا
اس کی صورت سے ڈرتے تھے
خدمت کرتی خوش رکھتی تھی
چلتے چلتے جنگل پہونچے
پانی موجیں مار رہا تھا
اچھے اچھے سب رنگوں کے

ساتھ لئے رانی کو راجا
بھینی بھینی خوشبو والے
اس کوشش میں پاؤں جو پھسلا
پکڑا ہاتھ وہیں رانی نے
لیکن کچھ نہ چلیں تدبیریں
تہہ کی مٹی تک جب پہونچے

اُن پھولوں کے کنج میں پہونچا
پھول چُننے بڑھ کر راجا نے
مشکل ہوگیا اُس کو سنبھلنا
زور لگایا بے چاری نے
دونوں ڈوب گئے دریا میں
ہوگئے پھر کچھ اور ہی نقشے

رانی پھول بنی چھوٹا سا
راجا اُس کا ہوگیا کانٹا

عابد مسیح (بی-اے)

نرالا خط

صفحہ ۴۱ کا حل

پیاری ستارہ خوش رہو۔

عرصے بعد کل تمہارا خط ملا۔ یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ تم پھول کی سالگرہ میں بھا
آفتاب الدین کے ساتھ مع اپنی امّی اور پیاری تاج کے آؤ گی۔ کل ہم لوگ اپنی نئ
موٹر میں کنول دیوی کے گھر گئے تھے۔ پانچ بجے تک وہاں رہے۔ انھوں نے
چائے اور پھلوں سے ہماری تواضع کی۔ کنول دیوی کی چھوٹی بہن پھول وتی نے ستار پر ہمیں
گانا بھی سنایا۔ انہی کی زبانی معلوم ہوا کہ چاند کماری اب جلد ہندوستان آرہی ہیں۔ میں آج کل
ایک پلنگ پوش اور ٹیبل کور (میز پوش) بنا رہی ہوں تمہارا سوئٹر تو ختم ہوگیا ہوگا۔ پیاری بہن تم آتے وقت اپنی الما
ری سے میری انگریزی کی کتاب لیتی آنا جو وہاں غلطی سے رہ گئی تھی زیادہ کیا لکھوں؟ اپنی ماں جان کو آداب کہدینا۔ تمہاری
مہ جبیں

سلطان قطب الدین ایبک

سلطان قطب الدین ایبک جو ہندوستان کا ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا ہے دراصل ایک ترک غلام تھا کہتے ہیں کہ ایک سوداگر اسے ترکستان سے خرید کر نیشا پور لایا۔ وہاں شہر کے قاضی فخر الدین ابن عبدالعزیز کوفی نے خریدا اور اس کو اپنی اولاد کے ساتھ تعلیم دلائی۔ چنانچہ ایبک نے قرآن شریف حفظ کر لیا اور جلدی ہی عربی فارسی بھی پڑھ لی۔ ایک سوداگر نے قاضی سے پھر اسے خرید لیا اور ہندوستان کے بادشاہ سلطان شہاب الدین غوری کو بطور تحفہ پیش کیا۔ اگرچہ ایبک بڑی خوبیوں والا آدمی تھا لیکن سیرت کی طرح صورت اچھی نہ تھی۔ اس کی چھنگلیا ٹوٹی ہوئی تھی اس لئے لوگ اسے ایبک شل کہتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ سلطان نے خوش ہو کر ایک محفل میں اسے بہت سا انعام دیا۔ اس فیاض شخص نے اسی دم اسے ملازموں اور غلاموں میں تقسیم کر دیا اور اپنے پاس ایک پیسہ بھی نہ رکھا۔ جب بادشاہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میر آخوری کا عہدہ عنایت کیا۔

اس کے بعد تو ایبک نے ایسی ایسی بہادری کے کام کئے کہ اس کی دھوم مچ گئی۔ آخر جب بادشاہ نے اجمیر فتح کیا تو اسے اپنا نائب اور سپہ سالار مقرر کیا۔ ایبک کی سخاوت اور فیاضی بہت مشہور ہے۔ لوگ اسے لکھ بخش یعنی لاکھوں بخشنے والا کہتے تھے۔ ہندوؤں نے اسے لکھ داتا کا لقب دیا تھا۔ قطب الدین ایبک نے دہلی فتح کر کے اس میں قلعہ رائے پتھورا کے پاس ایک بہت عالی شان مسجد بنائی جس کا نام قوت الاسلام رکھا اور اسی مسجد میں اس لاٹ کی نیو ڈالی جو اس کے نام سے آج تک مشہور ہے اور جسے بعد میں التمش نے پورا کیا۔ یہ بادشاہ کھیل کود کا بڑا شوقین تھا خاص کر پولو کا۔ لاہور میں ۱۲۱۰ء میں گھوڑے کی پیٹھ پر سے یہ کھیلتے کھیلتے گرا اور اچانک مر گیا۔ اس نے صرف چار برس حکومت کی۔

سید ابن حسن اشرف بی اے

(۱) مشرف گڑیا کی اماں } گڑیا کے رشتے
(۲) مومنہ مشرف کی سمدھن }

(۳) روشن دماغ - مشرف کی بہن کوئی سال بھر بڑی (۴) بھابی جان - مشرف کی بھاوج
(۵) حسن افزا - مشرف کی سہیلی (۶) مہر بانو - مومنہ کی سہیلی

پہلا منظر

(ایک آراستہ کمرہ جس میں مشرف بیٹھی اپنی گڑیا کے کپڑے درست کر رہی ہے اس کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہوتی ہے۔ یکایک اس کو کچھ خیال آتا ہے اور وہ آپ ہی آپ کہنے لگتی ہے:-)

مشرف:- آج ۲۷ تاریخ ہو گئی برات آنے میں صرف دو دن باقی ہیں۔ افسوس کہ اب تک میری گڑیا کا گلوبند تیار نہیں ہوا۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔

(مشرف ابھی کچھ اور کہنا چاہتی ہے کہ اس کی والدہ کے بلانے کی آواز آتی ہے اور وہ چلی جاتی ہے۔ اس کے جانے کے فوراً بعد روشن دماغ آتی ہے اور مشرف کی گڑیوں میں اپنی قینچی تلاش کرتی ہے۔ یکایک اس کی نظر مشرف کی خوبصورت گڑیا پر پڑتی ہے اور وہ گڑیا ہاتھ میں لئے خاموشی کے ساتھ کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

(دوسرے دروازہ سے مشرف داخل ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت گلوبند ہے۔ وہ گلوبند پہنانے کے لئے اپنی گڑیا تلاش کرتی ہے۔ گڑیا نہ ملنے سے بہت پریشان ہوتی ہے۔ مایوسی میں آرام کرسی پر

لیٹ جاتی ہے۔ اس کو لیٹے ہوئے دس
منٹ بھی نہ گذرے ہوں گے کہ اس کی
سہیلی حسن افزا مسکراتی ہوئی کمرے
میں آتی ہے۔ اس کو ہنستا دیکھ کر بگڑ کر
اس سے پوچھتی ہے۔)
مشرف:۔ کیوں بہن! آخر مجھ کو پریشان کرنے
میں تم کو کیا ملتا ہے؟
حسن افزا:۔ بہن مجھ پر کیوں خفا ہو رہی ہو میں نے
تم کو کیا پریشان کیا ہے؟
مشرف:۔ مجھ سے باتیں نہ بناؤ میری گڑیا
تم نے غائب کر دی۔ اور اب باتیں بناتی ہو۔
حسن افزا:۔ جھلا کر مجھ سے چاہے جیسی قسم
لے لو میں نے تمہاری گڑیا نہیں اٹھائی۔
(دونوں میں لڑائی ہو رہی ہے کہ
بھابی جان آتی ہیں۔)
بھابی جان:۔ تم دونوں میں لڑائی کیوں
ہو رہی ہے؟
مشرف:۔ بھابی جان دیکھئے، بہن حسن افزا
نے میری گڑیا غائب کر دی ہے اور کہتی ہیں کہ
میں نے نہیں لی ہے۔
حسن افزا:۔ بھابی جان میں قسم کھا کر کہتی ہوں
کہ گڑیا میں نے دیکھی تک نہیں۔
بھابی جان:۔ یہاں پر روشن دماغ آئی تھیں
ان سے پوچھو شاید انھوں نے اٹھائی ہو۔
(مشرف روشن دماغ کے کمرے کی
طرف جاتی ہے۔)

دوسرا منظر

(ایک آراستہ کمرہ روشن دماغ آرام
کرسی پر بیٹھی میز پوش کاڑھ رہی ہے۔
اچانک مشرف کمرے میں آتی ہے۔)
مشرف:۔ باجی جان آپ نے میری گڑیا
تو نہیں اٹھائی؟
روشن دماغ:۔ تم کو ہو کیا گیا ہے؟ مجھ پر
جھوٹا الزام لگاتی ہو؟
مشرف:۔ باجی جان! آپ میرے کمرے میں
جو گئی تھیں۔
روشن دماغ:۔ ذرا حواس کو درست کرو۔
میں ابھی چل کر اماں جان سے کہتی ہوں کہ مشرف
مجھ پر چوری کا الزام لگاتی ہے۔
(مشرف اور روشن دماغ میں خوب
لڑائی ہوتی ہے مشرف روتی ہوئی

چلی جاتی ہے۔ روشن دماغ اپنا
میز پوش اٹھا کر کاڑھنے لگتی ہے۔)

تیسرا منظر

(مومنہ کا کمرہ۔ مومنہ اور مہربانو بیٹھی
باتیں کر رہی ہیں۔)

مومنہ:۔ بہن مہربانو! تم نے سنا؟ ۔ کہ
گڑیا کو سمدھن نے غائب کر دیا۔ خدا جانے اس میں
کیا راز ہے۔

مہربانو:۔ ہاں میں نے بھی سنا ہے ۔ کل
حسن افزا کہتی تھیں کہ مشرف کے خیال میں گڑیا
روشن دماغ نے غائب کر دی ہے۔

مومنہ:۔ نہیں بہن ایسا نہیں ہو سکتا۔ باجی
روشن دماغ تو ہر وقت اپنے کمرے میں رہتی
ہیں اور کبھی سمدھن کے کمرے میں جاتی بھی نہیں۔
انہیں بھابی جان نے تو یہ شرارت نہیں کی۔

مہربانو: نہیں انھوں نے نہیں کی۔ آج صبح
روشن دماغ ان کے کمرے میں گئی تھیں، اس وجہ سے
مشرف ان پر شبہ کرتی ہیں۔ بتاؤ اب کیا کرو گی؟
شادی میں صرف دو روز باقی ہیں۔ دوسری گڑیا
بھی نہیں بن سکتی ہے۔

مومنہ:۔ میں کیا بتاؤں؟ جب تک وہ گڑیا
نہیں ملے گی میں شادی نہیں کروں گی۔

(حسن افزا آتی ہے۔)

حسن افزا:۔ چلو تم دونوں کو بھابی جان بلاتی ہیں۔

مومنہ:۔ وہاں پر کون کون ہے؟ سمدھن
بھی ہیں؟

حسن افزا:۔ ہاں تمہاری سمدھن بھی ہیں۔
اور روشن دماغ بھی ہیں۔

(تینوں بھابی جان کے کمرے کی طرف
جاتی ہیں۔)

چوتھا منظر

(ایک آراستہ کمرہ ہے جس میں ایک
طرف بھابی جان اور روشن دماغ بیٹھی
ہیں۔ دوسری طرف تھوڑے فاصلہ پر
مشرف مسہری پر لیٹی ہے۔ اس کا چہرہ
بالکل اترا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کچھ سوچ
رہی ہے۔ کمرے کا دروازہ کھلتا ہے
اور حسن افزا، مومنہ اور مہربانو آتی ہیں۔)

حسن افزا:۔ بھابی جان! مومنہ اور
مہربانو حاضر ہیں۔

بھابی جان:۔ کرسیوں پر بیٹھو۔

(کرسی پر بیٹھتی ہیں اور مشرف اٹھ کر مومنہ سے رو کر کہتی ہے۔)

مشرف:۔ سمدھن میں آپ سے سخت شرمندہ ہوں کہ گڑیا غائب ہوگئی۔ لہٰذا شادی کو کچھ روز کے لئے ٹال دیجئے۔

مومنہ:۔ سمدھن مجھکو خود گڑیا کے غائب ہونے کا افسوس ہے۔ اگر آپ کی خواہش شادی کچھ روز ٹالنے کی ہے تو مجھکو بھی کچھ عذر نہیں لیکن میں کسی اور گڑیا سے شادی نہیں کروں گی جب وہی گڑیا ملے گی تب ہی شادی ہوگی۔

(مشرف خاموش ہو جاتی ہے۔ اور روشن دماغ ہنس کر کہتی ہیں۔)

روشن دماغ:۔ بھابی جان میں نے گڑیا اٹھائی تو ضرور ہے مگر میرے پاس نہیں ہے۔

بھابی جان:۔ جب تم نے گڑیا اٹھائی تو کیا کیا؟ آخر تم مشرف کو اتنا کیوں پریشان کرتی ہو؟

روشن دماغ:۔ کیا کہوں بھابی جان کئی روز سے میری طبیعت شوکت آرا کی کتاب پڑھنے کو چاہتی تھی مگر پیسے نہ ہونے کی وجہ سے میں یہ کتاب نہیں خرید سکتی تھی۔ آخر سوچتے سوچتے ایک ترکیب ذہن میں آئی۔

بھابی جان:۔ کونسی ترکیب؟

روشن دماغ:۔ وہ ترکیب یہ تھی کہ مشرف کی گڑیا بیچ کر کتاب خریدوں۔

بھابی جان:۔ تو کیا تم نے ایسا ہی کیا؟ بھی خوب ہو مشرف کے یہاں شادی رچی ہے اور نے گڑیا بیچ ڈالی؟

روشن دماغ:۔ کیا کروں بھابی جان؟ طبیعت سے مجبور ہو گئی مگر اب بھی ایک ترکیب مشرف کی گڑیا مل سکتی ہے۔

مشرف:۔ اچھی باجی وہ ترکیب کیا ہے!

روشن دماغ:۔ وہ یہ کہ گڑیا چار روپیہ بکی ہے۔ اگر تم یہ روپیہ دے دو تو میں گڑیا واپس منگا دوں۔ کہو مشرف تیار ہو؟

مشرف:۔ اچھا میں ابھی روپیہ لاتی ہوں

(مشرف چلی جاتی ہے۔ روشن دماغ اٹھ کر بھابی جان کا بکس کھولتی ہے اور گڑیا نکال کر میز پر رکھ دیتی ہے مشرف روپیہ لے کر آتی ہے۔)

مشرف:۔ باجی جان روپیہ حاضر ہے میری گڑیا (باقی مضمون صفحہ ۵۴ پر دیکھئے)

سوچا ہوا نمبر بتانے کا مندرجہ ذیل کھیل بڑا دلچسپ ہے۔ اس کے لئے چھ عدد وصلی کے ٹکڑے ایک ہی سائز کے لیجئے اور نیچے لکھے ہوئے نمبروں سے اُن کی خانہ پُری کیجئے۔ پھر اپنی کسی سہیلی سے کہئے کہ وہ ان میں سے کسی ایک کارڈ کا نمبر سوچ لے۔ وہ بتا دے گی۔ جب وہ سوچ لے تو اس کارڈ کے دائیں طرف کے کونے کا نمبر ٹ کرلیں اور دوسرے پانچ کارڈ یکے بعد دیگرے اس کو دکھا کر دریافت کیجئے کہ آیا وہ نمبر جو اس نے سوچا ہے اس میں ہے؟ اگر وہ کہے کہ ہاں ہے تو اس کے دائیں طرف کے کونے کا نمبر بھی نوٹ کرلیں۔ اگر جواب نفی میں ہو تو اس کا نمبر نوٹ نہ کیا جائے۔ جب پانچ کارڈ بتا چکیں تو جس جس کا نمبر نوٹ کیا ہے ان کے نمبر جمع کریں۔ حاصل جمع سوچا ہوا نمبر ہے۔

آسانی کے لئے ایک مثال دی جاتی ہے

کسی نے نمبر دس سوچا۔ اور نمبر ۳ کا کارڈ دکھانے پر جواب دیا کہ ہاں اس میں ہے تو اس کے دائیں کونے کا نمبر ۸ نوٹ کر لیجئے۔ پھر نمبر ۴ کے کارڈ میں اس کا جواب اثبات میں ہوگا۔ تو اس کے دائیں کونے کا نمبر ۲ بھی نوٹ کرلیں۔ باقی نمبر ایک۔ دو۔ پانچ۔ اور چھ میں یہ نمبر نہیں ہے۔ اس لئے سہیلی انکار کردے گی۔ بس تو ۸ اور ۲ کو جمع کر لیجئے۔ حاصل جمع دس۔ یہی سوچا ہوا ہندسہ ہے۔ اسی طریقے سے کوئی جو نمبر بھی سوچے بتایا جا سکتا ہے۔ اس میں اس بات کی سخت احتیاط رکھنی چاہئے کہ جس کارڈ کے دکھانے پر سہیلی کا جواب اثبات میں ہو صرف اس کے کونے کا نمبر ہی لینا چاہئے اور جس میں اس کا جواب نفی میں ہو اس کا نمبر نہ لیا جائے اور جو نمبر لیا جائے اس کی جمع دل میں ہی کی جائے تا کہ کسی کو اس کا طریقہ معلوم

نہ ہونے پائے۔ ذیل میں نقشہ دیا جاتا ہے یہ نمبر سلسلہ وار لکھے ہونے چاہئیں اس نقشہ کے مطابق خانہ کو تیار کر لیجئے۔

نمبر۱

۳	۵	۷	۹	۱۱	۱
۱۳	۱۵	۱۷	۱۹	۲۱	۲۳
۲۵	۲۷	۲۹	۳۱	۳۳	۳۵
۳۷	۳۹	۴۱	۴۳	۴۵	۴۷
۴۹	۵۱	۵۳	۵۵	۵۷	۵۹

نمبر۲

۵	۶	۷	۱۳	۱۲	۴
۱۴	۱۵	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۶	۳۷
۵۲	۳۸	۳۹	۴۴	۴۵	۴۶
۴۷	۵۳	۵۴	۵۵	۶۰	۱۳

نمبر۳

۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۸
۱۴	۱۵	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۴۰	۴۱
۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷
۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۱۳

نمبر۴

۳	۶	۷	۱۰	۱۱	۲
۱۴	۱۵	۱۸	۱۹	۲۲	۲۳
۲۶	۲۷	۳۰	۳۱	۳۴	۳۵
۳۸	۳۹	۴۲	۴۳	۴۶	۴۷
۵۰	۵۱	۵۴	۵۵	۵۸	۵۹

نمبر۵

۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۱۶
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۴۸	۴۹
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۳۰	۶۰

نمبر۶

۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۲
۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۴۱

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم (مدراس)

علم کی لو ہر دل میں لگا دے
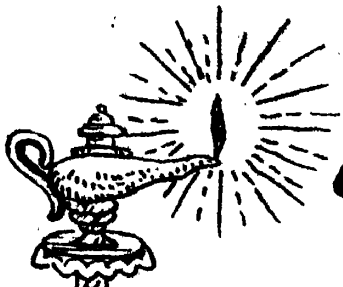
اے داتا، اے میرے مالک — اے مولا، اے میرے خالق
تجھ بن میرا کوئی نہیں ہے — تجھ سا داتا، کوئی نہیں ہے
حال تجھی سے کہتے ہیں سب — آس تجھی سے رکھتے ہیں سب
راحت دیدے، عزت دیدے — ہمت دیدے، صحت دیدے
علم کی ہم کو دولت دیدے — اپنی ہر اک نعمت دیدے
صبر و قناعت ہم کو عطا کر — علم و شجاعت ہم کو عطا کر
دکھ میں سکھ میں تجھ کو نہ بھولیں — سیدھا رستہ کبھی نہ چھوڑیں
تیرے ہی آگے سر کو جھکائیں — تجھ ہی سے مانگیں ساری دعائیں
اچھے اچھے کام کریں ہم — سارے جہاں میں نام کریں ہم
سچ بولیں سچے کہلائیں — جھوٹ حسد کے پاس نہ جائیں
بھر دے وطن کی دل میں الفت — جی سے کریں ہم اس کی خدمت
آپس میں تو میل بڑھا دے — ہندو مسلم بیر مٹا دے
بہت دکھی ہے دیس ہمارا — تیرے سوا ہے کس کا سہارا

بیر مٹا دے پریم بڑھا دے
علم کی لو ہر دل میں لگا دے

شجاعت سندیلوی
(منشی کامل وی ٹی سی)

فاطمہ یوسف خانم اناطولیہ کے مشہور شہر اطنہ میں ۱۸۵۸ء میں پیدا ہوئیں۔ انھیں شروع ہی سے جنگ کا شوق تھا۔ ان کے والد یوسف پاشا ایک مشہور اور بہادر تُرک تھے۔ اور اکثر تُرکی لڑائیوں میں اپنے کمالات دکھا چکے تھے۔ فاطمہ کے بچپن میں جب کبھی وہ میدان جنگ میں جانے کا قصد کرتے تو وہ ہمراہ رہنے کا اصرار کرتیں۔ والد بزرگوار کو ان کے بڑھے ہوئے شوق کو دیکھ کر چپ ہونا پڑتا۔ وہ لڑائی کے میدان میں سپاہیوں کی بہادری اور شوق شہادت کو دیکھ کر بے اختیار ہو جاتیں اور ننھی سی زبان سے بہادروں کی تعریف کرتیں جو بعض وقت فوج کو جوش دلانے کے لئے نہایت موثر ثابت ہوتا۔ فاطمہ کی ابتدائی زندگی زیادہ تر یا تو تعلیم و تربیت میں بسر ہوئی یا خانہ داری کے دوسرے مشاغل میں۔ اس لئے انھیں اپنی قابلیت دکھانے کا موقع نہ ملا۔ لیکن ۱۸ سال کی عمر میں انھوں نے ملکی حالات کا مطالعہ ایک محبِ وطن کی نظر سے شروع کیا ان کے دل میں اپنی قوم کی بڑی محبت پیدا ہوگئی اور انھوں نے ملکی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ ۱۸۹۶ء میں ادرنہ کے ایک شریف نوجوان درویش بے کے ساتھ آپ کی شادی ہوگئی۔ اور فاطمہ اطنہ کو چھوڑ کر ادرنہ تشریف لے گئیں۔ ملک و قوم کی بہتری کی لگن یہاں بھی آپ کو تڑپاتی رہی۔ تین سال بعد درویش بے کا انتقال ہوگیا۔ فاطمہ نے اس صدمے کو نہایت ہمت و جرأت سے برداشت کیا۔ شوہر کی جدائی بھی اس حوصلہ مند اور دلیر و بہادر خاتون کے ارادوں اور قوم کی محبت پر کوئی اثر نہ ڈال سکی اور وہ قومی خدمات کے لئے وقت اور موقع کی منتظر رہیں۔

شوہر کی وفات کے بعد فاطمہ پھر اطنہ واپس آ گئیں جہاں تھوڑے عرصہ بعد آپ نے مردانہ فوجی لباس پہنا۔ اور لڑنے کے ہتھیاروں سے

آراستہ ہوکر لڑائی کے میدان میں پہونچیں ۔

دستوری حکومت کے قیام میں فاطمہ کی کوششیں بھی بہت کچھ دخل رکھتی ہیں۔ جنگ طرابلس کے زمانہ میں آپ مجاہدین (کافروں سے لڑنے والے) کی مدد کے لئے انجمن ہلال احمر میں شریک ہوگئیں اور بڑی جانفشانی سے حصہ لیا۔ ہزاروں روپیہ مرہم پٹی کے لئے طرابلس ارسال کیا۔ پھر جنگ بلقان شروع ہوئی تو آپ خود میدان جنگ میں پہونچ کر مجاہدین اسلام کی مرہم پٹی کرنے لگیں۔ آپ کی اس قربانی اور بہادری نے ترکی کی دوسری عورتوں کو بھی جذبۂ قوم پرستی سے متاثر کرکے گھر کی چار دیواری سے نکالا۔ اور ملک و قوم کی خدمت میں ہمہ تن مصروف کر دیا۔ اس دلیر و بہادر خاتون نے اپنے بہادرانہ کارناموں کے باعث اسمد کے میدان میں وہ نام پیدا کیا ہے کہ صدیوں یادگار رہے گا۔ یورپ کی عالمگیر جنگ میں بھی ترکی پر آپ نے بڑا احسان کیا۔ آپ ان دنوں لڑائی کے میدان میں بہادری سے لڑتی رہیں۔ اور احرار کی فوج میں کپتان کی حیثیت سے خدمات انجام دیتی رہیں۔ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء کو آپ اینر نیق کے مقام پر اس لئے متعین کی گئیں کہ دشمن کی فوج کو آگے بڑھنے سے روکا جائے۔ چنانچہ آپ نے جس دلیری سے اپنے فرائض انجام دئے وہ قابل داد ہیں۔ پھر ستمبر ۱۹۲۱ء کے پہلے ہفتے میں انھیں مجاہدین کے ساتھ شریک جنگ ہونا پڑا جو اینر نیق کے زبردست مورچہ پر دشمن کے حملوں کا جواب دے رہے تھے۔ اس معرکہ کارزار میں اس جانباز خاتون کے سینہ کے بائیں جانب گولی لگی۔ مگر بہادر فاطمہ نے اس زخم کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اُن کا سینہ خون سے بھرا اور لڑنے کے ہتھیاروں سے لدا ہوا تھا وہ بدستور مقابلہ کرتی رہیں۔ پہلی لڑائیوں میں بھی وہ بہت مرتبہ زخمی ہوئی ہیں اور وطن کی محبت میں نہ مٹنے والے نشان اُن کے جسم کی زینت ہیں ۔

آج یہ بہادر خاتون جس نے وطن کی محبت میں جانبازی سے ملک کی خدمت کی اور جنگ کے خوفناک میدانوں میں مردوں کے برابر دشمن کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اُس ترکی فوج کی قائد اعظم (بہت بڑی فوج کی سردار حاکم) ہے۔ جو اسمد میں حکومت انگورہ کی طرف سے متعین ہے۔ فاطمہ نے اناطولیہ کی عورتوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی ہے اور اکثر عورتوں کو میدان جنگ میں خدمات بجالانے پر آمادہ کر دیا ہے۔ فاطمہ کی عمر ۶۱ سال کی ہے لیکن چہرے پر بڑھاپے کے کچھ زیادہ آثار نہیں بلکہ بہادری ظاہر ہوتی ہے۔ پس م ع دستورا

دال کی دریا دلی

دولت پور کے ڈپٹی دبیر الدین بڑے دین دار تھے۔ خدا نے اُن کو شادی کے دس سال بعد ایک چاند سی دختر دی۔ اس کا نام بڑے دلارسے دادا نے "دل نواز" رکھا۔ دل نواز کو خداداد ذہانت ودیعت ہوئی (ملی) تھی۔ ابھی اس کی عمر دوازدہ (بارہ) سال کی تھی کہ اس نے دسویں کا امتحان دیا اور دوسرے درجہ میں پاس ہوئی۔ وہ ایسی ایسی دیدہ زیب دستکاریاں کرتی تھی کہ جو دیکھتا دم بخود ہو جاتا اور کہتا کہ خدا عمر دراز کرے۔ عمدہ عمدہ دستکاریاں سلیقہ مندی سے کرتی اور دوستوں رشتہ داروں کو دیتی۔ غرض دسوں انگلیاں دسوں چراغ تھی۔ وہ والدین کی زندگی تھی تو دادی دادا کے دید کا سہارا۔

دل نواز کی دادی کی دلی آرزو تھی کہ دل نواز اُن کی دختر کے فرزند ارجمند دلاور حسین کی دولہن بنے۔ دلاور حسین نے دو سال قبل لندن سے ڈاکٹری کی ڈگری لی تھی اور اب دہلی میں ڈاکٹری کر رہے تھے۔ ان کی بھی دلی مراد تھی کہ دل نواز جیسی دستکار اور دلآویز صورت اُن کی ہمدم زندگی بنے۔ دل نواز کے ددھیال میں اس کی دستکاری کی دُھوم تھی۔ اس لئے دلاور حسین کے والدین نے دل نواز کے والدین سے اپنی دلی مراد کہی۔ اور دلاور نے بھی دو بار بند بند الفاظ میں دل نواز کے والدین سے اپنا دلی مدعا ظاہر کیا۔ "اندھا کیا چاہے دو آنکھیں" کے مصداق دل نواز کے والدین نے دلاور حسین کو اپنا داماد بنانا دل سے منظور کر لیا۔ اور دونوں جانب سے دھوم دھام کی تیاریاں شروع ہوئیں۔ دونوں کے والدین نے دریا دلی سے روپیہ بہایا۔ اور دسمبر کی دس تاریخ شادی خانہ آبادی کا دن مقرر کر دیا گیا۔

خدا خدا کر کے دسمبر کی دس تاریخ آپہونچی

دوسو مرد دولہا والوں کے ساتھ آئے تھے۔ چونکہ ڈاکٹر کی دلی مراد برآئی تھی۔ اس لئے اس نے اپنے دوستوں کی ایک بڑی تعداد کو بھی دعوت دی تھی۔ دولہا والوں کا زبردست استقبال ہوا۔ دبیرالدین نے بھی دل کھول کر دعوت کی۔ بعد نکاح مراد آباد کا شربت دیا گیا۔ دعوت ہوئی۔ دولہا والے بڑے شاد تھے۔ دس بجے رات کو دولہن سنواری گئی۔ دل نواز ایک تو قدرتی طور پر دلکش تھی اس پر دولہن بن کر ایسی دیدہ زیب معلوم دی کہ سب نے سچے دل سے دعائیں دیں کہ خدا دولہا دولہن دونوں کو نظر بد سے بچائے اور ان کی عمر دراز کرے۔ اس کے بعد دوستوں اور رشتہ داروں نے تحفے دئے۔ پھر دلہن کی دستکاریاں مردانے زنانے میں دکھائی گئیں۔ دستکاریاں کیا تھیں۔ گویا دستکاری کا دریا تھا۔ کشیدہ کاری۔ بریدہ کاری۔ زردوزی وغیرہ۔ دولہا والے تو فدا ہی تھے۔ اور جن لوگوں نے نہ دیکھا تھا وہ بھی دستکاری دیکھ کر دنگ رہ گئے ؛

دو بجے رات کو دلہن دبیر منزل میں سب کو اپنی یادیں محو چھوڑ کر "دل شاد لاج" پہونچی۔ دولہا کی دادی نے دروازے پر صدقہ اتارا۔ اندر لے گئیں۔ اور دل نواز کو "دستکار دولہن" کا خطاب دیا ؛

شادی کے دس دن بعد دولہا دولہن دونوں دہلی روانہ ہوگئے۔ دہلی پہونچ کر دلاور حسین نے اپنے دوستوں کی دعوت کی اور مزے کی زندگی گذارنے لگے ؛

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

پہیلیوں کے جواب :۔

(۱) قرآن شریف۔ (۲) الفاظ میں فقرے :۔ (۱) بینگن ٹکے سیر۔ (۲) ایک تیلی کے تین بیٹے تھے۔ (۳) پیپل کے پتے پیسے کے تین سیر۔ (۴) سیب کے چھلکے سستے بکتے ہیں ؛
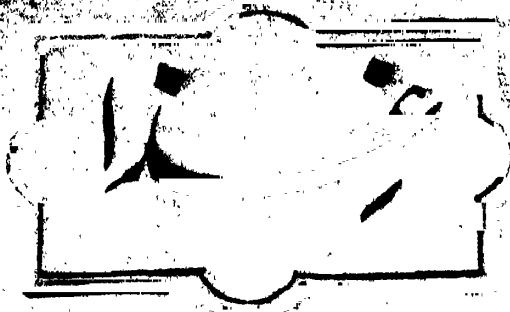
ہماری صحت اور طاقت کے لئے غذا کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسی انجن کو کوئلے اور پانی کی۔ عمدہ غذا وہ ہے جس میں وہ تمام اجزا موجود ہوں جو ہماری جسمانی طاقت اور اندرونی حرارت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ ہماری غذا مختلف قسم کے اناج ہیں۔ گیہوں۔ چنا۔ باجرہ۔ جوار اور مکئی۔ گھی۔ مکھن۔ دودھ۔ پھل۔ سبز ترکاری۔ دال مچھلی۔ گوشت۔ انڈے۔ شکر۔ نمک۔ مصالحہ وغیرہ وغیرہ بھی ہماری غذا میں شامل ہیں لیکن ان سب کے کھانے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی غذائیت زیادہ پکانے سے کم نہ ہو جائے گھی۔ مکھن۔ دودھ پھل اور انڈے بغیر پکائے ہوئے بھی کھائے جاتے ہیں لیکن دودھ بغیر اُبلا ہوا نہیں پینا چاہئے۔ پھل بغیر دھوئے ہوئے نہیں کھانے چاہئیں۔ پھل نہ زیادہ پکے ہونے چاہئیں نہ زیادہ کچے۔ اور اترے ہوئے پھل تو صحت کے لئے مضر ہیں۔ انڈے کی زردی اور سفیدی دونوں طاقت بخش ہوتی ہیں لیکن بغیر اُبلا یا پکا ہوا انڈا پکے ہوئے انڈے کی نسبت جلد ہضم ہوتا ہے۔ اناج چاول۔ گوشت۔ دال۔ ترکاری اس ترکیب سے پکائی جائے کہ طاقت نہ گھٹے۔ ہر شخص کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی صحت کے لئے کونسی غذا کس وقت اور کس قدر کھانی زیادہ فائدہ مند ہوگی۔ غذا موسم۔ عمر۔ صحت۔ اور مالی حیثیت کے بموجب کھانی چاہئے۔ زیادہ کھانا اتنا ہی مضر ہے جتنا کم کھانا۔ کھانے میں اعتدال کی ضرورت ہے کیونکہ زیادہ کھانے سے بہت سی بیماریاں ہو جاتی ہیں معدے کو کم از کم تین گھنٹے کا وقفہ ہضم کرنے کے لئے دینا چاہئے۔ اور وقت مقررہ پر ہی کھانا مناسب ہے اگر وقت مقررہ پر بھوک نہ لگے تو کچھ نہ کھاؤ۔ کھانے پکانے میں بھی بڑی احتیاط رکھنی چاہئے۔ کیونکہ بہت سے جراثیم جن سے بیماریاں ہوتی ہیں۔ کھانے پینے ہی کی چیزوں کے ساتھ انسان کے بدن میں داخل ہوتے ہیں۔ باورچی خانہ صاف رکھنا چاہئے۔ کھانے پکانے کے برتنوں کو صاف پانی سے اچھی طرح دھونا چاہئے۔ چکنے برتنوں کو دھوپ میں یا آگ کے اوپر اوندھا کر کے سکھانا چاہئے۔ پیتل یا تانبے کے برتنوں میں کھٹائی نہیں رکھنی چاہئے۔ ان برتنوں میں قلعی کرانی ضروری ہے۔ سبز ترکاریاں صاف پانی سے دھو کر پکانی چاہئیں۔ باسی چاول اور باسی مچھلی نقصان دہ ہیں۔ ہیضہ۔ طاعون۔ اور پیچش کی بیماریوں کے دنوں میں کھانے پینے کی چیزوں میں اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

زینب بیگم (کولابہ)

سلمہ ستارے کا کام

سلمے ستارے کے بے شمار خوبصورت خوبصورت پھول بن سکتے ہیں۔ بیل بجائے مسلسل بیل کے یا پھول کے الگ الگ پھلی کا نمونہ دوں گی جو کہ قمیص کے دامن پر بہت خوبصورت معلوم ہوگی۔ کام ہمیشہ سچے سلمے کا بنانا چاہیئے تاکہ برسات وغیرہ میں خراب نہ ہو جائے۔ تاگہ ہلکا زرد رنگ کا ہونا چاہیئے۔ اور سوئی خاص طور پر بازار سے سنہرے تار کی منگوائی جائے یہ سوئی خاص گوٹہ سلمہ وغیرہ کے لئے ہوتی ہے کپڑا حسب مرضی ہو۔ اس کا کام خشک دھلائی کے طریقے سے دھویا بھی جاسکتا ہے۔ جس کی ترکیب میں بنات میں لکھ چکی ہوں۔
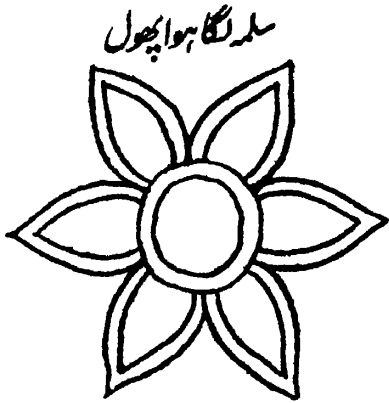
سلمہ لگا ہوا پھول

پھول کے چاروں طرف نہایت صفائی سے سلمہ لگایا جائے اس کی شکل ایسی ہوگی۔ اور پھر اندر کی طرف بھی لگایا جائے۔ اس طرح پھول دوہرا ہو جائے گا۔

سلمہ لگا ہوا پھول:۔ دئے ہوئے پھول میں لکیر کو سلمہ خیال کرنا چاہیئے

جب اس طرح ہر پتی پر دوہرا سلمہ لگایا جائے تب اس کے بیچ میں ریشم بھرنا چاہیئے۔ اس کا طریقہ یہی ہے جو عام کاڑھنے کا ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ ریشم کے بیچ میں سے کہیں کپڑا نظر نہ آئے بالکل صاف اور ایک سار یشم بھرنا چاہیئے ریشم سرخ یا سبز ہو۔ ریشم بھرنے کے بعد پتی کی شکل یہ ہوگی۔ تمام پتیوں میں اسی طرح ریشم بھر لیا جائے۔ اب بیچ کی خالی جگہ میں ستارے ٹانکے جائیں۔ اس صورت سے برابر برابر رکھ کر کہ کپڑا نظر نہ آئے۔ نمبر ایک میں چھوٹا مخملی پھول رکھ کر ٹانک دیا جائے۔

مکمل پتی

مکمل پھول
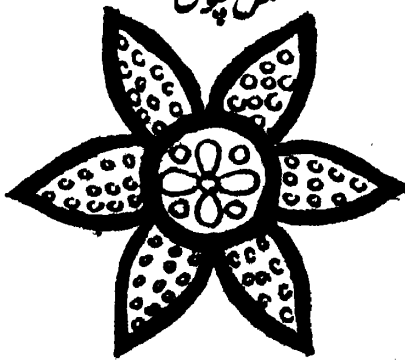
اب مکمل نمونہ دیکھئے۔ پھول کے چاروں طرف سلمہ خیال کیا جائے اور ایسی دھاگہ پر ریشم اور اس (o) نشان پر ستارے اور پھول کے بیچ میں مخمل کا چھوٹا پھول ہے۔ خواہ اس میں پھول لگاؤ یا یہاں بھی ستارے ٹانک دو۔

منبشرہ خاتون
نئی دہلی

دستکاری کے
نمونے
بگلہ اور
ناریل کا
درخت
اپنی پسند کے
رنگوں سے
بنائیے
فاطمہ بیگم (دہلی)
کونہ
یہ کونہ تکیہ کے غلاف پر اپنے پسند کے رنگوں
سے کاڑھیے۔
عطیہ خاتون (کانپور)
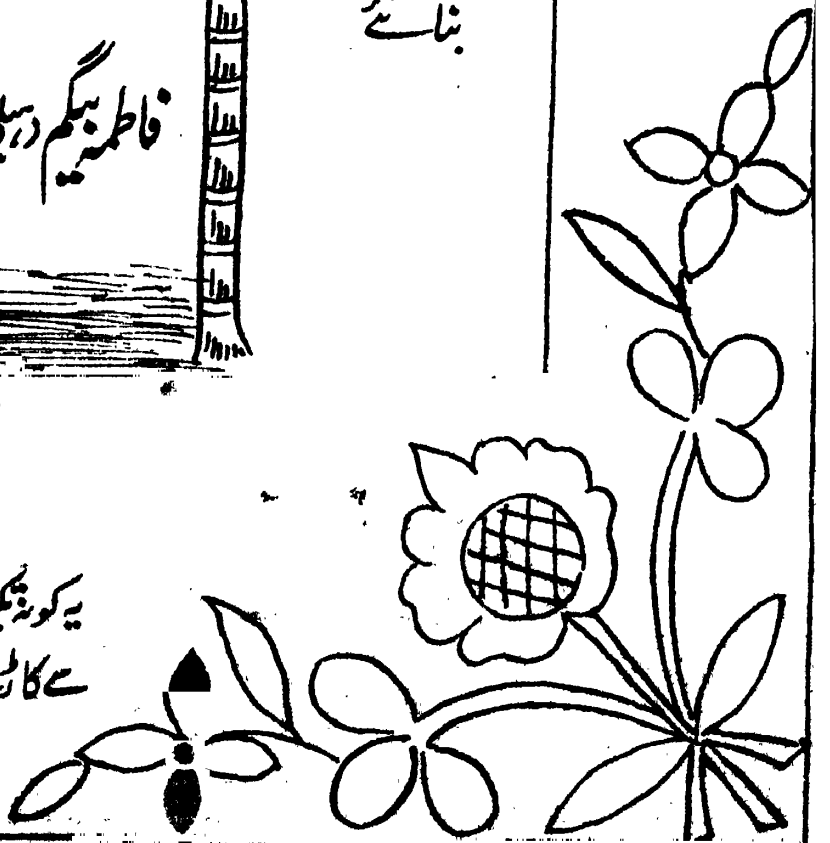
خوبصورت بیل :-

یہ بیل قمیص کے دامن اور شلوار کی موریوں پر اپنی پسند کے رنگوں سے بنائیں۔ بہت خوبصورت معلوم ہوگی۔

مستبشرہ خاتون ادیب عالم

اوڑھنی کا فیتہ :-

بناتی بہنیں اس بیل کو مخملی فیتہ کے اوپر سلمہ ستارہ سے بنائیں۔ تیار ہونے پر بے حد خوبصورت معلوم ہوگا صفائی کا خیال رکھیں۔
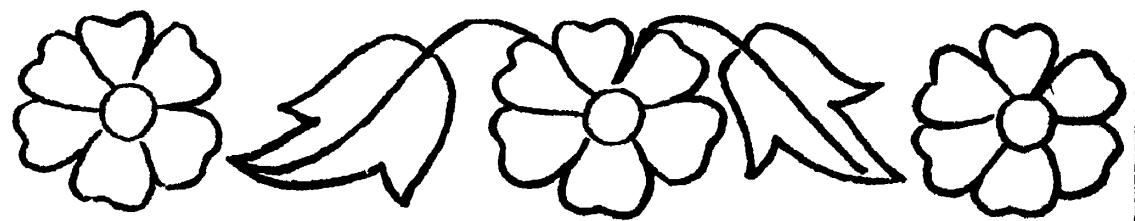
مشیرالدین خاں

دل کش بیل

ڈاکٹر مسعود احمد (اعظم گڈھ)
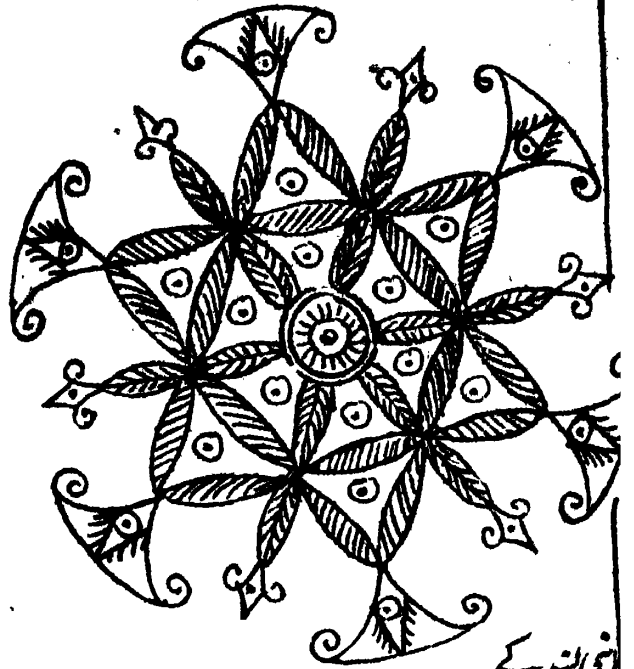
تکیہ کا پھول
آپ کی ٹہنی
پھول گلابی۔ ڈالی سبز کاہی۔ پتیاں سبز رنگ
کے ڈی ایم سی کے دھاگے سے کاڑھئے۔ کلیاں
گہرے گلابی رنگ کی بنائیے۔ یہ ٹہنی میز پوش
اور تکیہ کے غلاف پر بنائیے ۔ رحمت خاتون سیتاپور
اپنی پسند کے
رنگوں سے بنائیے ۔
مشیر الدین خاں سنبھل
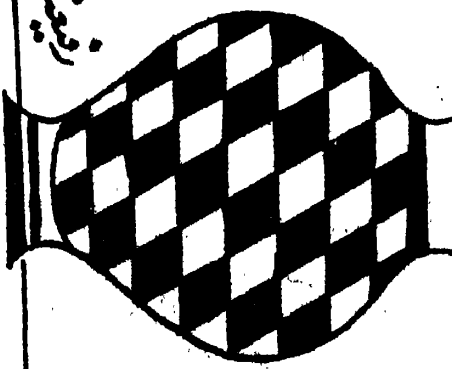
ہنڈ کلیا

ٹوفی: ٹوفی بنانے کی کئی ترکیبیں ہیں۔ لیکن اگر ڈبے کے دودھ

(Condensed milk)

سے بنائی جائے تو بہت ذائقہ دار ہوتی ہے۔ ہالینڈ کا بنا ہوا لیا جائے تو آٹھ آنے کا ڈبہ ملتا ہے اور ہندوستان کا بنا ہوا چار آنے میں۔ مگر ہالینڈ کا بنا ہوا زیادہ اچھا ہوتا ہے اور آسانی سے ہر دوکان پر مل سکتا ہے۔

چیزیں:۔ اینس (Essence) ایک چائے کا چمچہ۔ مکھن ایک چھٹانک۔ دودھ کے دو ڈبے۔ شکر ایک پیالی۔

شکر کو کسی کھلے منہ کے برتن میں ڈال کر خوب گاڑھا قوام بنالیں (پانی بہت ہی تھوڑا ڈالیں) پھر اس میں مکھن ڈال دیں۔ بعد میں ڈبے کا دودھ ڈال کر خوب چلائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہونے لگے۔ جب گاڑھا ہو جائے تو اینس ڈال دیں اور دس پندرہ منٹ تک چلاتی رہیں۔

جب سرخ ہو جائے تو اتارلیں اور برتن میں جمالیں اور جب سخت ہو جائے تو ٹکڑے کرلیں اگر زیادہ لذیذ کرنا ہو تو اینس ڈالتے وقت تھوڑے سے بادام۔ پستہ اور اخروٹ ڈال دیں۔ مگر یہ چیزیں کاٹ کر اور چھلکا وغیرہ اتار کر ڈالنی چاہئیں۔ سوائے اخروٹ کے جس کا چھلکا اتارنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ اس کو صرف چھوٹا چھوٹا کرکے ڈالنا کافی ہے ؂

جمیلہ اسد اللہ۔ (کلکتہ)

لذیذ سوجی:۔ سوجی عمدہ آدھ پاؤ۔ دودھ سیر بھر۔ شکر پاؤ بھر۔

ترکیب:۔ سوجی کو تھوڑے گھی میں ہلکا ہلکا سرخ بھون لیجئے اور پھر اس میں دودھ ڈال کر ہلانا شروع کیجئے۔ اس میں بھی اس بات کا خیال رکھئے کہ نیچے لگنے نہ پائے یا گٹھلیاں بھی نہ پڑنے پائیں۔ جب سوجی کو دیکھئے کہ گل گئی ہے تو شکر ڈال دیجئے اور ہلاتی رہئے۔ جب خوب پھوٹنے

لگ جائے تو اس کو اتار کر اس میں گلاب یا کیوڑہ کا عرق ڈال دیجئے۔ پھر تشتریوں میں نکال لیجئے۔ ٹھنڈا ہونے پر نوش جان فرمائیے۔ لیکن مجھے نہ بھولئے گا۔

مس صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

شکر قند کی کھیر:- یہ کھیر بہت لذیذ اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ ترکیب بھی آسان ہے۔ آدھ سیر دودھ۔ آدھ پاؤ شکر قند۔ کیوڑہ، پستے۔ بادام۔ اور شکر حسب ضرورت۔ شکر قندیوں کو دھونے کے بعد باریک باریک پھانکیں کرلیں۔ پھر آدھے دودھ میں ان پھانکوں کو خوب پکالیں اور چمچہ سے چلا چلا کر ایسا کرلیں کہ فیرنی جیسی ہوجائے پھر باقی دودھ بھی ڈال دیں اور شکر ملالیں۔ پھر کیوڑہ اور پستے۔ بادام چھڑک کر نوش فرمائیں۔

انڈوں کے کوفتے:- قیمہ پاؤ بھر۔ انڈے ۴ عدد۔ نمک مرچ۔ دھنیا۔ حسب مرضی۔ انڈوں کو ابال کر ہر ایک کے دو دو ٹکڑے کرلو۔ پھر قیمہ میں مصالحہ ملا کر اس میں ایک ایک ٹکڑا انڈے کا بھر کر کوفتے بنالو۔ پھر مصالحہ گھی میں بھون کر اس میں کوفتے ڈال دو اور ذرا سا پانی ڈالکر دھیمی آنچ پر پکالو۔

مستبشرہ خاتون ادیب فاضل

سہیلی بوجھ پہیلی

(۱) ایک پھول پنکھڑیاں تیس[۳۰]

اس پر واروں اپنا سیس

جو ہے اس پھول کا پیو

اس پر واروں اپنا جیو

حشمت نفیس بانو (دنیا گاؤں)

(۲) الفاظ میں فقرے۔

ذیل میں چند الفاظ لکھے ہیں۔ ظاہر میں بے معنی اور بہت مشکل الفاظ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر آپ غور کریں اور انھیں پڑھنے کی کوشش کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ دراصل بامعنی اور فقرے ہیں انھیں پڑھنے کی کوشش کیجئے۔

(۱) بینگنٹکیبیر۔

(۲) ایکتیلیکتینیبیٹھے۔

(۳) پیلکیپتیپیکیتینیر۔

(۴) سیبکیچلکیستیبکتیہیں۔

چاند شرما (لدھیانہ)

(جوابات صفحہ (۵۵) پر دیکھئے)

ذرا ہنسئے

استانی :- انوری تم بتا سکتی ہو کہ وہ کونسی چیز ہے جو کبھی نہیں جمتی۔

انوری :- جی ہاں گرم پانی کبھی نہیں جمتا۔

آنسہ سلمیٰ

استانی :- رشیدہ تمہاری سب سے بڑی آرزو کیا ہے۔

رشیدہ :- میری سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ آپ مجھ کو گھر پر کچھ کام نہ دیا کریں۔

مرغوب حسن

ایک تحصیل دار کا نام تھا چراغ علی۔ اس کی عدالت میں ایک گنوار دیہاتی کا مقدمہ پیش ہوا۔ اتفاق سے وہ گنوار مقدمہ جیت گیا۔ اور خوشی سے اچھلنے لگا۔ بولا "حضور کا نام چراغ علی کس گدھے نے رکھ دیا۔ حضور تو لیمپ علی ہیں لیمپ علی!"

چاند شرما

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں جنوری کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ فروری کا بنات وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی

۱۲۱-۱۲۲-۱۷۲-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۴-۱۸۵-۱۹۱-

۲۰۷-۳۵۳-۳۵۵-۵۲۲-۵۲۷-۵۲۸-۷۹۱-

۸۱۴-۸۴۳-۱۲۱۴-۱۲۱۶-۱۲۴۳-۱۵۰۶-۱۶۳۳-

۱۷۰۵-۱۷۳۵-۱۷۴۱-۱۷۴۳-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۶۰-

۱۷۶۲-۱۷۶۴-۱۹۴۸-۱۹۸۱-۲۱۰۲-۲۱۲۰-

۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۶-۲۱۳۷-

۲۱۳۸-۲۱۴۰-۲۱۴۳-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۵۷-

۲۱۵۸-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۸-۲۲۶۱-۲۳۳۵-

۲۴۰۶-۲۴۳۱-۲۵۵۳-۲۶۱۲-۲۶۷۹-۲۷۱۴-

۲۷۱۵-۲۷۲۲-۲۷۲۷-۲۷۳-۲۷۳۲-۲۷۳۳-

۲۷۳۴-۲۷۳۷-۲۷۳۸-۲۷۴۰-۲۷۴۳-

۲۷۴۴-۲۷۴۸-۲۷۴۹-۲۷۵۰-۲۷۵۲-۲۷۵۵-۲

۲۷۵۶-۲۷۵۸-۲۷۵۹-۲۷۶۲-۲۷۶۳-۲۷۶۴-

۲۷۶۵-۲۷۶۹-۲۷۷۰-۲۷۷۳-۲۸۵۲-۲۸۶۳-

۲۹۱۴-۲۹۱۹-۲۹۳۶-۲۹۵۳-۳۰۳۱- منیجر

راستہ بتاؤ
بنات دہلی
سالگرہ نمبر ۱۹۴۰ء
ستارہ پر ایک لڑکی کھڑی ہے وہ بنات کا سالگرہ نمبر لینا چاہتی ہے ۔ بتاؤ وہ سالنامہ تک کس طرح پہونچے ؟
چاند شرما (لدھیانہ)

حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کے مضامین کے جدید مجموعے

احکامِ النسواں

عورتوں کے متعلق احکام قرآنی بہت ہیں اور ان کی تفسیر خاتون ہند کے محسن اعظم نے کئی سال تک رسالہ خاتون میں یہ تفسیر اس غرض سے لکھی تھی کہ مسلمان عورتوں کو مسائل کے دریافت میں جو دقت محسوس ہوتی ہے وہ رفع ہو۔ افسوس موت نے مہلت نہ دی کہ علامہ مغفور تفسیر کو مکمل فرما دیتے تاہم تمام احکام جو حضرت رازق الخیری صاحب نے جمع کئے ہیں۔ علامہ مغفور کی تفسیر کے علاوہ بہت سے احکام کی ضروری تشریح بھی عام فہم اور صاف ستھری زبان میں ہے۔ کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہیے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

محسنِ حقیقی

مسلمانوں کے آقا و مولا سرور دوجہاں سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند متفرق واقعات مصنف آمنہ کے لال کے قلم سے اور اس قدر مؤثر پیرایہ میں کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ مجالس میلاد کے متعلق چند اصلاحی مضامین بھی اس کتاب میں ہیں۔ قیمت چھ آنے ۶ر

قرآنی قصے

اُن نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت علامہ راشد الخیریؒ نے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کیلئے انکی سمجھ کے مطابق انہیں کی زبان میں مگر اپنے خاص رنگ میں لکھے تھے۔ عورتوں کیلئے نبیوں کے حالات میں بہترین کتاب ہے جس کا درجہ باعتبار ادب نہایت بلند ہے قیمت ایک روپیہ عہ

گدڑی میں لعل

لڑکیوں اور عورتوں کو سگھڑ منتظم کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کیلئے خانہ داری کے متعلق نہایت مفید مشورے دلنشین پیرایہ میں۔ یہ کتاب زنانہ لٹریچر میں بیش بہا اضافہ ہے یہ وہ مضامین ہیں جنہوں نے دس بیس سو نہیں ہزاروں عورتوں کی زندگی میں انقلاب کر کے خوشگوار زندگی بنا دی قیمت عہ

دعائیں

حضرت علامہ مغفور کی سب سے آخری تصنیف۔ ہم اپنے مقاصد کی کامیابی کیلئے دعائیں تو مانگتے ہیں مگر دعا مانگنی جانتے ہیں نہ دعا سمجھتے ہیں مصور غم نے اپنے مخصوص رنگ میں اردو زبان میں نظم و نثر کی یہ دعائیں لکھی تھیں جو اس قدر سوز و گداز اور زود اثر ہوتی ہیں ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں۔ سرکار کائنات اور آپکے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں۔ باعتبار ادب دعاؤں کی کوئی کتاب اس قدر بلند درجہ نہیں رکھتی قیمت ۸ر

چمنستانِ ادب

خانہ داری۔ تاریخ۔ معاشرت۔ ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کیلئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے جن کی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت علامہ مغفور کا رنگ بھی ان میں جھلک رہا ہے جنہیں پڑھ کر ترجمہ کا گمان نہیں بلکہ طبعزاد کا دھوکہ ہوتا ہے۔ مشرق کے بہترین ادیب نے مغربی لٹریچر کو اردو زبان میں منتقل کیا تو اس سلیقہ کے ساتھ کہ مشرق کی بیبیاں ادبی دلچسپیوں کا لطف اٹھانے کے علاوہ خانہ داری اور سماجی زندگی اور تجربہ کی باتوں سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکیں قیمت عمر

دلی کی آخری بہار

۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد عورتیں بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے پہلے میلے کس طرح مناتے اور سیر تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملیگا جو نصف صدی پہلے کی معاشرت محبت تعلقات اور وضعداری کی دردناک کہانیاں اور دلی کی بربادی کے جگر خراش افسانے ہیں جنہیں علامہ مغفور نے انشا پردازی کمال یہ ہے انہیں لکھا قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی زبان ہی نہیں بلکہ نسائی شناس کو دو منزلیں کر تحفہ دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

مسلی ہوئی پتیاں

دلی کی بیگماتی زبان میں نادر مخلوط انشا کی سموئی کتابیں ہیں محبت انسانی کے وہ مناظر ہیں جن کو پڑھ کے بیساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو آنسو کی شکل میں دیکھو کہ یہ حضرت مصور غم کا سب سے پہلا مضمون جو ۱۸۹۸ء کے مخزن میں شائع ہوا تھا وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے۔ قیمت چھ آنے ۶ر

داستانِ پارینہ

حضرت مصور غم جامع حیثیات مصنف تھے۔ آپکی لکھی ہوئی تاریخ کی حقیقت کے آگے بڑے بڑے نقادوں کو گردن جھکانی پڑی۔ اسلامی تاریخ کے ضخیم ناول دیکھ چکے اب تاریخی مضمونوں کا مجموعہ پڑھیے اور دیکھیے کہ تاریخ میں افسانہ کس طرح لطف پیدا کر دیتا ہے علامہ راشد الخیری جیسے افسانہ نویس مورخ کا کام تھا واقعات مستند بھی ہیں مگر پیرایہ بیان ایسا ہے کہ ناول پڑھ رہے ہو قیمت ۱۲ر

شادی کا انتخاب

اس وقت اولاد کی شادی کا انتخاب مسلمانوں کے لئے نہایت اہم مسئلہ بن گیا ہے
جہاں والدین پریشان رہتے ہیں کہ جوان لڑکیاں بیٹھی ہیں اور مناسب رشتے نہیں ملتے
یہ دم بخود ہیں اور والدین انہی حالات کے تحت بیاہ کرنے پر مجبور۔ لڑکیاں شادی کے وقت کیا کر
اسلام نے انکو کیا حق دیا ہے شادی کی کیفیت کن باتوں کو دیکھنا چاہئے۔ علامہ مغفور نے بہار پڑنے سے قبل اس موضوع پر کتاب لکھنی شروع کی تھی لیکن موت نے کتاب کی تکمیل کی مہلت
دی جس قدر صفحے لکھے جا چکے تھے انکے ساتھ عصمت کے تیس سال کے فائل کو تلاش کرکے اس موضوع پر دوسرے بہت زیادہ مضامین جمع کئے گئے ہیں قیمت آٹھ آنہ (۸)

عروسِ مشرق

یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر
آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے تہائی صدی تک
حضرت مصور غم نے اپنی مخصوص طرز میں بے بہا مضامین
تحریر فرمائے تھے یہ ان کا مجموعہ ہے ان مضامین میں ان
مشرقی خوبیوں کو جو روز بروز مٹ رہی ہیں اور جن پر
ہندوستان کے بسنے والے ناز کرتے تھے مؤثر پیرایہ
میں بیان فرمایا ہے۔ قیمت دس آنہ ۱۰/

بزمِ رفتگاں

اُردو ادب کے غیر فانی مرثیے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور
باکمال شعرا و ادبا کی یاد میں لکھے گئے تھے اور جو حدن
ادب کے بیش بہا جواہر پارے ہیں حضرت علامہ مغفور کا
یوں تو ہر مضمون تاثیر سے لبریز ہوتا ہے مگر بزم رفتگاں
کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک جملہ درد و اثر میں ڈوبا
ہوا ہے۔ اُردو زبان میں نثر کے بہترین مرثیے انتخاب
ہیں۔ قیمت دس آنے ۱۰/

نالۂ زار

خواتین ہند کے محسن اعظم کے درد انگیز مضامین
عورت کی مختلف حیثیت پر بحث کی گئی ہے یہ وہ
الآرا مضامین ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ
ہیں نالۂ زار میں عورتوں کی مظلومیت کا مرقع اور ا
مصائب و آلام کی درد انگیز داستانیں ہیں جنہیں
کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سنگدل سے سنگدل ا
کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ قیمت بارہ آ

زیورِ اسلام

مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کیلئے نہایت مؤثر مذہبی مضامین جنکے مطالعہ سے انہیں معلوم ہوگا کہ انکی ہستی کیا معنی رکھتی ہے اور آ
زندگی کو خطرات سے بچا کر ایک مسلمان کی حیثیت سے پُر لطف و باطمینان زندگی کس طرح بسر کیجاتی ہے خدا اور اس کے بندوں
ان پر کیا حقوق ہیں اور انہیں دینی و دنیاوی فرائض کو خوش اسلوبی کیساتھ کس طرح انجام دینا چاہئے خشک سے خشک مو
کو اس قدر لطیف اور دلآویز پیرایہ میں بیان فرمایا ہے کہ مجال ہے طبیعت ذرا اکتا جائے معمولی پڑھی لکھی عورتوں ہی کیلئے نہیں تہذیب جدید کی دلدادہ اور اعلیٰ تعلیم
خواتین کے لئے بھی اس مجموعہ میں گراں بہا اسلامی معلومات ہیں جو زندگی کو کامیابی کے ساتھ بسر کرنے میں مدد دیں گی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

بے فکری کا آخری دن

اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا
مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا
ہوں۔ وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں خوشگوار زندگی
گذارنے کی تیاری کرسکیں۔ اپنے والدین کو نعمت
جانیں اور کفایت کی قدر کریں۔ قیمت (۱۲)

بلبلِ بیمار

لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں
پر حبۂ نسواں کے سب سے بڑے نباض نے تہائی صدی
تک غور و فکر کے بعد جو بیش بہا مضامین تحریر فرمائے تھے
انکا بے انتہا قیمتی مجموعہ جنکے خشک سے خشک موضوع کو
نہایت دلآویز پیرایہ میں بیان فرمانیکی مصور غم خداداد
قابلیت رکھتے تھے۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوش
اسلوبی سے حل فرمایا ہے۔ قیمت دس آنے ۱۰/

سیاحتِ ہند

ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا عل
مغفور نے دورہ فرمایا تھا اور دورہ کے جو حالات
و بنات میں تحریر فرمائے تھے وہ سب اس کتاب میں
کئے گئے ہیں۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات
یافتہ و دردمند خواتین و حضرات کا تذکرہ ہے جس
مختلف صوبوں کی معاشرت و تمدن کی واقفیت ہو
اور علامہ مرحوم کی طبیعت کے خصائل کا پتہ چلتا ہے قیمت

یادگارِ تمدن

تمدن حقوق نسواں کی حمایت میں
پہلا اور آخری مردانہ رسالہ تمدن کے ایڈیٹر کی حیثیت سے
علامہ مغفور نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے انکا مجموعہ جس کا
بیان اس قدر دلآویز اور مؤثر ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا
بہترین انشا پردازی کا نمونہ ہے۔ قیمت ۲/

مسلمان عورت کے حقوق

حقوق نسواں کی حمایت میں وہ مضا
جو ہزاروں انسانوں سے آنسو کا خراج
کر چکے ہیں۔ جو عورت خانگی زندگی خوشگ
بنانے کے آرزومند ہیں۔ جو عورتیں معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اسلام میں ان کی کیا وقعت اور کیا درجہ ہے وہ اس مجم
کا مطالعہ کریں جو دل میں مسلمانوں کی بہتری اور ترقی کا درد رکھتا ہو کہ وہ ان مضامین کو پڑھے اور تڑپ اٹھے قیمت

ساجن موہنی

بہت سی بیبیاں باوجود کوشش کے شوہر کو خوش نہیں رکھ سکتیں۔ کیونکہ انہیں تمیز شوہر کے گر ہی نہیں معلوم۔ میاں بیوی میں تئے دن لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے اور زندگی میں بے لطفی پھیکا پن ہی نہیں ناخوشگواری بلکہ تلخی محسوس ہوتی ہے۔ اس مجموعہ کا مطالعہ نہ صرف شادی شدہ خواتین ہی کیلئے بے انتہا مفید ہے بلکہ ان لڑکیوں کے لئے بھی جن کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ قیمت چار آنے ۴؍

عالمِ نسواں

ان ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے۔ حضرت علامہ مغفور کا اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ۔ تحریک نسواں۔ بیداری نسواں۔ آزادی نسواں۔ حریت نسواں سے جنہیں ذرا سی بھی دلچسپی ہے وہ علامہ مغفور کے جنہوں نے تمام عمر عورتوں کی ترقی اور بہتری کی کوشش میں ختم کردی۔ ان گراں بہا خیالات کی قدر کریں گے

قیمت آٹھ آنے (۸؍)

بکھری ہوئی پتیاں

مختلف موضوعات کے متفرق مضامین۔ اس مجموعہ میں وہ مضامین بھی شامل ہیں جو بعض گذشتہ مجموعہ میں مثلاً گذری ہیں جل، بزم رفتگاں، لے مدی، آخری دن، عروس مشرق، گرداب حیات وغیرہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ انشائے لطیف اور کئی درد انگیز نظمیں بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں علامہ مغفور کی کئی مختلف حیثیتیں نظر آتی ہیں۔

قیمت ایک روپیہ چھ آنے (عـ۶؍)

فریبِ ہستی

وہ بیش بہا مضامین جو اصلاح معاشرت اور اصلاح اخلاق کے متعلق ہیں۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مسلمان گھرانے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدابیر ہیں۔

قیمت (۶؍)

افسانوں کے جدید مجموعے

خدائی راج اور دوسرے افسانے

اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بہترین مجموعہ جس میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے۔ اور جذبات نسوانی کی درد انگیز ترجمانی کی گئی ہے۔ پلاٹ، کردار نگاری، مناظر نویسی، جذبات نگاری غرض ہر اعتبار سے یہ افسانے مشرق کے بہترین افسانوں میں سے ہیں۔ جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔

قیمت ایک روپیہ (عـہ؍)

گردابِ حیات

حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور مؤثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان میں سے ۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنا دیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی۔ قیمت ایک روپیہ (عـہ؍)

بساطِ حیات

چار مختصر افسانوں کا مجموعہ جو حیات انسانی کے متعلق جاندار مشاہدہ اور مطالعہ۔ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں جو جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں، قصہ کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں۔

قیمت چھ آنے (۶؍)

حور اور انسان

آج ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت مؤثر اور درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنہوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ اس مجموعہ میں ان افسانوں کے علاوہ عصمت کے دور اول کے بھی چند مشہور افسانے ہیں۔ ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں:۔ حور اور انسان، پریوں کی محفل، ضمیر، شوہر کا خوف، انتہائے حمیت، ایک روح کی سرگذشت، سوکن کی نصیحت۔ ہر افسانہ سبق آموز ہے قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

نشیب و فراز

آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا تماشہ بیان کیا ہے۔ ہر افسانہ حد درجہ دلچسپ ہے اور نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔

قیمت چار آنے (۴؍)

دادا لال بجھکڑ

پانچ نہایت ہی پر لطف قصے جنہیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں گے۔ ولایتی نقصی اور نانی عشو کے سلسلہ کی نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوگا کہ مصور غم ظرافت نگاری میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی معرکۃ الآرا تصانیف

حیاتِ صالحہ

علامہ مغفور کی سب سے پہلی تصنیف جس نے جادو نگار

مصنف کے کمال افسانہ نگاری کا ہندوستان بھر میں ڈنکا بجادیا تھا۔ اس میں ایک نیک لڑکی کی زندگی کے وہ تمام واقعات نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں صالحات سے معلوم ہوگا وہی باپ جو اولاد کا عاشق زار ہے بچوں کی جان کا دشمن اور خون کا پیاسا بن جاتا ہے۔ صالحات بتائیگی کہ جاہل سوتیلی ماں کس طرح سوکن کے بچوں کی مٹی پلید کرتی ہے۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ نیک گھر کی لڑکیاں مصائب کا سامنا کیسے کرتی ہیں اور قربانیوں سے مقابلہ کرکے دنیا کو حیرت میں ڈالدیتی ہیں۔ قصہ کے ضمن میں آج سے چالیس سال پہلے کے گھرانوں کی معاشرت رسم و رواج وغیرہ نہایت دلچسپ طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔ زبان قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی واقعات اس قدر مؤثر کہ کلیجہ کے پار ہوجاتے ہیں ۲۰۰ صفحات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

نوحۂ زندگی

وہ سنگدل باپ جس نے لڑکی کو اس گناہ پر کہ نکاح ثانی کیا عدالت تک گھسیٹ کر جیل خانہ پہنچادیا باغ باغ

ہے۔ وہ پتھر ماں جس نے نو مہینہ پیٹ میں رکھا۔ اور پندرہ برس تک پرورش کیا۔ بیگناہ بچی کو یہ دیکھ کر کہ نکاح ثانی کے جرم میں قید کی مصیبتیں جھیل رہی ہے نہال نہال ہے نوحہ زندگی میں آپ کو ایک قبرستان ملیگا جس میں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اور غیرت پر قربان ہونیوالی ماں اپنے دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لئے گہری نیند سورہی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جسے پڑھ کر کتنے ہی کنواروں نے بیواؤں سے نکاح کئے اور جن خاندانوں میں بیوہ کا نکاح گناہ سمجھا جاتا تھا ان میں کتنی ہی بیواؤں کے نکاح شریعت کے مطابق ہوئے۔ کتاب نہیں ایک جادو ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ دل کے پار ہوجاتا ہے۔ مصور غم کی مشہور و مقبول تصنیف ہے۔ اور آٹھ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲)

منازل السائرہ

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی بہت مشہور تصنیف ہے جو اردو کے چوٹی کے اصلاحی ناولوں میں شمار ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک کے حالات نہایت ہی دلآویز پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ کتاب ہاتھ سے نہیں چھوڑی جاسکتی۔ زبان قلعہ معلی کی ٹکسالی کوثر سے دھلی ہوئی۔ بڑے بڑے نقادوں نے اس کا مطالعہ کرکے مصنف کی ناول نگاری کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ منازل السائرہ اردو کی ایک غیر فانی تصنیف ہے۔ جو اپنے رنگ میں بے مثل اور بے نظیر رہیگی۔ یہ یونیورسٹیوں کی اعلیٰ جماعتوں کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ حال میں اس کا جدید ایڈیشن نہایت اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

جوہرِ قدامت

دو بہنوں کی پرلطف کہانی دو لڑکیوں کی مفصل زندگی

دلچسپ اور جگر خراش داستان۔ جس میں ایک دورِ قدیم کی درخشندہ تصویر اور دوسری طرزِ جدید کی دلدادہ ہے۔ عالمِ نسواں آج سے پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔ مسلمان گھرانوں میں اس وقت کیسے کیسے لعل گدڑیوں میں چھپے تھے اور مغربی روکس سمت انہیں لیجا رہی ہے جوہر قدامت کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ اوپر تلے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ بعض اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

طوفانِ حیات

قبیح رسوم اور شرک و بدعت مسلمانوں کو

گھن کی طرح اندر ہی اندر کھوکھلا کرچکے ہیں۔ اس کتاب کی ہیروئن مشرک کی زندگی اس قدر دلچسپ ہے کہ پڑھنے کے بعد گھر میں لغو رسموں کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔ شرک جو دنیائے نسواں پر عام طور سے قابض ہے طوفان حیات کے مطالعہ کو سوں دور بھاگ جاتا ہے۔ اور رسوم مروجہ خوفناک اژدہے کی صورت میں نظر آنے لگتی ہیں۔ انسان خدائے واحد کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ قصہ کی دلچسپی زبان کی سلاست کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے واقعات اس قدر دلگداز ہیں کہ [illegible] قیمت عہ

گرفتارِ قفس

(رودادِ قفس کا دوسرا حصہ۔ یہ نظمیں اس قدر درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ قیمت چار آنے (۴ر)

شامِ زندگی کا اُنیسواں ایڈیشن

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی اس غیر فانی تصنیف سے زیادہ گذشتہ چوتھائی صدی میں اور کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ اُنیس ۱۹ دفعہ چھپ چکی ہے
مانگ کا وہی حال ہے۔ جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شامِ زندگی کو انہیں پڑھواتے رہیں اور جو عو
رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشکِ جنت بن جائے وہ شامِ زندگی کو پڑھتی ہیں۔ اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں۔ جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہو ان
شامِ زندگی بہترین اتالیق ہے۔ شامِ زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی۔ زندگ
کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہر عورت گذرتی ہے نظر انداز نہیں کیا۔ پھر پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھ کر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت وا
واپس دینے کو تیار ہیں۔ اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصورِ غم کا خطاب دیا تھا۔ ہر باب آنکھوں کو پُر نم کر دیتا ہے۔ غرض شامِ زندگی
ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا۔ محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمائیے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ
عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دُکھے ہوئے دل کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شامِ زندگی اور صرف
زندگی ہے۔ شامِ زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسان بنایا۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی۔ اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا۔ جو شخص شامِ ز
سے محروم ہے اور شامِ زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے۔ ورنہ شامِ زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔ ضخامت ۸ جز
اُوپر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبحِ زندگی

یہ شامِ زندگی کا پہلا حصہ ہے شامِ زندگی میں نسیمہ کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے ذرا ان کا کنوارپنا بھی دیکھ لو۔ اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے حضرت علامہ راشد الخیری رح اس قسم کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ صبحِ زندگی لڑکیوں کی اتالیق بیویوں کی مشیر اور مردوں کے لئے لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے۔ لڑکیوں کی تربیت پر اس سے بہتر کتاب نہیں لکھی گئی۔ قصہ اس قدر دلچسپ کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے۔ زبان اتنی شیریں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہے۔ صبحِ زندگی میں درد و بیان کیف زبان اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے۔ اکیس ۲۱ مرتبہ چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شبِ زندگی

صبحِ زندگی میں ... کے بچپن اور جوا... دکھایا گیا ہے۔ ... زندگی میں اسے ... منزل تک پہنچا ...

شبِ زندگی میں موت کے بعد حالات پڑھو جن سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں استقبال کرتی ہیں۔ اور وہ دو عورتیں ہیں جنہیں ایک دوزخ میں خوش اور دوسری جنت میں بھی متفکر ہے کی بہو وسیم دلہن کی جگر خراش داستان اور ساس کی سوکن نسترن کے منصل ... سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر کچھ اثر نہ ہو۔ شبِ زندگی خود پڑھو اور اپنے بچوں کے سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کر کے انہیں اس جیسا بناؤ کہ وہ ... زندگی گذاریں۔ دُنیا کے ساتھ دین بھی حاصل کریں۔ یہاں بھی اچھے بیج بوئیں وہاں بھی اچھے پھل کھائیں۔ اس کے چودہ ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخا... ۸ جزو ولایتی چکنا کاغذ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شبِ زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دُلہن کس طرح ایک خدا ترس اور نیک بی بی بن جاتی ہے۔ اور اس کے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں۔ کتاب کی ہیر... فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ اُردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے۔ یہ وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ مرحوم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کی رونمائی میں دی تھی کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ اس کے بھی بارہ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) شبِ زندگی مکمل دونوں حصے دو رو...

ب اشک

حضرت مصور غم کے مسلسل درد انگیز افسانے
(۱) پرستار محبت (۲) طوفانِ حوادث کے تین رنگ
(۳) طلاق کا سنبال (۴) ہیچ اکبر (۵)
(۶) بے قصور بیوی (۷) ثریا کا تخیل۔ ہر افسانے کیساتھ رنگین صرف کر کے
... او پر لگائی گئی ہیں۔ پانچ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

...ن اشک

یعنی رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں
کی قربانیاں وہ مؤثر اور سبق آموز کتاب
جس میں ۱۲ دل ہلا دینے والے افسانے
... بھینٹ۔ کلنگ کا ٹیکہ۔ بیوی کی چمک۔ محروم وراثت۔ سوتیلی ماں کا
... بیت کا خواب۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ تفسیر عبادت۔ میں نے
... معاشرت۔ طوفان اشک بار سوم قیمت ایک روپیہ

...غرب

طرابلس اور مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے
مقابلے اسلام اور نصرانیت کے معرکے مسلمان
... اسلام پر قربانیاں مسلمانوں کی ترقی کا راز تنزل کے اسباب تندی
... حسبِ ذیل درد انگیز افسانے ہیں۔ وفا سمانی ساز غرب سیدانی میدانِ
... غرب۔ سیاہ داغ۔ کلونتیاں۔ طرابلس سے صدا۔ افراط و تفریط
... مطالعہ سے حب وطنی، جوشِ ایمانی، بہادری، شجاعت، خودداری
... کے شریفانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ عہ

...ازندگی

یوں تو حضرت علامہ مغفور نے ہر تصنیف میں
عورت کی مختلف حیثیتیں دکھائی ہیں مگر اس کتاب
میں خصوصیت کیساتھ ماں، بیوی، بیٹی، بہن
... علیحدہ دکھائی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت میں ایسا ایسا
... کر دکھاتی ہے کہ مرد حیرت میں رہ جاتا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

...نو

آپ کتنے ہی سنجیدہ کیوں نہیں ناممکن ہے نانی عشو پڑھتے یا سنتے
وقت آپکے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں۔ علامہ مغفور نے ہنسی کے
مضامین بھی لکھے تو اس کمال کے کہ تمام ہندوستان میں
... گیا۔ نانی عشو کیساتھ ایسے ہی ظرافت آمیز مگر نتیجہ خیز افسانے خوب
... سجدہ ندامت پڑھ کر بھی ایک موقع پر آپ کی آنکھوں سے آنسو
... دوسرے موقعہ پر ہنسی ضبط نہ ہوسکے گی۔

...ئہ عید

عید کی دعا۔ عید کی خوشی۔ ام جعفر کی عید۔ تبرکن ملا
کی عید ایسے ایسے سبق آموز افسانے اور
... کے متعلق ہیں۔ یہی خوشی کس طرح میسر ہوتی ہے۔ رمضان شریف میں کیا
... احباب گلدستہ عید سے ملیگا۔ جو ایک طرف بہترین علمی عیدی ہے تو دوسری
... زندگی میں بہت سے مفید نتائج اخذ کرنے کی چیز ہے با تصویر قیمت ۸ر

...فس

حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی نظموں
کا مجموعہ۔ مظلوم حسینؑ، روضۂ اقدس پر۔ اسلم کا خط شمیم
کے نام۔ ماں کا پیام۔ سہراب کا دمِ واپسیں۔ التجائے ...
... بچپن کی یاد۔ عید کا کرتہ۔ سہیلی کا خط وغیرہ وغیرہ مسلمان گھرانوں
... معاشرتی مناظر ہیں۔ چھٹی مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ۱۰ر

(د) تاریخ و سیر۔ ادب و انشاء

آمنہ کا لال

اردو زبان کا سب سے بہتر مولود شریف
پڑھی لکھی عورتوں کی مجالس میلاد میں
یہی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ اپنی
غیر مسلم سہیلیوں کو بڑے فخر کے ساتھ بلاتی ہیں۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد بڑے ذوق و
شوق سے آمنہ کے لال کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں
جو خلاف عقل کہا جاسکے۔ نثر کے ساتھ ساتھ جہاں نظم ہے۔ وہ بھی اس قدر موثر ہے
کہ اہل دل تڑپ اٹھیں۔ کیونکہ تمام اشعار خود علامہ مغفور ہی کے ہیں۔
آمنہ کے لال میں علامہ راشد الخیری کا بہترین لٹریچر ہے۔ قیمت عہ

سیدہ کا لال

شہادت کی مکمل و مفصل تاریخ
حصہ اول مکمل تاریخ شہادت
ہے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کی
اور جناب سیدہ کے فضائل۔ سرور کائنات صلعم کی رحلت۔ حضرت عثمانؓ اور
حضرت علیؓ کی خلافت۔ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ حضرت علی رضی اللہ عنہم کی
شہادتیں اور دردناک مرثیے۔ جنگ جمل۔ جنگ صفین کا مکمل بیان۔ شیعہ سنی اختلاف
کی ترقیاں۔ بنی امیہ کی کوششیں۔ امیر معاویہؓ کی سیاست۔ امام حسنؑ کی شہادت
یزید کی حکومت کی پوری کیفیت۔ جس سے واقعہ کربلا کے صحیح اسباب ذہن
نشین ہوجاتے ہیں۔ دوسرا حصہ مرائی کربلا ہے۔ حضرت مسلمؑ ان کے بچوں اور
حضرت حُرؑ کی شہادت۔ بی بی زینبؑ کا میدان کربلا میں بے مثل ایثار۔ شہادت حضرت
عباسؑ۔ حضرت قاسم۔ حضرت علی اکبر۔ کربلا کا ننھا شہید۔ بیمار صغرا کا قاصد۔ سیدہ
کے لال کی شہادت۔ خانماں برباد سیدانیاں۔ ابن زیاد اور یزید کے دربار۔ شیعہ
سنی اختلاف پر تبصرہ۔ قاتلانِ حسین کا انجام اور خدائی فیصلہ۔ یوں تو تمام کتاب
اس قدر درد انگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جاسکتی مگر نثر میں جو مرثیے
علامہ مغفور نے لکھے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجہ کے پار ہو جاتی ہے۔ ادب لطیف
کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اس قدر مفصل اور مکمل درد انگیز اور مؤثر
بیان کسی کتاب میں نہیں۔ تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت کی یہی کتاب
پڑھتے ہیں یا مجلسوں میں پڑھواتے اور سنتے ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحے قیمت ۱۲ عہ

الزہرا

اردو زبان میں جگر گوشہ رسولؐ سیدۃ النساء حضرت بی بی
فاطمہ زہراؓ کی بہترین سوانح عمری جو بتاتی ہے کہ میاں بیوی کو
کس طرح رہنا چاہیئے۔ بچوں کی پرورش کس طرح کرنی
چاہیئے۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ وفات درد انگیز کہ ہچکی بندھ
جائے آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور مصورِ غم کا قلم تھا دفعہ چھپی ہے قیمت عہ

قلب حزیں

چھوٹے چھوٹے نہایت لطیف ادبی مضامین کا دلآویز مجموعہ
جذبات نسوانی کی درد انگیز ترجمانی ان مضامین میں علامہ مغفور
نے شاعری کی ہے بہترین نظم نما نثر طرز تحریر اتنا پیارا کہ ایک ایک فقرہ حفظ کر لینے کو جی چاہے قیمت ۸ر

امین کا دمِ واپسیں

شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت
جگر شہزادہ امین الرشید کا دردناک قتل اسلامی تاریخ کا
یوں ہی ایک درد انگیز واقعہ ہے اس پر مصورِ غم نے قصہ کے دلکش پیرایہ میں عبرت انگیز
واقعات اپنے خاص رنگ میں لکھے ہیں قیمت ۴ر

نوبتِ پنج روزہ

شاہجہاں آباد اجڑ چکا گر دیکھے کھنڈر بنک شنے والوں کے کانوں میں سنار ہے ہیں اور شہر کے

س وقت بھی اپنے مہانوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ آج سے نشر
ں کیا تھی۔ بادشاہ کا جلوس۔ قلعہ معلّیٰ کی بہار پھر شاہی جھگڑے۔ میلے
لے۔ دربار کی کیفیت۔ قطب صاحب کے مقبرے سیر۔ غیب شاہ بڑے
جن۔ شہر کی آبادی کی چہل پہل۔ ہندو مسلمانوں کی معاشرت۔ رمضان
سالگرہ کے تزک واحتشام۔ شادی بیاہ کی رسوم غرض دورِ گذشتہ
ں ہو تو نوبتِ پنج روزہ یعنی وداعِ ظفر ملاحظہ فرمائیے جس کی آخری
پانچ نوبتیں اس قدر درد انگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ خون کے آنسو
ہیں نوبت وہ ہے جب دلی نے بادشاہ کو وداع کیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات
ملوں کی حالت نامردوں کی بربادی عورتوں کی تباہی اور بادشاہ کے ہم
ہو کہ آپ آنسو بہائے بغیر پڑھ سکیں بادشاہ کی تصویر اور تبرکات کی تصویریں ہیں قیمت ۸/

خاتون

یعنی وہ مضامین جو ادیبہ جلیلہ جنت مکانی محترمہ خاتونِ اکرم کی جواں مرگی پر لکھے گئے تھے جو بتائیں گے کہ بہو کیسے گھر میں آئے
کے بعد کس طرح سسرال والوں کے دل کو تسخیر کر سکتی ہے نا ممکن ہے
آنسو کی جھڑیاں نہ شروع ہو جائیں۔ سو کتابوں کے پڑھنے کا معاوضہ
سکتا جو صرف اس ایک کتاب کے پڑھنے کا کیونکہ یہ آپ بیتی ہے قیمت ۵/

اسلامی تاریخ افسانہ کی طرز پر

عروسِ کربلا

علامہ محترم کے تمام تاریخی ناولوں میں بلحاظ درد واثر کے ممتاز ہے کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم دردانگیز
ہیں مولانا کے قلم گوہر ریز نے قیامت ڈھا دی ہے۔ کئی جگہ بھی
ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا دلآویز افسانہ ہے بہت شہید
ایڈیشنوں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ اور آج بھی اسی طرح دھڑا
ں ہے۔ عروسِ کربلا کی طرز پر کئی مصنفوں نے ناول لکھے۔ مگر عروس
کربلا ہی ہے۔ سال میں چھٹی دفعہ چھپی ہے۔ قیمت (عہ)

محبوبہ خداوند

قرونِ اولیٰ کے پرجوش دریا کہ مسلمانوں کی ولولہ خیز جاں بازیاں پڑھنے والوں کو مبہوت بنا دیتی ہیں۔ طرابلس کا
وند کا رقیب شمالی افریقہ کی حسینہ سیموکتابوں کو لانے کے لئے
مصنف میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے اور محبوبہ خداوند کس طرح اپنی
اسلام قبول کرتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جو صرف کتاب محبوبہ خداوند کے
ل ہوگا۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کے زمانہ میں اسلام اور عیسائیت
تیوں کے حالات جن کا ہر واقعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے چار دفعہ چھپی ہے قیمت ۱۲/

...دار

ایران، مازندران، سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع بہلا
ر کے شجاعانہ کارنامے اور ملکہ کے احسانات شہزادی مسطورہ کی
بہادری اور عنذیر کی مکاری اور فریب۔ قیمت صرف (۸/)

شہنشاہ کا فیصلہ

ہندوستان کے ایک شہنشاہ ... کی شادی کن اسباب کے
تحت میں ایک دوسرے شخص سے کرتا ہے۔ ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ
کس وجہ سے واجب القتل ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور ماں کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔
ملکہ اپنے حصولِ مقصد کے لئے کیا کیا کوششیں کرتی ہے۔ اور آخر میں کس خوبی سے
شہنشاہ کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دیتا ہے۔ یہ ایسے ایسے
باب ہیں جو صرف پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت (۸/)

منظرِ طرابلس

تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوشِ ایمانی۔ حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری، ایثار و شجاعت، محبت کے آتشکدہ
میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل۔ مذہبی پیشوا
کی سیاہ کاریاں۔ علقیہ اور شہزادی لیبو کی کہانی اور فتح طرابلس کا منظر قیمت ۵/

سودائے نقد

جس سے معلوم ہوگا کہ مرد کا نکاح ثانی اور اسلام میں عورت کی حیثیت کیا ہے
یہ افسانہ بتلائے گا کہ جوان بیٹی کی شادی
نہ کرنا سوسائٹی کا کیسا زبردست گناہ ہے۔ دو سگی بہنوں کی کوششیں حقیقی
ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل۔ محبت کا جواب غرض نہایت دلچسپ
پلاٹ ہے۔ قیمت (۵/)

یاسمینِ شام

امیر المومنین فاروقِ اعظم حضرت عمرؓ کے زمانہ کی اسلامی لڑائیاں ہلال وصلیب اسلام وعیسائیت کے معرکے تیغ اردن بیسان حمص بعلبک اسنا حلب انطاکیہ
بیت المقدس اور یرموک کے لئے مجاہدینِ اسلام کی سرفروشانہ قربانیاں جنگ
یرموک وہ اسلامی جنگ تھی جس میں ۳۶ ہزار مسلمانوں نے عیسائیوں کی متفقہ طاقت
یعنی ۳ لاکھ کے لشکرِ عظیم پر فتح پائی جس میں مسلمان عورتیں اس طرح لڑیں کہ
دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ حضرت خالد بن ولید اور
شرجیل کی تقریریں۔ مسلمانوں کے جوشِ ایمانی جرأت جانبازی اور ایثار کے
دل ہلا دینے والے مناظر یاسمینِ شام ہی میں نظر آئیں گے۔ اگر محبت کا دلآویز
افسانہ دیکھنا ہے تو یاسمینِ شام کا مطالعہ کرو۔ جو سفاک وسنگدل باپ
خدا ترس ماں اور مظلوم بچی کی دلخراش داستان بھی ہے۔ حال میں جدید
ایڈیشن خاص اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف (عہ)

تیغِ کمال

اگر آپ کو غازی اعظم مصطفےٰ کمال کے مکمل حالات یونان کے برخلاف مسلمانوں کی کوشش اور فتح کے مناظر دیکھنے ہیں تو اس کتاب میں
دیکھئے جس میں یورپ کی سازشوں کے راز افشا کئے گئے ہیں۔ شہزادی
کونسٹ کا افسانۂ محبت۔ مصطفےٰ کمال کا سب کے دانت کھٹے کرنا۔
یونان کے درد انگیز مناظر اور علامہ راشد الخیری کا قلم۔
قیمت ایک روپیہ (عہ)

تندرست بچیاں

بیگم عبدالرحمان صاحبہ کی بچی
تندرست [illegible]

دو بہنیں

آج ساڑی اور گوٹے اور گہنے کا شوق

ایسا زیور کون پسند کرے؟

بنات دہلی

رسالہ بنات

The BANAT DELHI

بنات دہلی

مسلمان بچیوں کیلئے ماہوار رسالہ
جس میں دلچسپ اور مفید مضامین
سبق آموز نظمیں اور مزیدار
کہانیاں شائع ہوتی ہیں

بنات دہلی

ہر انگریزی مہینہ کی بیس تاریخ کو
رسالہ عصمت و جوہر نسواں کی طرح
نہایت پابندی وقت کیساتھ
کوچہ چیلان دہلی سے شائع ہوتا ہے

چندہ سالانہ پیشگی مع محصولڈاک
بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ
بذریعہ وی۔پی ایک روپیہ بارہ آنے

Price As -/2/-

ملازمین شاہی کے شکستہ مکانات جہاں آجکل مغلیہ خاندان کی آخری شہزادی کا قیام ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنات — بچیوں کا سب سے پرانا اور باتصویر رسالہ — بنات

ہندوستان کے مختلف
تعلیم کی طرف سے زنانہ
ں کے لئے سرکاری
منظور ہے۔ ریل کے
اسٹیشنوں پر سے بھی
خریدا جا سکتا ہے۔

بنات
(یعنی بچیاں)

سال بھر کا چندہ صرف (عہ)
اور بذریعہ وی پی صرف (عہ)
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریدار ذنکو سالگرہ نمبر
بالکل مفت ملتا ہے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔ ۲ر

ـواں ۲۳ سال || فہرست مضامین ماہ فروری ۱۹۴ء || جلد ۲۴ نمبر ۵

باہتمام ابو امین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا۔

ضروری ہدایتیں

خریدار بہنیں اور بھائی چندہ ختم ہونے کے بعد صرف ڈیڑھ روپیہ (سال بھر کا چندہ محصول سمیت) منی آرڈر کے ذریعہ فوراً بھیج دیا کریں۔ چندہ ختم ہونے کی اطلاع ہر مہینے بنات میں دی جاتی ہے ؛

اگر آپ کو بنات جاری رکھنا نہ ہو تو جب آپ کا چندہ ختم ہو اسی وقت آپ دفتر کو اطلاع دے دیجئے کہ آئندہ پرچہ نہ بھیجا جائے۔ اگر آپ نے انکاری خط نہیں لکھا تو آپ کو وی پی بھیجا جائے گا۔ اسے آپ کو وصول کر لینا چاہئے۔ ورنہ خواہ مخواہ آپ کے پرچہ کو نقصان پہونچے گا ؛

منی آرڈر میں کفایت ہے۔ وی پی منگانے میں چار آنے زیادہ اٹھتے ہیں ؛

بنات ہمیشہ ۲۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے اور کبھی ایک دن کی بھی دیر نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر آپ کو کبھی رسالہ نہ ملے تو زیادہ سے زیادہ ۲۸ تاریخ تک انتظار کر کے دوبارہ منگا لیجئے۔ مفت بھیج دیا جائے گا۔ ۲۸ تاریخ کے بعد ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا ؛

دفتر سے خط و کتابت کریں یا منی آرڈر بھیجیں یا پتہ بدلوائیں تو خریداری نمبر ضرور لکھیں جو ہر مہینے پتے کی چٹ پر آپ کے نام کے ساتھ لکھا ہوتا ہے۔ اگر آپ کو اپنے خط کے جواب کی ضرورت ہو تو جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ ضرور بھیجئے ؛

مضمون نگار بہنیں اور بھائی "بنات" کے لئے مضمون بھیجنے سے پہلے ان چند باتوں کو ہرگز نہ بھولیں ؛

لمبے مضمونوں کے لئے کئی مہینوں تک جگہ نہیں نکلتی۔ نئے نئے موضوعوں پر عمدہ مضامین جلد شائع ہو جاتے ہیں۔ مضمون کے نیچے اپنا پورا نام اور مکمل پتہ ضرور لکھئے ؛

کسی اور کا مضمون اپنے نام سے ہرگز نہ بھیجئے۔ اور نہ کسی کتاب یا رسالہ سے نقل کیجئے۔ البتہ دوسری زبانوں کے مفید اور دلچسپ ترجمے قبول کر لئے جاتے ہیں ؛

مضمون دفتر میں ہمیشہ مکمل بھیجنا چاہئے۔ نامکمل مضمون ضائع کر دیا جاتا ہے۔ پہیلیوں، معموں وغیرہ کے حل بھی ساتھ بھیجنے چاہئیں ؛

جب آپ کوئی مضمون بھیجیں تو اس کی نقل اپنے پاس ضرور رکھ لیں۔ کیونکہ کوئی مضمون واپس نہیں کیا جاتا۔ چاہے وہ چھپے یا نہ چھپے ؛

بنات مضمون نگاروں کو انعامات بھی دیتا ہے اس لئے ہر بناتی بہن اور بھائی کو مضمون لکھنے کی مشق کرنی اور انعام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہے کہ آپکا مضمون چھپے گا یا نہیں تو رسید کے لئے ۱ کا ٹکٹ بھیجئے ؛

جو بہنیں اور بھائی اپنے رسالہ کے نئے خریدار بناتے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع ہوتے ہیں ؛

بنات میں اکثر نئی نئی باتیں پیدا کی جاتی ہیں اور سب انھیں پسند کرتے ہیں پچھلے سال کے دو سلسلے خاص طور پر ذکر کے قابل ہیں۔ ایک "میرے چند شوق" اور دوسرا "ایک حرفی کہانی" ان کی مقبولیت دیکھ کر بچوں کے دوسرے رسالوں نے بھی ان کو اپنے ہاں شروع کیا ہے۔ مگر بناتی بہنوں اور بھائیوں کی رائے ہے کہ ایسے مضمون بنات میں سب سے اچھے چھپتے ہیں۔ اس سال (جنوری میں) مس جمیلہ اسد اللہ نے "میری دلچسپ شرارت" اور اس نمبر میں جہاں آرا بیگم صاحبہ نے "بنگال کی بچیوں" کے عنوان سے دو نئے سلسلے شروع کیے ہیں۔ امید ہے یہ مقبول ہوں گے اور مضمون نگار بہنیں اپنی اپنی دلچسپ شرارتوں اور اپنے اپنے صوبوں کی بچیوں کے حالات بھیجتی رہیں گی۔ کوئی بہن اگر ان کے علاوہ بھی نیا سلسلہ شروع کرنا چاہیں تو نہایت خوشی سے اپنا مضمون بھیج دیں۔

سالگرہ نمبر میں ہم نے اپنے بزرگ مضمون نگاروں کا ذکر کیا تھا۔ ان ناموں میں بنات کی مشہور شاعرہ محترمہ اُمّ زہرہ ہاشمی کا نام رہ گیا ہمیں اس کا افسوس ہے۔ ۱۹۴۳ء میں ان کی چھ عمدہ نظمیں شائع ہوئی تھیں۔ امید ہے اس سال وہ اپنے رسالے کے لئے اور بھی زیادہ اور اچھی نظمیں لکھیں گی۔ شمس العلما مولانا محمد امین عبّاسی (گورکھپور) کو "بنات" سے بہت محبت ہے۔ ان کا ایک خط آیا ہے جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ رسالہ آپ کے لئے کس قدر مفید ہے:۔ "رسالہ بنات بلاشبہ بہتر صوری اور معنوی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ میں نے اور رسالے بھی اس غرض و غایت کے دیکھے لیکن اس کو سب میں بہترین پایا۔ یہ صرف آپ لوگوں کے حسن نیت اور خلوص عمل کا سبب ہے۔ سالانہ نمبر ابھی تک مجھ کو نہیں ملا میں اس کا مشتاق ہوں۔ میں کبھی کبھی بنات میں مضامین بھیجتا رہوں گا۔"

ایڈیٹر۔

حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم

پیدائش ۱۸۶۸ء
وفات ۱۹۳۶ء

جب سیچ چکے خون سے اپنے دن رات ❋ علّامہ مرحوم نے پھر بخشی ثبات
پر نور ہیں دل سب کے معطر ہیں دماغ ❋ گلزارِ ادب کا وہ شگوفہ ہے "بنات"

شہاب

بے قاعدہ خرچ

از

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمتہ اللہ علیہ

مسلمان گھروں میں عام طور پر خرچ وغیرہ کا انتظام عورت کے سپرد ہوتا ہے۔ مرد کا کام یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنی آمدنی لا کر بیوی کو دے دی اور بیوی کا کام یہ کہ اس نے روپیہ کو ضرورتوں میں پورا کر دیا۔ مگر بعض گھروں میں جہاں بیویاں اپنے گھر کا باقاعدہ مقررہ خرچ نہیں رکھتیں اکثر پریشان دیکھی ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ نہ تو خرچ کے وقت یہ خیال کرتی ہیں کہ ان کی آمدنی میں اس خرچ کی گنجائش ہے یا نہیں اور نہ یہ سمجھتی ہیں کہ باقی خرچوں کو باقی آمدنی بآسانی کافی ہو گی یا نہیں۔

فرض کرو کہ ایک گھر میں سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہے۔ اب اگر اس گھر میں کوئی باقاعدہ اور باضابطہ حساب کتاب نہیں ہے تو یہ سو روپیہ بجائے تیس دن کے پچیس ہی دن میں ختم ہو جائینگے اور باقی پانچ دن سخت پریشانی میں گذریں گے۔ لیکن دوسری طرف جس بیوی نے اپنے سو روپیہ کا ایک باقاعدہ بجٹ مقرر کر رکھا ہے وہ ان سو روپوں کو تیس دن میں پورا کرے گی۔ اس نے گھر کی تمام ضرورتوں کا ایک وزن مقرر کر لیا ہے اور اس کے صرف کا اندازہ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی مد میں اندازہ سے زیادہ صرف نہیں کرتی اور پریشانی سے محفوظ رہتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ پندرہ روپے کا گھی ایک مہینے میں صرف ہو گا۔ یہ وہ تنخواہ ملتے ہی منگوا لیتی ہے اور سارا مہینا اطمینان سے گذر جاتا ہے۔ اسی طرح اور تمام ضرورتوں کا انتظام ہے کہ ہر ضرورت کا حساب اور ضابطہ موجود ہو۔ تو ہرگز پریشانی نہیں ہو سکتی بلکہ کچھ نہ کچھ پس انداز ہو سکتا ہے جو ہر معقول بیوی کو کرنا چاہئے جن

گھروں میں مرد خود خرچ اٹھاتے ہیں (جو شریف گھروں میں کم ہے) وہاں عورت ذمہ دار نہیں۔ مگر جہاں خرچ وہ اٹھا رہی ہے وہاں خرچ کی پریشانی کا بار مرد پر ڈالنا سخت جرم اور ناقابل معافی گناہ ہے۔ یہ کہہ دینا کہ خرچ آمدنی سے زیادہ ہے بہت ہی لغو ہے۔ خرچ کرنے والے وہی تو ہیں جو آمدنی سے واقف ہیں پھر خرچ کیوں نہیں کم ہوتا وہ مہین کی بجائے موٹا پہنیں۔ مرغن کے بدلے ابالا کھائیں تو کیوں خرچ آمدنی سے زیادہ ہو۔

مہینے کا ایک بجٹ تیار کریں۔ گھی۔ آٹا۔ دال۔ کپڑا۔ جوتی وغیرہ میں ان کو اس قدر صرف کرنا ہے اس کا باقاعدہ حساب رکھیں اور کسی مد میں ایک پیسہ زیادہ نہ صرف کریں تو یقیناً کوئی مشکل نہ ہوگی اور اگر ہر طرح بے قاعدگی ہوگی حساب کتاب خاک نہ ہوگا۔ تنخواہ آئی اور بغیر سوچے سمجھے صرف کرنا شروع کر دیا تو پریشانی اور مصیبت ظاہر ہے۔

خرچ کا حساب محفوظ رکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر شوہر کسی وقت اعتراض کرے تو اس کو دکھا سکتے ہیں کہ یہ ایک ایک پیسہ کا حساب موجود ہے اور اگر خود ضرورت ہو تو آپ بھی دیکھ کر اطمینان کر سکتے ہیں کہ یہ روپیہ کس طرح اور کہاں صرف ہوا۔

میری ایک عزیز بہن ایک دفعہ کئی گھنٹے اسی سلسلہ میں پریشان رہیں انھوں نے دس روپیہ شوہر ہی کو دئے مگر وہ دے کر بھول گئیں جب دونوں میاں بیوی حساب کرنے بیٹھے تو دس روپے یاد نہ آئے وہ بہت سٹ پٹائیں ہر چند سوچا مگر یاد نہ آئے۔ اگر وہ باقاعدہ حساب رکھتیں اور دینے سے پہلے قلم بند کر لیتیں تو یقیناً ان کو پریشانی نہ ہوتی معقول اور غیر معقول آدمی صرف اپنے کاموں سے ہوتا ہے ورنہ معقولیت کسی کے منہ پر نہیں لکھی ہوتی۔ غیر معقول اور معقول میں یہی فرق ہوتا ہے کہ معقول اپنی معقولیت سے کام لیتا ہے غیر معقول نہیں لے سکتا۔ جو بیوی بے قاعدہ خرچ اٹھا رہی ہے وہ دیکھ سکتی ہے کہ جن کو وہ غیر معقول سمجھتی ہے وہ بھی اسی طرح روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ اور اس کا کوئی حساب نہیں رکھتے۔

ان چند سطروں کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہر بیوی جو گھر کا خرچ اٹھا رہی ہے اپنی آمدنی کا اندازہ رکھے اور اسی کے موافق اپنے خرچ کا تخمینہ کرے اور کسی حال میں اخراجات کو آمدنی سے زیادہ نہ ہونے دے۔

بنگال کی بچیاں

بنگال کی بچیوں میں سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ ہر وقت صاف ستھری رہتی ہیں۔ اور ان کے لباس خواہ کیسے ہی معمولی کیوں نہ ہوں ہمیشہ صاف شفاف نظر آتے ہیں۔ سات آٹھ سال کی عمر تک ان کا لباس فراک اور جانگیہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ساڑی بھی پہنتی ہیں۔ پاجامہ و دوپٹے کا بھی رواج ہے۔ مگر زیادہ نہیں ؂

مسلمان لڑکیاں سر ڈھانکے رہتی ہیں۔ لیکن ہندو لڑکیوں کی جب تک شادی نہ ہو کسی بزرگ کے سامنے بھی سر پر آنچل نہیں ڈالتیں اور نہ جوتی پہنتی ہیں۔ البتہ کہیں آنے جانے کے وقت شوز پہن لیا کرتی ہیں ؂

انھیں بچپن سے سویرے اٹھنے اور روزانہ غسل کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ چست چالاک رہتی ہیں سر میں تیل ڈالنا اور کنگھی کرنا ان کا روزانہ کا معمول ہے۔ بالوں کو خوبصورتی سے گوندھتی اور ان کی پوری حفاظت کرتی ہیں۔ جسم کی صفائی کے علاوہ ان کو مکان کی صفائی اور آرائش کا خیال بھی رہتا ہے ؂

انھیں سیر و تفریح کا بہت شوق ہے۔ روزانہ ہوا خوری کو ضرور نکلتی ہیں۔ سیر کا لباس الگ ہوتا ہے ہر قسم کے کھیل تماشوں میں چھوٹی بچیوں کے علاوہ بڑی عمر کی لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں اور خوب کھیلتی کودتی ہیں۔ اس لئے چونچال اور بشاش رہتی ہیں؂

تعلیم کا چرچہ کافی ہوچکا ہے۔ لڑکیاں روز بروز علمی مدارج طے کرتی ہوئی ڈگریاں حاصل کررہی ہیں۔ چھوٹی سی عمر سے انھیں اسکول بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں یہ بڑی عمر تک پڑھتی ہیں۔ غریب اور نیچ قوم کی لڑکیوں کے لئے بھی اسکول قائم ہیں۔ جہاں ان کی تعلیم ہوتی ہے ؂

ہندوؤں کے یہاں لڑکیوں کو گانا بجانا اور ناچ سکھانا عیب نہیں بلکہ ہنر سمجھا جاتا ہے۔

اور یہ ان کے یہاں اتنا ہی ضروری ہے جتنا پڑھنا لکھنا۔ کم سنی ہی سے انھیں اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسلمان گھرانوں میں لڑکیوں کا گانا ناچنا ابھی تک بُرا سمجھا جاتا ہے مگر بعض مسلمان بچیوں میں بھی گانے اور ہارمونیم ستار وغیرہ بجانے کا شوق ہو رہا ہے ؂

بنگالی لڑکیاں خانہ داری کے کاموں میں کافی حصہ لیتی ہیں۔ مسلمان بچیوں کی نسبت ہندو لڑکیاں اس ہنر میں زیادہ مشاق ہیں کیونکہ بچپن ہی سے انھیں اس ضروری ہنر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ وہ چھوٹی سی عمر سے ہنڈکلیا پکایا کرتی ہیں ؂

بنگال کی لڑکیوں کو مصوری کے علاوہ کاڑھنے بُننے اور ہر قسم کی دستکاریاں بنانے کا بہت شوق ہے۔ سلائی کی بہ نسبت یہ ہنر زیادہ ترقی پر ہے۔ معمولی سلائی و دستکاری تقریباً ہر لڑکی جانتی ہے ؂

میل ملاقات کے سلسلہ میں بنگالی بچیاں خوش خلق متواضع اور ملنے ملانے کی شوقین ہوتی ہیں۔ مگر بعض ایسی بھی ہیں جو اپنے علم و دولت یا حسن صورت کے گھمنڈ میں غریب بچیوں سے بات کرنا بھی کسر شان سمجھتی ہیں۔ مذہبی تعلیم گھروں میں دی جاتی ہے۔ مگر سختی سے صوم وصلوٰۃ کی پابند کم ہوتی ہیں مسلمان لڑکیاں اپنے بزرگوں کے قدم چوم کر آداب بجالاتی ہیں اور ہاتھ اٹھا کر سلام علیک کرتی ہیں۔ ہندو لڑکیاں دونوں ہاتھ جوڑ کر ڈنڈوت کرتی ہیں ؂

لڑکیاں زیادہ پان نہیں کھاتیں۔ زیورات کم استعمال کرتی ہیں۔ غریب بچیاں عموماً گھر کا ہر چھوٹا بڑا کام بخوشی اپنے ہاتھوں کرنے کے علاوہ اپنی ماں کی مدد کرتی ہیں ؂

جہاں آرا (بنگال)

کہانی

جادو کا جنگل

مدت گذری ملک آئرلینڈ پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کی ایک اکلوتی لڑکی تھی جس کا نام مارگریٹ تھا۔ اس کا چچا بہت ظالم شخص تھا۔ اور ہمیشہ اس تاک میں رہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح بادشاہ کو قتل کر دے۔ چنانچہ اس نے چند بدمعاشوں کو دولت کا لالچ دے کر بادشاہ کو قتل کرا دیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ اور ننھی مارگریٹ کو بہت دور ایک جنگل میں بھیج دیا۔ جہاں ایک بہری اور گونگی بڑھیا خادمہ اس کی خبر گیری کرتی تھی۔ اس کے ذمہ یہ کام بھی تھا کہ شہزادی سے کوئی شخص بات تک نہ کرے۔ اور نہ شہر کی کوئی خبر شہزادی تک پہونچے۔

مارگریٹ کے ظالم چچا کا ارادہ تھا کہ رعایا کو مارگریٹ کے حال سے بے خبر رکھے کہ وہ زندہ ہے یا مرگئی۔ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اناج وغیرہ ایک گونگے بونے کے ہاتھ روانہ کیا کرتا تھا۔ تاکہ وہ بےچاری اسے پکا کر پیٹ بھر لیا کرے۔ رعایا مارگریٹ کے متعلق کچھ بھی نہ جانتی تھی اور نہ بونے ہی کو معلوم تھا کہ یہ شہزادی ہے۔

رفتہ رفتہ بونا شہزادی سے محبت کرنے لگا۔ مارگریٹ بھی بونے کے آنے سے بہت خوش ہوتی۔ اس کے لئے مٹھائیاں تیار کرتی اور گھوڑے کو دانہ کھلایا کرتی تھی۔

یہ بونا شہزادی کو اس قید سے رہا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن موقع کا منتظر تھا۔ ایک دن وہ یہ

سوچتا ہوا جنگل میں سے جا رہا تھا۔ کہ کس طرح مارگریٹ کو اس قید سے رہا کرے۔ اچانک ایک آواز سنائی دی "ننھے بونے ہوشیار ہو جاؤ، میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" بونے نے نظر اوپر اٹھا کر دیکھا کہ ایک ننھا آدمی قیمتی لباس پہنے کھڑا ہے۔ بونا کچھ نہ سمجھا چنانچہ اُس نے اشارے سے بتایا کہ میں گونگا ہوں ننھے آدمی نے اپنے ہمراہ چلنے کے لئے کہا تھوڑی دیر کے بعد دونوں ایک پہاڑی پر پہونچے۔ ننھے آدمی نے اپنی جادو کی چھڑی ہلائی جس کے ہلاتے ہی پہاڑ میں ایک دروازہ ہو گیا:۔

اب یہ دونوں آگے بڑھے اور ایک بہت بڑے دالان میں پہونچے جو سنگ مرمر کے ستون پر کھڑا تھا۔ اس کی دیواریں ہیرے جواہرات سے جگمگا رہی تھیں۔ یہاں پہونچ کر ننھے آدمی نے بونے سے کہا۔ میں پریوں کا بادشاہ ہوں اور یہ میرا محل ہے۔ پریوں کے بادشاہ نے جادو کے ذریعے بونے پر سے گونگے پن کا اثر دور گیا۔ اور دسترخوان بچھایا گیا جس میں لذیذ لذیذ کھانے تھے۔ بونے نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ کھانے کے بعد پریوں کے بادشاہ نے بونے سے کہا اب مجھے اپنے دل کی بات سناؤ۔ بونے نے جواب دیا کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا کہ میرے ماں باپ کون ہیں اور میں کیا ہوں۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں بادشاہ کا غلام ہوں اور میرے سپرد یہ کام ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اس ویران جنگل میں جہاں ایک لڑکی ہے اس کے لئے اناج وغیرہ پہونچا آیا کروں:۔

پریوں کے بادشاہ نے پوچھا "کیا تم اس لڑکی کو اس جنگل سے آزاد کرنا چاہتے ہو؟"

بونے نے جواب دیا "ہاں۔ اس کی خاطر میں اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہوں"

بادشاہ بولا "جسے تم آزاد کرنا چاہتے ہو وہ شہزادی مارگریٹ ہے۔ اسے اس کے ظالم چچا نے اس جنگل میں قید کر رکھا ہے اور تم بھی ایک زمانہ میں شہزادے تھے۔ لیکن کسی جادوگر نے اپنے جادو کے زور سے تمہیں بونا بنا دیا ہے اور تمہارے ملک کو جنگل بنا دیا ہے۔ شہزادی کو قید سے چھڑانے کے لئے میں تمہاری مدد کروں گا۔ تمہیں اپنے اوپر سے جادو دور کرنے کے لئے پریوں کے جزیرے میں سے سونے کی تلوار اور چاندی کی ڈھال لانا پڑے گی۔ تم اسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو جاؤ۔ اور گھوڑے کو اپنی مرضی پر چھوڑ دو۔ یہ تمہیں ایک بڑے دریا کے ساحل پر لے جائے گا۔ وہاں تھوڑی دیر ٹھیرنا۔ پھر وہ میں تیر کر جزیرہ میں پہونچ جانا۔ وہاں تمہیں پہرہ داروں کو جو رات دن اس کی حفاظت کرتے ہیں پانی لے گھوڑوں کے لئے تحفے دینے ہوں گے۔ اس کے بعد تمہیں جزیرے کا دریا پار کرنے کی اجازت ملے گی۔ اور تم منزلِ مقصود پر پہونچ سکو گے"

بونا اسی وقت روانہ ہوگیا اور رات ساحل کے کنارے پر گزار دی۔ صبح جب بونا جاگا تو آواز آئی "کیا تم تحفہ دینے کو تیار ہو؟"

اتنے میں پانی کے گھوڑے بھی بونے کو دیکھ کر شور و غل مچاتے ہوئے اس کی طرف تیزی سے چلے آئے۔ جب بونے نے مڑ کر دیکھا تو پریوں کے بادشاہ کو کھڑا پایا۔ غریب بونے نے پوچھا کیا تحفہ دینا ہوگا؟ بادشاہ بولا "اپنا گھوڑا"۔

یہ سن کر بونا بہت ہی غمگین ہوا۔ کیونکہ وہ گھوڑے کو بہت چاہتا تھا۔ لیکن مجبوراً اسے اپنا گھوڑا دینا پڑا۔

اب پریوں کا بادشاہ ایک ننھا سا ستار نکال کر بجانے لگا جس کی سریلی آواز سے تمام پانی کے گھوڑے بے ہوش ہوگئے۔ پریوں کے بادشاہ نے بونے سے کہا اب تم پار جا سکتے ہو۔

بونا دریا تیر کر پار جا پہونچا۔ اس کی خوشی اور حیرت کی حد نہ رہی کہ اس کا وہی گھوڑا وہاں کھڑا ہے

چنانچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھا اور ایک پہاڑی پر تلوار اور ڈھال کو رکھا ہوا پایا۔ جس پر سورج کی شعاعیں چکا چوند پیدا کر رہی تھیں۔ جیسے ہی بونا نزدیک پہونچا اس نے اپنی صورت ڈھال کی چمک میں دیکھی۔ اب وہ بدصورت بونا نہ تھا۔ بلکہ ایک خوبصورت شہزادہ تھا۔ اسے یاد آگیا کہ وہ جادو زور سے بونا بنائے جانے سے پہلے ملک ایراس کا ولی عہد تھا اور بہادری اور تلوار چلانے میں کوئی بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔

شہزادہ نے تلوار اور ڈھال اٹھالی اور وہاں سے دریا پار کر کے سیدھا جنگل کا راستہ لیا۔ وہاں پہونچ کر شہزادہ نے تین مرتبہ تلوار کو ڈھال پر مارا۔ جنگل فوراً ایک خوبصورت باغ میں تبدیل ہو گیا۔ سامنے سے شہزادی مارگریٹ مسکراتی ہوئی آئی اور شہزادے کا شکریہ ادا کرنے لگی۔

شہزادہ مارگریٹ کو لے کر اپنے باپ کے ملک کو چلا گیا۔ وہاں اس کی شادی شہزادی مارگریٹ سے ہو گئی اور وہ دونوں ہنسی خوشی رہنے سہنے لگے۔

(ترجمہ از انگریزی)

الماس خاتون

صفائی ستھرائی

صفحہ ۳۰ کا باقی مضمون

گھر کی صفائی کے علاوہ خود بھی صاف ستھرا رہنا چاہیے۔ تاکہ صحت اچھی رہے۔ صفائی کی عادت بچپن سے ڈالنی چاہیے۔ کیونکہ جو باتیں ہم بچپنے میں سیکھتے ہیں وہ ساری عمر نہیں بھولتے۔

صاف ستھرا رہنے سے اپنا بھی جی خوش رہتا ہے اور دوسروں پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔

جمیلہ اسد اللہ (کلکتہ)

پیارا محمدؐ نام تھا اُس کا

چھائے ہوئے تھے کفر کے بادل ✿ دنیا سب تھی اس سے جل تھل
ظلم وجہالت کے تھے عادی ✿ دنیا والے سب تھے فسادی
بت کی پوجا کرتے تھے سب ✿ باہم لڑتے رہتے تھے سب
قتل کریں یا زندہ گاڑیں ✿ اپنی لڑکی یوں ہی ماریں
حالت اُن کی دیکھ کے ابتر ✿ بھیجا خدا نے ایک پیمبرؐ
جس نے آکر سب سے کہا یہ ✿ چھوڑو اپنے اپنے خدا یہ
ایک خدا کو پوجو تم سب ✿ لات وہبل کو چھوڑو تم سب
لڑنا بھڑنا چھوڑو لوگو ✿ مل کے رہنا سیکھو لوگو
اس کی سُن کر سب یہ باتیں ✿ اس کو دینے سب تکلیفیں
کانٹے بچھائیں راہ میں آکر ✿ پتھر پھینکیں سر کے اوپر
اس کو دیتے گو سب کلفت ✿ پر وہ دیتا سب کو راحت
حق کا کلمہ سب کو پڑھایا ✿ دنیا کا سب کفر مٹایا
سیدھا رستہ سب کو دکھایا ✿ بادۂ وحدت سب کو پلایا
مسکینوں کا ساتھی وہ تھا ✿ مظلوموں کا حامی وہ تھا
بیواؤں کی خدمت کرتا ✿ دکھیوں کے وہ دُکھ کو ہرتا
بن باپوں کے بچے کھلاتا ✿ بھوکوں کو وہ کھانا کھلاتا
پیارا محمدؐ نام تھا اس کا ✿ نیکی کرنا کام تھا اس کا

نام پر اُس کے نکلے یہ جاں
تن من سب کچھ اس پر قرباں

شجاعت (سندیلوی)

تیسری قسط

ہماری زبان کے بڑے آدمی

شاہ حاتم - خانِ آرزو - فغاں

ہماری پیاری زبان کا پہلا دور ابھی تمہارے سامنے تھا۔ تم نے دیکھا! اس میں ہمارے بزرگوں نے کیا کیا گُل بوٹے کھلائے اور کہاں کہاں سے الفاظ کے خوش نما موتی اور محاوروں کے پھول لا کر اس چمن کو سجایا مگر وہ ابتدا تھی۔ اب دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ یہ پہلے دور کی سدابہار کوششوں کی گل کاریاں ہیں ؛

اس دور کے بزرگوں نے اسی چمن سے رنگا رنگ کے پھول پتے لے کر گلدستے بنائے۔ جو چیزیں بُری معلوم ہوئیں نکال کر پھینک دیں۔ حق تو یہ ہے کہ اسی دور کی بدولت اُردو کا چمن پھولا پھلا ؛

اس دور کے بزرگوں نے بازاری الفاظ کو چھانٹ کر نکال پھینکا۔ اسی طرح ثقیل جلے اور لفظ جو کانوں کو بوجھل معلوم ہوتے تھے۔ اُن کی جگہ فارسی کے میٹھے اور رسیلے الفاظ استعمال کئے۔ زبان کو رونق بخشی۔ خیالات کے اظہار میں بے تکلفی پیدا کی۔ سب سے زیادہ خوبی اس میں یہ تھی کہ بناوٹ کو پاس نہ آنے دیا بلکہ قدرتی دل کشی، سادگی اور سادہ پن ان کے ہر شعر سے نمایاں ہے۔ پھر بھی بہت سے پرانے لفظ جو ہم آج کل نہیں بولتے ان کے عہد میں بھی باقی رہ گئے۔ مثلاً دھیرے۔ دھیرے اور بل گیا کو جل گیا کے معنی میں لکھا ہے ؛

اب ان استادوں کی محنتیں دیکھنا کہ سخت سے سخت زمینوں میں بھی کیسے کیسے گُل کھلائے ہیں ؛

شاہ حاتم:- ان کا نام شیخ ظہور الدین تھا اور حاتم تخلص کرتے تھے۔ والد کا نام فتح الدین، وطن شاہجہاں آباد (دلی) اور پیشہ سپاہ گری تھا ؛

عالمگیر کے بعد جب سلطنت پر زوال آیا

اور مرہٹوں وغیرہ نے اپنی دھاک بٹھانی شروع
کی تو اکثر شریف زادے ملازمتیں چھوڑ کر گھروں
میں بیٹھ رہے۔ بعض پڑھے لکھے اور صاحبِ کمال
ہونے پر بھی اس وقت کے جھگڑوں سے ایسے
تنگ آئے کہ انھوں نے شاہی ملازمتوں سے
رشتے توڑ کر مختلف پیشے اختیار کر لئے۔ شاہ حاتم
نے بھی سپاہ گری سے منہ موڑا اور عمدۃ الملک
امیر خاں کی مصاحبت اختیار کر لی اور نہایت
عزت و آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔

یہ محمد شاہ کا عہد تھا۔ خواجہ باقی باللہؒ اور
قدم شریف کے درمیان میر بادل علی شاہ مرحوم
کا تکیہ فقیروں اور قلندروں کا گہوارہ تھا۔ اس
وقت کی حاضر باشی اور درویشِ کامل کی صحبت
نے وہ توجہ دی کہ ان کو مرید کر لیا۔ اور وہ
دنیا کی دلچسپیوں سے بے تعلق ہو گئے۔ اور
میر بادل علی شاہ کے تکئے پر جاتے جاتے
اللہ پر تکیہ کر کے بیٹھ رہے۔ ہندوستان
کے فقیروں کی مشہور خصوصیت کے مطابق کندھے
پر رومال اور ہاتھ میں لکڑی کے علاوہ کچھ
پاس نہ تھا۔

شاہ صاحب، بااخلاق، ہنس مکھ۔ اور
وضع کے پابند تھے۔ فقیری اختیار کرنے کے بعد
بھی بانکپن نہ گیا۔ ہمیشہ وہی ٹیڑھا دوپٹہ سر پر
باندھا۔

راج گھاٹ کے قریب، لال قلعہ کے نیچے
کچھ گھنے اور سایہ دار درخت تھے۔ وہیں شاہ
سلیم کا مشہور تکیہ تھا۔ روزانہ شام کو شاہ حاتم
اور اُن کے شاگرد، دوست احباب جمع ہو کر
شعر و شاعری سے دل بہلایا کرتے تھے۔ اسی
طرح پورے پچاس سال گزار دئے۔ ہر موسم
گرمی، جاڑا، برسات، آندھی، مینہ کچھ بھی ہو مگر
ان کی وضع میں فرق نہ آتا تھا۔ ہمیشہ سے دہلی
کے شریفوں کا یہ دستور رہا ہے کہ ایک مرتبہ
جو چلن اختیار کیا مرتے دم تک نباہتے رہے۔
سُبحان اللہ کیسے مستقل مزاج اور قابل فخر
بزرگ ہوتے تھے کہ آج ہماری آنکھیں انھیں
ڈھونڈتی ہیں۔

ان کو بھی ولی دکنی کا دیوان دیکھ کر شاعری
کا شوق ہوا اور ذاتی لیاقت نے اس پر چار
چاند لگائے۔ ان کی زبان نہایت صاف اور
روزمرہ بے تکلف ہے۔ ہر خیال کو اس
خوبصورتی سے لکھتے ہیں کہ پڑھنے والے کو معلوم

ہوتاہے گویا ہمارے ہی دل کی بات ہے۔ انھوں نے شاعری کے ساتھ ساتھ زبان اُردو کو بھی نکھارا۔

آخر شاہ صاحب۔ اس دنیا سے ۹۶ سال کی عمر میں سدھارے اور اپنے اچھے شاگردوں کا ایک ہجوم چھوڑ گئے۔ ایک بہت بڑا دیوان بھی چھوڑا ہے جس میں شعر کی ہر قسم پر جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ہے۔ نمونہ:۔

مسافر اُٹھ تجھے چلنا ہے منزل
بجے ہے کوچ کا ہر دم نقارا
صفا کر دل کے آئینہ کو حاتم
دیکھا چاہے سجن گر آشکارا

خانِ آرزو:۔ سراج الدین علی خاں نام۔ اور آرزو تخلص تھا۔ یہ یہ دہلی کے رہنے والے اور شیخ نصیرالدینؒ چراغ دہلی کے بھانجے تھے۔ والدہ کی طرف سے ان کا سلسلہ شیخ فریدالدین صاحبؒ عطار نیشاپوری تک پہونچتا ہے۔ ان کی علمی قابلیت بہت زیادہ تھی۔ تمام مشرقی علوم و فنون سے خوب واقف تھے۔ اپنی علمیت کی وجہ سے شاہی منصب داروں میں شامل ہو گئے یعنی بادشاہ کی طرف سے ان کی ایسی تنخواہ مقرر ہو گئی

جو اولاد در اولاد ملتی رہے اور کوئی کام نہ کر[illegible] پڑے۔ اس کے بعد یہ گوالیار میں محمد فرخ سیر کی خدمت میں رہے۔ کچھ عرصے بعد اپنی قابلیت اور شاعری کے جوہر دکھاتے ہوئے ۱۱۶۹ھ میں لکھنؤ کی سرزمین پر انتقال کیا اور اُن کی وصیت کے مطابق سالار جنگ نے دفن شدہ ہڈیاں دہلی بھیج دیں تاکہ یہاں دفن ہوں۔

خانِ آرزو کو ایسے شاگرد نصیب ہوئے کہ اُن کے نام سے خانِ آرزو پہچانے اور مانے جاتے ہیں۔ ہماری اُردو کے بادشاہ میر تقی میر مرزا رفیع سودا۔ خواجہ میر درد اور مرزا مظہر جانِ جاناں جیسے بزرگ شاعروں نے ان کے دامن میں تعلیم و تربیت پائی اور ان ہی چار بزرگوں کے دم قدم سے آج ہماری شاعری کا باغ پھل پھول رہا ہے۔ ورنہ خانِ آرزو اردو میں بہت کم شعر کہتے تھے اُردو کا سلسلہ شاگردوں کی وجہ سے بے مثال ہے۔ خود فارسی کے اتنے اچھے شاعر تھے کہ جب شیخ علی حزیں ایران سے ہندوستان آئے تو خانِ آرزو سے بھی ملاقات ہوئی اور بڑے اشتیاق کے ساتھ ہوئی۔ خانِ آرزو کو اُن کے

کلام پر بہت اعتراض تھے جو انھوں نے ایک رسالہ کی صورت میں لکھے اور علی حزیں کو دکھائے ٭

اُردو میں کبھی کبھی کچھ شعر کہہ لیا کرتے تھے۔ اس زمانہ کے لوگوں کو دو چار شعر یاد تھے جو آج تک تبرک کی طرح یاد ہیں اور کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ مگر فارسی میں تیس ہزار[۳] کے قریب انھوں نے شعر کہے ہیں ٭

انھوں نے کبھی غرور کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیا۔ مزاج میں شوخی اور طبیعت میں بشاشی اتنی رہتی تھی کہ ہر وقت ہنستے بولتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ بازار میں بیٹھے تھے کہ ایک کم سن بچّہ جو ہمیشہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اتفاق سے کچھ دن نہیں آیا۔ بیٹھے بیٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بچہ اُدھر سے گذرا۔ انھوں نے بلایا، وہ ادب سے آداب کرنے کے بعد واپس جانے لگا۔ آپ نے روک کر فرمایا

"کیا تم جوان ہو کے بڑے آدمی ہوئے؟"

تم نے سنا! بزرگوں کے سامنے بچّوں کو بڑا ہو کر بھی بچّہ ہی رہنا چاہیئے ٭ نمونہ:۔

جان کچھ تجھ پہ اعتماد نہیں
زندگانی کا کیا بھروسہ ہے

فغاں:۔ ان کا اشرف علی نام، فغاں تخلص اور دہلی وطن تھا۔ ان کے والد مرزا علیخاں نکتہ اور استاد شیخ علی قلی خاں ندیم تھے ٭

ان کی باتیں بڑی ہنسی خوشی کی اور دلچسپ ہوتی تھیں۔ ان کے منہ سے بات کرتے وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھلجھڑیاں چھوٹ رہی ہیں۔ اسی وجہ سے احمد شاہ بادشاہ نے ان کو ظریف الملک اور کوکہ خاں بہادر کے خطاب دے تھے۔ مزاج میں شوخی اور لطیفہ گوئی کمال کی تھی۔ اُردو شاعری کے لئے طبیعت نہایت مناسب لائے تھے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا رفیع سودا، ان کے شعر بار بار پڑھتے تھے اور تڑپتے تھے ٭

احمد شاہ کی حکومت کو جب زوال آیا تو یہ اپنے چچا کے پاس مرشد آباد چلے گئے۔ وہاں سے پھر دہلی آئے۔ اور دہلی سے پھر عظیم آباد مہاراج شتاب رائے کے ہاں بڑی عزّت سے کچھ دن بسر کئے ٭

ایک مرتبہ شعر و شاعری کی محفل گرم تھی۔ انھوں نے غزل پڑھی جس کا قافیہ تھا لالیاں اور جالیاں۔ سب نے بہت تعریف کی۔ اس وقت راجہ صاحب کی صحبت میں ایک جگنو میاں

ہوتا ہے گویا ہمارے ہی دل کی بات ہے۔ انھوں نے شاعری کے ساتھ ساتھ زبان اُردو کو بھی نکھارا۔

آخر شاہ صاحب۔ اس دنیا سے ۹۶ سال کی عمر میں سدھارے اور اپنے اچھے شاگردوں کا ایک ہجوم چھوڑ گئے۔ ایک بہت بڑا دیوان بھی چھوڑا ہے جس میں شعر کی ہر قسم پر جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ہے۔ نمونہ:۔

مسافر اُٹھ تجھے چلنا ہے منزل
بجے ہے کوچ کا ہر دم نقارا
صفا کر دل کے آئینہ کو جانم
دیکھا چاہے سجن گر آشکارا

خانِ آرزو: سراج الدین علی خاں نام۔ اور آرزو تخلص تھا۔ یہ یہ دہلی کے رہنے والے اور شیخ نصیر الدینؒ چراغ دہلی کے بھانجے تھے۔ والدہ کی طرف سے ان کا سلسلہ شیخ فرید الدین صاحبؒ عطار نیشاپوری تک پہونچتا ہے۔ ان کی علمی قابلیت بہت زیادہ تھی۔ تمام مشرقی علوم و فنون سے خوب واقف تھے۔ اپنی علمیت کی وجہ سے شاہی منصب داروں میں شامل ہو گئے یعنی بادشاہ کی طرف سے ان کی ایسی تنخواہ مقرر ہو گئی جو اولاد در اولاد ملتی رہے اور کوئی کام نہ کرنا پڑے۔ اس کے بعد یہ گوالیار میں محمد فرخ سیر کی خدمت میں رہے۔ کچھ عرصے بعد اپنی قابلیت اور شاعری کے جوہر دکھلاتے ہوئے ۱۱۶۹ھ میں لکھنؤ کی سرزمین پر انتقال کیا اور اُن کی وصیت کے مطابق سالار جنگ نے دفن شدہ ہڈیاں دہلی بھیج دیں تاکہ یہاں دفن ہوں۔

خانِ آرزو کو ایسے شاگرد نصیب ہوئے کہ اُن کے نام سے خانِ آرزو پہچانے اور مانے جاتے ہیں۔ ہماری اُردو کے بادشاہ میر تقی میر، مرزا رفیع سودا۔ خواجہ میر درد اور مرزا مظہر جانِ جاناں جیسے بزرگ شاعروں نے ان ہی کے دامن میں تعلیم و تربیت پائی اور ان ہی چار بزرگوں کے دم قدم سے آج ہماری شاعری کا باغ پھل پھول رہا ہے۔ ورنہ خانِ آرزو اردو میں بہت کم شعر کہتے تھے۔ اُردو کا سلسلہ شاگردوں کی وجہ سے بے مثال ہے۔ خود فارسی کے اتنے اچھے شاعر تھے کہ جب شیخ علی حزیں ایران سے ہندوستان آئے تو خانِ آرزو سے بھی ملاقات ہوئی اور بڑے اشتیاق کے ساتھ ہوئی۔ خانِ آرزو کو اُن کے

کلام پر بہت اعتراض تھے جو انھوں نے ایک رسالہ
کی صورت میں لکھے اور علی حزیں کو دکھائے ؂

اُردو میں کبھی کبھی کچھ شعر کہہ لیا کرتے تھے۔ اس
زمانہ کے لوگوں کو دو چار شعر یاد تھے جو آج تک تبرک
کی طرح یاد ہیں اور کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔
مگر فارسی میں تیس ہزار ۳۰ کے قریب انھوں نے
شعر کہے ہیں ؂

انھوں نے کبھی غرور کو اپنے پاس نہ پھٹکنے
دیا۔ مزاج میں شوخی اور طبیعت میں بشاشتی
اتنی رہتی تھی کہ ہر وقت ہنستے بولتے رہتے تھے۔
ایک مرتبہ یہ بازار میں بیٹھے تھے کہ ایک کم سن
بچّہ جو ہمیشہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا
اتفاق سے کچھ دن نہیں آیا۔ بیٹھے بیٹھے کیا دیکھتے
ہیں کہ وہی بچہ اُدھر سے گذرا۔ انھوں نے بلایا،
وہ ادب سے آداب کرنے کے بعد واپس جانے
لگا۔ آپ نے روک کر فرمایا
"کیا تم جوان ہو کے بڑے آدمی ہوئے؟"
تم نے سنا! بزرگوں کے سامنے بچّوں
کو بڑا ہو کر بھی بچہ ہی رہنا چاہیئے ؂ نمونہ:۔

جان کچھ تجھ پہ اعتماد نہیں
زندگانی کا کیا بھروسہ ہے

فغاں:۔ ان کا اشرف علی نام، فغاں تخلص اور
دہلی وطن تھا۔ ان کے والد مرزا علیخاں
نکتہ اور استاد شیخ علی قلی خاں ندیم تھے ؂

ان کی باتیں بڑی ہنسی خوشی کی اور دلچسپ
ہوتی تھیں۔ ان کے منہ سے بات کرتے وقت
یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھلجھڑیاں چھوٹ رہی ہیں۔ اسی
وجہ سے احمد شاہ بادشاہ نے ان کو ظریف الملک
اور کوکہ خاں بہادر کے خطاب دئے تھے۔ مزاج
میں شوخی اور لطیفہ گوئی کمال کی تھی۔ اُردو شاعری
کے لئے طبیعت نہایت مناسب لائے تھے۔
جس کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا رفیع سوداؔ ان کے
شعر بار بار پڑھتے تھے اور تڑپتے تھے ؂

احمد شاہ کی حکومت کو جب زوال آیا
تو یہ اپنے چچا کے پاس مرشد آباد چلے گئے۔
وہاں سے پھر دہلی آئے۔ اور دہلی سے پھر
عظیم آباد دہاراج شتاب رائے کے ہاں
بڑی عزت سے کچھ دن بسر کئے ؂

ایک مرتبہ شعر و شاعری کی محفل گرم تھی۔
انھوں نے غزل پڑھی جس کا قافیہ تھا لالیاں
اور جالیاں۔ سب نے بہت تعریف کی۔ اس
وقت راجہ صاحب کی صحبت میں ایک جگنو میاں

مسخرے کی زبان سے نکلا کہ نواب صاحب اپنے سب قافیے باندھے اور سب سے اچھا قافیہ تالیاں رہ گیا۔ انھوں نے یہ سن کر ٹال دیا۔ آخر راجہ صاحب نے خود فرمایا نواب صاحب۔ جگنو میاں کیا کہتے ہیں ؛

انھوں نے کہا مہاراج یہ قافیہ برا سا ہے اس وجہ سے میں نے چھوڑ دیا تھا اگر آپ کا اصرار ہے تو عرض کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو ؎

جگنو میاں کی دم جو چمکتی ہے رات کو
سب دیکھ دیکھ اس کو بجاتے ہیں تالیاں

اس شعر سے سب کی طبیعتیں روشن ہو گئیں اور میاں جگنو کی آنکھوں میں اندھیرا آ گیا۔

انھوں نے عظیم آباد میں ۱۱۹۶ھ کو انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے ؛

لو! اس دوسرے دور کے ہمارے بزرگ شاعر بھی ہم سے رخصت ہیں۔ یہ کیسے پیارے لوگ تھے۔ ان کو دل ڈھونڈتا ہے۔ نگاہیں تلاش کرتی ہیں۔ کیسی بھولی بھولی اور سادی سادی باتیں شعروں میں کہا کرتے تھے۔ ان کی طبیعتیں بڑھاپے میں بھی کیسی زندہ اور بشاش تھیں۔ خدا ان پر رحمت کے پھول برسائے ؛

سید مسعود حسن رضوی ادیب

بنات

جس طرح بنات کے دلچسپ مضامین اور پیاری پیاری نظمیں پڑھ کر آپ کو لطف آتا ہے اور آپ کی طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر آپ ان مفید باتوں پر عمل کریں جو آپ کو بنات سکھاتا ہے تو آپ کے دلوں کو سچی خوشی حاصل ہوگی۔ آپ نیک بنیں گی اور سب لوگ آپ کی تعریف کریں گے۔ بنات کو صرف ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پڑھ جانا ہی آپ کا فرض نہیں۔ بلکہ اس کی بتائی ہوئی مفید باتوں پر عمل کرنا۔ اور دوسروں کو نیک بنانا بھی آپ کا فرض ہے۔ آپ کو چاہیے کہ نہ صرف آپ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ امید ہے کہ بنات پڑھنے والی بہنیں اس بات کا خیال رکھیں گی ؛ چاند شرما

سائنس

جواب دیجئے

سوالات:- (۱) دو بہنوں کے سر میں درد ہے ایک بہن سر پر گیلا کپڑا رکھتی ہیں اور دوسری موٹے گیلے کپڑے کی تہہ رکھتی ہیں۔ بتائیے کس بہن کو جلد فائدہ ہوگا؟

(۲) دو کاندار کے یہاں ایک برتن میں گرم اور دوسرے میں ٹھنڈا دودھ رکھا ہے۔ اور وہ اسے ناپ کے ذریعے بیچتا ہے۔ بتائیے آپ کون سا دودھ خریدیں گی جس سے فائدہ ہو؟

(۳) چکنے برتن گرم پانی سے کیوں دھوئے جاتے ہیں؟

(۴) حرارت سے موٹا کانچ بہ نسبت باریک کانچ کے جلد کیوں چٹخ جاتا ہے؟

جوابات:- (۱) پہلی بہن کو جلد آرام ہوگا۔ کیونکہ جب پانی بخار بن کر اڑتا ہے تو اوپر کی سطح ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ باریک کپڑے کے اوپر کی سرد سطح سر کے بہت نزدیک ہوتی ہے۔ اور بہت جلد سر کو ٹھنڈک پہونچا دیتی ہے۔ لیکن موٹے کپڑے کے اوپر کی سرد سطح سر سے دور ہوتی ہے۔ کیونکہ کپڑے کی موٹائی اور اس کی تہہ سر اور اوپر کی سرد سطح کو علیحدہ کر دیتی ہے اس لئے سر کو جلدی ٹھنڈک نہیں پہونچتی درد سر کے وقت باریک گیلا کپڑا سر پر رکھنا چاہئے۔

(۲) ٹھنڈا دودھ خریدنا ٹھیک ہے۔ کیونکہ گرم دودھ بہت کم جما ہوتا ہے۔ اس لئے ناپ میں حالانکہ دودھ لبریز اوپر تک بھرا ہوا ہوتا ہے پھر بھی مقدار میں کم آئے گا لیکن ٹھنڈا دودھ چونکہ زیادہ جما ہوتا ہے اس لئے مقدار میں زیادہ آتا ہے۔

(۳) گرم پانی برتنوں کی چکنائی کو آسانی سے پگھلا کر برتن کو صاف کر دیتا ہے چکنائی پگھل کر سطح پر تیرنے لگتی ہے جسے آپ دیکھ سکتی ہیں۔

(۴) کانچ حرارت کے لئے غیر خالص (Bad Conductor) ہے۔ باریک کانچ کو جب حرارت پہونچائی جاتی ہے تو وہ ہر طرف سے برابر گرم ہوتا ہے جس سے اس کے پھیلاؤ میں کہیں زیادتی ہوتی ہے اور کہیں کمی اس لئے چٹخ جاتا ہے آپ ہمیشہ باریک چمنی استعمال کیجئے۔

ایچ اے ظفر (بمبئی)

یونانی کہانی

کالا صندوق

جمیلہ اور فہیمہ ایک چھوٹے سے خوبصورت گھر میں رہتی تھیں۔ گھر کی لال لال اٹاری دور سے دکھائی دیتی تھی۔ پیارے پیارے پھول باغیچے میں لگے تھے۔ کھڑکی کھولتے ہی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی۔ دونوں سہیلیاں دن بھر پیار محبت سے کھیلتیں۔ بھوک لگتی تو باغ کے میٹھے رسیلے میوے توڑ کر کھاتیں اور پیاس لگتی تو صاف شفاف چشمے کا پانی پی لیتیں۔ سب طرح کی فکر سے آزاد ہر وقت خوش رہا کرتی تھیں۔

ایک دن تھکا ماندہ ایک مسافر دم لینے کو وہاں ٹھہرا اور جمیلہ سے کہنے لگا کہ "بیٹی میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ کہو تو دو چار دن کے لئے اپنا صندوق تمہارے ہاں چھوڑ جاؤں۔ بوجھ کے مارے مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ پھر آکے لے جاؤں گا۔"

جمیلہ نے کہا "اچھا بڑے میاں! رکھ دو۔" مسافر نے کندھے سے اتار کر وہ بھاری صندوق رکھ دیا اور چلتے وقت کہنے لگا کہ "بیٹی کوئی اس صندوق کو کھولے نہیں۔ جو کوئی کھولے گا وہ اور اس کے پڑوسی تکلیف میں پڑ جائیں گے۔"

جمیلہ نے دیکھا تو مسافر کی ٹوپی میں اور اس کے ٹخنوں میں چھوٹے چھوٹے بازو لگے ہوئے تھے۔ وہ ذرا سی دیر میں نظر سے اوجھل ہو گیا۔ جمیلہ اور فہیمہ کھیل میں لگ گئیں اور صندوق کا خیال بھی ان کے دل میں نہ آیا۔ تھوڑی دیر بعد فہیمہ پھول توڑنے کو باغیچے میں چلی گئی۔ جمیلہ اکیلی رہ گئی۔ وہ صندوق کو غور سے دیکھنے لگی۔ صندوق آبنوس کی لکڑی کا بنا تھا۔ اس میں تالا نہیں تھا لیکن مضبوط رسی سے بندھا تھا اور رسی کی گانٹھ ڈھکنے پر لگی ہوئی تھی۔

جمیلہ نے سوچا کہ لاؤ رسی کھول کر ذرا دیکھیں اس میں کیا ہے۔ پھر بند کر دیں گے اور اسی طرح گانٹھ لگا دیں گے۔ رسی کھول کر جیسے ہی ڈھکنا ذرا سا اٹھایا کہ بھنبھناہٹ کی آواز آئی اور رنگ برنگ کی زہریلی مکھیاں صندوق کے اندر سے نکل کر اڑنے لگیں۔ مکھیوں نے بے چاری جمیلہ کے منہ پر کاٹ لیا۔ اس نے فوراً

ڈھکنا چھوڑ دیا اور درد سے بے تاب ہو کر چلانے لگی۔ پھول لئے فہیمہ آ رہی تھی اُسے بھی مکھیوں نے کاٹا۔ ان کے باغ سے کچھ دور دو بچے کھیل رہے تھے۔ وہاں بھی وہ مکھیاں اڑ کر پہونچیں اور تھوڑی دیر میں اُدھر سے بھی رونے چلانے کی آوازیں آنے لگیں ؛

صندوق کے اندر سے کسی نے دبی آواز میں کہا "مجھے نکلنے دو" فہیمہ بولی "دیکھو اب اس کمبخت صندوق کو ہاتھ نہ لگانا" مگر جمیلہ نے کہا "اس کے اندر کوئی تکلیف میں ہے" اور یہ کہہ کر اس نے ڈھکنا اٹھا دیا۔ صندوق کا منہ کھلتے ہی اندر سے ایک پری نکلی۔ پری نے دونوں بچیوں کو پیار کیا۔ اس کے ہونٹ لگتے ہی سارا درد جاتا رہا۔ پھر پری نے کہا "میں ہر وقت تمہاری حفاظت کروں گی" مسافر آکر اپنا صندوق لے گیا۔ لیکن پری ان کے ساتھ رہنے لگی ؛

ایک دن فہیمہ نے پری سے پوچھا کہ "آپ کا نام کیا ہے؟ پری نے جواب دیا کہ "مجھے اُمید کہتے ہیں۔ اور ان زہریلی مکھیوں کے نام ہیں۔ غصہ۔ بدمزاجی۔ حسد۔ لڑائی۔ جھگڑا ؛

عابد مسیح بی اے

کالی داس

صفحہ ۲۶ کا باقی مضمون

غرضیکہ کالی داس اور ودتما کی نہایت شان وشوکت سے شادی ہوگئی اور ودتما کالی داس کے گھر چلی گئی۔ لیکن وہاں جاکر اسے جلد ہی معلوم ہوگیا کہ اس کے ساتھ کتنا بڑا دھوکہ ہوا ہے۔ اس بھید کے کھلنے پر کہ اس کا خاوند اس وقت بھارت میں یا شاید دنیا بھر میں سب سے زیادہ بے وقوف ہے۔ اس کے غصہ کی انتہا نہ رہی اور اس نے خاوند سے کہا کہ اگر تمہارے اندر ذرا بھی انسانیت ہوتی تو تم اب بھی علم حاصل کرنے کی خواہش کرتے۔ غریب کالی داس سر جھکائے بیوی کی باتیں سن رہا تھا بیوی کا آخری فقرہ سن کر وہ تڑپ اٹھا اور قسم کھا کر بولا۔ اچھا جب تک میں تمہارے برابر علم حاصل نہ کر لونگا تمہیں منہ نہ دکھاؤنگا۔ یہ کہہ کر وہ گھر سے نکلا اور بنارس پہونچ کر علم حاصل کرنا شروع کر دیا کچھ عرصہ کی محنت کے بعد بہت بڑا شاعر بن گیا یہاں تک کہ شکنتلا جیسی مشہور کتاب تصنیف کر ڈالی مگر آیا تو ودتما بہت خوش تھی اور اسے اپنے خاوند کی قابلیت پر فخر تھا۔ اس سے اس قدر

اہل بیت کی زندگی

گوشِ عبرت سے سنو اے بچیو یہ ماجرا ٭ عائشہؓ نے ایک دن عروہؓ سے خود جو کچھ کہا

اے بھتیجے اے مری ہمشیر کے لختِ جگر ٭ دن گزر جاتے تھے ہم پر دو مہینوں سے سوا

چاند راتیں ہم پہ اے عروہؓ گزر جاتی تھیں تین ٭ دیکھتے تھے چاند اکثر دوسرا پھر تیسرا

اور چولھوں میں ہمارے آگ تک جلتی نہ تھی ٭ کچھ پکانے کے لئے ہم کو میسر ہی نہ تھا

حال یہ سن کر گھروں کا سیدِ کونین کے ٭ سخت حیرت سے یہ صدیقہؓ سے عروہؓ نے کہا

جب یہ حالت تھی تو پھر کٹتی تھی کیسے زندگی ٭ کیا طریقہ تھا بھلا پھر آپ کے گزران کا

گوشِ عبرت سے اے بچیو تم بھی سنو ٭ اہلِ بیتِ پاک نے جو کچھ جواب اُن کو دیا

کھا کے رہ جاتے تھے ہم ربِّ محمدؐ کی قسم ٭ کچھ کھجوریں جب کہ ہوتا تھا تقاضا بھوک کا

منحصر تھی صرف دو چیزوں پہ اپنی زندگی ٭ کچھ نہ ملتا تھا چھوہارے اور پانی کے سوا

آہ! اس آسودہ حالی میں کبھی سوچو ذرا ٭ اہلِ بیتِ صاحبِ لولاک کا کیا حال تھا

اہلِ بیتِ پاک پر صوفی خدا کی رحمتیں

جسم و جانِ مصطفٰےؐ پر ہو سلام اللہ کا

عبدالرب صوفی

تاریخ

سلطان ناصر الدین محمود

یہ سلطان التمش کے بڑے صاحبزادے تھے۔ بہن رضیہ کے قتل ہوجانے کے بعد یہ تخت دہلی پر بیٹھے۔ آپ نے اپنا وزیر اعظم ملک غیاث الدین عرف بلبن کو بنایا۔ اور کل کاروبارِ حکومت اس کو سونپ دیا۔ اور اس سے کہہ دیا کہ کوئی ایسا کام نہ کرنا کہ خدا کے سامنے قیامت کے روز شرمندہ ہونا پڑے۔ اور واقعی اس وزیر با تدبیر نے بڑی دانش مندی اور انصاف سے اپنا فرض پورا کیا۔ بلبن دراصل التمش کا ایک غلام اور داماد تھا۔ جب اس نے بادشاہ ناصر الدین کے نام سے سارے ہندوستان کی حکومت کا بہت عمدہ انتظام کیا تو اس نے خوش ہوکر اسے الغ خاں کا خطاب دے دیا۔ اس بادشاہ کے زمانہ میں میواتیوں نے جو راجپوتانہ میں آباد ہیں بڑی بغاوت برپا کی لیکن انھیں بادشاہ نے سخت سزا دی اور بلبن دس ہزار میواتیوں کو زندہ گرفتار کرکے دہلی لے آیا اور یہاں ان کی گردن ماردی۔ کہتے ہیں کہ چنگیز خاں کے پوتے ہلاکو خاں نے اپنا ایلچی اس بادشاہ کے دربار میں اس لئے بھیجا تھا کہ وہ دیکھے آیا ہندوستان پر حملہ کرنے سے فائدہ ہوگا یا نقصان۔ اس ایلچی نے بلبن کی دانائی سے خائف ہوکر مغلوں کے حملہ سے ہندوستان کو بچالیا۔

سلطان ناصر الدین بڑا بہادر اور عبادت گذار نیک خصلت اور سخی بادشاہ ہوا ہے۔ اگرچہ اس کا دربار بڑی شان وشوکت کا تھا مگر اس کے گھر میں بڑی سادگی تھی۔ اس کی ایک ہی بیوی تھی جو بڑی تابعدار اور نیک خاتون تھیں وہ اپنے ہاتھ سے روٹی پکاتی تھیں۔ ایک دن ان کا ہاتھ جل گیا تو انھوں نے کہا کوئی لونڈی خرید دیجئے۔ اس پر بادشاہ نے فرمایا کہ "میں ایک غریب آدمی ہوں۔ بیت المال عام لوگوں کا حق ہے میرا ذاتی مال نہیں ہے۔ تم صبر کرو اللہ تعالےٰ صبر کی جزا دے گا"۔ اس پر وہ نیک بی بی چپ ہوگئیں۔ بادشاہ

قرآن شریف کی کتابت کرکے گذر اوقات کرتے تھے۔ اور کبھی خزانہ شاہی سے پیسہ نہ لیتے تھے۔ اتفاقاً ایک امیر نے ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف زیادہ داموں میں مول لے لیا۔ جب ان کو یہ بات معلوم ہوئی تو بہت ناگوار گذرا۔ پھر وہ اپنے لکھے ہوئے قرآن شریفوں کا ہدیہ معمولی قیمت پر کرانے لگے۔ حکایت مشہور ہے کہ اس کا ایک ندیم محمدؐ تاج الدین نام کا تھا اور بادشاہ اسے ہمیشہ محمدؐ کہہ کر پکارتا تھا۔ اتفاقاً اس نے ایک دن اسے تاج الدین کہہ کر بلایا۔ اس سے اسے

سخت تعجب اور صدمہ ہوا اور وہ سمجھا بادشاہ ناراض ہوگیا۔ وجہ پوچھی۔ بادشاہ نے کہا اے نیک مرد مجھے کوئی رنج وغصہ نہیں بات یہ ہے کہ میں بے وضو تھا۔ بے وضو محمدؐ کا نام لیتے مجھے شرم آئی تھی *

اس بادشاہ کے وقت میں طبقات ناصری تاریخ کی مشہور کتاب تصنیف ہوئی۔ فروری ۱۲۲۶ء کو ان کا انتقال ہوا۔ بیس برس چار ماہ اس نے حکومت کی۔ ان کا مزار لاپتہ ہے *

سید ابن حسن شارق (دہلوی)

چہرے کی چند دلچسپ حالتیں

حیرانی! نفرت! خوشی!

ناامیدی غصہ آنسو

چاند شرما
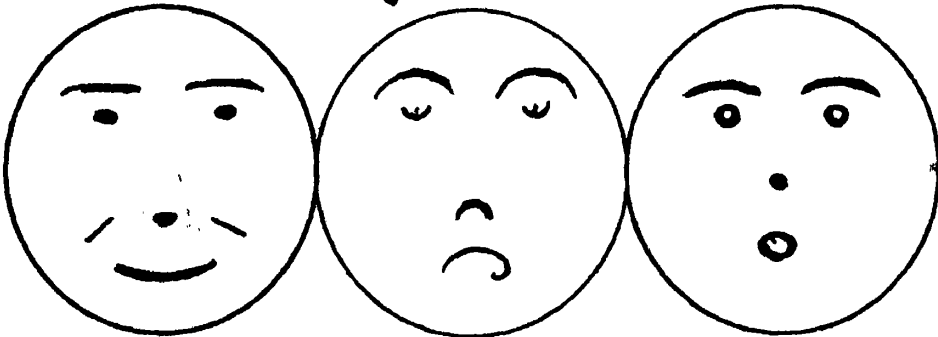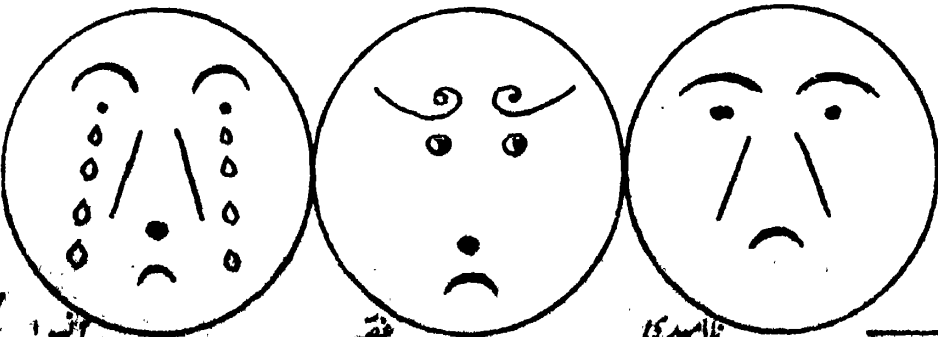
کالی داس

آج میں بناتی بہنوں کو ہندوستان کے مشہور شاعر کالی داس کا دلچسپ حال سناتی ہوں۔ کالی داس صوبہ بہار کے ایک گاؤں پیرا نامی میں پیدا ہوا۔ بچپن اور جوانی کا کچھ حصّہ انتہائی حماقتوں میں گذرا۔ وہ گاؤں بھر کے لئے ایک تماشا بنا رہا۔ جدھر جاتا لوگ اس کا مذاق اُڑاتے۔ اس کے دل میں علم کا شوق پیدا کرنے والی ہستی اس کی بیوی ودتما تھی۔ جو ایک عالم پنڈت کی بیٹی اور خود بڑی عالمہ تھی۔ اس کے علم کی شہرت تمام بہار میں پھیلی ہوئی تھی۔ بڑے بڑے پنڈت اس کی لیاقت کو مانتے تھے۔ بعض اوقات وہ کسی علمی مجلس میں موجود ہوتی اور مباحثہ میں حصّہ لیتی تو بڑے بڑے عالم اس کی قابلیت پر دنگ رہ جاتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات ان سے وہ ایسے سوالات کرتی جن کے جواب دینے سے وہ قاصر رہتے اور بھری مجلس میں شرم سے سر جھکا لیتے۔

پنڈت اپنی ذلّت پر سخت پریشان ہونے لگے۔ انھیں سخت غصّہ آیا کہ ایک لڑکی انھیں اس طرح لوگوں کے سامنے ذلیل کر رہی ہے۔ وہ رشک کے مارے دیوانے ہو رہے تھے۔ آخر انھوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ اس سے اس طرح بدلہ لیا جائے کہ اس کی شادی کسی بے وقوف سے کر دی جائے۔ چنانچہ انھوں نے اس کے باپ کے ساتھ ظاہری دوستی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا ذمہ لیا کہ وہ اس کی لائق اور عالمہ فاضلہ بیٹی کے لئے اس کے برابر لائق بر تلاش کر دیں گے چنانچہ چند روز کے بعد وہ بر کی تلاش میں چل پڑے چلتے چلاتے پیرا کے گاؤں میں پہونچے۔ وہاں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک لڑکا ایک درخت پر چڑھا اسی تنے کو کاٹ رہا ہے جس پر کہ وہ بیٹھا ہے اور اتنا وہ نہیں سمجھتا کہ تنا کٹ کر گرے گا تو ساتھ ہی وہ بھی گر کر اپنی ہڈی پسلی توڑ لے گا۔ انھوں نے سوچا بس یہ لڑکا ٹھیک ہے۔ کیونکہ یہ بے وقوفوں کا بادشاہ ہے۔ ہم اسی کی

تلاش میں تھے۔ چنانچہ انھوں نے لڑکے کو سمجھا سمجھا کر نیچے اتارا۔ پھر اس کے سامنے ودتما کے حسن اور قابلیت کی اس قدر تعریفیں کیں کہ کالی داس اس سے شادی کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ پنڈتوں نے اس سے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہاری شادی اس کے ساتھ کروا دیں گے مگر شرط یہ ہے کہ جب تک شادی نہ ہو جائے تم ہرگز ہرگز اس کے ساتھ بات نہ کرنا۔ اگر وہ کوئی سوال کرے تو تم اشارے سے جواب دینا۔ لڑکے نے شرط مان لی اور پنڈتوں کے ساتھ ودتما کے گاؤں کی طرف چل پڑا ؛

وہاں جا کر انھوں نے ودتما اور اس کے باپ کے سامنے کالی داس کے علم اور دانائی کی اس قدر تعریف کی کہ دونوں باپ بیٹی شادی کے لئے راضی ہو گئے۔ مگر ودتما کہنے لگی کہ مجھے کچھ تو اس کی عقل کا امتحان لینا چاہئے ؛

"شوق سے لو"۔ پنڈت بولے "لیکن بات یہ ہے کہ اس عقل مند لڑکے نے خاموشی کو اپنا اصول بنا لیا ہے۔ جب بات کرنی ہوتی ہے اشارے سے کر لیتا ہے اور پھر سوچ بچار میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس لئے بیٹی! اصلی امتحان تو تب ہوگا جب تم بھی اشارے سے سوال کرو۔ کیونکہ جواب تو اشارے ہی میں ملتا ہے ؛"

ودتما نے پنڈتوں کے کہنے کے مطابق پہلے ایک انگلی اٹھائی پھر دوسری بھی اٹھا دی اور اشارے ہی اشارے میں کوئی سوال کیا۔ بے چارے کالی داس نے اس کا مطلب سمجھا کہ وہ اس سے کہتی ہے کہ میں نے عہد کر رکھا ہے کہ جو شخص میرے ساتھ شادی کرنے آئے گا اس کی دونوں آنکھیں نکلوا دوں گی مگر تمہارے معاملہ میں مہربانی سے کام لوں گی اور صرف ایک ہی آنکھ نکلواؤں گی کہو منظور ہے؟ چنانچہ اس نے جلدی سے ایک انگلی اوپر اٹھائی اور اسے زور سے ہلایا گویا کہتا ہے کہ وہ ایک آنکھ کی قربانی کرنے پر خوشی سے تیار ہے ؛

یہ دیکھ کر پنڈتوں نے فوراً شور مچا دیا کہ دیکھا ہم نہ کہتے تھے کہ وہ بہت ہی عقل مند ہے۔ تمہارے اس سوال کا کہ خدا ایک ہے یا دو اس نے کس عقل مندی سے مطلب سمجھ لیا ہے اور پھر کیا ٹھیک جواب دیا ہے کہ خدا ایک ہے۔ اب تم اس کی عقل مندی کا اور کیا ثبوت چاہتی ہو۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

ایک حرفی کہانی

س کا سمندر

سید پور کے سادات گھرانے میں سب سے پہلے سید سلیمان نے بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ اس لئے ان کی عزت سب سے زیادہ تھی۔ ان کی سگی بہن سرور سلطانہ نے بھی جو کہ ایک سگھڑ سلیقہ شعار اور سنجیدہ لڑکی تھی اپنے قصبہ میں سب سے پہلے انٹرنس کا سالانہ امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور سارے صوبہ میں سکنڈ آئی۔ چونکہ وہ اپنی سہیلیوں میں سب سے ہر دل عزیز تھی اس لئے سب نے اس سے اس زبردست کامیابی کے سلسلہ میں دعوت مانگی۔ جس کو سرور سلطانہ نے مسز سلیمان کے جو کہ اس کی سرپرست تھیں فیصلے پر چھوڑ دیا۔ سب نے مسز سلیمان سے درخواست کی۔ جس کو انھوں نے منظور کر لیا۔ چونکہ ستمبر کی ستائیس تاریخ کو اس کی سالگرہ کا دن تھا۔ اس لئے وہی ساعت سعید مقرر ہوئی۔ سید سلیمان نے جلسے کے لئے اپنے سالے کا باغ جو کہ سید پور سے سات میل کے فاصلہ پر تھا دعوت کے لئے تجویز کیا۔ دعوت سے سات دن پیشتر سب کو سنہری کارڈ مسز سلیمان کی جانب سے تقسیم ہوئے ۔

ستمبر کی ستائیس تاریخ صبح سے سب سہیلیاں مسز سلیمان اور سرور سلطانہ بمعیت باغ میں پہونچ گئیں اور باغ کی سجاوٹ میں مصروف ہوگئیں۔ یوں تو سعادت حسن نے اپنے باغ کو سنبل۔ سوسن۔ سرو۔ اور سنگ مرمر کے حوض اور سنگین مجسمے سے مناسب موقعوں سے سجا رکھا تھا۔ مگر اس پر بھی سب نے سارے باغ کو سبز۔ سفید۔ سرخ جھنڈیوں اور قمقموں سے سجا ڈالا۔ سنگ مرمر کی سپید میز پر سفید ساٹن کا کپڑا اور اس کے گرداگرد سات سات کرسیاں مناسب موقع سے لگائیں۔ عجب سماں تھا۔ ساڑھے چھ بجے سرور اس کی سہیلیوں اور مسز سلیمان، سعیدہ سلطان نے لباس تبدیل کیا۔ یوں تو سادات خاندان میں سب کے سب سرخ و سفید تھے۔ مگر سرور سب سے حسین تھی اور ساتھ ساتھ حسن سیرت میں بھی بے مثل تھی۔ اس وقت

وہ آسمانی لباس میں ملبوس بالکل آسمان کی پری معلوم ہوتی تھی۔

سات بجے سواریاں آنی شروع ہوئیں۔ سب سے پہلے مسز سلیمان کی سگی سنجھلی ساس جو کہ سادات خاندان کی سب سے سن رسیدہ ستر سالہ سنجیدہ بزرگ تھیں۔ تشریف لائیں۔ جب سب مہمان آچکے تو سب کی رائے سے سعیدہ بیگم مسز سلیمان کی ساس کو سبھوں نے صدر بنایا۔ اور سرور سلطانہ کی سب سے عزیز سہیلی سلمٰی نے ان کے اور سرور کے گلے میں سلمہ ستارہ کا سنہرا ہار پہنایا۔ پھر ناشتہ شروع ہوا۔ سب ہی قسم کے کھانے تھے۔ کھانے کے بعد سب سے پہلے سرور کی اسکول ہیڈ مسٹریس نے ایک مختصر سی تقریر میں سادات خاندان کو مبارک باد دی۔ پھر صدر صاحبہ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اب سرور کی سنجھلی پھوپی کی سب سے بڑی لڑکی ساجدہ سلطان نے اسکول کی لڑکیوں اور اسٹاف کی جانب سے سلور کا سکٹ پیش کیا جس کو تالیوں کی صدا میں سرور سلطانہ کے ہاتھ میں صدر صاحبہ نے دیا۔ اور اس کے بعد اپنی جانب سے ایک سنہری انگشتری پیش کی۔ مسز سلیمان نے سنہری نکلس دیا۔ اور پھر سب سہیلیوں کی جانب سے ایک سنہری سیفٹی پن جس میں سبز سنگ جڑا ہوا تھا سنگ مرمر کی سپید میز پہ رکھ دیا۔ اس کے رشتہ داروں نے بھی مختلف قسم کے سنہری اور سلور کے تحفے دئے۔ آخر میں سرور سلطانہ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر سب سبزے میں آئے اور سرور سے جو کہ موسیقی میں بھی استاد تھی ستار پہ ایک سہانی گیت سنانے کی خواہش کی جس کو اس نے منظور کر لیا اور سنگین مجسمہ کے قدموں میں بیٹھ کر جو کہ باغ کے سنٹر (بیچ) میں تھا۔ اس نے ستار شروع کیا۔ چاند کی سہانی رات تھی۔ آسمان بالکل صاف تھا۔ اور موسم سرما کی سہانی ہوا چل رہی تھی۔ سب کے دست و پا سرد ہو رہے تھے۔ چونکہ ساڑھے دس بج چکے تھے اس لئے یہ جلسہ برخاست ہوگیا اور سب خواتین خوش خوش سرور کے حسن و سیرت کی تعریف کرتی ہوئی رخصت ہوگئیں۔

افسوس کہ میں حسب وعدہ اپنی مصروفیتوں کے باعث جلدی کا سمندر نہ پیش کر سکی۔ خیر اب اپنے وعدہ سے سبکدوش ہوتی ہوں اور انشاء اللہ مرض میں مبتلا ہو کر ملاقات کرونگی۔ صالحہ عبدالحکیم قادری۔

نظم

ماں کی دُعا

مری آنکھ کا ہے تارا ✤ یہی ہے مرا سہارا
یہی ہے مرا دُلارا ✤ مرا پیارا ننھا مُنّا

پڑھے علم اور ہو قابل ✤ نہ ہو کام چور کاہل
رہے بس جہاں میں خوش دل ✤ مرا پیارا ننھا مُنّا

کوئی دوست ہو یا بیری ✤ کرے ہر کسی سے نیکی
رہے بے کسوں کا حامی ✤ مرا پیارا ننھا منّا

رہے راہِ حق پہ قایم ✤ کرے نیک کام ہردم
نہ کسی کو دے کبھی غم ✤ مرا پیارا ننھا منّا

جہاں جائے پائے عزّت ✤ کرے قوم و دیں کی خدمت
کریں لوگ اِس سے الفت ✤ مرا پیارا ننھا منّا

مرے لال کا خدایا ✤ رہے خوب بول بالا
یہ ہو سب کے دل کا پیارا ✤ مرا پیارا ننھا منّا

بنے نوجوان سپاہی ✤ کرے ملک میں یہ شاہی
کرے سب کی خیر خواہی ✤ مرا پیارا ننھا مُنّا

مری ہے یہی تمنا ✤ یہی ہے مرا تقاضا
کہ جہان میں ہو یکتا
مرا پیارا ننھا مُنّا

جوہر چاندوڑی۔ (ناسک)

صفائی ستھرائی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ آج کل کی لڑکیوں کو اچھے اچھے کپڑے پہننے اور بننے سنورنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ مگر بہت افسوس کی بات ہے کہ بعض لڑکیاں صفائی و ستھرائی کا بالکل خیال نہیں رکھتیں۔ سچ یہ ہے کہ اچھے کپڑے بھی اسی وقت اچھے لگتے ہیں جب صفائی اور نفاست کا خیال رکھا گیا ہو۔ صفائی صرف کپڑوں ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ہر چیز کو صاف رکھنا چاہئے۔ سب سے مقدم کھانے پینے کی چیزوں کو صاف رکھنا ہے۔ مگر میں اس وقت صرف گھر کی صفائی اور ستھرائی کو لوں گی۔ ہر لڑکی کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ گھر بالکل صاف ہے یا نہیں۔ ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی ہے یا نوکروں کی لاپرواہی کی وجہ سے ادھر ادھر بکھری ہوئی ہے۔ صفائی کا کام صرف نوکروں پر نہیں چھوڑنا چاہئے۔ بلکہ اپنی زیر نگرانی سب کام کروانا چاہئے۔ مہینے میں کم از کم ایک بار ضرور اس بات کی پڑتال کرنی چاہئے کہ آیا وہ سب قیمتی چیزیں جو کہ ملاقات کے کمرے۔ کھانے کے کمرے یا سونے کے کمرے میں سجاوٹ کے طور پر رکھی گئی ہیں۔ موجود ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض بے ایمان نوکر قیمتی چیزیں کم کر دیتے ہیں۔ بعض لڑکیاں جن کو کہ اپنا کمرہ علیحدہ ملا ہوتا ہے اس بات کا بالکل خیال نہیں رکھتیں کہ ہمارا کمرہ صاف ہو۔ پڑھنے کی میز ہے تو اس پر کتابوں کا انبار ہے۔ کتابوں کے انبار پر گرد و غبار ہے۔ کپڑوں کی الماری کیا ہے گویا کوڑا خانہ ہے۔ غرضیکہ ہر چیز بے ترتیبی سے پڑی ہوئی ہے۔ اس قسم کی عادت کو بالکل ترک کر دینا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا سلیقہ دیکھ کر ہر کوئی ہماری طبیعت کا اندازہ کر سکتا ہے۔ اس وجہ سے ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہماری ہر چیز ترتیب سے اپنی جگہ ہو اور دوسروں پر ہمارے متعلق اچھا اثر پڑے۔ (باقی مضمون صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

کہانی

بے گناہ لڑکی

میری سالگرہ کا دوسرا دن تھا میں زرق برق کپڑے پہنے اِدھر اُدھر پھر رہی تھی۔ میری انگلی میں آپا کی دی ہوئی جگ مگ کرتی چھوٹی سی ہیرے کی انگوٹھی تھی۔ میری سہیلیاں آئی ہوئی تھیں اور میں اُن کے ساتھ صحن اور باغیچہ میں خوب کھیل کود رہی تھی کہ یکایک میری نظر اپنی انگلی پر پڑی پسینہ ہی تو آگیا۔ انگلی سے انگوٹھی غائب تھی۔ خوف سے میرا جسم تھرّانے لگا اور میں رونے لگی۔ امّاں جان کو جب خبر ملی تو وہ میری بے پروائی پر بہت بگڑیں اور پھر سارے نوکروں کو ڈھونڈھنے کا حکم دیا۔ نوکروں میں سوائے چھوکری مریم کے دوسرے سب برسوں کے پرانے ملازم تھے جن پر ہم کو پورا اعتبار تھا۔ سب نے سارا گھر اور باغیچہ ڈھونڈھ ڈالا لیکن انگوٹھی کہیں ہو تو ملے۔ امّاں جان برس رہی تھیں اور سب کا گمان تھا کہ مریم نے اٹھالی ہے۔ ہم انگوٹھی ڈھونڈھنے میں مشغول تھے کہ میں نے دیکھا کہ باغیچہ میں حوض کے پاس میری لطخ پڑی پھڑپھڑا رہی ہے شاید اس کو کسی نے زور سے دے مارا تھا۔ میں نے دوڑ کر اماں جان کو خبر دی تو انھوں نے اس کو اسی وقت ذبح کروا دیا۔ مختصر یہ کہ میں نے اور سب لوگوں نے مریم کو چور ٹھیرایا۔ والدہ صاحبہ نے اس کو بلا کر بہت ڈانٹا اور پولیس کے حوالے کرنے کی دھمکی دی۔ غریب رونے لگی۔ بہت سی قسمیں کھائیں اور ہر ممکن طریقہ سے اس نے اپنی بے گناہی ثابت کی۔ امی جان کے آگے بڑی عاجزی کے ساتھ ہاتھ جوڑے کہ پولیس کے حوالے نہ کیجئے۔ مجھے تو اس کی باتوں پر بالکل اعتبار نہ آیا۔ اماں کو شاید اس کے رونے پر رحم آگیا کہ وہ کچھ ٹھنڈی پڑگئیں۔ لیکن حکم دے دیا کہ مریم کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مریم نہایت ہی غریب لڑکی تھی اور وہ یتیم تھی۔ اس کو ہمارے ہاں ملازم ہوئے صرف ایک ہی ہفتہ ہوا تھا۔ اس کا دل ہم لوگوں میں بہت بہل گیا تھا۔ وہ ہم کو خصوصًا میری

والدہ کو جو اس کے ساتھ نہایت ہی محبت سے پیش
آتی تھیں چھوڑ کر جانا نہ چاہتی تھی۔ یہ حکم سن کر بے قرار
ہو گئی اور بادل ناخواستہ روتی ہوئی چلی گئی۔ اس کے
چلے جانے کے بعد امی جان بھی بہت سست معلوم
ہونے لگیں۔ انھوں نے مجھے میری بے پرواہی پر بہت

برا بھلا کہا اور پھر باورچی خانہ میں چلی گئیں چونکہ بارہ
بجے دفتر آپا کے لئے کھانا بھجوانا تھا میں بھی اُن کے
پیچھے چلی گئی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ بطخ کس طرح صاف
کی جاتی ہے۔ اماں جان ماما کو مسالہ پیسنے کی تاکید
کر کے خود بطخ صاف کرنے لگیں۔ پر نکال کر پیٹ کے
اندر کی الائش وغیرہ نکال کر اس کو صاف کیا پھر
گردن علیحدہ کی۔ لیکن اُن کی حیرت کی انتہا نہ
رہی جب ہم نے دیکھا کہ اس کی گردن میں میری

چھوٹی سی انگوٹھی اٹکی ہوئی ہے۔ اماں جان نے
پہلے غصے سے میری طرف دیکھا پھر غریب مریم کو
بے جا ڈانٹنے پر بہت افسوس کیا۔ وہ خوف خدا
سے کانپ اٹھیں۔ فوراً چپراسی کو بھیج کر مریم کو بلوایا
جس وقت مریم آئی ہے اماں جان کی حالت

عجیب تھی۔ انھوں نے اس کو پاس بلایا اور اس کے
سر پر ہاتھ پھیر کر بولیں مریم تو بے گناہ ہے۔
میں نے دیکھا کہ اماں جان اور مریم دونوں کی
آنکھوں میں آنسو تھے لیکن فرق اتنا تھا کہ مریم
کی آنکھوں میں خوشی اور بے گناہی کے آنسو
تھے اور اماں جان کی آنکھوں میں ندامت اور
خدا کا خوف بھرا ہوا تھا۔

بیگم عبدالرحمٰن خاں (دہلی)

میرے چند شوق

مطالعہ:- مجھے مطالعہ کا بے حد شوق ہے اور میں اکثر کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کرتی ہوں۔ خصوصًا مجھے حضرت علامہ راشد الخیری صاحب کی تصانیف بے حد پسند ہیں۔

دستکاری:- مجھے دستکاری کا بھی بے حد شوق ہے۔ کراس اسٹچ ورک۔ تھریڈ ورک۔ ہول ورک۔ کروشیا۔ کامدانی کام۔ یہ سب میرے محبوب ترین شغل ہیں۔ ان کے علاوہ مجھے سٹل ورک۔ فریٹ ورک۔ سیکھنے کا بے حد شوق ہے۔

پکانا: بھی میں جانتی ہوں۔ مگر مجھے یہ زیادہ پسند نہیں۔

موسیقی: مجھے موسیقی کا بھی شوق ہے اور میں اکثر اپنی بہنوں سے اسے سیکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔

کھیل: کھیلوں میں مجھے بیڈمنٹن۔ ٹینس۔ کیرم بورڈ وغیرہ کا شوق ہے۔ مجھے ٹکٹ جمع کرنے کا بھی شوق ہے۔ اور سب سے زیادہ مجھے سیر و تفریح کا شوق ہے۔

مشہودہ بیگم (بنگلور)

تاریخی واقعات

۳۲۳ء میں سکندر اعظم کی وفات ہوئی۔

۱۰۲۴ء میں محمود غزنوی نے سومناتھ کے مندر پر چڑھائی کی تھی۔

۱۲۰۶ء میں قطب الدین تخت پر بیٹھا۔

۱۵۲۶ء میں پانی پت کی پہلی لڑائی شہنشاہ بابر اور ابراہیم لودی کے درمیان ہوئی تھی۔

۱۵۵۶ء میں پانی پت کی دوسری لڑائی شہنشاہ اکبر اور ہیمو بقال سے ہوئی تھی۔

۱۷۶۱ء میں پانی پت کی تیسری لڑائی احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں سے ہوئی تھی۔

۱۸۵۷ء میں غدر ہوا یعنی فوجوں کی بغاوت۔

۱۹۰۱ء میں ملکہ وکٹوریہ کی وفات بتاریخ ۸ رجنوری کو ہوئی۔

۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم ہوئی۔

۱۹۳۶ء میں شاہ جارج پنجم اور عورتوں کے مشہور محسن علامہ راشد الخیری نے اس دنیائے فانی کو خیرباد کہا۔ ۱۹۳۸ء سے رسالہ بنات نے نئے روپ میں نکلنا شروع کیا۔

مس صالحہ عبد الحکیم قادری

ریچھ

(عرصہ سے بنات کے لئے نظم کی فکر میں تھا مگر کوئی عنوان ذہن میں نہ آتا تھا
آج ایک بڈھے مداری نے ہماری مدد کی کہ ریچھ لے کر آگئے۔ بس پھر کیا تھا
نظم تیار ہو گئی۔ پڑھئے اور بڈھے مداری کو دعا دیجئے۔)

ل ۔ڈگ۔ ڈگ۔ ڈگ ہوتی آئے ❊ بڈھے مداری لائے ریچھ
یکھو۔ دیکھو۔ جما اکھاڑہ ❊ کرتب آج دکھائے ریچھ
چے ۔کودے۔ جھومے۔ گھومے ❊ ٹھمکی خوب لگائے ریچھ
گے بڑھ کر پیچھے ہٹ کر ❊ تان پہ تان اُڑائے ریچھ
وں گھوں کرکے چرخہ کاتے ❊ اور گردن کو ہلائے ریچھ
ب کندھے پر سونٹا رکھے ❊ اور ہی روپ بنائے ریچھ
رت کرکے کُشتی لڑتا ❊ پیچ پہ پیچ چلائے ریچھ
ٓ اکر سر پر چڑھ جاتا ❊ مات نہ ہرگز کھائے ریچھ
جاتا تانے ہیٹ لگائے ❊ جنٹلمین کہلائے ریچھ

مانگ کے پیسے ڈھیر لگا دے
دولت روز کمائے ریچھ

اندرجیت شرما

سہیلی بوجھ پہیلی

(۱) رات کو چھم چھم کرتا ہے
دن کو چھپ وہ جاتا ہے
جنگل جنگل گھومتا ہے
گر پکڑوں تو مر جاتا ہے

نسیمہ خاتون

(۲) سپید مرغی سبز پونچھ
بوجھ تو بوجھ نہیں تو اپنی نانی سے پوجھ

حشمت نفیس بانو

(۳) گھر کا چوکیدار نرالا۔
پیٹ میں گلی سر منہ کالا۔

(۴) لال دروازہ سفید دہلیز۔
بھلا بتلاؤ یہ کیا ہے چیز

(۵) ایک محل سفید اور کالا
جنگلہ جس کا بالوں والا

(۶) پیر نہیں پر چلتی جائے چلتی جائے اور نظر نہ آئے

(۷) سنہری رنگ اور صورت پیاری
جس کو چاہے دنیا ساری

چاند شرما

ذرا ہنسئیے

جج:۔ تم پر گھڑی چرانے کا الزام تھا لیکن عدالت تم کو بری کرتی ہے!

ملزم:۔ حضور! کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ گھڑی اپنے ہی پاس رکھ لوں؟

ایک ماسٹر کو موٹر تیز چلانے کے الزام میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے کہا "اوہو! آج میری مراد بر آئی۔ دس سال سے میری آرزو تھی کہ کوئی ماسٹر ملزم بن کر میرے سامنے آئے —— چلو اس بنچ پر بیٹھو اور یہ جملہ ۵۰۰ بار لکھو "میں آیندہ موٹر مقررہ رفتار سے تیز نہیں چلاؤں گا!"

حیدری بیگم

بیٹی:۔ ابا جان آپ کے سر پر بال کیوں نہیں؟

ابا:۔ بیٹی! بہت کام کرنے کی وجہ سے۔

بیٹی:۔ تبھی تو اماں کے مونچھیں نہیں۔ کیونکہ ان کی زبان اور ہونٹ بہت کام کرتے ہیں۔

چاند شرما

ہنڈکلیا

ناریل کی مٹھائی بڑیوں کی شکل میں

کچا ناریل صاف کیا ہوا ایک سیر۔ میدہ۔ پاؤ سیر۔ ایک انڈے کی سفیدی۔ سوڈا۔ ایک چمچہ چائے کا۔ شکر تین پاؤ۔ لیموں پکا ایک عدد۔ زعفران۔ حسب پسند۔ عرق گلاب ایک تولہ۔

ترکیب:۔ ناریل کا دودھ نکال کر مع انڈے کی سفیدی کے میدہ بھگولیں میدہ اتنا پتلا ہو جیسے گلگلوں کا۔ زعفران اور سوڈا بھی شریک کرلیں۔ اور گھی میں بڑیاں تل لیں۔ شکر کا قوام جو پہلے سے تیار رہنا چاہئے اس میں بڑیاں چھوڑتے جائیں۔ بعد میں عرق لیموں نچوڑدیں اور عرق گلاب بھی ڈال دیں۔ نہایت لذیذ اور خوشبودار مٹھائی تیار ہے ؎

مس محی الدین محمود (حیدرآباد)

آلو کے سموسے:۔

سامان:۔ میدہ۔ دو چھٹانک آلو۔ ایک پاؤ۔ گھی دو چھٹانک۔ لیموں۔ ایک ٹکڑا۔ لال مرچ پانچ۔ کھٹائی۔ دو تولہ۔ نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب:۔ تھوڑا سا گھی میدے میں ملا کر اس میں لیموں نچوڑ دو۔ تھوڑا پسا ہوا نمک ملا کر کافی سخت گوندھ لو۔ بہت سخت بھی نہ ہو۔ اب آلو ابال کر گول گول کاٹ لو اور مرچ۔ کھٹائی اور نمک خشک پیس کر اس میں آلو ملا لو میدے کی بہت باریک اور خوبصورت ٹکیاں بنا کر ایک ایک کے درمیان میں سے دو کرلو۔ گویا ایک ٹکیہ بنا کر اس کے دو سموسے کرلو۔ اس کٹے ہوئے ٹکڑے میں ایک طرف تھوڑے آلو رکھ کر دوسری طرف سے اس کو ملا کر منہ بند کردو پھر گھی میں تل کر سرخ کرلو۔ آنچ زیادہ تیز نہ کرو۔ ورنہ سموسے کالے ہو جائیں گے۔ ہلکہ ہلکی آنچ میں دیر تک پکا کر سرخ کرلو۔ بہت لذیذ ہوں گے ؎

مقنصدہ خاتون ”ادیب فاضل“

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

ایک موزوں بدلہ (جھانسی) روم کا مشہور شاعر (نئی دہلی) اقبال بحیثیت قومی شاعر (کلکتہ) فلورنس ٹائنٹ انگیل (نورالنہار) غدر کا بیرتچا اور ایک پہیلی (ف ۲۵۶۹) سیکھو عمل کرو اور علاج وہدایت (جونپور) بہار پرتگال (سنبھل) بہشت کا کیچڑ (س اختر) لالچ بری بلا ہے۔

(ملتان) جاٹ اور بنیا (لائل پور) مکانات اور ان کے آس پاس کی صفائی (رپانول) روپیہ (اجمیر) شہنشاہ جہانگیر (حیدرآباد دکن) لذیذ کباب اور دلچسپ سوال (سارن) اولاد کی تربیت (فتح گڈھ) بچے اور زیور۔ اور بڑھیا اور شکر (امرتسر) ضدی تیرانداز (شملہ) شہر بیجاپور کی پرانی عظمت اور موجودہ حالات (دہلی) دانتوں کی صفائی (رتی بنت اوصاف) تعلیم اور سیاست (امرتسر) عالمگیر (اعظم گڈھ) ننھی حسن آرا (فیض آباد) خسرو شاہ (ادرنی) اقوال حکما (بنارس) کھوئے ہوئے موتی (پیلی بھیت) دوستی اور دلچسپ معلومات۔

(گوجرانوالہ) وقت کی پابندی (نئی دہلی) پادری کی تنخواہ (ہمشیرہ مظفر) فہرست یادداشت (دہلی) انمول موتی (بجنور) عدل جہانگیر۔ (قائم گنج) صفائی (رام نگر) اسکول کھلا اسکول کھلا (سیتاپور) فرض شناسی (عظیم آباد) بیربل (ہمیرپور) بہار (نئی دہلی) وقت کی پابندی (پشاور) تحت الثریٰ (کلکتہ) خدا کی وسعت اور قدرت (لکھیم پور) یتیم بچے کی فریاد (نظم) عرب خواتین کی جمعیت (امرتسر) ہندوستانی دیوی سے خطاب (لدھیانہ) بچوں کی خدا سے دعا۔ مور اور سانپ کی دشمنی اور پولینڈ کا قصہ اور جنگ (نئی دہلی) ہنر مند فیاض (نئی دہلی) بھول بھلیاں (کانپور) عید الفطر (پٹیالہ) کا رہن مانو اکسائیڈ (بمبئی) میلاد شریف میں بولنا (ضلع سلطانپور)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں فروری کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ مارچ کا بنات وی پی حاضر ہوگا ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی

۶۲-۷۰-۷۱-۷۴-۷۵-۷۸-۸۰-۸۹-۲۰۹-
۲۱۰-۳۵۲-۳۶۰-۳۶۳-۴۲۴-۴۲۶-۴۸۹-۵۴۷-
۸۲۸-۸۳۷-۸۴۰-۸۵۳-۱۲۱۹-۱۲۲۴-۱۲۲۷-۱۲۳۹-
۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۷-۱۶۴۳-۱۷۷۰-۱۷۷۷-۱۷۸۳-
۱۷۸۸-۱۷۹۱-۱۷۹۷-۲۰۲۶-۲۱۳۳-۲۱۴۵-۲۱۶۴-
۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۹۴-۲۱۹۵-
۲۱۹۷-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۶-۲۲۱۵-۲۲۱۶-
۲۲۴۳-۲۲۶۲-۲۲۷۱-۲۲۹۹-۲۴۲۹-۲۶۱۰-
۲۷۱۰-۲۷۴۷-۲۷۵۱-۲۷۵۷-۲۷۶۲-۲۷۷۳-
۲۷۷۶-۲۷۷۷-۲۷۷۸-۲۷۸۱-۲۷۸۳-۲۷۸۶-۲۷۸۹-
۲۷۹۶-۲۷۹۹-۲۸۳۳-۲۸۵۶-۲۸۸۴-۲۹۰۲-۲۹۲۱-
۲۹۴۵-۲۹۶۴-۲۹۶۷-۲۹۹۹-۳۱۰۱-۴۰۱۲-

منیجر

مجلس بنات

بنات کا سالگرہ نمبر ملا۔ دل باغ باغ ہوگیا۔ واقعی بنات کا سالگرہ نمبر بہت ہی لاجواب ہے جس نے دیکھا پسند کیا۔

سالگرہ نمبر کی خوشی میں تین خریدار دیتی ہوں۔

ذیل کے پتہ پر جلد از جلد روانہ کیجئے۔

خجستہ اختر محی الدین (رائپور)

بنات کا سالگرہ نمبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ہر مضمون دلچسپ، نصیحت آمیز اور صحیح تعلیم و تربیت کا مرقع ہے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے قوم و ملک کے بچے اور بچیاں بڑے ہو کر ملک و قوم کے لئے مفید، علم و ادب میں یکتا، تہذیب و شرافت کے نمونہ، اعلیٰ خیالات کے پیکر، رفتار، گفتار اور کردار کے دھنی ہوں تو ہمیں "بنات" جیسے دینی و دنیوی، ذہنی و دماغی جسمانی و روحانی، ادبی و اخلاقی روح پھونکنے والے، استاد کی خدمت میں اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت کے لئے پیش کرنا چاہئے جس کا کوئی مضمون ایسا نہیں ہوتا جو دلچسپ اور مفید نہ ہو۔ خدا ایسے بہترین رسالہ کو حیات دائمی عطا کرے اور یہ ہمیشہ بچوں اور بچیوں کا شفیق استاد، دانا دوست، بہترین رہنما اور پیارا رہے

شجاعت سندیلوی منشی کامل ہیڈ ماسٹر لکھنو

رسالہ بنات کا سالگرہ نمبر ملا توقع سے بڑھ کر پایا۔ اس دفعہ کا سالگرہ نمبر پچھلے تمام نمبروں پر ہر حیثیت سے سبقت لے گیا ہے۔ خصوصًا اس کی نظمیں "دختران اسلامؔ اور مسلمان لڑکی" پر جوش ہیں جس کے مطالعہ سے اسلامی خون رگوں میں دوڑنے لگتا ہے اور "بچی ماں کو پانی پلا رہی ہے" رقت آمیز ہے۔ مگر لطف یہ کہ ننھی لڑکیوں کے سمجھ کے موافق عام فہم ہونے کے باوجود ایسی ہیں جو بڑے آدمیوں کے جذبات کو بھی جوش و رقت سے متاثر کردیں" نرالا خطؔ دلچسپ ہے تو "پوتی کا خط دادی کے نام" قابل داد جس کے بارے میں کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مصداق ہے۔ بہرحال بنات کا سالگرہ نمبر مجموعی حیثیت سے نہایت کامیاب ہے جس کے لئے کارکنانِ دفتر قابل مبارکباد ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم۔ مدراس۔

رسالہ بنات کا سالگرہ نمبر ملا۔ امید سے بڑھ کر پایا۔ ماشاءاللہ یہ رسالہ ہر لحاظ سے بے مثال ہے۔ "نئے سال کی دعا"۔ "نیا سال آیا نیا دور آیا"۔ "نرالا خط"۔ ایک حرفی افسانہ "دال کی دریا دلی"۔ "دختران اسلامؔ"۔ غرضیکہ ہر مضمون قابلِ تعریف ہے۔

ایس مرغوب حسن۔ بیاور

خوشی کی بات ہے کہ میری چھوٹی بہن بدر النساء سلمہا اس سال اپنی جماعت میں اوّل رہی۔ اب وہ اپنے مکتب کے آخری سال میں ہے۔ امید ہے آئندہ سال وظیفہ بھی ملے

مس قمر النساء۔ موتیہاری

پہیلیوں کے جوابات:۔ (۱) جگنو (۲) موتی۔ (۳) تالا (۴) ہونٹ اور دانت (۵) آنکھ (۶) ہوا (۷) چاند۔

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ کی تصنیف

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
حیاتِ صالحہ	یا صالحات دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی اصلاحی سبق آموز ناول ایک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف	
صبحِ زندگی	نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں۔ لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے۔ کئیں دفعہ شائع ہو چکی ہے	
شامِ زندگی	نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات۔ یہی وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا۔ انیس دفعہ چھپی ہے	
شبِ زندگی	نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات اصلاح نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین تصنیف کہی جاتی ہے دو حصے ہیں ہر حصہ کی قیمت عہ مکمل	
طوفانِ حیات	تیغ رسوم شرک و بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول نصہ بے انتہا دلچسپ، واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔	
جوہرِ قدامت	دو لڑکیوں کی مفصل زندگی۔ جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار ہے اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ، یہ کتاب بتائیگی کہ عالم نسواں پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔	
منازل السائرہ	ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے دونوں حصے یکجا ہیں	
نوحۂ زندگی	بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق مصورِ غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف۔ قصہ دلچسپ سبق آموز نہایت موثر ہے آٹھ دفعہ چھپا ہے۔	۱
تمغۂ شیطانی	امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز، بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دلچسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو	۱
سات روحوں کے اعمالنامے	ایک شیطان کی مغفرت کے لئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں۔ آخری روح کے حالات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا	
بیلہ میں میلہ	یا غدر کی ماری شہزادیاں۔ لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی۔ وہ دل ہلا دینے والی کہانیاں کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اجڑی ہوئی دلی کا آخری سماں	•
ستونتی	اس فسانہ میں دکھایا ہے کہ ہندو کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی واقعات دلچسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔	
موؤدہ	محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ، جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے ترکۂ پدری کی حقدار، حقیقی بھائی اور باپ کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منھ کو آتا ہے	
تفسیرِ عصمت	خلع اور ارتداد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا۔ کئی جگہ نہایت درد انگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز۔	۱
بنت الوقت	ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام	۱
سرابِ مغرب	غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے۔ اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج آٹھواں ایڈیشن بھی ختم کے قریب ہے۔	۱
انگوٹھی کا راز	تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ پانچویں دفعہ شائع ہوا ہے۔	۲
فسانۂ سعید	اس فسانہ میں محسنِ نسواں حضرت علامہ مغفور نے سعید جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے۔ بے انتہا سبق آموز اور دلچسپ ہے۔	•
ولایتی نخی	ایک نہایت ہی مزیدار پرلطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر فقرے پر ہنسی آتی ہے بی نخی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پوچھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔	۱
منازلِ ترقی	اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔	۲
بچہ کا کرتہ	ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منھ کو آتا ہے۔ اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں۔	۱
بڈیا کی سرگذشت	فیشن اور جدت کی دلدادہ ایک انگریزی خاتون کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا کامیاب مقع۔ یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔	۲
چہار عالم	ایک افسانے میں چار افسانے حیات انسانی پر پرندوں کی بحث۔ چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ	۲

مختصر افسانوں اور نظموں کے مجموعے

نسیم عصمت مظلوم بیوی کا پاک جذبہ۔ بجنور کی دلہن۔ اگلی محبتیں۔ بیگناہ کا قتل۔ عدل جہانگیری بلبل کی شہادت وغیرہ ۲۳ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ۔ چھٹا ایڈیشن تربیۃ الجنم :

قیمت

سیلابِ اشک پرستارِ محبت۔ بلوچن کے تین رنگ۔ طلاقن کا سفید بال حج اکبر۔ مدل گلبدن۔ بے تصور بچی۔ ثریا کا تخیل ۷ دردانگیز باتصویر افسانے عہ

طوفانِ اشک رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت درد انگیز اور عبرت ناک عہ

نانی عشو ایک بہت ہی پرلطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنا ناممکن ہے۔ اس کے ساتھ ۳ اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی ۱۰ر

نسوانی زندگی ۴ افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں بیوی بیٹی بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے۔ ۸ر

گلدستۂ عید عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ۔ اثر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔ ۸ر

روداد قفس حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ جنہیں پڑھ کر دل دردمند تڑپ اٹھتے ہیں۔ چھٹی مرتبہ چھپا ہے ۱۰ر

گرفتارِ قفس اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا۔ ۴ر

تاریخ، سِیَر، ادب و انشا

آمنہ کا لال اُردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے ۸ر

سیدہ کا لال اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعہ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں۔ نثر میں مصور غم نے جو مرثیے لکھے ہیں صدیوں ان کا جواب نہ نکلے گا عہ ۱۲ر

امت کی مائیں رسول اکرم صلعم کی بیویوں کے مقدس حالات زندگی کثرت ازدواج پر نہایت معقول بحث یہ کتاب مردوں اور عورتوں کو دین و دنیا کا راستہ بتاتی ہے۔ ۱۲ر

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانح عمری۔ آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان۔ نو دفعہ چھپی ہے۔ عہ

وداعِ خاتون شہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوانمرگی پر قدر دان خسر کے خون کے آنسو۔ یہ کتاب بتائے گی کہ بہو کسے کہتے ہیں۔ ۵ر

قلبِ حزیں ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں حضرت علامہ مغفور نے شاعری کی ہے طرز بیان اتنا پیارا کہ بار بار پڑھئے۔ ۸ر

وداعِ ظفر یا نوبت پنج روزہ۔ بہادر شاہ بادشاہ دہلی کے آخری پانچ جشن۔ ستر سال پہلے کی دلی کی جھلک قلعہ کی بہاریں۔ شاہی جمگھٹے۔ میلوں ٹھیلوں کے رنگ عہ

امین کا دم واپسیں شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لخت جگر شہزادہ امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور پھر مصور غم کے قلم سے۔ ۴ر

تاریخی ناول

جو شادی شدہ خواتین مطالعہ کر سکتی ہیں۔ مگر کنواری بچیاں نہ منگائیں

یاسمینِ شام امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک۔ انطاکیہ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں وہ تھیں جن میں مسلمان عورتوں نے دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیتے تھے عہ

عروسِ کربلا کربلا کا واقعہ یوں ہی کچھ کم دردانگیز نہیں۔ اس پر مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کے قلم نے قیامت ڈھا دی ہے بہ لحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے عہ

محبوبۂ خداوند شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی صلیب و ہلال کے معرکے اسلام و عیسائیت کی لڑائیاں ۱۲ر

اندلس کی شہزادی مسلمانوں کے زمانہ کے اسپین کا دلاویز محبت کا افسانہ جو بتائے گا کہ مسلمانوں نے کس طرح فتح پائی اور کس طرح اپنے اعمال سے فنا ہوئے۔ ۸ر

درِ شہوار ایران۔ مازندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔ مندرجہ بالا چاروں تاریخی ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلچسپ افسانہ ہے ۸ر

منظرِ طرابلس تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوش ایمانی حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار محبت کے آتشکدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی ۵ر

شہیدِ مغرب طرابلس۔ مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے۔ مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں۔ ہندوستان میں شدھی اور ارتداد کا اثر

سودائے نقد تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے حقیقی ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل ۵ر

شہنشاہ کا فیصلہ عہد عباسی کے بغداد کا دلچسپ افسانہ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرتا ہے ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ واجب القتل ٹھیرتا ہے۔ ۴ر

تیغِ کمال ترکوں اور اتحادیوں کی ہولناک اور خونریز لڑائیاں مصطفیٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے اور محبت کا لطیف افسانہ عہ

حضرت علامہ راشد الخیری کی مشہور و مقبول تصانیف

لڑکیوں کی انشا

خطوکتابت سکھلانے کی اردو زبان میں بہترین کتاب۔ جس میں خطوں کے ذریعہ لڑکیوں کو بتایا گیا ہے کہ میکہ کی زندگی انھیں کس طرح بسر کرنی ہے اور سسرال میں جاکر ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ ایک عورت کی حیثیت سے انھیں کیا کیا فرائض انجام دینے ہیں۔ اور زندگی دشوار گذار منزلوں اور کٹھن راستوں کو وہ کس طرح کامیابی کے ساتھ طے کر سکتی ہیں۔ اس میں پچاس کے قریب زنانہ خطوط ہیں۔ مگر معمولی خطوط نہیں۔ حیات انسانی کے وہ راز ہیں جن کو پڑھ کر بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ الفاظ کو اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیجئے۔ ایک سمندر ہے کہ لطافت ہے کہ بہ رہا ہے۔ ایک معلم بے نظیر ہے کہ خواتین ہی کو نہیں مردوں تک کو بھی درس دے رہا ہے۔ ایک نشتر ہے کہ کلیجہ میں گھس رہا ہے۔ لکھنے کے ڈھنگ پڑھنے کے رنگ رہنے کا طریقہ جینے کا طرز سب ہی اس میں موجود ہے۔ زبان ایسی پیاری کہ اردو لٹریچر کی شاید ہی کوئی کتاب اس کا مقابلہ کر سکے۔ دہلی کے قلعہ معلی کی ٹکسالی کوثر سے دھلی ہوئی بیگماتی بامحاورہ نہایت شستہ اور میٹھی زبان کا لطف ہر ہر سطر میں ملیگا۔ ایک ایک خط بار بار پڑھنے کو بے اختیار دل چاہتا ہے۔ حضرت علامہ مغفور کی یہ وہی تصنیف ہے جس کا صرف ایک اعلان ہوتے ہی ایک تاجر نے تمام جلدیں اکٹھی خریدلی تھیں۔ اور پھر ہزاروں کی تعداد میں متعدد ایڈیشن شائع کئے گئے۔ عرصہ دراز کے بعد اب پھر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

ضخامت سو صفحوں کے قریب — قیمت ۱۲؍

سوکن کا جلاپا

ناشاد و نامراد محمودہ کا افسانۂ غم۔ وہ کتاب جس کا عالم نسواں منتظر تھا۔

وہ قصہ جس کی رسالہ عصمت میں شائع ہو کر دھوم مچ گئی تھی اور کتابی صورت میں آنے کے بعد جس کے متعدد ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو گئے اور ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ ایک بے گناہ لڑکی پر ساس نے سوکن لا بٹھائی اور غم نصیب مصیبت زدہ لڑکی نے ماں باپ کی لاج رکھنے کے لئے ساس کی زیادتیاں، شوہر کے مظالم غرض سب اذیتیں ہنس کھیل کر صبر و شکر سے برداشت کیں۔ یہاں تک کہ ان غموں میں گھل گھل کر جان دیدی۔ درد و اثر اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا مصور غم کا بہت مشہور و مقبول افسانہ ہے۔

قیمت ۵؍

گوہر مقصود

یعنی خیالستان کی پری اور لال کی تلاش۔ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کے دو بہت مشہور قصے جن کا رسالہ عصمت میں شائع ہونا تھا کہ رسالہ کے خریداروں کی تعداد میں سینکڑوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔ کتابی صورت میں بھی یہ متعدد مرتبہ شائع ہو چکے ہیں۔ پہلا قصہ ملک خیالستان کی ایک پری کا ہے۔ جو مدتوں تک ادھر ادھر پھرتی اور بار بار کوشش کرنے کے بعد دنیا کا بہترین تحفہ لانے میں کامیاب ہوتی ہے دوسرا قصہ ایک دکھیاری ماں کا ہے جو گمشدہ بچے کی تلاش میں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھری۔ دونوں قصے اس قدر دلچسپ اور درد انگیز ہیں کہ ہر لفظ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے۔

قیمت ۶؍

سنجوگ

مصور غم رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف۔ ایک تعلیم یافتہ سلیقہ شعار سمجھ دار، مگر کرموں جلی اور نصیبوں پھوٹی مصیبت زدہ اور مظلوم لڑکی کی درد انگیز داستان جس کا نکاح والدین نے سوچ سمجھ کر نہ کیا اور فریقین کی طبیعتوں کا اندازہ نہ لگایا۔ بلکہ دولت و ثروت کی قربانگاہ پر اپنے جگر کے ٹکڑے کو بیدردی سے ذبح کر دیا۔ اس لڑکی کو سسرال میں کیا کیا تکلیفیں پہنچیں۔ شوہر کے ہاتھوں کیا کیا اذیتیں برداشت کیں۔ سوساتی کی پابندیوں اور زیادتیوں کو کس طرح سہتی رہی اور آخر کس طرح دنیا سے گئی یہ واقعات اس قدر دردناک ہیں کہ ہچکی بندھ جاتی ہے اس کتاب کا فقرہ فقرہ تیر ہے اور سطر سطر نشتر۔ قیمت صرف ۱۰؍

ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو۔ دہلی

بنات دہلی
فروری ۱۹۴۲ء
مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رح کی مشہور و مقبول تصانیف
قطراتِ اشک
آنسوؤں کے بادشاہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی افسانہ نگاری اور مضمون نگاری کے دورِ اول کے بہترین نمونے دیکھنے ہوں تو یہ کتاب ملاحظہ فرمائیے اس میں علامہ مرحوم کے وہ مستغنی عن التعریف مضامین جمع کئے گئے ہیں، جو مخزن، عصمت، تمدن، کہکشاں وغیرہ میں شائع ہو کر قبولیت عام اور شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں۔ دریائے مقصود۔ بدنصیب کا لال۔ لوار لیفورد سارس کی تارک الوطنی۔ عصمت و حسن۔ ساون کی چڑیاں۔ مظلوم کی فریاد۔ نند کا خط۔ چاندنی چوک کا جنازہ۔ چھوٹے کی یاد وغیرہ وغیرہ، وہ مضامین اور افسانے ہیں جنہوں نے پڑھنے والوں کو جادو نگار مصنف کی تحریر کے اثر و تاثیر کا قائل کر دیا تھا۔ اور جو ادبی رنگینیوں اور طرزِ تحریر کی دلآویزی کے باعث بار بار پڑھے جاتے ہیں۔ اور جن پر آنکھیں آنسوؤں کے موتی نچھاور کرتی اور دل خراجِ تحسین ادا کرتا ہے۔ ضخامت دو سو صفحوں کے قریب قیمت صرف
ماہِ عجم
مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ کا بے نظیر تاریخی ناول فاروق اعظم کے عہد مبارک میں سلطنت ایران پر قابو پانے کے لئے مسلمانوں کے بے مثل جنگی کارنامے۔ فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش۔ ایرانیوں کا پروانہ وار وطن پر قربان ہونا۔ اسلام اور نصرانیت کی لڑائیاں۔ کفر و ایمان کے معرکے۔ قرنِ اولیٰ کے مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں معلوم کرنی ہوں تو ماہِ عجم ملاحظہ فرمائیے۔ حسن و عشق کے جذبات لطیفہ کی حقیقت طرازیاں دیکھنی ہوں تو یہ تاریخی ناول پڑھیے، جو اپنے رنگ میں بے مثل تسلیم کیا جاتا ہے۔ ملکہ ابیلا کا دردناک افسانہ ناممکن ہے کہ آپ پڑھیں اور آنکھ سے آنسو نہ گر پڑیں مشرق کے تاریخی ناولوں میں اس پایہ کی ٹریجڈی دوسری نہیں۔ اردو ادب اس پر جس قدر ناز کرے کم ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں بار بار چھپا ہے۔ کنواری لڑکیاں نہ منگائیں۔
قیمت صرف
شاہین و دراج
مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کا وہ معرکۃ الآرا تاریخی ناول جس نے مصنف کی سحر نگاری کا بڑے بڑے ادیبوں کو قائل کر دیا تھا جو قسط وار رسالہ مخزن میں شائع ہوا۔ اس قدر مقبول ہوا کہ صرف اس ناول کی وجہ سے دو ماہ میں مخزن کے کئی سو جدید خریدار ہو گئے تھے یہ علامہ مغفور کا سب سے پہلا تاریخی ناول ہے جس میں محبت کے جذبات لطیفہ کو نہایت لطف اور رنگینی سے بیان کیا گیا ہے۔ بہ لحاظ زورِ قلم اور جذبات نگاری اردو ناولوں میں یہ قصہ بہت نمایاں درجہ رکھتا ہے۔
شاہین و دراج مصورِ غم رحمۃ اللہ علیہ کی بہت مشہور ٹریجڈی ہے۔ قصہ کی دلآویزی کی یہ کیفیت ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔
قیمت
اسی رنگ میں مصورِ غم کے دوسرے مشہور ناول
عروسِ کربلا — کربلا کے درد انگیز واقعات بہ مصورِ غم کا قلم قیمت
یاسمین شام — حضرت عمر فاروق رض کے زمانہ کی اسلامی لڑائیاں ۱۲
محبوبۂ خداوند — حضرت عثمان رض کے زمانہ کا اسلام اور خونریز لڑائیاں قیمت ۱۲
شہنشاہ کا فیصلہ — عہد عباسی کے بغداد کا نہایت دلچسپ افسانہ
منظرِ طرابلس — تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کی جانبازیاں ۵
درِ شہوار — ایران۔ مازندران۔ سیستان کی ہولناک لڑائیاں ۸
تیغِ کمال — اتاترک مصطفیٰ کمال کے حالات اور جنگ ترکی و یونان
سودائے نقد — ایک ولولہ خیز نتیجہ خیز افسانہ ۵
ملنے کا پتہ:۔ عصمت بک ڈپو دہلی

وداعِ راشد

از رازق الخیری - سائز ۲۲×۱۸/۸ - ۸۰ صفحات - علامہ مغفور کے دو فوٹو - کاغذ سفید لکھائی چھپائی موزوں قیمت ۸/

مولانا عبدالماجد دریابادی کی رائے۔ مصورِ غم راشد الخیری مرحوم کے نام اور کام سے کون ایسا بدنصیب پڑھا لکھا ہوگا جو ناواقف ہو، یہ اُن کی زندگی کا آخری باب اُن کے جانشین اور صاحبزادے رازق الخیری صاحب کے قلم سے ہے، داستانِ موت کسی کی بھی ہو موثر و دلگداز ہوتی ہے، اور پھر جب اُس کی موت کی کہانی ہو جس نے اپنی عمر ہی نناد موت، غم والم کی مصوری کے لئے وقف کر دی تھی اور داستان گو بھی کون؟ باپ کا عاشق زار بیٹا۔ در ظاہر ہے کہ صفحہ صفحہ میں سطر سطر میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ مضمون مرحوم کے انتقال پر فروری ۳۶ء کے عصمت میں نکل گیا تھا۔ اب کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔ اور اس قابل تھا بھی کہ مستقل صورت میں محفوظ رکھا جاتا۔ بالکل آخری گفتگو بالکل آخری منظر، نظر کی پتلی کا آخری بار پھرنا اور پھر جم جانا۔ ۴۵ سال کی بیاہی ہوئی دلہن کے سہاگ کا اُجڑنا اور اُس کا کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے عاشق زار شوہر کے مردہ چہرہ پر ڈھاٹا باندھنا۔ ان ساری تفصیلات کا نظر کے سامنے آجانے کے بعد کون ایسا سنگدل ہے جس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نہ جاری ہو جائیں؟ اردو ٹریجڈی کے بادشاہ کی کتاب زندگی کا خاتمہ یوں ہی ہونا بھی چاہئے تھا کہ وہ خود ایک اور ٹریجڈی کا تحفہ دنیا کو دے جائے

صدق لکھنؤ

مولانا رازق الخیری نے اپنے والد ماجد مولانا راشد الخیری مرحوم کی زندگی کے آخری ایام کے چند واقعات کا آئینہ پیش کیا ہے۔ مولانا مرحوم کی علالت، رحلت، تجہیز و تکفین اور افراد خاندان پر ہندوستان کے سب سے بڑے حزن نگار کی موت کے تاثرات کو اس قدر دردناک انداز میں بیان کیا گیا ہے گویا خود مولانا مرحوم اس کتاب کے مصنف ہیں۔ مولانا رازق الخیری نے ایک مخلص نویس نوع انسانی کے سچے ہمدرد اور خادمِ خلق کی زندگی کے آخری لمحات کو جس انداز میں پیش کیا ہے وہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بہت کافی ہے۔

وکیل - امرتسر

مولانا راشد الخیری مرحوم کی ساری زندگی غمناک واقعات کو سپردِ قلم کرنے میں گذری ہے۔ اسی لئے مولانا کو مصورِ غم کہا جاتا ہے لیکن مولانا کی تمام غمناک تصانیف سے زیادہ وہ پُردرد داستان ہے جو خود مولانا مرحوم کی زندگی کا ایک جزو ہے۔ اور جسے مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا رازق الخیری نے "وداعِ راشد" کے نام سے شائع کیا ہے۔

وداعِ راشد مصورِ غم مولانا راشد الخیری کی اس دردناک زندگی کا مرقع ہے جسے "آخری وقت" کہا جاتا ہے۔ اس دردناک مرقع میں علامہ مرحوم کی علالت مرض الموت دمِ واپسیں تجہیز و تکفین کے حالات نہایت ہی موثر انداز میں لکھے گئے ہیں

کل کون کہہ سکتا تھا کہ وہ مولانا راشد الخیری جو اپنے غم ناک انداز تحریر سے ہمارے آنسو بہایا کرتے تھے ایک دن وہ خود ایک ایسا دردناک افسانہ بن جائیں گے جس کو ہم "وداعِ راشد" کی صورت میں پڑھیں گے۔ اور روئیں گے "وداعِ راشد" مولانا کی بہترین یادگار ہے لکھائی چھپائی نہایت اچھا۔ **دین دنیا دہلی**

"رازق الخیری صاحب نے دل کی صاف ستھری اور آسان زبان میں سچے پاک جذبات کی دردناک تصویر کھینچ کر رکھدی ہے واقعات کو اس دلدوز اور موثر انداز میں بیان کیا ہے کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں"۔ **شاہکار لاہور**

"علامہ مرحوم کی آخری علالت، دمِ واپسیں اور تجہیز و تکفین تک کے جملہ حالات اس قدر مفصل موثر لکھے ہیں کہ پڑھنے والے کی آنکھوں کے آگے سینما کے فلم کی طرح نظر آنے لگتے ہیں۔ مولانا رازق الخیری نے اپنے عظیم المرتبت والد کا چھوتا طرز تحریر گویا ورثہ میں پایا ہے۔ حزن نگاری کے بادشاہ کے آخری وقت کا بیان نہایت رقت انگیز ہے اور یہ مضمون بہت قابل قدر ہے"۔ **ساقی - دہلی**

عصمت کی کہانی

از رازق الخیری - ۹۰ صفحات سائز ۱۸ × ۲۲ - چکنا سفید کاغذ علامہ مرحوم کے دو فوٹو لکھائی چھپائی موزوں - قیمت ۸ مر

"مولانا رازق الخیری ہندوستان کے پہلے مدیر اور اہلِ قلم ہیں جنہوں نے اس چیز کی کوشش کی کہ ہندوستان کو اپنے مشہور نسوانی رسالہ عصمت کی تاریخ سے باخبر کردیں۔

ہندوستان میں کسی اخبار یا رسالہ کا جاری کرنا اور پھر اسے قائم رکھنا اور چلانا اتنا دشوار کام ہے جس کا عام لوگ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ مولانا رازق الخیری نے رسالہ عصمت کی ۲۸ سالہ زندگی پر روشنی ڈال کر یہ بتادیا ہے کہ علمی اداروں کے لئے ہندوستان کی سرزمین کس قدر غیر موزوں ہے "عصمت کی کہانی" پڑھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس مشہور رسالہ کو زندہ رکھنے کے لئے مولانا راشد الخیری مرحوم نے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ اردو لٹریچر اور خوانوں کے مظلوم طبقہ کی خدمت کرتے رہے۔ کاغذ طباعت اور کتابت نہایت اعلیٰ"

دین و دنیا - دہلی

اس کتاب میں رسالہ عصمت کے اجراء سے لے کر سنہ ۱۹۳۶ء تک اٹھائیس برس تک کے تمام حالات بڑے عمدہ انداز میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم نے خدمت طبقہ نسواں کے مقصد اہم و اعظم کو سامنے رکھ کر جو جلیل القدر کام شروع کیا تھا۔ اس کی انجام دہی میں انھیں بار بار کتنی قربانیاں کرنی پڑیں لیکن انھوں نے قربانیوں میں کبھی تامل نہ فرمایا۔ اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس اصل مقصد کے لئے مجاہدانہ سعی و جہد فرماتے رہے۔

انقلاب - لاہور

یہ رسالہ عصمت دہلی کی اٹھائیس سالہ زندگی کی کہانی جناب رازق الخیری صاحب کی زبانی ہے۔ عصمت اس وقت ہندوستان کا اتنا مقبول و مشہور ماہانہ ہے کہ شاید ہی کوئی پڑھا لکھا گھرانا اس سے لاعلم ہو۔ اس کتاب میں علامہ مرحوم کے قابل و نامور جانشین جناب رازق الخیری صاحب نے اس کی اٹھائیس سالہ دورِ زندگی کے تمام پہلوؤں کو محنت و صداقت سے پبلک کے پیشِ نظر کیا ہے۔ کہ کن کن مصائب و تکالیف کو برداشت کرکے اس کو اس درجہ پہنچایا گیا ہے۔

مرحوم کی یادگار میں ان کے قابل و نامور فرزند جناب رازق الخیری صاحب اس کو پہلے سے بھی بہتر صورت و حالت میں نکال رہے ہیں اس کی تدریجی ترقی کی مفصل کیفیت اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔"

سرگذشت - علی گڈھ

"عصمت دہلی کو زنانہ رسالوں میں جو وقعت اور بلند مرتبہ حاصل ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اس کی ۲۸ سالہ حیات اس کے مقبول عام ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ "عصمت کی کہانی" پڑھ کر انسان سینکڑوں سبق سیکھ سکتا ہے۔

حمایت اسلام - لاہور

"داستان عصمت" کا مطالبہ دلچسپی اور عبرت سے خالی نہیں ہے۔"

زمزم - لاہور

یہ کتاب مشہور زنانہ رسالہ عصمت دہلی کی اٹھائیس سالہ زندگی کے حالات کا نچوڑ ہے۔ جسے مولانا رازق الخیری نے اپنے مخصوص اور دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آج سے پچیس برس پیشتر کی اردو صحافت کی تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔

وکیل - امرتسر

تندرست بچے

جالی کا کام

ESTD.1927 REGD.No.

The BANAT DELHI

رسالہ بنات

بنات دہلی

مسلمان بچیوں کیلئے ماہوار رسالہ
جس میں دلچسپ اور مفید مضامین
سبق آموز نظمیں اور مزیدار
کہانیاں شائع ہوتی ہیں

بنات دہلی

ہر انگریزی مہینہ کی بیس تاریخ کو
"عصمت" و "جوہر نسواں" کی طرح
نہایت پابندیٔ وقت کیساتھ
کوچہ چیلان دہلی سے شائع ہوتا ہے

چندہ سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک
بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ (عہ)
بذریعہ وی۔پی۔ ایک روپیہ بارہ آنے (عہ)

ایڈیٹر۔ رازق الخیری

دلچسپ تصویریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بنات

بنات ہندوستان کے مختلف محکمات تعلیم کی طرف سے زنانہ اسکولوں کے لئے سرکاری طور پر منظور ہے۔ ریل کے اسٹیشنوں پر سے بھی خرید ا جاسکتا ہے

بچیوں کا سب سے پُرانا اور باتصویر رسالہ

بنات

(یعنی بچیاں)

بنات

سال بھر کا چندہ صرف ۲ہر
بذریعہ وی پی صرف (۲؍۱۱)
غیر ملکوں سے چار شلنگ
مستقل خریداروں کو سالگرہ نمبر
بالکل مفت ملتا ہے
فی پرچہ ...... ۲؍

تیرھواں ۱۳ سال | فہرست مضامین ماہ مارچ ۱۹۴۰ء | جلد ۱۴ نمبر ۶

باہتمام ابوامین مولوی محمد امان الرحمٰن پرنٹر پبلشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپ کر دفتر عصمت دہلی سے شائع ہوا

اس دفعہ آپ کئی عمدہ مضمون، تصویری کہانیاں اور دلچسپ نظمیں پڑھیں گی۔ سب سے پہلے حضرت علامہ راشد الخیری کا سبق آموز مضمون پھر پروفیسر مولانا محوی لکھنوی کی یاد کرنے کے لائق نظم ہے۔ ان بزرگوں کے بعد زری سرفراز صاحبہ نے وقت کی تقسیم اچھی کی ہے۔ سب بہنوں کو اپنے وقت کے ایک ایک منٹ کی قدر کرنی چاہیے۔ ایچ ای ظفر صاحب سائنس کے متعلق بڑی محنت سے مضامین لکھتے ہیں "آب دوز کشتی" کا نام آپ آج کل روز سُن رہی ہوں گی۔ اس لئے انھوں نے اس مضمون میں سمجھایا ہے کہ یہ کشتی پانی میں کس طرح چلتی ہے اور اس کی ساخت کیسی ہوتی ہے۔ مسعود حسن صاحب شہاب نے "ہماری زبان کے بڑے آدمی" کا ایک مفید سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ محترمہ رس رام تسرا جنھوں نے پچھلے سال جغرافیہ پر بہت عمدہ مضمون لکھے تھے، اس دفعہ ایک نیا مضمون پیش کرتی ہیں۔ آپ اپنی روزمرّہ کی بول چال میں اکثر محاورے استعمال کرتی ہونگی چنانچہ اس مضمون سے چند محاوروں کی اصلیت معلوم کر لیجیے۔ کہانیوں میں ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم صاحبہ کی تصویری کہانی قابل ذکر ہے۔ ہم ایسی کہانیاں خوشی سے شائع کرتے ہیں۔ مولانا شجاعت سندیلوی اسی سال بنات کے مضمون نگاروں میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی نظمیں بہنیں نہایت شوق سے پڑھتی ہیں۔ "کفر جہاں سے مٹتا تھا یوں" بڑی اچھی نظم ہے۔ چاند شرما صاحب کے متفرق مضامین یعنی لطیفے، پہیلیاں، معمّے وغیرہ حسب معمول دلچسپ ہوتے ہیں۔ باقی مضمونوں اور نظموں کے متعلق آپ خود سوچیے۔

ہمارے دانت

از

مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ

ایسی بیبیاں بہت کم ہوں گی جن کے اصلی دانت صاف چمکدار اور تندرست ہیں۔ ورنہ بہت سی خواتین ایسی نکلیں گی جنھوں نے خواہ لاپروائی سے یا خوراک میں احتیاط نہ کرنے سے اپنے دانت خراب کر دئے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ وہ چہرہ جس کے دانت اِدھر اُدھر پھیلے ہوئے ہوں خوبصورت نہیں کہا جا سکتا۔

اصلی اور نقلی (یعنی بنے ہوئے) دونوں قسم کے دانتوں کے واسطے ایک ہی طرح کی احتیاط ہے یعنی ان کو صاف رکھنا۔ ہندوستان میں اعلیٰ ذات کے برہمن ایک گھنٹے کے قریب صبح اٹھ کر دانتوں کی خدمت کرتے ہیں۔ گو یہ وقت زیادہ ہے۔ مگر یہ طریقہ اختیار کرنے کے قابل ہے۔ دانتوں کا برش اور ٹھنڈا پانی مضبوط دانتوں کے واسطے اچھی چیز ہے اگر دانت کمزور نہ ہوں تو سخت برش ہونا چاہیئے۔ کمزور ہوں تو برش نرم اور پانی کنکنا۔ چاک مٹی بھی دانتوں کو چمکانے کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔

بعض بیبیاں ہر شئے کھانے کے بعد دانت صاف کر لیتی ہیں تاکہ روٹی کے ٹکڑے اور بوٹی کے تِس دانتوں میں رہنے نہ پائیں۔ صاف منہ سے مراد خوشگوار سانس سے ہے۔ کہ برابر بیٹھنے والے کو سانس لینے سے بو نہ آئے۔ رات کو سوتے وقت بلاناغہ دانتوں کو برش سے صاف کر کے سونا چاہیئے۔ تاکہ میل کچیل نہ جمنے پائے مٹھاس کی کثرت دانتوں کے واسطے اچھی نہیں ہے۔ دانتوں کے بارے میں ایک ڈاکٹر کی رائے ہے کہ ذرا سخت چیز شروع ہی سے

بچوں کو دینی چاہیئے۔ تاکہ دانت کام کرنے کے لائق بنیں۔ اور عادی ہوں۔ دانتوں کو ہر قسم کی آفت سے بچانے کا اصلی وقت بچپن ہی ہے۔ اگر ہم اس طاقت کا جو موجود ہے استعمال نہ کریں گے تو وہ طاقت غارت ہو جائے گی۔ گوشت کھانے والے جانوروں کے بچوں کو دیکھو کس طرح ہڈی بھنبوڑتے ہیں گو انھیں زیادہ نہیں ملتا۔ مگر دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

دانتوں کی احتیاط:۔ رات کے وقت اور صبح دانتوں کو ضرور صاف کرو اور ایک دفعہ دن یا رات کو نمک سے دانت ضرور مانجھ لو۔ برش کو پسے ہوئے نمک پر رکھ دو، وہ کافی ہوگا۔

دانتوں کی احتیاط میں تین باتیں خاص طور پر لحاظ کے قابل ہیں۔ اوّل یہ کہ شروع ہی سے ان سے اچھی طرح کام لیا جائے دوسرے یہ کہ سرد گرم چیزوں کو نہ ملانا چاہیئے۔ ابھی تو ایک چیز نہایت ٹھنڈی کھائی۔ اوپر سے نہایت گرم کھالی۔ تیسری چیز دانتوں کی احتیاط سے غفلت ہے۔ اگر دم بھر کو بھی غفلت کی اور کچھ کھانے کے بعد دانت صاف نہ کئے اور کوئی ذرہ دانتوں میں رہ گیا تو جڑیں اور مسوڑے سب خراب ہونے شروع ہو جائیں گے ؎

سلمٰی

آہ! افسر الشعرا

بناتی بہنوں کو یہ معلوم کر کے بے حد رنج ہوگا کہ افسر الشعرا حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی کا ۱۲ مارچ ۴۰ء منگل کے روز انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اردو کے مشہور معروف شاعر اور پرانے دلّی والوں میں سے تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے ہماری زبان کو زبردست صدمہ پہونچا ہے۔ اعلیٰ درجہ کی شاعری کے علاوہ مرحوم میں چند ایسی خوبیاں تھیں کہ اس زمانہ کے لوگوں میں بہت کم نظر آتی ہیں۔ آغا صاحب کو بنات سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ باوجود کئی سال سے بیمار ہونے کے وہ بنات کے لئے باقاعدہ نظمیں اور کہانیاں لکھتے رہتے تھے۔ دفتر میں انکی کئی کہانیاں اور نظمیں محفوظ ہیں انشاء اللہ جلد شائع کی جائیں گی بہنیں دعا کریں کہ خدا انکو جنت میں جگہ دے

ایڈیٹر

خدا کی تعریف

کیسا اچھا، کیسا پیارا ❊ ہے دنیا میں خدا ہمارا
ہم سے کیا تعریف ہو اس کی ❊ جس نے یہ دھرتی پیدا کی
دونوں جگ میں اس کا اُجالا ❊ سب کا ہے وہ پالنے والا
اس سے ہر سکھ ہم نے پایا ❊ اُس نے غم اور دُکھ سے بچایا
اماں دیں کیا چاہنے والی ❊ جن کی اک اک بات نرالی
اُن کی ہم بیٹی ہیں دُلاری ❊ وہ پیاری اماں ہیں ہماری
ہم ہیں پودے وہ ہیں گلشن ❊ ہم ہیں پھول تو وہ ہیں مالن
وہ ہیں باغ تو ہم ہیں کیاری ❊ کرتی ہیں رکھوالی ہماری
وہ ہیں پیڑ تو ہم ہیں ڈالی ❊ وہ بھی ہنسنے بولنے والی
وہ ڈالی تو ہم ہیں کونپل ❊ انھیں سے اپنی سب ہے چہل پہل
ابّا جان بھی کیسے اچھّے ❊ خدا ہمیشہ اُن کو رکھّے
لاکے کھلونے دیتے ہیں جو ❊ گود میں ہم کو لیتے ہیں جو
بھائی بہن بھی کتنے پیارے ❊ گھر بھر کی آنکھوں کے تارے
سب یہ خدا نے ہم کو دئے ہیں ❊ سب یہ احسان اُس نے کئے ہیں

ہم سے کیونکر شکر ہو اُس کا ❊ کم ہے شکر کریں ہم جتنا
سب تعریف ہے اس کو زیبا ❊ وہی ہے رب ساری دنیا کا
دئے اسی نے اچھے زیور ❊ اچھے کپڑے، اچھے بستر
دیا اُسی نے گھر بھی اچھا ❊ کچھ بھی نہ ہوتا وہ جو نہ دیتا
دھن اور دولت وہ دیتا ہے ❊ خوشی و صحت وہ دیتا ہے
وہی ہے سب کو روٹی دیتا ❊ وہی ہے پیسہ کوڑی دیتا
اسی نے دن اور رات بنائی ❊ جن سے سب نے راحت پائی
اُس نے بتایا محنت کرنا ❊ تن کا ڈھکنا، پیٹ کا بھرنا
اُسی نے ہر اک شہر بسایا ❊ اسی نے ہر اک باغ بنایا
باغوں میں یہ پیڑ اُگائے ❊ پیڑوں میں پھل پھول لگائے
پھول کھلاتے باغ میں جیسے ❊ فلک پہ تارے چاند ہیں ویسے
وہی ہے بے شک خدا ہمارا ❊ دونوں جہاں میں اس کا اجارا
وہی ہے سب کا اصلی داتا ❊ اُسی سے ہم سب کا ہے ناتا
اُسی کا ہم سب کو ہے سہارا ❊ کیسا اچھا رب ہے ہمارا

بات تو یہ ہے وقت جو پائیں
رات دن اُس کے گیت ہی گائیں

محوی صدیقی لکھنوی

وقت کی تقسیم

انسان کو اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ پیارا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گذرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ اس لئے ہر بہن کو چاہیئے کہ وہ اپنے دن بھر کا ٹائم ٹیبل بنالیں یعنی اپنے وقت کی تقسیم کرلیں۔ اس میں بہنوں کو وہ چیزیں لکھنی ہوں گی جوکہ ان کے ہر روز کام میں شامل ہوں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ بہنیں روزمرہ (ہر روز) کا کام ٹھیک وقت پر کرلیا کریں گی:۔

ہفتے میں سات دن ہوتے ہیں۔ اور اس لئے تقسیم بھی سات ہی دنوں کی علیحدہ علیحدہ ہونی چاہیئے اگر کوئی بہن سکول میں یا گھر پر پڑھتی ہیں تو ان کو اتوار یا جمعہ کو ضرور چھٹی ہوگی۔ اس لئے چھٹی کے دن سکول جانا نہ ہوگا۔ اسی طرح اور بہت سی تبدیلیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ تو بہتر ہوگا کہ ہر ایک دن کے لئے علیحدہ علیحدہ تقسیم کی جائے۔

منٹ	بجے	وقت کی تقسیم مثلاً پیر کے لئے	
	۷	جاگ کر نماز کی تیاری یا غسل	صبح
۱۵	۷	نماز فجر و تلاوت قرآن پاک	
۵۰	۷	ورزش یا اگر ممکن ہو تو سیر	
۲۰	۸	ناشتہ	
۳۵	۸	کسی قسم کی دستکاری	
	۹	پڑھا ہوا یاد کرنا اور سکول کی تیاری	
۴۵	۹	سکول جانا ہوگا۔ دس بجے سے ۴ بجے تک سکول۔	
	۴	چائے وغیرہ	سہ پہر
۱۵	۴	تفریح	
۳۵	۴	خطوط پڑھنا اور ان کے جواب دینا۔	
	۵	نماز عصر	
۲۰	۵	تفریح یا ممکن ہو تو سیر	شام
	۶	نماز مغرب	
۱۵	۶	کسی قسم کی دستکاری یا مشغلہ	
۴۰	۶	مطالعہ	
۱۵	۷	کسی اخبار یا رسالہ بنات کا مطالعہ	
۴۵	۷	تفریح ۔ نماز عشاء	رات
۱۵	۸	کھانا	
	۱۰	نیند	

چھٹی کے دن کا ٹائم ٹیبل الگ بنانا چاہئے۔ آسانی کے لئے نقشہ دیا گیا ہے۔ بہنیں اس نقشہ کو سامنے رکھ کر بڑے کاغذ پر اپنے مطلب کی تقسیم کرلیں۔ نقشہ میں آپ وقت کا غور سے مطالعہ کریں کہ ہر ایک کام کو کتنا وقت دیا گیا ہے۔ آپ اپنی ضرورت کے مطابق وقت اور کام لکھ کر اپنے لئے ایک لکیر دار لمبے کاغذ پر صبح سے لے کر شام کو سونے وقت تک کے کام مع وقت کے لکھ دیں۔

نماز، تلاوت کلام پاک اور تفریح کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ جب آپ ضرورت کے مطابق اپنے وقت کی تقسیم کرلیں تو اسے کسی سخت کاغذ پر چپکا دیں اور دیوار ہیں کلنڈر کے ساتھ لٹکا دیں۔ موسم کے لحاظ سے وقت کی تقسیم الگ ہوگی۔ کیونکہ گرمیوں کے دن لمبے اور سردیوں کے چھوٹے ہوتے ہیں۔ امید ہے بناتی بہنیں اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور اپنے ہر کام کو مقررہ وقت پر کریں گی :

آنسہ زری سرفراز (مردان)

عقل کا امتحان

زیوروں کے نام نکالو

(۱) کیا ابھی تک تمہاری اماں گوٹ ہی لگا رہی ہیں۔
(۲) تمہاری خالہ کا گھر کہاں ہے۔
(۳) ذرا دیکھنا! عزیزہ گانا سن کر کیسا جھوم رہی ہے۔
(۴) کل ہمارے مکان میں دو چور پکڑے گئے۔
(۵) ہمارے کنگ نے ہندوستان آنے کا ارادہ کیا ہے۔
(۶) چمپا! کل یاد کرکے میری کتاب لیتی آنا۔
(۷) کل میں اپنی آپا زیبا کے یہاں جاؤں گی۔

صالحہ عبدالحکیم قادری (کلکتہ)

کفر جہاں سے مٹتا تھا یوں

عرب میں بڑھیا رہتی ایک ✤ کام نہ کرتی کوئی نیک
پیارے نبیؐ کی دشمن وہ تھی ✤ دکھ وہ ہمیشہ اُن کو دیتی
جاتے جس وقت آپ اُدھر سے ✤ جھٹ سے نکلتی اپنے گھر سے
کوڑا کرکٹ، کنکر پتھر ✤ پھینکتی سب کچھ آپ کے اوپر
لیکن کہتے کچھ نہ "محمدؐ" ✤ ہنس کر چل دیتے تھے "محمدؐ"
بیمار ہوئی جب وہ بڑھیا ✤ پھینک سکی نہ کوڑا اپنا
پیارے نبیؐ کو خیال یہ آیا ✤ بڑھیا نے کیوں کوڑا نہ پھینکا
پوچھی ہمسایوں سے حالت ✤ معلوم ہوئی تب اس کی حالت
سُن کر اُس کی حالت ابتر ✤ گئے محمدؐ اُس کے گھر پر
بڑھیا نے جو اُن کو دیکھا ✤ جسم میں اس کے پڑ گیا رعشہ
سوچی دل میں "دشمن آیا ✤ جان کا میری بیرن آیا
بدلہ لے گا اب یہ سارا ✤ ناحق اس کو میں نے ستایا"
دیکھ کے اس کی حالت بدتر ✤ دینے لگے تسکین پیمبرؐ
کہنے لگے "گھبراتی کیوں ہو؟ ✤ مجھ سے سہمی جاتی کیوں ہو؟
دیکھنے تم کو میں ہوں آیا ✤ حال تمہارا اب ہے کیسا؟
کام ہو جو کچھ مجھ سے کہنا ✤ سمجھو مجھ کو خادم اپنا"
بڑھیا سُن کر یہ شرمائی ✤ اپنے کیے پر وہ پچھتائی
آنکھوں میں آنسو بھر لائی ✤ خیال یہ اپنے دل میں لائی

عمر بدی میں میں نے گنوائی ٭ ہوئی نہ مجھ سے کوئی بھلائی
حیف! تھی میں کتنی گمراہ ٭ پوجا نہ میں نے ایک اللہ!!
سوچ کے یہ، وہ آئی اُٹھ کر ٭ رکھ دیا آکر قدموں پر سر
کہنے لگی "میں جاؤں قرباں ٭ آپ یہ کر دیں مجھ پر احساں
معاف کریں سب میری خطائیں ٭ شوق سے مجھ کو کلمہ پڑھائیں!!
کفر جہاں سے مٹتا تھا یوں
ہر اک کلمہ پڑھتا تھا یوں

شجاعت (سندیلوی) ہیڈ ماسٹر

دل چسپ معمہ

خالی خانوں میں ایسے حروف بھرئے کہ دئے ہوئے اشاروں کے مطابق نام وغیرہ بامعنی الفاظ بن جائیں

۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
ش		گ			س		ہ
	ہ		ل	ن		ن	ـہ
	ز	س			ط	ا	
		ی	ب	و	ت	ۃ	
		د				ع	
			ن	ہ			
		ی		د			

اشارے

(۱) عید کا چاند
(۲) لڑکیوں کا بہترین ماہوار رسالہ
(۳) ایک پیارا نام
(۴) ایک لذیذ میٹھا اور رس دار پھل

اشارے

(۵) ایک رنگ
(۶) وہ جگہ جہاں بہت پھول ہوں
(۷) ہندوستان کا ایک مشہور شہر
(۸) علامہ راشد الخیری کی ایک مشہور کتاب

(اس معمہ کے جوابات صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

چاند شرما - (لدھیانہ)

جاپانی کہانی

شرافت اور خباثت

کسی زمانے میں جاپان میں ایک شریف آدمی رہا کرتا تھا۔ وہ اور اس کی بیوی دونوں کا گذارہ باغ کی آمدنی پر تھا۔ یوں تو ان دونوں کو کسی قسم کی فکر نہ تھی۔ مگر دونوں کا دل مرجھایا مرجھایا سا رہا کرتا تھا۔ کیونکہ ان کے بڑھاپے کا کوئی سہارا نہ تھا۔ اس غم کو غلط کرنے کے لئے شریف آدمی نے ایک خوبصورت کتا پال رکھا تھا جس کی معصوم حرکتوں سے دونوں اپنا دل خوش کر لیا کرتے تھے ؛

ان کے مکان کے قریب ہی ایک اور شخص رہا کرتا تھا۔ وہ اور اس کی بیوی دونوں بڑے خبیث تھے۔ دوسرے لوگوں کو پھلتے پھولتے دیکھ کر وہ جلتے تھے اور غیروں کی مصیبت پر ان کے دل کی کلی کھل جاتی تھی۔ اکثر یہ دونوں شریف آدمی کو دق کرنے کی غرض سے اُن کے کتے کو پتھر مارا کرتے تھے ؛

ایک روز کیا ہوا کہ شریف آدمی گھر میں بیٹھا بیوی سے باتیں کر رہا تھا کہ باغ میں سے کتے کے زور سے بھونکنے کی آواز آئی۔ دونوں دوڑے ہوئے باغ میں گئے۔ وہاں کیا دیکھا کہ کتا زمین کو پنجوں سے کھود رہا ہے اور بھونکتا جاتا ہے شریف آدمی یہ سمجھ کر کہ شائد کوئی چیز کتے کے مطلب کی ہوگی گھر میں سے کدال لے آیا اور اس جگہ کو کھود ڈالا تھوڑی دیر میں کدال کی نوک کسی سخت چیز سے ٹکرائی۔ اس نے جو غور سے دیکھا تو ایک برتن نکلا جس میں بہت سے روپے بھرے ہوئے تھے۔ ہونی شدنی دیکھو کہ خبیث آدمی بھی اپنے مکان کی کھڑکی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ حسد کے مارے اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ دوسرے روز شریف آدمی سے اس کا کتا مانگ لایا اور ایک مضبوط رسی سے باندھ کر بولا "اگر تو نے میرے لئے خزانہ نہ ڈھونڈ نکالا تو جان سے مار دوں گا" مگر بیچارا کتا اس کا منہ دیکھتا رہا ؛

جب دو تین گھنٹے گذر گئے اور انھوں نے کتے کے بھونکنے کی آواز نہ سنی تو خبیث آدمی نے کھڑکی میں سے دیکھا۔ کتا ایک جگہ زمین پر پنجے

...باتھا۔ بس یہ دیکھتے ہی خوشی کے مارے اچھل پڑا
...دال سے اس جگہ اس زور زور سے ہاتھ مارے
...ب نٹ گڑھا کھود دیا مگر کچھ نہ نکلا۔ یہ سوچ کر کہ
...نیچے ہو اور دو تین ہاتھ مارے۔ مگر اندر سے
...کرکٹ پہ چلنی اور مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے نکلے۔
...صاف کرنے میں ایک شیشے کے ٹکڑے سے
...کا ہاتھ بھی کٹ گیا۔ اس پر اسے بڑا غصہ آیا۔
...وہی کدال غریب جانور کے سر پر اس زور سے
...ی کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ پھر اس نے اس کو
... درخت کے نیچے گڑھا کھود کر دفن کر دیا۔

جب تین چار روز گذر گئے تو شریف آدمی
...کتا مانگنے آیا۔ مگر دونوں بجائے نرمی سے
...لنے کے لڑا کر بولے "جاؤ وہ کتا نہیں ملتا۔ اسے
...ب دھوکہ دیا تھا جس کی وجہ سے ہم نے اسے
...کر ایک درخت کے نیچے گڑھا کھود کر
...ن کر دیا"۔

رحم دل اور امن پسند شریف آدمی کو ذرا
...غصہ نہ آیا بلکہ اس کی خباثت پر افسوس کرنے لگا۔
"اچھا تو جس درخت کے نیچے تم نے اسے دفن
...ا ہے وہ درخت مجھے دے دو!" شریف
...دمی نے کہا۔

"بڑی خوشی سے!" خبیث آدمی نے کہا
"یقیناً وہ آپ کو بہت نفع پہونچائے گا"

شریف آدمی نے اس درخت کے تنے کو
کھوکھلا کر کے ایک پیالہ سا بنایا اور اس میں
چاول پیسنے لگا تاکہ اس کی کھیر پکا کر کتے کے نام
خیرات کر دے۔ مگر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی
جب اس نے دیکھا کہ ہر ایک چاول جس کو وہ
پیسنے کی کوشش کرتا تھا سونے کا بن جاتا تھا۔

جب اس کی خبر خبیث آدمی کو لگی تو وہ بڑی
منت سماجت کر کے شریف آدمی سے وہ پیالہ
لے گیا۔ مگر جب اس نے اس میں چاول پیسے تو
وہ تمام کے تمام راکھ اور کوڑے کرکٹ میں
تبدیل ہوگئے۔ یہ دیکھ کر تو اسے اور بھی غصہ آیا
اور اس نے وہ لکڑی کا پیالہ جلا ڈالا۔

کئی روز گذرنے پر شریف آدمی اپنا پیالہ
واپس مانگنے جب آیا تو خبیث آدمی نے کہا
"وہ تو میں نے آگ میں جلا ڈالا"۔

"آخر آپ ہمارے ساتھ اس قدر
بدسلوکی کیوں کرتے ہیں" شریف آدمی نے
نرمی سے پوچھا "نیکی کا بدلہ تو نیکی ہونا
چاہیے"۔

"زیادہ باتیں بنانے کی ضرورت نہیں ہے"
ث آدمی بولا" اگر آپ کو درکار ہو تو اس پیالہ کی
کھ لے جائیے"۔

شریف آدمی نے اس پیالہ کی راکھ پر صبر کیا
راس کو لے کر اپنے گھر جانے لگا۔ جب وہ
پنے باغ میں سے گذر رہا تھا تو ایک جگہ
ر کھا کر گر پڑا اور تمام راکھ زمین پر گر گئی۔ اس
ت ہوا بڑے زور سے چل رہی تھی۔ چنانچہ
بت سی راکھ اڑ کر درختوں کی ننگی شاخوں
سے چمٹ گئی۔ خزاں کا موسم تھا۔ اور تمام
رخت سوکھ کر کھڑ نک ہو گئے تھے۔ اب خدا کی
ان دیکھو کہ جس جس جگہ راکھ چمٹ گئی تھی
اس پر ہری ہری کونپلیں نکل آئیں۔ اور
بڑھتے بڑھتے پتے بن گئیں۔ پھر ان میں پھول
نکلے اور تھوڑی دیر بعد ان میں تازہ تازہ پھل
نکل آئے۔ یہ دیکھ کر شریف آدمی اپنی چوٹ
بھول گیا اور لگا حیرت سے ان کو تکنے۔

پھیلتے پھیلتے یہ خبر تمام میں مشہور ہو گئی کہ ایک
دمی سوکھے ہوئے درختوں کو بھی ہرا کر سکتا ہے
ور ان میں پھل لگا سکتا ہے۔ پاس کے شہر میں
ب بادشاہ حکومت کیا کرتا تھا جب اس نے

یہ خبر سنی تو اس کو بلوایا۔ اور اپنے باغ کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے بولا "یہ دیکھو بیر کی جھاڑیاں
خشک ہو گئی ہیں سیب کے درخت بھی اب
ہرے بھرے نہیں رہے ہیں۔ اگر تم ان کو ہرا
بھرا کر دو اور پھل لا دو تو میں تمہیں بہت سا
انعام و اکرام دوں گا"۔

شریف آدمی درختوں پر چڑھ گیا اور ان کی
خشک شاخوں پر راکھ چھڑکنے لگا تھوڑی دیر
میں تمام درخت ہرے بھرے پتوں اور تازہ تازہ
پھلوں سے لدے کھڑے تھے۔ بادشاہ اس
کرشمہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس کو دولت
اور خلعت سے مالا مال کر دیا۔

جب خبیث آدمی کو اس کی خبر لگی تو اس کے
منہ میں پانی بھر آیا۔ اور شریف آدمی کی دولت
پر رشک کرنے لگا۔ آخر شریف آدمی سے بڑی
خوشامد کر کے تھوڑی سی راکھ مانگ لایا اور بادشاہ
کے محل کے ارد گرد چکر لگا کر بولا "میں خشک
درختوں کو ہرا کر سکتا ہوں اور ان میں پھل لگا سکتا ہوں"۔
بادشاہ اس نئے آدمی کو دیکھ کر حیران ہوا اور
امتحان کرنے کے لئے اس سے بولا "باغ کے اس
کونے میں امرود کا اک خشک درخت ہے۔ تم

اس کو سر ابھار کر دو اور امرود لگا دو تو جانیں"۔

یہ حضرت خوشی خوشی اس درخت پر چڑھ گئے اور لگے راکھ کو اس کی شاخوں پر زور زور سے ملنے مگر خاک اثر نہ ہوا۔ بادشاہ غصہ میں بولا "او خبیث! تو ہمیں دھوکہ دینے کے لئے آیا ہے۔ جاؤ نوکرو اس کو خوب کوڑے مارو"۔ نوکروں نے اس کے خوب کوڑے ملے اور وہ بلبلاتا ہوا بھاگا۔ جب یہ حضرت گھر آئے ہیں تو کمر پر نیل کے نشانات تھے۔ اس کے بعد کسی نے ان کو گھر سے باہر نہ دیکھا۔ اور وہ شریف آدمی مع اپنی بیوی کے ہنسی خوشی زندگی بسر کرنے لگا۔ عبد الجلیل (دہلوی)

رحم

جس طرح موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں اور موسم گرما میں فصلیں پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اچھے لوگوں کا رحم بے کسوں پر برکتیں نازل کرتا ہے۔ دوسروں پر رحم کرنے والا اپنے لئے ہمدردی پیدا کرتا ہے۔ مگر جو شخص رحم کرنے کا عادی نہیں وہ ہمدردی حاصل کرنے کا بھی مستحق نہیں ہے۔ جس طرح قصائی کو بھیڑ کے بچے کی بے کسی پر رحم نہیں آتا۔ اسی طرح بے رحم شخص کے دل پر دوسروں کی مصیبت کچھ اثر نہیں کرتی۔ رحم کرنے والے کے آنسو شبنم کے قطروں سے بھی زیادہ خوشنما اور پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ پس غریبوں کی گریہ وزاری (رونا) سن کر اپنے کان بند نہ کرو۔ اور نہ بے قصوروں کو آفت میں مبتلا دیکھ کر اپنا دل سخت کرو۔ جب کوئی یتیم تمہاری طرف دیکھے۔ یا کوئی بیوہ تم سے کچھ مانگے۔ تو ان سے منہ نہ موڑو۔ جب کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ ہو تو تم ان کو سنبھالو۔

اگر کوئی بیمار بستر پر پڑا ہوا ہو۔ یا کوئی ضعیف اپنی کمزور آنکھوں کو مدد کے لئے تمہاری طرف اٹھائے۔ تو ان کی ضرورت اور تکلیف سے چشم پوشی نہ کرو۔ فضول باتوں میں اپنا مال ضائع کرنے کی بجائے ان کی مدد کرنا ہزار درجہ بہتر سمجھو۔

چندا بی دسگراہیوا

سائنس
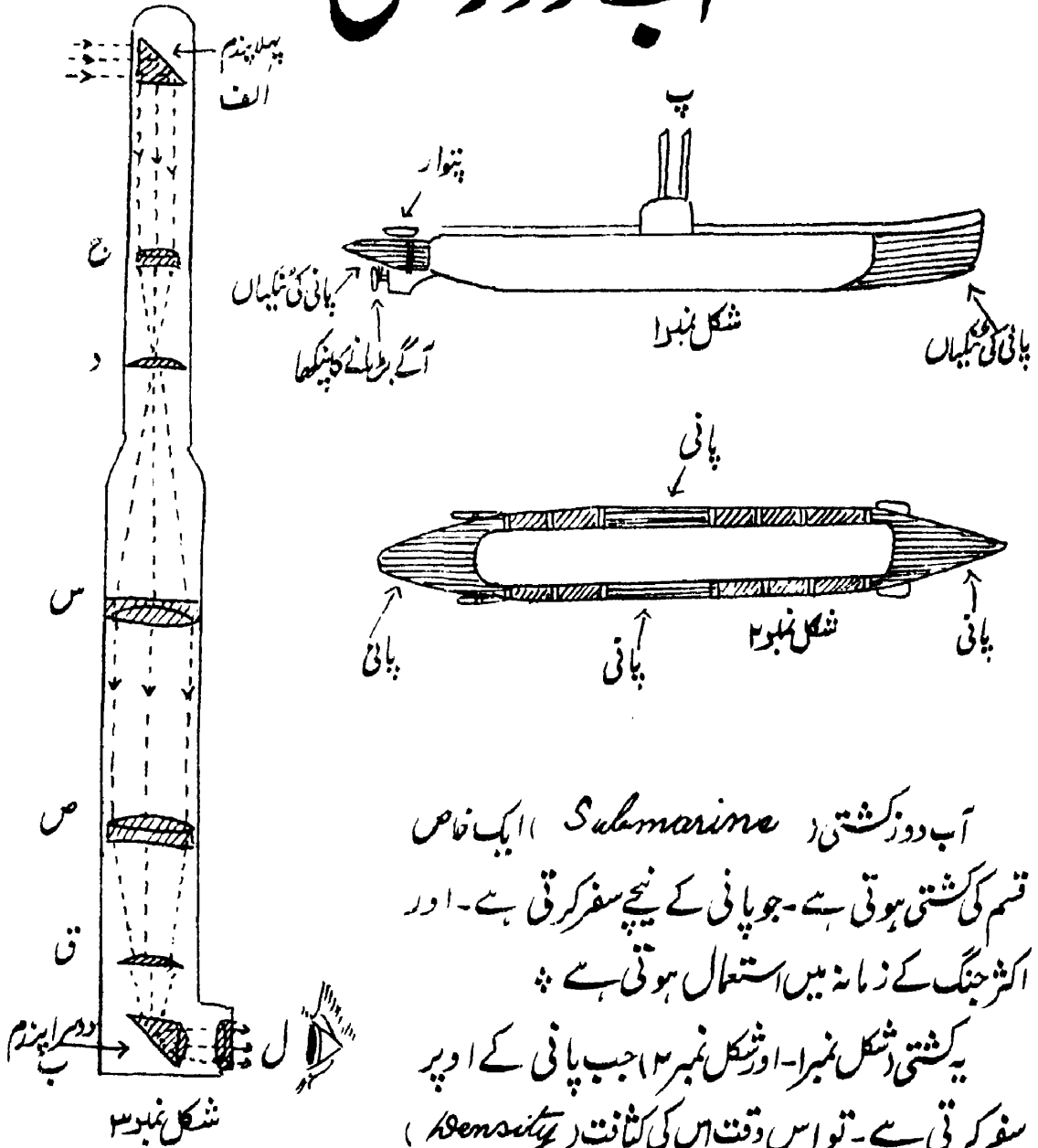
آب دوز کشتی

آب دوز کشتی (Submarine) ایک خاص قسم کی کشتی ہوتی ہے۔ جو پانی کے نیچے سفر کرتی ہے۔ اور اکثر جنگ کے زمانہ میں استعمال ہوتی ہے ؎

یہ کشتی (شکل نمبر۱۔ اور شکل نمبر۲) جب پانی کے اوپر سفر کرتی ہے۔ تو اس وقت اس کی کثافت (Density) پانی کے مقابلے میں کم ہوتی ہے جس سے وہ سب کی سب پانی کے اندر نہیں ڈوب سکتی۔ اسے ڈبونے کے لئے کشتی کے آگے اور پیچھے۔ دائیں اور بائیں جانب پانی کی ٹنکیاں ہوتی ہیں (شکل نمبر۲) اور جب یہ ٹنکیاں پانی سے بھری جاتی ہیں۔ تو کشتی کی کثافت پانی کے مقابلے میں زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور وہ سوائے پیریسکوپ (شکل نمبر۱۔ پ) کے

باقی ساری ڈوب جاتی ہے۔ پھر جب اسے اوپر لانا ہوتا ہے۔ تو پمپ کے ذریعے ٹنکیوں کا پانی نکال دیا جاتا ہے۔ اور وہ اوپر کو آجاتی ہے ؛

اب آپ یہ دریافت کریں کہ جب تمام کشتی ڈوب جاتی ہے۔ تو اندر کے لوگ (جن کی تعداد دس سے پندرہ تک ہوتی ہے) (۱) دوسرے جہازوں یا چیزوں کو کس طرح دیکھتے ہیں؟ (۲) انھیں پانی کے اندر سانس لینے کے لئے ہوا کہاں سے ملتی ہے؟

(۱) شکل نمبر ۳ میں جہاں پر الف اور ب لکھا ہوا ہے۔ تکونی شیشے ہیں جسے انگریزی میں پرزم (Prism) کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک اوپر ہوتا ہے اور دوسرا نیچے۔ اور باقی ج۔ د۔ س۔ ص اور ق وغیرہ علیحدہ علیحدہ آئینے ہیں جنھیں انگریزی میں کان کیو اور کانوکیس لینس (Concave and Convex lenses) کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص ل کی جگہ سے دیکھتا ہے۔ تو اس کی نظر ق۔ ص۔ س۔ د۔ اور ج آئینوں میں سے گذرتی ہوئی الف تک پہونچتی ہے۔ اور وہاں سے باہر کی چیزیں آسانی سے دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اس آلہ کو پیرسکوپ (Periscope) کہتے ہیں۔ اور باہر کی چیزوں کو دیکھنے کے لئے اس کو اسی طرح آب دوز کشتی میں لگا دیا جاتا ہے۔ (شکل نمبر ۱۔ پ)

(۲) ہوا۔ آکسیجن اور نائٹروجن گیسوں سے مل کر بنتی ہے۔ جس جگہ یہ گیسیں ہوں گی وہاں ہم آسانی سے سانس لے کر زندہ رہ سکیں گے۔ اسی اصول پر آب دوز کشتی والے بھی یہ گیس کافی مقدار میں اپنی کشتی میں تیار کر لیتے ہیں۔ اور مزے سے سانس لے کر دنوں تک پانی کے اندر رہ سکتے ہیں ؛

ایچ۔ اے۔ ظفر (بمبئی)

دلچسپ معمّہ کے جوابات :- (۱) ہلال عید (۲) بنات (۳) سلطانہ (۴) انگور (۵) گلابی (۶) گلستان (۷) دہلی (۸) شب زندگی ؛ (اور آپ نے کیا جواب سوچے؟)

ایک چیونٹی اور کبوتر

اک دریا کے کنارے چیونٹی ✤ اپنی پیاس بجھانے پہونچی
دریا کے سیلاب میں آئی ✤ بچنے کی کچھہ شکل نہ پائی
ایک "کبوتر" نے جو دیکھا ✤ اس کو ترس چیونٹی پر آیا
اس نے پتّی شاخ کی ڈالی ✤ تاکہ سوار اس پر ہو چیونٹی
اور کنارے پر آجائے ✤ اپنی پیاری جان بچائے
پتّی کا پاتے ہی سہارا ✤ پالیا چیونٹی نے کنارا

کہتے ہیں اک دن وہ کبوتر ✤ بیٹھا ہوا تھا اک ٹہنی پر
ایک شکاری نے جو دیکھا ✤ اپنا "نشانہ" اُس پہ باندھا
"گھوڑا" دبانے ہی کو وہ تھا ✤ "پاؤں" میں جھٹ چیونٹی نے کاٹا
ادھر شکاری نے جو دیکھا ✤ اڑکے کبوتر فوراً بھاگا

دونوں نے اے جوہر بھائی
ہر اک کی یوں جان بچائی

جوہر (چاندوڑی)

میاں بھالو کی کارگزاریاں

(۱) میاں بھالو کو بھوک جو لگی تو ندی کنارے شکار کی تلاش میں آئے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ بیچ ندی میں ایک چٹان کے پاس بڑی سی مچھلی سر باہر نکالے سانس لے رہی ہے۔ یہ دیکھ کر میاں بھالو کا دل بہت للچایا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ جست جو لگائی تو چٹان پر کود پڑے
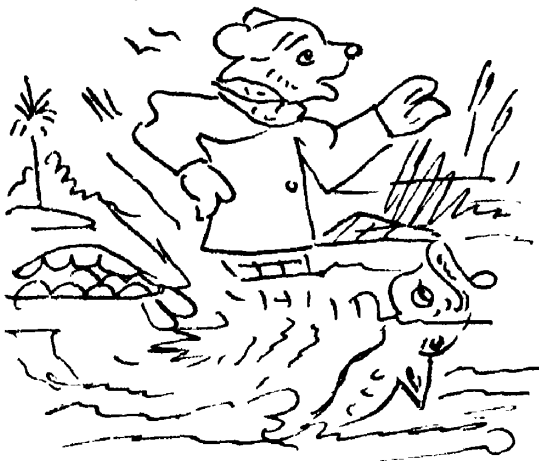
(۲) ابے یہ کیا؟ یہ تو کچھوا نکلا۔ جوں ہی بھالو اس کی پشت پر پہو... کچھوے نے پانی میں غوطہ لگا لیا۔ بھالو میاں لگے غوطے کھانے۔
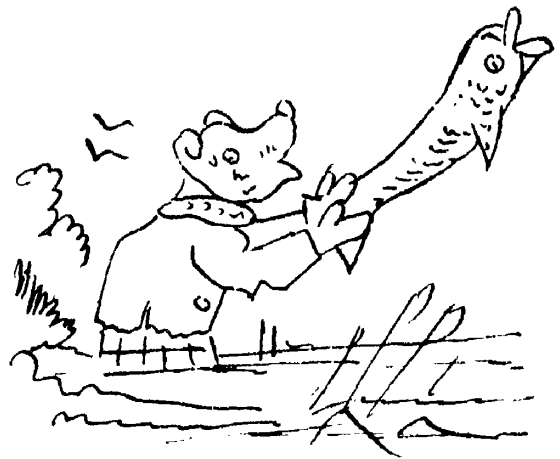
(۳) مگر مچھلی کو نہ چھوڑا۔ غوطے کھاتے ہوئے بھی اس کو جا ہی پکڑا۔ بڑی مشکل سے تیرتے ہوئے کنارے پر لے آئے۔

(۴) میاں بھالو نے پانی سے نکل کر مچھلی کو پیٹھ پر دھرا، خوش خوش گھر کا رستہ لیا۔ اب گھر پہونچ کر خوب سیر ہو کر کھائیں گے۔

(۵) جب پیٹ بھرا تو میاں بھالو کو سیر کی دُھن سمائی۔ سیر کے لئے نکلے تو راستے میں ایک ہرن ملا۔ اس کو دیکھ کر سواری کا شوق چرّایا۔ ہرن کے پاس جاکر کہنے لگے کیوں میاں ہرن مجھے اپنی پشت پر سوار کر لوگے؟
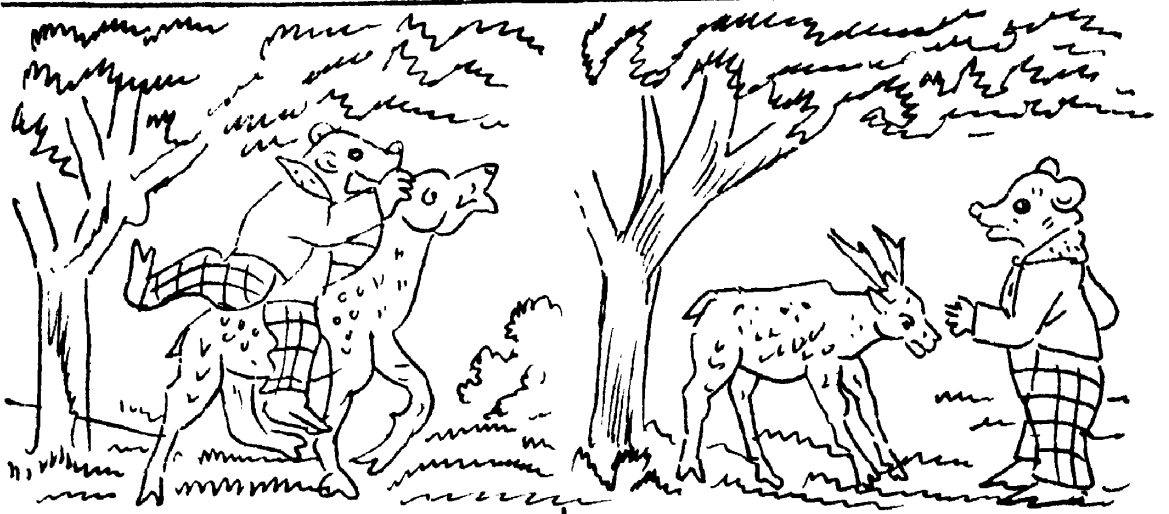
(۶)
یہ کہتے ہوئے اُچک کر ہرن کی پشت پر سوار ہوگئے۔ اس کو دولتی جو بتائی تو وہ فرّاٹے بھرنے لگا۔

(۷) میاں بھالو مزے سے سیر کرتے جا رہے تھے راہ میں جو انھیں شرارت سوجھی تو ہرن کو پیٹنے لگے۔ ہرن کو غصہ آیا تو اس نے کہا ٹھیر میاں بھالو تمہیں اسکا مزہ چکھاتا ہوں یہ کہہ کر چوکڑی بھری تو میاں بھالو حواس باختہ ہوگئے اور چلانے لگے۔

(۸) مگر وہاں سنتا کون ہے۔ ہرن نے جو چوکڑی بھری تو سیدھا ایک خاردار جھاڑی تک لیجا کر میاں بھالو کو پٹخ دیا اور خود بھاگ گیا۔ میاں بھالو جو جھاڑی میں اُلجھے تو بدن میں خوب کانٹے چبھے اور اپنی شرارت کا مزہ خوب پایا۔

(۹) جھاڑی سے اٹھ کر کراہتے ہوئے چلے تو سامنے درخت پر ایک بڑا گھونسلا نظر پڑا۔ جی میں آیا کہ چلو تھک بہت گئے ہیں اور زخموں سے سارا بدن چور ہو رہا ہے۔ اس پر ذرا دیر آرام کر لیں۔

(۱۰)

درخت پر چڑھ کر گھونسلہ میں لمبی تان کے سو گئے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو آنے لگی تو بھالو میاں خراٹے لینے لگے۔

(۱۱) انھیں سوئے ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ میاں شوشو اور میاں خوشو ٹہلتے ہوئے اس درخت کے نیچے آ پہونچے۔ میاں خوشو نے اپنے دوست سے کہا یار دیکھو اس درخت کی ٹہنی کتنی جھکی ہوئی ہے آہا پھر جھولنا بڑا مزا دیگا یہ کہہ کر دونوں اچک کر ٹہنی پر لٹک کر جھولنے لگے۔

(۱۲) جوں ہی انھوں نے ٹہنی پکڑ کر ایک جھونٹا لیا ٹہنی چرچرانے لگی۔ دوسرے جھکولے میں ٹہنی مع گھونسلے کے نیچے آ رہی دونوں دوست تو ڈر کر بھاگ گئے اور میاں بھالو درخت سے سر نیچے پاؤں اوپر آ رہے۔

بھیجنے والی: آنسہ ابراہیم (مدراس)

چند محاورے

ہماری بول چال اور تحریر میں بہت سی کہاوتیں اور محاورے استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ ہم ان کی اصلیت سے واقف نہیں ہوتے اور محض دوسروں سے سن کر انھیں استعمال کرتے ہیں۔ بعض محاوروں کی بنیاد تاریخی واقعات پر ہے۔ اور بعض کی ہماری رسموں یا عقیدوں پر۔ اور بعض کی محض فرضی قصّوں پر۔ میں اس مضمون میں چند محاوروں کی اصلیت بیان کرتی ہوں ؛

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا:۔ تاریخی محاورہ ہے۔ پٹھان اس قدر غیرت مند ہوتے ہیں کہ وہ کسی کا احسان گوارا نہیں کرتے چنانچہ جس زمانہ میں دلّی میں افغانوں کی حکومت تھی اس زمانہ کی یادگار بہت سی چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہیں جو پاس پاس بنی ہوئی ہیں۔ چونکہ پٹھانوں کی غیرت اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی تھی کہ وہ دوسروں کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھیں۔ اس لئے انھوں نے اپنے لئے چھوٹی چھوٹی مسجدیں علیٰحدہ بنالیں تبھی سے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کا محاورہ شروع ہوگیا ؛

گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے:۔ یہ تاریخی واقعہ راون کے بھائی بھوشن کے متعلق ہے یعنی جب رام چندر جی نے لنکا پر چڑھائی کی تو راون کا بھائی بھوشن ان سے مل گیا اور راون کے تمام خفیہ حالات اور قلعہ کے سارے راز انھیں بتا دیے۔ اس طرح لنکا کا قلعہ فتح کرنے میں آسانی ہوگئی۔ اس وقت سے یہ محاورہ مشہور ہوگیا کہ "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" جس کا مطلب یہ ہے کہ رازدار اگر دشمن بن جائے تو بے حد نقصان پہونچتا ہے ؛

جام جہاں نما:۔ جمشید ایران کا مشہور بادشاہ تھا۔ اس کے پاس ایک پیالہ تھا۔ کہتے ہیں اس میں ساری دنیا نظر آتی تھی۔ لوگوں کے دلوں کا حال بھی معلوم ہو جاتا تھا۔ مرزا غالبؔ کا شعر ہے ؎

جام جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہی کی حاجت نہیں مجھے

تاناشاہی مزاج:۔ کسی کی نازک مزاجی پر حرف رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ ابوالحسن تاناشاہ دلّے دل گُنڈہ بے حد نازک مزاج اور نفیس طبیعت کے انسان تھے۔ چنانچہ جس شخص کا مزاج نازک ہو اس کی تاناشاہ سے مثال دیتے ہیں

جوئے شیر:۔ شیریں و فرہاد کے مشہور قصّے کی طرف اشارہ ہے۔ فرہاد شیریں سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ وہ اگر پہاڑ کو کاٹ کر دودھ کی نہر کھود دے تو شیریں کی اس سے شادی کر دی جائیگی۔ یہ شرط پوری کرنی ناممکن ہے۔ چنانچہ بہت ہی مشکل کام کرنے کے وقت کہتے ہیں کہ اس کا کرنا جوئے شیر لانا ہے:

لنکا سے جو نکلا سو باون گز کا:۔ یہ محاورہ اس جگہ استعمال ہوتا ہے جہاں سب کے سب شریر لوگ جمع ہوں۔ چنانچہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ پرانے زمانے میں لنکا میں دیو آباد تھے۔ جن کے قد کئی کئی سو فٹ تھے۔ یہاں تک کہ بچوں کا قد بھی باون گز سے کم نہ ہوتا تھا اور نہایت تیز مزاج اور شریر ہوتے تھے:

رئیس (امرتسر)

دلچسپ حساب

(صفحہ ۴۳ کا باقی مضمون)

رقیہ:۔ (حیران ہو کر) بالکل ٹھیک! آپ نے کیسے معلوم کیا۔

حمیدہ:۔ سنو تم نے ۲۰ سوچا اس کے بعد اس میں ۲۰-۱ اور جمع کرنے سے ۴۰ ہو گئے اب ۴۰ کو ۳ میں ضرب دی ۱۲۰ ہو گئے۔ اس میں سے جو عدد سوچا تھا اس کا چوگنا یعنی ۸۰ کو ۱۲۰ میں سے نکال دیا۔ باقی بچے ۴۰۔ اب جو باقی بچے اس کو ۲ پر تقسیم کر دو۔ جو خارج قسمت میں آئے گا وہی جواب ہے چنانچہ چالیس کو ۲ پر تقسیم کر دیا ۲۰ آیا سو ۲۰ ہی تمہارا سوچا ہوا ہندسہ ہے۔ رقیہ:۔ واہ آپا جان یہ حساب تو بہت دلچسپ ہے: مستشرہ خاتون (دہلی)

ایک جرمنی کہانی

پ کا ستارہ

پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ شہر نیشاپور میں پطرس پاشا نام کا ایک بہت ہی پارسا انسان رہتا تھا۔اس کی پہلونٹی کی بیٹی پارس پروین کوئی ایک کم پانچ برس کی پیاری سی بچّی تھی۔اُسے پریوں کی کہانیاں سننے کا بہت شوق تھا۔اپریل کی پچیس تھی اور پیر کا دن، پچھلے پہر وہ اپنی امی جان سے پہیلیاں پوچھ رہی تھی۔پاس ہی پنگوڑے میں اس کا پانچ ماہ کا بھائی سو رہا تھا کہ پارس نے امی سے کہا۔"پورے پندرہ روز ہوگئے ہیں اور آپ نے مجھے پریوں کی کہانی بھی تو نہیں سنائی، اوں ہوں آج تو میں سنے بنا پیچھا نہیں چھوڑوں گی"

امی نے پنّا پنہارن کو پان کی گلوری لانے کے لئے کہا اور پروین کو پرستان کی کہانی سنانا شروع کی۔لیکن آدھی ختم ہونے سے پیشتر ہی پروین پلنگڑی پر بیٹھے بیٹھے سوگئی۔آخر پشپا دایہ نے اٹھاکر اسے پلنگ پر لٹا دیا۔اور پنکھا جھلنے لگی۔

آنکھ بند ہوتے ہی پارس نے اپنے تئیں ایک عجیب وغریب شہر میں دیکھا۔آس پاس پھل پھول۔پیڑ اور پتیاں اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔پیپل کے پیڑ پر سے پپیہے کی پی پی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔اتنے میں اس کی نظر سامنے پیلے پتھر کی ایک پکّی عمارت پر پڑی۔پھاٹک پر پاسبان (چپڑاسی) سر پر پگڑی پہنے پیش قبض لگائے، ہاتھ میں پستول پکڑے پہرا دے رہا تھا۔اس سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ پرستان کا شہر ہے اور یہاں پریاں اور دیو رہتے ہیں۔پارس ڈر کر بھاگی لیکن پاسبان نے پیچھا کیا اور اسے پکڑ کر ایک بڑے خوبصورت کمرے میں لے گیا جس کے پردے، پاانداز اور پلنگ پوش تمام پیلی ململ اور پشپش کے تھے۔

پندرہ منٹ کے بعد ایک چھوٹی سی پری جس کی تمام پوشاک یعنی دوپٹہ پاجامہ قمیص، اور پاپوش (جوتیاں) تک پیلی تھیں، اندر داخل ہوئی اور بولی "پیاری پروین! میں یہاں کے راجہ پدماوت کی بیٹی پربھاوتی ہوں۔کیا

تم میری سہیلی بننا پسند کرو گی؟ میں تمہیں پرستان کی سیر کراؤں گی۔ پہلے تم میرے کھلونے تو دیکھ لو یہ کہہ کر پربھا نے ایک پٹاری کھولی اور اس میں سے بہت سے پیارے کھلونے اسے دکھائے۔

دوپہر ہوئی تو دسترخوان چنا گیا جس میں طرح طرح کے پکوان، پراٹھے، پلاؤ، پھلکے، پکوڑیاں، پاپڑ، مٹھائیاں، پنیر، پیٹھا، پنجیری، پھینی اور پھل پلیٹوں میں رکھے تھے اور پیالوں میں پینے کا پانی تھا۔ کھانے کے بعد پربھا نے اسے اپنی سہیلیاں اور دوسری پریاں دکھائیں جن سے مل کر وہ پھولی نہ سمائی۔ پروین اور پربھا سیر کے لئے نکلیں۔ وہاں پروین نے وہ نظارہ دیکھا کہ اس کی روح کانپ گئی۔ پورب اور پچھم سے پچاس یا پچپن دیوؤں کا گروہ دکھائی دیا جنیں سے پندرہ گز سے تو کم کسی کا بھی قد نہ تھا۔ ان کے پیچھے پریوں کی قطار تھی۔ پہلے تو پروین ڈری لیکن پھر ہمت کر کے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

پانچ دیو آگے بڑھے اور پا بوس ہو کر پربھا اور پروین کو آداب بجا لائے۔ واپسی پر ایک کا پاؤں ایک سانپ پر پڑا جو پالتی مارے پھن اٹھائے زمین پر بیٹھا تھا۔ دوسرے نے پکار کر کہا "ارے پاگل، پاجی! تو نے پنڈت جی کو کچل ڈالا۔ اس کے پچاسی بیٹے تمہارا خون پی لیں گے۔ ہائے کمبخت، تو نے آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے"

وہ سہم کر بولا "یہ مصیبت ہم پر کسی پردیسی پاپی کی وجہ سے آئی ہے۔ تمام قصور اس لڑکی کا ہے جو شہزادی صاحبہ کو یہاں لائی ہے"

یہ کہہ کر دیو اس کی طرف جھپٹا۔ پروین نے پشت کی طرف نظر کی تو پربھا غائب تھی وہ چیخ مار کر پیچھے ہٹی کہ اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔

ظہیر اقبال دلائل پورا

چوتھی قسط

ہماری زبان کے بڑے آدمی

مظہر - تاباں - سودا - درد - سوز - میر تقی

اس دور میں ایسے بے مثال شاعر پیدا ہوئے جنھوں نے زبان اردو کو نکھارا اور فصاحت کے دریا بہائے - یہ زمانہ اصلی اور سچی شاعری کا تھا - ان بزرگوں نے اپنی خداداد قابلیت اور شاعرانہ ذوق وشوق کے وہ کارنامے چھوڑے ہیں جن کو جب تک اردو زبان زندہ ہے لوگ یاد رکھیں گے - ان کی شاعری میں انداز بیان نیا اور اچھوتے خیال پہلے سے زیادہ نظر آتے ہیں ؂

مرزا جانِ جاناں مظہر:- مرزا شمس الدین عرف جان جاناں نام اور مظہر تخلص تھا - ان کا خاص وطن اکبر آباد (آگرہ) تھا - لیکن پرورش دہلی میں پائی ؂

چھوٹی سی عمر میں گوشہ نشین ہو گئے تھے ان کی علمی قابلیت بے حد تھی - عمل ، علم سے زیادہ تھا - ان کے شاگردوں میں انعام اللہ خاں

یقین - نقیبہ صاحب درد مند اور میر عبد الحی تاباں بہت مشہور ہیں - ۱۱۹۵ھ میں محرم کی دس تاریخ کو کسی نے آپ پر طمنچہ چلایا اور آپ جنت کو سدھارے - انکا ایک شعر سنو ؂

ہم گرفتاروں کو کیا کام ہے گلشن سے ولیک (لیکن)
جی نکل جاتا ہے جب سنتے ہیں آئی ہے بہار

تاباں:- ان کا نام عبد الحی تھا - تاباں تخلص اور دہلی وطن تھا - یہ بہت خوبصورت تھے اور مرزا مظہر جانِ جاناں کے بہت پیارے مرید تھے - افسوس ان کا انتقال جوانی ہی میں ہو گیا -

تاباں کو اپنے مرشد کے مزاج میں بہت دخل تھا - اور اکثر ضدی بچوں کی طرح شوخیاں کرتے تھے جن کو مظہر جانِ جاناں بڑے خلوص سے برداشت کرتے تھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اپنے

مرید اور شاگرد سے انتہائی محبت تھی۔ کبھی کبھی ہماری اردو شاعری کے بادشاہ حضرت سوداؔ بھی تاباںؔ کی غزلوں پر اصلاح کرتے تھے۔

نمونہ کلام:۔

اکثر جو اس زمین کو ہوتا ہے زلزلہ
شاید گڑا ہے جسم کسی بے قرار کا
آشنا ہو چکا ہوں میں سب کا
جس کو دیکھا سو اپنے مطلب کا

سوداؔ:۔ ان کا نام محمد رفیع اور تخلص سوداؔ ہے۔ وطن خاص دہلی۔ ان کے والد محمد شفیع کابل کے خاندانِ مرزائیان میں سے تھے۔ بزرگوں کا پیشہ سپہ گری تھا۔ یہ ۱۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ کابلی دروازہ میں ان کا گھر تھا۔

مرزا سوداؔ اردو میں خان آرزوؔ کے قابل فخر شاگرد تھے۔ اور شاہ عالم بادشاہ کے استاد۔ ان سے پہلے اُردو زبان میں معمولی قصیدے لکھے گئے تھے۔ مگر ان کے قصیدے اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ان کے کلام میں دھوم دھام۔ زور شور اور شوکتِ الفاظ۔ بلند مضامین اور نئی نئی ترکیبیں بےمثال ہیں۔ یہ ہجو لکھنے میں بھی بہت مشہور ہیں۔ جہاں کسی نے ان کے مزاج کے خلاف کوئی بات کی اور انھوں نے فوراً اپنے غلام غنچہ کو آواز دی "لائیو میر اقلمدان" کاغذ سنبھالا اور اس شخص کی برائی لکھنی شروع کردی۔ بُرائی بھی ایسی کہ اس شخص سے نفرت ہو جائے۔ اور ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں۔ غزل میں زور اور بلندی اتنی ہوتی تھی کہ در و دیوار سے واہ کی صدا نکلتی تھی۔ یہ بہت بے پروا تھے۔ انھیں بارہ ہزار روپیہ سفر خرچ بھیج کر نواب شجاع الدولہ نے لکھنو بلایا اور کہا کہ یہاں آنے پر تم کو ملک الشعرا کا خطاب دیں گے۔ مگر انھوں نے ایک رباعی لکھ کر بھیج دی اور روپیہ واپس کردیا۔ دلّی چھوڑنی گوارا نہ ہوئی۔

ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ دلّی چھوڑ کر لکھنو جانا پڑا۔ نواب شجاع الدولہ نے بڑی عزّت کے ساتھ ان کو ملازم رکھا۔ بہت دن بعد باتوں باتوں میں نواب صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب آپ کی وہ رباعی مجھے آج تک یاد ہے۔ مرزا سوداؔ نے یہ لفظ سن کر

بہت برا اثر لیا اور دربار سے فوراً اٹھ کر چلے آئے۔ وضع داری کے اتنے پابند تھے پھر زندگی بھر نواب کے دربار کا رخ نہ کیا۔ غرض کہ ہمارے اس بزرگ شاعر نے ہماری زبان اور شاعری کو وہ چار چاند لگائے کہ آج تک ہر شخص ان کی تعریف کرتا ہے۔ ۱۱۲۵ھ کو انھوں نے لکھنؤ میں وفات پائی۔ نمونۂ کلام:

ابری کا تری گُل نے جب خیال کیا
صبا نے مار طمانچہ منہ اس کا لال کیا

غافل ہماری آہ سے رہیو نہ بے خطر
کر خوف ایسے تیر کا جو بے کماں چلے

کیفیتِ چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا ہیں

سودا جہاں میں آکے کوئی کچھ نہ لے گیا
جاتا ہوں ایک میں دلِ پُر آرزو لئے

(باقی آئندہ)

مسعود حسن شہاب (دہلوی)

عجیب کھیل

بُڈھا

اس وقت آپ کو ایک پگڑی اور ڈاڑھی والا آدمی نظر آرہا ہے۔ اس تصویر کو الٹ کر دیکھئے تو مردوا بچہ بن جائے گا۔ اپنی سہیلیوں کو دکھا کر حیران کیجئے۔

مس خورشید بیگم (دہلوچستان)

چڑیا کی فریاد

مجھے کیوں پکڑا ہے تم نے ٭ مجھے کیوں جکڑا ہے تم نے
زمیں پر بکھرا کر دانہ ٭ بنایا مجھ کو دیوانہ
پھنسا کر اس چالاکی سے ٭ بٹھایا پنجرے میں تم نے
کئی اچھی اچھی چیزیں ٭ سجائیں تم نے پنجرے میں
لگاؤں ہاتھ اِن کو کیونکر ٭ مرے دل میں بیٹھا ہے ڈر
عجب کیا یہ بھی ہو دھوکا ٭ وہی پہلا دانے والا
رنگیلا ہے پنجرا بے شک ٭ سجا اوپر سے نیچے تک
مگر کیا بہلے دل میرا ٭ لگا ہے ہر دم یہ دھڑکا
نہ جانے کیا آفت آئے ٭ کہ دم میں دم پر بن جائے
مرا اک ننھا سا بچہ ٭ تڑپتا ہوگا بے چارہ
نہیں آسکتا وہ باہر ٭ بہت چھوٹے ہیں اس کے پر
کھلائے گا اب کون اس کو ٭ جلائے گا اب کون اس کو
جو اس مطلب سے پکڑا ہے ٭ کہ میرا گانا سننا ہے
ذرا پنجرے کا منہ کھولو ٭ مجھے باہر اُڑنے دو

سنو پھر آزادی کا گیت
سُریلا اچھا پیارا گیت

عابد مسیح (بی۔اے)

ایشور چندر ودیا ساگر

ایشور چندر ودیا ساگر ۱۸۲۰ء میں ضلع مدنا پور کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے یہ برہمن خاندان سے تھے۔ ان کے ماں باپ بہت غریب تھے۔ پہلے تو انھوں نے کچھ عرصہ تک اپنے گاؤں کے اسکول میں پڑھا۔ پھر سترہ برس کی عمر میں کلکتہ آئے۔ کلکتہ کے اسکول میں وہ ہمیشہ اپنی کلاس میں اوّل آتے اور وظیفہ اور انعام حاصل کیا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے زمانے طالب علمی میں ہی سنسکرت کا ایک بڑا وظیفہ حاصل کیا جس سے ان کی شہرت ہو گئی۔ اور انیسویں برس ان کو "ودیا ساگر" کا خطاب ہندوؤں کی جانب سے مل گیا۔ ودیا ساگر کے معنی ہیں "علم کا سمندر" اور یہ سنسکرت کا لفظ ہے۔ پرنسپل بننے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ انسپکٹر آف اسکولز بنائے گئے۔ لیکن پھر بھی وہ سنسکرت کالج کے پرنسپل رہے۔ ۱۸۵۸ء میں وہ نوکری سے علیحدہ ہو گئے اور پھر اصلاحی کام کرنے لگے۔

انھیں بہت سے خطاب اور عہدے بھی ملے۔ وہ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو بھی تھے۔ اور انھیں گورنمنٹ کی جانب سے سی۔آئی۔ای کا خطاب بھی ملا تھا۔

آخر ایک طویل بیماری کے بعد اس نیک شخص نے ۱۸۹۱ء میں دنیائے فانی کو خیرباد کہا۔

ایشور چندر ودیا ساگر نے لوگوں کی بھلائی کے لئے بہت سے نیک کام کئے۔ انھوں نے سنسکرت زبان کو نہایت ہی آسان زبان میں لکھا۔ اپنے خرچ سے کئی مدرسے کھولے۔ جن میں زیادہ تر لڑکیوں کے مدرسے ہگلی اور بردوان کے ضلع میں تھے۔ وہ لڑکیوں کی تعلیم کے خاص طور پر خواہش مند تھے۔ انھوں نے بیواؤں کی دوسری شادی پر بہت زور دیا اور کئی بیواؤں کی شادی اپنے خرچ سے کردی۔ وہ اپنی تنخواہ کا زیادہ حصّہ خیرات

کاموں میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور خود مفلسی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ انھوں نے غریب بیماروں کے لئے اپنے گاؤں میں ایک خیراتی ہسپتال بھی کھول رکھا تھا۔ جس میں غریبوں کو دوائیں مفت دی جاتی تھیں۔ دواؤں کے علاوہ کپڑا اور کھانا بھی اکثر کو مفت ملتا تھا۔

ایشور چند رودّیا ساگر کے دشمن بھی بہت تھے۔ مگر دشمنوں کے باوجود بھی وہ بنگال کے ایک بہت معزز شخص خیال کئے جاتے تھے اور لوگ اب بھی ان کے کارناموں کو یاد کر کے ان کو دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔

مس صالحہ عبد الحکیم قادری (کلکتہ)

اچھّی باتیں

وہی انسان کامیاب ہوگا جو اپنی نیکی اور دوسروں کی بدی کو بھول جایا کرے۔

سچائی پر قائم رہو۔ سچائی ہی میں نجات ہے۔

جس شخص میں امانت نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ باعزّت وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار رہو۔

صرف خدا پر بھروسہ کرو، لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ چھوڑو۔

تم غریبوں پر رحم کرو، خدا تم پر رحم کرے گا۔

تم میں زیادہ طاقت ور وہ ہے، جو غصّہ میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور قدرت ہوتے ہوئے بدلہ لینے سے درگذر کرے۔

خدا کے بندوں میں وہی بزرگ ہے، جو خدا کو محبت کی نظروں سے دیکھتا ہے۔

جس طرح زبان بال سے پاک ہے اسی طرح ایمان کو بے ایمانی سے پاک رکھنا چاہئے۔

سیّد محمّد عباس (دوسرا)

کہانی

فرض شناسی

جنگ عظیم کے زمانے میں جرمنوں نے ایک فرانسیسی شہر پر گولہ باری شروع کی۔ اس قدر گولے برسائے کہ تمام شہر تباہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ شفاخانہ۔ ڈاک خانہ اور تار گھر بھی نہ بچے۔ وہاں کی پولس نے یہ انتظام کیا کہ تمام شہر میں اعلان کرا دیا کہ سب لوگ شہر خالی کر دیں۔ سپاہی ہر محلہ میں بلکہ ہر مکان پر جا کر کہتے تھے کہ جلدی بھاگو یہاں سے گولہ باری ہو رہی ہے۔ شہر کے سب لوگ مکان چھوڑ چھوڑ کر جنگلوں میں نکل گئے اور تقریبًا سارا شہر خالی ہو گیا۔ اسی شہر میں ایک لڑکی تار گھر میں مقرر تھی جس کا کام یہ تھا کہ ہر آدھے گھنٹہ بعد بڑے مقامات میں تار کے ذریعے شہر کی اندرونی حالت کی خبر دیتی رہے :۔

پولس کا سپاہی وہاں بھی پہونچا اور لڑکی سے کہا کہ شہر خالی ہو رہا ہے۔ سب لوگ جنگلوں میں جا چکے ہیں تم بھی اپنی جان بچا کر بھاگ جاؤ۔ مگر لڑکی نہ مانی اور کہہ دیا کہ میں اپنی ڈیوٹی پر سے ایک لمحہ کے واسطے بھی نہیں ہٹ سکتی :۔

اب شہر کی حالت اس قدر ابتر ہو گئی تھی کہ خود پولس بھی شہر چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ مگر لڑکی برابر اپنا فرض ادا کرتی رہی اور تار دیتی رہی۔ وہ جس شہر تار بھیجتی تھی وہاں ایک آدمی اس کو لکھتا جاتا تھا۔ اس مرتبہ اس نے ایک مقام پر تار روانہ کیا۔ لیکن صرف ایک لفظ بھیجا وہ لفظ "بم" تھا۔ اس کے بعد وہ پھر دوسرا لفظ نہ روانہ کر سکی۔ واقعہ یہ تھا کہ لڑکی پر بم پھینکا گیا تھا اور وہ مرنے لگی تھی۔ لیکن آخری وقت میں بھی اس نے تار پر انگلی رکھ کر "بم" کا لفظ روانہ کر دیا۔ اس طرح اس نے اپنا فرض ادا کر دیا :۔

خالد حسن قادری (آگرہ)

دلچسپ معلومات

مانو یا نہ مانو

(۱) انگلستان میں براسل نامی ایک عجیب آدمی رہتا ہے جس کی ایک آنکھ بھوری اور ایک سیاہ ہے۔

(۲) ترکی میں ایک بوڑھا ترک اب بھی اتنی عمر کا باقی ہے کہ اس سے زیادہ بوڑھا شاید دنیا میں کوئی اور نہیں ہے۔ اس کی عمر ۱۵۳ سال بتائی جاتی ہے۔ آغا موصوف نے دس شادیاں کیں اور ان کے ستائیس لڑکے زندہ ہیں۔

(۳) اسٹریلیا میں لیڈی نامی ایک بچہ پیدا ہوا جس نے چھ ماہ کی عمر میں اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ پوری یاد کرلی۔

(۴) کسپار ہاؤزر اٹھارہ سال کا نوعمر لڑکا ہے لیکن دن کے وقت آسمان کے ستارے دیکھ سکتا ہے۔

(۵) نیوزی لینڈ میں Kiwi کیوی نام کا ایک پرندہ ہوتا ہے۔ جس کے پر نہیں ہوتے۔ مگر اڑتا ہے۔

(۶) سوڈان میں ایسے درخت موجود ہیں جن میں سے سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے۔

(۷) ۱۹۲۴ء میں کوئن لینڈ میں مچھلیوں اور مینڈکوں کی بارش ہوئی تھی۔

(۸) روس میں ۱۸۸۰ء میں سرخ رنگ کے اولے گرے تھے۔

(۹) نیویارک میں ایک آدمی بغیر کان کے پیدا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ آواز سن سکتا ہے۔

(۱۰) چین کے صوبہ شانسی میں ایک آدمی ایسا ہے جس کی آنکھوں کی تپلیاں دوہری ہیں۔ یعنی دو دو ڈھیلے ہیں۔

(۱۱) فرینکفورٹ میں ایک لڑکی کی دو زبانیں ہیں۔

(۱۲) ملایا میں ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جو پیڑوں پر چڑھ جاتی ہے۔

(۱۳) منگولیا میں ۶۴۸ء میں خون کی بارش ہوئی تھی۔ جس گھٹا سے بارش ہوئی تھی اس کا رنگ سرخ اور بھورا تھا۔

سید ابن حسن شارق (دہلوی)

میرے چند شوق

حساب:- اسکول یا گھر پر عام طور سے جو بہت سے مضمون پڑھائے جاتے ہیں قریب قریب سب کا مجھے کافی شوق ہے۔ مگر سب سے زیادہ حساب کا شوق ہے اور میں کوشش کرتی رہتی ہوں کہ حساب کا کوئی نیا اور انوکھا طریقہ میرے سیکھنے سے نہ رہ جائے:۔

دستکاری:- مجھے قدیم اور جدید دونوں قسم کی دستکاریاں آتی ہیں جس میں سے گوٹے کا کام اور کروشیا کا کام مجھے بے حد پسند ہے۔ مجھے قالین بنانے کی بہت رغبت ہے مگر افسوس یہ آرزو پوری نہیں ہوتی۔ ربن کا کام، شنائل ورک، اور کراس اسٹیچ ورک بھی میری پسندیدہ دستکاریاں ہیں۔ اس کے علاوہ تارکشی اور کپڑے کا کام بھی اکثر کرتی رہتی ہوں:۔

کھیل:- مجھے بہت سے کھیلوں کا شوق ہے جس میں سے فٹ بال اور والی بال بہت پسند ہیں۔ مگر پردہ کی وجہ سے افسوس ان کھیلوں میں حصّہ نہیں لے سکتی۔ پھر بھی بیڈمنٹن اور کیرم وغیرہ کھیل لیتی ہوں۔ تاش اور شطرنج سے مجھے سخت نفرت ہے اس لئے یہ کبھی نہیں کھیلتی:۔

مطالعہ اور تحریر:- سب سے زیادہ شوق مجھ کو کتابیں پڑھنے اور مضمون لکھنے کا ہے۔ علامہ اقبال اور غالب کے بے شمار شعر یاد ہیں۔ حالی، سرسیّد، ڈاکٹر نذیر احمد۔ علامہ راشد الخیری۔ اور مولانا شبلی کی بے شمار تصانیف پڑھی ہیں۔ مضمون نویسی کا بہت شوق ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب رسالہ بنات کی ہمت افزائی سے پورا ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ جلسوں میں تقریر کرنے کا اتفاق بھی ہوا ہے:۔

خانہ داری:- خانہ داری کو میں لڑکی کا جوہر خیال کرتی ہوں۔ کھانا پکانا۔ کپڑے دھونا۔ ہر فیشن کے کپڑے سینا گھر کی صفائی، دعوت کا انتظام بخوبی آتا ہے:۔ مقصودہ خاتون (دہلی)

دلچسپ حساب

ایک شخص بیچنے کے لئے سنو۔سنو۔ناریلوں کی دو بوریاں لے کر سفر پر چل پڑا۔راستے میں پچاس اسٹیشن پڑتے تھے اور ہر اسٹیشن پر فی بوری ۲ دو ناریل محصول میں دینے پڑے۔گویا دو بوری کے چار چار ناریل محصول میں دینا آیا۔اب بتاؤ کہ جب پچاس اسٹیشن گذر گئے تو اس کے پاس کتنے ناریل بچے۔ پہلے یہ حساب اپنی سہیلیوں سے پوچھو۔جب وہ جواب نہ دے سکیں تو خود بتا دو کہ اس کے پاس کل پچاس ناریل بچے۔اور یہ حساب اس طرح سمجھا دو کہ دو بوریوں کے چار ناریل کے حساب سے ۲۵ دیں اسٹیشن تک سنو ناریل محصول میں دے چکا تھا اور اس کے پاس سو ناریل کی ایک بوری ختم ہو گئی تھی۔اب پچیس اسٹیشن تک اس کو صرف ایک بوری کا محصول صرف ۲ دو ناریل محصول کے دینے پڑے۔اب اس کے پاس صرف پچاس بچے ::

ب۔ ن۔ آنسہ ابراہیم (مدراس)

حمیدہ:۔ (چھوٹی بہن سے) رقیہ! دیکھنا آج صبح جب تم اسکول گئیں تو بھائی صاحب نے مجھے ایک بہت ہی دلچسپ حساب بتا کر حیران کر دیا۔

رقیہ:۔ اچھی آپا جان مجھے بھی بتا دیجئے۔جب سے بنات میں اس قسم کے حسابی کھیل پڑھے ہیں مجھے ان کا بڑا شوق ہو گیا ہے۔

حمیدہ:۔ اچھا سنو۔تم اپنے دل میں کوئی عدد سوچ لو۔اور پھر اس میں اتنے ہی اور جمع کر لو۔اب اس حاصل جمع کو تین میں ضرب دو۔اس کے بعد تم نے جو عدد سوچا تھا اس کو چوگنا کرکے اس حاصل ضرب میں سے نکال دو۔جو باقی بچا ہو اس کو مجھے بتا دو۔میں فوراً تمہارا سوچا ہوا عدد بتا دوں گی۔

رقیہ:۔میرے پاس تو ۴۰ بچے۔

حمیدہ:۔ رقیہ تم نے ۲۰ سوچا ہوگا۔

(باقی مضمون صفحہ ۴۲ پر دیکھئے)

پہیلی بوجھ پہیلی

پھلوں کے نام بُوجھو

ذیل میں چند فقرے لکھے جاتے ہیں ہر ایک فقرے میں کسی نہ کسی پھل کا نام چھپا ہے۔ جیسے پہلے فقرے میں "سیب" بوجھو تو جانیں!

(۱) میں نے اس سے بہت پوچھا۔ لیکن وہ خاموش ہی رہا۔

(۲) وہ سردار سندر سنگھ کی بیٹی ہے۔

(۳) آپا جان کھیر آج بھی پکے گی کیا؟

(۴) کریم جا، من بھر کوئلے لے آ۔

(۵) انجان جے رام دھوکے میں آہی گیا۔ انجم

(۶) مانگو رے مانگو کیا مانگتے ہو؟

(۷) دوائی کھالو، بخار اتر جائے گا۔

(۸) مداری کے اشارے پر بھالو پیچھے لگا

(۹) سلیم شریف ہی تو ہے

(۱۰) آج کل بے روزگاری بہت بڑھ گئی ہے

(۱۱) شاید وہ اکیلا ہی چلا گیا۔

(۱۲) حسنا ریل گاڑی میں بیٹھ گئی ہے۔

چاند شرما

جوابات صفحہ (۴۰) پر دیکھئے۔

ذرا ہنسئے

چار دوست چلے جارہے تھے جن میں ایک پہلوان۔ ایک بنیا۔ ایک نمازی اور ایک کھتری تھا۔ راستے میں ایک تیتر بولتا ہوا بھاگا تو پہلوان نے پوچھا کہ بھلا بتاؤ تو یہ تیتر کیا کہہ رہا تھا؟ بنیا کہنے لگا۔ یہ کہہ رہا تھا کہ "پیاز۔ لہسن۔ ادرک" نمازی بولا "بالکل غلط یہ کہہ رہا تھا کہ سبحان تیری قدرت" ۔ پہلوان نے کہا "ارے بھائی کیوں لڑائی کرتے ہو۔ یہ تو کہہ رہا تھا کہ کھا گھی اور کر کسرت"

کھتری کیوں چپ رہتا۔ بولا "تم سب جھوٹے ہو۔ اس نے یہ کہا ہے۔ رام۔ سیتا۔ دسرت"

مس صالحہ عبدالحکیم قادری

ایک لڑکی کی جوتیاں کھو گئیں وہ لغت میں دیکھنے لگی۔ باپ نے پوچھا کیا دیکھتی ہو۔ بولی آپ کو جس چیز کی تلاش ہوتی ہے اس میں مل جاتی ہے میں بھی اپنی جوتیاں ڈھونڈھ رہی ہوں۔

الماس سلطان

ہنڈ کلیا

نمک پارے

نمک پارے:۔ چیزیں:۔ آدھ پاؤ سوجی ۔ آدھ پاؤ گھی ۔ قدرے نمک ۔ اور تھوڑی سی پسی ہوئی سیاہ مرچیں ۔ دو تین قطرے [illegible] کا عرق ۔

ترکیب:۔ تھوڑا سا گھی ۔ لیموں کا عرق ۔ اور نمک و پسی ہوئی مرچیں سوجی میں ملا کر خوب گوندھو ۔ لیکن آٹا بہت کڑا ہو ۔ پھر گھی انگیٹھی پر چڑھا کر گرم کر لو ۔ اور سوجی کی روٹی پکا کر اس کے شکر پارے پتلے پتلے کاٹ کر گھی میں تلو ۔ جب بادامی ہو جائیں تب اتار لو ۔ لیموں کا ذرا سا عرق اس وجہ سے ڈالتے ہیں کہ نمک پارے خستہ ہو جائیں ۔ یہ پیٹ وغیرہ میں بالکل نقصان نہیں کرتے ۔ بچوں کو کھلائیے بے حد شوق سے کھاتے ہیں ۔

بیسن کے لڈو

بیسن کے لڈو:۔ آدھ پاؤ بورا ۔ آدھ پاؤ بیسن ۔ شکر نہیں لینی چاہئے ۔ تھوڑا سا ناریل کدوکش کیا ہوا ۔ تھوڑا سا گھی ۔

ترکیب:۔ بیسن کو آنچ پر خوب بھونو جب بالکل بھن جائے تب ناریل ملا کر ذرا ملا لو ۔ پھر پگلا ہوا گھی اندازے سے اتنا ڈالو کہ اس کے لڈو بن سکیں ۔ بس اب ان کے لڈو بنا لو ۔

یہ چیزیں میری تیار کردہ ہیں ۔

مستبشرہ خاتون "ادیب"

گاجر کا حلوا

گاجر کا حلوا:۔ چیزیں:۔ گاجریں آدھ سیر ۔ دودھ سیر بھر ۔ چینی آدھ سیر ۔ بادام آدھ پاؤ ۔ گھی پاؤ بھر ۔ کیوڑہ ۔ الائچی حسب ضرورت ۔

ترکیب:۔ گاجروں کو دھو کر کدوکش کر لیں ۔ ایک چوڑے منہ کی دیگچی میں کدوکش کی ہوئی گاجریں ڈال دیں اور ساتھ ہی دودھ بھی ڈال دیں یہاں تک کہ دودھ بالکل خشک ہو جائے ۔ اور گاجریں دودھ میں خوب پک جائیں ۔ پھر ایک دیگچی میں گھی میں الائچیاں ڈال کر کڑکڑا لیں پھر گاجریں گھی میں ڈال کر خوب بھونیں جب گاجریں اچھی طرح بھونی جا چکیں تو چینی ڈال کر خوب پکائیں جب حلوا گھی چھوڑ دے تو اتار لیں اور کیوڑہ ڈالیں ۔ یہ حلوا عرصہ تک خراب نہیں ہوتا ۔

(جمیلہ اسد)

یہ مضمون نہیں چھپیں گے

بادشاہ اور ڈکیٹر (بمبئی) حسابی شعبدہ (کلکتہ) تولد بھتیجے کی خبر دینا (بلیا) ذبح (کلکتہ) دلچسپ معلومات (بدایوں) حمد۔ مناجات (نئی دہلی) ذرا ہنسئے (فتح پور) لطیفے (۲۵۴۵) ہنسی کی باتیں (مردلی) تعلیم کا شوق ڈراما (بڑی آپا کا مٹھو۔ (شادانی) نیت کا پھل۔ ایک جاپانی کہانی (پہلے چھپ چکی ہے) (سیالکوٹ) لطیفے (کراچی) میرا وطن (کلکتہ) نئے سال کی دعا (دہلی) غربت (حیدرآباد دکن) لالچی بڑھیا (دہلی) کارٹون (جمیلہ والماس) خوبصورت بیل (ناگپور) زراک کا خوبصورت گلا (نئی دہلی) رومال کا پھول (آگرہ) جان باز (بیاور) حضرت نائلہ (نئی دہلی) رومال کا پھول (گلی ننھے خان) ٹکٹوں کا البم (آگرہ) پورٹ آرتھر (سردھنہ) کیا ہم چاند میں پہونچ سکتے ہیں (سردھنہ) اپریل فول (کلکتہ) چالاک عورت (بارموسی) دستکاری میں کلمہ اور لطیفے (بیاور) مصیبت میں صبر کرنا (حیدرآباد دکن) دلچسپ ہما (سنبھل) حضرتؓ کی شفقت اور محبت (دیوریا) دلچسپ سوالات۔ قطب مینار اور دس بے وقوف آدمی (نئی دہلی) چوری سے عبرت (نظام آباد) دلچسپ اقتباسات (حیدرآباد دکن) ایک کہانی (بمبئی) جامع مسجد (خطبہ (دھمتری) غرور کا نتیجہ۔ (مہگل بھروی) اسکیمو (موضع جنکا) ساون کی شام (دھمتری) نیکی کی تعریف۔ نظم (نانہ گاؤں) سفرنامہ بیجاپور (ملی) اوصاف بنات دہلی باتیں کرنے والا کتا اور لعل بیبی باحساب (گوجرانوالہ) ایک کہانی (اعظم گڈھ)

آپ کا خریداری نمبر

جن بہنوں اور بھائیوں کے خریداری نمبر نیچے لکھے ہوئے ہیں مارچ کے پرچہ کے ساتھ ان کا سالانہ چندہ ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اگلے سال کا چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خریداری نمبر لکھ کر روانہ فرمائیے ورنہ اپریل کا بنات وی پی حاضر ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اسے ضرور وصول کرلیں گی۔

۸۳-۸۴-۹۲-۱۲۶-۱۲۷-۱۶۷-۲۱۷-۴۳۷-
۴۴۰-۵۵۴-۵۶۱-۵۸۸-۸۶۴-۸۷۱-۸۸۴-
۸۹۰-۸۹۱-۸۹۶-۹۰۴-۹۱۰-۱۲۸۳-۱۲۸۷-
۱۲۹۲-۱۲۹۵-۱۳۱۱-۱۳۲۰-۱۸۰۱-۱۸۰۴-
۱۸۰۶-۱۸۱۱-۱۸۱۴-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۲۹-۱۸۳۱-
۱۸۴۱-۱۸۴۴-۱۹۹۲-۲۲۰۳-۲۲۰۸-۲۲۱۱-
۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۳۱-۲۲۳۲-
۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۸-۲۲۵۷-۲۲۶۰-
۲۳۰۰-۲۳۴۱-۲۴۱۹-۲۵۲۳-۲۵۲۶-
۲۵۸۵-۲۶۰۹-۲۶۹۷-۲۶۹۸-۲۷۴۵-
۲۷۵۲-۲۷۷۵-۲۷۷۹-۲۷۸۰-۲۷۸۴-۲۷۸۸-
۲۷۹۲-۲۷۹۷-۲۸۰۰-۲۸۰۱-۲۸۰۲-۲۸۰۳-
۲۸۰۴-۲۸۰۶-۲۸۰۷-۲۸۰۸-۲۸۰۹-۲۸۱۱-
۲۸۱۲-۲۸۱۴-۲۸۱۹-۲۸۲۰-۲۸۲۲-۲۸۳۶-۲۹۰۱-
۲۹۲۴-۲۹۳۹-۲۹۶۰-۲۹۸۰-۴۰۱۱-
۴۰۲۹ ؎

منیجر

مجلسِ بنات

فروری کے بنات میں میرا جو مضمون "جواب دیجئے" صفحہ ۱۹ پر شائع ہوا ہے۔ اس میں کاتب سے غلطیاں ہو گئی ہیں انھیں درست کر لیجئے:۔

(۱) سوال نمبرا میں:۔ دو بہنوں کے سر میں درد ہے۔ ایک بہن سر پر باریک (یہ لفظ شائع نہیں ہوا) گیلا کپڑا رکھتی ہیں۔

(۲) سوال نمبر ۷ کے جواب میں:۔ کانچ حرارت کے لئے غیر حالص ہے۔ باریک کانچ کو جب حرارت پہونچائی جاتی ہے۔ تو وہ ہر طرف برابر گرم ہوتا ہے اس لئے نہیں پھوٹتا۔ لیکن موٹا کانچ اس کی موٹائی کی وجہ سے ہر طرف سے برابر گرم نہیں ہوتا (یہ جملہ شائع نہیں ہوا) جس سے اس کے پھیلاؤ میں کہیں زیادتی ہوتی ہے اور کہیں کمی۔ اس لئے چٹخ جاتا ہے۔

(ایچ۔ ای۔ ظفر۔ (بمبئی)

رسالہ بنات میں آج کل "دلچسپ حسابات" پر بہت مفید مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ خصوصیت سے مجھے دلچسپ حساب بہت پسند ہیں۔ اگر اسے کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تو ہم لڑکے لڑکیوں دونوں کے لئے بے حد مفید ہو گا۔

احمد صالح محمد (مدراس)

پھلوں کے نام:۔ (۱) سیب (۲) سردا (۳) کھیرا۔ (۴) جامن (۵) انجیر (۶) انگور۔ (۷) آلو بخارا (۸) آلوچہ (۹) شریفہ (۱۰) بیر (۱۱) کیلا (۱۲) ناریل۔

بنات کے لئے ایک خریدار کا پتہ حاضر خدمت ہے حسب ذیل پتہ پر رسالہ بنات وی پی کر دیں۔ انشاء اللہ جلد از جلد اور بھی خریدار بنانے کی کوشش کروں گی۔

ل۔ ب۔ (کولنی)

میں نے بنات کا مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ بہت خوب ہے بچیوں کے لئے مفید مضامین کا ذخیرہ ہے۔ اس سے ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ تیز فہم ہو جاتی ہیں۔ اور امور خانہ داری سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔ پیارے بنات کو ایک خریدار دیتا ہوں بذریعہ وی پی روانہ فرما دیں: محمد سلطان محی الدین۔

ساجن موہنی

بہت سی بیبیاں باوجود کوشش کے شوہر کو خوش نہیں رکھ سکتیں۔ کیونکہ انہیں تمیز شوہر کے گر ہی نہیں معلوم۔ میاں بیوی میں آئے دن لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے اور زندگی میں بے لطفی پھیکا پن ہی نہیں ناخوشگواری بلکہ تلخی محسوس ہوتی ہے۔ اس مجموعہ کا مطالعہ نہ صرف شادی شدہ خواتین ہی کیلئے بے انتہا مفید ہے بلکہ ان لڑکیوں کے لئے بھی جن کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ قیمت چار آنے ۴؍

عالمِ نسواں

ان ملکی اور غیر ملکی واقعات پر جو خواتین بالخصوص مسلمان عورتوں سے متعلق تھے۔ حضرت علامہ مغفور کا اپنے مخصوص پیرایہ میں تبصرہ۔ تحریک نسواں۔ بیداری نسواں۔ آزادی نسواں۔ حریت نسواں سے جنہیں ذرا بھی دلچسپی ہے وہ علامہ مغفور کے جنہوں نے تمام عمر عورتوں کی ترقی اور بہتری کی کوشش میں ختم کردی۔ ان گراں بہا خیالات کی قدر کریں گے قیمت آٹھ آنے (۸؍)

بکھری ہوئی پتیاں

مختلف موضوعات کے متفرق مضامین۔ اس مجموعہ میں وہ مضامین بھی شامل ہیں جو بعض گذشتہ مجموعوں میں مثلاً گودڑی کا لعل، بزم رفتگاں، بے قدری کا آخری دن، عروس مشرق، گرداب حیات وغیرہ میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ انشائے لطیف اور کئی درد انگیز نظمیں بھی ہیں۔ گویا اس مجموعہ میں علامہ مغفور کی کئی مختلف حیثیتیں نظر آتی ہیں۔
قیمت ایک روپیہ چھ آنے (عہ؍)

فریبِ ہستی

وہ بیش بہا مضامین جو اصلاحِ معاشرت اور اصلاحِ اخلاق کے متعلق ہیں اور جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ مسلمان گھرانے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھوکھلے ہو رہے ہیں اور ان کی حالت درست ہونے کی کیا تدابیر ہیں۔ قیمت (۶؍)

افسانوں کے جدید مجموعے

خدائی راج اور دوسرے افسانے

مشرق کے بہترین افسانوں میں سے ہیں۔ جن پر اردو ادب ہمیشہ فخر کرے گا۔

اردو کے سب سے پہلے مختصر افسانہ نگار کے آخری افسانوں کا بے مثل مجموعہ جس میں حیات انسانی کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھیوں کو سلجھایا گیا ہے۔ اور جذبات نسوانی کی درد انگیز ترجمانی کی گئی ہے۔ پلاٹ مکالمہ کردار نگاری مناظر نویسی۔ جذبات نگاری غرض ہر اعتبار سے یہ افسانے
قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

گردابِ حیات

حضرت مصور غم نے عورتوں کی اصلاح و حمایت میں چھوٹے چھوٹے نتیجہ خیز اور مؤثر افسانے عام فہم پیرایہ میں عصمت میں لکھے تھے ان میں سے ۲۵ افسانوں کا مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ ان افسانوں نے بیسیوں عورتوں کو افسانہ نگار بنادیا اور سینکڑوں عورتوں کی زندگی سنور گئی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ؍)

بساطِ حیات

چار مختصر افسانوں کا مجموعہ حیات انسانی کے متعلق جانوروں کا مشاہدہ اور مطالعہ تمام افسانے دلآویز اور نتیجہ خیز ہیں یہ جانوروں کی زبانی معمولی انسانی کہانیاں۔ قصہ کے پیرایہ میں درستی اخلاق اور اصلاح معاشرت کے اسباق بے بہا ہیں۔
قیمت چھ آنے (۶؍)

حُور اور انسان

اب سے ۲۵ سال قبل رسالہ تمدن میں علامہ مغفور نے حقوق نسواں کی حمایت میں چند نہایت مؤثر اور درد انگیز افسانے تحریر فرمائے تھے جنہوں نے تعلیم یافتہ مردوں میں ایک تہلکہ مچا دیا تھا۔ اس مجموعہ میں ان افسانوں کے علاوہ عصمت کے دور اول کے بھی چند مشہور افسانے ہیں۔ ان افسانوں کے عنوانات یہ ہیں:- حور اور انسان، پریوں کی محفل، ضمیر، شمع کا خون، انتہائے حمیت، ایک روح کی سرگزشت، سوکن کی نصیحت ہر افسانہ سبق آموز ہے قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

نشیب و فراز

آٹھ عورتوں نے اپنی اپنی زندگی کا کوئی اہم واقعہ یا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ ہر افسانہ حد درجہ دلچسپ ہے۔ اور نسوانی زندگی کے کسی پہلو پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔
قیمت چار آنے (۴؍)

دادا لال بجھکڑ

پانچ نہایت ہی پر لطف قصے جنہیں پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جائیں ولائتی منشی اور نانی عشے کے سلسلہ کی نتیجہ خیز کتاب جس سے معلوم ہوگا کہ مصور غم ظرافت نگاری میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی معرکۃ الآرا تصانیف

حیاتِ صالحہ

علامہ مغفور کی سب سے پہلی تصنیف جس نے جادو نگار مصنف کے کمال افسانہ نگاری کا ہندوستان بھر میں ڈنکا بجا دیا تھا۔ اسمیں ایک نیک لڑکی کی زندگی کے وہ تمام واقعات نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں جو اکثر ہندوستانی گھروں میں پیش آتے ہیں۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ وہی باپ جو اولاد کا عاشق زار ہے بچوں کی جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہوجاتا ہے۔ صالحات بتائیگی کہ جاہل سوتیلی ماں کس طرح سوکن کے بچوں کی مٹی پلید کرتی ہے۔ صالحات سے معلوم ہوگا کہ نیک کوکھ کی لڑکیاں مصائب کا کیسے کیسا اور قربانیوں سے مقابلہ کرکے دنیا کو حیرت میں ڈالدیتی ہیں۔ قصہ کے ضمن میں آج سے چالیس سال پہلے کے گھرانوں کی معاشرت، رسم و رواج وغیرہ نہایت دلچسپ طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔ زبان قلعہ معلی کی کوثر سے دھلی ہوئی واقعات اس قدر مؤثر کہ کلیجہ کے پار ہوجاتے ہیں ۱۷۵ صفحات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

نوحۂ زندگی

وہ سنگدل باپ جس لڑکی کو اس گناہ پر کہ نکاح ثانی کیا عدالت تک گھسیٹ کر جیل خانہ پہنچا دیا یہ ہے۔ وہ پتھر ہاں جس نے نو مہینے پیٹ میں رکھا۔ اور پندرہ برس تک پرورش کیا۔ بیگناہ بچی کو یہ دیکھ کر کہ نکاح ثانی کے جرم میں قید کی مصیبت جھیل رہی ہے نہال نہال ہے نوحہ زندگی میں آپ کو ایک قبرستان ملیگا جس میں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اور غیرت پر قربان ہونے والی ماں اور دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لئے گہری نیند سو رہی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جسے پڑھ کر کتنے ہی کنواروں نے بیواؤں سے نکاح کئے اور جن خاندانوں میں بیوہ کا نکاح گناہ سمجھا جاتا تھا ان میں کتنی ہی بیواؤں کے نکاح شرع کے مطابق ہوئے۔ کتاب نہیں ایک جادو ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ دل کے پار ہوجاتا ہے۔ مصور غم کی مشہور و مقبول تصنیف ہے۔ اور آٹھ دفعہ چھپ چکی ہے۔

قیمت بارہ آنے (۱۲)

منازل السائرہ

حضرت علامہ راشد الخیریؒ کی بہت مشہور تصنیف ہے جو اردو کے چوٹی کے اصلاحی ناولوں میں شمار ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک کے حالات نہایت ہی دلآویز پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ کتاب ہاتھ سے نہیں چھوڑی جاسکتی۔ زبان قلعہ معلی کی ٹکسالی کوثر سے دھلی ہوئی۔ بڑے بڑے نقادوں نے اس کا مطالعہ کرکے مصنف کی ناول نگاری کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ منازل السائرہ اردو کی ایک غیر فانی تصنیف ہے۔ جو اپنے رنگ میں بے مثل اور بے نظیر رہیگی۔ یہ یونیورسٹیوں کی اعلیٰ جماعتوں کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ حال میں اس کا جدید ایڈیشن نہایت اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

جوہرِ قدامت

دو بہنوں کی پُرلطف کہانی دو لڑکیوں کی مفصل زندگی عورتوں کی جگر خراش داستان۔ جن میں ایک دور قدیم کی درخشندہ تصویر دوسری طرز جدید کی دلدادہ ہے۔ عالم نسواں آج سے پچاس سال پہلے جو ہر رکھتا تھا۔ مسلمان گھرانے بھی اس وقت کیسے کیسے نکل گئے۔ ڈبوں میں تھے اور مغربی روش کس سمت انہیں لیجارہی ہے جوہر قدامت کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ اب تک کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں بعض اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

طوفانِ حیات

قبیح رسوم اور شرک و بدعت مسلمانوں کو گھن کی طرح اندر ہی اندر کھوکھلا کرچکے ہیں۔ اس کتاب کی ہیروئن مشرک کی زندگی اس قدر دلچسپ ہے کہ پڑھنے کے بعد گھر میں لغو رسموں کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔ شرک جو دنیائے نسواں پر عام طور سے قابض ہے طوفان حیات کے مطالعہ سے کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔ اور رسوم مرجعہ خوفناک اژدہے کی صورت میں نظر آنے لگتی ہیں۔ انسان خدائے واحد کے آگے سر جھکا دیتا ہے۔ قصہ کی دلچسپی بان کی سلاست کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ تیگی ہنسجاتی ہے قیمت عہ

گرفتار قفس

روداد قفس کا دوسرا حصہ۔ یہ نظمیں اس قدر درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھ سے آنسو نکل پڑیں۔ قیمت چار آنے (۴)

شامِ زندگی کا انیسواں (۱۹) ایڈیشن

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری مرحوم کی اس غیر فانی تصنیف سے زیادہ گذشتہ چوتھائی صدی میں اور کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی۔ انیس ۱۹ دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے۔ جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شامِ زندگی کو انہیں پڑھواتے رہیں اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشکِ جنت بن جائے وہ شامِ زندگی کو پڑھتی ہیں۔ اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہو ان کے لئے شامِ زندگی بہترین اتالیق ہے۔ شامِ زندگی میں قصہ کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی۔ زندگی کے کسی قصہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے ہو کر عورت گذرتی ہے نظر انداز نہیں کیا پیرایہ اس قدر دلچسپ کہ چند صفحے دیکھ کر کتاب ہاتھ سے چھوڑ دیجئے تو ہم قیمت معہ محصول واپس دینے کو تیار ہیں۔ اور موثر اتنی کہ قوم نے اسی کی وجہ سے مصنف کو مصورِ غم کا خطاب دیا تھا۔ ہر باب آنکھوں کو پُرنم کر دیتا ہے۔ غرض شامِ زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا۔ محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمایئے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائیگی عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دکھے ہوئے دل کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شامِ زندگی اور صرف شامِ زندگی ہے۔ شامِ زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسان بنا دیا۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی۔ اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا جو شخص شامِ زندگی سے محروم ہے اور شامِ زندگی سے فائدہ حاصل نہ کرے اس کی تقدیر ہے۔ ورنہ شامِ زندگی نے دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر دیا ہے۔ ضخامت ۸ جزء پر بہترین قسم کا چکنا ولایتی کاغذ۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صبحِ زندگی

یہ شامِ زندگی کا پہلا حصہ ہے شامِ زندگی میں نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے حالات پڑھنے سے پہلے زمانہ کا ریتہ بھی دیکھ لو۔ اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے ... تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہیئے حضرت علامہ راشد الخیری رح ... کے مضامین کو دلچسپ اور موثر بنا دینے میں جو ملکہ رکھتے تھے وہ کسی ... سے پوشیدہ نہیں۔ صبحِ زندگی لڑکیوں کی اتالیق بیویوں کی مشیر اور مردوں ... لٹریچر کا بیش بہا خزانہ ہے۔ لڑکیوں کی تربیت پر اس سے بہتر کتاب ... لکھی گئی۔ قصہ اس قدر دلچسپ کہ شروع کرکے ختم کئے بغیر نہ رہا جائے۔ ... زبان شیریں کہ بار بار پڑھنے کو جی چاہے۔ صبحِ زندگی میں دردِ بیان ... اور زندگی کا سامان سب کچھ موجود ہے۔ اکیس ۲۱ مرتبہ چھپ ... ۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شبِ زندگی

صبحِ زندگی میں نسیمہ کے بچپن اور جوانی کو دکھایا گیا ہے۔ شامِ زندگی میں اسے آخری منزل تک پہنچایا ہے۔

شبِ زندگی میں موت کے بعد حالات پڑھو جن سے معلوم ہوگا کہ نسیمہ نے دنیا میں وہ کون سے کام کئے تھے کہ حوریں استقبال کرتی ہیں۔ اور وہ کونسی دو عورتیں ہیں جنہیں ایک دوزخ میں خوش اور دوسری جنت میں بھی متفکر ہے نسیمہ کی بہو وسیم دلہن کی جگرخراش داستان اور اس کی سوکن نسترن کے مفصل بیان سے ممکن ہی نہیں کہ دل پر گہرا اثر نہ ہو۔ شبِ زندگی خود پڑھو اور اپنے بیوی بچوں کے سامنے نسیمہ کا پاک نمونہ پیش کرکے انہیں اس جیسا بنا دو کہ وہ کامیاب زندگی گذاریں۔ دنیا کے ساتھ دین بھی حاصل کریں۔ یہاں بھی اچھے بیج بوئیں اور وہاں بھی اچھے پھل کھائیں۔ اس کے چودہ ایڈیشن نکل چکے ہیں ضخامت ۸ جزو ولایتی چکنا کاغذ۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

سبزِ زندگی حصہ دوم

بتائے گی کہ دنیا کی بدترین مخلوق وسیم دلہن کس طرح ایک خداترس اور نیک بی بی بن جاتی ہے۔ اور اس کے بچھڑے ہوئے لعل کس طرح اس سے ملتے ہیں۔ کتاب کی ہیروئن فاطمہ ساس اور شوہر کے تمام مظالم سہتی اور ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ اتنا دلکش پلاٹ ہے کہ اردو کی کسی کتاب میں ملنا ناممکن ہے۔ یہی وہ بے مثل کتاب ہے جو علامہ محترم نے اپنی بہو محترمہ خاتون اکرم کو رونمائی میں دی تھی۔

...ضرتِ مصور غم رح کے مشہور اصلاحی معاشرتی افسانے

...یطانی

صد درجہ دلآویز اور سبق آموز افسانہ جس میں امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر دکھائے گئے ہیں ان لوگوں کے جو نیک انسان سمجھے جاتے تھے ...ل سے جو بظاہر بہت معمولی بات تھی حلقہ شیطانی میں داخل ہوئے ...ہری- ملاجی- خانصاحب کے حالات پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں ... وہاں شمس تبریزی شیرازی کے واقعات اس قدر دردانگیز ہیں ...آنسو نکل پڑتے ہیں۔ قیمت بارہ آنے (۱۲/)

...وحوں کے اعمالنامے

دنیا کی سات عجیب و غریب روحوں میں ایک ...رت کیلئے پیش کیجاتی ہیں جن کے مطالعہ سے کہیں ہنستے ہنستے پیٹ میں ...و نکل آئیں آخری روح کے کارنامے اس قدر دردانگیز ہیں کہ بے اختیار ... قیمت ۸/

...ماری شہزادیاں

بابلیہ میں مبلہ" ۱۸۵۷ء کے غدر کی لٹی ہوئی دلی کی شہزادیوں اور بیگموں کی ...الی کہانیاں کہ دل کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں باتصویر قیمت ۱۲/

...ی

نہایت دلچسپ سبق آموز قصہ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرد کیلئے بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی اور شریف عورت شوہر کیلئے سب کچھ قربان کرکے اور ایثار کے جوہر دکھا کر دنیا کو ... ہے- پانچ دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت (۷/)

...دہ

لڑکیوں کے ترکہ پدری کے متعلق علامہ مغفور کا نہایت مؤثر درد و غم سے بھرا افسانہ جس میں اس قدر درد و سوز و گداز ہے ...دل بھی اس کو پڑھ کر پسیجتے ہی نہیں بلکہ موم ہو جاتے ہیں قیمت ۸/

...عصمت

جوبلی نمبر عصمت کا مقبول دلآویز افسانہ عبدل کا کیرکٹر اس قدر پر لطف ہے کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں- اور واقعات اس قدر ...بیساختہ آنسو نکل آتے ہیں- خلع اور ارتداد پر اس سے بڑھ کر مؤثر ...ک شائع نہیں ہوا- قیمت پانچ آنہ (۵/)

...ھی کا راز

جدید ایڈیشن حضرت مصنف نے نظر ثانی اور بہت کچھ اضافہ کرکے شائع کیا ہے یہ تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز افسانہ ہے رابعہ کا عبرت انگیز ...ی کی جگر خراش داستان اور صفیہ کی مشکلات انگوٹھی کا راز اس خوبی ...رتا ہے کہ پڑھنے والے کو حیرت ہو جائے- بارِ نہم قیمت (۶/)

...ی ننھی

(باتصویر) نانی عشو کے جوڑ کا نہایت پر لطف افسانہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں- بی ننھی نے بڑھاپے میں جو سوانگ بھرے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں قیمت ۶/

منازلِ ترقی

اس عبرت انگیز افسانے میں دکھلایا گیا ہے کہ فیشن ترقی کی دھن لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں اخلاق انسانیت اور مذہب کو تج کر غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے مظالم ڈھاتا ہے- ملی اور بشیرن دونوں میاں بیوی کے کیرکٹر نہایت دلچسپ ہیں۔ قیمت (۴/)

بچہ کا کرتہ

ایک عاشق زار بد نصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے دنیا اس کی محبت اور ایثار کا وہ عبرت انگیز جواب دیتی ہے کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑتے ہیں بہت مؤثر افسانہ ہے کئی بار چھپ چکا ہے۔ قیمت (۴/)

وڈیا کی سرگذشت

مگر وہ موتی وہاں بھی نہ تھا فیشن وجدت کی دلدادہ ایک انگریز عورت کی کہانی اسی کی زبانی مغربی معاشرت کا ایک نہایت کامیاب مرقع میاں بیوی کے تعلقات کا ہو بہو فوٹو قیمت ۴/

چہار عالم

ایک دردانگیز افسانے میں تین چار سبق آموز افسانے حیات انسانی پر پر زور اور بصیرت افروز بحث ہندوستانی معاشرت کا یہ افسانہ گویا مرقع ہے چند نسوانی کمزوریوں کو دردناک پیرایہ میں بیان کیا ہے پلاٹ بیحد دلکش ہے۔ قیمت (۴/)

بنت الوقت

ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا بہترین مرقع وقت کا اندھا دھند ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا عبرت انگیز انجام چھ دفعہ چھپ چکی ہے ۔ قیمت ۸/

سرابِ مغرب

غیر مسلم مدارس میں لڑکیوں کو تعلیم دلانا کیا نتائج پیدا کرتا ہے- اس بحث پر مشہور کتاب تقلید مغربی کے دردناک نتائج- پارسیز کا حشر ماں باپ کی ناعاقبت اندیشی اور لڑکی کی تباہی آٹھ مرتبہ چھپی ہے ۔ قیمت ۸/ کنواری لڑکیاں نہ منگائیں ۔

فسانۂ سعید

بیوہ کا نکاح ثانی اسلام کا حکم ہے- مگر جس قابلیت سے حضرت مصور غم نے سعید کا نکاح ثانی ثابت کیا ہے وہ حق رکھتا ہے کہ ہر مسلمان اس کتاب کو پڑھے ۔ سعید کی جگر خراش داستان دل ہلا دے گی- سوتیلے رشتوں پر مؤثر کتاب ہے۔ قیمت ۸/

(ج) مختصر افسانوں کے مجموعے

جوہرِ عصمت

حضرت علامہ راشد الخیری رح اردو کے پہلے مختصر افسانہ نگار تھے- مصور غم نے مختصر افسانوں میں جذبات نسوانی کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی جو ترجمانی نہیں جادو نگاری کی ہے- ناممکن ہے کہ سنگدل سے سنگدل انسان ان افسانوں کو پڑھ کر کلیجہ پکڑ کر نہ رہ جائے- جوہر عصمت مصور غم کے ان ۱۳ مختصر افسانوں کا مشہور مجموعہ ہے (۱) مظلوم بیوی کا پاک جذبہ (۲) بیصبری کی دلہن (۳) اگلی محبتیں (۴) فسانۂ سنجیرا (۵) بیگناہ کا قتل (۶) بھاوج کا کینہ (۷) مامون الرشید کا دربار اور ایک عورت (۸) عدل جہانگیری (۹) ہلبل بکی...

حضرت مصور غم کے سات درد انگیز افسانے

سیلابِ اشک

(۱) پرستار محبت (۲) ملوجن کے تین رنگ (۳) طلاقن کا سفید بال (۴) حج اکبر (۵) عدل گلبدن (۶) بے قصور کی (۷) ثریا کا تخیل۔ ہر افسانے کے ساتھ زرکثیر صرف کرکے فوٹو بلاک کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ پانچ دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ عمر

طوفانِ اشک

یعنی رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں وہ مؤثر اور سبق آموز کتاب جس میں یہ ۲۳ دل ہلا دینے والے افسانے ہیں۔ رواج کی بھینٹ۔ کلنگ کا ٹیکہ۔ بیوی کی چمک۔ محروم وراثت۔ سوتیلی ماں کا آخر وقت۔ توصیف کا خواب۔ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ تعمیر عبادت۔ میں نے کیا دیکھا۔ شہید معاشرت۔ طوفان اشک بار سوم قیمت ایک روپیہ

شہیدِ مغرب

طرابلس اور مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے اسلام اور نصرانیت کے معرکے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر قربانیاں مسلمانوں کی ترقی کا راز تنزل کے اسباب تندرستی و تبلیغ کا اثر مندرجہ ذیل درد انگیز افسانے ہیں۔ ولہ سانی ساز عرب سیدانی صدائے راز شہید مغرب سیاہ داغ۔ کلونتیاں۔ طرابلس سے صدا۔ افراط و تفریط ۔ ان کے مطالعہ سے حب وطنی، جوش ایمانی، بہادری، شجاعت، خودداری، و حمیت کے شریفانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ عہ

دوانی زندگی

یوں تو حضرت علامہ مغفور نے ہر تصنیف میں عورت کی مختلف حیثیتیں دکھائی ہیں مگر اس کتاب میں خصوصیت کیساتھ ماں، بیوی، بیٹی، بہن کی ہر حیثیت علیحدہ علیحدہ دکھائی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ ہر حیثیت میں ایسا ایسا ایثار اور قربانیاں کر دکھاتی ہے کہ مرد حیرت میں رہ جاتا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

نانی عشو

آپ کہتے ہیں سنجیدہ کیوں نہیں ناممکن ہے نانی عشو پڑھتے یا سنتے وقت آپکے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں۔ علامہ مغفور نے ہنسی کے مضامین بھی لکھے تو اس کمال کے کہ تمام ہندوستان میں ان کا ڈنکا بج گیا۔ نانی عشو کیساتھ ایسے ہی ظرافت آمیز مگر نتیجہ خیز افسانے ہیں اور گلشن رفاعی سجدہ ندامت پڑھ کر بھی ایک موقع پر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑینگے تو دوسرے موقعہ پر ہنسی ضبط نہ ہوسکے گی۔

گلدستۂ عید

عید کی دعا۔ عید کی خوشی۔ ام جعفر کی عید۔ ترکن ماما کی عید ایسے ایسے سبق آموز افسانے اور مضامین عید کے متعلق ہیں یہی خوشی کس طرح میسر ہوتی ہے رمضان شریف میں کیا کرنا چاہیئے اس کا جواب گلدستہ عید سے ملیگا۔ جو ایک طرف بہترین علمی عید ہے تو دوسری طرف ہر وقت پڑھنے زندگی میں بہت سود مند نتائج اخذ کرنے کی چیز ہے با تصویر قیمت ۸ر

روئدادِ قفس

حضرت علامہ مغفور کی درد اثر میں ڈوبی ہوئی تصانیف کا مجموعہ۔ مظلوم حسینہ۔ روضہ اقدس پر۔ اسلم کا خط شوہر کے نام۔ ماں کا پیام۔ سرخاب کا دم واپسیں۔ التجائے یتیم بچیوں کی فریاد۔ بچپن کی یاد۔ عید کا کرتہ۔ سہیلی کا خط وغیرہ وغیرہ مسلمان گھرانوں کے عبرت انگیز معاشرتی مناظر ہیں۔ چھٹی مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ۱۰ر

(د) تاریخ و سیاست ادب و انشاء

آمنہ کا لال

اردو زبان کا سب سے بہتر پڑھی لکھی عورتوں کی جان یہی کتاب پڑھی جاتی ہے غیر مسلم بہنیں کو بڑے فخر کے ساتھ بلاتی ہیں۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد شوق سے آمنہ کے لال کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک واقعہ بھی خلاف عقل کہا جاسکے۔ نثر کے ساتھ ساتھ جہاں نظم ہے۔ وہ بھی ایسی کہ اہل دل تڑپ اٹھیں۔ کیونکہ تمام اشعار خود علامہ مغفور کے ہیں۔ آمنہ کے لال ہیں علامہ راشد الخیری کا بہترین لٹریچر ہے۔ قیمت

سیدہ کا لال

شہادت کی مکمل حصہ اول مکمل ہے ام المومنین اور جناب سیدہ کے فضائل سرور کائنات صلعم کی رحلت حضرت علیؓ کی خلافت۔ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ حضرت علی کی شہادتیں اور دردناک مرثیے۔ جنگ جمل جنگ صفین کا مکمل بیان کی ترقیاں۔ بنی امیہ کی کوششیں امیر معاویہؓ کی سیاست امام حسنؓ یزید کی حکومت کی پوری کیفیت۔ جس سے واقعہ کربلا کے صحیح ... نشین ہوجاتے ہیں۔ دوسرا حصہ مراثی کربلا ہے۔ حضرت مسلمؓ ان کے حضرت حر کی شہادت۔ بی بی زینبؓ کا میدان کربلا میں مثل ایثار ... عباسؓ۔ حضرت قاسم۔ حضرت علی اکبر۔ کربلا کا ننھا شہید۔ بیمار صغرا کے لال کی شہادت۔ لٹا ہوا برباد سید انیاں۔ ابن زیاد اور یزید سنی اختلاف پر تبصرہ۔ قاتلان حسین کا انجام اور خدائی فیصلہ۔ یہ اس قدر درد انگیز ہے کہ بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھی جاسکتی مگر ... علامہ مغفور نے لکھے ہیں ان کی ایک ایک سطر کلیجہ کے پار ہوجاتی ہے کے علاوہ جو کتاب کی جان ہے شہادت کا اس قدر مفصل اور مکمل درد بیان کسی کتاب میں نہیں تعلیم یافتہ عورتیں اور مرد شیعہ ہوں یا سنی شہادت پڑھتے ہیں یا مجلسوں میں پڑھ لیتے اور سنتے ہیں ضخامت ۲۵۰ صفحے قیمت

الزہرا

اردو زبان میں جگر گوشہ رسولؐ سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ کی بہترین سوانحعمری جو بتاتی ہے کہ ... کس طرح رہنا چاہیئے۔ بچوں کی پرورش ... چاہیئے۔ دنیا کے ساتھ دین کس طرح میسر آتا ہے۔ واقعات درد انگیز ... جائے آخر میں واقعہ کربلا کا مختصر بیان اور مصور غم کا قلم ... دلچسپ

قلبِ حزیں

چھوٹے چھوٹے نہایت لطیف ادبی مضامین جذبات نسوانی کی درد انگیز ترجمانی ان مضامین نے شاعری کی ہے بہترین نظم نا نثر طرز تحریر نہایت پیارا ایک ایک فقرہ حفظ کرلینے کی چیز ...

امین کا دمِ واپسیں

شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ کے جگر شہزادہ امین الرشید کا دردناک قصہ یوں ہی ایک درد انگیز واقعہ ہے اس پر مصور غم نے قصہ کے دلکش پیرایہ میں واقعات اپنے خاص رنگ میں لکھے ہیں

نوبتِ پنج روزہ

شاہجہان آباد اجڑ چکا مگر اسکے کھنڈر اب تک مٹنے والوں کے کارنامے سنا رہے ہیں اور شہر کے

درو دیوار اس وقت بھی اپنے رہنے والوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ آج سے ستر سال پہلے دلی کیا تھی۔ بادشاہ کا جلوس۔ قلعہ معلی کی بہاریں۔ شاہی جلسے۔ میلے تماشوں کے رنگ۔ دربار کی کیفیت۔ قطب صاحب کے مقبرے۔ پیر غیب۔ شاہ بڑا اور کوٹلہ کے جشن۔ شہر کی آبادی کی چہل پہل۔ ہندو مسلمانوں کی معاشرت۔ رمضان عید سلونو سالگرہ کے تزک و احتشام۔ شادی بیاہ کی رسوم۔ غرض دورِ گذشتہ کی بہار اگر دیکھنی ہو تو نوبت پنج روزہ یعنی وداعِ ظفر ملاحظہ فرمایئے جس میں آخری تاجدار مغلیہ کی پانچ نوبتیں اس قدر درد انگیز پیرایہ میں لکھی گئی ہیں کہ خون کے آنسو رلادینگی۔ پانچویں نوبت وہ ہے جب دلی نے بادشاہ کو وداع کیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات مجبوروں کا ظلم مظلوموں کی حالت نامردوں کی بربادی عورتوں کی تباہی اور بادشاہ کے مصائب ناممکن ہے کہ کتاب آنسو بہائے بغیر پڑھ سکیں بادشاہ کی تصویر اور بیگماتی تصویریں ہیں قیمت عہر

وداعِ خاتون

یعنی وہ مضامین جو ادیبۂ جلیلہ جنت مکانی محترمہ خاتون اکرم کی جوان مرگی پر لکھے گئے تھے جو بتاتے ہیں کہ یہ کیسے ہوگئے تھے اور لڑکی شادی کے بعد کس طرح سسرال والوں کے دل کو تسخیر کرسکتی ہے ناممکن ہے کہ انہیں پڑھ کر آنسو کی جھڑیاں نہ جاری ہو جائیں۔ سو کتابوں کے پڑھنے کا وہ اثر ملنا نہیں ہوسکتا جو صرف اس ایک کتاب کے پڑھنے کا کیونکہ یہ آپ بیتی ہے قیمت ۵ر

اسلامی تاریخ افسانہ کی طرز پر

عروسِ کربلا

علامہ محترم کے تمام تاریخی ناولوں میں بلحاظ درد و اثر کے ممتاز ہے۔ کربلا کے تاریخی واقعات پہلے ہی کچھ کم درد انگیز نہیں۔ اس پر علامہ کے قلم گوہر ریز نے قیامت ڈھادی ہے۔ کئی جگہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ محبت کا دلآویز افسانہ ہے بہت مشہور کتاب ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوچکی ہے۔ اور آج بھی اسی طرح دھڑا دھڑ نکل رہی ہے۔ عروس کربلا کی طرز پر کئی مصنفوں نے ناول لکھے۔ مگر عروس کربلا عروس کربلا ہی ہے۔ حال میں چھٹی دفعہ چھپی ہے۔ قیمت (عہ)

محبوبۂ خداوند

قرونِ اولیٰ کے پرجوش و پاکباز مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں پڑھنے والوں کو مبہوت بنادیتی ہیں۔ طرابلس کا مقدس خداوند کا رتھیٹ شمال افریقہ کی حسینہ سطیحو کو قابو میں کرنے کے لئے اپنے زرمئی دھوکوں میں کیا کیا کرتب دکھاتا ہے اور محبوبۂ خداوند کس طرح اپنی عزت بچاکر اسلام قبول کرتی ہے۔ یہ ایک راز ہے جو صرف کتاب محبوبۂ خداوند کے مطالعہ سے حل ہوگا۔ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث کے زمانہ میں اسلام اور عیسائیت کے معرکے لڑائیوں کے حالات جنکا ہر واقعہ کلیجہ کے پار ہوجاتا ہے چار دفعہ چھپی ہے قیمت ۱۲ر

دُرِّ شہوار

ایران مازندران سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع پہلوانوں کے شجاعانہ کارنامے اور ملکہ پر احسانات شہزادی سطورہ کی فراست اور بہادری اور مغذیر کی مکاری اور فریب۔ قیمت صرف (۱۲)

شہنشاہ کا فیصلہ

عہد عباسی کے بغداد کا افسانہ۔ ایک شخص اپنی بیوی کی شادی کن اسباب کے تحت میں ایک دوسرے شخص سے کرتا ہے۔ ایک مصیبت زدہ ماں کا بیگناہ بچہ کس وجہ سے واجب القتل ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور ماں کی کیا کیفیت ہوتی ہے ملکہ اپنے حصول مقصد کے لئے کیا کیا کوششیں کرتی ہے۔ اور آخر میں کس خوبی سے شہنشاہ کا فیصلہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کردیتا ہے۔ یہ ایسے ایسے باب ہیں جو صرف پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت (۱۲)

منظرِ طرابلس

تسخیر طرابلس کے لئے مسلمانوں کا جوشِ ایمانی۔ حضرت زبیر بن عوام کی بے مثل بہادری۔ ایثار و شجاعت محبت کے جنگ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ حقیقی بہن کے ہاتھوں بھائی کا قتل۔ مذہبی پیشوا کی سیاہ کاریاں۔ علقیہ اور شہزادی یبرکی کہانی اور فتح طرابلس کا منظر قیمت ۱ر

سودائے نقد

جس سے معلوم ہوگا کہ مرد کا نکاح ثانی اور اسلام میں عورت کی حیثیت ... یہ افسانہ بتائے گا کہ جوان بیٹی (کا) دلگ(یر) نہ کرنا سوسائٹی کا کیسا زبردست گناہ ہے۔ دوسگی بہنوں کی کوشش سے ماں کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل۔ محبت کا جواب غرض نہایت عبرت انگیز پلاٹ ہے قیمت ۱۵ر

یاسمینِ شام

امیر المومنین فاروق اعظم حضرت (عمرؓ کے) زمانہ کی اسلامی لڑائیاں۔ ہلال و صلیب اسلام و عیسائیت کے معرکے۔ تسخیر اردن بیسان حمص بعلبک ارسنا حلب انطاکیہ بیت المقدس اور یرموک کے لئے مجاہدین اسلام کی سرفروشانہ قربانیاں۔ جنگ یرموک وہ اسلامی جنگ تھی جس میں ۳۶ ہزار مسلمانوں نے عیسائیوں کی متفقہ طاقت یعنی ۳ لاکھ کے لشکر عظیم پر فتح پائی جس میں مسلمان عورتیں اس طرح لڑیں کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کردیئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ حضرت خالد بن ولید اور شرجیل کی تقریریں۔ مسلمانوں کے جوش ایمانی جرأت جانبازی اور ایثار کے دل ہلادینے والے مناظر یاسمین شام ہی میں نظر آئیں گے۔ اگر محبت کا دلربا افسانہ دیکھنا ہے تو یاسمین شام کا مطالعہ کرو۔ جو سفاک و سنگدل باپ خدا ترس ماں اور مظلوم بچی کی دلخراش داستان بھی ہے۔ حال میں جدید ایڈیشن خاص اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف (۱۲)

تیغِ کمال

اگر آپ کو غازی اعظم مصطفےٰ کمال کے مفصل حالات یونان کے برخلاف مسلمانوں کی کوشش اور فتح کے مناظر دیکھنے ہیں تو اس کتاب کو دیکھئے جس میں یورپ کی سازشوں کے راز افشا کئے گئے ہیں۔ شہزادہ کونسٹ کا افسانۂ محبت۔ مصطفےٰ کمال کا سب کے دانت کھٹے کرنا یونان کے درد انگیز مناظر اور علامہ راشد الخیریؒ کا قلم۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)